# حدیقۃ الصالحین

## احادیث حضرت خاتم النبیین

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مرتبہ

حضرت ملک سیف الرحمٰن مرحوم

# فہرست

| نمبر شمار | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ     نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

# پیش لفظ

## طبع اوّل

وقف جدید انجمن احمدیہ کی طرف سے احادیثِ نبویؐ کا ایک نہایت دلکش مجموعہ احباب کے استفادہ کیلئے پیش کیا جا رہا ہے۔ اگرچہ مختلف پہلوؤں کو مدّنظر رکھتے ہوئے احادیث کے بہت سے مجموعے اور انتخابات سینکڑوں مرتبہ مرتب کئے جا چکے ہیں لیکن یہ ایک ایسا بحرِ ذخار ہے کہ کسی ایک پہلو سے بھی نہ کبھی اس کا پہلے مکمل احاطہ ہو سکا ہے اور نہ آئندہ کبھی ہو سکے گا ہر مرتّب اپنے اپنے ذوق کے مطابق وقت کی مخصوص ضروریات کو مدّنظر رکھتے ہوئے یا پھر کسی خاص مضمون کے مختلف پہلوؤں کو احادیثِ نبویؐ کی روشنی میں اجاگر کرنے کیلئے ایک نیا انتخاب تیار کرتا رہا ہے جس کی افادیت اس امر سے بے نیاز کہ اس سے قبل اس سلسلہ میں کیا کیا کوششیں ہو چکی ہیں اپنی ذات میں ایک غیر مشکوک حیثیت رکھتی ہے۔ وقفِ جدید کی یہ کوشش بھی اس لامتناہی سلسلہ کی ایک کڑی ہے اور ہماری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے بہت بابرکت فرمائے اور پڑھنے اور سننے والے اس سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہوں۔

اس نئے انتخاب کی ضرورت اوّلاً معلّمینِ وقفِ جدید کی سالانہ تعلیمی کلاس کا نصاب تجویز کرتے وقت محسوس کی گئی تھی چونکہ وقفِ جدید کا تربیتی حلقہ دیہاتی علاقوں تک محدود ہے اس لئے ضروری تھا کہ احادیثِ نبویؐ کا ایک ایسا سادہ اور عام فہم مجموعہ منتخب یا تیار کیا جاتا جو ایک طرف تو اخلاقی اور معاشرتی اعتبار سے عوامی تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں

مفید ثابت ہوتا اور دوسری طرف روزمرہ کے فقہی مسائل اور عقائد سے متعلق اہم امور پر بھی مشتمل ہوتا۔ گویا ایک مختصر کتاب کی صورت میں اسلامی تعلیم کے مختلف پہلو یکجا ہو جاتے۔ ایسا انتخاب صرف معلّمین کو تعلیم دینے کیلئے ہی درکار نہ تھا۔ بلکہ ضرورت تھی کہ معلّمین آئندہ دیہاتی عوام کی تعلیم و تربیت کے دوران اسی مجموعے کو استعمال کریں۔ ان امور کو مدّنظر رکھتے ہوئے جب کتب احادیث پر نظر دوڑائی گئی تو نظرِ انتخاب "ریاض الصّالحین" پر جا ٹھہری جو اپنی نوع کی تمام دوسری کتب میں ایک امتیازی شان رکھتی ہے۔ لیکن اس غرض سے اسے اختیار کرنے کی راہ میں یہ مشکل حائل تھی کہ یہ ایک ضخیم کتاب ہے جو ایک سال کی قلیل مدّت میں بطور تعلیمی نصاب ختم نہیں کروائی جاسکتی تھی نیز اس میں احادیث کی تکرار بھی پائی جاتی ہے حجم اور قیمت کے اعتبار سے بھی دیہات میں اس کی کثیر اشاعت ممکن نظر نہیں آتی تھی۔ علاوہ ازیں علمِ کلام سے تعلق رکھنے والی بہت سی احادیث جن کی فی زمانہ ضرورت پیش آتی ہے، اس مجموعہ میں مفقود تھیں چنانچہ ان دِقّتوں کے پیشِ نظر بعد مشورہ یہ طے پایا کہ "ریاض الصّالحین" کی نہج پر ایک نئی کتاب تالیف کی جائے جو کم و بیش پانچ چھ صد احادیث پر مشتمل ہو اور گو زیادہ تر انتخاب ریاض الصّالحین سے ہی ہو لیکن حسبِ ضرورت دیگر کتب احادیث سے بھی براہِ راست استفادہ کیا جائے۔

مجھے یہ بیان کرتے ہوئے دِلی مسرّت ہوتی ہے کہ استاذی المکرم جناب ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ احمدیہ نے اس نہایت اہم کام کی ذمّہ داری قبول کرنا منظور فرما لیا۔ اور ایک لمبا عرصہ بڑی محنت اور کاوش سے مطلوبہ انتخاب تیار فرمایا۔ جہاں تک محترم ملک صاحب کی قابلیت اور وسعتِ علم کا تعلق ہے میرا یہ مقام نہیں اور نہ ہی اس کی ضرورت ہے کہ اس بارہ میں کچھ بیان کروں۔ یہ انتخاب خود آپ کے اعلیٰ مذاق اور علمی تبحّر پر گواہی دے گا۔ البتہ

نامناسب نہ ہوگا کہ تعارف کے رنگ میں انتخاب کے بعض قابلِ ذکر پہلوؤں کی نشان دہی کر دی جائے۔ اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل امور قارئین کی خدمت میں پیش ہیں۔

۱۔ منتخب احادیث کی کل تعداد ۶۱۱ ہے جن میں سے تقریباً ۴۷۵ ریاض الصالحین سے اخذ کی گئی ہیں اور بقیہ دیگر کتب احادیث مثلاً صحیح بخاری۔ صحیح مسلم۔ ترمذی۔ مسند احمد۔ دارقطنی کنز العمال وغیرہ سے براہِ راست لی گئی ہیں۔

۲۔ ریاض الصالحین سے جو احادیث اخذ کی گئی ہیں۔ ان کے حوالہ جات پوری چھان بین اور تتبع کے بعد ہر حدیث کے آخر پر درج کر دیئے گئے ہیں (ریاض الصالحین میں کتب احادیث کے اسماء پر ہی اکتفا کی گئی ہے مکمل حوالہ درج نہیں ہے)

۳۔ انتخاب میں بالخصوص ایسے مسائل سے متعلق مختلف احادیث جو مسلمانوں میں مابہ النزاع ہیں اکٹھی کر دی گئی ہیں تاکہ ان کے مختلف پہلوؤں پر یکجائی نظر ڈالتے ہوئے قارئین کو صحیح نتیجہ پر پہنچنے میں آسانی ہو۔

۴۔ ترجمہ نہایت ہی سلیس اور با محاورہ ہے۔ لیکن ایسا آزاد بھی نہیں کہ اصل مفہوم کے بدلنے کا خطرہ لاحق ہو جائے بلکہ اوّل سے آخر تک آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مفہوم کو حتی الامکان محفوظ صورت میں پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ تاہم چونکہ ہر ترجمہ خواہ کیسا ہی اعلیٰ اور محتاط ہو بعینہٖ اصل کے مطابق ہونا ناممکن ہے۔ اس لئے اس بشری کمزوری کا اس ترجمہ میں بھی پایا جانا لائقِ درگزر ہے۔

۵۔ اخلاقی حالت کے اعتبار سے مسلمان معاشرے کی روز بروز گرتی ہوئی حالت کو سنبھالنے کی خاطر حتی الامکان ایسی اخلاقی تعلیم پر مشتمل احادیث کو منتخب کیا گیا ہے جو اپنی تاثیر اور روحانی لطافت کے اعتبار سے ایک نمایاں شان رکھتی ہیں اور بعید نہیں کہ بہت سے

پڑھنے والوں کے قلوب میں ایک روحانی انقلاب برپا کر دیں۔

۶۔ اگرچہ مضامین کے لحاظ سے یہ مجموعہ بہت وسیع ہے لیکن حجم کے اعتبار سے اتنا بڑا نہیں کہ اس کا خریدنا اور پڑھنا عوام النّاس کیلئے مشکل امر ہو۔

اس کتاب کی تیاری کے دوران مکرم و محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب کے علاوہ مکرم و محترم سیّد شمس الحق صاحب شاہد کارکن دفتر افتاء کی محنت کا بھی بہت دخل ہے۔ انہوں نے دفتری اوقات کے بعد اپنے فارغ وقت کا ایک قابلِ ذکر حصّہ لمبے عرصہ تک اس کام کیلئے وقف کئے رکھا۔ کاپی اور پروف کی تصحیح کے سلسلہ میں بھی انہوں نے بہت محنت اٹھائی ہے۔

اسی طرح مولوی گل محمد صاحب اور مولوی سیّد عبدالعزیز شاہ صاحب بھی خاص شکریہ کے مستحق ہیں کیونکہ انہوں نے بھی حسبِ توفیق مسوّدات کی نقل اور کاپیوں اور پروف کی تصحیح کے سلسلہ میں بہت کام کیا ہے۔ قارئین سے گزارش ہے کہ ان احباب کیلئے جن کی محنت کا ثمرہ حدیث کی اس نہایت ہی پیاری کتاب کی صورت میں انکے سامنے ہے، دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ان کے خلوص اور جان و مال میں برکت دے اور خدمتِ دین کی بیش از پیش توفیق عنایت فرماتا رہے۔ اَللّٰھُمَّ آمین!

خاکسار

مرزا طاہر احمد

ناظم ارشاد، وقفِ جدید انجمن احمدیہ۔ ربوہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# حدیث، اس کی اہمیت اور ضرورت

سیّد ولد آدم فخر المرسلین خاتم النبیّین رسولِ مجتبیٰ محمّد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے چالیس سال کی عمر میں مبعوث فرمایا، آپؐ پر اپنا کلام نازل کیا جو قرآن کریم کی شکل میں مسلمانوں کی مقدس ترین کتاب کی حیثیت میں دنیا میں موجود ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دو کام تھے۔ اوّل، اللہ تعالیٰ کے پیغام کی تبلیغ جس کی طرف مندرجہ ذیل آیت کریمہ میں اشارہ کیا گیا ہے:-

يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ ۔ (المائدة ، ٦٨)

"اے رسول تیرے رب کی طرف سے جو (کلام بھی) تجھ پر اتارا گیا ہے اسے لوگوں تک پہنچا اور اگر تو نے (ایسا) نہ کیا تو (گویا) تو نے اس کا پیغام (بالکل) نہیں پہنچایا۔"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرا کام کلامِ الٰہی یعنی قرآن کریم کی تبیین و تفسیر ہے جو سنت و حدیث کی صورت میں مُدوّن اور امّتِ محمدیہؐ میں مقبول و مشہور ہے۔ قرآن کریم کی آیت ذیل میں حضورؐ کی اسی حیثیت کو واضح کیا گیا ہے۔

وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ۔ (النحل : ٤٥)

"اور تجھ پر ہم نے یہ (کامل) ذکر نازل کیا ہے تاکہ تُو سب لوگوں کو وہ
(فرمانِ الٰہی) جو (تیرے ذریعہ سے) انکی طرف نازل کیا گیا ہے کھول کر بتائے
اور تاکہ وہ اس پر تدبر کریں۔"

پس حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے کلامِ الٰہی کی تلاوت کے ساتھ ساتھ اپنے قول اور فعل سے اسکی جو تشریح و تفسیر فرمائی وہ امّت کیلئے اسی طرح واجب العمل ہے جس طرح قرآن کریم کی اِتّباع اور فرمانبرداری واجب ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

مَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا۔ (الحشر: ۸)

"رسول جو کچھ تم کو دے اس کو لے لو اور جس سے منع کرے اس سے رُک جاؤ"

اس آیت کریمہ سے ظاہر ہے کہ قرآنِ کریم کے علاوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر فعل اور ہر قول جس کا تعلق دین کی توضیح و تشریح سے ہے واجب التسلیم ہے اور اسکی اطاعت اور اس کے مطابق عمل کرنا اُمّتِ مسلمہ پر فرض ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ جو کاشانۂ نبوت کے تربیت یافتہ، دینِ اسلام کے امین اور تبلیغِ قرآن کے ذمّہ دار تھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے افعال وارشادات کی یہی حیثیت سمجھتے تھے، سنّت کی پیروی ان کا جزوِ ایمان تھا اور وہ آپؐ کے ارشادات کا علم حاصل کرنا باعثِ نجات جانتے تھے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جب بھی کوئی اہم معاملہ ان کے سامنے آتا تو وہ قرآن کریم سے رہنمائی حاصل کرتے اگر انہیں اس پاک کلام میں کوئی وضاحت نہ ملتی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے متعلق استفسار کرتے جب انہیں معتبر اور مستند ذرائع سے علم ہو جاتا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کوئی ارشاد اس بارہ میں موجود ہے تو وہ اسے بسر و چشم قبول کرتے اور اپنی رائے پر عمل کرنے کو گمراہی اور ضلالت سمجھتے، یہاں تک کہ

جب کوئی مقتدر صحابی کسی اہم معاملہ میں نص کا علم نہ ہو سکنے کی وجہ سے اپنی رائے اور اجتہاد سے کوئی فیصلہ کرتا اور بعد میں اسے معلوم ہوتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی ارشاد فرمایا ہے تو اسے اتنی خوشی اور مسرت حاصل ہوتی جیسے دنیا کے عظیم الشان خزانے اُسے مل گئے ہیں اور بہت بڑی نعمت سے اُسے نوازا گیا ہے (دیکھیں حدیث نمبر ۶۶۴) خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت معاذ بن جبلؓ کو یمن کا والی بنا کر بھیجا تو آپؐ نے ان سے پوچھا معاملات کس طرح طے کرو گے؟ انہوں نے عرض کیا قرآن و سنّت کی روشنی میں فیصلے دیا کروں گا اور اگر ہدایت کے ان دو ذریعوں سے راہنمائی حاصل نہ کر سکا تو آپؐ کے فیضِ صُحبت میں جو دینی تربیت پائی ہے اس کی روشنی میں اپنی رائے اور اجتہاد سے مشکل کو حل کروں گا۔ آپؐ نے حضرت معاذؓ کی اس وضاحت پر اطمینان کا اظہار فرمایا اور خدا کا شکر ادا کیا کہ اس نے آپؐ کے مقرر کردہ افسر کی صحیح راہنمائی فرمائی ہے۔ (مسند احمد صہ۲۳ جلد ۵)

ہم اس اہم مسئلہ پر ایک اور نقطۂ نظر سے بھی غور کر سکتے ہیں جیسا کہ میں اوپر بیان کر آیا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دو کام تھے ایک تو کلامِ الٰہی یعنی قرآنِ پاک کو پہنچانا پڑھانا اور سکھانا اور دوسرے اسکی تبیین و تفسیر۔ گویا آپؐ کا منصب رسول کا بھی تھا اور مُبیّن و مُفسّر کا بھی۔ قرآن کریم چونکہ بنیادی ذریعہ تعلیمِ دین تھا اس لئے علاوہ زبانی تعلیم کے آپؐ نے اسکے لکھنے کا بھی مکمل اہتمام فرمایا۔ پھر صحابہؓ نے اس کلامِ پاک کی حفاظت کا حق ادا کیا اور اپنی اس اہم ذمہ داری کو ایسے شاندار طریق سے نبھایا کہ دُنیا عش عش کر اُٹھی اور حیرت سے اسکی آنکھیں کُھلی کی کُھلی رہ گئیں تو کیا ایسی فرض شناس قوم سے توقع کی جاسکتی ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے اہم کام یعنی آپؐ کے ارشادات و اقوال کو ضائع اور فراموش کر دے گی اسکی حفاظت اور آگے اُمّتِ مرحومہ تک اسے پہنچانے کا کوئی اہتمام نہیں کریگی

جس سے معمولی سی بھی محبّت ہوتی ہے۔ انسان اس کی ہر بات کو نہ صرف یاد رکھتا ہے بلکہ ہر ایک کو سناتا پھرتا ہے۔ تو کیا وہ جاں نثار صحابہؓ جنہوں نے اپنے آقا اپنے ہادی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ایسی محبت کی جس کی کوئی مثال نہیں ملتی، ان سے یہ توقع ہو سکتی ہے کہ وہ اپنے محبوب کی پیاری باتوں کو بے اعتنائی اور لاپرواہی کی نذر کر دیں گے اور لوگوں کو سنانے کا کوئی اہتمام نہ کریں گے۔ پھر اگر صحابہؓ نے آپؐ کی باتیں ایمان لانے والوں کو سنائیں، آگے پہنچائیں اور کسی قسم کی غفلت اور لاپرواہی سے کام نہیں لیا تو آخر وہ باتیں کہاں گئیں ؟ سوائے سنّت وحدیث کے کوئی کتابِ ملفوظات اس دنیا میں موجود نہیں جس میں سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور آپؐ کی پیاری باتیں درج ہوں۔ پس سنّت وحدیث کا انکار دراصل وہی لوگ کر سکتے ہیں جو یا تو آپؐ کے اس منصب کو نہیں مانتے کہ آپؐ مبلّغِ قرآن ہونے کے علاوہ مُبیّنِ قرآن بھی ہیں اور رسول کی حیثیت سے یہ دونوں منصب آپؐ کو حاصل ہیں اور یا پھر وہ سمجھتے ہیں کہ نعوذ باللہ آپؐ نے تبیینِ قرآن کے فریضہ کو ادا ہی نہیں کیا۔ یا صحابہؓ نے العیاذ باللہ اپنے فرض کو نہیں پہچانا اور آپؐ کے اقوال وارشادات کو ضائع کر دیا اور اُمّت تک اُن کے پہنچانے کا کوئی اہتمام نہیں کیا۔ جب یہ تینوں باتیں بالبداہت غلط ہیں تو پھر احادیثِ رسولؐ سے انکار کا سوائے اس کے کوئی مفہوم نہیں کہ یا تو ایسے لوگوں کی عقل میں فتور ہے یا پھر وہ دین سے آزادی کے خواہاں ہیں اور من مانی کرنا چاہتے ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ بعض مصالح کی وجہ سے شروع میں احادیث کے لکھنے اور کتاب کی شکل میں انہیں مدوّن کرنے کا اجتماعی اہتمام صحابہؓ نے اس طرح نہیں کیا جس طرح کا اہتمام قرآن کریم کے لکھنے اور مختلف علاقوں میں اس کی مستند نقول بھجوانے کا کیا ہے اور اسکی ایک اہم وجہ یہ تھی کہ تا نئے مسلمان ہونیوالے کے لئے کوئی غلط فہمی کی صورت

پیدا نہ ہو اور وہ ناسمجھی سے کسی حدیث کو قرآن کریم کی آیت ہی نہ سمجھ لیں۔ لیکن اس کے باوجود انفرادی طور پر متعدد صحابہ احادیث کو زبانی یاد رکھنے کے علاوہ لکھ بھی لیتے تھے اور یہ صحائف اپنے پاس محفوظ رکھتے اور بوقتِ ضرورت لوگوں کے سامنے انہیں بیان کرتے۔ یہی حال تابعین کا تھا انتہائی شوق اور پوری توجہ سے وہ ارشادات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم حاصل کرتے اور پھر دوسروں تک انہیں پہنچاتے۔ تبع تابعین کے زمانہ تک تو علمِ حدیث کے حصول کا شوق ساری مملکتِ اسلامی میں عام ہو چکا تھا اور ہر گھر میں حدیثِ رسولؐ کا چرچا تھا۔ بڑے بڑے ائمہ حدیث پیدا ہوئے۔ حضرت امام حسن بصریؒ، سعید بن المسیبؒ سعید بن جبیرؒ، ابن شہاب زہریؒ، امام شعبیؒ، سفیان ثوریؒ، سفیان بن عُیینہؒ اور حضرت امام مالکؒ کی جلالتِ شان اور خدمتِ حدیث کے عظیم الشان کام سے کون انکار کر سکتا ہے۔ ان ائمہ حدیث کے بعد اُنکے شاگردوں نے اس علم میں اور اضافہ کیا۔ علمِ حدیث اور جمعِ احادیث کیلئے مختلف ممالک کے سفر اختیار کئے ہر جگہ پھرے اور احادیث کے عظیم الشان مجموعے مرتب کر کے انہیں کتابی شکل دی۔ انہی مجموعوں میں سے حضرت امام احمد بن حنبلؒ کی بےنظیر کتاب "مُسند احمد" ہے جو قریباً چالیس ہزار احادیث پر مشتمل ہے۔ اس کے بعد اور ائمہ آئے جنہوں نے صحت وضعف کے اعتبار سے احادیث کی چھان بین کی، اُن کا انتخاب کیا اور ایسے عُمدہ مفید مجموعے مرتب کئے جن میں مضامین کی ترتیب کو بھی مدِّنظر رکھا گیا اور ساتھ ہی صحتِ احادیث کے معیار کو بھی پوری محنت اور دقتِ نظر کے ساتھ ملحوظ رکھا گیا جیسے حضرت امام بخاریؒ کی کتاب "صحیح بخاری" اور امام مسلمؒ کی کتاب "صحیح مسلم" ہے۔ اسی زمانے میں صحتِ حدیث کے پرکھنے کے بھی اصول مرتب ہوئے اور طے پایا کہ کسی حدیث کو مستند اور صحیح قرار دینے کیلئے درایت اور روایت کے اصولوں کو مدِّنظر رکھنا

ضروری ہے۔

# درایت

درایت سے مراد یہ ہے کہ حدیث عقلِ سلیم اور واقعاتِ ثابتہ کے مطابق ہو، ان کے خلاف نہ ہو۔ درایت کی جانچ پڑتال کیلئے مندرجہ ذیل اصول قائم کئے گئے ہیں۔

۱۔ حدیث قرآنِ کریم کے کسی واضح ارشاد اور اسکی صریح نص کے خلاف نہ ہو۔

۲۔ حدیث سنّتِ نبویؐ اور صحابہؓ کے اجتماعی تعامل کے خلاف نہ ہو۔

۳۔ حدیث مشاہدہ اور ثابت شدہ واقعہ کے خلاف نہ ہو۔

۴۔ حدیث بدیہات اور عقلِ صریح کے خلاف نہ ہو۔

# روایت

روایت سے مراد یہ ہے کہ کتاب لکھنے والے کو جن راویوں کے ذریعہ حدیث پہنچی ہے وہ کون کونسے ہیں، کتنے ہیں اور امانت و دیانت، حفظ و ذہانت میں ان کا معیار کیا ہے اس لحاظ سے احادیث کی مندرجہ ذیل قسمیں ہیں۔

# سَند

سَند سے مراد حدیث بیان کرنیوالے راویوں کا وہ سلسلہ ہے جس کے ذریعہ حدیثیں جمع کرنیوالے یا کتاب لکھنے والے امام تک یہ حدیث پہنچی ہے۔ مثلاً حدیث اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ کی سند جو امام بخاری نے اپنی کتاب میں بیان کی ہے، درج ذیل ہے۔

حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدِ الْاَنْصَارِیُّ قَالَ اَخْبَرَنِی مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ التَّیْمِیُّ اَنَّهٗ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ اللَّیْثِیَّ یَقُوْلُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَی الْمِنْبَرِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ : اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ اس مثال میں حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ سے لے کر قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ تک کی عبارت سند کہلاتی ہے اور حدیث اِنَّمَا کے لفظ سے شروع ہوتی ہے۔

## سند کے اعتبار سے حدیث کی اقسام

۱۔ **مرفوع** : وہ حدیث ہے جس کی سند میں حدیث کی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کی گئی ہو مثلاً راوی کہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا۔ یا آپ نے یہ فرمایا۔ یا آپ نے یہ کیا۔ جیسا کہ اوپر کی مثال میں امام بخاری کی بیان کردہ حدیث مرفوع ہے۔

۲۔ **مُتَّصِل** : وہ حدیث جس کی سند میں تسلسل ہو وہ ٹوٹی ہوئی نہ ہو، یعنی درمیان سے کوئی راوی نہ گیا ہو۔ اس کی مثال بھی اوپر کی حدیث ہے جو امام بخاری نے روایت کی ہے گویا اس حدیث کی سند مرفوع بھی ہے اور متصل بھی

۳۔ **مُرْسَل** : وہ حدیث جس کی سند میں صحابی کا ذکر نہ ہو مثلاً ایک تابعی کہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا یا ایسا کیا۔

۴۔ **منقطع** : وہ حدیث جس کی سند میں صحابی کی بجائے کوئی اور راوی رہ گیا ہو اور سند کا تسلسل ٹوٹ گیا ہو۔

## راویوں کی تعداد کے اعتبار سے احادیث کی اقسام

۱۔ **متواتر** : وہ حدیث جو واضح المعنے ہو اور اسے بیان کرنیوالے اتنے زیادہ لوگ ہوں

کہ عقل ان سب کو جھوٹا سمجھنے کیلئے تیار نہ ہو۔

۲۔ **مشہور** : وہ حدیث جس کے راوی سند کے کسی حصہ میں بھی تین سے کم نہ ہوں۔

۳۔ **عزیز** : وہ حدیث جس کے راوی سند کے کسی حصّہ میں دو ۲ رہ گئے ہوں لیکن کہیں بھی دو ۲ سے کم نہ ہوں۔

۴۔ **غریب** : وہ حدیث جس کی سند کے کسی حصّہ میں ایک راوی رہ گیا ہو۔

## راویوں کی صفات کے لحاظ سے احادیث کی اقسام

۱۔ **صحیح** : وہ حدیث جسے ایسے راویوں نے بیان کیا ہو جو سچ بولنے اور سچ پر قائم رہنے میں شہرت رکھتے ہوں، نیک ہوں، بڑے دیانت دار، صوم وصلوٰۃ کے پابند اور منہیاتِ شرعی سے پرہیز کرنیوالے ہوں، ان کا حافظہ قوی اور سمجھ بہت عمدہ ہو اور اس حدیث کی سند متصل ہو یعنی درمیان سے کوئی رہا ہوا نہ ہو۔

۲۔ **حسن** : وہ حدیث ہے جس کے کسی راوی کے حافظہ میں کسی قدر کمی ہو لیکن باقی صفات مکمل طور پر صحیح والی موجود ہوں کوئی اور نقص ان میں موجود نہ ہو۔

۳۔ **ضعیف** : وہ حدیث ہے جس میں صحیح یا حسن والی شرطیں نہ پائی جاتی ہوں مثلاً حدیث کے راوی کی دیانتداری میں کسی کو کلام ہو یا راوی کا حافظہ خاصہ کمزور ہو

۴۔ **موضوع** : جھوٹی حدیث یعنی ایک بات غلط طور پر یا جھوٹ موٹ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کر دی گئی ہو اور آپؐ نے ایسا نہ فرمایا ہو۔

۵۔ **مقبول** : وہ حدیث ہے جو صحیح ہو یا حسن۔

۶۔ **مردود** : وہ حدیث ہے جو ضعیف ہو یا موضوع ۔ ایسی حدیث ردّ کرنے کے قابل ہے

## کتبِ حدیث کی اقسام

کتبِ احادیث کو طرزِ تصنیف، مقصدِ تحریر اور مصنّف کی ذاتی محنت اور دقّتِ نظر کے اعتبار سے مختلف اقسام میں منقسم کیا گیا ہے ۔ مثلاً :

۱۔ **مُسْنَد** : حدیث کی وہ کتاب جس میں ہر صحابی کی بیان کردہ احادیث کو الگ الگ بلا لحاظِ مضمون جمع کر دیا گیا ہو ۔ مثلاً پہلے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ احادیث پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ احادیث، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ احادیث، وعلیٰ ہذا القیاس دوسرے صحابہ رضؓ کی احادیث ۔ جیسے مسند احمد بن حنبل رضؓ جو مختلف صحابہ رضؓ کی روایات سے قریباً چالیس ہزار احادیث پر مشتمل ہے ۔ اس کے مصنّف حضرت امام احمد بن حنبلؒ ہیں جو ۱۶۴ھ میں پیدا ہوئے اور ۲۴۱ھ میں وفات پائی ۔

۲۔ **مُعجَم** : حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں ہر استاد یا ہر شہر کی احادیث کو بلا لحاظ مضمون الگ الگ اجزاء میں بیان کیا گیا ہو ۔ جیسے معجم طبرانی ۔

۳۔ **جامع** : وہ کتاب ہے جس میں ہر قسم کے مضامین کی حدیثیں خاص ترتیب کے مطابق بیان ہوں مثلاً عقائد، احکام، آداب، معاشرہ، تصوّف، اخلاق، تاریخ و تفسیر وغیرہ جیسے : جامع صحیح بخاری ۔ جامع ترمذی ۔

۴۔ **سُنَن** : وہ کتاب جس میں صرف احکام و آداب سے متعلقہ احادیث جمع کی گئی ہوں یعنی وہ کتاب فقہی ابواب سے متعلق احادیث پر مشتمل ہو جیسے سنن ابوداؤد، سنن نسائی

۵۔ **صحیحَین** : صحت کے لحاظ سے حدیث کی دو بہت ہی مشہور کتابیں یعنی صحیح بخاری

اور صحیح مسلم۔

۶۔ **صحاح ستّہ**: صحت کے لحاظ سے حدیث کی چھ مشہور کتابیں یعنی بخاری، مسلم ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، نسائی۔

(اس فہرست میں مؤطا امام مالک کا ذکر اس لئے الگ نہیں آیا کیونکہ اس کتاب کی سب احادیث صحیحین میں آچکی ہیں۔)

## مختصر حالات محدثین صحاح ستّہ:

**حضرت امام بخاریؒ**: آپ کا نام محمد بن اسماعیل بخاریؒ ہے۔ ۱۹۴ھ میں بخارا میں پیدا ہوئے اور ۲۵۶ھ میں وفات پائی۔ آپ حافظِ حدیث، زاہد و متقی اور بلند پایہ امام المحدثین تھے۔ آپکی تصنیف کردہ کتاب کا نام "جامع صحیح بخاری" ہے۔ صحت کے لحاظ سے اس کتاب کو "اصح الکتب بعد کتاب اللہ" کی حیثیت سے تسلیم کیا گیا ہے۔

**حضرت امام مسلمؒ**: آپ کا نام مسلم بن حجاجؒ ہے۔ ۲۰۲ھ میں پیدا ہوئے ۲۶۱ھ میں وفات پائی۔ نیشاپور کے رہنے والے تھے۔ حدیث کے مانے ہوئے امام، تقویٰ اور ورع میں بلند مقام اور حافظِ احادیثِ رسولؐ تھے۔ آپ کی تصنیف کردہ کتاب کا نام "صحیح مسلم" ہے۔ مضامین کے اعتبار سے اس کتاب کی احادیث کی ترتیب بہت عمدہ ہے لیکن امام صاحب نے اپنی طرف سے ابواب کا کوئی عنوان قائم نہیں کیا بلکہ ترتیب کو مدِّنظر رکھ کر احادیث روایت کرتے چلے گئے۔ صحیح بخاری کے بعد بلحاظ صحت "صحیح مسلمؒ" کا درجہ تسلیم کیا گیا ہے۔

**حضرت امام ترمذیؒ** : آپ کا نام محمد بن عیسیٰؒ ہے۔ ۲۰۹ھ میں پیدا ہوئے ۲۷۹ھ میں وفات ہوئی۔ ترکستان کے شہر ترمذ کے رہنے والے تھے۔ علم حدیث کے مشہور امام اور تقویٰ شعاری کے بلند مقام کے مالک تھے۔ آپکی کتاب کا نام "جامع ترمذی" ہے۔ صحاح میں اس کا درجہ تیسرا ہے۔ امام ترمذی اپنی کتاب میں روایت حدیث کے ساتھ ساتھ علماء میں اس کی مقبولیت اور صحت کے لحاظ سے اس کی قدر و قیمت کو بھی بیان کرتے گئے ہیں کتاب کی یہ خصوصیت اسے دوسری کتابوں سے ممتاز کرتی ہے۔

**حضرت امام ابوداؤدؒ** : آپ کا نام سلیمان بن اشعث ہے۔ ۲۰۲ھ میں پیدا ہوئے ۲۷۵ھ میں وفات ہوئی۔ سجستان کے رہنے والے علم حدیث کے مسلّمہ امام اور ورع و تقویٰ میں مشہور و معروف تھے۔ بعد میں بصرہ ہجرت کر آئے اور وہیں وفات پائی۔ آپ کی تصنیف کردہ کتاب کا نام "سنن ابی داؤد" ہے اور صحاح میں اس کا چوتھا درجہ ہے۔

**حضرت امام ابن ماجہؒ** : آپ کا نام محمد بن ماجہؒ ہے۔ ماجہ آپ کے والد ماجد کا نام یا ان کا لقب تھا۔ ۲۰۹ھ میں عراق کے مشہور شہر قزوین میں پیدا ہوئے۔ ۲۷۵ھ میں وفات پائی۔ مانے ہوئے امام حدیث اور اپنے زمانے کے مشہور و مقبول بزرگ تھے۔ آپکی تصنیف کردہ کتاب کا نام "سنن ابن ماجہ" ہے اور صحاح میں اس کا پانچواں درجہ ہے۔

**حضرت امام نسائیؒ** : آپ کا نام احمد بن شعیب ہے۔ ۲۱۵ھ میں پیدا ہوئے ۳۰۳ھ میں وفات ہوئی۔ خراسان کے مشہور شہر نساء کے رہنے والے تھے۔ تقویٰ اور زہد میں بلند مقام پایا۔ امامتِ حدیث کا مرتبہ نصیب ہوا۔ آپ کی کتاب کا نام "سنن نسائی" ہے صحاح ستہ میں اس کا چھٹا مقام ہے۔

**حضرت امام مالکؒ** : مالک بن انس نام ہے۔ ۹۳ھ میں پیدا ہوئے۔ ۱۷۹ھ میں

وفات پائی۔ مدینہ منوّرہ کے رہنے والے تھے۔ علمِ حدیث میں ان کا مرتبہ امام المحدثین کا ہے تمام عالی مقام محدثین کے شیخ اعلیٰ تھے۔ سب علماء آپ کی جلالت شان کے معترف تھے اور آپکی عظمتِ علمی کے سامنے سرِ تسلیم خم کرتے تھے۔" عالمِ مدینۃ الرسول" کا معزز لقب پایا۔ زہد و توکل میں اپنی مثال آپ تھے۔ آپکی مرتب کردہ تصنیف کا نام " مؤطا امام مالکؒ" ہے جسے کتبِ حدیث میں اوّلیت کا شرف حاصل ہُوا۔ یہاں تک کہ امام بخاری اور امام مسلم نے اس کتاب کی حدیثوں کو اپنی صحیحین میں جگہ دی۔

# ایک ضروری تشریح

ا ۔ محدثین کی اصطلاح میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کو حدیث قولی آپ کے عمل کو حدیث فعلی اور آپ کے صحابی کے کسی ایسے فعل یا قول کو جسے آپؐ کی تائید حاصل ہو حدیث تقریری کہتے ہیں۔

ب ۔ صحابی سے مراد وہ خوش قسمت مسلمان ہے جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ آپؐ پر ایمان لایا اور ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

کہا جاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت صحابہؓ کی کل تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار[1] تھی۔ ان صحابہ کو درجہ، سبقت، قربانی اور ذمہ داری کے لحاظ سے مختلف طبقات میں تقسیم کیا گیا ہے۔

---

[1] الاکثر علی انّ الصحابیّ ھو کل من اسلم ورأی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وصحبہ ولو قل زمان وکان عددھم عند وفاتہ مائۃ الف واربعۃ وعشرین الفاً (حاشیہ الاسلام والحضارۃ العربیہ ص ۱۵۹ مصنفہ محمد کرد علی مطبعہ لجنۃ التالیف والترجمہ القاہرہ طبع ثالث ۱۹۵۰ء بحوالہ تاریخ ابوالفداء

مثلاً ۱۔ وہ صحابہؓ جو بالکل ابتداء میں اسلام لائے جیسے حضرت خدیجہؓ، حضرت ابوبکرؓ، حضرت علیؓ وغیرھم

۲۔ وہ صحابہؓ جو دارالندوہ میں شامل ہوتے تھے۔

۳۔ وہ صحابہؓ جنہوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔

۴۔ وہ صحابہؓ جو بیعتِ عقبہ اولیٰ میں شامل ہوئے۔

۵۔ وہ صحابہؓ جو بیعتِ عقبہ ثانیہ میں شامل ہوئے۔

۶۔ وہ صحابہؓ جو بیعتِ عقبہ ثالثہ میں شامل ہوئے۔

۷۔ وہ صحابہؓ جنہوں نے مدینہ کی طرف ہجرت کی اور اسوقت مدینہ پہنچے جبکہ ابھی حضورؐ قباء میں قیام فرما تھے اور ابھی قباء میں مسجد کی تعمیر شروع نہیں ہوئی تھی۔

۸۔ وہ صحابہؓ جو غزوۂ بدر میں شامل ہوئے اور بدری صحابی کہلائے۔

۹۔ وہ صحابہؓ جنہوں نے غزوۂ بدر کے بعد اور صلح حدیبیہ سے پہلے مدینہ کی طرف ہجرت کی۔

۱۰۔ "اہل بیعت رضوان" یعنی وہ صحابہ جو حدیبیہ کے مقام پر بیعتِ رضوان میں شامل ہوئے

۱۱۔ وہ صحابہؓ جنہوں نے صلح حدیبیہ کے بعد اور فتح مکّہ سے پہلے مدینہ کی طرف ہجرت کی۔

۱۲۔ وہ صحابہؓ جنہوں نے فتح مکّہ کے موقع پر اسلام قبول کیا۔

۱۳۔ وہ صحابہؓ جو حضورؐ کی حیات میں ابھی نابالغ بچے تھے لیکن انہوں نے حضور کو دیکھا تھا۔ بعض نے "اہلِ صُفہ" کو صحابہ کا الگ طبقہ شمار کیا ہے[1]

---

[1] حاشیہ مالک بن انس صفحہ ۱۷۰، صفحہ ۱۷۱ مصنفہ عبدالحلیم الجندی الناشر دارالمعارف۔ القاہرہ۔ مصر ۱۹۸۳ء

حفظ اور بات آگے پہنچانے کے ذوق نیز فراست اور مختلف الانواع ذمہ داریوں کے لحاظ سے صحابہؓ کی روایات کی تعداد مختلف ہے۔ سب سے زیادہ روایتیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ہیں جن کی تعداد ۵۳۷۴ بتائی گئی ہے۔

اسی طرح حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی روایات کی تعداد ۲۶۳۰۔ حضرت انس بن مالکؓ کی ۲۲۸۶۔

حضرت عائشہؓ ۲۲۱۰۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی ۱۶۶۰۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ کی ۱۵۴۰۔ حضرت ابوسعید الخدریؓ کی ۱۱۷۰۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی ۸۴۸۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ کی ۷۰۰۔ حضرت علیؓ کی ۵۸۶۔ حضرت عمرؓ کی ۵۳۷۔ حضرت ابوذر کی ۲۸۱۔ اور حضرت ابوبکرؓ کی روایات کی کل تعداد ۱۳۲ ہے۔

امام مالکؒ نے مؤطا میں کل ۱۷۲۰ روایات شامل کی ہیں۔

تابعی سے مراد وہ مسلمان ہے جس نے حالتِ اسلام میں کسی صحابی کو دیکھا اور اس سے ملا اور شرفِ تلمذ حاصل کیا۔

تبع تابعی سے مراد وہ مسلمان ہے جس نے حالتِ اسلام میں کسی تابعی کو دیکھا اس سے ملا اور شرفِ تلمذ سے سرفراز ہوا۔

دورِ صحابہ کے بعد احادیث کی روایت میں یہ اُلجھن پیدا ہوئی کہ اس دَور میں مختلف مذہبی اور سیاسی اختلاف اٹھ کھڑے ہوئے ہر طبقہ اپنے اپنے مسلک کی تائید میں روایات بیان کرنے لگا جس کی وجہ سے روایات کا اعتبار مجروح ہونے لگا۔ اس وجہ سے علماء حدیث نے تابعین اور بعد کے راویوں کی چھان بین ضروری سمجھی اور ان کے حالات اور انکی سیرت، خاص طور پر ان کے حفظ، ان کے صدق اور دیانت کے بارہ میں بڑے جامع اور مانع نوٹ لکھے اور

اسی طرح " اسماء الرجال " کے فن کی بنیاد پڑی ۔ اسی ضمن میں تابعین اور تبع تابعین وغیرہ کے طبقات کی بھی تعین ہوئی تاکہ معلوم کیا جاسکے کہ کسی روایت نے کب اور کس طبقہ میں زیادہ شہرت پائی مثلاً اگر ایک روایت تابعین کے ہر طبقہ میں مشہور اور متداول رہی ہو تو اس کا اعتبار زیادہ ہوگا بہ نسبت اس روایت کے جس کو بہت بعد کے طبقہ میں شہرت ملی گویا پہلے طبقات کے تابعی وغیرہ بظاہر اس روایت سے واقف نہ تھے ۔ اس سے یہ شبہ قوی ہوسکتا ہے کہ اگر یہ روایت بالکل صحیح ہے تو پہلے طبقات کی اکثریت کو اس کا علم کیوں نہ ہوا ۔ حالانکہ روایت کے الفاظ کا انداز ایسا ہے جس سے طبعًا یہ خیال تقویت پاتا ہے کہ اس کا علم عام ہونا چاہیئے تھا مثلاً " بُسرہ " کی روایت کہ شرم گاہ کو ہاتھ لگ جائے تو وضوء ٹوٹ جاتا ہے ۔ اب اس مسئلہ اور صورت کا تعلق عمومِ بلوٰی یعنی ہر ایک سے ہے اگر یہ حضورؐ کا فرمان تھا تو اکثر صحابہ رضؓ کو اسکا علم ہونا چاہیئے تھا جبکہ صورتِ حال یہ ہے کہ صرف ایک عورت یہ روایت بیان کرتی ہے اور کوئی مرد صحابی اس روایت کا راوی نہیں ہے ۔

تابعین اور تبع تابعین وغیرہ کے طبقات میں تو اس قسم کے نقص کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے ۔ کیونکہ عرصہ زیادہ ہوجانے کی وجہ سے بات بھول بھی سکتی ہے ۔ طبقاتی تعصب کی وجہ سے یہ بات گھڑی بھی جاسکتی ہے بہرحال اس قسم کے اسباب کی وجہ سے اسماءِ رجال کے فن میں تابعین اور تبع تابعین کے زمانی طبقاتی تفاوت کو بھی بڑی اہمیت حاصل ہوئی ۔

---

# تابعین اور تبع تابعین کے طبقات

طبقات کے تعین کے لئے تقریباً بیس سال کے عرصہ کو معیار بنایا گیا ہے

۱۔ طبقہ اولیٰ : کبار تابعین جیسے سعید بن المسیب۔ عروہ بن زبیر وغیرہ۔

۲۔ طبقہ ثانیہ : اوساط تابعین جیسے حسن بصری۔ ابن سیرین وغیرہ۔

۳۔ طبقہ ثالثہ : تابعین کا وہ طبقہ جس نے صحابہ رضؓ کو دیکھا تو ہو لیکن اس کی اکثر روایات کبار تابعین سے مروی ہوں جیسے محمد بن شہاب زہری۔

۴۔ طبقہ رابعہ : صغار تابعین جنہوں نے ایک دو سے زیادہ صحابہ کو نہ دیکھا ہو اور صحابہ رضؓ سے ان کا سماع برائے نام ہو۔ جیسے ہشام بن عروہ، اعمش وغیرہ۔

۵۔ طبقہ خامسہ : تابعین کا وہ طبقہ جو طبقۂ رابعہ کا تقریباً تقریباً ہمعصر لیکن کسی صحابی رضؓ سے اس کی لقاء کی تصریح نہ ملتی ہو جیسے جُرَیج وغیرہ۔

۶۔ طبقہ سادسہ : کبار تبع تابعین جیسے امام ابو حنیفہؒ۔ امام مالکؒ۔ امام ثوریؒ وغیرہ۔

۷۔ طبقہ سابعہ : اوساط تبع تابعین جیسے ابن عُیَینہ۔ امام محمدؒ وغیرہ۔

۸۔ طبقہ ثامنہ : صغار تبع تابعین جیسے امام شافعی۔ ابو داؤد طیالسی۔ عبدالرزاق وغیرہ۔

۹۔ طبقہ تاسعہ : تبع تابعین سے روایت کرنیوالا راویوں کا ایسا بڑا طبقہ جس کا کسی تابعی سے ملنا تاریخی طور پر ثابت نہ ہو جیسے امام احمد بن حنبل۔ یحییٰ بن یحییٰ۔ ابن المنذر۔

۱۰۔ طبقہ عاشرہ : تبع تابعین سے روایت کرتے والا درمیانی طبقہ جیسے امام بخاری۔ امام مسلم امام ذُہلی۔

۱۱۔ طبقہ حادیہ عشر : تبع تابعین سے بہت کم روایت کرنیوالا چھوٹا طبقہ جیسے امام ترمذی، امام ابوبکر بن ابی شَیبہ۔

اس تفصیل سے ظاہر ہے کہ صحابہؓ کے بعد احادیث کی مشہور کتابوں کی تدوین تک راویوں کے کل گیارہ طبقات متعین ہوئے تھے جن میں سے تابعین کے پانچ طبقات، تبع تابعین کے تین طبقات اور تبع تبع تابعین کے تین طبقات ہیں ۔ کتابوں کی تدوین کے دَور سے پہلے روایاتِ حدیث کا زیادہ تر دارومدار حفظ اور زبانی روایت پر تھا ۔

۱۰۰ھ تک طبقہ اولیٰ کے تمام راوی وفات پا چکے تھے ۔

۲۰۰ھ تک طبقہ ثانیہ سے ساتویں طبقہ تک کے تمام راوی وفات پا گئے تھے ۔

۲۰۰ھ کے بعد آٹھویں طبقہ سے گیارہویں طبقہ کا دَور ہے جس میں مشہور کتب حدیث کی تدوین ہوئی جیسے مسند احمد بن حنبل ۔ صحیح بخاری ۔ صحیح مسلم وغیرہ ۔

# جماعت احمدیہ کے نزدیک سنّت اور حدیث کا مقام

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :۔

" مسلمان کے ہاتھ میں اسلامی ہدایتوں پر قائم ہونے کیلئے تین چیزیں ہیں ۔

(۱) قرآن شریف جو کتاب اللہ ہے جس سے بڑھ کر ہمارے ہاتھ میں کوئی کلام قطعی اور یقینی نہیں وہ خدا کا کلام ہے ۔ وہ شک اور ظنّ کی آلائشوں سے پاک ہے ۔

(۲) دوسری، سنّت .... سنّت سے مراد .... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کی فعلی روش ہے جو اپنے اندر تواتر رکھتی ہے اور ابتداء سے

قرآن شریف کے ساتھ ہی ظاہر ہوئی اور ہمیشہ ساتھ ہی رہے گی یا بہ تبدیل
الفاظ یوں کہہ سکتے ہیں قرآن شریف خدا کا قول ہے اور سنّت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل۔ اور قدیم سے عادت اللہ یہی ہے کہ جب
انبیاء علیہم السلام خدا کا قول لوگوں کی ہدایت کیلئے لاتے ہیں تو اپنے
فعل سے یعنی عملی طور پر اس قول کی تفسیر کر دیتے ہیں تا اس قول کا
سمجھنا لوگوں پر مشتبہ نہ رہے اور اس قول پر آپ بھی عمل کرتے
ہیں اور دوسروں سے بھی عمل کراتے ہیں ...... مثلاً جب نماز کیلئے
حکم ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ کے اس قول کو اپنے
فعل سے کھول کر دکھلا دیا اور عملی رنگ میں ظاہر کر دیا کہ فجر کی نماز کی
یہ رکعات ہیں اور مغرب کی یہ اور باقی نمازوں کیلئے یہ رکعات ہیں
ایسا ہی حج کر کے دکھلا دیا اور پھر اپنے ہاتھ سے ہزار ہا صحابہؓ کو
اس فعل کا پابند کر کے سلسلۂ تعامل بڑے زور سے قائم کر دیا پس
عملی نمونہ جو اب تک امّت میں تعامل کے رنگ میں مشہود و محسوس ہے
اسی کا نام سنّت ہے۔

(۳) تیسرا ذریعہ ہدایت کا حدیث ہے۔ اور حدیث سے مراد ہماری وہ
آثار ہیں جو قصّوں کے رنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قریباً
ڈیڑھ سو برس بعد مختلف راویوں کے ذریعہ سے جمع کئے گئے ....
جب .... دور صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ عنہم کا گزر گیا تو بعض تبع تابعین
کی طبیعت کو خدا نے اس طرف پھیر دیا کہ حدیثوں کو بھی جمع کر لینا چاہیئے

تب حدیثیں جمع ہوئیں ۔ اس میں شک نہیں ہوسکتا کہ اکثر
حدیثوں کے جمع کرنے والے بڑے متقی اور پرہیزگار تھے انہوں
نے جہاں تک ان کی طاقت میں تھا حدیثوں کی تنقید کی اور
ایسی حدیثوں سے بچنا چاہا جو ان کی رائے میں موضوعات میں
سے تھیں اور ہر ایک مشتبہ الحال راوی کی حدیث نہیں لی
بہت محنت کی مگر تاہم ساری کارروائی بعداز وقت تھی
اس لئے وہ سب ظن کے مرتبہ پر ہے ۔ بایں ہمہ سخت
ناانصافی ہوگی کہ یہ کہا جائے کہ وہ سب حدیثیں لغو اور
نکمی اور بے فائدہ اور جھوٹی ہیں بلکہ ان حدیثوں کے لکھنے
میں اس قدر احتیاط سے کام لیا گیا اور اس قدر تحقیق اور
تنقید کی گئی جس کی نظیر دوسرے مذہب میں نہیں پائی
جاتی تاہم یہ غلطی ہے کہ ایسا خیال کیا جائے کہ جب تک
حدیثیں جمع نہیں ہوئی تھیں اس وقت تک لوگ نمازوں کی
رکعات سے بے خبر تھے یا حج کرنے کے طریق سے ناآشنا
تھے کیونکہ سلسلۂ تعامل نے جو سنّت کے ذریعہ سے ان
میں پیدا ہوگیا تھا تمام حدود و فرائض اسلام انکو سکھا
دیئے تھے اس لئے یہ بات بالکل صحیح ہے کہ ان حدیثوں
کا دنیا میں اگر وجود بھی نہ ہوتا جو مدتِ دراز کے بعد
جمع کی گئیں تو اسلام کی اصل تعلیم کا کچھ بھی حرج نہ تھا

کیونکہ قرآن اور سلسلۂ تعامل نے ان ضرورتوں کو پورا کر دیا تھا تاہم حدیثوں نے اس نُور کو زیادہ کیا گویا اسلام نورٌ علیٰ نور ہو گیا اور یہ حدیثیں قرآن اور سنّت کے لئے گواہ کی طرح کھڑی ہو گئیں"

(ریویو بر مباحثہ چکڑالوی صہ ۲، ۳)

خاکسار

ملک سیف الرحمٰن

ربوہ ضلع جھنگ

۲۶ رجون ۱۹۶۷ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

# خلوصِ نیت اور حسنِ ارادہ

۱ـــ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيُّ اَنَّهٗ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ ، وَ اِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ لِدُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِامْرَاَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوْ اِلَى امْرَاَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ۔

(۱۔ بخاری باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللّٰہ ۲۔ بخاری کتاب الایمان والنذور باب النیۃ فی الایمان ۳۔ مسلم کتاب الامارۃ باب انما الاعمال بالنیۃ۔)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا۔ سب اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہوتا ہے اور ہر انسان کو اسکی نیت

کے مطابق ہی بدلہ ملتا ہے پس جس شخص نے اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کی خاطر ہجرت کی (اور ان کی خوشنودی کیلئے اپنے وطن اور خواہشات کو ترک کیا) اسکی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کیلئے ہی ہوگی لیکن جس نے دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کی خاطر ہجرت کی تو اس کی ہجرت کی غرض خدا تعالےٰ کے نزدیک بھی یہی سمجھی جائے گی اور ثواب میں سے اس کو کچھ نہیں ملے گا۔"

۲ ــــ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا يُبْعَثُ النَّاسُ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ۔

(ابن ماجه - ابواب الزهد باب النية)

حضرت ابوہریرہ رضؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
لوگوں کا حشر انکی نیتوں کے مطابق ہوگا (یعنی اپنی اپنی نیت کے مطابق وہ اجر پائیں گے)

۳ ــــ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ صَخْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلٰى اَجْسَامِكُمْ وَلَا اِلٰى صُوَرِكُمْ وَلٰكِنْ يَنْظُرُ اِلٰى قُلُوْبِكُمْ۔

(مسلم کتاب البر والصلة باب تحريم ظلم المسلم وخذله)

حضرت ابوہریرہ رضؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
اللہ تعالیٰ تمہارے جسموں کو نہیں دیکھتا اور نہ تمہاری صورتوں کو (کہ خوبصورت ہیں یا بدصورت) بلکہ وہ تمہارے دِلوں کو دیکھتا ہے (کہ ان میں کتنا اِخلاص اور حُسنِ نیت ہے۔)

۴ ــــ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِیْ سُفْيَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ كَالْوِعَاءِ اِذَا

طَابَ اَسْفَلُهٗ طَابَ اَعْلَاهٗ وَاِذَا فَسَدَ اَسْفَلُهٗ فَسَدَ اَعْلَاهٗ۔

(ابن ماجه ابواب الزهد باب التوقی علی العمل)

حضرت معاویہ بن ابوسفیانؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اعمال ایک برتن میں پڑی شئے کی طرح ہیں جب برتن میں پڑی شئے کا نچلا حصّہ اچھا ہو تو اس کا اوپر کا حصّہ بھی اچھا ہوتا ہے اور جب اس کا نچلا حصّہ گندہ اور خراب ہو تو اوپر کا حصّہ بھی گندہ اور خراب ہوتا ہے (یہی حال اعمال کا ہے)

۵ ـــــ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْمَا یَرْوِیْ عَنْ رَبِّهٖ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّیِّاٰتِ ثُمَّ بَیَّنَ ذٰلِكَ: فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ یَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی عِنْدَهٗ حَسَنَةً كَامِلَةً، وَاِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عِنْدَهٗ عَشْرَ حَسَنَاتٍ اِلٰی سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ اِلٰی اَضْعَافٍ كَثِیْرَةٍ، وَاِنْ هَمَّ بِسَیِّئَةٍ فَلَمْ یَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ تَعَالٰی عِنْدَهٗ حَسَنَةً كَامِلَةً، وَاِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ سَیِّئَةً وَّاحِدَةً۔ (مسلم کتاب الایمان باب اذا هم العبد بحسنة)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار کی یہ بات ہمیں بتائی کہ اللہ تعالیٰ نے نیکیاں اور بدیاں دونوں لکھ لی ہیں۔ اور ہر ایک کو واضح کر دیا ہے۔ پس جو شخص نیکی کا ارادہ کرے لیکن اسے نہ کر سکے تو اسے پوری ایک نیکی کا ثواب ملتا ہے اور اگر وہ نیت کے بعد اس نیکی کو کر لے تو اللہ تعالیٰ دس سے سات سو گنا تک بلکہ اس سے بھی زیادہ نیکیاں اس کے حساب میں لکھ دیتا ہے۔ اور اگر

کوئی شخص برائی کا ارادہ کرے لیکن اس کے ارتکاب سے باز رہے تو اللہ تعالیٰ اپنے حضور میں اس کی ایک پوری نیکی لکھ دیتا ہے۔ البتہ اگر کوئی شخص جان بوجھ کر یہ بدی کرے تو اللہ تعالیٰ کے ہاں اسکی ایک بدی شمار ہوتی ہے۔

۶ــــ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزَاةٍ فَقَالَ: اِنَّ بِالْمَدِيْنَةِ لَرِجَالًا مَا سِرْتُمْ مَسِيْرًا، وَلَا قَطَعْتُمْ وَادِيًا اِلَّا كَانُوْا مَعَكُمْ حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ۔

(بخاری کتاب المغازی)

حضرت جابر بن عبداللہ رضؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک جنگی مہم میں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ (سفر کے دوران ایک دفعہ) حضورؐ نے فرمایا۔ مدینہ میں کچھ لوگ رہ گئے ہیں جو تمہارے اس سفر میں برابر کے شریک ہیں۔ ان راستوں میں بھی جن پر تم چلتے ہو اور ان وادیوں میں بھی جو تم طے کرتے ہو۔ (کیونکہ وہ جان بوجھ کر پیچھے نہیں رہے بلکہ بیماری یا کوئی اور) حقیقی عذر ان کی راہ میں حائل ہو گیا ہے۔

۷ ــــ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِ سَارِقٍ فَاَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلٰى سَارِقٍ! فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِ زَانِيَةٍ فَاَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلٰى زَانِيَةٍ! فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى زَانِيَةٍ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِ غَنِيٍّ فَاَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ

عَلٰی غَنِیٍّ فَقَالَ: اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ عَلٰی سَارِقٍ وَعَلٰی زَانِیَۃٍ وَ عَلٰی غَنِیٍّ فَاُتِیَ فَقِیْلَ لَہٗ: اَمَّا صَدَقَتُکَ عَلٰی سَارِقٍ فَلَعَلَّہٗ اَنْ یَّسْتَعِفَّ عَنْ سَرِقَتِہٖ وَاَمَّا الزَّانِیَۃُ فَلَعَلَّھَا اَنْ تَسْتَعِفَّ عَنْ زِنَاھَا وَاَمَّا الْغَنِیُّ فَلَعَلَّہٗ اَنْ یَّعْتَبِرَ فَیُنْفِقَ مِمَّا اٰتَاہُ اللّٰہُ۔

(بخاری کتاب الزکوٰۃ باب اذا تصدق علی غنی وھو لا یعلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا کہ ایک دفعہ ایک آدمی نے یہ نیت کی کہ آج میں خدا تعالیٰ کی راہ میں کچھ صدقہ دوں گا۔ رات کے وقت کچھ پیسے لے کر وہ باہر نکلا تو ایک چور کو غریب آدمی سمجھتے ہوئے اسکے ہاتھ پر وہ پیسے رکھ دیئے۔ جب صبح ہوئی تو لوگ چہ میگوئیاں کرنے لگے کہ اب تو چور کو بھی صدقہ دیا جانے لگا ہے۔ اس شخص کو جب علم ہؤا تو اس نے کہا اے میرے اللہ تو ہی حمد کا مالک ہے (صدقہ کا مستحق تلاش کرنے میں مجھ سے غلطی ہوئی) اب میں صحیح رنگ میں کسی حقیقی مستحق کو صدقہ دوں گا۔ چنانچہ وہ اگلی رات صدقہ لے کر نکلا تو غلطی سے ایک زانیہ کو یہ صدقہ دیدیا۔ جب صبح ہوئی تو لوگ چہ میگوئیاں کرنے لگے کہ اب تو زانیہ بھی صدقہ کی مستحق سمجھی جانے لگی ہے۔ جب اس آدمی کو یہ بات پہنچی تو اس نے کہا اے اللہ! تو ہی حمد کا مالک ہے۔ مجھ سے ایک زانیہ کو صدقہ دینے میں غلطی ہوئی اب میں صحیح کوشش کرکے کسی مستحق کو صدقہ دوں گا۔ چنانچہ وہ رات کو صدقہ لے کر نکلا لیکن غلطی سے ایک دولتمند کو یہ صدقہ دیدیا۔ جب صبح ہوئی تو لوگوں میں چرچا ہوا (کہ "مایہ کو مایہ ملے کر کر لمبے ہاتھ" کا اصول چلتا ہے اب دولت والوں کا خیال رکھا جاتا ہے بھلا غریبوں کو کون پوچھتا ہے!) اس پہ اس نے کہا۔ اے میرے اللہ! تو ہی حمد کا مالک ہے

میں نے ایک دفعہ چور کو صدقہ دے دیا ۔ ایکدفعہ زانیہ کو اور ایک دفعہ دولتمند کو ۔ ہر دفعہ کی غلطی پر نادم ہوں ۔ وہ اسی سوچ میں تھا کہ اسے آواز آئی : تُو نے ایک چور کو جو صدقہ دیا ہے ہو سکتا ہے کہ وہ اپنی ضرورت پوری ہوتی دیکھ کر چوری سے باز آجائے ۔ اسی طرح زانیہ پر جو تُو نے خرچ کیا ہے ہو سکتا ہے کہ وہ یہ رقم پا کر زنا کاری چھوڑ دے ۔ رہا دولتمند تو اس کو صدقہ دینے کا یہ نتیجہ ہو سکتا ہے کہ اس دولتمند کو عبرت حاصل ہو اور وہ سوچے کہ دوسرے تو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں لیکن میں اس برکت سے محروم ہوں ۔ اس طرح وہ نادم ہو کر اپنے اس مال کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کی توفیق پائے جو اللہ تعالیٰ نے اس کو دیا ہے ۔

---

# كَيْفَ كَانَ بَدْءُ الْوَحْيِ
# وحی کی ابتداء کیسے ہوئی

۸ــــ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ اَوَّلُ مَابُدِئَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ فِي النَّوْمِ فَكَانَ لَا يَرٰى رُؤْيَا اِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ حُبِّبَ اِلَيْهِ الْخَلَاءُ وَكَانَ يَخْلُوْ بِغَارِ حِرَاءٍ فَيَتَحَنَّثُ فِيْهِ وَهُوَ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ قَبْلَ اَنْ يَنْزِعَ اِلٰى اَهْلِهٖ وَيَتَزَوَّدُ لِذٰلِكَ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى خَدِيْجَةَ فَيَتَزَوَّدُ

بِمِثْلِهَا حَتّٰى جَآءَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِي غَارِ حِرَآءٍ فَجَآءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اِقْرَأْ
فَقَالَ فَقُلْتُ مَا اَنَا بِقَارِئٍ قَالَ فَاَخَذَنِيْ فَغَطَّنِيْ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدُ
ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اِقْرَأْ فَقُلْتُ مَا اَنَا بِقَارِئٍ قَالَ فَاَخَذَنِيْ فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ
حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدُ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اِقْرَأْ فَقُلْتُ مَا اَنَا بِقَارِئٍ قَالَ
فَاَخَذَنِيْ فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ
خَلَقَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ۔ اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ، فَرَجَعَ بِهَا
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجُفُ فُؤَادُهُ فَدَخَلَ عَلٰى خَدِيْجَةَ رضی اللہ عنہا
بِنْتِ خُوَيْلِدٍ فَقَالَ زَمِّلُوْنِيْ زَمِّلُوْنِيْ فَزَمَّلُوْهُ حَتّٰى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ
فَقَالَ لِخَدِيْجَةَ وَاَخْبَرَهَا الْخَبَرَ لَقَدْ خَشِيْتُ عَلٰى نَفْسِيْ فَقَالَتْ خَدِيْجَةُ
كَلَّا وَاللّٰهِ مَا يُخْزِيْكَ اللّٰهُ اَبَدًا اِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَ
تَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِيْنُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ فَانْطَلَقَتْ
بِهٖ خَدِيْجَةُ حَتّٰى اَتَتْ بِهٖ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلِ بْنِ اَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰى
ابْنَ عَمِّ خَدِيْجَةَ وَكَانَ امْرَأً تَنَصَّرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ
الْعِبْرَانِيَّ فَيَكْتُبُ مِنَ الْاِنْجِيْلِ بِالْعِبْرَانِيَّةِ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّكْتُبَ وَكَانَ
شَيْخًا كَبِيْرًا قَدْ عَمِيَ فَقَالَتْ لَهٗ خَدِيْجَةُ يَا ابْنَ عَمِّ اسْمَعْ مِنَ ابْنِ
اَخِيْكَ فَقَالَ لَهٗ وَرَقَةُ يَا ابْنَ اَخِيْ مَاذَا تَرٰى فَاَخْبَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرَ مَا رَاٰى فَقَالَ لَهٗ وَرَقَةُ هٰذَا النَّامُوْسُ الَّذِيْ
نَزَّلَ اللّٰهُ عَلٰى مُوْسٰى يَا لَيْتَنِيْ فِيْهَا جَذَعًا لَيْتَنِيْ اَكُوْنُ حَيًّا اِذْ يُخْرِجُكَ
قَوْمُكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَمُخْرِجِيَّ هُمْ قَالَ

نَعَمْ لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمِثْلِ مَا جِئْتَ بِهٖ اِلَّا عُوْدِیَ وَاِنْ يُّدْرِكْنِیْ يَوْمُكَ اَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ اَنْ تُوُفِّیَ ۔

(بخاری کتاب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ سب سے پہلے حضورؐ کو سچی خوابیں آنے لگیں جو خواب بھی آتی وہ نمودِ صبح کی طرح روشن اور صحیح نکلتی۔ حضورؐ کو خلوت پسند تھی اور غار حرا میں جاکر عبادت کرتے تھے۔ آپ کچھ سامان اپنے ہمراہ لے جاتے جب ختم ہو جاتا تو دوبارہ گھر آکر کھانے پینے کا سامان لے جاتے۔ اسی اثناء میں آپؐ کے پاس ایک فرشتہ آیا اور کہا پڑھو آپؐ نے کہا میں نہیں پڑھ سکتا۔ فرشتے نے آپؐ کو سختی سے دبایا پھر چھوڑ دیا اور کہا پڑھو۔ حضورؐ نے کہا میں نہیں پڑھ سکتا۔ فرشتہ نے دوسری مرتبہ دبایا، پھر چھوڑ دیا اور کہا پڑھو۔ حضورؐ نے کہا میں نہیں پڑھ سکتا۔ تیسری دفعہ فرشتے نے پھر دبایا اور چھوڑ دیا۔ اور کہا اپنے اس پروردگار کا نام لیکر پڑھو جس نے انسان کو پیدا کیا۔ پڑھو درآں حالیکہ تیرا رب عزّت والا اور کرم والا ہے۔ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر واپس آئے آپؐ کا دل لرز رہا تھا۔ اپنی زوجہ مطہرہ حضرت خدیجہؓ کے پاس آکر کہا مجھے کمبل اوڑھادو چنانچہ انہوں نے کمبل اوڑھادیا۔ جب آپؐ کی یہ گھبراہٹ جاتی رہی تو حضرت خدیجہؓ کو سارا واقعہ بتایا اور اس خیال کا اظہار کیا کہ میں اپنے متعلق ڈرتا ہوں (کہ میں یہ اہم کام کر بھی سکوں گا یا نہیں) اس پر حضرت خدیجہؓ نے کہا کہ خدا کی قسم! اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی رسوا نہیں ہونے دے گا۔ آپؐ صلہ رحمی کرتے ہیں، کمزوروں کو اٹھاتے ہیں، جو خوبیاں معدوم ہوچکی ہیں ان کو حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں، مہمان نواز ہیں، ضروریاتِ حقہ میں امداد کرتے ہیں۔ پھر خدیجہؓ ان کو ورقہ بن نوفل کے پاس

لے گئیں۔ یہ حضرت خدیجہؓ کے چچازاد بھائی تھے۔ اور زمانۂ جاہلیت میں عیسائی ہو گئے تھے۔ عبرانی جانتے تھے اور عبرانی اناجیل لکھ پڑھ سکتے تھے جو بہت بوڑھے ہو چکے تھے بینائی بھی جاتی رہی تھی۔ حضرت خدیجہؓ نے ورقہؓ سے کہا اپنے بھتیجے کی بات سنو۔ چنانچہ ورقہ نے کہا میرے بھتیجے تم نے کیا دیکھا ہے۔ حضورؐ نے سارا واقعہ بیان فرمایا۔ اس پر ورقہ نے کہا یہ وہی روح القدس ہے جو حضرت موسےٰؑ پر نازل ہوا۔ کاش، جس وقت تیری قوم تجھے نکالے گی۔ اس وقت میں مضبوط جوان ہوتا یا زندہ رہتا تو میں پوری طاقت سے آپؐ کی مدد کرتا۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حیران ہو کر پوچھا کیا یہ مجھے نکال دیں گے؟ انہوں نے کہا جس آدمی کو بھی یہ مقام ملا ہے جو آپؐ کو دیا گیا۔ اس سے ضرور دشمنی کی گئی۔ اگر مجھے وہ دن دیکھنا نصیب ہوا تو میں پوری مستعدی سے آپؐ کی مدد کروں گا، لیکن افسوس کہ ورقہ اس کے بعد جلد ہی فوت ہو گئے۔

---

# اللہ تعالیٰ اور اُسکے نام

۹ــــ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰی تِسْعَةً وَّتِسْعِیْنَ اسْمًا مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ هُوَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ، الرَّحِیْمُ، الْمَلِكُ، الْقُدُّوْسُ، السَّلَامُ، الْمُؤْمِنُ، الْمُهَیْمِنُ، الْعَزِیْزُ، الْجَبَّارُ، الْمُتَكَبِّرُ،

اَلْخَالِقُ ، اَلْبَارِئُ ، اَلْمُصَوِّرُ ، اَلْغَفَّارُ ، اَلْقَهَّارُ ، اَلْوَهَّابُ ، اَلرَّزَّاقُ ، اَلْفَتَّاحُ اَلْعَلِيْمُ ، اَلْقَابِضُ ، اَلْبَاسِطُ ، اَلْخَافِضُ ، اَلرَّافِعُ ، اَلْمُعِزُّ ، اَلْمُذِلُّ ، اَلسَّمِيْعُ ، اَلْبَصِيْرُ ، اَلْحَكَمُ ، اَلْعَدْلُ ، اَللَّطِيْفُ اَلْخَبِيْرُ ، اَلْحَلِيْمُ ، اَلْعَظِيْمُ ، اَلْغَفُوْرُ ، اَلشَّكُوْرُ ، اَلْعَلِيُّ ، اَلْكَبِيْرُ ، اَلْحَفِيْظُ ، اَلْمُقِيْتُ ، اَلْحَسِيْبُ ، اَلْجَلِيْلُ ، اَلْكَرِيْمُ ، اَلرَّقِيْبُ ، اَلْمُجِيْبُ ، اَلْوَاسِعُ ، اَلْحَكِيْمُ ، اَلْوَدُوْدُ ، اَلْمَجِيْدُ ، اَلْبَاعِثُ ، اَلشَّهِيْدُ ، اَلْحَقُّ ، اَلْوَكِيْلُ ، اَلْقَوِيُّ ، اَلْمَتِيْنُ ، اَلْوَلِيُّ ، اَلْحَمِيْدُ ، اَلْمُحْصِيْ ، اَلْمُبْدِئُ ، اَلْمُعِيْدُ ، اَلْمُحْيِيْ ، اَلْمُمِيْتُ ، اَلْحَيُّ ، اَلْقَيُّوْمُ ، اَلْوَاجِدُ ، اَلْمَاجِدُ ، اَلْوَاحِدُ ، اَلْاَحَدُ ، اَلصَّمَدُ ، اَلْقَادِرُ ، اَلْمُقْتَدِرُ ، اَلْمُقَدِّمُ ، اَلْمُؤَخِّرُ ، اَلْاَوَّلُ ، اَلْاٰخِرُ ، اَلظَّاهِرُ ، اَلْبَاطِنُ ، اَلْوَالِیْ ، اَلْمُتَعَالِیْ ، اَلْبَرُّ ، اَلتَّوَّابُ ، اَلْمُنْتَقِمُ ، اَلْعَفُوُّ ، اَلرَّءُوْفُ ، مَالِكُ الْمُلْكِ ، ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ، اَلْمُقْسِطُ ، اَلْجَامِعُ ، اَلْغَنِيُّ ، اَلْمُغْنِيْ ، اَلْمَانِعُ ، اَلضَّآرُّ ، اَلنَّافِعُ ، اَلنُّوْرُ ، اَلْهَادِیْ ، اَلْبَدِيْعُ ، اَلْبَاقِیْ ، اَلْوَارِثُ ، اَلرَّشِيْدُ ، اَلصَّبُوْرُ ۔ (ترمذی کتاب الدعوات باب جامع الدعوات)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اسم ذات "اللہ" کے علاوہ) اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں، جو زندگی میں ان کو مدنظر رکھے گا اور ان کا مظہر بننے کی کوشش کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ یہ نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح گنے: اللہ تعالیٰ جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ بن مانگے دینے والا، بار بار رحم کرنیوالا، بادشاہ، ہر قسم کے نقائص سے پاک اور منزہ، تمام آفات سے بچانے والا، امن دینے والا، ہر قسم کے بگاڑ سے محفوظ رکھنے والا، غالب، نقصان کی تلافی کرنیوالا، کبریائی والا، پیدا کرنے والا، نیست سے ہست کرنیوالا، صورت گری کرنے

والا، ڈھانپنے اور پردہ پوشی کرنیوالا، مکمل غلبہ رکھنے والا، بے دریغ عطا کرنیوالا، روزی رساں، مشکل کشا، سب کچھ جاننے والا، روک لینے والا، کشادگی پیدا کرنے والا، پست کرنے والا، بالا کرنے والا، عزت دینے والا، ذلت دینے والا، سننے والا، دیکھنے والا، فیصلہ دینے والا، عدل کرنیوالا، باریک بین، باخبر، حلم والا، عظمت والا، خطاء پوش، قدردان، بلند مرتبہ، بڑی شان والا، سب کا حافظ و ناصر، حساب کتاب لینے والا، جلالتِ شان والا، صاحب کرم، نگہبان، قبول کرنے والا، وسعت والا، حکمت والا، بڑا محبت کرنیوالا، بزرگی والا، دوبارہ زندگی دینے والا، ہمہ بین، ہر کمال کا دائمی اہل، کفایت کرنے والا، صاحبِ قوت، صاحبِ قدرت، مددگار، لائقِ حمد شمار کنندہ، پہلی بار پیدا کرنیوالا، دوبارہ پیدا کرنے، زندگی بخشنے والا، موت دینے والا، زندہ جاوید قائم بالذات، بے نیاز، صاحبِ بزرگی، یکتا، یگانہ، مستغنی، قدرت والا، صاحبِ اقتدار، آگے بڑھانے والا، پیچھے ہٹانے والا، پہلا، آخری، عیاں، نہاں، مالک متصرف، بلند و بالا، نیکوں کی قدر کرنے والا، توبہ قبول کرنے والا، انتقام لینے والا، معاف کرنے والا، نرم سلوک کرنے والا، بادشاہت کا مالک، عظمت و کرامت والا، انصاف کرنے والا، یکجا کرنے والا، بے نیاز کرنے والا، روکنے والا، ضرر کا مالک، نفع دینے والا، نور ہی نور، ہدایت دینے والا، نئی سے نئی ایجاد کرنے والا، صاحبِ بقا، اصل مالک، راہنما، سزا دینے میں دھیما۔

۱۰ ـــــ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰیَةَ وَهُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ : وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌ بِیَمِیْنِهٖ، سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ۔ قَالَ

يَقُوْلُ اللّٰهُ اَنَا الْجَبَّارُ، اَنَا الْمُتَكَبِّرُ، اَنَا الْمَلِكُ، اَنَا الْمُتَعَالُ يُمَجِّدُ نَفْسَهُ قَالَ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَدِّدُهَا، حَتّٰى رَجَفَ بِهَا الْمِنْبَرُ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهُ سَيَخِرُّ بِهٖ۔ (مسند احمد ص۸۸)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی علیہ وسلم نے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے یہ آیت پڑھی " آسمان لپٹے ہوئے ہیں اس کے داہنے ہاتھ میں۔ وہ پاک ہے اور بہت بلند اُن شریکوں سے جو لوگ اس کے مقابل میں ٹھہراتے ہیں" حضورؐ نے کہا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے " میں بڑی طاقتوں والا اور نقصان کی تلافی کرنیوالا ہوں۔ میرے لیے ہی بڑائی ہے۔ میں بادشاہوں میں بلند شان والا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس طرح اپنی ذات کی مجد اور بزرگی بیان کرتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمات کو بار بار بڑے جوش سے دہرا رہے تھے یہاں تک کہ منبر لرزنے لگا اور ہمیں خیال ہوا کہ کہیں آپ منبر سے گر ہی نہ جائیں۔

۱۱ــــــ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا بِهٖ اَبُوْهُرَيْرَةَؓ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ كَذَّبَنِيْ عَبْدِيْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ ذٰلِكَ، وَشَتَمَنِيْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ ذٰلِكَ تَكْذِيْبُهُ اِيَّايَ اَنْ يَّقُوْلَ فَلَنْ يُّعِيْدَنَا كَمَا بَدَأَنَا، وَاَمَّا شَتْمُهُ اِيَّايَ يَقُوْلُ اِتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا، وَأَنَا الصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ اَلِدْ وَلَمْ اُوْلَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لِّيْ كُفُوًا اَحَدٌ۔ (مسند احمد ج۲ ص۳۱۷)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرا بندہ میری تکذیب کرتا ہے حالانکہ اسے ایسا نہیں کرنا چاہیئے

وہ مجھے گالیاں دیتا ہے حالانکہ اسے ایسا کرنے کا حق نہیں تھا۔ مجھے جھٹلانے سے مراد یہ ہے کہ وہ کہتا ہے اللہ تعالیٰ دوبارہ ہمیں اس طرح پیدا نہیں کرسکتا جس طرح اس نے ہمیں پہلے پیدا کیا ہے اور مجھے گالی دینے کا مطلب یہ ہے کہ وہ کہتا ہے اللہ تعالیٰ نے کسی کو اپنا بیٹا بنایا ہے حالانکہ میری ذات صمد یعنی بے نیاز ہے اور نہ میرا کوئی بیٹا ہے اور نہ میں جنا گیا ہوں یعنی نہ میں کسی کا بیٹا ہوں اور نہ ہی کوئی میرا ہمسر ہو سکتا ہے۔

۱۲ــــــ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْمَا یَرْوِیْ عَنِ اللّٰہِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اَنَّہٗ قَالَ یَاعِبَادِیْ اِنِّیْ حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰی نَفْسِیْ وَجَعَلْتُہٗ بَیْنَکُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوْا ، یَا عِبَادِیْ کُلُّکُمْ ضَآلٌّ اِلَّا مَنْ ھَدَیْتُہٗ فَاسْتَھْدُوْنِیْ اَھْدِکُمْ ، یَاعِبَادِیْ کُلُّکُمْ جَائِعٌ اِلَّا مَنْ اَطْعَمْتُہٗ فَاسْتَطْعِمُوْنِیْ اُطْعِمْکُمْ ، یَاعِبَادِیْ کُلُّکُمْ عَارٍ اِلَّا مَنْ کَسَوْتُہٗ فَاسْتَکْسُوْنِیْ اَکْسُکُمْ یَاعِبَادِیْ اِنَّکُمْ تُخْطِئُوْنَ بِاللَّیْلِ وَالنَّھَارِ وَ اَنَا اَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا فَاسْتَغْفِرُوْنِیْ اَغْفِرْلَکُمْ ، یَا عِبَادِیْ اِنَّکُمْ لَنْ تَبْلُغُوْا ضُرِّیْ فَتَضُرُّوْنِیْ وَلَنْ تَبْلُغُوْا نَفْعِیْ فَتَنْفَعُوْنِیْ یَاعِبَادِیْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَاٰخِرَکُمْ وَاِنْسَکُمْ وَجِنَّکُمْ کَانُوْا عَلٰی اَتْقٰی قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِّنْکُمْ مَا زَادَ ذٰلِکَ فِیْ مُلْکِیْ شَیْئًا ، یَاعِبَادِیْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَاٰخِرَکُمْ وَاِنْسَکُمْ وَجِنَّکُمْ کَانُوْا عَلٰی اَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِّنْکُمْ مَا نَقَصَ ذٰلِکَ مِنْ مُلْکِیْ شَیْئًا ، یَاعِبَادِیْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَاٰخِرَکُمْ وَاِنْسَکُمْ وَجِنَّکُمْ قَامُوْا فِیْ صَعِیْدٍ وَاحِدٍ فَسَاَلُوْنِیْ فَاَعْطَیْتُ کُلَّ

اِنْسَانٍ مَّسْأَلَتَهُ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِمَّا عِنْدِيْ اِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ اِذَا اُدْخِلَ الْبَحْرَ، يَا عِبَادِيْ اِنَّمَا هِيَ اَعْمَالُكُمْ اُحْصِيْهَا لَكُمْ ثُمَّ اُوَفِّيْكُمْ اِيَّاهَا فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهُ۔ (مسلم کتاب البر والصلة باب تحریم الظلم)

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ بتایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اے میرے بندو! میں نے اپنی ذات پر ظلم حرام کر رکھا ہے۔ تم سب گم گشتہ راہ ہو سوائے ان لوگوں کے جنکو میں صحیح راستہ کی ہدایت دوں۔ پس مجھ سے ہدایت طلب کرو۔ میں تمہیں ہدایت دوں گا۔ اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو سوائے اس کے جس کو میں کھانا کھلاؤں۔ پس مجھ سے ہی رزق طلب کرو۔ میں تم کو رزق دوں گا۔ اے میرے بندو! تم سب ننگے ہو سوائے اس کے جس کو میں لباس پہناؤں۔ پس مجھ سے لباس مانگو میں تمہیں لباس پہناؤں گا۔ اے میرے بندو! تم دن رات غلطیاں کرو تو بھی میں تمہارے گناہ بخش سکتا ہوں۔ پس مجھ سے ہی بخشش مانگو۔ میں تمہیں بخش دوں گا۔ اے میرے بندو! تم مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے کہ نقصان پہنچانے کا ارادہ کرو، اور نہ ہی تم مجھے نفع پہنچا سکتے ہو کہ نفع پہنچانے کی کوشش کرو۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے سب اگلے اور پچھلے جنّ و اِنس سب کے سب اوّل درجہ کے متّقی اور پرہیزگار بن جائیں اور اس شخص کی طرح بن جائیں جو تم میں سے سب سے زیادہ تقویٰ رکھتا ہے۔ تو تمہارا ایسا ہوجانا بھی میری بادشاہت میں ایک ذرّہ بھر اضافہ نہیں کرسکتا۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے سب اگلے اور

پچھلے جنّ وانس تم میں سے جو سب سے زیادہ بدکار ہے اس کے قلبِ بدنہاد کی طرح ہو جائیں تو بھی میری بادشاہت میں کسی چیز کی کمی نہیں کر سکتے۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے سب اگلے اور پچھلے جنّ و انس ایک میدان میں اکٹھے ہو جائیں اور مجھ سے حاجات مانگیں اور مَیں ہر ایک انسان کی حاجات پوری کردوں تو بھی میرے خزانوں میں اتنی بھی کمی نہیں آئے گی جتنی سمندر میں سُوئی ڈال کر اس کو باہر نکالنے سے سمندر کے پانی میں کمی آتی ہے۔ اے میرے بندو! یہ تمہارے اعمال ہیں جن کا میں نے حساب کیا ہے۔ میں تم کو اُن کا پورا پورا بدلہ دونگا پس جس شخص کا اچھا نتیجہ نکلے وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے۔ اور جو شخص اس کے علاوہ کوئی اور چیز پائے۔ یعنی ناکامی کا منہ دیکھے تو وہ اپنی ہی ذات کو ملامت کرے کہ اس کی اپنی ہی بدعملی کا نتیجہ ہے۔

۱۳ ــــــ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ نَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهٖ فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَلَّا تُغْلَبُوْا عَلٰى صَلٰوةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَصَلٰوةٍ قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ فَافْعَلُوْا۔ (بخاری کتاب التوحید والرد علی الجهمية وغيرهم باب قول الله وجوه يومئذٍ ناضرة الى ربها ناظرة)

حضرت جریر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے، رات کا وقت تھا۔ آپؐ نے چودھویں کے چاند کی طرف دیکھا اور فرمایا تم اپنے پروردگار کو اسی طرح بلا روک ٹوک دیکھو گے

جس طرح اس چودہویں کے چاند کو دیکھ رہے ہو۔ اگر تم اس شرف کے حاصل کرنے کی کوشش کرنا چاہتے ہو تو فجر اور عصر کی نماز وقت پر پڑھنے میں کوتاہی نہ ہونے دو۔

۱۴ـــــ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ خَلَقَ آدَمَ عَلٰی صُوْرَتِهٖ۔ (مسند احمد جلد دوم ص۳۲۳)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہے۔ یعنی انسان اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر بننے کی صلاحیت رکھتا ہے اور اس میں یہ استعداد ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی صفات کو ظلّی طور پر اپنا سکے۔

---

# اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور اُسکا شکر

۱۵ـــــ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَیَّ مِنْ مَحَامِدِهٖ وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَیْهِ شَیْئًا لَمْ یَفْتَحْهُ عَلٰی اَحَدٍ قَبْلِیْ۔

(بخاری کتاب التفسیر سورۃ بنی اسرائیل باب قولہ ذُرِّیَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر اپنے محامد اور ثناء کے معارف اس طور پر کھولے ہیں کہ مجھ سے قبل کسی اور شخص پر اس طرح نہیں کھولے گئے۔

۱۳ــــ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ سَبَّحَ اللّٰہَ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوۃٍ ثَلَاثًا وَّ ثَلَاثِیْنَ وَحَمِدَ اللّٰہَ ثَلَاثًا وَّ ثَلَاثِیْنَ ، وَکَبَّرَ اللّٰہَ ثَلَاثًا وَّ ثَلَاثِیْنَ وَقَالَ تَمَامَ الْمِائَۃِ : لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ ، غُفِرَتْ خَطَایَاہُ وَاِنْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ۔ (مسلم کتاب الصلٰوۃ باب استحباب الذکر بعد الصلٰوۃ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہر نماز کے بعد تینتیس بار سبحان اللہ، تینتیس بار الحمد للہ اور تینتیس بار اللہ اکبر کہے اور پھر پورا سَو کرنے کیلئے یہ ذکر کرے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں وہی بادشاہ ہے اور مستحق حمد و ثناء ہے، وہ ہر چیز پر قادر ہے تو اس کے سب گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر (یعنی بہت زیادہ) ہی ہوں۔

۱۷ــــ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا مَا صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃً بَعْدَ اَنْ نَزَلَتْ عَلَیْہِ : اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ ۔ اِلَّا یَقُوْلُ فِیْھَا سُبْحَانَکَ رَبَّنَا وَ بِحَمْدِکَ، اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ۔

(بخاری کتاب التفسیر - سورۃ اذا جآء نصر اللہ والفتح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ سورۃ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ نازل ہونے کے بعد جب بھی آپؐ نماز پڑھتے تو اس میں بکثرت یہ دُعا مانگتے۔ اے ہمارے پروردگار! تُو پاک ہے ہم تیری حمد کرتے ہیں، اے میرے اللہ! تُو مجھے بخش دے۔

۱۸ ـــــ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّا یَشْکُرِ النَّاسَ لَا یَشْکُرِ اللّٰهَ۔

(ترمذی باب ما جاء فی الشکر لمن احسن الیک)

حضرت ابوہریرہ رضؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جو شخص لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ خدا کا بھی شکر ادا نہیں کرتا۔ یعنی کسی شخص کے احسان کے نتیجہ میں انسان کو اگر کوئی نعمت یا بھلائی حاصل ہو تو جہاں اللہ تعالیٰ کا شکر لازم ہے وہاں اس محسن شخص کا شکریہ ادا کرنا بھی ضروری ہے۔

۱۹ ـــــ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَمَا رَجُلٌ یَمْشِیْ فِی الطَّرِیْقِ اِذْ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ فَاَخَّرَهٗ فَشَکَرَ اللّٰهُ لَهٗ فَغَفَرَ لَهٗ۔

(ترمذی باب ماجاء فی اماطة الاذی عن الطریق ، بخاری کتاب المظالم باب اخذ الغصن وما یوذی الناس فی الطریق فرمی به)

حضرت ابوہریرہ رضؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک شخص راستہ میں جا رہا تھا کہ اس نے کانٹے دار ٹہنی پڑی ہوئی

پائی۔ اس نے اس کو ہٹا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اسکی اس نیکی کو بصورت شکریہ قبول فرمایا اور اُسے بخش دیا۔

۲۰ــــــ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : كُلُّ اَمْرٍ ذِیْ بَالٍ لَمْ یُبْدَاْ فِیْهِ بِالْحَمْدِ اَقْطَعُ وَ فِیْ رِوَایَةٍ كُلُّ كَلَامٍ لَا یُبْدَاُ فِیْهِ بِحَمْدِ اللّٰهِ فَهُوَ اَجْزَمُ۔ ( ابن ماجه ابواب النكاح باب خطبة النكاح ، ابوداؤد كتاب الادب باب الهدی فی الكلام )

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر قابلِ قدر اور سنجیدہ کام اگر خدا تعالیٰ کی حمد وثناء کے بغیر شروع کیا جائے تو وہ بے برکت اور ناقص رہتا ہے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ ہر قابلِ قدر گفتگو ( اور تقریر وغیرہ ) اگر خدا تعالیٰ کی حمد وثناء کے بغیر شروع کی جائے تو وہ برکت سے خالی اور بے اثر ہوتی ہے۔

۲۱ــــــ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰه عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ اَمْرٍ ذِیْ بَالٍ لَا یُبْدَاُ فِیْهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ فَهُوَ اَقْطَعُ۔ (الجامع الصغیر للسیوطی حرف كاف(۲) كشّاف)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر وہ کام جو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کے بغیر شروع کیا جائے وہ ناقص اور برکت سے خالی ہوتا ہے۔

# سردارِ دوجہاں حضرت خاتم النبیّین

# محمّد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلّم

۲۲ــــ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَأَلْتُ خَالِيْ هِنْدَ بْنَ اَبِيْ هَالَةَ وَكَانَ وَصَّافًا عَنْ حِلْيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَنَا اَشْتَهِيْ اَنْ يَّصِفَ لِيْ شَيْئًا اَتَعَلَّقُ بِهٖ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخْمًا مُفَخَّمًا يَتَلَأْ لَأُ وَجْهُهٗ تَلَأْ لُؤَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ اَطْوَلَ مِنَ الْمَرْبُوْعِ وَ اَقْصَرَ مِنَ الْمُشَذَّبِ عَظِيْمَ الْهَامَةِ رَجِلَ الشَّعْرِ اِنِ انْفَرَقَتْ عَقِيْقَتُهٗ فَرَقَ وَاِلَّا فَلَا يُجَاوِزُ شَعْرُهٗ شَحْمَةَ اُذُنَيْهِ اِذَا هُوَ وَفَّرَهٗ اَزْهَرَ اللَّوْنِ وَاسِعَ الْجَبِيْنِ اَزَجَّ الْحَوَاجِبِ سَوَابِغَ مِنْ غَيْرِ قَرَنٍ بَيْنَهُمَا عِرْقٌ يُدِرُّهُ الْغَضَبُ اَقْنَى الْعِرْنَيْنِ لَهٗ نُوْرٌ يَعْلُوْهُ يَحْسَبُهٗ مَنْ لَمْ يَتَاَمَّلْهُ اَشَمَّ كَثَّ اللِّحْيَةِ سَهْلَ الْخَدَّيْنِ ضَلِيْعَ الْفَمِ مُفْلَجَ الْاَسْنَانِ دَقِيْقَ الْمَسْرُبَةِ كَاَنَّ عُنُقَهٗ جِيْدُ دُمْيَةٍ فِيْ صَفَاءِ الْفِضَّةِ مُعْتَدِلَ الْخَلْقِ بَادِنٌ مُتَمَاسِكٌ سَوَاءَ الْبَطْنِ وَالصَّدْرِ عَرِيْضَ الصَّدْرِ بَعِيْدَ مَا بَيْنَ مَنْكِبَيْنِ ضَخْمَ الْكَرَادِيْسِ اَنْوَرَ الْمُتَجَرَّدِ مَوْصُوْلَ مَا بَيْنَ اللَّبَّةِ وَالسُّرَّةِ بِشَعْرٍ يَجْرِيْ كَالْخَطِّ عَارِيَ الثَّدْيَيْنِ وَالْبَطْنِ

مِمَّا سِوَى ذٰلِكَ اَشْعَرَ الذِّرَاعَيْنِ وَالْمَنْكِبَيْنِ وَاَعَالِى الصَّدْرِ طَوِيْلَ الزَّنْدَيْنِ رَحْبَ الرَّاحَةِ شَثْنَ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ سَائِلَ الْاَطْرَافِ اَوْ قَالَ شَائِلَ الْاَطْرَافِ خَمْصَانَ الْاَخْمَصَيْنِ مَسِيْحَ الْقَدَمَيْنِ يَنْبُوْ عَنْهُمَا الْمَآءُ اِذَا زَالَ زَالَ قَلْعًا يَخْطُوْ تَكَفِّيًا وَيَمْشِىْ هَوْنًا ذَرِيْعَ الْمِشْيَةِ اِذَا مَشٰى كَاَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ وَاِذَا الْتَفَتَ اِلْتَفَتَ جَمِيْعًا خَافِضَ الطَّرْفِ نَظْرُهٗ اِلَى الْاَرْضِ اَكْثَرُ مِنْ نَظْرِهٖ اِلَى السَّمَآءِ جُلُّ نَظْرِهِ الْمُلَاحَظَةُ يَسُوْقُ اَصْحَابَهٗ يَبْدَءُ مَنْ لَقِىَ بِالسَّلَامِ۔

(شمائل ترمذی باب فی خلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے ماموں ہند بن ابی ہالہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ پوچھا۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ بیان کرنے میں بڑے ماہر تھے اور میں چاہتا تھا کہ یہ میرے پاس ایسی باتیں بیان کریں جنہیں میں گرہ میں باندھ لوں۔ چنانچہ ہند نے بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بارُعب اور وجیہہ شکل وصورت کے تھے چہرہ مبارک یوں چمکتا تھا گویا چودہویں کا چاند۔ میانہ قد یعنی پستہ قامت سے دراز اور طویل القامت سے کسی قدر چھوٹا۔ سر بڑا۔ بال خم دار اور گھنے جو کانوں کی لَو تک پہنچتے تھے۔ مانگ نمایاں، رنگ کِھلتا ہوا سفید، پیشانی کشادہ، ابرو لمبے باریک اور بھرے ہوئے جو باہم ملے ہوئے نہیں تھے بلکہ درمیان میں سفید سی جگہ نظر آتی تھی جو غصّہ کے وقت نمایاں ہو جاتی تھی۔ ناک باریک جس پر نُور جھلکتا تھا جو سرسری دیکھنے والے کو اُٹھی ہوئی نظر آتی تھی۔ ریش مبارک گھنی۔ رخسار نرم اور ہموار دہن کشادہ۔ دانت

ریخدار اور چمکیلے ۔ آنکھوں کے کوئے باریک ۔ گردن صراحی دار چاندی کی طرح شفاف جس پر سرخی جھلکتی تھی ۔ معتدل الخلق ۔ بدن کچھ فربہ لیکن بہت موزوں ۔ شکم وسینہ ہموار ۔ صدر چوڑا اور فراخ ، جوڑ مضبوط اور بھرے ہوئے، جلد چمکتی ہوئی نازک اور ملائم ، چھاتی اور پیٹ بالوں سے بالکل صاف سوائے ایک باریک سی دھاری کے جو سینے سے ناف تک چلی گئی تھی ۔ کہنیوں تک دونوں ہاتھوں اور کندھوں پر کچھ کچھ بال ، پہنچے لمبے ، ہتھیلیاں چوڑی اور گوشت سے بھری ہوئی ، انگلیاں لمبی اور سڈول ، پاؤں کے تلوے قدرے بھرے ہوئے ، قدم نرم اور چکنے کہ پانی بھی ان پر سے پھسل جائے جب قدم اٹھاتے تو پوری طرح اُٹھاتے ۔ رفتار باوقار لیکن کسی قدر تیز جیسے بلندی سے اتر رہے ہوں جب کسی کی طرف رُخ پھیرتے تو پورا رُخ پھیرتے ۔ نظر ہمیشہ نیچی رہتی ۔ یوں لگتا جیسے فضا کی نسبت زمین پر آپؐ کی نظر زیادہ پڑتی ہے ۔ آپؐ اکثر نیم وا آنکھوں سے دیکھتے ۔ اپنے صحابہؓ کے پیچھے پیچھے چلتے اور ان کا خیال رکھتے ، ہر ملنے والے کو سلام میں پہل فرماتے

۲۳ــــــ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَأَلْتُ خَالِيْ هِنْدَ بْنَ اَبِيْ هَالَةَ وَكَانَ وَصَّافًا قُلْتُ صِفْ لِيْ مَنْطِقَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَاصِلَ الْاَحْزَانِ دَائِمَ الْفِكْرَةِ لَيْسَتْ لَهُ رَاحَةٌ طَوِيْلَ السَّكْتِ لَا يَتَكَلَّمُ فِيْ غَيْرِ حَاجَةٍ يَفْتَحُ الْكَلَامَ وَيَخْتِمُهُ بِاَشْدَاقِهِ وَيَتَكَلَّمُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ كَلَامُهُ فَصْلٌ لَا فُضُوْلَ وَلَا تَقْصِيْرَ لَيْسَ بِالْجَافِيْ وَلَا الْمُهِيْنِ يُعَظِّمُ النِّعْمَةَ وَاِنْ دَقَّتْ لَا

يَذُمُّ مِنْهَا شَيْئًا غَيْرَ اِنَّهٗ لَمْ يَكُنْ يَذُمُّ ذَوَّاقًا وَلَا يَمْدَحُهٗ وَلَا تَغْضِبُهُ الدُّنْيَا وَلَا مَا كَانَ لَهَا فَاِذَا تُعُدِّيَ الْحَقُّ لَمْ يَقُمْ لِغَضَبِهٖ شَيْئٌ حَتّٰى يَنْتَصِرَ لَهٗ لَا يَغْضَبُ بِنَفْسِهٖ وَلَا يَنْتَصِرُ لَهَا اِذَا اَشَارَ اَشَارَ بِكَفِّهٖ كُلِّهَا وَاِذَا تَعَجَّبَ قَلَبَهَا وَاِذَا تَحَدَّثَ اِتَّصَلَ بِهَا وَضَرَبَ بِرَاحَتِهِ الْيُمْنٰى بَطْنَ اِبْهَامِهِ الْيُسْرٰى وَاِذَا غَضِبَ اَعْرَضَ وَاَشَاحَ وَاِذَا فَرِحَ غَضَّ طَرْفَهٗ جُلُّ ضِحْكِهِ التَّبَسُّمُ يَفْتَرُّ عَنْ مِّثْلِ حَبِّ الْغَمَامِ ۔ (شمائل ترمذی باب کیف کان کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہی کا بیان ہے کہ میں نے اپنے ماموں ہند بن ابی ہالہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گفتگو کے انداز کے بارہ میں پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ یوں لگتے جیسے کسی مسلسل اور گہری سوچ میں ہیں اور کسی خیال کی وجہ سے کچھ بے آرامی سی ہے آپؐ اکثر چپ رہتے ۔ بلاضرورت بات نہ کرتے ۔ جب بات کرتے تو پوری وضاحت سے کرتے ۔ آپکی گفتگو مختصر لیکن فصیح وبلیغ ۔ پُرحکمت اور جامع مضامین پر مشتمل اور زائد باتوں سے خالی ہوتی ۔ لیکن اس میں کوئی کمی یا ابہام نہیں ہوتا تھا ۔ نہ کسی کی مذمت وتحقیر کرتے نہ توہین وتنقیص ۔ چھوٹی سے چھوٹی نعمت کو بھی بڑا ظاہر فرماتے ۔ شکرگزاری کا رنگ نمایاں تھا ۔ کسی چیز کی مذمت نہ کرتے ۔ نہ اتنی تعریف جیسے وہ آپؐ کو بے حد پسند ہو ۔ مزیدار یا بدمزہ ہونے کے لحاظ سے کھانے پینے کی چیزوں کی تعریف یا مذمت میں زمین وآسمان کے قلابے ملانا آپکی عادت نہ تھی ۔ ہمیشہ میانہ روی شعار تھا ۔ کسی دنیوی معاملے کی وجہ سے نہ

غصّے ہوتے نہ بُرا مناتے۔ لیکن اگر حق کی بے حرمتی ہوتی یا حق غصب کرلیا جاتا تو پھر آپ کے غصّے کے سامنے کوئی نہیں ٹھہر سکتا تھا۔ جب تک اس کی تلافی نہ ہو جاتی آپؐ کو چین نہیں آتا تھا۔ اپنی ذات کیلئے کبھی غصّے نہ ہوتے اور نہ اس کے لیے بدلہ لیتے۔ جب اشارہ کرتے تو پورے ہاتھ سے کرتے صرف انگلی نہ ہلاتے جب آپ تعجّب کا اظہار کرتے تو ہاتھ کو اُلٹا دیتے۔ جب کسی بات پر خاص طور پر زور دینا ہوتا تو ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ سے اس طرح ملاتے کہ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کو مارتے۔ جب کسی ناپسندیدہ بات کو دیکھتے تو منہ پھیر لیتے۔ اور جب خوش ہوتے تو آنکھ کسی قدر بند کر لیتے۔ آپؐ کی زیادہ سے زیادہ ہنسی کھلے تبسّم کی حد تک ہوتی یعنی زور کا قہقہہ نہ لگاتے۔ ہنسی کے وقت آپؐ کے دندان مبارک ایسے نظر آتے تھے جیسے بادل سے گرنے والے سفید سفید اولے ہوتے ہیں۔

۲۴ــــــ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ رَبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ وَكَانَ أَزْهَرَ لَيْسَ بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ وَ لَا بِالْآدَمِ، وَكَانَ رَجِلَ الشَّعْرِ لَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبْطِ، بُعِثَ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِيْنَ ط فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرًا وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرًا، وَمَاتَ وَهُوَ ابْنُ سِتِّيْنَ، لَيْسَ فِيْ رَأْسِهٖ وَلَا فِيْ لِحْيَتِهٖ عِشْرُوْنَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ۔ (المعجم الصغیر للطبرانی باب الجیم من اسمہ جعفرؓ، دلائل النبوّۃ للبیہقی باب صفۃ لون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ص۲۰۲ جلد اوّل)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم درمیانہ قد کے تھے نہ تو بہت زیادہ لمبے اور نہ چھوٹے قد والے، آپؐ کا رنگ نکھرتا سفید تھا نہ بہت زیادہ چٹّے اور نہ گہرے گندم گوں رنگ والے تھے آپؐ کے بال ایک حد تک سیدھے تھے نہ بہت زیادہ گھنگرالے اور نہ بالکل سیدھے۔ آپؐ جب مبعوث ہوئے اس وقت آپکی عمر چالیس سال تھی بعثت کے بعد دس سال مکّہ رہے اور مدینہ میں دس سال قیام رہا اور جب آپکی وفات ہوئی اس وقت آپکی عمر ساٹھ سال تھی آپکے سر اور داڑھی میں بیس سے زیادہ سفید بال نہ تھے۔

۲۵ ——— عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَيْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقُلْتُ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَخْبِرِيْنِيْ بِخُلُقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنَ اَمَا تَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ۔ (مسند احمد ص۹۱ ج۶، دلائل النبوۃ للبیھقی ص۳۰۹)

حضرت سعد بن ہشام بن عامر بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؓ سے عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاقِ عالیہ کے بارہ میں ہمیں کچھ بتائیں۔ حضرت عائشہؓ نے بتایا کہ حضورؐ کے اخلاق و اطوار قرآن کے عین مطابق تھے۔ پھر پوچھا کہ کیا تم نے قرآن کریم میں یہ نہیں پڑھا، وَ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ کہ اے رسول تو یقیناً اخلاق کے اعلیٰ ترین مقام پر ہے۔

۲۶ ـــــــ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اِنْطَلَقْنَا اِلٰی عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا فَقُلْتُ یَا اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْبِئِیْنِیْ عَنْ خُلُقِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اَلَسْتَ تَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ قُلْتُ بَلٰی قَالَتْ فَاِنَّ خُلُقَ نَبِیِّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ الْقُرْاٰنَ ۔ وَفِیْ رِوَایَةٍ کَانَ خُلُقُہُ الْقُرْاٰنَ ۔

(مسلم کتاب الصلوٰۃ باب جامع صلاۃ اللیل ، مجمع البحار جلد اوّل ص۳۹۳ ، دلائل النبوۃ للبیہقی ص۳۰۹)

حضرت سعد بن ہشامؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور میں نے عرض کی کہ اے امّ المومنین مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کے بارہ میں کچھ بتائیں ۔ اس پر حضرت عائشہؓ نے فرمایا کیا آپ قرآن نہیں پڑھتے ؟ میں نے کہا ۔ کیوں نہیں ، ضرور پڑھتا ہوں تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نبی کے اخلاق قرآن کریم کے عین مطابق تھے

۲۷ ـــــــ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ : کَانَ خُلُقُ نَبِیِّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۔

(مستدرک للحاکم تفسیر سورۃ المؤمنون جلد ۲ ص۳۹۲ ، دلائل النبوۃ للبیہقی باب ذکر اخبار رویت فی شمائلہ واخلاقہ جلد ۱ ص۳۰۹)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق اور اطوارِ زندگی قرآن کریم کے عین مطابق تھے ۔

۲۸ ـــــــ مَالِکٌ اَنَّہُ بَلَغَہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ حُسْنَ الْاَخْلَاقِ وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْاَخْلَاقِ۔

(مؤطا امام مالک۔ باب فی حسن الخلق ص۳۶۴ ؛ السنن الکبریٰ مع جواھر النقی کتاب الشھادۃ باب بیان مکارم الاخلاق ص۱۹۲ ج۱۰)

حضرت امام مالکؒ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اخلاقِ حسنہ کی تکمیل کیلئے مجھے مبعوث کیا گیا ہے۔ یعنی میں اچھے اور اعلیٰ اخلاق کی تکمیل کیلئے مبعوث ہوا ہوں۔

۲۹ــــــ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اَحْسَنْتَ خَلْقِيْ فَاَحْسِنْ خُلُقِيْ۔

(مسند احمد ص۶۸۔ ج۶)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ جس طرح تُو نے میری شکل وصورت اچھی اور خوبصورت بنائی ہے اسی طرح میرے اخلاق و عادات بھی اچھے بنا دے۔

۳۰ــــــ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ اِسْتَشْرَفَهُ النَّاسُ فَقَالُوْا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَخَرَجْتُ فِيْمَنْ خَرَجَ فَلَمَّا رَاَيْتُ وَجْهَهُ عَرَفْتُ اَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ

فَكَانَ اَوَّلُ مَا سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصِلُوا الْاَرْحَامَ وَصَلُّوْا وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ

(سنن دارمی کتاب الاستئذان باب فی افشاء السلام، ترمذی ابواب صفة القیٰمة ص۲۲)

حضرت عبداللہ بن سلامؓ بیان کرتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو لوگ استقبال کیلئے نکلے۔ میں بھی ان لوگوں میں شامل تھا۔ جب میں نے حضورؐ کا چہرۂ مبارک دیکھا تو میں جان گیا کہ یہ کسی جھوٹے کا چہرہ نہیں ہوسکتا۔ حضورؐ نے اس موقع پر فرمایا: اے لوگو! سلام کو عام کرو، ضرورتمندوں کو کھانا کھلاؤ، رشتہ داروں کیساتھ صلہ رحمی کرو اور جب لوگ سوئے ہوئے ہوں تو نماز پڑھو۔ اگر تم ایسا کروگے تو تم امن اور سلامتی کے ساتھ جنّت میں داخل ہوجاؤ گے۔

۱۳ــــ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرِبْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِيْ الَّذِيْ يُمْحىٰ بِيَ الْكُفْرُ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِيْ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى عَقِبِيْ وَاَنَا الْعَاقِبُ الَّذِيْ لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ۔ (مسلم کتاب الفضائل باب فی اسمائہ صلی اللہ علیہ وسلم)

حضرت جبیر بن مطعمؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں محمدؐ ہوں، میں احمد ہوں، میں مٹانے والا ہوں میرے ذریعہ کفر کا قلع قمع ہوگا۔ میں حاشر ہوں میری پیروی میں لوگوں کا حشر ہوگا اور

میں آخر میں آنے والا ہوں میرے بعد کوئی (مستقل) نبی نہیں ہوگا۔

**۳۲** ـــــ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰه عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُضِّلْتُ عَلَی الْاَنْبِیَآءِ بِسِتٍّ اُعْطِیْتُ جَوَامِعَ الْکَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَ اُحِلَّتْ لِیَ الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُوْرًا وَاُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلْقِ کَافَّةً وَ خُتِمَ بِیَ النَّبِیُّوْنَ ۔[1] (مسلم کتاب المساجد صـ ۱۹۴/۱۰۱)

حضرت ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دوسرے انبیاء پر مجھے چھؔ باتوں میں فضیلت حاصل ہے۔ حقائق و معارف کے جامع کلمات مجھے دیئے گئے ہیں۔ رعب سے میری مدد کی گئی۔ میرے لیے غنیمتیں حلال کی گئیں۔ میرے لیے ساری زمین پاک وصاف مسجد اور جائے عبادت قرار دی گئی۔ اور مجھے ساری مخلوقات کی طرف بھیجا گیا اور مجھے نبیوں کا خاتم بنایا گیا۔

---

[1] قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ عِنْدَ اللّٰهِ فِیْ اُمِّ الْکِتَابِ لَخَاتَمُ النَّبِیّٖنَ وَاِنَّ اٰدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِیْ طِیْنَتِهٖ ۔ (مسند احمد صـ ۱۲۸/۴)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس وقت سے اللہ تعالیٰ کے ہاں لوحِ محفوظ میں خاتم النبیین قرار پایا ہوں جبکہ آدم ابھی تخلیق کے مراحل میں تھے۔

۳۳ــــــ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ اُعْطِیْتُ خَمْسًا لَمْ یُعْطَهُنَّ اَحَدٌ قَبْلِیْ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِیْرَۃَ شَهْرٍ وَجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُوْرًا فَاَیْنَمَا اَدْرَكَ الرَّجُلُ مِنْ اُمَّتِیْ الصَّلٰوۃَ یُصَلِّیْ وَاُعْطِیْتُ الشَّفَاعَةَ وَلَمْ یُعْطَ نَبِیٌّ قَبْلِیْ وَبُعِثْتُ اِلَی النَّاسِ كَافَّةً وَكَانَ النَّبِیُّ یُبْعَثُ اِلٰی قَوْمِهٖ خَاصَّةً۔

(نسائی کتاب الطهارت باب التیمم بالصعید)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا مجھے پانچ باتیں ایسی دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں۔ ایک مہینے کی مسافت کے رعب سے میری مدد کی گئی ہے۔ ساری زمین میرے لیے مسجد اور طہارۃ کا ذریعہ بنائی گئی ہے۔ جہاں بھی میری امّت کے کسی آدمی پر نماز کا وقت آئے وہ وہاں نماز پڑھ سکتا ہے (دوسرے مذاہب کی طرح انہیں عبادت خانے میں نہیں جانا پڑتا)۔ مجھے شفاعت کا شرف حاصل ہوا جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو حاصل نہیں ہوا۔ مجھے تمام لوگوں کی طرف مبعوث کیا گیا ہے حالانکہ مجھ سے پہلے خاص قوم کیلئے نبی مبعوث ہوتا تھا۔

۳۴ــــــ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا رَأَیْتُ اَحَدًا اَكْثَرَ تَبَسُّمًا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ (ترمذی ابواب المناقب باب ما جاء فی بشاشة النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

حضرت عبداللہ بن حارثؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مسکراتے ہوئے کسی اور شخص کو نہیں دیکھا۔
(یعنی ہر وقت آپؐ کے چہرۂ مبارک پر تبسم کھلا رہتا۔)

۳۵ —— عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَجْمِعًا قَطُّ ضَاحِكًا حَتّٰى اَرٰى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ ۔ اِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ ۔ (بخاری کتاب الادب باب التبسم والضحک)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بھی زور کا قہقہہ لگا کر ہنستے ہوئے نہیں دیکھا۔ آپؐ کا ہنسنا تبسم کے انداز کا ہوتا تھا۔

۳۶ —— عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ اَجْوَدُ مَا يَكُوْنُ فِيْ رَمَضَانَ حِيْنَ يَلْقَاهُ جِبْرِيْلُ ، وَكَانَ يَلْقَاهُ جِبْرِيْلُ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ مِّنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْاٰنَ ، فَلَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ يَلْقَاهُ جِبْرِيْلُ اَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ ۔ (ریاض الصالحین باب الجود)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور جب رمضان میں جبرائیل آپؐ کے پاس قرآن کریم کا دَور کرنے آتے تو آپؐ پہلے سے بھی زیادہ سخاوت کا اظہار فرماتے بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ بھلائی اور سخاوت میں آپ مُوسلا دھار بارش اور اسمیں چلنے والی تیز ہوا سے بھی تیز رفتار دکھائی دیتے۔

۳۷ ـــــ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی الْاِسْلَامِ شَیْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ، وَ لَقَدْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَاَعْطَاهُ غَنَمًا بَیْنَ جَبَلَیْنِ فَرَجَعَ اِلٰی قَوْمِهٖ فَقَالَ: یَا قَوْمِ اَسْلِمُوْا فَاِنَّ مُحَمَّدًا یُعْطِیْ عَطَاءً مَنْ لَا یَخْشَی الْفَقْرَ، وَ اِنْ کَانَ الرَّجُلُ لَیُسْلِمُ مَا یُرِیْدُ اِلَّا الدُّنْیَا فَمَا یَلْبَثُ اِلَّا یَسِیْرًا حَتّٰی یَکُوْنَ الْاِسْلَامُ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا عَلَیْهَا۔

( مسلم کتاب الفضائل باب ما سئل رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم شیئًا قط فقال لا ، مسند احمد ص۱۷۵-۱۰۸/۳ )

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ جب بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام کا واسطہ دیکر مانگا جاتا تو آپؐ حسب استطاعت ضرور دیتے، ایک دفعہ آپؐ کے پاس ایک آدمی آیا۔ آپؐ نے اس کو بکریوں کا اتنا بڑا ریوڑ دیا کہ دو پہاڑیوں کے درمیان کی وادی بھر گئی۔ جب وہ بکریاں لیکر اپنی قوم میں واپس آیا تو آکر کہا لوگو! اسلام قبول کرلو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس طرح دیتے ہیں جیسے غربت و احتیاج کا انہیں کوئی ڈر ہی نہیں اور یہ بھی حقیقت ہے کہ اگر کوئی آدمی دنیا کی خاطر اسلام قبول کرلیتا تو کچھ مدت کے بعد وہ محسوس کرنے لگتا کہ دنیا و مافیہا میں سے اسلام سے زیادہ اسے اور کوئی چیز محبوب نہیں۔

۳۸ ـــــ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ زَحَمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ حُنَیْنٍ وَ

فِیْ رِجْلِیْ نَعْلٌ کَثِیْفَۃٌ فَوَطِئْتُ بِھَا عَلٰی رِجْلِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَفَحَنِیْ نَفْحَۃً بِسَوْطٍ فِیْ یَدِہٖ وَقَالَ بِسْمِ اللّٰہِ اَوْجَعْتَنِیْ قَالَ فَبِتُّ لِنَفْسِیْ لَائِمًا اَقُوْلُ اَوْجَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَبِتُّ بِلَیْلَۃٍ کَمَا یَعْلَمُ اللّٰہُ فَلَمَّا اَصْبَحْنَا اِذَا رَجُلٌ یَقُوْلُ اَیْنَ فُلَانٌ قَالَ قُلْتُ ھٰذَا وَاللّٰہِ الَّذِیْ کَانَ مِنِّیْ بِالْاَمْسِ قَالَ فَانْطَلَقْتُ وَاَنَا مُتَخَوِّفٌ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّکَ وَطِئْتَ بِنَعْلِکَ عَلٰی رِجْلِیْ بِالْاَمْسِ فَاَوْجَعْتَنِیْ فَنَفَحْتُکَ نَفْحَۃً بِالسَّوْطِ فَھٰذِہٖ ثَمَانُوْنَ نَعْجَۃً فَخُذْھَا بِھَا ۔ (مسند دارمی باب فی سخاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم ص۳۵)

حضرت عبداللہ بن ابوبکرؓ بیان کرتے ہیں ایک عرب نے ان سے ذکر کیا کہ جنگِ حنین میں بھیڑ کی وجہ سے اس کا پاؤں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں پر جا پڑا۔ سخت قسم کی چپلی جو میں نے پہن رکھی تھی اس کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پاؤں بُری طرح زخمی ہو گیا۔ حضورؐ نے تکلیف کی وجہ سے ہلکا سا کوڑا مارتے ہوئے فرمایا: بسم اللہ! تم نے میرا پاؤں زخمی کر دیا ہے اس سے مجھے بڑی ندامت ہوئی۔ ساری رات میں سخت بے چین رہا کہ ہائے مجھ سے یہ غلطی کیوں ہوئی۔ صبح ہوئی تو کسی نے مجھے آواز دی کہ حضورؐ تمہیں بلاتے ہیں۔ مجھے اور گھبراہٹ ہوئی کہ کل کی غلطی کی وجہ سے شاید میری شامت آئی ہے۔ بہرحال میں حاضر ہوا تو حضورؐ نے بڑی شفقت سے فرمایا۔ کل تم نے میرا پاؤں کچل دیا تھا اور اس پر میں نے تمہیں ایک کوڑا ہلکا

سا مارا تھا اس کا مجھے افسوس ہے۔ یہ اسّی بکریاں تمہیں دے رہا ہوں یہ لو ( اور جو تکلیف تمہیں مجھ سے پہنچی ہے، اسے دل سے نکال دو۔ حضورؐ کی اس شفقت اور مشفقانہ انداز سے میری پریشانی کو دور کرنے پر میں حیران رہ گیا۔)

۳۹ ـــــ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ: بَيْنَمَا هُوَ يَسِيْرُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْفَلَهٗ مِنْ حُنَيْنٍ فَعَلِقَهُ الْاَعْرَابُ يَسْاَلُوْنَهٗ حَتّٰى اضْطَرُّوْهُ اِلٰى سَمُرَةٍ فَخَطِفَتْ رِدَآءَهٗ فَوَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَعْطُوْنِيْ رِدَآئِيْ فَلَوْ كَانَ لِيْ عَدَدُ هٰذِهِ الْعِضَاهِ نَعَمًا لَقَسَمْتُهٗ بَيْنَكُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُوْنِيْ بَخِيْلاً وَّلَا كَذَّابًا وَلَا جَبَانًا۔

( بخاری کتاب الجهاد مَا كان النبی صلی الله علیه وسلّم یعطی المؤلفة قلوبهم ، مشکوٰة باب فی اخلاقه و شمائله ...الخ)

حضرت جُبیر بن مطعمؓ بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ حنین سے واپسی کے دوران ایک موقع پر کچھ اُجڈ دیہاتی آپؐ کے پیچھے پڑ گئے وہ بڑے اصرار سے سوال کر رہے تھے۔ جب آپؐ انہیں دینے لگے تو انہوں نے اتنا رش کیا کہ آپؐ کو مجبوراً ایک درخت کا سہارا لینا پڑا۔ حتّٰی کہ آپؐ کی چادر چھین لی گئی۔ آپؐ نے فرمایا میری چادر مجھے واپس دے دو۔ پھر کیکروں کے بہت بڑے جنگل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آپؐ نے فرمایا۔ اگر اس وسیع جنگل کے برابر بھی میرے پاس اونٹ ہوں تو میں ان کو تقسیم کرتے میں خوشی

محسوس کروں گا اور تم مجھے کبھی بھی بُخل سے کام لینے والا ، بڑ ہانکنے والا یا بُزدلی دکھانے والا نہیں پاؤ گے۔

۴۰ ــــــ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : مَثَلِیْ وَ مَثَلُکُمْ کَمَثَلِ رَجُلٍ اَوْقَدَ نَارًا ، فَجَعَلَ الْجَنَادِبُ وَالْفَرَاشُ یَقَعْنَ فِیْھَا وَھُوَ یَذُبُّھُنَّ عَنْھَا وَاَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِکُمْ عَنِ النَّارِ وَاَنْتُمْ تَفَلَّتُوْنَ مِنْ یَدِیْ۔

(مسلم کتاب الفضائل باب شفقتہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم علی امتہ)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اور تمہاری مثال اس آدمی کی سی ہے جس نے آگ جلائی تو بھونرے اور پروانے اسمیں گرنے لگے وہ آدمی ان پروانوں کو آگ سے ہٹانے لگ گیا تاکہ وہ آگ میں جل نہ مریں۔ ایسا ہی دوزخ کی آگ سے بچانے کیلئے میں تم کو پیچھے سے پکڑتا ہوں اور تم میرے ہاتھوں سے نکل نکل جاتے ہو۔

۴۱ ــــــ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مَثَلِیْ وَمَثَلَ مَا بَعَثَنِیَ اللّٰہُ بِہٖ کَمَثَلِ رَجُلٍ أَتٰی قَوْمَہٗ فَقَالَ یَا قَوْمِ اِنِّیْ رَأَیْتُ الْجَیْشَ بِعَیْنَیَّ وَ اِنِّیْ اَنَا النَّذِیْرُ الْعُرْیَانُ فَالنَّجَاءَ فَاَطَاعَہٗ طَائِفَۃٌ مِنْ قَوْمِہٖ فَأَدْلَجُوْا فَانْطَلَقُوْا عَلٰی مُھْلَتِھِمْ وَکَذَّبَتْ طَائِفَۃٌ مِنْھُمْ فَاَصْبَحُوْا مَکَانَھُمْ فَصَبَّحَھُمُ الْجَیْشُ فَأَھْلَکَھُمْ وَ اجْتَاحَھُمْ فَذٰلِکَ مَثَلُ مَنْ اَطَاعَنِیْ وَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِہٖ وَ

مَثَلُ مَنْ عَصَانِیْ وَکَذَّبَ مَاجِئْتُ بِهٖ مِنَ الْحَقِّ ۔

(مسلم کتاب الفضائل باب شفقتہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الامۃ)

حضرت ابوموسیٰ رضؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری مثال اور اللہ تعالیٰ نے جو شریعت دیکر مجھے مبعوث کیا ہے، اسکی مثال اس انسان کی طرح ہے جو اپنی قوم کے پاس آیا اور کہا : اے میری قوم ! میں نے اپنی آنکھوں سے ایک بہت بڑا لشکر دیکھا ہے ۔ میں کھلے انداز میں تم کو متنبہ کر رہا ہوں کہ اپنا بچاؤ کر لو ورنہ برباد ہو جاؤ گے ۔ اس پر کچھ لوگوں نے اس کی بات مان لی اور رات کے پہلے حصہ میں ہی نکل گئے ۔ اور اس فرصت سے فائدہ اٹھایا اور اس علاقے سے نکل کر محفوظ جگہ میں چلے گئے ۔ قوم کے دوسرے لوگوں نے اسکی بات نہ مانی اور صبح تک وہیں رہے اور دشمن لشکر نے ان پر حملہ کر دیا اور ان کو تباہ و برباد کر دیا ۔ یہی مثال ان لوگوں کی ہے جنہوں نے میری بات مانی اور اطاعت کی اور جو شریعت میں لایا ہوں اس کی پیروی کی اور ان لوگوں کی ہے جنہوں نے میری نافرمانی کی اور جو میں حق لایا ہوں اس کی تکذیب کی اور اس وجہ سے برباد ہو گئے ۔

۴۲ ـــــ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَتْهُ اَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ اَتٰى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ اَشَدَّ مِنْ يَوْمِ اُحُدٍ فَقَالَ لَقَدْ لَقِيْتُ مِنْ قَوْمِكَ وَكَانَ اَشَدَّ مَا لَقِيْتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ اِذْ عَرَضْتُ نَفْسِیْ

عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيْلَ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ فَلَمْ يُجِبْنِيْ إِلَى مَا أَرَدْتُ فَانْطَلَقْتُ وَ أَنَا مَهْمُومٌ عَلَى وَجْهِي فَلَمْ أَسْتَفِقْ إِلَّا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ فَرَفَعْتُ رَأْسِيْ فَإِذَا أَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ أَظَلَّتْنِيْ فَنَظَرْتُ فَإِذَا فِيْهَا جِبْرِيْلُ فَنَادَانِيْ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَ مَا رَدُّوْا عَلَيْكَ وَقَدْ بَعَثَ إِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَأْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ فِيْهِمْ قَالَ فَنَادَانِيْ مَلَكُ الْجِبَالِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَأَنَا مَلَكُ الْجِبَالِ وَقَدْ بَعَثَنِيْ رَبُّكَ إِلَيْكَ لِتَأْمُرَنِيْ بِأَمْرِكَ فَمَا شِئْتَ إِنْ شِئْتَ أَنْ أُطْبِقَ عَلَيْهِمُ الْأَخْشَبَيْنِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ أَرْجُوْ أَنْ يُخْرِجَ اللّٰهُ مِنْ أَصْلَابِهِمْ مَنْ يَعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهُ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا۔

(مسلم کتاب الجهاد باب مالقی النبی صلی اللہ علیہ وسلم من اذی المشرکین و المنافقین)

حضرت عروہ بن زبیرؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے انہیں بتایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ حضور اُحد والے دن سے بھی کوئی زیادہ تکلیف دہ دن آپ پر آیا ہے؟ (جنگ اُحد میں حضور علیہ السلام کے دندان مبارک شہید ہو گئے تھے اور خود کا ایک حصہ سر میں گڑ گیا تھا) حضورؐ نے فرمایا عائشہ تمہاری قوم سے مجھے بہت سی تکلیفیں پہنچی ہیں لیکن عقبہ والے دن تو بہت ہی زیادہ تکلیف اٹھائی جبکہ پیغام حق پہنچانے کے

لیے میں طائف میں ابن عبدیالیل(کنانہ) کے پاس گیا(کہ وہ یہاں کے لوگوں کو تشدد سے باز رکھے اور تبلیغ حق کے سلسلہ میں میری مدد کرے) اور اس نے میری کوئی مدد نہ کی اور لوگوں کا تشدد اس قدر بڑھا کہ میں شدتِ غم اور تھکاوٹ کی وجہ سے یہ بھی نہ جان سکا کہ میں کس طرف جا رہا ہوں یہاں تک کہ قرنِ ثعالب (ایک پہاڑی چٹان) کی اوٹ میں کچھ سستانے کیلئے بیٹھ گیا وہاں پر جب میں نے اپنا سر اوپر اٹھایا تو دیکھا کہ بادل سایہ کیے ہوئے ہے اور اس میں جبرئیل ہے۔ جبرئیل نے کہا کہ اللہ نے وہ تمام باتیں سن لی ہیں جو تیری قوم نے تجھے کہی ہیں اور جو تکالیف تجھے پہنچائی ہیں۔ میرے ساتھ اللہ نے پہاڑوں کے فرشتے کو بھیجا ہے تاکہ جو بھی تم اس قوم کے بارہ میں فیصلہ کرو وہ اس کو بجا لاوے۔ پھر پہاڑ کے فرشتے نے بھی مجھے سلام کیا اور کہا کہ اے محمدؐ میں ملک الجبال ہوں اللہ نے تمہاری قوم کی باتیں جو تجھے کہی ہیں اور وہ تکالیف جو تجھے پہنچائی ہیں سن لی ہیں اور مجھے تمہاری مدد کے لیے بھیجا ہے۔ آپ مجھے جو بھی حکم دیں گے وہ میں بجا لاؤں گا۔ اگر آپ کہیں کہ ان دو پہاڑوں کو (جن کے درمیان طائف کا شہر آباد ہے) آپس میں ملا دوں اور اس کے درمیان رہنے والوں کو پیس دوں تو میں ایسا کر دوں گا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہاڑوں کے فرشتے کو کہا مجھے امید ہے کہ ان لوگوں کی نسل سے شرک سے بچنے والے اور خدائے واحد کی عبادت کرنے والے افراد پیدا ہوں گے اس لیے میں ان لوگوں کو نیست و نابود کرنے کی اجازت نہیں دے سکتا۔

۴۴ــــــ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْلِفُ الْبَعِيْرَ وَيُقِيْمُ الْبَيْتَ وَيَخْصِفُ النَّعْلَ وَيَرْقَعُ الثَّوْبَ وَ يَحْلِبُ الشَّاةَ وَ يَأْكُلُ مَعَ الْخَادِمِ وَ يَطْحَنُ مَعَهٗ اِذَا أَعْيَا وَكَانَ لَا يَمْنَعُهُ الْحَيَاءُ اَنْ يَحْمِلَ بِضَاعَتَهٗ مِنَ السُّوْقِ اِلٰى اَهْلِهٖ وَكَانَ يُصَافِحُ الْغَنِيَّ وَالْفَقِيْرَ وَ يُسَلِّمُ مُبْتَدِيًا وَ لَا يَحْتَقِرُ مَادُعِيَ اِلَيْهِ وَ لَوْ اِلٰى حَشْفِ التَّمْرِ وَكَانَ هَيِّنَ الْمُؤْنَةِ لَيِّنَ الْخُلُقِ كَرِيْمَ الطَّبِيْعَةِ جَمِيْلَ الْمُعَاشَرَةِ طَلِقَ الْوَجْهِ بَسَّامًا مِنْ غَيْرِ ضِحْكٍ مَحْزُوْنًا مِنْ غَيْرِ عُبُوْسَةٍ مُتَوَاضِعًا مِنْ غَيْرِ مَذَلَّةٍ جَوَّادًا مِنْ غَيْرِ سَرَفٍ رَقِيْقَ الْقَلْبِ رَحِيْمًا بِكُلِّ مُسْلِمٍ لَمْ يَتَجَشَّأْ قَطُّ مِنْ شَبَعٍ وَلَمْ يَمُدَّ يَدَهٗ اِلٰى طَمَعٍ۔

(اسد الغابہ جلد اول صـ۲۹ ، تشیریہ صـ۵ ، الشفاء صـ۴)

حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (کی زندگی بڑی سادہ تھی۔ آپؐ کسی کام کو عار نہیں سمجھتے تھے) اپنے اونٹ کو خود چارہ ڈالتے۔ گھر کے کام کاج کرتے۔ اپنی جوتیوں کی مرمت کر لیتے۔ کپڑے کو پیوند لگا لیتے۔ بکری دوہ لیتے۔ خادم کو اپنے ساتھ بٹھا کر کھانا کھلاتے۔ آٹا پیستے پیستے اگر وہ تھک جاتا تو اس میں اسکی مدد کرتے۔ بازار سے گھر کا سامان اٹھا کر لانے میں شرم محسوس نہ کرتے امیر غریب ہر ایک سے مصافحہ کرتے۔ سلام میں پہل کرتے اگر کوئی معمولی

کھجوروں کی بھی دعوت دیتا تو آپؐ اسے حقیر نہ سمجھتے اور قبول کرتے۔ آپؐ نہایت ہمدرد، نرم مزاج اور حلیم الطبع تھے۔ آپکا رہن سہن بڑا صاف ستھرا تھا۔ بشاشت سے پیش آتے۔ تبسم آپؐ کے چہرے پر جھلکتا رہتا۔ آپؐ زور کا قہقہہ لگا کر نہیں ہنستے تھے۔ خدا کے خوف سے فکرمند رہتے لیکن ترش روئی اور خشکی نام کو نہ تھی۔ منکسر المزاج تھے لیکن اس میں کسی کمزوری، پست ہمتی کا شائبہ تک نہ تھا۔ بڑے سخی (کھلے ہاتھ کے) لیکن بیجا خرچ سے ہمیشہ بچتے۔ نرم دل، رحیم و کریم تھے۔ ہر مسلمان سے مہربانی سے پیش آتے۔ اتنا پیٹ بھر کر نہ کھاتے کہ ڈکار لیتے رہیں۔ کبھی حرص و طمع کے جذبہ سے ہاتھ نہ بڑھاتے بلکہ صابر و شاکر اور کم پر قانع رہتے

۴۴ــــــ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَئَلَ رَجُلٌ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمَلُ فِيْ بَيْتِهٖ شَيْئًا قَالَتْ نَعَمْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْصِفُ نَعْلَهٗ وَيُخِيْطُ ثَوْبَهٗ وَيَعْمَلُ فِيْ بَيْتِهٖ كَمَا يَعْمَلُ اَحَدُكُمْ فِيْ بَيْتِهٖ۔

(مسند احمد ص۱۶۷ ج۶ - ص۱۲۱ ج۶)

ہشام بن عروہ اپنے والد حضرت عروہؓ سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ سے کسی شخص نے پوچھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں کوئی کام کاج کیا کرتے تھے۔ حضرت عائشہؓ نے کہا ہاں حضورؐ اپنی جوتی خود مرمت کر لیتے تھے، اپنا کپڑا سی لیا کرتے تھے اور اپنے گھر میں

اسی طرح کام کیا کرتے تھے جس طرح تم سب اپنے اپنے گھروں میں کام کرتے ہو۔

۴۵۔۔۔۔۔ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ سَئَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَصْنَعُ فِيْ بَيْتِهٖ ؟ قَالَتْ : كَانَ يَكُوْنُ فِيْ مِهْنَةِ اَهْلِهٖ (تَعْنِيْ فِيْ خِدْمَةِ اَهْلِهٖ) فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ خَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ۔

(بخاری کتاب الاذان باب من کان فی حاجۃِ اھلہٖ الخ)

حضرت اسود بن یزیدؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک دن حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں کیا کیا کرتے تھے ؟ حضرت عائشہؓ نے کہا : آپؐ کام کاج میں گھروالوں کا ہاتھ بٹاتے اور جب نماز کا وقت ہوتا تو باہر نماز کیلئے چلے جاتے۔

۴۶۔۔۔۔۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَانَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَدَمٍ حَشْوُهٗ مِنْ لِيْفٍ۔

(بخاری کتاب الرقاق باب کیف کان عیش النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر چمڑے کا تھا جس کے اندر کھجور کے باریک نرم ریشے بھرے ہوئے تھے۔

۴۷۔۔۔۔۔ عَنِ الْاَسْوَدِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شَكَاةٍ شَكَاهَا فَاِذَا هُوَ مُضْطَجِعٌ عَلٰى عَبَاءَةٍ قُطْوَانِيَّةٍ وَ مِرْفَقَةٌ مِنْ صُوْفٍ حَشْوُهَا

اِذْ خَرٌ فَقَالَ بِاَبِیْ اَنْتَ وَ اُمِّیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ کِسْرٰی وَقَیْصَرُ عَلَی الدِّیْبَاجِ فَقَالَ یَا عُمَرُ اَمَا تَرْضٰی اَنْ تَکُوْنَ لَھُمُ الدُّنْیَا وَلَکُمُ الْاٰخِرَۃُ ثُمَّ اِنَّ عُمَرَ مَسَّہٗ فَاِذَا ھُوَ فِیْ شِدَّۃِ الْحُمّٰی فَقَالَ تَحُمُّ ھٰکَذَا وَاَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَقَالَ اِنَّ اَشَدَّ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ بَلَاءً نَبِیُّھَا ثُمَّ الْخَیْرُ ثُمَّ الْخَیْرُ وَکَذٰلِکَ کَانَتِ الْاَنْبِیَاءُ قَبْلَکُمْ وَالْاُمَمُ۔ (مسند الامام الاعظم کتاب الرقاق ص۲۱۷)

حضرت اَسوَد بیان کرتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے حضورؐ بیمار تھے اور ایک قطوانی چادر پر لیٹے ہوئے تھے اور تکیہ ایسا تھا جس کے اندر اذخر گھاس بھری ہوئی تھی۔ یہ دیکھ کر حضرت عمرؓ کہنے لگے حضور میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں قیصر و کسریٰ تو ریشمی گدے پر آرام کریں اور آپ اس حالت میں ہوں۔ یہ سُن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر کیا تم اس بات پر خوش نہیں کہ یہ آرام دہ سامان تمہیں آخرت میں میسّر آئیں اور ان دنیا داروں کے لیے صرف یہ دنیا ہو یعنی عیش و عشرت اور مسرفانہ زندگی ہمارا شیوہ نہیں۔ پھر عمرؓ نے حضورؐ کے جسم مبارک کو چھُوا تو دیکھا کہ آپؐ شدید بخار میں مبتلا ہیں۔ اس پر عمرؓ کہنے لگے حضورؐ آپ تو اللہ کے رسول ہیں، تعجّب ہے کہ آپکو بھی اس قدر تیز بخار ہے۔ حضورؐ نے فرمایا اس اُمّت میں سب سے زیادہ آزمائش اس کے نبی کی ہے کہ وہ نمونہ ہے، پھر درجہ بدرجہ نیک اور بڑے لوگوں کی اور یہی طریق گزشتہ

نبیوں اور امتوں کے ساتھ بھی ہوتا رہا ہے۔

۴۸ــــ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اضْطَجَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ علیه وَسَلَّمَ عَلٰی حَصِیْرٍ فَاَثَّرَ فِیْ جِلْدِهٖ فَقُلْتُ بِاَبِیْ وَاُمِّیْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْکُنْتَ اٰذَنْتَنَا فَفَرَشْنَا لَكَ عَلَیْهِ شَیْئًا یَقِیْكَ مِنْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اَنَا وَالدُّنْیَا اِنَّمَا اَنَا وَالدُّنْیَا کَرَاکِبٍ اسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَةٍ ثُمَّ رَاحَ وَتَرَکَهَا۔

(ابن ماجه ابواب الزهد باب مثل الدنیا ص۳۰۲)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ چٹائی پر لیٹنے کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم پر نشانات تھے میں نے یہ دیکھ کر عرض کیا۔ ہماری جان آپؐ پر فدا ہو اگر آپؐ اجازت دیں تو ہم اس چٹائی پر کوئی گدیلا وغیرہ بچھا دیں۔ جو آپؐ کو اس کے کھردرے پن سے بچائے یہ سن کر حضور علیہ السلام نے فرمایا " مَا اَنَا وَالدُّنْیَا " مجھے دنیاوی لذتوں سے کیا غرض؟ میں تو صرف ایک مسافر کی طرح ہوں جو کچھ دیر سستانے کی غرض سے سایہ دار درخت کے نیچے بیٹھ جاتا ہے اور پھر اسے چھوڑ کر اپنے سفر پر روانہ ہو جاتا ہے۔

۴۹ــــ عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَخْرَجَتْ لَنَا عَائِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا کِسَاءً وَ اِزَارًا غَلِیْظًا قَالَتْ قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ هٰذَیْنِ۔

(بخاری کتاب اللباس باب الاکسیة، مسلم کتاب اللباس باب التواضع فی اللباس .... الخ)

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت عائشہؓ نے ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موٹی کھدّر کی چادر اور تہبند نکال کر دکھائی اور کہا کہ حضورؐ نے وفات کے وقت یہ کپڑے پہن رکھے تھے

۵۰ ـــــ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ...لَا يَأْنَفُ وَلَا يَسْتَنْكِفُ اَنْ يَّمْشِيَ مَعَ الْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ فَيَقْضِيْ لَهُمَا حَاجَتَهُمَا۔

(مسند دارمی باب فی تواضع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں تکبّر نام کو بھی نہ تھا۔ نہ آپؐ ناک چڑھاتے اور نہ اس بات سے بُرا مناتے اور بچتے کہ آپ بیواؤں اور مسکینوں کے ساتھ چلیں اور ان کے کام آئیں اور انکی مدد کریں۔یعنی بے سہارا عورتوں اور مسکینوں اور غریبوں کی مدد کے لیے ہر وقت کمربستہ رہتے اور اس میں خوشی محسوس کرتے۔

۵۱ ـــــ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ كَانَ اسْمُهٗ زَاهِرَ بْنَ حَرَامٍ وَكَانَ يُهْدِيْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً مِنَ الْبَادِيَةِ فَيُجَهِّزُهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّخْرُجَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ زَاهِرًا بَادِيَتُنَا وَنَحْنُ حَاضِرُوْهُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّهٗ وَكَانَ رَجُلًا دَمِيْمًا فَاَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَهُوَ يَبِيعُ مَتَاعَهُ فَاحْتَضَنَهُ مِنْ خَلْفِهِ وَهُوَ لَا يُبْصِرُهُ فَقَالَ اَرْسِلْنِي مَنْ هٰذَا فَالْتَفَتَ فَعَرَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ لَا يَأْلُوْ مَا أَلْزَقَ ظَهْرَهُ بِصَدْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ عَرَفَهُ وَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ يَشْتَرِي الْعَبْدَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِذًا وَاللّٰهِ تَجِدُنِي كَاسِدًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لٰكِنَّ عِنْدَ اللّٰهِ لَسْتَ بِكَاسِدٍ وَقَالَ اَنْتَ عِنْدَ اللّٰهِ غَالٍ۔

(شمائل الترمذی - باب ماجاء فی صفۃ مزاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ گاؤں کا رہنے والا ایک صحابی جس کا نام زاہر بن حرام تھا اور دیکھنے میں بڑا بدصورت تھا گاؤں کی چیزیں بطور تحفہ حضورؐ کی خدمت میں پیش کیا کرتا تھا۔ جب وہ واپس جانے لگتا تو حضورؐ بھی کچھ نہ کچھ تحفہ دے کر روانہ فرماتے۔ حضورؐ فرماتے زاہر ہمارا دیہاتی دوست ہے اور میں اس کا شہری دوست ہوں۔ حضورؐ اس سے بہت محبت کرتے تھے۔ ایک دن حضورؐ نے اسے دیکھا کہ منڈی میں اپنا سامان فروخت کر رہا ہے آپؐ نے پیچھے سے جاکر اسکی آنکھوں پر اپنے ہاتھ رکھ دیئے۔ اس پر وہ کہنے لگا چھوڑو میری آنکھیں کس نے بند کی ہیں۔ جب اس نے محسوس کیا کہ آنکھیں بند کرنے والے تو حضورؐ ہیں تو اپنی پیٹھ کو حضورؐ کے سینے سے چمٹا کر خوب رگڑنے لگا۔ حضورؐ مزاحاً فرمانے لگے یہ غلام مجھ سے کون خریدتا ہے۔ یہ سن کر اس نے کہا یارسول اللہ خدا کی قسم اس طرح تو

آپ گھاٹے میں رہیں گے۔ (مجھ حقیر اور بدصورت کو کون خریدے گا) اس پر حضورؐ نے فرمایا خدا تعالیٰ کے نزدیک تم حقیر نہیں بلکہ بڑا قیمتی اور انمول وجود ہو۔

۵۲ــــــ عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَكِفًا فَاَتَيْتُهُ اَزُوْرُهُ لَيْلاً فَحَدَّثْتُهُ ثُمَّ قُمْتُ لِاَنْقَلِبَ فَقَامَ مَعِيَ لِيَقْلِبَنِيْ فَمَرَّ رَجُلاَنِ مِنَ الْاَنْصَارِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَلَمَّارَاَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْرَعَا۔ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رِسْلِكُمَا اِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ فَقَالاَ : سُبْحَانَ اللّٰهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ : اِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِيْ مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ. وَاِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ يَقْذِفَ فِيْ قُلُوْبِكُمَا شَرًّا ، اَوْ قَالَ شَيْئًا۔ (بخاری کتاب الاعتکاف باب هل يخرج المعتكف لحوائجه ص۲۷۲۔ مسلم ص۹ ج۲)

حضرت امّ المومنین صفیہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ اعتکاف میں تھے۔ رات کے وقت میں آپؐ سے ملنے آئی کچھ دیر باتیں کرتی رہی۔ جب واپس جانے کیلئے اُٹھی تو حضورؐ بھی مجھے کچھ دُور چھوڑنے کیلئے میرے ساتھ تشریف لے گئے۔ ہم دونوں جا رہے تھے کہ پاس سے دو انصاری گزرے۔ جب انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو تیزی سے آگے نکل گئے۔ حضورؐ نے ان کو فرمایا ٹھہرو یہ میری بیوی صفیہؓ ہیں۔ اس پر ان انصاری دونوں نے عرض کیا

سبحان اللہ! (معاذ اللہ کیا ہم آپؐ پر بدگمانی کر سکتے ہیں؟) آپؐ نے فرمایا شیطان انسان میں اس طرح سرایت کر جاتا ہے جیسے خون رگوں میں چلتا ہے۔ مجھے خدشہ ہوا کہ کہیں تمہارے دلوں میں بدگمانی پیدا نہ ہو اور تم ہلاک نہ ہو جاؤ۔

۵۳ ـــــ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ بِيَدِهٖ وَلَا امْرَأَةً وَلَا خَادِمًا اِلَّا اَنْ يُجَاهِدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا نِيْلَ مِنْهُ شَيْئٌ قَطُّ فَيَنْتَقِمَ مِنْ صَاحِبِهٖ اِلَّا اَنْ يُنْتَهَكَ شَيْئٌ مِنْ مَحَارِمِ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمَ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔

(مسلم کتاب الفضائل باب مباعدتہؐ للآثام واختیارہ من المباح)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کو نہیں مارا، نہ کسی عورت کو نہ خادم کو۔ البتہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں آپؐ نے خوب جہاد کیا۔ آپکو جب کبھی کسی نے تکلیف پہنچائی تو بھی آپؐ نے کبھی اُس سے انتقام نہیں لیا۔ ہاں جب اللہ تعالیٰ کے کسی قابلِ احترام مقام کی ہتک اور بے حرمتی کی جاتی تو پھر آپؐ اللہ تعالیٰ کی خاطر انتقام لیتے۔

۵۴ ـــــ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ مَا خُيِّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَمْرَيْنِ اِلَّا اَخَذَ اَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ اِثْمًا

فَاِنْ كَانَ اِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ۔

(مسلم کتاب الفضائل باب مباعدته صلی اللہ علیہ وسلم للأ ثام و اختیاره من المباح)

حضرت عائشہ رض بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بھی دو باتوں میں سے کسی ایک کے انتخاب کا اختیار دیا گیا تو آپؐ نے ان میں سے جو آسان ہو اُسے اختیار کیا لیکن اگر وہ بات گناہ کی ہوتی تو پھر آپؐ سب سے زیادہ اس سے دور رہنے والے ہوتے۔ یعنی گناہ کی بات کے آپؐ قریب بھی نہ جاتے خواہ وہ کتنی ہی آسان اور فائدہ مند نظر آتی۔

**۵۵** ـــــــ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ الْاَوَاخِرُ مِنْ رَمَضَانَ اَحْيَا اللَّيْلَ كُلَّهُ ، وَاَيْقَظَ اَهْلَهُ وَجَدَّ وَ شَدَّ الْمِئْزَرَ۔

(بخاری کتاب الصوم باب العمل فی العشر الاواخر من رمضان، صحیح مسلم کتاب الصوم باب الاجتهاد فی العشر الاواخر من شهر رمضان)

حضرت عائشہ رض بیان کرتی ہیں کہ جب رمضان کا آخری عشرہ آجاتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ساری رات کو زندہ رکھتے۔ یعنی خود بیدار رہتے اور اپنے اہل و عیال کو بیدار رکھتے۔ خوب کوشش میں لگ جاتے اور عبادتِ الٰہی کے لیے اپنی کمر کس لیتے۔

**۵۶** ـــــــ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ رَسُوْلُ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ وَکَانَ اَجْوَدَ النَّاسِ وَکَانَ اَشْجَعَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَزِعَ اَھْلُ الْمَدِیْنَۃِ ذَاتَ لَیْلَۃٍ فَانْطَلَقَ نَاسٌ قِبَلَ الصَّوْتِ فَتَلَقَّاھُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاجِعًا وَقَدْ سَبَقَھُمْ اِلَی الصَّوْتِ وَھُوَ عَلٰی فَرَسٍ لِاَبِیْ طَلْحَۃَ عُرْیٍ فِیْ عُنُقِہِ السَّیْفُ وَھُوَ یَقُوْلُ : لَمْ تُرَاعُوْا لَمْ تُرَاعُوْا۔ قَالَ وَجَدْنَاہُ بَحْرًا اَوْ اِنَّہٗ لَبَحْرٌ قَالَ وَکَانَ فَرَسًا یُبْطَأُ۔

( مسلم کتاب الفضائل باب فی شجاعۃ النبیؐ و بخاری کتاب الجہاد)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ حسین، سب سے زیادہ سخی اور سب سے زیادہ بہادر تھے۔ ایک رات مدینہ میں ( کسی طرف شور اٹھا اور ) گھبراہٹ کے حالات پیدا ہوئے۔ لوگ اس شور کی طرف چل پڑے۔ راستے میں حضورؐ ان کو واپس آتے ہوئے ملے کیونکہ آپؐ سب سے پہلے اس طرف تیزی سے تشریف لے گئے تھے جدھر سے شور کی آواز آرہی تھی۔ حضورؐ ابوطلحہؓ کے گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار تھے آپکی گردن میں تلوار لٹک رہی تھی۔ آپؐ فرمارہے تھے: ڈر کی کوئی بات نہیں، ڈر کی کوئی بات نہیں۔ حضورؐ نے یہ بھی فرمایا ہم نے اس گھوڑے کو سمندر پایا، یہ تو سمندر ہے ! یعنی بہت تیز ہے حالانکہ گھوڑا بہت سست چلتا تھا۔ (حضورؐ کی برکت سے تیز رفتار ہوگیا۔)

۵۷ــــــ عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ فِیْ سَفَرٍ لَہٗ فَعَطِشُوْا فَانْطَلَقَ سَرَعَانُ النَّاسِ

فَلَزِمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَقَالَ حَفِظَكَ اللّٰهُ بِمَا حَفِظْتَ بِهٖ نَبِيَّهٗ۔

(ابو داؤد کتاب الادب باب الرجل يقول للرجل حفظك الله)

حضرت ابو قتادہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک سفر میں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ لوگ پیاس کی شدت کی وجہ سے حضورؐ سے آگے نکل گئے (تا کہ پانی والی جگہ پر جلد پہنچ جائیں) اور میں حضورؐ کی حفاظت کی غرض سے اس رات حضورؐ کے ساتھ ساتھ رہا۔ اس پر حضورؐ نے مجھے دعا دی اور فرمایا اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت کرے جس طرح تم نے اس کے نبی کی حفاظت کی ہے۔

۵۸ـــــ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْرَسُ لَيْلاً حَتّٰى نَزَلَ: وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ۔ فَاَخْرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهٗ مِنَ الْقُبَّةِ فَقَالَ يَاَ يُّهَا النَّاسُ انْصَرِفُوْا عَنِّيْ فَقَدْ عَصَمَنِيَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ۔ (ترمذی ابواب التفسیر سورۃ المائدۃ)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رات کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کی غرض سے پہرہ لگا کرتا تھا۔ حضورؐ پر جب وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ کی وحی نازل ہوئی (کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کے بُرے ارادوں سے تمہیں محفوظ رکھے گا۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس رات خیمہ سے باہر جھانکا اور فرمایا۔ اب تم لوگ جا سکتے ہو کیونکہ

اللہ تعالیٰ نے خود میری حفاظت کی ذمّہ داری لے لی ہے۔

**۵۹** ـــــ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: شَهِدْتُّ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَلَزِمْتُ اَنَا وَاَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نُفَارِقْهُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَغْلَةٍ لَهٗ بَيْضَاءَ فَلَمَّا الْتَقَى الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِكُوْنَ وَلَّى الْمُسْلِمُوْنَ مُدْبِرِيْنَ، فَطَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكُضُ بَغْلَتَهٗ قِبَلَ الْكُفَّارِ، وَاَنَا اٰخِذٌ بِلِجَامِ بَغْلَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكُفُّهَا اِرَادَةً اَنْ لَا تُسْرِعَ، وَاَبُوْ سُفْيَانَ اٰخِذٌ بِرِكَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَیْ عَبَّاسُ نَادِ اَصْحَابَ السَّمُرَةِ، قَالَ الْعَبَّاسُ: وَكَانَ رَجُلًا صَيِّتًا، فَقُلْتُ بِاَعْلٰى صَوْتِیْ اَيْنَ اَصْحَابُ السَّمُرَةِ فَوَاللّٰهِ لَكَاَنَّ عَطْفَتَهُمْ حِيْنَ سَمِعُوْا صَوْتِیْ عَطْفَةُ الْبَقَرِ عَلٰى اَوْلَادِهَا۔ فَقَالُوْا: يَا لَبَّيْكَ يَا لَبَّيْكَ فَاقْتَتَلُوْا وَالْكُفَّارَ وَالدَّعْوَةُ فِی الْاَنْصَارِ، يَقُوْلُوْنَ: يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ ثُمَّ قُصِرَتِ الدَّعْوَةُ عَلٰى بَنِیْ الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ، فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَغْلَتِهٖ كَالْمُتَطَاوِلِ عَلَيْهَا اِلٰى قِتَالِهِمْ فَقَالَ: هٰذَا حِيْنَ حَمِیَ الْوَطِيْسُ۔ ثُمَّ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَصَيَاتٍ فَرَمٰى بِهِنَّ وُجُوْهَ الْكُفَّارِ ثُمَّ قَالَ:
اِنْهَزَمُوْا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ فَذَهَبْتُ اَنْظُرُ فَاِذَا الْقِتَالُ عَلٰى هَيْئَتِهٖ
فِيْمَا اَرٰى، فَوَاللّٰهِ مَاهُوَ اِلَّآ اَنْ رَمَاهُمْ بِحَصَيَاتِهٖ، فَمَازِلْتُ
اَرٰى حَدَّهُمْ كَلِيْلًا وَاَمْرَهُمْ مُدْبِرًا۔

(مسلم کتاب الجهاد باب غزوۃ حنین)

حضرت عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جنگ حنین میں مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت کا شرف حاصل تھا۔ میں اور میرا بھتیجا ابو سفیان بن حارث بن عبد المطلب دونوں حضورؐ کے بالکل ساتھ ساتھ تھے اور کسی وقت بھی آپؐ سے الگ نہ ہوئے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفید خچر پر تھے جب مسلمانوں اور مشرکوں میں جنگ شروع ہوئی تو تیروں کی یکدم بوچھاڑ سے مسلمانوں کے قدم کچھ اکھڑے اور وہ پیچھے کی طرف بھاگنے لگے۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی خچر کو ایڑ لگاتے ہوئے کافروں کی طرف برابر بڑھ رہے تھے۔ ابو سفیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رکاب پکڑے ہوئے اور میں حضورؐ کے خچر کی لگام تھامے خچر کو اس خیال سے روک رہا تھا کہ وہ زیادہ تیز نہ چلے۔ اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا۔ اے عباسؓ! کیکر والوں کو یعنی جنہوں نے کیکر کے درخت کے نیچے بیعتِ رضوان کی تھی ان کو بلاؤ۔ حضرت عباسؓ کی آواز بلند تھی۔ چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے پوری آواز سے پکارا کہ بیعتِ رضوان کرنیوالے کہاں ہیں؟ جب انہوں نے میری آواز سنی تو وہ یوں مڑے

جس طرح گائے اپنے بچّوں کی طرف مڑتی ہے ۔ اور لبّیک لبّیک کہتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دوڑے اور کافروں کا مقابلہ کرنے لگے پھر انصار کو بلانے کیلئے حضورؐ نے فرمایا ۔ یعنی اے انصار ! اے انصار! اللہ تعالیٰ کے رسولؐ آپ کو بُلاتے ہیں ۔ پھر بنی حارث بن خزرج کو بُلاوا ہوا ۔ غرض سب صحابہؓ نے واپس آکر کفّار کا ڈٹ کر مقابلہ شروع کر دیا ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے خچّر پر سے ہی ذرا گردن اونچی کر کے جنگ کی صورتِ حال کو دیکھا اور فرمایا گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے ۔ پھر آپؐ نے چند کنکریاں لیں اور کفّار کی طرف پھینکیں اور فرمایا ۔ " محمّدؐ کے ربّ کی قسم وہ بھاگ گئے " میں صورتِ حال کا جائزہ لینے کیلئے کچھ آگے بڑھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ دشمن کا زور ٹوٹ چکا ہے ۔ خدا تعالیٰ کی قسم ! یہ اُن کنکریوں کی برکت تھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کافروں کی طرف پھینکی تھیں ۔ آخر کار کفّار کو ہزیمت ہوئی اور مسلمانوں کو اللہ تعالےٰ نے نمایاں فتح عطا کی ۔

۰۱ـــــ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ ضِمَادًا قَدِمَ مَکَّۃَ وَ کَانَ مِنْ اَزْدِ شَنُوْءَۃَ وَکَانَ یَرْقِیْ مِنْ ھٰذِہِ الرِّیْحِ فَسَمِعَ سُفَھَاءَ مِنْ اَھْلِ مَکَّۃَ یَقُوْلُوْنَ اِنَّ مُحَمَّدًا مَجْنُوْنٌ فَقَالَ لَوْ اَنِّیْ رَاَیْتُ ھٰذَا الرَّجُلَ لَعَلَّ اللّٰہَ یَشْفِیْہِ عَلٰی یَدَیَّ قَالَ فَلَقِیَہٗ ، فَقَالَ: یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اَرْقِیْ مِنْ ھٰذِہِ الرِّیْحِ وَ اِنَّ اللّٰہَ یَشْفِیْ عَلٰی یَدَیَّ مَنْ شَاءَ فَھَلْ لَکَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ

نَسْتَعِيْنُهٗ مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَاهَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ قَالَ فَقَالَ اَعِدْ عَلَيَّ كَلِمَاتِكَ هٰؤُلَاءِ فَاَعَادَهُنَّ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ فَقَالَ لَقَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ الْكَهَنَةِ وَقَوْلَ السَّحَرَةِ وَقَوْلَ الشُّعَرَاءِ فَمَا سَمِعْتُ مِثْلَ كَلِمَاتِكَ هٰؤُلَاءِ وَلَقَدْ بَلَغْنَ نَاعُوْسَ الْبَحْرِ قَالَ فَقَالَ هَاتِ يَدَكَ اُبَايِعْكَ عَلَى الْاِسْلَامِ فَبَايَعَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى قَوْمِكَ قَالَ وَعَلٰى قَوْمِيْ قَالَ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً فَمَرُّوْا بِقَوْمِهٖ فَقَالَ صَاحِبُ السَّرِيَّةِ لِلْجَيْشِ هَلْ اَصَبْتُمْ مِنْ هٰؤُلَآءِ شَيْئًا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ اَصَبْتُ مِنْهُمْ مِطْهَرَةً فَقَالَ رُدُّوْهَا فَاِنَّ هٰؤُلَآءِ قَوْمُ ضِمَادٍ ۔

(مسلم کتاب الجمعۃ باب صلاۃ الجمعۃ وخطبتھا)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ ازدشنوءۃ کا ایک آدمی جس کا نام ضماد تھا مکہ میں آیا۔ وہ دم درود اور جھاڑ پھونک کرتا تھا اُس نے مکّہ کے بعض بیوقوفوں سے سُنا کہ محمّد (صلی اللہ علیہ وسلّم) دیوانہ ہوگیا ہے اس پر اس نے دل میں خیال کیا کہ اگر میں انکے پاس جاؤں اور ان کو دم کروں تو شاید اللہ تعالیٰ انہیں شفاء دے دے۔ چنانچہ وہ حضورؐ سے ملے اور کہا اے محمّدؐ! میں دیوانگی کی اس بیماری کا دم کرتا ہوں۔ امید ہے کہ اللہ

تعالیٰ میرے دم کی وجہ سے آپ کو شفاء دیگا۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ضماد کے سامنے یہ کلمات بیان فرمائے۔ سب تعریف اللہ کے لیے ہے سو ہم اسی کی حمد کرتے ہیں، ہم اسی سے مدد چاہتے ہیں۔ جسے اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور جسے وہ گمراہ ٹھہرائے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد اس کا بندہ اور رسول ہے " اسکے بعد آپؐ کچھ فرماتے لگے تو ضماد نے کہا: ذرا یہی کلمات دوبارہ فرمائیے۔ چنانچہ حضورؐ نے تین بار ان کلمات کو دوہرایا۔ اس پر ضماد نے کہا میں نے بڑے بڑے کاہنوں اور جادوگروں کا کلام سُنا ہے۔ شعراء کو بھی سُنا ہے لیکن ایسا پُرتاثیر کلام میں نے کسی سے نہیں سُنا جیسا آپؐ سے سُنا ہے۔ یہ تو سمندر کی گہرائی تک اثر کرنے والا کلام ہے یعنی دل میں اتر جانے والا ہے۔ اپنا ہاتھ بڑھائیے میں بیعت کرتا ہوں اور اسلام قبول کرتا ہوں چنانچہ اُسنے بیعت کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی قوم کی طرف سے بھی تم یہی بیعت کرو۔ اس نے کہا ٹھیک ہے۔ (آپؐ جب مدینہ تشریف لے گئے تو) آپؐ نے اس قبیلہ کے علاقہ کی طرف ایک مہم بھیجی امیرِ لشکر نے اپنے فوجیوں کو کہا کیا ان لوگوں کی کوئی چیز انکی اجازت کے بغیر کسی نے لی ہے؟ ایک شخص نے کہا، ہاں میں نے ایک لوٹا لیا ہے۔ امیرِ لشکر نے اسے کہا کہ اسے واپس کردو کیونکہ ان کا تعلق ضماد کی قوم سے ہے (اور ان کو امان حاصل ہے)

۱۶ــــــــ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سُفْیَانَ مِنْ فِیْہِ اِلٰی فِیَّ قَالَ انْطَلَقْتُ فِی الْمُدَّۃِ الَّتِیْ کَانَتْ بَیْنِیْ وَ بَیْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَبَیْنَا اَنَا بِالشَّامِ اِذْجِیْٓئَ بِکِتَابٍ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی ھِرَقْلَ قَالَ وَکَانَ دِحْیَۃُ الْکَلْبِیُّ جَآءَ بِہٖ فَدَفَعَہٗ اِلٰی عَظِیْمِ بُصْرٰی فَدَفَعَہٗ عَظِیْمُ بُصْرٰی اِلٰی ھِرَقْلَ قَالَ فَقَالَ ھِرَقْلُ ھَلْ ھٰھُنَا اَحَدٌ مِنْ قَوْمِ ھٰذَا الرَّجُلِ الَّذِیْ یَزْعُمُ اَنَّہٗ نَبِیٌّ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَدُعِیْتُ فِیْ نَفَرٍ مِنْ قُرَیْشٍ فَدَخَلْنَا عَلٰی ھِرَقْلَ فَاُجْلِسْنَا بَیْنَ یَدَیْہِ فَقَالَ اَیُّکُمْ اَقْرَبُ نَسَبًا مِنْ ھٰذَا الرَّجُلِ الَّذِیْ یَزْعُمُ اَنَّہٗ نَبِیٌّ فَقَالَ اَبُوْسُفْیَانَ فَقُلْتُ اَنَا فَاَجْلَسُوْنِیْ بَیْنَ یَدَیْہِ وَاَجْلَسُوْا اَصْحَابِیْ خَلْفِیْ ثُمَّ دَعَا بِتُرْجُمَانِہٖ فَقَالَ قُلْ لَّھُمْ اِنِّیْ سَائِلٌ ھٰذَا عَنْ ھٰذَا الرَّجُلِ الَّذِیْ یَزْعُمُ اَنَّہٗ نَبِیٌّ فَاِنْ کَذَبَنِیْ فَکَذِّبُوْہُ قَالَ اَبُوْسُفْیَانَ وَاَیْمُ اللّٰہِ لَوْلَا اَنْ یُّؤْثِرُوْا عَلَیَّ الْکَذِبَ لَکَذَبْتُ ثُمَّ قَالَ لِتُرْجُمَانِہٖ سَلْہُ کَیْفَ حَسَبُہٗ فِیْکُمْ قَالَ قُلْتُ ھُوَفِیْنَا ذُوْحَسَبٍ قَالَ فَھَلْ کَانَ مِنْ اٰبَآئِہٖ مَلِکٌ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَھَلْ کُنْتُمْ تَتَّھِمُوْنَہٗ بِالْکَذِبِ قَبْلَ اَنْ یَقُوْلَ مَا قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ اَیَتَّبِعُہٗ اَشْرَافُ النَّاسِ اَمْ ضُعَفَآؤُھُمْ قَالَ قُلْتُ بَلْ ضُعَفَآؤُھُمْ قَالَ یَزِیْدُوْنَ اَوْ یَنْقُصُوْنَ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ یَزِیْدُوْنَ

قَالَ هَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ عَنْ دِيْنِهٖ بَعْدَ اَنْ يَّدْخُلَ فِيْهِ
سُخْطَةً لَهٗ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ
قَالَ فَكَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ اِيَّاهُ قَالَ قُلْتُ تَكُوْنُ الْحَرْبُ بَيْنَنَا
وَ بَيْنَهٗ سِجَالًا يُصِيْبُ مِنَّا وَ نُصِيْبُ مِنْهُ قَالَ فَهَلْ يَغْدِرُ قَالَ
قُلْتُ لَا وَ نَحْنُ مِنْهُ فِيْ هٰذِهِ الْمُدَّةِ لَا نَدْرِيْ مَا هُوَ صَانِعٌ
فِيْهَا قَالَ وَاللّٰهِ مَا اَمْكَنَنِيْ مِنْ كَلِمَةٍ اُدْخِلُ فِيْهَا شَيْئًا غَيْرَ
هٰذِهٖ قَالَ فَهَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَهٗ قُلْتُ لَا ثُمَّ قَالَ
لِتُرْجُمَانِهٖ قُلْ لَهٗ اِنِّيْ سَاَلْتُكَ عَنْ حَسَبِهٖ فِيْكُمْ فَزَعَمْتَ اَنَّهٗ
فِيْكُمْ ذُوْ حَسَبٍ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِيْ اَحْسَابِ قَوْمِهَا وَ
سَاَلْتُكَ هَلْ كَانَ فِيْ اٰبَائِهٖ مَلِكٌ فَزَعَمْتَ اَنْ لَّا فَقُلْتُ لَوْ
كَانَ مِنْ اٰبَائِهٖ مَلِكٌ قُلْتُ رَجُلٌ يَطْلُبُ مُلْكَ اٰبَائِهٖ وَسَاَلْتُكَ
عَنْ اَتْبَاعِهٖ اَضُعَفَاؤُهُمْ اَمْ اَشْرَافُهُمْ فَقُلْتَ بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ
وَهُمْ اَتْبَاعُ الرُّسُلِ وَ سَاَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهٗ بِالْكَذِبِ
قَبْلَ اَنْ يَّقُوْلَ مَا قَالَ فَزَعَمْتَ اَنْ لَّا فَعَرَفْتُ اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ
لِيَدَعَ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ يَذْهَبَ فَيَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ وَسَاَلْتُكَ
هَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ عَنْ دِيْنِهٖ بَعْدَ اَنْ يَّدْخُلَ فِيْهِ سَخْطَةً
لَّهٗ فَزَعَمْتَ اَنْ لَّا وَكَذٰلِكَ الْاِيْمَانُ اِذَا خَالَطَ بَشَاشَةَ الْقُلُوْبِ
وَ سَاَلْتُكَ هَلْ يَزِيْدُوْنَ اَمْ يَنْقُصُوْنَ فَزَعَمْتَ اَنَّهُمْ يَزِيْدُوْنَ
وَكَذٰلِكَ الْاِيْمَانُ حَتّٰى يَتِمَّ وَ سَاَلْتُكَ هَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ فَزَعَمْتَ

أَنَّكُمْ قَاتَلْتُمُوْهُ فَتَكُوْنُ الْحَرْبُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ سِجَالًا يَنَالُ
مِنْكُمْ وَتَنَالُوْنَ مِنْهُ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلٰى ثُمَّ تَكُوْنُ لَهَا الْعَاقِبَةُ
وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ فَزَعَمْتَ اَنَّهٗ لَا يَغْدِرُ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ
لَا تَغْدِرُ وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَالَ اَحَدٌ هٰذَا الْقَوْلَ قَبْلَهٗ فَزَعَمْتَ اَنْ
لَّا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَهٗ قُلْتُ رَجُلٌ ائْتَمَّ
بِقَوْلٍ قِيْلَ قَبْلَهٗ قَالَ ثُمَّ قَالَ بِمَا يَاْمُرُكُمْ قَالَ قُلْتُ يَاْمُرُنَا
بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَالصِّلَةِ وَالْعَفَافِ قَالَ اِنْ يَّكُ مَا تَقُوْلُ فِيْهِ
حَقًّا فَاِنَّهٗ نَبِيٌّ وَقَدْ كُنْتُ اَعْلَمُ اَنَّهٗ خَارِجٌ وَلَمْ اَكُ اَظُنُّهٗ مِنْكُمْ
وَلَوْ اَنِّيْ اَعْلَمُ اَنِّيْ اَخْلُصُ اِلَيْهِ لَاَحْبَبْتُ لِقَآءَهٗ وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهٗ
لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ وَلَيَبْلُغَنَّ مُلْكُهٗ مَا تَحْتَ قَدَمَيَّ قَالَ
ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهٗ فَاِذَا
فِيْهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ مُّحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ اِلٰى
هِرَقْلَ عَظِيْمِ الرُّوْمِ سَلٰمٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى اَمَّا بَعْدُ
فَاِنِّيْ اَدْعُوْكَ بِدِعَايَةِ الْاِسْلَامِ اَسْلِمْ تَسْلَمْ وَاَسْلِمْ يُؤْتِكَ
اللّٰهُ اَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ فَاِنْ تَوَلَّيْتَ فَاِنَّ عَلَيْكَ اِثْمَ الْاَرِيْسِيِّيْنَ
وَيٰٓاَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ
اِلَّا اللّٰهَ اِلٰى قَوْلِهٖ اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ
قِرَاءَةِ الْكِتَابِ ارْتَفَعَتِ الْاَصْوَاتُ عِنْدَهٗ وَكَثُرَ اللَّغَطُ وَاُمِرَ بِنَا
فَاُخْرِجْنَا قَالَ فَقُلْتُ لِاَصْحَابِيْ حِيْنَ خَرَجْنَا لَقَدْ اَمِرَ اَمْرُ ابْنِ

اَبِیْ کَبْشَۃَ اِنَّہٗ لَیَخَافُہٗ مَلِکُ بَنِی الْاَصْفَرِ فَمَا زِلْتُ مُوْقِنًا بِاَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ سَیَظْھَرُ حَتّٰی اَدْخَلَ اللّٰہُ عَلَیَّ الْاِسْلَامَ ۔ قَالَ الزُّھْرِیُّ فَدَعَا ھِرَقْلُ عُظَمَآءَ الرُّوْمِ فَجَمَعَھُمْ فِیْ دَارٍ لَہٗ فَقَالَ یَا مَعْشَرَ الرُّوْمِ ھَلْ لَکُمْ فِی الْفَلَاحِ وَالرُّشْدِ اٰخِرَ الْاَبَدِ وَاَنْ یَثْبُتَ لَکُمْ مُلْکُکُمْ قَالَ فَحَاصُوْا حَیْصَۃَ حُمُرِ الْوَحْشِ اِلَی الْاَبْوَابِ فَوَجَدُوْھَا قَدْ غُلِّقَتْ فَقَالَ عَلَیَّ بِھِمْ فَدَعَا بِھِمْ فَقَالَ اِنِّیْ اِنَّمَا اخْتَبَرْتُ شِدَّتَکُمْ عَلٰی دِیْنِکُمْ فَقَدْ رَاَیْتُ مِنْکُمُ الَّذِیْ اَحْبَبْتُ فَسَجَدُوْا لَہٗ وَ رَضُوْا عَنْہُ ۔ (بخاری کتاب التفسیر سورۃ آل عمران قل یا اھل الکتاب تعالوا الی کلمۃ)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو سفیانؓ نے مجھ سے خود ذکر کیا کہ میں اس زمانے میں جبکہ ہمارے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان صلح حدیبیہ کا معاہدہ ہوا تھا ۔ شام کے علاقے میں تجارت کی غرض سے گیا ۔ ابھی مَیں شام میں ہی تھا کہ آنحضرتؐ کا تبلیغی خط قیصرِ روم ہرقل کے پاس پہنچا ۔ یہ خط دحیۃ الکلبی لائے تھے ۔ انہوں نے بُصرٰی کے سردار کو یہ خط دیا تاکہ وہ ہرقل کے پاس آپؐ کا یہ خط پہنچا دے ۔ جب یہ خط ہرقل کو ملا تو اس نے پوچھا یہاں اس عربی شخص کی قوم کا کوئی آدمی ہے جو نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے ؟ لوگوں نے کہا ہاں (کچھ لوگ اس علاقہ میں آئے ہوئے ہیں) چنانچہ قریش کی جماعت سمیت مجھے بلایا گیا ۔ ہم جب ہرقل کے دربار میں پہنچے تو ہمیں اس کے سامنے بٹھایا

گیا۔ پھر ہرقل نے پوچھا تم میں اس عربی شخص کا جو نبی ہونے کا دعوٰی کرتا ہے کوئی قریبی رشتہ دار ہے؟ ابوسفیان رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ میں اس کا قریبی رشتہ دار ہوں۔ چنانچہ منتظمین نے مجھے ہرقل کے سامنے بٹھا دیا اور میرے ساتھیوں کو میرے پیچھے بٹھایا۔ پھر ہرقل نے ترجمان کو بلایا اور اسے کہا۔ ان لوگوں کو جو میرے سامنے بیٹھے ہیں، کہو کہ میں اس شخص کے متعلق جو نبی ہونے کا دعوٰی کرتا ہے، ابوسفیان سے بعض باتیں پوچھوں گا اگر یہ جھوٹ بولے تو تم مجھے پیچھے سے اشارہ کر کے بتا دینا کہ یہ جھوٹ بول رہا ہے۔ ابوسفیان رضؓ کہتے ہیں خدا کی قسم! اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ میرے پیچھے بیٹھنے والے ساتھی میرا جھوٹ ظاہر کر دیں گے تو میں ضرور کذب بیانی سے کام لیتا۔ بہرحال ہرقل نے اپنے ترجمان سے کہا کہ اس سے پوچھو تمہارے نبی کا حسب نسب کیسا ہے؟ ابوسفیان کہتے ہیں کہ میں نے جواب دیا وہ بڑا خاندانی آدمی ہے۔ پھر اس نے پوچھا اس کے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ بھی ہوا ہے؟ میں نے جواب دیا۔ نہیں۔ پھر اس نے کہا نبوت کا دعوٰی کرنے سے پہلے کبھی تمہیں اس کے جھوٹ کا تجربہ ہُوا؟ میں نے کہا۔ نہیں۔ پھر اس نے پوچھا کیا بڑے امیر اور بااثر معزز لوگوں نے اسکو مانا ہے یا کمزور لوگوں نے؟ میں نے جواب دیا کمزور اس پر ایمان لائے ہیں۔ پھر اس نے پوچھا وہ بڑھ رہے ہیں یا کم ہو رہے ہیں؟ میں نے جواب دیا۔ بڑھ رہے ہیں۔ پھر اس نے پوچھا کیا مسلمان ہونے کے بعد کوئی اس دین کو بُرا سمجھتے ہوئے مرتد بھی ہُوا ہے؟ میں نے کہا۔ نہیں۔ پھر

اُس نے کہا کیا تم نے اس سے لڑائی بھی کی ہے ؟ میں نے کہا ہاں۔
اُس نے پوچھا تمہاری لڑائی کا نتیجہ کیا رہا ؟ میں نے جواب دیا لڑائی کا
ڈول کبھی ہماری طرف جھک جاتا اور کبھی اس کی طرف۔ کبھی ہم کامیاب
ہو جاتے اور کبھی وہ۔ پھر اس نے پوچھا کبھی اُس نے غداری اور بدعہدی
بھی کی ہے ؟ میں نے کہا اس سے پہلے تو نہیں کی لیکن آجکل ہمارا اس
سے صلح کا معاہدہ ہوا ہے نامعلوم اب اس کے بارہ میں وہ کیا رویّہ
اختیار کرے۔ ابوسفیان کہتے ہیں خدا کی قسم اس ساری گفتگو میں سوائے
اس بات کے مجھے اور کوئی موقعہ آپؐ کے خلاف کہنے کا نہ ملا۔ پھر اُس
نے پوچھا کیا یہ دعویٰ اس سے پہلے وہاں کے لوگوں میں سے کسی نے
کیا ہے ؟ میں نے جواب دیا۔نہیں۔ پھر شہنشاہ نے اپنے ترجمان کو کہا
ابوسفیان کو بتاؤ کہ میں نے تجھ سے اس مدعیٔ نبوّت کے حسب ونسب کے
متعلق پوچھا تو تم نے جواب دیا کہ اس کا خاندان معزّز ہے اور رسول
ہمیشہ معزّز خاندان میں سے ہی آتے ہیں۔ میں نے تم سے پوچھا اس
کے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ بھی ہوا ہے ؟ تم نے جواب دیا۔ نہیں
اس سے میں نے یہ نتیجہ نکالا کہ اگر اس کے آباؤ اجداد میں سے کوئی بادشاہ
ہوتا تو میں سمجھتا یہ اپنے باپ دادا کی سلطنت کی خواہش رکھتا ہے
مَیں نے اس کے ماننے والوں کے متعلق پوچھا کہ وہ غریب ہیں یا امیر
اور با اثر ؟ تم نے جواب دیا کہ وہ کمزور ہیں۔ اور شروع میں رسولوں پر
ایمان لانے والے کمزور ہی ہوا کرتے ہیں۔ مَیں نے تجھ سے پوچھا اس

دعویٰ سے پہلے بھی کبھی تم نے اس پر جھوٹ بولنے کا الزام لگایا؟ تُو نے کہا نہیں۔ میں نے یقین کرلیا کہ جو شخص لوگوں سے جھوٹ نہیں بولتا وہ اللہ تعالےٰ کے متعلق کیسے جھوٹ بول سکتا ہے۔ پھر میں نے تجھ سے پوچھا کیا اسلام قبول کرنے کے بعد اس کو ناپسند کرتے ہوئے ان میں سے کوئی مرتد بھی ہوُا ہے؟ تو نے جواب دیا نہیں۔ اور ایمان کی یہی حالت ہوتی ہے کہ جب بشاشتِ قلبی کے ساتھ وہ مل جائے تو پھر اس سے پھرنا محال ہوتا ہے۔ میں نے تجھ سے پوچھا کہ وہ بڑھ رہے ہیں یا کم ہو رہے ہیں؟ تم نے جواب دیا۔ بڑھ رہے ہیں تعداد میں بھی اور استقامت میں بھی۔ اور ایمان کی بھی یہی کیفیّت ہوتی ہے۔ میں نے تجھ سے یہ بھی پوچھا کیا کبھی تم نے اس سے جنگ کی ہے؟ تُو نے جواب دیا ہم نے اس سے کئی لڑائیاں لڑی ہیں۔ کبھی لڑائی کا پلڑا ہماری طرف جھک جاتا کبھی اس کی طرف، کبھی وہ ہم پر فتح پاتا ہے اور کبھی ہم۔ اور رسولوں کی یہی حالت ہوتی ہے ابتداء میں ابتلاء آتے ہیں اور پھر آخر انہیں فتح حاصل ہوتی ہے۔ میں نے تجھ سے یہ بھی پوچھا کبھی اس نے غدّاری کی ہے؟ تُو نے کہا۔ نہیں۔ رسولوں کی یہی شان ہوُا کرتی ہے وہ کبھی بدعہدی اور غدّاری نہیں کرتے (وہ قول کے پکّے اور عہد کے سچّے ہوتے ہیں) پھر میں نے تجھ سے پوچھا کیا تم میں سے کسی نے پہلے بھی نبوّت کا دعویٰ کیا ہے؟ تم نے کہا نہیں۔ میں نے اس سے یہ نتیجہ نکالا کہ اگر اس سے پہلے کسی اور نے نبوّت کا دعویٰ

کیا ہوتا تو میں سمجھتا یہ شخص پہلے شخص کی نقل کر رہا ہے۔ ابوسفیان کہتے ہیں پھر ہرقل نے پوچھا وہ تم کو کیا کام کرنے کیلئے کہتا ہے۔ مَیں نے جواب دیا وہ کہتا ہے نماز پڑھو، زکوٰۃ دو، صلہ رحمی کرو، پاک دامن بنو۔ اس پر ہرقل نے کہا۔ جو باتیں تم نے بتائی ہیں اگر وہ سچی ہیں تو یقیناً وہ نبی ہے۔ مجھے یہ تو توقع تھی کہ ایک نبی مبعوث ہونے والا ہے لیکن یہ خیال نہیں تھا کہ وہ تم میں مبعوث ہوگا۔ اگر میرے حالات مجھے اجازت دیتے تو میں ضرور اس نبی کو ملنے کیلئے جاتا اور اگر میں اسکی خدمت میں ہوتا تو اس کے قدم دھوتا۔ اس نبی کی سلطنت اس زمین تک پہنچے گی جہاں میں نے قدم رکھے ہوئے ہیں۔ ابوسفیان کہتے ہیں کہ پھر ہرقل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خط منگوایا اور اسے پڑھا جس میں لکھا تھا۔"بے انتہاء کرم کرنیوالے اور بار بار رحم کرنیوالے خدا کے نام کے ساتھ میں شروع کرتا ہوں"۔ یہ خط اللہ تعالیٰ کے رسول محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف سے شاہِ روم ہرقل کی طرف ہے۔ جو شخص ہدایت کی پیروی کرتا ہے اس پر سلامتی ہو۔ اس تمہید کے بعد میں تجھے اسلام قبول کرنے کی دعوت دیتا ہوں۔ اسلام قبول کر لو سلامتی پاؤ گے۔ اگر تم قبول کرو گے تو اللہ تعالیٰ تجھے دوہرا اجر دیگا لیکن اگر تم نے منہ پھیرا اور مجھے نہ مانا تو سارے اہلِ روم کا گناہ تیرے سر ہوگا۔ اے اہلِ کتاب! اس مقصد میں ہمارے ساتھ تعاون کرو جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے جیسے تم بھی صحیح مانتے ہو اور ہم بھی کہ ہم

اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں"۔ خط میں یہ آیت یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰی كَلِمَةٍ سَوَآءٍۭ بَیْنَنَا وَ بَیْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ سے لے کر اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ تک لکھی ہوئی تھی۔ جب ہرقل یہ خط پڑھ چکا تو دربار میں شور پڑ گیا اور چہ میگوئیاں بڑھ گئیں چنانچہ اُس نے ہمارے متعلق حکم دیا اور ہمیں دربار سے باہر بھیج دیا گیا۔ باہر آ کر میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا۔ ابن ابی کبشہ یعنی آنحضرتؐ کی شان تو بہت بڑھ گئی ہے۔ کیا ہی شان ہے کہ شاہِ روم بھی اس نبی سے ڈرتا ہے! پس مجھے یقین ہو گیا کہ آنحضرتؐ ضرور غالب ہوں گے۔ آخرکار اللہ نے مجھے بھی اسلام قبول کرنے کی توفیق دی۔ اس حدیث کے راوی امام زہری کہتے ہیں کہ ہرقل کی خدمت میں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خط پہنچا تو اس نے تمام حالات کی تحقیق کے بعد ارکانِ سلطنت کو دربار میں بلایا اور کہا: اے سردارانِ قوم! اگر تمہیں کامیابی اور رُشد کی ضرورت ہے اور تم چاہتے ہو کہ تمہاری سلطنت قائم رہے تو اس نبی کو مان لو۔ سردارانِ قوم یہ بات سُن کر دروازوں کی طرف یوں بھاگے جیسے جنگلی گدھے بدک کر بھاگتے ہیں۔ لیکن انہوں نے دروازوں کو بند پایا۔ اس پر ہرقل نے ان کو واپس بلایا اور کہا میں تو دراصل تمہاری دینی پختگی کا امتحان لے رہا تھا۔ چنانچہ تمہاری دینی پختگی کا مجھے علم ہو گیا ہے (کہ تم عیسائیت پر بڑی سختی سے قائم ہو) یہ سُن کر سب درباری اپنے بادشاہ کے سامنے سجدے میں گر پڑے اور اس سے خوش اور راضی

ہو گئے۔

۶۲ (ا)۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمْ اَعْقِلْ اَبَوَيَّ قَطُّ اِلَّا وَهُمَا يَدِيْنَانِ الدِّيْنَ وَلَمْ يَمُرَّ عَلَيْنَا يَوْمٌ اِلَّا يَأْتِيْنَا فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَيِ النَّهَارِ بُكْرَةً وَعَشِيَّةً فَلَمَّا ابْتُلِيَ الْمُسْلِمُوْنَ خَرَجَ اَبُوْبَكْرٍ مُهَاجِرًا نَحْوَ اَرْضِ الْحَبَشَةِ حَتّٰى اِذَا بَلَغَ بَرْكَ الْغِمَادِ لَقِيَهُ ابْنُ الدَّغِنَةِ وَهُوَ سَيِّدُ الْقَارَةِ فَقَالَ اَيْنَ تُرِيْدُ يَا اَبَا بَكْرٍ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَخْرَجَنِيْ قَوْمِيْ فَاُرِيْدُ اَنْ اَسِيْحَ فِي الْاَرْضِ وَاَعْبُدَ رَبِّيْ قَالَ ابْنُ الدَّغِنَةِ فَاِنَّ مِثْلَكَ يَا اَبَا بَكْرٍ لَا يَخْرُجُ وَلَا يُخْرَجُ اِنَّكَ تَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِيْنُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ فَاَنَا لَكَ جَارٌ اِرْجِعْ وَاعْبُدْ رَبَّكَ بِبَلَدِكَ فَرَجَعَ وَارْتَحَلَ مَعَهُ ابْنُ الدَّغِنَةِ فَطَافَ ابْنُ الدَّغِنَةِ عَشِيَّةً فِيْ اَشْرَافِ قُرَيْشٍ فَقَالَ لَهُمْ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ لَا يَخْرُجُ مِثْلُهٗ وَلَا يُخْرَجُ اَتُخْرِجُوْنَ رَجُلًا يَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَيَصِلُ الرَّحِمَ وَيَحْمِلُ الْكَلَّ وَيَقْرِي الضَّيْفَ وَيُعِيْنُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ فَلَمْ تُكَذِّبْ قُرَيْشٌ بِجِوَارِ ابْنِ الدَّغِنَةِ وَقَالُوْا لِابْنِ الدَّغِنَةِ مُرْ اَبَا بَكْرٍ فَلْيَعْبُدْ رَبَّهٗ فِيْ دَارِهٖ فَلْيُصَلِّ فِيْهَا وَلْيَقْرَأْ مَا شَاءَ وَلَا يُؤْذِيْنَا بِذٰلِكَ وَلَا يَسْتَعْلِنْ بِهٖ فَاِنَّا نَخْشٰى اَنْ يَفْتِنَ نِسَاءَنَا وَاَبْنَاءَنَا فَقَالَ ذٰلِكَ ابْنُ الدَّغِنَةِ

لِاَبِیْ بَکْرٍ فَلَبِثَ اَبُوْ بَکْرٍ بِذٰلِکَ یَعْبُدُ رَبَّہٗ فِیْ دَارِہٖ وَلَا یَسْتَعْلِنُ
بِصَلَاتِہٖ وَلَا یَقْرَأُ فِیْ دَارِ غَیْرِہٖ ثُمَّ بَدَا لِاَبِیْ بَکْرٍ فَابْتَنٰی مَسْجِدًا
بِفِنَاءِ دَارِہٖ وَکَانَ یُصَلِّیْ فِیْہِ وَیَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ فَیَتَقَذَّفُ عَلَیْہِ
نِسَآءُ الْمُشْرِکِیْنَ وَاَبْنَآءُھُمْ وَھُمْ یَعْجَبُوْنَ مِنْہُ وَیَنْظُرُوْنَ اِلَیْہِ
وَکَانَ اَبُوْ بَکْرٍ رَجُلًا بَکَّآءً لَا یَمْلِکُ عَیْنَیْہِ اِذَا قَرَأَ الْقُرْاٰنَ وَاَفْزَعَ
ذٰلِکَ اَشْرَافَ قُرَیْشٍ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ فَاَرْسَلُوْا اِلٰی ابْنِ الدَّغِنَةِ
فَقَدِمَ عَلَیْھِمْ فَقَالُوْا اِنَّا کُنَّا اَجَرْنَا اَبَا بَکْرٍ بِجِوَارِکَ عَلٰی اَنْ
یَعْبُدَ رَبَّہٗ فِیْ دَارِہٖ فَقَدْ جَاوَزَ ذٰلِکَ فَابْتَنٰی مَسْجِدًا بِفِنَآءِ دَارِہٖ
فَاَعْلَنَ بِالصَّلٰوةِ وَالْقِرَآءَةِ فِیْہِ وَاِنَّا قَدْ خَشِیْنَا اَنْ یُّفْتِنَ نِسَآءَنَا
وَاَبْنَاءَنَا فَانْھَہُ فَاِنْ اَحَبَّ اَنْ یَّقْتَصِرَ عَلٰی اَنْ یَعْبُدَ رَبَّہٗ فِیْ
دَارِہٖ فَعَلَ وَاِنْ اَبٰی اِلَّا اَنْ یُّعْلِنَ بِذٰلِکَ فَسَلْہُ اَنْ یَّرُدَّ اِلَیْکَ
ذِمَّتَکَ فَاِنَّا قَدْ کَرِھْنَا اَنْ نُّخْفِرَکَ وَلَسْنَا مُقِرِّیْنَ لِاَبِیْ بَکْرٍ
الْاِسْتِعْلَانَ قَالَتْ عَآئِشَةُ فَاَتٰی ابْنُ الدَّغِنَةِ اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ فَقَالَ
قَدْ عَلِمْتَ الَّذِیْ عَاقَدْتُّ لَکَ عَلَیْہِ فَاِمَّا اَنْ تَقْتَصِرَ عَلٰی ذٰلِکَ
وَاِمَّا اَنْ تَرْجِعَ اِلَیَّ ذِمَّتِیْ فَاِنِّیْ لَا اُحِبُّ اَنْ تَسْمَعَ الْعَرَبُ اِنِّیْ
اُخْفِرْتُ فِیْ رَجُلٍ عَقَدْتُّ لَہٗ فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ فَاِنِّیْ اَرُدُّ اِلَیْکَ جِوَارَکَ
وَاَرْضٰی بِجِوَارِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یَوْمَئِذٍ بِمَکَّةَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلْمُسْلِمِیْنَ
اِنِّیْ اُرِیْتُ دَارَ ھِجْرَتِکُمْ ذَاتَ نَخْلٍ بَیْنَ لَابَتَیْنِ وَھُمَا الْحَرَّتَانِ

فَهَاجَرَ مَنْ هَاجَرَ قِبَلَ الْمَدِيْنَةِ وَرَجَعَ عَامَّةُ مَنْ كَانَ هَاجَرَ بِاَرْضِ الْحَبَشَةِ اِلَى الْمَدِيْنَةِ وَ تَجَهَّزَ اَبُوْ بَكْرٍ قِبَلَ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رِسْلِكَ فَاِنِّيْ اَرْجُوْ اَنْ يُّؤْذَنَ لِيْ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ وَهَلْ تَرْجُوْ ذٰلِكَ بِاَبِيْ اَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَحَبَسَ اَبُوْ بَكْرٍ نَفْسَهُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَصْحَبَهُ وَعَلَفَ رَاحِلَتَيْنِ كَانَتَا عِنْدَهُ وَرَقَ السَّمُرِ وَهُوَ الْخَبَطُ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ۔

قَالَتْ عَائِشَةُ فَبَيْنَمَا نَحْنُ يَوْمًا جُلُوْسٌ فِيْ بَيْتِ اَبِيْ بَكْرٍ فِيْ نَحْرِ الظَّهِيْرَةِ قَالَ قَائِلٌ لِاَبِيْ بَكْرٍ هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَقَنِّعًا فِيْ سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَّأْتِيْنَا فِيْهَا فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ فِدَاءٌ لَّهُ اَبِيْ وَاُمِّيْ وَاللّٰهِ مَا جَآءَ بِهٖ فِيْ هٰذِهِ السَّاعَةِ اِلَّا اَمْرٌ قَالَتْ فَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَ فَاُذِنَ لَهُ فَدَخَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِيْ بَكْرٍ اَخْرِجْ مَنْ عِنْدَكَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اِنَّمَا هُمْ اَهْلُكَ بِاَبِيْ اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنِّيْ قَدْ اُذِنَ لِيْ فِي الْخُرُوْجِ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ الصَّحَابَةَ بِاَبِيْ اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ۔ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ فَخُذْ بِاَبِيْ اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِحْدٰى رَاحِلَتَيَّ هَاتَيْنِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالثَّمَنِ قَالَتْ عَائِشَةُ

فَجَهَّزْنَاهُمَا اَحَثَّ الْجِهَازِ وَصَنَعْنَا لَهُمَا سُفْرَةً فِي جِرَابٍ فَقَطَعَتْ اَسْمَآءُ بِنْتُ اَبِيْ بَكْرٍ قِطْعَةً مِنْ نِطَاقِهَا فَرَبَطَتْ بِهٖ عَلٰى فَمِ الْجِرَابِ فَبِذٰلِكَ سُمِّيَتْ ذَاتَ النِّطَاقِ قَالَتْ ثُمَّ لَحِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ بِغَارٍ فِيْ جَبَلِ ثَوْرٍ فَكَمَنَا فِيْهِ ثَلٰثَ لَيَالٍ يَبِيْتُ عِنْدَهُمَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ اَبِيْ بَكْرٍ وَهُوَ غُلَامٌ شَابٌّ ثَقِفٌ لَقِنٌ فَيُدْلِجُ مِنْ عِنْدِهِمَا بِسَحَرٍ فَيُصْبِحُ مَعَ قُرَيْشٍ بِمَكَّةَ كَبَائِتٍ فَلَا يَسْمَعُ اَمْـرًا يُكْتَادَانِ بِهٖ اِلَّا وَعَاهُ حَتّٰى يَاتِيَهُمَا بِخَبَرِ ذٰلِكَ حِيْنَ يَخْتَلِطُ الظَّلَامُ وَيَرْعٰى عَلَيْهِمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ مَوْلٰى اَبِيْ بَكْرٍ مِنْحَةً مِنْ غَنَمٍ فَيُرِيْحُهَا عَلَيْهِمَا حِيْنَ تَذْهَبُ سَاعَةٌ مِنَ الْعِشَآءِ فَيَبِيْتَانِ فِيْ رِسْلٍ وَهُوَ لَبَنُ مِنْحَتِهِمَا وَرَضِيْفِهِمَا حَتّٰى يَنْعِقَ بِهَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ بِغَلَسٍ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ تِلْكَ اللَّيَالِي الثَّلَاثِ وَاسْتَاجَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ رَجُلًا مِنْ بَنِي الدِّيْلِ وَهُوَ مِنْ بَنِيْ عَبْدِ بْنِ عَدِيٍّ هَادِيًا خِرِّيْتًا۔ وَالْخِرِّيْتُ الْمَاهِرُ بِالْهِدَايَةِ قَدْ غَمَسَ حِلْفًا فِيْ اٰلِ الْعَاصِ بْنِ وَائِلِ السَّهْمِيِّ وَهُوَ عَلٰى دِيْنِ كُفَّارِ قُرَيْشٍ فَاَمِنَاهُ فَدَفَعَا اِلَيْهِ رَاحِلَتَيْهِمَا وَوَاعَدَاهُ غَارَ ثَوْرٍ بَعْدَ ثَلَاثِ لَيَالٍ بِرَاحِلَتَيْهِمَا صُبْحَ ثَلَاثٍ وَانْطَلَقَ مَعَهُمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ وَالدَّلِيْلُ فَاَخَذَ بِهِمْ عَلٰى طَرِيْقِ السَّوَاحِلِ

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَاَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَالِكٍ الْمُدْلِجِیُّ
وَهُوَ ابْنُ اَخِیْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهٗ
اَنَّهٗ سَمِعَ سُرَاقَةَ ابْنَ جُعْشُمٍ یَقُوْلُ جَآءَنَا رُسُلُ كُفَّارِ قُرَیْشٍ
یَجْعَلُوْنَ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَكْرٍ
دِیَةَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا لِمَنْ قَتَلَهٗ اَوْ اَسَرَهٗ فَبَیْنَمَا اَنَا جَالِسٌ
فِیْ مَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ قَوْمِیْ بَنِیْ مُدْلِجٍ اَقْبَلَ رَجُلٌ
مِنْهُمْ حَتّٰی قَامَ عَلَیْنَا وَنَحْنُ جُلُوْسٌ فَقَالَ یَا سُرَاقَةُ اِنِّیْ
قَدْ رَأَیْتُ اٰنِفًا اَسْوِدَةً بِالسَّاحِلِ اُرَاهَا مُحَمَّدًا وَاَصْحَابَهٗ قَالَ
سُرَاقَةُ فَعَرَفْتُ اَنَّهُمْ هُمْ فَقُلْتُ لَهٗ اِنَّهُمْ لَیْسُوْا بِهِمْ وَلٰكِنَّكَ
رَاَیْتَ فُلَانًا وَفُلَانًا اِنْطَلَقُوْا بِاَعْیُنِنَا ثُمَّ لَبِثْتُ فِی الْمَجْلِسِ سَاعَةً
ثُمَّ قُمْتُ فَدَخَلْتُ فَاَمَرْتُ جَارِیَتِیْ اَنْ تَخْرُجَ بِفَرَسِیْ وَ
وَهِیَ مِنْ وَّرَآءِ اَكَمَةٍ فَتَحْبِسَهَا عَلَیَّ وَاَخَذْتُ رُمْحِیْ فَخَرَجْتُ
بِهٖ مِنْ ظَهْرِ الْبَیْتِ فَخَطَطْتُ بِزُجِّهِ الْاَرْضَ وَخَفَضْتُ عَالِیَهٗ
حَتّٰی اَتَیْتُ فَرَسِیْ فَرَكِبْتُهَا فَرَفَعْتُهَا تُقَرِّبُ بِیْ حَتّٰی دَنَوْتُ
مِنْهُمْ فَعَثَرَتْ بِیْ فَرَسِیْ فَخَرَرْتُ عَنْهَا فَقُمْتُ فَاَهْوَیْتُ یَدِیْ
اِلٰی كِنَانَتِیْ فَاسْتَخْرَجْتُ مِنْهَا الْاَزْلَامَ فَاسْتَقْسَمْتُ بِهَا
اَضُرُّهُمْ اَمْ لَا فَخَرَجَ الَّذِیْ اَكْرَهُ فَرَكِبْتُ فَرَسِیْ وَعَصَیْتُ
الْاَزْلَامَ تُقَرِّبُ بِیْ حَتّٰی اِذَا سَمِعْتُ قِرَاءَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ لَا یَلْتَفِتُ وَاَبُوْ بَكْرٍ یُكْثِرُ الْاِلْتِفَاتَ سَاخَتْ

يَدَا فَرَسِي فِي الْاَرْضِ حَتَّى بَلَغَتَا الرُّكْبَتَيْنِ فَخَرَرْتُ عَنْهَا ثُمَّ زَجَرْتُهَا فَنَهَضَتْ فَلَمْ تَكَدْ تُخْرِجُ يَدَيْهَا فَلَمَّا اسْتَوَتْ قَائِمَةً اِذاً لِاَثْرِ يَدَيْهَا غُبَارٌ سَاطِعٌ فِي السَّمَاءِ مِثْلُ الدُّخَانِ فَاسْتَقْسَمْتُ بِالْاَزْلَامِ فَخَرَجَ الَّذِي اَكْرَهُ فَنَادَيْتُهُمْ بِالْاَمَانِ فَوَقَفُوْا فَرَكِبْتُ فَرَسِي حَتَّى جِئْتُهُمْ وَوَقَعَ فِي نَفْسِي حِيْنَ لَقِيْتُ مَا لَقِيْتُ مِنَ الْحَبْسِ عَنْهُمْ اَنْ سَيَظْهَرُ اَمْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهٗ اِنَّ قَوْمَكَ قَدْ جَعَلُوْا فِيْكَ الدِّيَةَ وَاَخْبَرْتُهُمْ اَخْبَارَ مَا يُرِيْدُ النَّاسُ بِهِمْ وَعَرَضْتُ عَلَيْهِمُ الزَّادَ وَالْمَتَاعَ فَلَمْ يَرْزَاٰنِيْ وَلَمْ يَسْاَلَانِيْ اِلَّا اَنْ قَالَ اَخْفِ عَنَّا فَسَاَلْتُهٗ اَنْ يَكْتُبَ لِيْ كِتَابَ اَمْنٍ فَاَمَرَ عَامِرَ بْنَ فُهَيْرَةَ فَكَتَبَ لِيْ فِيْ رُقْعَةٍ مِنْ اَدِمٍ ثُمَّ مَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَاَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ الزُّبَيْرَ فِيْ رَكْبٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ كَانُوْا تِجَارًا قَافِلِيْنَ مِنَ الشَّامِ فَكَسَا الزُّبَيْرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ ثِيَابَ بَيَاضٍ وَسَمِعَ الْمُسْلِمُوْنَ بِالْمَدِيْنَةِ بِمَخْرَجِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ فَكَانُوْا يَغْدُوْنَ كُلَّ غَدَاةٍ اِلَى الْحَرَّةِ فَيَنْتَظِرُوْنَهٗ حَتّٰى يَرُدَّهُمْ حَرُّ الظَّهِيْرَةِ فَانْقَلَبُوْا يَوْمًا بَعْدَ مَا اَطَالُوْا انْتِظَارَهُمْ

فَلَمَّا اَوَوْا اِلٰى بُيُوْتِهِمْ اَوْفٰى رَجُلٌ مِنْ يَهُوْدَ عَلٰى اُطُمٍ مِنْ
آطَامِهِمْ لِاَمْرٍ يَنْظُرُ اِلَيْهِ فَبَصُرَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ مُبَيَّضِيْنَ يَزُوْلُ بِهِمُ السَّرَابُ فَلَمْ يَمْلِكِ
الْيَهُوْدِيُّ اَنْ قَالَ بِاَعْلٰى صَوْتِهٖ يَا مَعَاشِرَ الْعَرَبِ هٰذَا جَدُّكُمُ
الَّذِيْ تَنْتَظِرُوْنَ فَثَارَ الْمُسْلِمُوْنَ اِلَى السِّلَاحِ فَتَلَقَّوْا رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِظَهْرِ الْحَرَّةِ فَعَدَلَ بِهِمْ ذَاتَ
الْيَمِيْنِ حَتّٰى نَزَلَ بِهِمْ فِيْ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَذٰلِكَ يَوْمَ
الْاِثْنَيْنِ مِنْ شَهْرِ رَبِيْعِ الْاَوَّلِ فَقَامَ اَبُوْ بَكْرٍ لِلنَّاسِ وَجَلَسَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامِتًا فَطَفِقَ مَنْ جَآءَ مِنَ
الْاَنْصَارِ مِمَّنْ لَمْ يَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَيِّيْ
اَبَا بَكْرٍ حَتّٰى اَصَابَتِ الشَّمْسُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَاَقْبَلَ اَبُوْ بَكْرٍ حَتّٰى ظَلَّلَ عَلَيْهِ بِرِدَآئِهٖ فَعَرَفَ النَّاسُ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ فَلَبِثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً
وَاُسِّسَ الْمَسْجِدُ الَّذِيْ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى وَصَلّٰى فِيْهِ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهٗ فَسَارَ يَمْشِيْ مَعَهُ النَّاسُ
حَتّٰى بَرَكَتْ عِنْدَ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ
وَهُوَ يُصَلِّيْ فِيْهِ يَوْمَئِذٍ رِجَالٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَكَانَ مِرْبَدًا
لِلتَّمْرِ لِسُهَيْلٍ وَسَهْلٍ غُلَامَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِيْ حَجْرِ اَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ فَقَالَ

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ بَرَکَتْ بِہٖ رَاحِلَتُہٗ ھٰذَا
اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْمَنْزِلُ ثُمَّ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
الغُلَامَیْنِ فَسَاوَمَھُمَا بِالْمِرْبَدِ لِیَتَّخِذَہٗ مَسْجِدًا فَقَالَا بَلْ نَھَبُہٗ
لَکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ فَاَبٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّقْبَلَہٗ
مِنْھُمَا ھِبَۃً حَتّٰی ابْتَاعَہٗ مِنْھُمَا ثُمَّ بَنَاہُ مَسْجِدًا وَطَفِقَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْقُلُ مَعَھُمُ اللَّبِنَ فِیْ بُنْیَانِہٖ وَیَقُوْلُ
وَھُوَ یَنْقُلُ اللَّبِنَ ۔ ھٰذَا الْحِمَالُ لَا حِمَالَ خَیْبَرَ

ھٰذَا اَبَرُّ رَبَّنَا وَاَطْھَرْ

وَیَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنَّ الْاَجْرَ اَجْرُ الْاٰخِرَہْ

فَارْحَمِ الْاَنْصَارَ وَالْمُھَاجِرَہْ

(بخاری باب ھجرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی المدینۃ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضؓ بیان کرتی ہیں
کہ جب سے میں نے ہوش سنبھالی میں نے اپنے والدین کو مسلمان پایا۔
کوئی دن ایسا نہیں گزرتا تھا جس میں حضورؐ صبح یا شام ہمارے گھر نہ آتے
ہوں ۔ جب مسلمانوں کا ابتلاء بڑھ گیا اور کفّار نے مظالم کی حد کر دی تو
حضرت ابوبکر رضؓ بھی حبشہ کی طرف ہجرت کی نیت سے گھر سے نکل کھڑے
ہوئے ۔ جب آپ برکُ الغماد کے مقام پر پہنچے تو آپ کو ابنِ دَغنہ ملا
وہ قارہ قبیلے کا سردار تھا۔ اس نے کہا: اے ابوبکر آپ کہاں جاتے
ہیں ؟ ابوبکر رضؓ نے کہا : مجھے میری قوم نے نکال دیا ہے ۔ اب چاہتا ہوں

کہ دنیا میں گھوموں اور پھروں اور اللہ کی عبادت کروں۔ ابنِ دَغنہ نے کہا۔ اے ابوبکر تیرے جیسے کو نہ شہر سے نکلنا چاہیئے نہ نکالا جانا چاہیئے تو مٹی ہوئی نیکیوں کو حاصل کرتا ہے۔ صلہ رحمی کرتا ہے۔ گرے پڑوں کو اٹھاتا ہے۔ مہمانوں کی مہمان نوازی کرتا ہے۔ قوم کی سچی ضرورتوں میں مدد کرنے پر آمادہ رہتا ہے۔ میں تجھے پناہ دیتا ہوں۔ اپنے شہر میں واپس چلو اور اللہ کی عبادت کرو (آپ کو کوئی کچھ نہیں کہہ سکتا) چنانچہ ابوبکر واپس آگئے۔ ابنِ دَغنہ بھی آپ کے ساتھ آیا۔ شام کے وقت قریش کے معزز لوگوں میں گھوما پھرا اور ان کو کہا ابوبکر جیسے نافع الناس شخص کو نہ نکلنا چاہیئے۔ کیا تم ایسے شخص کو نکالتے ہو جو مٹی ہوئی نیکیوں کو زندہ کرتا ہے۔ صلہ رحمی کرتا ہے۔ گرے پڑوں کو اٹھاتا ہے یعنی بے سہاروں کا سہارا ہے اور مہمانوں کی میزبانی کرتا ہے اور قوم کی حقیقی ضرورتوں میں مدد کیلئے آمادہ رہتا ہے۔ قریش نے ابنِ دَغنہ کی ان باتوں کو نہ جھٹلایا اور اس کی طرف سے دی گئی پناہ کو قبول کرلیا۔ البتّہ یہ کہا کہ ابوبکر کو کہیں کہ اپنے گھر میں ہی اللہ کی عبادت کریں ۔ وہاں ہی نماز پڑھیں اور قرآن کریم کی تلاوت کریں۔ لوگوں کے سامنے ایسا کرکے ہمیں تکلیف نہ دیں کیونکہ ہمیں ڈر ہے کہ ہماری عورتیں اور بچے متاثر ہوں گے اور فتنہ میں پڑیں گے۔

چنانچہ ابنِ دَغنہ نے ابوبکرؓ کے پاس جاکر یہ باتیں کہہ دیں ان شرائط کی پابندی کرتے ہوئے حضرت ابوبکرؓ گھر میں ہی اللہ کی عبادت

کرتے اور لوگوں کے سامنے نہ نماز پڑھتے نہ تلاوت کرتے۔ پھر کچھ عرصہ کے بعد حضرت ابوبکرؓ کے دل میں آیا۔ انہوں نے اپنے گھر کے صحن میں ایک مسجد بنالی۔ اس میں نماز پڑھنے لگے اور بیٹھ کر تلاوت کرنے لگے۔ اس وجہ سے مشرکین کی عورتوں اور بچوں کا آپ کے پاس ہجوم ہونے لگا۔ وہ بڑے تعجب سے آپ کو دیکھتے کیونکہ حضرت ابوبکرؓ اللہ تعالیٰ کے حضور بہت آہ وزاری کرنیوالے شخص تھے۔ جب قرآن پڑھتے تو آپ کو اپنی آنکھوں پر قابو نہ رہتا اور رو رو کر تلاوت کرتے۔ اس بات سے قریش کے سردار گھبرا گئے اور انہوں نے ابنِ دَغنہ کو بلوا بھیجا۔ اور جب وہ آیا تو اُسے کہا: ہم نے آپ کی وجہ سے ابوبکر کو پناہ دے دی تھی اور شرط یہ رکھی تھی کہ وہ اپنے گھر میں عبادت کرے لیکن اُس نے اس سے تجاوز کیا اور گھر کے صحن میں مسجد بنا لی ہے۔ اور علی الاعلان اپنے ربّ کی عبادت کرتا ہے۔ ہم ڈرتے ہیں کہ اس سے ہماری عورتیں اور بچے متاثر ہوں گے۔ آپ اسے منع کریں پھر اگر وہ اپنے ربّ کی عبادت کو اپنے گھر کے اندر تک محدود رکھنا مان لے تو ٹھیک، ورنہ اسے کہیں کہ وہ آپ کی امان آپ کو واپس لوٹا دے۔ کیونکہ ہمیں یہ پسند نہیں کہ ہم آپ کی طرف سے دی ہوئی امان کی بے حُرمتی کریں لیکن ہم ابوبکر کو بھی علی الاعلان ایسا نہیں کرنے دیں گے۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ ابنِ دَغنہ ابوبکر کے پاس آیا اور کہا۔ آپ کو علم ہے کہ میں نے کن شرائط پر آپ کو امان دی تھی، یا تو ان پر قائم رہئے

یا پھر میری امان واپس کر دیجئے کیونکہ مجھے یہ پسند نہیں کہ عرب یہ سُنیں کہ میری دی ہوئی امان کی بے حُرمتی کی گئی ہے۔ اس پر حضرت ابوبکرؓ نے کہا میں آپکی امان آپ کو واپس کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کی امان اور اس کی عطاکردہ حفاظت پر خوش ہوں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان دنوں مکّہ میں تھے اور حضورؐ نے مسلمانوں کو بتا دیا تھا کہ میں نے خواب میں ہجرت کا مقام دیکھا ہے دو گھاٹیوں کے درمیان کھجوروں کے باغوں والی جگہ ہے۔ پس حضور کے اس ارشاد پر کچھ صحابہؓ مدینہ کی طرف ہجرت کر گئے اور حبشہ کی طرف جن لوگوں نے ہجرت کی تھی ان میں سے بھی کئی مدینہ واپس چلے آئے حضرت ابوبکر بھی مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کی تیاری کرنے لگے۔ جب حضورؐ کو اس کا علم ہوا تو آپؐ نے حضرت ابو بکرؓ کو فرمایا۔ ابھی ٹھہرو۔ کیونکہ امید ہے کہ مجھے بھی ہجرت کی اجازت مل جائے گی۔ اس پر حضرت ابوبکرؓ نے کہا۔ میرا باپ آپؐ پر فدا ہو، کیا واقعی آپ کو اُمید ہے؟ آپؐ نے فرمایا۔ ہاں۔ چنانچہ ابوبکرؓ رک گئے مقصد یہ تھا کہ وہ حضورؐ کیساتھ ہی ہجرت کریں گے۔ انہوں نے اپنی دو اونٹنیوں کو چار ماہ تک گھر میں کیکر کے پتوں کا چارہ ڈال کر اچھی طرح تیار کیا۔

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ ایک دن ہم اپنے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے کہ عین دوپہر کے وقت کسی نے آکر حضرت ابوبکرؓ کو اطلاع دی کہ سر پہ چادر اوڑھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چلے آرہے ہیں۔ حالانکہ

آپؐ اس وقت کبھی ہمارے گھر تشریف نہ لائے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ گھبرا کر اٹھے اور کہا۔ میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں۔ خدا کی قسم! کوئی بڑی اہم بات ہے جس کی وجہ سے آپ اس وقت تشریف لائے ہیں۔

حضورؐ جب آئے تو آپؐ نے اندر آنے کی اجازت مانگی۔ اجازت ملنے پر اندر تشریف لائے اور ابوبکرؓ کو کہا (مجھے ایک اہم بات کرنی ہے) جو اس وقت یہاں بیٹھے ہیں ان کو کمرے سے باہر بھیج دو۔ ابوبکرؓ نے عرض کیا۔ میرا باپ آپؐ پر فدا ہو! یہ آپؐ کے گھر کے ہی لوگ ہیں (اور غیر نہیں ہیں۔ راز رکھنے والے ہیں) بہرحال حضورؐ نے حضرت ابوبکرؓ کو بتایا کہ مجھے مکہ سے ہجرت کرنے کی اجازت مل گئی ہے۔ اس پر ابوبکرؓ نے عرض کیا۔ کیا حضورؐ مجھے بھی ساتھ لے چلیں گے؟ آپؐ نے فرمایا۔ ہاں۔ پھر حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا۔ حضورؐ میرا باپ آپ پر فدا ہو ان دو۲ اونٹنیوں میں سے ایک آپ لے لیں۔ آپ نے فرمایا ٹھیک ہے لیکن میں اس کی قیمت دوں گا۔

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں ہم نے دونوں کا سامانِ سفر تیار کیا اور دونوں کے لیے زادِ راہ ایک تھیلے میں ڈالا۔ (تھیلے کا منہ باندھنے کے لیے اس وقت کوئی چیز نہیں مل رہی تھی)۔ میری بہن اسماء نے اپنے کمر بند سے ایک ٹکڑا پھاڑا اور اس سے تھیلے کا مُنہ باندھ دیا اسی وجہ سے اسماء کا نام ذات النطاق پڑ گیا۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ مکہ سے نکل کر جبلِ ثور

کی ایک غار میں جا چھپے اور تین راتیں وہیں چھپے رہے۔ میرے بھائی عبداللہ ان دنوں بالکل جوان تھے، بڑے مضبوط اور مستعد۔ وہ دن بھر مکّہ میں قریش کے پاس رہتے اور جو کچھ سنتے اُسے یاد کر لیتے۔ رات کو وہ غار میں چلے جاتے، سب خبریں بتاتے اور منہ اندھیرے سحری کے وقت واپس مکّہ میں چلے آتے جیسے یہ رات بھر مکّہ میں ہی رہے ہوں۔

حضرت ابوبکرؓ کے ایک غلام عامر بن فہیرہ تھے۔ وہ آپ کی بکریاں چرایا کرتے تھے۔ عشاء کے قریب عامر بکریاں غار کے قریب لے آتے اور تازہ دودھ دوہ کر حضورؐ اور ابوبکرؓ کو پلاتے اور منہ اندھیرے واپس چلے جاتے۔ یہ ہر رات ان کا معمول تھا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ نے بنی دیل کے ایک شخص کو راہنمائی کے لیے بطور نوکر رکھ لیا۔ راہنمائی میں وہ بڑا ماہر تھا۔ چپّے چپّے سے واقف تھا۔ اگرچہ وہ کافر تھا لیکن قابلِ بھروسہ تھا۔ چنانچہ حضورؐ اور ابوبکرؓ دونوں نے اپنی سواریاں اس کے سپرد کر دیں اور اُسے تاکید کی کہ تین راتوں کے بعد صبح صبح سواریاں لے کر غار کے پاس پہنچ جائے۔ اس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکرؓ اور عامر بن فہیرہ اور یہ راستہ دکھانیوالا غار سے چلے۔ راہنما نے مدینہ کی طرف جانے والا ساحلی راستہ اختیار کیا۔

ابن شہاب کہتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن مالک مدلجی جو سراقہ کا بھتیجا

تھا۔ اُس نے مجھے بتایا اور یہ بات اُس نے اپنے باپ سے سُنی تھی کہ اُسے اُس کے بھائی سراقہ نے بتایا۔ ہمارے پاس کفار قریش کے قاصد آئے اور آکر بتایا کہ قریش نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ کو مارنے والے یا زندہ پکڑ کر لانے والے کیلئے سَو سَو اونٹ کی دیّت مقرر کی ہے۔ یعنی ہر ایک کی دیّت سَو اونٹ دی جائے گی ایک دن میں اپنی قوم کے لوگوں میں بیٹھا ہوا تھا۔ ایک شخص آیا اور اس نے کہا اے سراقہ! میں نے ابھی سمندری ساحل کے قریب کچھ لوگ چلتے ہوئے دیکھے ہیں (مجھ سے وہ دُور تھے اس لیے میں پہچان تو نہیں سکا لیکن) میرا خیال ہے کہ وہ محمد اور ان کے ساتھی ہیں۔ سراقہ کا بیان ہے کہ میں سمجھ گیا کہ یہ وہی ہیں لیکن اس آدمی کو ٹالنے کیلئے میں نے کہا۔ نہیں یہ وہ نہیں ہیں۔ تم نے فلاں فلاں کو دیکھا ہوگا جو ابھی ہمارے سامنے سے گزر کر گئے ہیں۔ بہرحال کچھ دیر مَیں اس مجلس میں بیٹھا رہا۔ پھر چُپکے سے اٹھا اور گھر آگیا۔ اپنی خادمہ کو کہا: ٹیلے کی اُس طرف میری گھوڑی لے آؤ اور وہاں میرے آنے تک اُسے روکے رکھو۔ میں نے اپنا نیزہ لیا اور گھر کے پچھلی طرف کود گیا۔ کچھ فاصلہ طے کرکے اور اونچی جگہوں میں سے چُھپتے چُھپاتے میں اپنی گھوڑی کے پاس پہنچ گیا اور اس پر سوار ہوکر اسے دوڑایا۔ وہ ہوا ہوگئی جب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قافلہ کے قریب پہنچا تو میری گھوڑی پھسلی اور میں اس سے آگے جا گرا۔ میں جلدی سے اٹھا اپنے

ترکش کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا اور اس سے فال کا تیر نکالا اور یہ فال لیا کہ آیا میں ان لوگوں کو نقصان پہنچا سکوں گا یا نہیں۔ لیکن وہ تیر نکلا جسے میں پسند نہیں کرتا تھا۔ بہرحال میں گھوڑی پر پھر سوار ہوگیا تیر کی بات نہ مانی اور گھوڑی نے مجھے قافلہ کے اتنا قریب کر دیا کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاوتِ قرآن کی آواز سُنائی دے رہی تھی۔ حضورؐ تو مڑ کر نہ دیکھتے لیکن ابوبکرؓ بار بار مُڑ کر میری طرف دیکھتے جاتے تھے۔ اسی اثناء میں میری گھوڑی کے دونوں اگلے پاؤں زمین میں گھٹنوں تک دھنس گئے۔ میں اس سے تیزی سے اُتر آیا۔ اسے بہت جھڑکا۔ وہ اُٹھی اور اپنے پاؤں نکالنے کی کوشش کی۔ جب وہ سیدھی کھڑی ہوگئی تو اس کے پاؤں زمین سے نکلنے کی وجہ سے ایسا غُبار آسمان کی طرف اٹھا جیسے دھواں اٹھتا ہے۔ اس وقت میں نے پھر تیروں سے فال لیا لیکن وہی تیر نکلا جسے میں پسند نہیں کرتا تھا۔ اس پر میں نے گھبرا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قافلہ کو آواز دی۔ پُرامن رہنے کا وعدہ کیا۔ اس پر وہ ٹھہر گئے گھوڑی پر سوار ہو کر میں قافلے کے قریب پہنچا۔ یہ جو کچھ میرے ساتھ پیش آیا تھا۔ اس سے مجھے یقین ہوگیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ضرور غالب اور کامیاب ہوں گے۔ چنانچہ میں نے آپؐ کو بتایا کہ حضورؐ آپکی قوم نے آپؐ کو پکڑ کر لانے والے کی دیت مقرر کی ہے۔ دوسرے حالات بھی میں نے بتائے کہ لوگوں کے آپکے متعلق کیا ارادے ہیں۔ میں

نے یہ پیشکش کی کہ میں کچھ زادِ راہ اور سامان پیش کرنا چاہتا ہوں۔لیکن حضورؐ نے میری یہ پیشکش قبول نہ فرمائی۔ البتہ یہ فرمایا کہ ہمارے بارے میں اخفاء سے کام لو اور کسی کو نہ بتاؤ۔ اس موقعہ پر میں نے حضورؐ سے یہ بھی درخواست کی کہ مجھے امن کی ایک تحریر لکھ دیجئے۔ حضورؐ نے عامر بن فہیرہ کو ارشاد فرمایا۔اس نے چمڑے کے ایک ٹکڑے پر مجھے تحریر لکھ دی۔ پھر حضورؐ آگے چل پڑے۔

ابن شہاب کہتے ہیں کہ مجھے عروہ بن زبیر نے بتایا کہ اس سفر میں زبیر بھی حضورؐ سے ملے جو مسلمانوں کے ایک تجارتی قافلہ میں شام سے واپس آرہے تھے۔ زبیر نے حضورؐ اور ابوبکرؓ کو سفید کپڑے بطور نذرانہ پیش کیے۔ جو دونوں نے پہنے۔ اِدھر مدینہ میں مسلمانوں کو یہ خبر مل چکی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے نکل کر مدینہ کی طرف روانہ ہو چکے ہیں اور پہنچنے ہی والے ہیں۔ چنانچہ وہ ہر روز صبح کے وقت مدینہ کی اونچی سیاہ پتھروں والی ہموار کھلی جگہ پر جسے حرہ کہتے تھے آکر حضورؐ کا انتظار کرتے اور دوپہر کو واپس چلے جاتے۔ ایک دن وہ لمبے انتظار کے بعد واپس آئے اور ابھی گھروں میں پہنچے ہی تھے کہ ایک یہودی اپنے کسی کام کے لیے ایک ٹیلے پر چڑھا اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے ساتھیوں کو آتے دیکھا جو سفید برّاق لباس پہنے ہوئے تھے۔ آہستہ آہستہ وہ نمایاں ہو رہے تھے یعنی قریب آرہے تھے۔ یہ دیکھ کر یہودی بے اختیار چلّا اٹھا اور اس نے پوری آواز کے ساتھ شور مچایا۔

اے عربو! یہ ہے وہ جس کا تم کئی دِنوں سے انتظار کر رہے تھے۔ مسلمان یہ سنتے ہی اپنے ہتھیار لے کر دوڑ پڑے اور بڑے والہانہ انداز میں حرہ کے وسط میں حضورؐ کا استقبال کیا۔ حضورؐ سب مسلمانوں کے ساتھ دائیں طرف گھوم گئے اور بنی عمرو بن عوف کے ہاں فروکش ہوئے۔ یہ ربیع الاوّل کی دوسری تاریخ تھی۔ ابوبکرؓ آنے والے لوگوں کے ساتھ بات چیت کرتے اور حضورؐ مستقبل کی گہری سوچ میں خاموش بیٹھے ہوئے تھے جن انصار نے حضورؐ کو نہیں دیکھا ہوا تھا وہ ابوبکرؓ کو ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سمجھتے۔ جب دھوپ اس طرف آئی جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے تو ابوبکرؓ آئے اور اپنی چادر سے آپؐ پر سایہ کیا۔ اس سے لوگوں نے پہچانا کہ حضورؐ یہ ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بنی عمرو بن عوف میں دس سے کچھ زیادہ دن قیام پذیر رہے اور وہاں اس مسجد کی بنیاد رکھی جس کا قرآن کریم میں ان الفاظ میں ذکر آتا ہے:۔ لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى۔

حضورؐ نے اس مسجد میں نماز پڑھی۔ پھر آپؐ اونٹنی پر سوار ہوئے اور اصل مدینہ کی طرف چل پڑے۔ آپؐ کی اونٹنی وہاں آکر بیٹھ گئی جہاں ان دنوں مسجد نبویؐ ہے وہاں مسلمان عارضی طور پر نماز پڑھتے تھے۔ یہ جگہ سہیل اور سہل نامی دو یتیم بچوں کی تھی اور کھجوریں سُکھانے کے میدان کے طور پر استعمال ہوتی تھی۔ یہ یتیم بچے اسد بن زُرارہ کی نگرانی میں رہتے تھے۔

بہر حال جب حضورؐ کی اونٹنی وہاں بیٹھی تو حضورؐ نے فرمایا ہماری اصل منزل یہی ہے ۔ پھر حضورؐ نے ان دونوں لڑکوں کو بلوایا اور اس میدان کی قیمت چکانے کے سلسلہ میں بات کی تاکہ آپ وہاں مسجد بنائیں تو ان دونوں بچوں نے عرض کیا کہ حضورؐ ہم یہ جگہ بطور ہبّہ آپؐ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں لیکن حضورؐ نے اسے قبول نہ فرمایا اور قیمت دے کر جگہ خریدی اور وہاں مسجد تعمیر کروائی جو اب مسجد نبویؐ کے نام سے مشہور ہے ۔ تعمیر مسجد کے دوران حضورؐ بھی لوگوں کے ساتھ اینٹیں اٹھا اٹھا کر لاتے اور ساتھ ہی یہ شعر پڑھتے :

یہ بوجھ خیبر والا بوجھ نہیں یہ تو ہمارے ربّ کا اچھا اور پاکیزہ قرار دیا ہوا کام ہے ۔ اے میرے اللہ حقیقی اجر تو اگلی زندگی کا اجر ہے، انصار اور مہاجرین پر اپنا رحم نازل فرما۔

۶۲(ب) ـــــ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ جَآءَ اَبُوْبَكْرٍ اِلٰى اَبِيْ فِيْ مَنْزِلِهٖ فَاشْتَرٰى مِنْهُ رَحْلاً فَقَالَ لِعَازِبٍ اِبْعَثِ ابْنَكَ يَحْمِلْهُ مَعِيْ قَالَ فَحَمَلْتُهٗ مَعَهٗ وَخَرَجَ اَبِيْ يَنْتَقِدُ ثَمَنَهٗ فَقَالَ لَهٗ اَبِيْ يَا اَبَا بَكْرٍ حَدِّثْنِيْ كَيْفَ صَنَعْتُمَا حِيْنَ سَرَيْتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ اَسْرَيْنَا لَيْلَتَنَا وَمِنَ الْغَدِ حَتّٰى قَامَ قَآئِمُ الظَّهِيْرَةِ وَخَلَا الطَّرِيْقُ لَا يَمُرُّ فِيْهِ اَحَدٌ فَرُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ طَوِيْلَةٌ لَهَا ظِلٌّ لَمْ تَاْتِ عَلَيْهَا الشَّمْسُ فَنَزَلْنَا عِنْدَهٗ وَسَوَّيْتُ لِلنَّبِيِّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ مَكَانًا بِيَدِيْ يَنَامُ عَلَيْهِ وَبَسَطتُّ عَلَيْهِ
فَرْوَةً وَقُلْتُ نَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَنَا اَنْفضُ لَكَ مَا حَوْلَكَ
فَنَامَ وَخَرَجْتُ اَنْفُضُ مَا حَوْلَهٗ فَإِذَا اَنَا بِرَاعٍ مُقْبِلٍ بِغَنَمِهٖ إِلَى
الصَّخْرَةِ يُرِيْدُ مِنْهَا مِثْلَ الَّذِيْ اَرَدْنَا فَقُلْتُ لَهٗ لِمَنْ اَنْتَ
يَا غُلَامُ فَقَالَ لِرَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ اَوْ مَكَّةَ قُلْتُ
اَفِيْ غَنَمِكَ لَبَنٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ اَفَتَحْلُبُ قَالَ نَعَمْ فَاَخَذَ
شَاةً فَقُلْتُ اَنْفُضِ الضَّرْعَ مِنَ التُّرَابِ وَالْقَذٰى فَحَلَبَ فِيْ
قَعْبٍ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ وَمَعِيَ إِدَاوَةٌ حَمَلْتُهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْتَوِيْ مِنْهَا يَشْرَبُ وَيَتَوَضَّأُ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرِهْتُ اَنْ اُوْقِظَهٗ فَوَافَقْتُهٗ حِيْنَ
اسْتَيْقَظَ فَصَبَبْتُ مِنَ الْمَاءِ عَلَى اللَّبَنِ حَتّٰى بَرَدَ اَسْفَلُهٗ فَقُلْتُ
اشْرَبْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَشَرِبَ حَتّٰى رَضِيْتُ ثُمَّ قَالَ
اَلَمْ يَأْنِ لِلرَّحِيْلِ قُلْتُ بَلٰى قَالَ فَارْتَحَلْنَا بَعْدَ مَا مَالَتِ الشَّمْسُ
وَاتَّبَعَنَا سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ فَقُلْتُ اُتِيْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ لَا
تَحْزَنْ إِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا فَدَعَا عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فَارْتَطَمَتْ بِهٖ فَرَسُهٗ إِلٰى بَطْنِهَا اُرٰى فِيْ جَلَدٍ مِنَ
الْاَرْضِ شَكَّ زُهَيْرٌ فَقَالَ إِنِّيْ اُرَاكُمَا قَدْ دَعَوْتُمَا عَلَيَّ فَادْعُوَا
اللّٰهَ لِيْ وَاللّٰهِ لَكُمَا اَنْ اَرُدَّ عَنْكُمَا الطَّلَبَ فَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَجَا فَجَعَلَ لَا يَلْقٰى اَحَدًا إِلَّا قَالَ قَدْ كَفَيْتُكُمْ

مَا ھُنَا فَلَا یَلْقٰی اَحَدًا اِلَّا رَدَّہٗ قَالَ وَوَفٰی لَنَا۔

(بخاری باب علامات النبوۃ فی الاسلام)

براء بن عازبؓ بیان کرتے ہیں کہ مدینہ کی بات ہے کہ ایک دن ابوبکرؓ ہمارے گھر آئے اونٹ کا سازوسامان خریدا اور میرے والد عازب سے کہا کہ اپنے بیٹے کو کہو کہ یہ سامان اٹھا کر میرے ساتھ لے چلے۔ چنانچہ میں اٹھا کر وہ لے گیا۔ میرے باپ اس کی قیمت وصول کرنے کیلئے حضرت ابوبکرؓ کے پاس آئے اور باتوں باتوں میں ان سے کہا کہ مجھے کچھ ہجرت کے واقعات بتائیے۔ ابوبکرؓ نے فرمایا اچھا۔ صبح کے وقت ہم غارِ ثور سے چلے اور ایک ویران سا راستہ اختیار کیا جس پر لوگ عام طور پر نہیں چلتے تھے۔ دوپہر کے وقت ہمیں ایک لمبی سی چٹان نظر آئی۔ آگے بڑھی ہونے کی وجہ سے اس کا سایہ تھا اور وہاں دھوپ نہیں آتی تھی۔ ہم وہاں اترے۔ میں نے جگہ ٹھیک ٹھاک کی۔ اپنا کمبل وہاں بچھایا اور حضورؐ سے عرض کیا آپؐ یہاں آرام کریں میں ماحول کا جائزہ لیتا ہوں۔ چنانچہ حضورؐ سو گئے اور میں ماحول کا جائزہ لینے کیلئے ادھر ادھر پھرنے لگا، مجھے ایک چرواہا نظر آیا جو اس چٹان کی طرف اپنی بکریاں لیے آرہا تھا۔ غالباً وہ بھی سائے کا متلاشی تھا۔ جب وہ میرے قریب آیا تو میں نے اسے کہا کہ تم کون ہو۔ اس نے کہا کہ میں مدینے کے ایک شخص کا چرواہا ہوں (راوی کو شک ہے کہ مدینے کا لفظ اس نے بولا تھا یا مکّہ کا) بہرحال میں نے اس

سے کہا کہ کیا تیری بکریوں میں سے کوئی ایسی بکری ہے جو دودھ دے؟
اور کیا اسے دوہو گے ؟ اس نے کہا ہاں ۔ چنانچہ وہ بکری پکڑ کر لایا۔
میں نے اس سے کہا کہ اس کے تھن اچھی طرح صاف کرلو ۔ مٹی اور
گند نہ لگا رہے ۔ اس نے ایک پیالہ دودھ کا بھر دیا ۔ میں ایک لوٹا بھی
ساتھ لے آیا تھا جس سے حضور پانی پیتے اور وضو کرتے مجھے یہ بات
اچھی نہ لگی کہ میں دودھ کے لیے حضورؐ کو اٹھاؤں ۔ اس لیے میں نے
انتظار کیا کہ آپؐ بیدار ہوں تو آپ کو دودھ پلاؤں ۔ جب آپؐ بیدار
ہوئے تو میں نے دودھ میں پانی ملایا اور اسے ٹھنڈا کیا اور پیش کیا کہ
نوش فرمائیں ۔ حضورؐ نے خوب سیر ہو کر پیا اور پھر فرمایا کیا کوچ کا
وقت نہیں آیا ؟ میں نے کہا۔وقت ہو گیا ہے ۔ چنانچہ ہم سورج ڈھلنے
کے بعد چل پڑے۔ تھوڑی ہی دور گئے تھے کہ سُراقہ بن مالک نے
ہمارا پیچھا کیا۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ! ہم تو پکڑے
گئے۔ آپؐ نے فرمایا ڈرو نہیں ۔ اللہ ہمارے ساتھ ہے ۔ چنانچہ حضورؐ
نے سُراقہ کے شر سے بچنے کی دعا کی ۔ جس کی برکت سے اس کا گھوڑا
پیٹ تک زمین میں دھنس گیا ۔ سراقہ نے بلند آواز سے کہا کہ مجھے یقین
ہے کہ تم نے مجھے بددعا دی ہے ۔ میرے لیے دعا کرو اب میں تمہیں
کچھ نہیں کہوں گا بلکہ آپ کے پیچھے جو آپ کی تلاش میں نکلے ہوئے
ہیں ان کو واپس کرنے کی بھی ذمہ داری لیتا ہوں۔

چنانچہ حضورؐ نے دعا کی اور اس کی مصیبت جاتی رہی ۔

واپسی میں سراقہ جس سے بھی ملتے اس سے کہتے ادھر کچھ نہیں، یونہی فضول جاؤگے ۔ اور اس طرح اسے واپس کردیتے۔ غرض انہوں نے جو عہد کیا تھا اُسے پُورا کر دیا۔

۶۳ــــــ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلٰى قَتْلٰى اُحُدٍ فَصَلّٰى عَلَيْهِمْ بَعْدَ ثَمَانِ سِنِيْنَ كَالْمُوَدِّعِ لِلْاَحْيَآءِ وَالْاَمْوَاتِ ثُمَّ طَلَعَ اِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ : اِنِّيْ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ فَرَطٌ وَاَنَا شَهِيْدٌ عَلَيْكُمْ وَاِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْحَوْضُ، وَاِنِّيْ لَاَنْظُرُ اِلَيْهِ مِنْ مَّقَامِيْ هٰذَا، وَاِنِّيْ لَسْتُ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَنْ تُشْرِكُوْا وَلٰكِنْ اَخْشٰى عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا اَنْ تَنَافَسُوْهَا قَالَ فَكَانَتْ اٰخِرَ نَظْرَةٍ نَظَرْتُهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ رِوَايَةٍ : "وَلٰكِنِّيْ اَخْشٰى عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا اَنْ تَنَافَسُوْا فِيْهَا وَ تَقْتَتِلُوْا فَتَهْلِكُوْا كَمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ" قَالَ عُقْبَةُ فَكَانَتْ اٰخِرَ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ : اِنِّيْ فَرَطٌ لَكُمْ وَاَنَا شَهِيْدٌ عَلَيْكُمْ وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ لَاَنْظُرُ اِلٰى حَوْضِيَ الْاٰنَ، وَاِنِّيْ اُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ اَوْ مَفَاتِيْحَ الْاَرْضِ وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِيْ وَلٰكِنْ اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنَافَسُوْا فِيْهَا۔

(مسلم کتاب الفضائل باب اثبات حوض نبینا صلی اللّٰہ علیہ وسلم ، بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ احد ، کتاب الجنائز باب الصلوٰۃ علی الشہید)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ شہدائے اُحد کی قبروں پر تشریف لے گئے اور آٹھ سال بعد انکی نماز جنازہ پڑھی ۔ دعا کا رنگ ایسا تھا جیسا کوئی زندوں اور وفات پانے والوں کو الوداع کہہ رہا ہو ۔ پھر آپؐ منبر پر چڑھے اور خطاب کرتے ہوئے فرمایا ۔ میں تمہارا پیشرو ہوں یعنی تم سے کچھ دن پہلے دنیا سے جاؤں گا اور تمہارا نگران بھی ہوں حوضِ کوثر پر ملنے کا تم سے وعدہ کرتا ہوں ۔ جہاں میں حوضِ کوثر پر کھڑا ہوں گا وہ مقام مجھے نظر آرہا ہے ۔ مجھے یہ ڈر نہیں کہ تم شرک اختیار کرلو گے ۔ البتہ یہ ڈر ضرور ہے کہ تم دنیا میں پھنس کر حرص و طمع میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرو گے ۔ راوی کہتے ہیں یہ میرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری دیدار تھا اس کے بعد حضورؐ جلد وفات پاگئے ۔

ایک اور روایت میں ہے : مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ تم دنیا کی حرص و طمع میں بڑھنے کی کوشش کرو گے اور اس کے نتیجہ میں تم آپس میں لڑو گے اور اپنی ہلاکت کا سامان کرلو گے جس طرح تم سے پہلے لوگ ایسا کرکے ہلاک ہوئے ۔ ایک اور روایت میں ہے کہ حضورؐ نے فرمایا : میں تم سے کچھ پہلے دنیا سے جارہا ہوں تاکہ تمہاری بہتری کا سامان کروں ۔ میں تمہارا نگران بھی ہوں ۔ خدا تعالیٰ کی قسم! وہ جگہ مجھے نظر آرہی ہے جہاں میں حوضِ کوثر کے کنارے کھڑا

ہوں گا ۔ مجھے زمین کے خزانوں بلکہ سارے عالم کی کُنجیاں دی گئی ہیں۔ خدا تعالیٰ کی قسم مجھے اس بات کا ڈر نہیں کہ تم میرے بعد شرک اختیار کر لوگے بلکہ ڈر اس بات کا ہے کہ دنیا کی حرص وطمع میں ایک دوسرے کا مقابلہ کروگے۔

۶۴ــــــ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لَمَّا کَانَ الْیَوْمُ الَّذِیْ دَخَلَ فِیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ اَضَاءَ مِنْھَا کُلُّ شَیْئٍ فَلَمَّا کَانَ الْیَوْمُ الَّذِی مَاتَ فِیْہِ اَظْلَمَ مِنْھَا کُلُّ شَیْئٍ وَمَا نَفَضْنَا اَیْدِیَنَا عَنِ التُّرَابِ وَاِنَّا لَفِیْ دَفْنِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اَنْکَرْنَا قُلُوْبَنَا۔

(ترمذی کتاب المناقب باب فی فضل النبی صلی اللہ علیہ و سلم ۔ شمائل ترمذی ۔ باب فی وفات النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس دن مدینہ تشریف لائے تھے۔ آپؐ کی آمد کی وجہ سے اس دن مدینہ کا گوشہ گوشہ روشن ہوگیا تھا اور جس دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے مدینہ کی ہر جگہ تاریک ہو گئی ۔ اور ہم نے حضور علیہ السلام کو دفن کیا اور ابھی ہمارے ہاتھوں سے مٹی بھی صاف نہیں ہوئی تھی کہ ہمارے دل بدلنے لگے۔

۶۵ــــــ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ اِلْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ

وَلَا فَخْرَ وَ بِيَدِى لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ يَوْمَئِذٍ
اٰدَمُ فَمَنْ سِوَاهُ اِلَّا تَحْتَ لِوَائِىْ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ
عَنْهُ الْاَرْضُ وَلَا فَخْرَ قَالَ فَيَفْزَعُ النَّاسُ ثَلَاثَ فَزَعَاتٍ
فَيَاْتُوْنَ اٰدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ اَنْتَ اَبُوْنَا اٰدَمُ فَاشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ
فَيَقُوْلُ اِنِّىْ اَذْنَبْتُ ذَنْبًا اُهْبِطْتُ مِنْهُ اِلَى الْاَرْضِ وَلٰكِنِ
ائْتُوْا نُوْحًا فَيَاْتُوْنَ نُوْحًا فَيَقُوْلُ اِنِّىْ دَعَوْتُ عَلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ
دَعْوَةً فَاُهْلِكُوْا وَلٰكِنِ اذْهَبُوْا اِلٰى اِبْرَاهِيْمَ فَيَاْتُوْنَ اِبْرَاهِيْمَ
فَيَقُوْلُ اِنِّىْ كَذَبْتُ ثَلَاثَ كَذَبَاتٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْهَا كَذْبَةٌ اِلَّا مَا حَلَّ بِهَا عَنْ دِيْنِ
اللّٰهِ وَلٰكِنِ ائْتُوْا مُوْسٰى فَيَاْتُوْنَ مُوْسٰى فَيَقُوْلُ اِنِّىْ قَدْ
قَتَلْتُ نَفْسًا وَلٰكِنِ ائْتُوْا عِيْسٰى فَيَاْتُوْنَ عِيْسٰى فَيَقُوْلُ اِنِّىْ
عُبِدْتُّ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنِ ائْتُوْا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ فَيَاْتُوْنَنِىْ فَاَنْطَلِقُ مَعَهُمْ ......... فَيُقَالُ مَنْ
هٰذَا فَيُقَالُ مُحَمَّدٌ . فَيَفْتَحُوْنَ لِىْ وَيُرَحِّبُوْنَ بِىْ فَيَقُوْلُوْنَ
مَرْحَبًا فَاَخِرُّ سَاجِدًا فَيُلْهِمُنِى اللّٰهُ مِنَ الثَّنَاءِ وَالْحَمْدِ
فَيُقَالُ لِىْ: اِرْفَعْ رَاْسَكَ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَقُلْ يُسْمَعْ
لِقَوْلِكَ ـ وَهُوَ الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ الَّذِىْ قَالَ اللّٰهُ عَسٰى اَنْ
يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ـ (ترمذی ابواب التفسیر سورۃ بنی اسرائیل ۲۔ بخاری
کتاب التفسیر سورۃ النحل الفاظ کے فرق کے ساتھ ۳۔ مسلم کتاب الایمان باب ادنیٰ اہل الجنۃ منزلۃً)

حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نسلِ آدم کا سردار میں ہوں لیکن یہ کوئی فخر کی بات نہیں ۔ حمد کا عَلَم میرے ہاتھ میں ہوگا اور اس پر مجھے کوئی فخر نہیں ۔ آدم اور اس کے سوا دوسرے تمام نبی اُس دن میرے جھنڈے تلے ہوں گے اور میں وہ پہلا انسان ہوں گا جس پر سے قبر کو پھاڑا جائے گا یعنی سب سے پہلے اُٹھوں گا اور اس پر بھی مجھے کوئی فخر نہیں۔ پھر فرمایا لوگوں پر خوف کی تین گھڑیاں آئیں گی اس وقت وہ آدمؑ کے پاس جائیں گے اور کہیں گے کہ آپ ہمارے باپ ہیں اپنے ربّ کے پاس ہماری شفاعت کیجئے لیکن وہ کہیں گے میں تو (تمہارے خیال میں) ایک گناہ کا مرتکب ہوا تھا جس کی وجہ سے مجھے زمین کی طرف گرا دیا گیا ہاں تم نوحؑ کے پاس جاؤ شاید وہ تمہاری مدد کر سکے لوگ نوحؑ کے پاس آئیں گے تو وہ کہیں گے کہ میں نے تو (تمہارے خیال میں) ناحق اہلِ ارض کے خلاف ایک بددعا کی تھی جس سے وہ سب ہلاک ہوگئے تھے ہاں تم ابراہیمؑ کے پاس جاؤ ۔ لوگ ابراہیمؑ کے پاس آئیں گے تو وہ کہیں گے کہ میں نے تو (تمہارے عقیدہ کے مطابق) تین جھوٹ بولے تھے ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پر فرمایا ان میں سے کوئی ایک بھی جھوٹ نہیں تھا صرف اللہ تعالےٰ کے دین کی خدمت کے سلسلہ میں چند تدابیر تھیں ۔ بہرحال ابراہیمؑ لوگوں کو جواب دیں گے کہ تم موسیٰؑ کے پاس جاؤ شاید وہ تمہاری

مدد کر سکے ۔ لوگ موسیٰؑ کے پاس آئیں گے تو وہ کہیں گے کہ میں نے تو (تمہارے خیال میں) ایک شخص کو ناحق قتل کر دیا تھا تم عیسیٰؑ کے پاس جاؤ لوگ عیسیٰؑ کے پاس آئیں گے وہ کہیں گے میں نے تو (تمہارے عقیدہ کے مطابق) اللہ تعالیٰ کی عبادت کی بجائے اپنی عبادت کی لوگوں کو ترغیب دی تھی[1]۔ تم محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس جاؤ۔ آپؐ نے فرمایا اس پر وہ میرے پاس آئیں گے (چونکہ میرے سچے پیروؤں نے کبھی مجھ پر کوئی اتہام نہیں لگایا اور میری امت کا ایک حصہ ہمیشہ اس سچائی پر قائم رہا اس لیے) میں ان کیساتھ (اللہ کے حضور) جاؤں گا ۔ (حجاب کی طرف سے) پوچھا جائے گا کون

---

[1] اس سے صاف ظاہر ہے اس جگہ لوگوں کے ان تصورات اور نظریات کا ذکر ہو رہا ہے جو وہ اپنے اپنے پیشواؤں کے بارہ میں رکھتے ہیں۔ علاوہ ازیں اس حدیث میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ صرف اسلام ہی وہ مذہب ہے جس نے انبیاء کے معصوم ہونے کی تعلیم دی اور واضح کیا کہ کسی نبی سے کوئی گناہ سرزد نہیں ہوا پس اس تعلیم کو قبول کرنے میں ہی نجات ہے اور اس بناء پر آپؐ کو خاتم النبییّن کا اعزاز بخشا گیا یعنی آپؐ ہی کے فیضان اور آپکی ہی تعلیم کے نتیجہ میں تمام انبیاء کی سچائیاں ثابت ہوئیں اسلیے عالم انسانیت کے اصل شفیع اور منجیؐ آپؐ ہیں کیونکہ آپکی تعلیم ہی دائمی اور ہمیشہ قائم رہنے والی ہے ۔ ؎

پہلے توراہ میں ہارے یار اُس نے ہیں اتارے ٭ میں جاؤں اُسکے وارے بس رہنما یہی ہے

ہے؟جواب دیا جائے گا محمدؐ (آئے ہیں) پس وہ میرے لیے دروازہ کھول دیں گے اور مجھے خوش آمدید کہیں گے۔ مَیں (دربار الٰہی میں) سجدہ میں گر جاؤں گا اور اس وقت جناب الٰہی کی طرف سے اعلیٰ انداز کی حمد و ثناء الہام ہوگی (جب وہ حمدوثناء مَیں کروں گا) تو مجھے کہا جائے گا اپنا سر اٹھاؤ اور (جو کچھ مانگنا ہے) مانگو تمہیں دیا جائے گا۔ شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی۔ کہو تمہاری بات سُنی جائے گی اور یہی وہ مقامِ محمود ہے جس کے بارہ میں خدا نے فرمایا ہے:

عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا (سورہ بنی اسرائیل: ۸۰)

۶۶ــــــــ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَیَّ الْاُمَمُ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ وَ مَعَهُ الرُّهَيْطُ وَ النَّبِيَّ وَمَعَهُ الرَّجُلُ وَالرَّجُلَانِ، وَالنَّبِيَّ لَيْسَ مَعَهٗ اَحَدٌ اِذْ رُفِعَ لِيْ سَوَادٌ عَظِيْمٌ فَظَنَنْتُ اَنَّهُمْ اُمَّتِيْ فَقِيْلَ لِيْ: هٰذَا مُوْسٰى وَقَوْمُهٗ وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْاُفُقِ فَنَظَرْتُ فَاِذَا سَوَادٌ عَظِيْمٌ فَقِيْلَ لِيْ: اُنْظُرْ اِلَى الْاُفُقِ الْاٰخَرِ فَاِذَا سَوَادٌ عَظِيْمٌ فَقِيْلَ لِيْ: هٰذِهٖ اُمَّتُكَ وَ مَعَهُمْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَلَا عَذَابٍ ـ ثُمَّ نَهَضَ فَدَخَلَ مَنْزِلَهٗ فَخَاضَ النَّاسُ فِيْ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِلَا حِسَابٍ وَلَا عَذَابٍ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: فَلَعَلَّهُمُ الَّذِيْنَ صَحِبُوْا رَسُوْلَ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ بَعْضُھُمْ فَلَعَلَّھُمُ الَّذِیْنَ وُلِدُوْا فِی الْاِسْلَامِ فَلَمْ یُشْرِکُوْا بِاللّٰہِ۔ وَذَکَرُوْا اَشْیَآءَ۔ فَخَرَجَ عَلَیْھِمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَاالَّذِیْ تَخُوْضُوْنَ فِیْہِ ؟ فَاَخْبَرُوْہُ فَقَالَ: ھُمُ الَّذِیْنَ لَا یَرْقُوْنَ وَلَا یَسْتَرْقُوْنَ وَلَا یَتَطَیَّرُوْنَ، وَعَلٰی رَبِّھِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ فَقَامَ عُکَّاشَۃُ بْنُ مِحْصَنٍ فَقَالَ: اُدْعُ اللّٰہَ اَنْ یَّجْعَلَنِیْ مِنْھُمْ فَقَالَ، اَنْتَ مِنْھُمْ۔ ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَقَالَ: اُدْعُ اللّٰہَ اَنْ یَّجْعَلَنِیْ مِنْھُمْ فَقَالَ سَبَقَکَ بِھَا عُکَّاشَۃُ۔ (مسلم کتاب الایمان، بخاری کتاب الرقاق باب یدخل الجنۃ سبعون الفًا)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے سامنے گزشتہ امتیں پیش کی گئیں۔ میں نے دیکھا کہ کسی نبی کے ساتھ چھوٹا سا گروہ ہے اور کسی کیساتھ ایک دو آدمی ہیں اور کسی نبی کے ساتھ کوئی بھی نہیں۔ اسی اثناء میں ایک بہت بڑا انبوہِ عظیم میرے سامنے لایا گیا۔ میں نے خیال کیا یہ میری امّت ہے لیکن مجھے بتلایا گیا کہ یہ موسٰی علیہ السلام اور ان کی اُمّت ہے۔ آپؐ اُفق کی طرف دیکھیں۔ جب میں نے نظر اٹھائی تو کیا دیکھتا ہوں کہ لوگوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ہے پھر مجھے کہا گیا کہ اب دوسرے اُفق کی طرف دیکھیں میں نے دیکھا کہ اس طرف بھی لوگوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ہے۔ مجھے بتلایا گیا کہ یہ میری

اُمّت ہے اور ان میں ستّر ہزار لوگ ایسے ہیں جو بلا حساب اور ہر قسم کی باز پُرس یا سزا کے بغیر جنّت میں داخل ہوں گے ۔ پھر حضورؐ اُٹھے اور گھر چلے گئے ۔ لوگوں میں چہ میگوئیاں شروع ہوگئیں کہ وہ کون ہیں جو بلا حساب کسی قسم کی باز پُرس کے بغیر جنّت میں داخل ہوں گے ۔ کسی نے کہا ۔ وہ آنحضرتؐ کے صحابہ ہیں ۔ کسی نے کہا شاید وہ لوگ ہیں جو اسلام میں پیدا ہوئے اور انہوں نے شرک نہیں کیا ۔ اسی طرح مختلف خیالات کا اظہار کیا گیا ( یہ سُن کر ) حضورؐ باہر تشریف لائے اور پوچھا ۔ تم کن خیالات اور بحث و مباحثہ میں اُلجھے ہوئے ہو ؟ صحابہؓ نے حضورؐ کو اپنی گفتگو سے آگاہ کیا ۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو یقینِ کامل پر قائم ہیں ، ہر قسم کے اوہام کے دَور میں نہ خود تعویذ گنڈے کرتے ہیں اور نہ کراتے ہیں ۔ اور نہ بد فال لیتے ہیں نہ کسی کا بُرا چاہتے ہیں ۔ بلکہ اپنے ربّ پر توکّل کرتے ہیں ۔ اس پر عکاشہ بن محصن کھڑے ہوگئے اور عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ ! دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ایسے لوگوں میں شامل فرمائے ۔ آپؐ نے فرمایا ۔ تُو ان میں شامل ہے ۔ اس پر ایک اور آدمی کھڑا ہوا اور کہا ۔ دُعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان لوگوں میں شامل کر دے ۔ حضورؐ نے فرمایا ۔ عکاشہ تجھ سے سبقت اور پہل حاصل کر چکا ہے ۔

۶۷ ـــــ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَدِمَ

نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ وَھُمْ یَأْبُرُوْنَ النَّخْلَ یَقُوْلُوْنَ یُلَقِّحُوْنَ النَّخْلَ فَقَالَ: مَا تَصْنَعُوْنَ قَالُوْا: کُنَّا نَصْنَعُہٗ، قَالَ: لَعَلَّکُمْ لَوْ لَمْ تَفْعَلُوْا کَانَ خَیْرًا فَتَرَکُوْہُ فَنَفَضَتْ اَوْ فَنَقَصَتْ قَالَ: فَذَکَرُوْا ذٰلِکَ لَہٗ فَقَالَ: اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اِذَا اَمَرْتُکُمْ بِشَیْءٍ مِنْ دِیْنِکُمْ فَخُذُوْا بِہٖ وَاِذَا اَمَرْتُکُمْ بِشَیْءٍ مِنْ رَایِیْ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ: اِنْ کَانَ یَنْفَعُھُمْ ذٰلِکَ فَلْیَصْنَعُوْہُ فَاِنِّیْ اِنَّمَا ظَنَنْتُ ظَنًّا فَلَا تُؤَاخِذُوْنِیْ بِالظَّنِّ وَلٰکِنْ اِذَا حَدَّثْتُکُمْ عَنِ اللّٰہِ شَیْئًا فَخُذُوْا بِہٖ فَاِنِّیْ لَنْ اَکْذِبَ عَلَی اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ: اَنْتُمْ اَعْلَمُ بِاَمْرِ دُنْیَاکُمْ ۔ (مسلم کتاب الفضائل باب وجوب امتثال ما قالہ شرعًا)

حضرت رافع بن خدیج رضؓ بیان کرتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے اور لوگ کھجوروں کے نر کھجوروں کا پولن مادہ پھولوں پر چھڑکتے تھے حضورؐ نے فرمایا تم ایسا کیوں کرتے ہو؟ لوگوں نے عرض کیا کہ ہم قدیم زمانہ سے ایسا کرتے آئے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ اگر تم ایسا نہ کرو تو شاید اس میں بہتری ہو۔ لوگوں نے اسے چھوڑ دیا۔ لیکن اس سال پھل بہت کم آیا۔ لوگوں نے حضورؐ سے اس کا ذکر کیا تو آپؐ نے فرمایا۔ مَیں بھی انسان ہوں جب میں کوئی دینی بات کہوں تو اس کو اختیار کرو کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے لیکن اگر میں اپنی رائے سے کہوں تو میں بھی انسان ہوں

(ہوسکتا ہے کہ وہ بات میرے تجربے میں نہ آئی ہو اور وہ درست نہ ہو۔) ایک اور روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا اگر تابیر کرنا مفید ہوتا ہے تو تمہیں ضرور کرنا چاہیئے ۔ میں نے تو اپنے خیال کا اظہار کیا تھا۔تم پر میرے خیال کی پیروی لازم نہیں ۔البتہ جب میں خدا تعالیٰ کی طرف سے تمہیں کوئی بات بتاؤں تو اس کی تعمیل ضروری ہے کیونکہ میں خدا تعالیٰ پر جھوٹ کا مرتکب ہرگز نہیں ہوسکتا ایک دوسری روایت کے مطابق حضورؐ نے فرمایا کہ تم اپنے دنیوی معاملات کے بارے میں مجھ سے زیادہ تجربہ رکھتے ہو۔

---

# اللہ تعالیٰ اور اُسکے رسولؐ سے محبّت

۶۸ــــــ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ : اَللّٰھُمَّ لَکَ اَسْلَمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ ، وَاِلَیْکَ اَنَبْتُ وَبِکَ خَاصَمْتُ : اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِعِزَّتِکَ ، لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِیْ اَنْتَ الْحَیُّ الَّذِیْٓ لَا یَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ یَمُوْتُوْنَ ۔ (مسلم کتاب الذکر باب التعوذ من شر ما عمل ومن شر مالم یعمل)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی

اللہ علیہ وسلم دعا مانگا کرتے تھے : اے اللہ میں تیری ہی فرمانبرداری کرتا ہوں، تجھ پر ایمان لاتا ہوں، تجھ پر توکل کرتا ہوں، تیری طرف جھکتا ہوں، تیری مدد سے دشمن کا مقابلہ کرتا ہوں۔ اے میرے اللہ! میں تیری عزت کی پناہ چاہتا ہوں۔ تیرے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ تُو مجھے گمراہی سے بچا۔ تو زندہ ہے۔ تیرے سوا کسی کو بقا نہیں، جنّ و انس سب کیلئے فنا مقدر ہے۔

۶۹ — عَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: کَانَ مِنْ دُعَاءِ دَاوٗدَ عَلَیْہِ السَّلَامُ : اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ یُبَلِّغُنِیْ حُبَّکَ، اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ حُبَّکَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَّفْسِیْ وَاَھْلِیْ وَمِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ۔

(ترمذی کتاب الدعوات)

حضرت ابو درداءؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت داؤد علیہ السلام یوں دعا مانگا کرتے تھے۔ " اے میرے اللہ! میں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں۔ اور اُن لوگوں کی محبت جو تجھ سے پیار کرتے ہیں۔ اور اس کام کی محبت جو مجھے تیری محبت تک پہنچا دے۔ اے میرے خدا! ایسا کر کہ تیری محبت مجھے اپنی جان، اپنے اہل و عیال اور ٹھنڈے شیریں پانی سے بھی زیادہ پیاری اور اچھی لگے۔

۷۰۔۔۔۔ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: ثَلَاثٌ مَنْ کُنَّ فِیْہِ وَجَدَ بِھِنَّ حَلَاوَۃَ الْاِیْمَانِ: اَنْ یَّکُوْنَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِمَّا سِوَاھُمَا وَاَنْ یُّحِبَّ الْمَرْءَ لَا یُحِبُّہٗ اِلَّا لِلّٰہِ، وَاَنْ یَّکْرَہَ اَنْ یَّعُوْدَ فِی الْکُفْرِ بَعْدَ اَنْ اَنْقَذَہُ اللّٰہُ مِنْہُ کَمَا یَکْرَہُ اَنْ یُّقْذَفَ فِی النَّارِ۔ (بخاری کتاب الایمان باب حلاوۃ الایمان)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین باتیں ہیں۔ جس میں وہ ہوں، وہ ایمان کی حلاوت اور مٹھاس کو محسوس کرے گا۔ اوّل یہ کہ اللہ تعالیٰ اور اسکا رسولؐ باقی تمام چیزوں سے اُسے زیادہ محبوب ہو۔ دوسرے یہ کہ وہ صرف اللہ تعالیٰ کی خاطر کسی سے محبّت کرے اور تیسرے یہ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی مدد سے کفر سے نکل آنے کے بعد پھر کفر میں لوٹ جانے کو اتنا ناپسند کرے جتنا کہ وہ آگ میں ڈالے جانے کو ناپسند کرتا ہو۔

۷۱۔۔۔۔ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ اَعْرَابِیًّا قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَتَی السَّاعَۃُ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَا اَعْدَدْتَّ لَھَا؟ قَالَ: حُبَّ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ قَالَ: اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ، وَ فِیْ رِوَایَۃٍ مَا اَعْدَدْتُّ لَھَا مِنْ کَثِیْرِ صَوْمٍ وَلَا صَلٰوۃٍ وَلَا صَدَقَۃٍ وَلٰکِنِّیْ اُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ۔ (بخاری کتاب الادب باب علامۃ الحب فی اللہ)

حضرت انس رضؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک بدوی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا " قیامت کب ہوگی ؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : تم نے اس کیلئے تیاری کیا کی ہے؟ بدوی نے جواب دیا " صرف اللہ اور اس کے رسولؐ کے ساتھ محبت" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو تجھے اس کا ساتھ نصیب ہوگا جس سے تجھے محبّت ہے ۔ ایک روایت میں ہے کہ اس بدوی نے کہا میں نے نماز روزہ اور صدقے کے ذریعہ تو قیامت کیلئے کوئی زیادہ تیاری نہیں کی البتہ میں اللہ اور اس کے رسولؐ کے ساتھ محبت رکھتا ہوں ۔

۷۲ــــــــ عَنْ اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ (رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَالَ: بَيْنَمَا هُوَ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ وَكَانَ فِيْهِ مُزَاحٌ بَيْنَا يُضْحِكُهُمْ فَطَعَنَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَاصِرَتِهِ بِعُوْدٍ ۔ فَقَالَ: اَصْبِرْنِيْ قَالَ: اِصْطَبِرْ قَالَ: اِنَّ عَلَيْكَ قَمِيْصًا وَلَيْسَ عَلَيَّ قَمِيْصٌ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَمِيْصِهٖ فَاحْتَضَنَهٗ وَجَعَلَ يُقَبِّلُ كَشْحَهٗ فَقَالَ: اِنَّمَا اَرَدْتُّ هٰذَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ۔

(ابو داؤد کتاب الادب باب فی قبلۃ الجسد ۔ مشکوۃ باب المصافحۃ والمعانقہ)

حضرت اسید بن حُضَیر انصاری رضؓ کے بارہ میں روایت ہے کہ وہ بڑے بامذاق آدمی تھے ایک دن لوگوں میں بیٹھے ہنسی مذاق

کی باتیں کر رہے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پہلو میں اپنی چھڑی چبھوئی ۔ اس پر وہ کہنے لگے حضورؐ میں نے تو بدلہ لینا ہے ۔ حضورؐ نے فرمایا اچھا آؤ اور بدلہ لے لو ۔ اس پر وہ کہنے لگے حضورؐ آپ نے تو قمیص پہنی ہوئی ہے اور میں تو ننگے بدن ہوں اس پر حضورؐ نے بدلہ دینے کیلئے اپنی قمیص کو اوپر اٹھایا ۔ یہ دیکھ کر اسید بن حُضَیر حضورؐ سے لپٹ گئے اور جسدِ مبارک کے بوسے پر بوسے لینے لگے اور کہتے لگے کہ حضور میرا تو یہ مقصد تھا ( میں نے تو یہ برکت حاصل کرنے کیلئے دل میں یہ تدبیر سوچی تھی ۔)

۷۳ــــ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ قُرَادٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ یَوْمًا فَجَعَلَ اَصْحَابُہٗ یَتَمَسَّحُوْنَ بِوَضُوْئِہٖ فَقَالَ لَھُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَا یَحْمِلُکُمْ عَلٰی ھٰذَا قَالُوْا: حُبُّ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یُحِبَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ اَوْ یُحِبَّہُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ فَلْیَصْدُقْ حَدِیْثَہٗ اِذَا حَدَّثَ وَلْیُؤَدِّ اَمَانَتَہٗ اِذَا اؤْتُمِنَ وَلْیُحْسِنْ جِوَارَ مَنْ جَاوَرَہٗ ۔

(مشکوٰۃ باب الشفقۃ والرحمۃ علی الخلق بحوالہ بیہقی فی شعب الایمان)

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی قرادؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز وضو کر رہے تھے کہ آپؐ کے صحابہ وضو والا پانی اپنے ہاتھوں اور چہروں پر ملنے لگے۔ یہ دیکھ کر حضور علیہ السّلام نے فرمایا ایسا تم کس سبب سے کر رہے ہو؟ صحابہ کرام نے جواب دیا اللہ اور اس کے رسولؐ کی محبّت کی وجہ سے۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم اللہ اور اس کے رسولؐ سے واقعی محبّت کرتے ہو اور چاہتے ہو کہ اللہ اور اس کا رسولؐ بھی تم سے محبّت کرے تو اس کیلئے تمہیں یہ کرنا چاہیئے کہ ہمیشہ سچ بولو، جب تمہارے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں کبھی خیانت نہ کرو اور اپنے پڑوسی سے ہمیشہ حسنِ سلوک کرو۔

---

# ذکرِ الٰہی، دُعا اور انکی اہمیت

۷۴۔۔۔۔ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ : اَفْضَلُ الذِّکْرِ: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَفْضَلُ الدُّعَآءِ: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب دعوۃ المسلم مستجابۃ)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بہترین ذکر کلمۂ توحید ہے یعنی اس بات کا اقرار کرنا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بہترین دعا الحمد للہ ہے۔

۷۵ـــــ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَثَلُ الَّذِیْ یَذْکُرُ رَبَّہٗ وَالَّذِیْ لَا یَذْکُرُہٗ مَثَلُ الْحَیِّ وَالْمَیِّتِ۔ وَرَوَاہُ مُسْلِمٌ فَقَالَ مَثَلُ الْبَیْتِ الَّذِیْ یُذْکَرُ اللّٰہُ فِیْہِ وَالْبَیْتِ الَّذِیْ لَا یُذْکَرُ اللّٰہُ فِیْہِ مَثَلُ الْحَیِّ وَالْمَیِّتِ۔

( بخاری کتاب الدعوات باب فضل ذکر اللہ تعالیٰ ۔ مسلم کتاب الصلوٰۃ باب استحباب صلاۃ النافلۃ فی بیتہٖ وجوازھا فی المسجد )

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ذکرِ الٰہی کرنے والے اور ذکرِ الٰہی نہ کرنے والے کی مثال زندہ اور مُردہ کی طرح ہے یعنی جو ذکرِ الٰہی کرتا ہے وہ زندہ ہے اور جو نہیں کرتا وہ مُردہ ہے

مسلم کی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ گھر جن میں خدا تعالیٰ کا ذکر ہوتا ہے اور وہ گھر جن میں خدا تعالیٰ کا ذکر نہیں ہوتا، ان کی مثال زندہ اور مُردہ کی طرح ہے

۷۶ـــــ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا اَیُّھَا النَّاسُ ارْتَعُوْا فِیْ

رِيَاضِ الْجَنَّةِ۔ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ ؟ قَالَ مَجَالِسُ الذِّكْرِ قَالَ اغْدُوْا وَ رُوْحُوْا وَاذْكُرُوْا مَنْ كَانَ يُحِبُّ اَنْ يَعْلَمَ مَنْزِلَتَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى فَلْيَنْظُرْ كَيْفَ مَنْزِلَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى عِنْدَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰے يُنْزِلُ الْعَبْدَ مِنْهُ حَيْثُ اَنْزَلَهٗ مِنْ نَفْسِهٖ ۔ (قشیریہ باب الذکر ص۱۱۱)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا "اے لوگو! جنّت کے باغوں میں چرنے کی کوشش کرو" ہم نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! جنّت کے باغ سے کیا مراد ہے ؟ آپؐ نے فرمایا "ذکر کی مجالس جنّت کے باغ ہیں" آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ صبح اور شام کے وقت خصوصًا اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اُسے اس قدر و منزلت کا علم ہو جو اللہ تعالےٰ کے ہاں اس کی ہے تو وہ یہ دیکھے کہ اللہ تعالیٰ کے متعلق اس کا کیا تصوّر ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی ایسی ہی قدر کرتا ہے جیسی اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کی ہے۔

۷۷ــــــ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى مَلَا ئِكَةً سَيَّارَةً فُضُلًا يَتَّبِعُوْنَ مَجَالِسَ الذِّكْرِ فَاِذَا وَجَدُوْا مَجْلِسًا فِيْهِ ذِكْرٌ قَعَدُوْا مَعَهُمْ وَحَفَّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا بِاَجْنِحَتِهِمْ حَتّٰى

يَمْلَؤُا مَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ السَّمَآءِ الدُّنْيَا فَإِذَا تَفَرَّقُوْا عَرَجُوْا وَصَعِدُوْا إِلَى السَّمَآءِ قَالَ: فَيَسْأَلُهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ: مِنْ اَيْنَ جِئْتُمْ. فَيَقُوْلُوْنَ: جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عِبَادٍ لَكَ فِي الْاَرْضِ يُسَبِّحُوْنَكَ وَيُكَبِّرُوْنَكَ وَيُهَلِّلُوْنَكَ وَيَحْمَدُوْنَكَ وَيَسْئَلُوْنَكَ. قَالَ: وَمَاذَا يَسْأَلُوْنِيْ؟ قَالُوْا: يَسْئَلُوْنَكَ جَنَّتَكَ قَالَ وَهَلْ رَأَوْا جَنَّتِيْ؟ قَالُوْا: لَا اَىْ رَبِّ، قَالَ: فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا جَنَّتِيْ، قَالُوْا: وَيَسْتَجِيْرُوْنَكَ: قَالَ: وَمِمَّا يَسْتَجِيْرُوْنَنِيْ؛ قَالُوْا: مِنْ نَارِكَ يَا رَبِّ، قَالَ: وَهَلْ رَأَوْا نَارِيْ؛ قَالُوْا: لَا، قَالَ: فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا نَارِيْ؛ قَالُوْا: وَيَسْتَغْفِرُوْنَكَ: قَالَ: فَيَقُوْلُ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ فَاَعْطَيْتُهُمْ مَا سَأَلُوْا وَاَجَرْتُهُمْ مِمَّا اسْتَجَارُوْا قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ رَبِّ فِيْهِمْ فُلَانٌ عَبْدٌ خَطَّاءٌ اِنَّمَا مَرَّ فَجَلَسَ مَعَهُمْ؛ قَالَ: فَيَقُوْلُ: وَلَهٗ غَفَرْتُ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقٰى بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ۔

(مسلم كتاب الذكر باب فضل مجالس الذكر)

حضرت ابوہریرہ رضؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے کچھ بزرگ فرشتے گھومتے رہتے ہیں اور انہیں ذکر کی مجالس کی تلاش رہتی ہے۔ جب وہ کوئی ایسی مجلس پاتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہورہا ہو تو وہاں بیٹھ جاتے ہیں اور پروں سے اس کو ڈھانپ لیتے ہیں۔ ساری فضا ان کے اس سایۂ برکت سے معمور ہو جاتی ہے۔ جب لوگ اس مجلس سے اُٹھ جاتے ہیں تو وہ بھی

آسمان کی طرف چڑھ جاتے ہیں۔ وہاں اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے۔ حالانکہ وہ سب کچھ جانتا ہے۔ کہاں سے آئے ہو؟ وہ جواب دیتے ہیں۔ ہم تیرے بندوں کے پاس سے آئے ہیں جو تیری تسبیح کر رہے تھے، تیری بڑائی بیان کر رہے تھے، تیری عبادت میں مصروف تھے اور تیری حمد میں رطب اللسان تھے اور تجھ سے دعائیں مانگ رہے تھے۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ اس پر فرشتے عرض کرتے ہیں کہ وہ تجھ سے تیری جنت مانگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس پر کہتا ہے۔ کیا انہوں نے میری جنت دیکھی ہے؟ فرشتے کہتے ہیں۔ اے میرے رب انہوں نے تیری جنت دیکھی تو نہیں۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے: اُن کی کیا کیفیت ہوگی اگر وہ میری جنت کو دیکھ لیں۔ پھر فرشتے کہتے ہیں وہ تیری پناہ چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس پر کہتا ہے وہ کس چیز سے میری پناہ چاہتے ہیں؟ فرشتے اس پر کہتے ہیں تیری آگ سے وہ پناہ چاہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کیا انہوں نے میری آگ دیکھی ہے؟ فرشتے کہتے ہیں دیکھی تو نہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ اُن کا کیا حال ہوتا اگر وہ میری آگ کو دیکھ لیں؟۔ پھر فرشتے کہتے ہیں وہ تیری بخشش طلب کرتے تھے۔ اس پر اللہ تعالیٰ کہتا ہے میں نے انہیں بخش دیا اور انہیں وہ سب کچھ دیا جو انہوں نے مجھ سے مانگا اور میں نے

ان کو پناہ دی جس سے انہوں نے میری پناہ طلب کی۔ اس پر فرشتے کہتے ہیں: اے ہمارے ربّ! ان میں فلاں غلط کار شخص بھی تھا وہ وہاں سے گزرا اور اُن کو ذکر کرتے ہوئے دیکھ کر تماش بین کے طور پر ان میں بیٹھ گیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اس کو بھی بخش دیا کیونکہ یہ ایسے لوگ ہیں کہ انکے پاس بیٹھنے والا بھی محروم اور بدبخت نہیں رہتا۔

۷۸ — عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ جُلَسَائِنَا خَیْرٌ؟ قَالَ مَنْ ذَکَّرَکُمُ اللّٰہَ رُؤْیَتُہٗ وَزَادَ فِیْ عِلْمِکُمْ مَنْطِقُہٗ۔ وَذَکَّرَکُمْ بِالْاٰخِرَۃِ عَمَلُہٗ

(الترغیب والترھیب۔الترغیب فی مجالسۃ العلماء ص۱ بحوالہ ابو یعلیٰ۔)

حضرت عبداللہ بن عباس رضؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کس کے پاس بیٹھنا (دینی لحاظ سے) بہتر ہے آپؐ نے فرمایا۔ ایسے شخص کے پاس بیٹھنا مفید ہے جس کو دیکھنے کی وجہ سے تمہیں خدا یاد آوے۔ جسکی باتوں سے تمہارے علم میں اضافہ ہو اور جس کے عمل کو دیکھ کر تمہیں آخرت کا خیال آئے۔ (اور اپنے انجام کو بہتر بنانے کیلئے تم کوشش کرنے لگو۔)

۷۹ــــ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: یُصْبِحُ عَلٰی کُلِّ سُلَامٰی مِنْ اَحَدِکُمْ صَدَقَۃٌ فَکُلُّ تَسْبِیْحَۃٍ صَدَقَۃٌ، وَکُلُّ تَحْمِیْدَۃٍ صَدَقَۃٌ وَکُلُّ تَھْلِیْلَۃٍ صَدَقَۃٌ، وَکُلُّ تَکْبِیْرَۃٍ صَدَقَۃٌ، وَاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَۃٌ، وَنَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَرِ صَدَقَۃٌ، وَیُجْزِیُٔ مِنْ ذٰلِکَ رَکْعَتَانِ یَرْکَعُھُمَا مِنَ الضُّحٰی۔

(مسلم کتاب الصلوٰۃ باب استحباب صلوٰۃ الضحٰی ..الخ)

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے جسم کا ہر حصّہ نیکی اور صدقہ میں شامل ہو سکتا ہے۔ ہر تسبیح صدقہ ہے، الحمدللّٰہ کہنا صدقہ ہے۔ لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہ کہنا صدقہ ہے، تکبیر کہنا صدقہ ہے، نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے، برائی سے روکنا بھی صدقہ ہے۔ اور چاشت کے وقت دوؔ رکعت نماز پڑھنا ان سب نیکیوں کے برابر ہے۔

۸۰ــــ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ وَاَنَا مَعَہٗ حِیْنَ یَذْکُرُنِیْ فَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ نَفْسِہٖ ذَکَرْتُہٗ فِیْ نَفْسِیْ وَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ مَلَاٍ ذَکَرْتُہٗ فِیْ مَلَاٍ خَیْرٍ مِّنْھُمْ وَاِنِ اقْتَرَبَ اِلَیَّ شِبْرًا اِقْتَرَبْتُ اِلَیْہِ ذِرَاعًا وَاِنِ اقْتَرَبَ اِلَیَّ ذِرَاعًا اِقْتَرَبْتُ اِلَیْہِ بَاعًا وَاِنْ اَتَانِیْ یَمْشِیْ

اَتَيْتُهٗ هَرْوَلَةً ۔ ( ترمذی ابواب الدعوات )

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں بندے کے گمان کے مطابق سلوک کرتا ہوں ۔ جس وقت بندہ مجھے یاد کرتا ہے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں ۔ اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرے گا تو میں بھی اس کو اپنے دل میں یاد کروں گا ۔ اور اگر وہ میرا ذکر محفل میں کرے گا تو میں اس بندے کا ذکر اس سے بہتر محفل میں کروں گا ۔ اگر وہ میری جانب ایک بالشت بھر آئے گا تو میں اس کی طرف ایک ہاتھ جاؤں گا ۔ اگر میری طرف وہ ایک ہاتھ آئے گا تو میں اس کی طرف دو ہاتھ جاؤں گا ۔ اگر وہ میری طرف چل کر آئے گا تو میں اس کی طرف دوڑ کر جاؤں گا ۔

۸۱ــــ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰی كَنْزٍ مِنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ ؟ فَقُلْتُ : بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! قَالَ : لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۔ ( بخاری کتاب الدعوات باب قول لاحول ولاقوۃ الا باللہ )

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ کیا میں تجھے جنّت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ نہ بتاؤں ؟ ۔ میں نے عرض کیا ۔ اے اللہ کے رسولؐ ! مجھے ضرور بتائیے ۔ آپؐ نے فرمایا ۔ لاحول پڑھا کرو ۔ یعنی اللہ تعالےٰ

کی مدد کے بغیر نہ مجھ میں برائیوں سے بچنے کی طاقت ہے اور نہ نیکیوں کے کرنے کی قوّت۔

۸۲ــــ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خُبَيْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِقْرَأْ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ حِيْنَ تُمْسِيْ وَحِيْنَ تُصْبِحُ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَكْفِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ۔

(ابوداؤد کتاب الادب باب مایقول اذا اصبح)

حضرت عبداللہ بن خبیبؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا تم سورۃ اخلاص اور بعد کی دو سورتیں صبح وشام تین بار پڑھا کرو۔ یہ ذکر تجھے ہر چیز سے بے نیاز کر دے گا۔ یعنی اللہ تعالیٰ تمہاری تمام ضرورتوں کا متکفّل ہو جائے گا۔

۸۳ــــ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَجْهَرُوْنَ بِالتَّكْبِيْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُّهَا النَّاسُ ارْبَعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ اِنَّكُمْ لَسْتُمْ تَدْعُوْنَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا اِنَّكُمْ تَدْعُوْنَ سَمِيْعًا قَرِيْبًا وَهُوَ مَعَكُمْ۔

(مسلم کتاب الذکر استحباب خفض الصوت بالذکر)

حضرت ابو موسیٰؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے لوگ زور زور سے نعرۂ تکبیر لگانے لگے اس پر حضورؐ نے فرمایا۔ اے لوگو! میانہ روی اختیار کرو۔ نہ تو تم کسی بہرے کو بلا رہے ہو اور نہ ہی کسی ایسے کو جو موجود نہ ہو۔ تم ایسی ہستی کی بڑائی بیان کر رہے ہو جو سمیع ہے، تم سے قریب ہے اور تمہارے ساتھ ہے۔

۸۴ــــــ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: یَنْزِلُ رَبُّنَا کُلَّ لَیْلَةٍ اِلَی السَّمَاءِ الدُّنْیَا حَتّٰی یَبْقٰی ثُلُثُ اللَّیْلِ الْاٰخِرُ فَیَقُوْلُ: مَنْ یَّدْعُوْنِیْ فَاَسْتَجِیْبَ لَهٗ مَنْ یَّسْأَلُنِیْ فَاُعْطِیَهٗ وَمَنْ یَّسْتَغْفِرُنِیْ فَاَغْفِرَ لَهٗ۔

(ترمذی کتاب الدعوات)

حضرت ابوہریرۃؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہمارا ربّ ہر رات قریبی آسمان تک نزول فرماتا ہے جب رات کا تیسرا حصّہ باقی رہ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کون ہے جو مجھے پکارے تو میں اس کو جواب دوں! کون ہے جو مجھ سے مانگے تو میں اس کو دوں! کون ہے جو مجھ سے بخشش طلب کرے تو میں اسکو بخش دوں!

۸۵ــــــ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَقْرَبُ مَا یَکُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ

رَبِّهٖ وَهُوَ سَاجِدٌ فَاَكْثِرُوا الدُّعَآءَ۔

(مسلم کتاب الصلوٰۃ مایقول فی الرکوع والسجود)

حضرت ابوہریرۃؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انسان اپنے ربّ سے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جب وہ سجدے میں ہو اس لیے سجدہ میں بہت دعا کیا کرو۔

۸۶۔۔۔ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اللّٰہَ حَیِیٌّ کَرِیْمٌ یَسْتَحْیِیْ اِذَا رَفَعَ الرَّجُلُ اِلَیْہِ یَدَیْہِ اَنْ یَّرُدَّ ھُمَا صِفْرًا خَائِبَیْنِ

(ترمذی کتاب الدعوات)

حضرت سلمان فارسیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ بڑا حیا والا ، بڑا کریم اور سخی ہے۔جب بندہ اس کے حضور اپنے دونوں ہاتھ بلند کرتا ہے تو وہ ان کو خالی اور ناکام واپس کرنے سے شرماتا ہے یعنی صدقِ دل سے مانگی ہوئی دعا کو وہ ردّ نہیں کرتا بلکہ قبول فرماتا ہے۔

۸۷۔۔۔ عَنْ مَالِكِ بْنِ یَسَارٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰہَ فَاسْئَلُوْہُ بِبُطُوْنِ اَکُفِّکُمْ وَلَا تَسْئَلُوْہُ بِظُھُوْرِھَا وَفِیْ رِوَایَۃِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سَلُوا اللّٰہَ بِبُطُوْنِ اَکُفِّکُمْ وَلَا تَسْأَلُوْہُ

بِطُهُوْرِهَا فَإِذَا فَرَغْتُمْ فَامْسَحُوْا بِهَا وُجُوْهَكُمْ۔

(ابوداؤد کتاب الصلوۃ باب الدعاء)

حضرت مالک بن یسار رضؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم اللہ تعالیٰ سے دعا کرو تو دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں سامنے پھیلا کر مانگو۔ ہاتھوں کو الٹا کرکے نہ مانگو اور جب تم دعا کرکے فارغ ہو جاؤ تو دونوں ہاتھ اپنے چہرے پر پھیر لو۔

۸۸ــــ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یَسْتَجِیْبَ اللّٰهُ لَهٗ عِنْدَ الشَّدَائِدِ وَالْکُرَبِ فَلْیُکْثِرِ الدُّعَاءَ فِی الرَّخَاءِ۔

(ترمذی ابواب الدعوات باب دعوۃ المسلم مستجابۃ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تکالیف کے وقت اس کی دعاؤں کو قبول کرے تو اسے چاہیئے کہ وہ فراخی اور آرام کے وقت بکثرت دعا کرے۔

۸۹ــــ عَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا فَرَغَ مِنَ الصَّلٰوةِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا

اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔

(مسلم کتاب الصلوٰۃ باب استحباب الذکر بعد الصلوٰۃ)

حضرت مغیرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے اور سلام پھیر دیتے تو یہ ذکر کرتے۔ "اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ ایک ہے اسکا کوئی شریک نہیں، وہی بادشاہ ہے، وہی مستحقِ حمد و ثناء ہے اور ہر چیز پر قادر ہے۔ اے میرے اللہ جو تُو دے اُسے کوئی روک نہیں سکتا اور جو تُو روکے اُسے کوئی دے نہیں سکتا۔ کسی مالدار اور طاقتور کو اس کا مال اور اُسکی طاقت تجھ سے نہیں بچا سکیں گے اور نہ ہی کوئی فائدہ دے سکیں گے۔"

۹۰ــــ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُوْلُ فِي صَبَاحِ كُلِّ يَوْمٍ وَّ مَسَاۤءِ كُلِّ لَيْلَةٍ : بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاۤءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اِلَّا لَمْ يَضُرَّهٗ شَیْءٌ۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب فی الدعاء اذا اصبح)

حضرت عثمانؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص روزانہ صبح و شام تین بار یہ دعا مانگتا ہے کہ میں اس اللہ تعالیٰ کے نام کی مدد چاہتا ہوں جس کے نام کے ہوتے

ہوئے زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی ، وہ دعاؤں کو سننے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے ۔ تو اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکے گی ۔

۹۱ــــ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ : قَلَّمَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ یَقُوْمُ مِنْ مَجْلِسٍ حَتّٰی یَدْعُوَ بِھٰؤُلَاءِ الدَّعْوَاتِ لِاَصْحَابِہٖ: اَللّٰھُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْیَتِکَ مَا یَحُوْلُ بِہٖ بَیْنَنَا وَ بَیْنَ مَعَاصِیْکَ ، وَ مِنْ طَاعَتِکَ مَا تُبَلِّغُنَا بِہٖ جَنَّتَکَ ، وَمِنَ الْیَقِیْنِ مَا تُھَوِّنُ بِہٖ عَلَیْنَا مَصَآئِبَ الدُّنْیَا وَ مَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا ، وَاَبْصَارِنَا ، وَ قُوَّتِنَا مَا اَحْیَیْتَنَا وَاجْعَلْہُ الْوَارِثَ مِنَّا ، وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلٰی مَنْ ظَلَمَنَا ، وَانْصُرْنَا عَلٰی مَنْ عَادَانَا ، وَ لَا تَجْعَلْ مُصِیْبَتَنَا فِیْ دِیْنِنَا ، وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْیَا اَکْبَرَ ھَمِّنَا وَ لَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا ، وَلَا تُسَلِّطْ عَلَیْنَا مَنْ لَّا یَرْحَمُنَا ۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب فی جامع الدعوات ص۱۸۸)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کبھی کسی مجلس سے اُٹھتے تو آپؐ دعا کرتے : اے میرے اللہ ! تو ہمیں اپنا خوف عطا کر جسے تو ہمارے اور گناہوں کے درمیان روک بنادے اور ہم سے تیری نافرمانی سرزد نہ ہو اور ہمیں اطاعت کا وہ مقام عطا کر جس کی وجہ سے تو ہمیں جنّت میں پہنچا دے اور اتنا یقین بخش کہ جس کی وجہ سے دنیا کے

مصائب تو ہم پر آسان کردے ۔ اے میرے اللہ! ہمیں اپنے کانوں، اپنی آنکھوں اور اپنی طاقتوں سے زندگی بھر صحیح صحیح فائدہ اٹھانے کی توفیق دے اور ہمیں اس بھلائی کا وارث بنا ۔ اور جو ہم پر ظلم کرے اُس سے تو ہمارا انتقام لے ۔ جو ہم سے دشمنی رکھتا ہے اُس کے برخلاف ہماری مدد فرما ۔ اور دین میں کسی ابتلا کے آنے سے بچا ۔ اور ایسا کر کہ دنیا ہمارا سب سے بڑا غم اور فکر نہ ہو اور نہ یہ دنیا ہمارا مبلغ علم ہو یعنی ہمارے علم کی پہنچ صرف دنیا تک ہی محدود نہ ہو ۔ اور ایسے شخص کو ہم پر مسلط نہ کر جو ہم پر رحم نہ کرے اور مہربانی سے پیش نہ آئے ۔

۹۲ــــ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَیْتِہٖ قَالَ: بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ اَوْ اَزِلَّ اَوْ اُزَلَّ ، اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ ، اَوْ اَجْھَلَ اَوْ یُجْھَلَ عَلَیَّ۔

(ابو داؤد کتاب الادب باب ما یقول الرجل اذا خرج من بَیْتِہٖ)

حضرت اُمِّ سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر سے نکلتے تو یہ دعا پڑھتے ۔ اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ پر توکّل کرتا ہوں ۔ اے میرے اللہ! میں گمراہ ہونے سے تیری پناہ مانگتا ہوں ۔ اسی طرح گمراہ کیے جانے سے بھی ۔ پھسلنے اور پھسلائے جانے سے تیری پناہ مانگتا

ہوں ۔ ظالم اور مظلوم بننے سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور اس بات سے بھی کہ میں کسی سے جہالت سے پیش آؤں اور اس پر زیادتی کروں یا مجھ سے ایسا ناروا سلوک کیا جائے۔

۹۳۔۔۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ اَسْأَلُكَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَ الْعَفَافَ وَالْغِنٰى ۔ (مسلم کتاب الذکر باب التعوذ من شر ما عمل)

حضرت عبداللہ رضؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے ۔ اے میرے اللہ! میں تجھ سے ہدایت طلب کرتا ہوں ۔ تقوٰی اور عفّت مانگتا ہوں ۔ مجھے فارغ البالی عطا کر اور ہر دوسرے سے بے نیاز کردے۔

۹۴۔۔۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَصَفَتِ الرِّيْحُ قَالَ : اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ اَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَ خَيْرَ مَا فِيْهَا وَ خَيْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَ شَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ ۔

(مسلم کتاب العیدین باب التعوذ عند رویۃ الریح، ترمذی)

حضرت عائشہ رضؓ بیان کرتی ہیں کہ جب آندھی آتی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا کرتے ۔ اے میرے خدا! تجھ سے اس آندھی کی خیر چاہتا ہوں اور وہ بھلائی چاہتا ہوں جو اس میں ہے اور جس کے لیے اسے بھیجا گیا ہے ۔ اور میں تجھ سے اس

آندھی کے شَر سے پناہ چاہتا ہوں اور اس نقصان سے پناہ چاہتا ہوں جو اس میں مخفی ہے اور جن شرانگیز اور نقصان دہ حالات کے لیے اسے بھیجا گیا ہے ان سے بھی پناہ چاہتا ہوں۔

**۹۵**۔۔۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اِسْتَأْذَنْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْعُمْرَةِ فَاَذِنَ لِیْ وَقَالَ: لَا تَنْسَنَا یَا اُخَیَّ مِنْ دُعَائِكَ۔ فَقَالَ كَلِمَةً مَا یَسُرُّنِیْ اَنَّ لِیْ بِهَا الدُّنْیَا۔

(ترمذی کتاب الدعوات، مسند احمد ص۲۹، ص۵۹)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عُمرہ کے لیے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت چاہی۔ آپؐ نے اجازت مرحمت فرمائی اور ساتھ ہی فرمایا۔ میرے بھائی! ہمیں اپنی دعاؤں میں نہ بھُولنا۔ حضرت عمرؓ کہتے تھے حضورؐ کی اس بات سے مجھے اتنی خوشی ہوئی کہ اگر اس کے بدلے میں مجھے ساری دنیا مل جائے تو اتنی خوشی نہ ہو۔

**۹۶**۔۔۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَكَّ فِیْهِنَّ: دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ، وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلٰی وَلَدِهٖ۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب ماذکر فی دعوة المسافر)

حضرت ابوہریرۃؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین دعائیں بلاشک قبول ہوتی ہیں۔ مظلوم کی دُعا، مسافر کی دُعا اور باپ کی بیٹے کے متعلق دُعا۔

---

# دُرود شریف کی اہمیت

۹۷ــــ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ اَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ اِلَّا رَدَّ اللّٰهُ عَلَيَّ رُوْحِیْ اَرُدُّ عَلَيْهِ السَّلَامَ۔

(ابوداؤد کتاب المناسک باب زیارۃ القبور)

حضرت ابوہریرۃؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بھی مجھ پر سلام بھیجے گا اس کا جواب دینے کیلئے اللہ تعالیٰ میری رُوح کو واپس لوٹا دیگا تاکہ میں اس کے سلام کا جواب دے سکوں۔ (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجنے والے کو اس درود کا ایسا اجر اور ثواب ملے گا جیسے خود حضورؐ سلام و درود کا جواب مرحمت فرما رہے ہوں)

۹۸ــــ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ

عَلِمْنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ ؟ قَالَ: قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ - اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ-

(مسلم کتاب الصلوۃ باب الصلوۃ علی النبی ، بخاری)

حضرت کعبؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب ہمارے ہاں تشریف لائے تو ہم نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسولؐ! ہمیں یہ تو معلوم ہے کہ آپؐ پر سلام کس طرح بھیجا جائے لیکن یہ پتہ نہیں کہ آپؐ پر درُود کیسے بھیجیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ تم مجھ پر اس طرح درود بھیجا کرو۔ اے ہمارے اللہ! تُو محمدؐ اور محمدؐ کی آل پر درود بھیج جس طرح تُو نے ابراہیمؑ کی آل پر درود بھیجا اے ہمارے اللہ! تُو محمدؐ اور محمدؐ کی آل کو برکت عطا کر جس طرح تُو نے ابراہیمؑ کی آل کو برکت عطا کی۔ تُو حمد والا اور بزرگی والا ہے

۹۹ـــــ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُوْ فِيْ صَلٰوتِهٖ لَمْ يُمَجِّدِ اللّٰهَ تَعَالٰى ، وَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَجِلَ هٰذَا ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَهٗ - اَوْ لِغَيْرِهٖ - اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِتَحْمِيْدِ رَبِّهٖ سُبْحَانَهٗ وَالثَّنَآءِ عَلَيْهِ ، ثُمَّ يُصَلِّيْ عَلَى النَّبِيِّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَدْعُوْ بَعْدُ بِمَا شَآءَ۔

(ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب الدعا)

حضرت فضالہؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو نماز میں دعا کرتے ہوئے سُنا۔ نہ اُس نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی اور نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درُود بھیجا۔ اس پر آپؐ نے فرمایا۔ اس نے جلد بازی سے کام لیا ہے اور صحیح طریق سے دعا نہیں کی۔ آپؐ نے اس شخص کو بلایا اور فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی نماز میں دعا کرنے لگے تو پہلے اپنے ربّ کی حمد وثناء کرے، پھر نبی کریمؐ پر درود بھیجے اس کے بعد حسب منشاء دعا کرے۔

---

# رضائے الٰہی اور قُربِ خُداوندی کے حصُول کی کوشش

۱۰۰۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ حَتّٰى تَتَفَطَّرُ قَدَمَاهُ فَقُلْتُ لَهُ: لِمَ تَصْنَعُ هٰذَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَقَدْ غَفَرَاللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ؟ قَالَ: اَفَلَا اُحِبُّ اَنْ اَكُوْنَ عَبْدًا شَكُوْرًا۔ (بخاری کتاب التفسیر سورۃ الفتح، مسلم)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اُٹھ کر نماز پڑھتے یہاں تک کہ آپؐ کے پاؤں متورّم ہو کر پھٹ جاتے ۔ ایک دفعہ میں نے آپؐ سے عرض کی اے اللہ کے رسولؐ ! آپ کیوں اتنی تکلیف اٹھاتے ہیں جب کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے اگلے پچھلے سب قصور معاف فرما دیئے ہیں یعنی ہر قسم کی غلطیوں اور لغزشوں سے محفوظ رکھنے کا ذمّہ لے لیا ہے ۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا ۔ کیا میں یہ نہ چاہوں کہ اپنے رب کے فضل و احسان پر اس کا شکر گزار بندہ بنوں ۔

۱۰۱ــــ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ كَعْبٍ اِلْاَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَادِمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ اَهْلِ الصُّفَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ : كُنْتُ اَبِيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْتُهُ بِوَضُوْئِهِ وَحَاجَتِهِ فَقَالَ : سَلْنِيْ فَقُلْتُ ، اَسْأَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ : اَوَ غَيْرَ ذٰلِكَ ؟ قُلْتُ هُوَ ذَاكَ قَالَ : فَاَعِنِّيْ عَلٰى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ ۔“ (مسلم باب فضل السجود والحث علیہ)

حضرت ربیعہؓ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم اور اہل الصفّہ میں سے ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ رات کو میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کے لیے آپؐ کے گھر سویا کرتا تھا ۔ رات کو اُٹھ کر آپؐ کے وضو کا پانی لاتا اور دوسرے کام کاج

کرتا ۔ ایک دن آپؐ نے فرمایا ۔ مجھ سے کچھ مانگنا ہے تو مانگ لو۔ میں نے کہا ۔ میں اس دعا کے لیے آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ جنّت میں بھی آپؐ کا ساتھ میسّر ہو ۔ حضورؐ نے فرمایا ۔ اس کے علاوہ بھی کچھ اور چاہیئے ؟ میں نے کہا ۔ بس یہی کافی ہے اس پر آپؐ نے فرمایا ۔ میں دعا کروں گا ۔ لیکن کثرتِ سجود وصلوٰۃ سے تم بھی اس بارہ میں میری مدد کرو ۔

۱۰۲۔۔۔ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، فِیْمَا یَرْوِیْہِ عَنْ رَبِّہٖ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ: اِذَا تَقَرَّبَ الْعَبْدُ اِلَیَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ اِلَیْہِ ذِرَاعًا، وَاِذَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْہُ بَاعًا، وَاِذَا اَتَانِیْ یَمْشِیْ اَتَیْتُہٗ ھَرْوَلَۃً۔

(مسلم کتاب الذکر و الدعاء، باب فضل الذکر)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ربّ کی طرف سے بطور حدیثِ قدسی بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ جب بندہ ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہو جاتا ہوں ۔ جب وہ ایک ہاتھ میرے قریب ہوتا ہے تو میں دو ہاتھ اس کے قریب ہوجاتا ہوں اور جب وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اسکی طرف دوڑتے ہوئے جاتا ہوں ۔

۱۰۳۔۔۔ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہ عَنْہُ قَالَ : قَالَ النَّبِیُّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ : مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا اَوْ اَزِيْدُ ، وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَجَزَآءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِثْلُهَا اَوْ اَغْفِرُ ـ وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّيْ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا ، وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّيْ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا ، وَمَنْ اَتَانِيْ يَمْشِيْ اَتَيْتُهٗ هَرْوَلَةً وَمَنْ لَقِيَنِيْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطِيْئَةً لَا يُشْرِكُ بِيْ شَيْئًا لَقِيْتُهٗ بِمِثْلِهَا مَغْفِرَةً۔

(مسلم کتاب الذکر باب فضل الذکر والدعآء)

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص کوئی نیکی کرتا ہے اس کو دس گنا بلکہ اس سے بھی زیادہ ثواب مَیں دوں گا ۔ اور اگر وہ برائی کرتا ہے تو اس کو اس بُرائی کے برابر سزا دوں گا یا اُسے بخش دوں گا ۔

اور جو شخص ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے میں ایک گز اُس کے قریب ہوتا ہوں اور جو ایک گز میرے قریب ہوتا ہے میں دو[۲] گز اس سے قریب ہوتا ہوں ۔ اور جو میرے پاس چلتے ہوئے آتا ہے میں اس کے پاس دوڑتے ہوئے جاتا ہوں اور اگر کوئی شخص دنیا بھر کے گناہ لے کر میرے پاس آئے گا بشرطیکہ اس نے میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہو تو میں اس کے ساتھ اتنی ہی بڑی مغفرت اور بخشش سے پیش آؤں گا اور اسے معاف کردوں گا۔

# توجہ اِلَی اللہ تقدیر اور راضی بہ رضا رہنے کا مفہوم

۱۰۴۔۔۔۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ: يَا غُلَامُ إِنِّيْ أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ: اِحْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ اِحْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ، إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللّٰهَ وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَاعْلَمْ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلٰى أَنْ يَّنْفَعُوْكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوْكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ لَكَ، وَإِنِ اجْتَمَعُوْا عَلٰى أَنْ يَّضُرُّوْكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوْكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ، رُفِعَتِ الْأَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ۔ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِحْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ أَمَامَكَ، تَعَرَّفْ إِلَى اللّٰهِ فِي الرَّخَاءِ يَعْرِفْكَ فِي الشِّدَّةِ، وَاعْلَمْ أَنَّ مَا أَخْطَأَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيْبَكَ، وَمَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ: وَاعْلَمْ أَنَّ النَّصْرَ مَعَ الصَّبْرِ، وَأَنَّ الْفَرَجَ مَعَ الْكَرْبِ، وَأَنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا۔ (ترمذی ابواب صفة القيمة)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ جبکہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سواری پر بیٹھا تھا۔ آپؐ نے فرمایا۔ اے برخوردار! میں تجھے چند باتیں بتاتا ہوں۔ اوّل یہ کہ تُو اللہ تعالیٰ کا خیال رکھ، اللہ تعالیٰ تیرا خیال رکھے گا۔ تُو اللہ تعالیٰ

پر نگاہ رکھ تُو اسے اپنے پاس پائے گا۔ جب کوئی چیز مانگنی ہو تو اللہ تعالیٰ سے مانگ۔ اگر مدد مانگنی ہو تو اللہ تعالیٰ سے مانگ اور سمجھ لے کہ اگر سارے لوگ اکٹھے ہو کر تجھے فائدہ پہنچانا چاہیں تو وہ تجھے کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچا سکتے سوائے اس کے کہ اللہ چاہے اور تیری قسمت میں فائدہ لکھ دے۔ اور اگر وہ تجھے نقصان پہنچانے پر اتفاق کریں تو تجھے نقصان نہیں پہنچا سکیں گے سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ تیری قسمت میں نقصان لکھ دے۔ قلمیں اٹھا کر رکھ دی گئی ہیں اور صحیفۂ تقدیر خشک ہو چکا ہے۔

ایک اور روایت میں ہے کہ حضورؐ نے فرمایا اللہ تعالےٰ پر نگاہ رکھ۔ تُو اسے اپنے سامنے پائے گا۔ تو اللہ تعالےٰ کو خوشحالی میں پہچان اللہ تعالیٰ تجھے تنگدستی میں پہچانے گا اور سمجھ لے کہ جو تجھ سے چُوک گیا اور تجھ تک نہیں پہنچ سکا، وہ تیرے نصیب میں نہیں تھا اور جو تجھ کو مل گیا وہ تجھے ملے بغیر رہ نہیں سکتا تھا۔ کیونکہ تقدیر کا لکھا یونہی تھا۔ جان لو کہ (اللہ تعالیٰ کی) مدد صبر کرنے کے ساتھ ہے اور خوشی بے چینی کے ساتھ ملی ہوئی ہے اور ہر تنگی کے بعد یُسر اور آسانی کے دن آتے ہیں۔

۱۰۵ــــ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَرَجَ اِلَى الشَّامِ حَتّٰى

اِذَاكَانَ بِسَرْغَ لَقِيَهُ أُمَرَاءُ الْاَجْنَادِ أَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ
وَأَصْحَابُهُ فَاَخْبَرُوْهُ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِأَرْضِ الشَّامِ۔
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ عُمَرُ : اُدْعُ لِيَ الْمُهَاجِرِيْنَ الْاَوَّلِيْنَ
فَدَعَاهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ وَأَخْبَرَهُمْ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ
بِالشَّامِ فَاخْتَلَفُوا فَقَالَ بَعْضُهُمْ : قَدْ خَرَجْتَ لِاَمْرٍ وَلَا
نَرٰى أَنْ تَرْجِعَ عَنْهُ ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ مَعَكَ بَقِيَّةُ النَّاسِ
وَأَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَرٰى أَنْ
تُقْدِمَهُمْ عَلٰى هٰذَا الْوَبَاءِ ، فَقَالَ ارْتَفِعُوْا عَنِّيْ ثُمَّ قَالَ :
اُدْعُوْا لِيَ الْاَنْصَارَ فَدَعَوْتُهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ فَسَلَكُوْا سَبِيْلَ
الْمُهَاجِرِيْنَ وَاخْتَلَفُوْا كَاخْتِلَافِهِمْ فَقَالَ ارْتَفِعُوْا عَنِّيْ ،
ثُمَّ قَالَ : اُدْعُ لِيْ مَنْ كَانَ هٰهُنَا مِنْ مَشِيْخَةِ قُرَيْشٍ مِنْ
مُهَاجِرَةِ الْفَتْحِ ، فَدَعَوْتُهُمْ فَلَمْ يَخْتَلِفْ مِنْهُمْ عَلَيْهِ
رَجُلَانِ فَقَالُوْا : نَرٰى اَنْ تَرْجِعَ بِالنَّاسِ وَلَا تُقْدِمُهُمْ عَلٰى
هٰذَا الْوَبَاءِ فَنَادٰى عُمَرُ فِي النَّاسِ إِنِّيْ مُصَبِّحٌ عَلٰى ظَهْرٍ
فَأَصْبِحُوْا عَلَيْهِ قَالَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ : أَفِرَارًا مِنْ
قَدَرِ اللّٰهِ ، فَقَالَ عُمَرُ لَوْ غَيْرُكَ قَالَهَا يَا أَبَا عُبَيْدَةَ : نَعَمْ
نَفِرُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ اِلٰى قَدَرِ اللّٰهِ ، أَرَأَيْتَ لَوْكَانَ لَكَ إِبِلٌ
هَبَطَتْ وَادِيًا لَهُ عَدْوَتَانِ إِحْدَاهُمَا خَصِبَةٌ وَالْاُخْرٰى
جَدْبَةٌ أَلَيْسَ إِنْ رَعَيْتَ الْخَصِبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللّٰهِ ؟

اِنْ رَعَيْتَ الْجَدْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللّٰهِ ؟ قَالَ فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَكَانَ مُتَغَيِّباً فِيْ بَعْضِ حَاجَتِهٖ فَقَالَ : إِنَّ عِنْدِيْ فِيْ هٰذَا عِلْمًا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : اِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدِمُوْا عَلَيْهِ وَاِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ۔ قَالَ فَحَمِدَ اللّٰهَ عُمَرُ ثُمَّ انْصَرَفَ ۔ (بخاری کتاب الطِبّ ۔باب ما یذکر فی الطّاعون)

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطابؓ شام کے علاقہ میں آئے ہوئے تھے ۔ جب آپ سَرَغ نامی مقام میں پہنچے تو فوجوں کے سردار حضرت ابوعبیدہؓ اور اُن کے ساتھی آپ کی پیشوائی کے لیے آئے ۔ وہیں آپ کو خبر ملی کہ شام کے علاقہ میں طاعون کی وباء پھیلی ہوئی ہے ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ حضرت عمرؓ نے مجھے فرمایا کہ مہاجرین کو بلائیے ۔چنانچہ ابن عباس انکو بلا لائے اور حضرت عمرؓ نے ان سے مشورہ کیا بعض نے کہا کہ آپ یہاں فوجوں کا جائزہ لینے اور اُن سے ملنے آئے ہیں ملے بغیر آپ چلے گئے تو اس کا اچھا اثر نہیں ہوگا ۔ دوسروں نے اس سے اختلاف کیا اور کہا ۔آپ کے ساتھ صحابہ کی ایک خاصی تعداد ہے ہم یہ مناسب نہیں سمجھتے کہ آپ ان کو لے کر وباء زدہ علاقہ میں جائیں ۔آپ نے ان کا اختلافی مشورہ سُن کر فرمایا اچھا آپ جائیے ۔ پھر آپ نے انصار کو بلایا جب

وہ آگئے اور آپ نے مشورہ شروع کیا تو وہ بھی مہاجرین کی طرح مختلف الرّائے تھے۔ آپ نے ان کا مشورہ سُن کر فرمایا اچھا آپ جایئے۔ پھر مجھے فرمایا کہ قریش کے ان شیوخ (بزرگوں) کو بلایئے جو فتح مکّہ کے موقع پر یا اس کے بعد ہجرت کر کے آئے ہیں چنانچہ ابن عباسؓ انکو بلا لائے۔ سب نے متفقہ رائے دی کہ آگے جانے کی بجائے آپکو واپس جانا چاہیئے۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے ان کے متفقہ فیصلہ کو پسند فرمایا اور یہ اعلان کرنے کیلئے کہا کہ ہم کل صبح صبح روانہ ہونگے قافلہ والے صبح چلنے کیلئے تیار رہیں۔ حضرت عمرؓ کا یہ فیصلہ سن کر حضرت ابوعبیدہؓ نے کہا۔ کیا امیرالمومنین اللہ کی تقدیر سے راہِ فرار اختیار کر رہے ہیں؟ حضرت عمرؓ نے جواب دیا۔ ابوعبیدہ یہ بات کسی دوسرے کو کہنی چاہیئے تھی آپ جیسے سمجھدار قائد سے اسکی توقع نہ تھی۔ ہاں میں اللہ کی تقدیر سے اللہ کی تقدیر کی طرف فرار ہو رہا ہوں۔ دیکھیں اگر آپ اپنے اونٹ ایک ایسی وادی میں چرنے کیلئے لے آئیں جسکا ایک کنارہ سرسبز و شاداب ہے اور دوسرا بنجر خشک آپ اپنے جانور وادی کے جس کنارہ پر چرائیں گے وہ اللہ کی تقدیر ہی ہوگی آپ کا کوئی فیصلہ اسکی تقدیر کے دائرہ سے باہر نہیں ہوگا۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اپنے کام سے کہیں گئے ہوئے

تھے وہ مشورہ میں شریک نہیں تھے آپ کو جب اس صورتِ حال کا علم ہوا تو آپ نے بیان کیا کہ انہیں اس سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ارشاد معلوم ہے آپؐ نے فرمایا کہ:
وباءزدہ علاقہ میں لوگوں کو نہیں جانا چاہیئے اور جو لوگ وہاں رہ رہے ہیں انہیں وباء کے خوف سے بھاگ کر دوسرے علاقوں میں نہیں جانا چاہیئے اس طرح ان علاقوں میں بھی بے چینی بڑھے گی۔ حضرت عمرؓ یہ روایت سن کر بہت خوش ہوئے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ صحیح فیصلہ کی توفیق ملی۔ پھر آپؓ وہیں سے واپس چلے آئے۔

---

# یقین، توکّل اور توفیقِ الٰہی

۱۰۶۔ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ غَزَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَلَمَّا قَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَفَلَ مَعَہٗ فَاَدْرَکَتْھُمُ الْقَائِلَۃُ فِیْ وَادٍ کَثِیْرِ الْعِضَاہِ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِی الْعِضَاہِ یَسْتَظِلُّوْنَ بِالشَّجَرِ وَ نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَحْتَ سَمُرَۃٍ فَعَلَّقَ بِھَا سَیْفَہٗ

وَنِمْنَا نَوْمَةً فَإِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَدْعُوْنَا وَإِذَا عِنْدَهُ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ : اِنَّ هٰذَا اخْتَرَطَ عَلَيَّ سَيْفِيْ وَ اَنَا نَائِمٌ فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ فِيْ يَدِهٖ صَلْتًا قَالَ : مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّيْ ؟ قُلْتُ : اَللّٰهُ، ثَلَاثًا ۔ وَلَمْ يُعَاقِبْهُ وَجَلَسَ ، وَفِيْ رِوَايَةٍ : قَالَ جَابِرٌ : كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِذَاتِ الرِّقَاعِ فَإِذَا اَتَيْنَا عَلٰى شَجَرَةٍ ظَلِيْلَةٍ تَرَكْنَاهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَسَيْفُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَلَّقٌ بِالشَّجَرَةِ فَاخْتَرَطَهُ فَقَالَ تَخَافُنِيْ ؟ قَالَ لَا ـ فَقَالَ فَمَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّيْ ؟ قَالَ : اَللّٰهُ ؛ فَسَقَطَ السَّيْفُ مِنْ يَدِهٖ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّيْفَ فَقَالَ مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّيْ ؟ فَقَالَ : كُنْ خَيْرَ اٰخِذٍ فَقَالَ: تَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ؟ قَالَ لَا وَلٰكِنِّيْ اُعَاهِدُكَ اَنْ لَا اُقَاتِلَكَ وَلَا اَكُوْنَ مَعَ قَوْمٍ يُقَاتِلُوْنَكَ فَخَلّٰى سَبِيْلَهُ فَاَتٰى اَصْحَابَهُ فَقَالَ : جِئْتُكُمْ مِنْ عِنْدِ خَيْرِ النَّاسِ ۔ (بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ ذات الرقاع)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنگی مہم پر گئے جب حضورؐ صحابہ کے ساتھ واپس آ رہے تھے کہ قافلہ ایک روز دوپہر کو ایک ایسی وادی

میں پہنچا جہاں بہت سے کانٹے دار درختوں کے جھنڈ تھے۔ آپؐ نے وہیں پڑاؤ فرمایا۔ اور لوگ بکھر کر مختلف درختوں کے سائے میں آرام کے لیے چلے گئے۔ آنحضرتؐ نے ایک کیکر کے درخت کے نیچے آرام فرمایا اور اپنی تلوار اس کے ساتھ لٹکا دی۔ ہم سب سو گئے اچانک کیا سنتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں بلا رہے ہیں۔ جب ہم آپؐ کے پاس پہنچے تو دیکھا کہ وہاں آپؐ کے پاس ایک دیہاتی آدمی کھڑا ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ اس نے سوتے میں مجھ پر میری تلوار سونت لی تھی اور جب میں بیدار ہوا تو وہ تلوار اس کے ہاتھ میں لہرا رہی تھی۔ یہ مجھ سے کہنے لگا کہ بتا تجھے کون بچا سکتا ہے؟ میں نے تین بار اللہ۔ اللہ۔ اللہ کہا۔ اس پر تلوار اس کے ہاتھ سے گر گئی اور وہ کچھ بھی نہ کر سکا۔ حضورؐ نے اسے کوئی سزا نہ دی۔

ایک اور روایت میں جابرؓ کہتے ہیں کہ غزوہ ذات الرقاع کا واقعہ ہے کہ ایک دن ہم ایک جگہ سایہ دار درختوں کے پاس پہنچے اور وہاں آرام کرنے کا فیصلہ ہوا۔ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آرام کے لیے ایک سایہ دار درخت منتخب کیا۔ آپؐ آرام فرما رہے تھے کہ اچانک ایک مشرک وہاں آ پہنچا۔ آپؐ کی تلوار درخت سے لٹک رہی تھی اور آپؐ سوئے ہوئے تھے اس نے تلوار سونت لی اور حضورؐ کو جگا کر کہنے لگا۔

تم مجھ سے ڈرتے نہیں ؟ حضورؐ نے اسے جواب دیا۔ نہیں۔ اس نے کہا مجھ سے تمہیں کون بچا سکتا ہے ؟ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ۔ حضورؐ کے اس جواب کا اس کافر پر ایسا رُعب پڑا کہ تلوار اس کے ہاتھ سے گر پڑی۔ حضورؐ نے تلوار اٹھائی اور فرمایا۔ اب مجھ سے تجھے کون بچا سکتا ہے ؟ اس پر وہ بدّو گھبرا گیا اور کہنے لگا آپؐ درگزر فرماویں۔ آپؐ نے فرمایا۔کیا تُو گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور مَیں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ اس نے جواب دیا۔ میں یہ نہیں مانتا لیکن میں آپؐ سے عہد کرتا ہوں کہ آئندہ آپؐ سے کبھی نہیں لڑوں گا۔ اور نہ ان لوگوں کے ساتھ شامل ہوں گا جو آپؐ سے لڑتے ہیں۔ آپؐ نے اسے آزاد فرما دیا۔ اور وہ اپنے ساتھیوں سے جا ملا اور ان کو بتایا کہ میں ایسے شخص کے پاس سے آیا ہوں جو دنیا میں سے سب سے بہتر ہے۔

---

## تقویٰ و طہارت اور شبہات سے اجتناب

۱۰۷ــــــ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ : اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ

لَعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ ۔ (مسلم کتاب الزھد والرقاق)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا۔ اللہ تعالیٰ اس انسان سے محبت کرتا ہے جو پرہیزگار ہو، بے نیاز ہو، گمنامی اور گوشہ نشینی کی زندگی بسر کرنیوالا ہو۔

۱۰۸— عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَکْرَمُ النَّاسِ؟ قَالَ اَتْقَاهُمْ، فَقَالُوْا لَیْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ قَالَ: فَیُوْسُفُ نَبِیُّ اللّٰهِ بْنُ نَبِیِّ اللّٰهِ بْنِ نَبِیِّ اللّٰهِ بْنِ خَلِیْلِ اللّٰهِ، قَالُوْا: لَیْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ، قَالَ: فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُوْنِیْ؟ خِیَارُهُمْ فِی الْجَاهِلِیَّةِ خِیَارُهُمْ فِی الْاِسْلَامِ اِذَا فَقِهُوْا۔

(بخاری کتاب الانبیاء باب قول اللہ تعالیٰ کان یوسف و اخوتہ اٰیات للسائلین)

حضرت ابوہریرۃ رضؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ لوگوں میں سے زیادہ عزت والا کون ہے؟ حضورؐ نے فرمایا۔ لوگوں میں سے جو زیادہ متقی ہے۔ صحابہ رضؓ نے عرض کیا ہم روحانی اعزاز کے متعلق نہیں پوچھ رہے۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت یوسفؑ جو اللہ تعالیٰ کے نبی کے بیٹے تھے اور اللہ تعالیٰ کے نبی (اسحٰقؑ) کے پوتے اور خلیل اللہ کے پڑپوتے تھے۔ صحابہ رضؓ نے عرض کیا۔ ہم اس کے

متعلق بھی نہیں پوچھ رہے۔ حضورؐ نے فرمایا تو کیا تم عرب کے اعلیٰ خاندانوں کے متعلق پوچھ رہے ہو؟ ان میں سے جو جاہلیت میں معزز تھے اسلام میں بھی معزز ہیں بشرطیکہ وہ دین کو سمجھتے اور اس کا فہم رکھتے ہوں۔

۱۰۹۔۔۔ عَنْ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: جِئْتَ تَسْأَلُ عَنِ الْبِرِّ؟ قُلْتُ: نَعَمْ۔ فَقَالَ: اِسْتَفْتِ قَلْبَکَ، اَلْبِرُّ مَا اطْمَأَنَّتْ اِلَیْہِ النَّفْسُ وَاطْمَأَنَّ اِلَیْہِ الْقَلْبُ، وَالْاِثْمُ مَا حَاکَ فِی النَّفْسِ وَتَرَدَّدَ فِی الصَّدْرِ وَاِنْ اَفْتَاکَ النَّاسُ وَاَفْتَوْکَ۔ (مسند احمد ص۲۲۸-۲۲۷ ج۴)

حضرت وابصہ بن معبدؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ نے فرمایا۔ کیا تم نیکی کے متعلق پوچھنے آئے ہو؟ میں نے عرض کیا ہاں یارسول اللہ آپؐ نے فرمایا۔ اپنے دل سے پوچھ۔ نیکی وہ ہے جس پر تیرا دل اور تیرا جی مطمئن ہو۔ اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے اور تیرے لیے اضطراب کا موجب بنے اگرچہ لوگ تجھے اس کے جواز کا فتویٰ دیں اور اسے درست کہیں۔

۱۱۰۔۔۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: یَا اَبَا ھُرَیْرَۃَ کُنْ وَرِعًا تَکُنْ

اَعْبَدَ النَّاسِ وَكُنْ قَنِعًا تَكُنْ اَشْكَرَ النَّاسِ وَاَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا وَاَحْسِنْ جِوَارَ مَنْ جَاوَرَكَ تَكُنْ مُسْلِمًا وَاَقِلَّ الضَّحِكَ فَاِنَّ كَثْرَةَ الضَّحِكِ تُمِيْتُ الْقَلْبَ۔ (ابن ماجه كتاب الزهد باب الورع والتقوىٰ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار اُن کو مخاطب کر کے فرمایا۔ اے ابوہریرہ تقویٰ اور پرہیز گاری اختیار کر۔ تُو سب سے بڑا عبادت گزار بن جائے گا۔ قناعت اختیار کر تُو سب سے بڑا شکرگزار شمار ہو گا۔ جو اپنے لیے پسند کرتے ہو وہی دوسروں کے لیے پسند کرو تو صحیح مومن سمجھے جاؤ گے۔ جو تیرے پڑوس میں بستا ہے، اس سے اچھے پڑوسیوں والا سلوک کرو تو سچے اور حقیقی مسلم کہلا سکو گے۔ کم ہنسا کرو کیونکہ بہت زیادہ قہقہے لگا کر ہنسنا دل کو مُردہ بنا دیتا ہے۔

---

# خوف و رجاء اور اللہ تعالیٰ کی خشیت

۱۱۱۔ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ

اللّٰہِ مِنَ الْعُقُوْبَۃِ مَاطَمِعَ بِجَنَّتِہٖ اَحَدٌ، وَلَوْ یَعْلَمُ الْکَافِرُ مَا عِنْدَ اللّٰہِ مِنَ الرَّحْمَۃِ مَا قَنَطَ مِنْ جَنَّتِہٖ اَحَدٌ۔

(مسلم کتاب التوبۃ باب فی سعۃ رحمۃ اللّٰہ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مومن کو اللہ تعالیٰ کی سزا اور گرفت کا اندازہ ہو کہ کتنی سخت اور شدید ہے تو وہ جنّت کی امّید نہ رکھے اور یہی سمجھے کہ اس گرفت اور سزا سے بچنا محال ہے اور اگر کافر کو اللہ تعالیٰ کے خزائنِ رحمت کا اندازہ ہو تو وہ اس کی جنّت سے ناامید نہ ہو اور یقین کرے کہ اتنی بڑی رحمت سے بھلا کون بدقسمت محروم رہ سکتا ہے۔

۱۱۲۔۔۔۔ عَنْ شَھْرِ بْنِ حَوْشَبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قُلْتُ لِاُمِّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا یَا اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ! مَا کَانَ اَکْثَرُ دُعَاءِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ عِنْدَکِ؟ قَالَتْ کَانَ اَکْثَرُ الدُّعَاءِ، یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِکَ۔ قَالَتْ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا لِاَکْثَرِ دُعَائِکَ یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِکَ قَالَ یَا اُمَّ سَلَمَۃَ اِنَّہٗ لَیْسَ آدَمِیٌّ اِلَّا وَ قَلْبُہٗ بَیْنَ اِصْبَعَیْنِ مِنْ اَصَابِعِ اللّٰہِ فَمَنْ شَاءَ اَقَامَ وَمَنْ شَاءَ اَزَاغَ۔

(ترمذی ابواب الدعوات)

حضرت شہر بن حوشب رضؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امّ سلمہ رضؓ سے پوچھا کہ اے امّ المومنین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب آپ کے یہاں ہوتے تھے تو زیادہ تر کونسی دعا کرتے تھے ۔ اس پر اُمّ سلمہ رضؓ نے بتایا کہ حضور علیہ السلام یہ دعا پڑھتے تھے : يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِىْ عَلٰى دِيْنِكَ ۔ اے دلوں کے پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ ۔ اُمّ سلمہ رضؓ کہتی ہیں کہ میں نے حضورؐ سے اس دعا پر مداومت کی وجہ پوچھی تو آپؐ نے فرمایا اے اُمّ سلمہ! انسان کا دل خدا تعالیٰ کی دو انگلیوں کے درمیان ہے ، جس شخص کو ثابت قدم رکھنا چاہے اس کو ثابت قدم رکھے اور جس کو ثابت قدم نہ رکھنا چاہے اس کے دل کو ٹیڑھا کر دے ۔

۱۱۳ــــ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا يَحْكِىْ عَنْ رَبِّهٖ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَالَ: اَذْنَبَ عَبْدٌ ذَنْبًا فَقَالَ : اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِىْ ذَنْبِىْ فَقَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَذْنَبَ عَبْدِىْ ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَّغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَاَذْنَبَ فَقَالَ : اَىْ رَبِّ اغْفِرْلِىْ ذَنْبِىْ فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَذْنَبَ عَبْدِىْ ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنَّ لَهٗ رَبًّا يَّغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَاَذْنَبَ فَقَالَ ، اَىْ رَبِّ اغْفِرْلِىْ ذَنْبِىْ فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى : اَذْنَبَ

عَبْدِیْ ذَنْباً فَعَلِمَ اَنَّ لَهُ رَبًّا یَغْفِرُ الذَّنْبَ وَیَاْخُذُ بِالذَّنْبِ قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ فَلْیَفْعَلْ مَاشَآءَ ۔

(مسلم کتاب التوبۃ باب قبول التوبۃ من الذنوب وان تکررت الذنوب والتوبۃ وَ بخاری کتاب التوحید)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ربّ کی طرف سے ہمیں یہ بات بتائی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے : میرا بندہ گناہ کرتا ہے اور پھر دعا مانگتا ہے کہ اے اللہ! میرے گناہ بخش دے ۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے : میرے بندے نے ناسمجھی سے گناہ تو کیا لیکن اُسے علم ہے کہ اس کا ایک ربّ ہے جو گناہ بخش دیتا ہے اور چاہے تو پکڑ بھی لے پھر میرا بندہ توبہ توڑ دیتا ہے اور گناہ کرنے لگ جاتا ہے اور پھر نادم ہو کر کہتا ہے : اے میرے ربّ میرا گناہ بخش دے ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے گناہ کیا لیکن وہ جانتا ہے کہ اس کا ایک ربّ ہے وہ گناہوں کو معاف بھی فرماتا ہے اور گرفت بھی کرتا ہے پھر بندہ توبہ توڑ دیتا ہے اور گناہ کرتا ہے لیکن نادم ہو کر دعا مانگتا ہے کہ اے میرے ربّ ! میرا گناہ بخش ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا بندہ جو جانتا ہے کہ میرا ایک ربّ ہے جو گناہ بخشتا ہے اور کبھی گرفت بھی کرتا ہے ( میرا بندہ کمزور ہے اپنے آپ پر قابو نہیں رکھ سکتا

غلطی کر بیٹھتا ہے لیکن اگر وہ نادم ہو کر توبہ کرے تو) میں اُسے بخش دوں گا اور آئندہ گناہوں سے اُسے بچاؤں گا ۔ وہ میری منشاء کے مطابق ہی کام کریگا۔

۱۱۴ــــ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : يُدْنَى الْمُؤْمِنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ رَّبِّهٖ حَتّٰى يَضَعَ عَلَيْهِ كَنَفَهٗ فَيُقَرِّرُهٗ بِذُنُوْبِهٖ فَيَقُوْلُ : اَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا ؟ اَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا ؟ فَيَقُوْلُ رَبِّ اَعْرِفُ قَالَ : فَاِنِّيْ قَدْ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَاَنَا اَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ فَيُعْطٰى صَحِيْفَةَ حَسَنَاتِهٖ ۔

(ریاض الصالحین باب الرجاء حدیث نمبر ۴۳۲)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ۔ قیامت کے دن مومن اپنے ربّ کے بہت قریب لے جایا جائے گا یہاں تک کہ وہ اس کے سایۂ رحمت میں آجائے گا پھر اللہ تعالیٰ اس سے اس کے گناہوں کا اقرار کروائے گا اور کہے گا کہ کیا تُو فلاں فلاں گناہ جانتا ہے جو تُو نے کیے ۔ اس پر بندہ کہے گا۔ہاں میرے ربّ! میں جانتا ہوں ۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا ۔ دنیا میں مَیں نے اس گناہ کے متعلق تیری پردہ پوشی کی اور اب قیامت کے دن تمہارا وہ گناہ بخشتا ہوں ۔ الغرض اس کو صرف

اسکی نیکیوں کا اعمال نامہ دے دیا جائے گا۔

۱۱۵۔۔۔۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْرَفَ رَجُلٌ عَلٰی نَفْسِہٖ فَلَمَّا حَضَرَہُ الْمَوْتُ اَوْصٰی بَنِیْہِ فَقَالَ اِذَا اَنَا مِتُّ فَاَحْرِقُوْنِیْ ثُمَّ اسْحَقُوْنِیْ ثُمَّ ذَرُوْنِیْ فِی الرِّیْحِ فِی الْبَحْرِ فَوَاللّٰہِ لَئِنْ قَدَرَ عَلَیَّ رَبِّیْ لَیُعَذِّبُنِیْ عَذَابًا مَا عَذَّبَہٗ اَحَدًا قَالَ فَفَعَلُوْا بِہٖ ذٰلِکَ، فَقَالَ لِلْاَرْضِ: اَدِّیْ مَا اَخَذْتِ، فَاِذَا ھُوَ قَائِمٌ فَقَالَ لَہٗ مَا حَمَلَکَ عَلٰی مَا صَنَعْتَ قَالَ خَشْیَتُکَ اَوْ مَخَافَتُکَ یَارَبِّ فَغَفَرَلَہٗ۔ (بخاری کتاب التوحید، ابن ماجہ کتاب الزھد باب ذکر الذنوب، مسند احمد ص۲۶۹ ج۲)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص نے اپنے آپ پر بہت زیادتی کی، خوب گناہ کیے۔ جب وہ مرنے لگا تو اس نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی کہ جب میں مرجاؤں تو مجھے جلا دینا، پھر میرے جلے ہوئے جسم کو باریک پیس لینا اور میری اس راکھ کو سمندری فضا کی ہوا میں اڑادینا۔ خدا کی قسم مجھے یہ ڈر ہے کہ اگر میں اپنے خدا کے ہاتھ آگیا تو میرے گناہوں کی وجہ سے وہ مجھے ایسی سزا دے گا جس کی مثال نہیں مل سکے گی۔ حضورؐ نے فرمایا چنانچہ اس کے بیٹوں نے اس کی وصیت کے مطابق عمل کیا۔ لیکن

خدا نے زمین کو حکم دیا کہ جہاں جہاں اس شخص کی راکھ کے ذرّے گرے ہیں وہ سب واپس کر دو۔ چنانچہ وہ شخص پورے جسم کے ساتھ خدا کے حضور لرزاں ترساں آحاضر ہوا۔ خدا نے اس سے پوچھا تم نے ایسا کیوں کیا؟ اس نے جواب دیا۔ اے میرے خدا! تیری خشیت اور تیرے خوف نے مجھے ایسا کرنے پر مجبور کیا۔ خدا کو اس کی یہ ادا اور احساسِ ندامت پسند آیا اور اس کو بخش دیا۔

۱۱٦ــــ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : سَبْعَةٌ یُظِلُّهُمُ اللّٰہُ فِیْ ظِلِّهٖ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ : اِمَامٌ عَادِلٌ وَ شَابٌّ نَشَأَ فِیْ عِبَادَةِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَ رَجُلٌ قَلْبُهٗ مُعَلَّقٌ بِالْمَسَاجِدِ ، وَ رَجُلَانِ تَحَابَّا فِی اللّٰہِ اجْتَمَعَا عَلَیْهِ وَ تَفَرَّقَا عَلَیْهِ وَ رَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّیْ اَخَافُ اللّٰہَ ، وَ رَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا حَتّٰی لَا تَعْلَمَ شِمَالُهٗ مَا تُنْفِقُ یَمِیْنُهٗ وَ رَجُلٌ ذَکَرَ اللّٰہَ خَالِیًا فَفَاضَتْ عَیْنَاهُ۔

(مسلم کتاب الزکوٰۃ باب فضل اخفاء الصدقۃ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس دن اللہ تعالیٰ کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ اس دن اللہ تعالیٰ سات آدمیوں کو اپنے

سایۂ رحمت میں جگہ دے گا۔ اوّل امامِ عادل۔ دوسرے وہ نوجوان جس نے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہوئے جوانی بسر کی۔ تیسرے وہ آدمی جس کا دل مسجدوں کے ساتھ لگا ہوا ہے، چوتھے وہ دو آدمی جو اللہ تعالیٰ کی خاطر ایک دوسرے سے محبّت کرتے ہیں۔ اسی پر وہ متحد ہوئے اور اسی کی خاطر وہ ایک دوسرے سے الگ ہوئے۔ پانچویں وہ پاکباز مرد جس کو خوبصورت اور با اقتدار عورت نے بدی کے لیے بلایا لیکن اس نے کہا میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں۔ چھٹے وہ سخی جس نے اس طرح پوشیدہ طور پر اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ دیا کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہ ہوئی کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا۔ ساتویں وہ مخلص جس نے خلوت میں اللہ تعالیٰ کو یاد کیا اور اسکی محبّت اور خشیت سے اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

١١٧ـــــ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَقَدَ ثَابِتَ بْنَ قَيْسٍ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا اَعْلَمُ لَكَ عِلْمَهٗ فَاَتَاهُ فَوَجَدَهٗ جَالِسًا فِیْ بَيْتِهٖ مُنَكِّسًا رَأْسَهٗ فَقَالَ لَهٗ مَا شَأْنُكَ فَقَالَ شَرٌّ كَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهٗ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ وَ هُوَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَاَتَى الرَّجُلُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ قَالَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ مُوْسَى بْنُ اَنَسٍ

فَرَجَعَ اِلَيْهِ الْمَرَّةَ الْاٰخِرَةَ بِبِشَارَةٍ عَظِيْمَةٍ فَقَالَ اذْهَبْ اِلَيْهِ فَقُلْ لَهٗ اِنَّكَ لَسْتَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ وَ لٰكِنَّكَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ ۔( بخاری کتاب التفسیر سورۃ الحجرات باب لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبیؐ )

حضرت انس بن مالک بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ ثابت بن قیس کو نہ پایا اور پوچھا کہ وہ کہاں ہے۔ اس پر ایک شخص نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسولؐ! میں اس کا پتہ لے آتا ہوں۔ چنانچہ وہ ثابت کے پاس آیا اور اُسے اس حالت میں دیکھا کہ سر جھکائے غمگین بیٹھا ہے اس نے ثابت سے پوچھا۔ تمہاری یہ کیا حالت ہے۔ اُس نے جواب دیا۔ بہت بُری ہے۔ میری آواز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے بلند ہے ( اور قرآن کریم میں یہ آیت نازل ہوئی ہے کہ رسول کی آواز سے اپنی آواز بلند نہ کرو۔ مجھ سے تو اس کی خلاف ورزی ہوتی رہی ہے) لہٰذا میں دوزخی ہو گیا اور اس غم میں گھر بیٹھ گیا ہوں۔ اس آدمی نے آکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حالات بتائے کہ ثابت یہ کہتا ہے۔ حضورؐ کے ارشاد پر وہ شخص دوبارہ ثابت کے پاس گیا اور اسے یہ عظیم بشارت جاکر دی کہ حضورؐ فرماتے ہیں کہ اے ثابت! تو دوزخی نہیں بلکہ جنّتی ہے۔ ( یہ آیت تو ان لوگوں

کے بارہ میں ہے جو بُری نیت سے اور بے ادبی کے ارادہ سے آنحضرتؐ کے سامنے بیچ کر بولتے ہیں)

۱۱۸ــــ عَنِ ابْنِ شُمَاسَةَ الْمَهْرِيِّ قَالَ : حَضَرْنَا عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ فِيْ سِيَاقَةِ الْمَوْتِ فَبَكٰى طَوِيْلاً وَحَوَّلَ وَجْهَهٗ إِلَى الْجِدَارِ فَجَعَلَ ابْنُهٗ يَقُوْلُ : يَا اَبَتَاهُ اَمَا بَشَّرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَذَا ؟ اَمَا بَشَّرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَذَا ؟ فَاَقْبَلَ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ: إِنَّ اَفْضَلَ مَا نُعِدُّ شَهَادَةُ اَنْ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، إِنِّيْ قَدْ كُنْتُ عَلٰى اَطْبَاقٍ ثَلَاثٍ : لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ وَمَا اَحَدٌ اَشَدُّ بُغْضًا لِّرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّيْ وَلَا اَحَبَّ إِلَيَّ اَنْ اَكُوْنَ قَدِ اسْتَمْكَنْتُ مِنْهُ فَقَتَلْتُهٗ فَلَوْ مُتُّ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ لَكُنْتُ مِنْ اَهْلِ النَّارِ، فَلَمَّا جَعَلَ اللّٰهُ الْإِسْلَامَ فِيْ قَلْبِيْ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ : ابْسُطْ يَمِيْنَكَ فَلْاُبَايِعْكَ فَبَسَطَ يَمِيْنَهٗ فَقَبَضْتُ يَدِيْ فَقَالَ : مَالَكَ يَا عَمْرُو؟ قَالَ قُلْتُ : اَرَدْتُ اَنْ اَشْتَرِطَ قَالَ : تَشْتَرِطُ بِمَاذَا ؟ قُلْتُ اَنْ يُغْفَرَ لِيْ، قَالَ : اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ الْإِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهٗ وَاَنَّ الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهَا، وَاَنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهٗ ؟ وَمَا كَانَ اَحَدٌ اَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا اَجَلَّ

فِیْ عَیْنِیْ مِنْهُ وَمَا کُنْتُ اُطِیْقُ اَنْ اَمْلَأَ عَیْنَیَّ مِنْهُ اِجْلَالاً لَهٗ، وَلَوْ سُئِلْتُ اَنْ اَصِفَهٗ مَا اَطَقْتُ لِاَنِّیْ لَمْ اَکُنْ اَمْلَأُ عَیْنَیَّ مِنْهُ وَلَوْ مُتُّ عَلٰی تِلْکَ الْحَالِ لَرَجَوْتُ اَنْ اَکُوْنَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ وُلِّیْنَا اَشْیَآءَ مَا اَدْرِیْ مَا حَالِیْ فِیْهَا؟ فَاِذَا اَنَا مُتُّ فَلَا تَصْحَبْنِیْ نَائِحَةٌ وَلَا نَارٌ، فَاِذَا دَفَنْتُمُوْنِیْ فَشُنُّوْا عَلَیَّ التُّرَابَ شَنًّا، ثُمَّ اَقِیْمُوْا حَوْلَ قَبْرِیْ قَدْرَ مَا تُنْحَرُ جَزُوْرٌ وَ یُقْسَمُ لَحْمُهَا حَتّٰی اَسْتَأْنِسَ بِکُمْ وَاَنْظُرَ مَاذَا اُرَاجِعُ بِهٖ رُسُلَ رَبِّیْ۔ (مسلم کتاب الایمان باب کون الاسلام یهدم ما قبله وکذا الهجرة)

حضرت ابن شماسہؓ یعنی عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عمرو بن العاصؓ کی وفات کے وقت ان کے پاس گئے آپؓ پر نزع کی حالت طاری تھی وہ ہمیں دیکھ کر رونے لگے اور اپنا منہ دیوار کی طرف کر لیا۔ آپ کے بیٹے آپ سے کہنے لگے ابّاجان! آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی ایسی بشارت نہیں دی؟ آپ نے ہماری طرف دیکھا اور فرمایا۔ ہمارے لیے بہترین توشہ یہ ہے کہ ہم اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ مجھ پر تین حالتیں آئیں۔ ایک وقت تھا کہ مجھے آنحضرتؐ سے سخت بُغض تھا۔ ایسا بُغض شاید ہی کسی کے دل میں ہو۔ میری خواہش ہوتی تھی کہ اگر مجھے موقعہ ملے تو آپ کو شہید کر دوں

اگر میں اس حالت میں مرجاتا تو یقیناً دوزخی ہوتا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں صداقت ڈال دی۔ میں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ آپؐ اپنا دایاں ہاتھ بڑھائیں، میں بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ آپؐ نے اپنا ہاتھ بڑھایا تو میں نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ حضورؐ نے فرمایا۔ عَمرو! یہ کیا؟ میں نے عرض کیا میرا ارادہ ہے کہ بیعت کیلئے ایک شرط رکھوں۔ حضورؐ نے دریافت فرمایا کون سی شرط؟ میں نے کہا کہ میرے گناہ بخشے جائیں۔ حضورؐ نے فرمایا۔ کیا جانتے نہیں کہ اسلام تمام سابقہ قصوروں کو مٹا دیتا ہے اور ہجرت تمام سابقہ کوتاہیوں کو دھوڈالتی ہے اور حج تمام سابقہ برائیوں کو صاف کر دیتا ہے۔ چنانچہ میں نے بیعت کرلی پھر اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مجھے کوئی محبوب نہ تھا اور نہ ہی میری آنکھوں میں آپؐ کے سوا کسی کا جلال جچتا تھا۔ آپؐ کے جلال کی وجہ سے میں آنکھ بھر کر آپؐ کو نہ دیکھ سکتا تھا۔ اگر مجھ سے پوچھا جائے کہ آنحضرتؐ کا حُلیہ کیا تھا تو میں ٹھیک ٹھیک نہیں بتا سکتا۔ کیونکہ آنکھ بھر کر میں نے کبھی آپؐ کو نہیں دیکھا (نہ اسلام سے پہلے اور نہ اسلام قبول کرنے کے بعد) اگر اس حالت میں میں مَرجاتا تو مجھے امید ہے کہ میں جنتی ہوتا۔ اس کے بعد ہمیں اقتدار مِلا، اختیار مِلا اور اب میں نہیں جانتا کہ ان ذمہ داریوں کے بارے میں میرا

کیا حال ہو۔ میری بخشش ہوگی بھی یا نہیں۔ جب میرا انتقال ہو تو میرے جنازے پر کوئی نوحہ نہ کرے، نہ جنازے کے ساتھ آگ لے جائی جائے۔ پھر جب تم مجھے دفن کر لو تو میری قبر پر جلدی جلدی مٹی ڈالنا اور پھر اتنی دیر ٹھہرنا جتنی دیر ایک اونٹ کو ذبح کرکے اس کے گوشت کو تقسیم کرنے میں لگتی ہے اس طرح تمہاری موجودگی کی وجہ سے میں اپنی قبر سے مانوس ہو جاؤں گا اور یہ سوچنے کا موقع مل جائیگا کہ اپنے رب کے فرستادہ ملائکہ کو کیا جواب دوں۔

۱۱۹۔ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَادَ رَجُلاً قَدْ جَھِدَ حَتّٰی صَارَ مِثْلَ الْفَرْخِ فَقَالَ لَہٗ اَمَا کُنْتَ تَدْعُوْ ؟ اَمَا کُنْتَ تَسْأَلُ رَبَّکَ الْعَافِیَۃَ قَالَ کُنْتُ اَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ مَا کُنْتَ مُعَاقِبِیْ بِہٖ فِی الْاٰخِـرَۃِ فَعَجِّلْہُ لِیْ فِی الدُّنْیَا۔ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : سُبْحَانَ اللّٰہِ اِنَّکَ لَا تُطِیْقُہٗ وَلَا تَسْتَطِیْعُہٗ اَفَلَا کُنْتَ تَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ (ترمذی کتاب الدعوات باب عقد التسبیح بالید)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے۔ آپؐ نے دیکھا کہ بیماری کی وجہ سے وہ سوکھ کر چوزے کی طرح ہو گیا

ہے۔ حضور علیہ السلام نے اس سے پوچھا۔ کیا تم دعا نہیں کرتے تھے۔ کیا تم خدا تعالیٰ سے عافیت طلب نہیں کرتے تھے۔ وہ شخص کہنے لگا۔ میں تو یہ دعا کرتا تھا کہ اے خدا تُو میرے گناہوں کے بدلے جو سزا آخرت میں دیگا وہ اس دنیا میں ہی دیدے اس پر حضورؐ نے (تعجّب سے) فرمایا۔ سبحان اللہ! تم نہ تو اس سزا کو برداشت کر سکتے ہو اور نہ اسکی استطاعت رکھتے ہو۔ تم نے یہ دُعا کیوں نہ مانگی کہ اے ہمارے اللہ! ہمیں اس دُنیا میں بھی بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھی بھلائی عطا کر اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

---

# توبہ واستغفار اور اللہ تعالیٰ کے بارہ میں حُسنِ ظنّ

۱۲۰ــــ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَادِمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَللّٰهُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ مِنْ اَحَدِكُمْ سَقَطَ عَلٰى بَعِيْرِهٖ وَقَدْ اَضَلَّهٗ فِيْ اَرْضِ فَلَاةٍ ۔ وَ

فِیْ رِوَایَۃٍ : اَللّٰہُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَۃِ عَبْدِہٖ حِیْنَ یَتُوْبُ اِلَیْہِ مِنْ اَحَدِکُمْ کَانَ عَلٰی رَاحِلَتِہٖ بِاَرْضِ فَلَاۃٍ فَانْفَلَتَتْ مِنْہُ وَ عَلَیْھَا طَعَامُہٗ وَشَرَابُہٗ فَاَیِسَ مِنْھَا فَاَتٰی شَجَرَۃً فَاضْطَجَعَ فِیْ ظِلِّھَا وَقَدْ اَیِسَ مِنْ رَاحِلَتِہٖ فَبَیْنَمَا ھُوَ کَذٰلِکَ اِذْ ھُوَ بِھَا قَآئِمَۃً عِنْدَہٗ فَاَخَذَ بِخِطَامِھَا ثُمَّ قَالَ مِنْ شِدَّۃِ الْفَرَحِ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ عَبْدِیْ وَاَنَا رَبُّکَ ، اَخْطَأَ مِنْ شِدَّۃِ الْفَرَحِ ۔ (بخاری کتاب الدعوات باب التوبۃ مسلم)

خادمِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنے بندے کی توبہ پر اللہ تعالیٰ اتنا خوش ہوتا ہے کہ اتنی خوشی اس آدمی کو بھی نہیں ہوئی ہوگی جسے جنگل بیابان میں (کھانے پینے سے لدا ہوا) گمشدہ اونٹ اچانک مل جائے۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ پر اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے کہ جس کو یہ حادثہ پیش آیا کہ جنگل بیابان میں اس کی اونٹنی گم ہو گئی جب کہ اس پر اس کا کھانا اور پانی سب لدا ہوا تھا۔ وہ بہت گھبرایا اور اِدھر اُدھر تلاش سے نا امید ہو کر شدّتِ غم کی وجہ سے ایک درخت کے نیچے لیٹ گیا اور اسی گھبراہٹ میں اس کی آنکھ لگ گئی ۔ اچانک اس کی آنکھ جو کھلی تو کیا دیکھتا ہے کہ اس

کی اونٹنی اس کے پاس کھڑی ہے ۔ وہ خوشی سے اُچھل پڑا ، اونٹنی کی نکیل پکڑی اور خوشی کے عالَم میں اس کے منہ سے بے ساختہ نکلا ۔ اے میرے اللہ! تو میرا بندہ اور میں تیرا ربّ ۔ یعنی خوشی میں مدہوش ہوکر وہ اُلٹ کہہ گیا ۔

۱۲۱ــــ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ : قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ : اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ وَاَنَا مَعَهٗ حَیْثُ یَذْکُرُنِیْ وَاللّٰهِ! اَللّٰهُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ مِنْ اَحَدِکُمْ یَجِدُ ضَآلَّتَهٗ بِالْفَلَاةِ وَمَنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ اِلَیْهِ ذِرَاعًا، وَمَنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ اِلَیْهِ بَاعًا وَاِذَا اَقْبَلَ اِلَیَّ یَمْشِیْ اَقْبَلْتُ اِلَیْهِ اُهَرْوِلُ ۔

(مسلم کتاب التوبہ باب فی الحض علی التوبہ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے : میں اپنے بندے سے اس کے اس حُسنِ ظنّ کے مطابق سلوک کرتا ہوں جو وہ میرے متعلق رکھتا ہے ۔ جہاں بھی وہ میرا ذکر کرتا ہے ۔ میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں ۔ خدا کی قسم! اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کی توبہ پر اتنا خوش ہوتا ہے کہ اتنا خوش وہ شخص بھی نہیں ہوتا جسے جنگل بیابان میں اپنی گمشدہ اونٹنی مل جائے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے : جو شخص مجھ سے بالشت بھر قریب ہوتا ہے میں اس سے گز بھر قریب ہوتا ہوں ، اگر وہ مجھ سے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے تو میں دو ہاتھ قریب ہوتا ہوں اور جب وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو مَیں اسکی طرف دوڑ کر جاتا ہوں ۔

۱۲۲ـــــ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِىْ بِىْ فَلْيَظُنَّ بِىْ مَاشَاءَ ۔ ( بخاری کتاب التوحید باب یحذرکم اللہ نفسہ مسند دارمی فی باب حسن الظن )

حضرت واثلہؓ کی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ۔ میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق اپنا آپ اس پر ظاہر کرتا ہوں پس جیسا وہ میرے متعلق گمان کرے ایسا ہی میرا اس سے سلوک ہوتا ہے ۔

۱۲۳ـــــ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَلتَّآئِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ وَاِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا لَمْ يَضُرَّهٗ ذَنْبٌ ثُمَّ تَلَا ۔ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ، قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا عَلَامَةُ التَّوْبَةِ ؟

قَالَ: النَّدَامَةُ۔ (الدرّ المنثور ص۳۶۱ قشیریہ باب التوبہ ص۴۹)

حضرت انس رضؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ گناہ سے سچّی توبہ کرنیوالا ایسا ہی ہے جیسے اس نے کوئی گناہ کیا ہی نہیں۔ جب اللہ تعالیٰ کسی انسان سے محبّت کرتا ہے تو گناہ اُسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ یعنی گناہ کے محرکات اسے بدی کی طرف مائل نہیں کر سکتے اور گناہ کے بد نتائج سے اللہ تعالیٰ اسے محفوظ رکھتا ہے۔ پھر حضورؐ نے یہ آیت پڑھی۔ "اللہ تعالیٰ توبہ کرنیوالوں اور پاکیزگی اختیار کرنے والوں سے محبت کرتا ہے"۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! توبہ کی علامت کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا۔ ندامت اور پشیمانی علامتِ توبہ ہے۔

۱۲۴ــــ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: کَانَ فِیْمَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَۃً وَتِسْعِیْنَ نَفْسًا فَسَأَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَھْلِ الْاَرْضِ فَدُلَّ عَلٰی رَاھِبٍ فَاَتَاہُ فَقَالَ: اِنَّہٗ قَتَلَ تِسْعَۃً وَّ تِسْعِیْنَ نَفْسًا فَھَلْ لَہٗ مِنْ تَوْبَۃٍ؟ فَقَالَ لَا، فَقَتَلَہٗ فَکَمَّلَ بِہٖ مِائَۃً، ثُمَّ سَأَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَھْلِ الْاَرْضِ فَدُلَّ عَلٰی رَجُلٍ عَالِمٍ فَقَالَ اِنَّہٗ قَتَلَ مِائَۃَ نَفْسٍ فَھَلْ لَّہٗ مِنْ تَوْبَۃٍ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، وَمَنْ یَّحُوْلُ بَیْنَہٗ وَ

بَيْنَ التَّوْبَةِ ؟ اِنْطَلِقْ اِلٰى اَرْضِ كَذَا وَكَذَا فَاِنَّ بِهَا اُنَاسًا يَعْبُدُوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰى فَاعْبُدِ اللّٰهَ مَعَهُمْ وَلَا تَرْجِعْ اِلٰى اَرْضِكَ فَاِنَّهَا اَرْضُ سُوْءٍ ، فَانْطَلَقَ حَتّٰى اِذَا انَصَفَ الطَّرِيْقَ اَتَاهُ الْمَوْتُ فَاخْتَصَمَتْ فِيْهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ فَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ : جَاءَ تَائِبًا مُقْبِلًا بِقَلْبِهٖ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى ، وَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ : اِنَّهٗ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ ، فَاَتَاهُمْ مَلَكٌ فِيْ صُوْرَةِ اٰدَمِيٍّ فَجَعَلُوْهُ بَيْنَهُمْ اَيْ حَكَمًا ، فَقَالَ : قِيْسُوْا مَا بَيْنَ الْاَرْضَيْنِ فَاِلٰى اَيَّتِهِمَا كَانَ اَدْنٰى فَهُوَ لَهٗ ، فَقَاسُوْا فَوَجَدُوْهُ اَدْنٰى اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ اَرَادَ فَقَبَضَتْهُ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ ۔

(مسلم کتاب التوبہ باب قبول توبۃ القاتل وان کثر قتلہ، بخاری)

حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ تم سے پہلے لوگوں میں ایک آدمی تھا جس نے ننانوے ۹۹ قتل کئے تھے آخر اس کے دل میں ندامت پیدا ہوئی اور اس نے اس علاقے کے سب سے بڑے عالم کے متعلق پوچھا تاکہ وہ اس سے اس گناہ سے توبہ کرنے کے بارہ میں پوچھے ۔ اسے ایک تارک الدنیا عابد زاہد کا پتہ بتایا گیا ۔ وہ اس کے پاس آیا اور کہا ۔ اس نے ننانوے ۹۹ قتل کئے ہیں ۔ کیا اس کی توبہ قبول ہوسکتی ہے ؟

اس نے کہا ۔ ایسے آدمی کی توبہ کیسے قبول ہوسکتی ہے
اور اتنے بڑے گناہ کیسے معاف ہوسکتے ہیں ۔ اس پر اس
نے اسکو بھی قتل کردیا ۔ اس طرح پورے سَو قتل ہوگئے ۔ پھر
اسے اور ندامت ہوئی اور اس نے کسی اور بڑے عالم کے متعلق
پوچھا ۔ اُسے ایک بڑے عالم کا پتہ بتایا گیا ۔ وہ اس کے پاس
آیا اور کہا ۔ میں نے سَو قتل کیے ہیں ، کیا میری توبہ قبول ہو
سکتی ہے ؟ اس نے جواب دیا ۔ ہاں، کیوں نہیں ۔ توبہ کا
دروازہ کیسے بند ہوسکتا ہے اور توبہ کرنیوالے اور اس کی
توبہ کے قبول ہونے کے درمیان کون حائل ہوسکتا ہے ۔ تم
فلاں علاقے میں جاؤ وہاں کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں
مشغول ہوں گے اور دین کے کام کر رہے ہوں گے ، تم
بھی ان کے ساتھ اس نیک کام میں شریک ہو جاؤ اور انکی
مدد کرو ۔ نیز اپنے اس علاقے میں واپس نہ آنا ۔ کیونکہ یہ
بُرا اور فتنہ خیز علاقہ ہے ۔ چنانچہ وہ اس سمت میں چل پڑا
لیکن ابھی آدھا راستہ ہی طے کیا تھا کہ اسے موت نے آلیا
تب اس کے بارہ میں رحمت اور عذاب کے فرشتے جھگڑنے
لگے ۔ رحمت کے فرشتے کہتے تھے کہ اس شخص نے توبہ کرلی ہے
اور اپنے دل سے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوا ہے اس لیے
ہم اسے جنت میں لے جائیں گے ۔ عذاب کے فرشتے کہتے :

اس نے کوئی نیک کام نہیں کیا۔ یہ کیسے بخشا جا سکتا ہے۔ اسی اثناء میں ان کے پاس ایک فرشتہ انسانی صورت میں آیا۔ اس کو انہوں نے اپنا ثالث مقرر کر لیا۔ اس نے دونوں کی باتیں سُن کر کہا۔ جس علاقے سے یہ آرہا ہے اور جس کی طرف یہ جا رہا ہے، ان دونوں کا درمیانی فاصلہ ناپ لو۔ اس میں سے جس علاقے سے وہ زیادہ قریب ہے وہ اسی علاقے کا شمار ہوگا۔ پس انہوں نے فاصلہ کو ماپا تو اس علاقے کے زیادہ قریب پایا جس کی طرف وہ جا رہا تھا۔ اس پر رحمت کے فرشتے اسے جنّت کی طرف لے گئے۔

۱۲۵ــــــ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ۔ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ بِحَدِيْثِهِ حِيْنَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ قَالَ كَعْبٌ : لَمْ اَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةٍ غَزَاهَا قَطُّ اِلَّا فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ غَيْرَ اَنِّيْ قَدْ تَخَلَّفْتُ فِيْ غَزْوَةِ بَدْرٍ وَّلَمْ يُعَاتِبْ اَحَدًا تَخَلَّفَ عَنْهُ ، اِنَّمَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُوْنَ يُرِيْدُوْنَ عِيْرَ قُرَيْشٍ حَتّٰى جَمَعَ اللّٰهُ تَعَالٰى بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ عَدُوِّهِمْ عَلٰى غَيْرِ مِيْعَادٍ ۔ وَلَقَدْ شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حِيْنَ

تَوَاثَقْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ ، وَمَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِهَا مَشْهَدَ بَدْرٍ وَّإِنْ كَانَتْ بَدْرٌ أَذْكَرَ فِي النَّاسِ مِنْهَا . وَكَانَ مِنْ خَبَرِي حِيْنَ تَخَلَّفْتُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوْكَ أَنِّي لَمْ أَكُنْ قَطُّ أَقْوٰى وَلَا أَيْسَرَ مِنِّي حِيْنَ تَخَلَّفْتُ عَنْهُ فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ وَاللّٰهِ مَا جَمَعْتُ قَبْلَهَا رَاحِلَتَيْنِ قَطُّ حَتّٰى جَمَعْتُهُمَا فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ وَلَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ غَزْوَةً إِلَّا وَرّٰى بِغَيْرِهَا حَتّٰى كَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ ، فَغَزَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرٍّ شَدِيْدٍ ، وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيْدًا وَمَفَازًا وَاسْتَقْبَلَ عَدُوًّا كَثِيْرًا ، فَجَلَا لِلْمُسْلِمِيْنَ أَمْرَهُمْ لِيَتَأَهَّبُوْا أُهْبَةَ غَزْوِهِمْ فَأَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِمُ الَّذِي يُرِيْدُ ، وَالْمُسْلِمُوْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ كَثِيْرٌ وَلَا يَجْمَعُهُمْ كِتَابٌ حَافِظٌ ، يُرِيْدُ بِذٰلِكَ الدِّيْوَانَ قَالَ كَعْبٌ : فَقَلَّ رَجُلٌ يُرِيْدُ أَنْ يَتَغَيَّبَ إِلَّا ظَنَّ أَنَّ ذٰلِكَ سَيَخْفٰى لَهٗ مَالَمْ يَنْزِلْ فِيْهِ وَحْيٌ مِّنَ اللّٰهِ ، وَغَزَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْغَزْوَةَ حِيْنَ طَابَتِ الثِّمَارُ وَالظِّلَالُ فَأَنَا إِلَيْهَا أَصْعَرُ فَتَجَهَّزَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُوْنَ مَعَهٗ وَطَفِقْتُ أَغْدُوْ لِكَيْ أَتَجَهَّزَ مَعَهٗ فَأَرْجِعُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا وَأَقُوْلُ فِي نَفْسِي أَنَا قَادِرٌ عَلٰى ذٰلِكَ

إِذَا اَرَدْتُ فَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ يَتَمَادٰى بِیْ حَتّٰى اسْتَمَرَّ بِالنَّاسِ الْجِدُّ فَاَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَادِيًا وَالْمُسْلِمُوْنَ مَعَهٗ وَلَمْ اَقْضِ مِنْ جِهَازِیْ شَيْئًا ثُمَّ غَدَوْتُ فَرَجَعْتُ وَلَمْ اَقْضِ شَيْئًا فَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ يَتَمَادٰى بِیْ حَتّٰى اَسْرَعُوْا وَتَفَارَطَ الْغَزْوُ فَهَمَمْتُ اَنْ اَرْتَحِلَ فَاُدْرِكَهُمْ فَيَالَيْتَنِیْ فَعَلْتُ ثُمَّ لَمْ يُقَدَّرْ ذٰلِكَ لِیْ فَطَفِقْتُ اِذَا خَرَجْتُ فِی النَّاسِ بَعْدَ خُرُوْجِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْزُنُنِیْ اَنِّیْ لَا اَرٰى لِیْ اُسْوَةً اِلَّا رَجُلًا مَغْمُوْصًا عَلَيْهِ فِی النِّفَاقِ اَوْ رَجُلًا مِمَّنْ عَذَّرَ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنَ الضُّعَفَاءِ وَلَمْ يَذْكُرْنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَلَغَ تَبُوْكَ فَقَالَ وَهُوَ جَالِسٌ فِی الْقَوْمِ بِتَبُوْكَ: مَا فَعَلَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ سَلِمَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: حَبَسَهٗ بُرْدَاهُ وَالنَّظَرُ فِیْ عِطْفَيْهِ ۔ فَقَالَ لَهٗ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: بِئْسَ مَا قُلْتَ! وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ اِلَّا خَيْرًا، فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَمَا هُوَ عَلٰى ذٰلِكَ رَاٰى رَجُلًا مُبَيِّضًا يَزُوْلُ بِهِ السَّرَابُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُنْ اَبَا خَيْثَمَةَ فَاِذَا هُوَ اَبُوْ خَيْثَمَةَ الْاَنْصَارِیُّ وَهُوَ الَّذِیْ تَصَدَّقَ بِصَاعِ التَّمْرِ حِيْنَ لَمَزَهُ الْمُنَافِقُوْنَ قَالَ كَعْبٌ: فَلَمَّا بَلَغَنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ تَوَجَّهَ قَافِلاً مِنْ تَبُوْكَ حَضَرَنِيْ
بَثِّيْ فَطَفِقْتُ اَتَذَكَّرُ الْكَذِبَ وَاَقُوْلُ : بِمَ اَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهٖ
غَدًا وَ اَسْتَعِيْنُ عَلٰى ذٰلِكَ بِكُلِّ ذِىْ رَاْيٍ مِنْ اَهْلِىْ، فَلَمَّا قِيْلَ
اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَظَلَّ قَادِمًا زَاحَ
عَنِّى الْبَاطِلُ حَتّٰى عَرَفْتُ اَنِّىْ لَنْ اَخْرُجَ مِنْهُ اَبَدًا بِشَيْءٍ فِيْهِ كَذِبٌ
فَاَجْمَعْتُ صِدْقَهٗ وَاَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَادِمًا ، وَكَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَاَ بِالْمَسْجِدِ فَرَكَعَ فِيْهِ
رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَعَلَ ذٰلِكَ جَاءَهُ الْمُخَلَّفُوْنَ
يَعْتَذِرُوْنَ اِلَيْهِ وَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ ، وَكَانُوْا بِضْعًا وَثَمَانِيْنَ رَجُلاً
فَقَبِلَ مِنْهُمْ عَلاَنِيَتَهُمْ وَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَوَكَّلَ
سَرَآئِرَهُمْ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى حَتّٰى جِئْتُ فَلَمَّا سَلَّمْتُ تَبَسَّمَ
تَبَسُّمَ الْمُغْضَبِ ثُمَّ قَالَ : تَعَالَ فَجِئْتُ اَمْشِىْ حَتّٰى جَلَسْتُ
بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ لِىْ: مَا خَلَّفَكَ ؟ اَلَمْ تَكُنْ قَدِ ابْتَعْتَ ظَهْرَكَ
قَالَ قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنِّىْ وَاللّٰهِ لَوْ جَلَسْتُ عِنْدَ غَيْرِكَ
مِنْ اَهْلِ الدُّنْيَا لَرَاَيْتُ اَنِّىْ سَاَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهٖ بِعُذْرٍ ؛
لَقَدْ اُعْطِيْتُ جَدَلاً وَلٰكِنِّىْ وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُ لَئِنْ حَدَّثْتُكَ
الْيَوْمَ حَدِيْثَ كَذِبٍ تَرْضٰى بِهٖ عَنِّىْ لَيُوْشِكَنَّ اللّٰهُ يُسْخِطُكَ
عَلَىَّ وَاِنْ حَدَّثْتُكَ حَدِيْثَ صِدْقٍ تَجِدُ عَلَىَّ فِيْهِ اِنِّىْ لَاَرْجُوْ
فِيْهِ عُقْبَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَاللّٰهِ مَا كَانَ لِىْ مِنْ عُذْرٍ ، وَاللّٰهِ

مَا كُنْتَ قَطُّ اَقْوٰى وَلَا اَيْسَرَ مِنِّىْ حِيْنَ تَخَلَّفْتُ عَنْكَ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ صَدَقَ فَقُمْ
حَتّٰى يَقْضِىَ اللّٰهُ فِيْكَ فَقُمْتُ وَثَارَ رِجَالٌ مِنْ بَنِىْ سَلِمَةَ
فَاتَّبَعُوْنِىْ فَقَالُوْا لِىْ : وَاللّٰهِ مَا عَلِمْنَاكَ اَذْنَبْتَ ذَنْبًا قَبْلَ
هٰذَا لَقَدْ عَجَزْتَ فِىْ اَنْ لَا تَكُوْنَ اعْتَذَرْتَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا اعْتَذَرَ بِهِ الْمُخَلَّفُوْنَ ، فَقَدْ كَانَ
كَافِيْكَ ذَنْبَكَ اسْتِغْفَارُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ
قَالَ : فَوَاللّٰهِ مَا زَالُوْا يُؤَنِّبُوْنِىْ حَتّٰى اَرَدْتُ اَنْ اَرْجِعَ اِلٰى رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُكَذِّبَ نَفْسِىْ ، ثُمَّ قُلْتُ لَهُمْ:
هَلْ لَقِىَ هٰذَا مَعِىَ مِنْ اَحَدٍ قَالُوْا : نَعَمْ لَقِيَهٗ مَعَكَ رَجُلَانِ
قَالَا مِثْلَ مَا قُلْتُ وَقِيْلَ لَهُمَا مِثْلَ مَا قِيْلَ لَكَ ، قَالَ : قُلْتُ:
مَنْ هُمَا ؟ قَالُوْا : مُرَارَةُ بْنُ الرَّبِيْعِ الْعَمْرِىُّ ، وَهِلَالُ بْنُ
اُمَيَّةَ الْوَاقِفِىُّ ، قَالَ : فَذَكَرُوْا لِىْ رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ قَدْ شَهِدَا
بَدْرًا فِيْهِمَا اُسْوَةٌ قَالَ فَمَضَيْتُ حِيْنَ ذَكَرُوْهُمَا لِىْ : وَنَهٰى
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمِيْنَ كَلَامَنَا اَيُّهَا
الثَّلٰثَةُ مِنْ بَيْنِ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ قَالَ : فَاجْتَنَبَنَا النَّاسُ ۔
اَوْ قَالَ تَغَيَّرُوْا لَنَا حَتّٰى تَنَكَّرَتْ لِىْ فِىْ نَفْسِى الْاَرْضُ فَمَا هِىَ
بِالْاَرْضِ الَّتِىْ اَعْرِفُ فَلَبِثْنَا عَلٰى ذٰلِكَ خَمْسِيْنَ لَيْلَةً ۔ فَاَمَّا
صَاحِبَاىَ فَاسْتَكَانَا وَقَعَدَا فِىْ بُيُوْتِهِمَا يَبْكِيَانِ ۔ وَ اَمَّا اَنَا

فَكُنْتُ اَشَبَّ الْقَوْمِ وَ اَجْلَدَهُمْ فَكُنْتُ اَخْرُجُ فَاَشْهَدُ الصَّلٰوةَ مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَطُوْفُ فِى الْاَسْوَاقِ وَلَايُكَلِّمُنِىْ اَحَدٌ وَاٰتِىْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِىْ مَجْلِسِهٖ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَاَقُوْلُ فِىْ نَفْسِىْ هَلْ حَرَّكَ شَفَتَيْهِ بِرَدِّ السَّلَامِ اَمْ لَا ؟ ثُمَّ اُصَلِّىْ قَرِيْبًا مِّنْهُ وَاُسَارِقُهُ النَّظَرَ فَاِذَا اَقْبَلْتُ عَلٰى صَلَاتِىْ نَظَرَ اِلَىَّ وَاِذَا الْتَفَتُّ نَحْوَهٗ اَعْرَضَ عَنِّىْ ، حَتّٰى اِذَا طَالَ ذٰلِكَ عَلَىَّ مِنْ جَفْوَةِ الْمُسْلِمِيْنَ مَشَيْتُ حَتّٰى تَسَوَّرْتُ جِدَارَ حَائِطِ اَبِىْ قَتَادَةَ وَهُوَ ابْنُ عَمِّىْ وَاَحَبُّ النَّاسِ اِلَىَّ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَوَاللّٰهِ مَا رَدَّ عَلَىَّ السَّلَامَ فَقُلْتُ لَهٗ : يَا اَبَا قَتَادَةَ ! اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُنِىْ اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَكَتَ فَعُدْتُ فَنَاشَدْتُهٗ فَسَكَتَ فَعُدْتُ فَنَاشَدْتُهٗ فَقَالَ : اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَفَاضَتْ عَيْنَاىَ وَتَوَلَّيْتُ حَتّٰى تَسَوَّرْتُ الْجِدَارَ ، فَبَيْنَا اَنَا اَمْشِىْ فِىْ سُوْقِ الْمَدِيْنَةِ اِذَا نَبَطِىٌّ مِنْ نَبَطِ اَهْلِ الشَّامِ مِمَّنْ قَدِمَ بِالطَّعَامِ يَبِيْعُهٗ بِالْمَدِيْنَةِ يَقُوْلُ : مَنْ يَّدُلُّ عَلٰى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ؟ فَطَفِقَ النَّاسُ يُشِيْرُوْنَ لَهٗ اِلَىَّ حَتّٰى جَآءَنِىْ فَدَفَعَ اِلَىَّ كِتَابًا مِنْ مَلِكِ غَسَّانَ ، وَكُنْتُ كَاتِبًا ، فَقَرَاْتُهٗ فَاِذَا فِيْهِ : اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّهٗ قَدْ بَلَغَنَا اَنَّ صَاحِبَكَ قَدْ جَفَاكَ وَلَمْ يَجْعَلْكَ اللّٰهُ بِدَارِ هَوَانٍ وَلَا مَضْيَعَةٍ ، فَالْحِقْ بِنَا نُوَاسِكَ

فَقُلْتُ حِيْنَ قَرَأْتُهَا : وَ هٰذِهٖ اَيْضًا مِنَ الْبَلَاءِ فَتَيَمَّمْتُ بِهَا
التَّنُّوْرَ فَسَجَرْتُهَا ، حَتّٰى اِذَا مَضَتْ اَرْبَعُوْنَ مِنَ الْخَمْسِيْنَ
وَاسْتَلْبَثَ الْوَحْىُ اِذَا رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَأْتِيْنِىْ فَقَالَ : اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ
اَنْ تَعْتَزِلَ امْرَأَتَكَ فَقُلْتُ : اُطَلِّقُهَا اَمْ مَاذَا اَفْعَلُ فَقَالَ
لَا بَلِ اعْتَزِلْهَا فَلَا تَقْرَبَنَّهَا وَاَرْسَلَ اِلٰى صَاحِبَىَّ بِمِثْلِ ذٰلِكَ
فَقُلْتُ لِامْرَأَتِىْ : اِلْحَقِىْ بِاَهْلِكِ فَكُوْنِىْ عِنْدَهُمْ حَتّٰى يَقْضِىَ
اللّٰهُ فِىْ هٰذَا الْاَمْرِ ۔ فَجَآءَتِ امْرَأَةُ هِلَالِ ابْنِ اُمَيَّةَ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَتْ لَهٗ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ
هِلَالَ بْنَ اُمَيَّةَ شَيْخٌ ضَائِعٌ لَيْسَ لَهٗ خَادِمٌ فَهَلْ تَكْرَهُ اَنْ
اَخْدُمَهٗ ؟ قَالَ ، لَا وَلٰكِنْ لَا يَقْرِبَنَّكِ ، فَقَالَتْ : اِنَّهٗ وَاللّٰهِ
مَا بِهٖ مِنْ حَرَكَةٍ اِلٰى شَيْىءٍ وَوَاللّٰهِ مَا زَالَ يَبْكِىْ مُنْذُ كَانَ
مِنْ اَمْرِهٖ مَا كَانَ اِلٰى يَوْمِهٖ هٰذَا ۔ فَقَالَ لِىْ بَعْضُ اَهْلِىْ:
لَوِاسْتَاْذَنْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى امْرَأَتِكَ
فَقَدْ اَذِنَ لِامْرَأَةِ هِلَالِ بْنِ اُمَيَّةَ اَنْ تَخْدُمَهٗ ؟ فَقُلْتُ :
لَا اَسْتَأْذِنُ فِيْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ مَا
يُدْرِيْنِىْ مَاذَا يَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا
اسْتَأْذَنْتُهٗ فِيْهَا وَاَنَا رَجُلٌ شَابٌّ ، فَلَبِثْتُ بِذٰلِكَ عَشْرَ لَيَالٍ
فَكَمُلَ لَنَا خَمْسُوْنَ لَيْلَةً مِنْ حِيْنَ نُهِىَ عَنْ كَلَامِنَا ثُمَّ صَلَّيْتُ

صَلٰوۃَ الْفَجْرِ صَبَاحَ خَمْسِیْنَ لَیْلَۃً عَلٰی ظَھْرِ بَیْتٍ مِنْ بُیُوْتِنَا فَبَیْنَا اَنَا جَالِسٌ عَلَی الْحَالِ الَّتِیْ ذَکَرَ اللّٰہُ تَعَالٰی مِنَّا قَدْ ضَاقَتْ عَلَیَّ نَفْسِیْ وَضَاقَتْ عَلَیَّ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ، سَمِعْتُ صَوْتَ صَارِخٍ اَوْفٰی عَلٰی سَلْعٍ یَقُوْلُ بِاَعْلٰی صَوْتِہٖ: یَا کَعْبَ بْنَ مَالِكٍ اَبْشِرْ، قَالَ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا وَعَرَفْتُ اَنَّہٗ قَدْ جَآءَ فَرَجٌ فَاٰذَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ النَّاسَ بِتَوْبَۃِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ عَلَیْنَا حِیْنَ صَلّٰی صَلٰوۃَ الْفَجْرِ فَذَھَبَ النَّاسُ یُبَشِّرُوْنَنَا فَذَھَبَ قِبَلَ صَاحِبَیَّ مُبَشِّرُوْنَ وَرَکَضَ اِلَیَّ رَجُلٌ فَرَسًا وَسَعٰی سَاعٍ مِنْ اَسْلَمَ قِبَلِیْ وَاَوْفٰی عَلَی الْجَبَلِ، فَکَانَ الصَّوْتُ اَسْرَعَ مِنَ الْفَرَسِ فَلَمَّا جَآءَنِی الَّذِیْ سَمِعْتُ صَوْتَہٗ یُبَشِّرُنِیْ نَزَعْتُ لَہٗ ثَوْبَیَّ فَکَسَوْتُھُمَا اِیَّاہُ بِبُشْرَاہُ وَاللّٰہِ مَا اَمْلِكُ غَیْرَھُمَا یَوْمَئِذٍ، وَاسْتَعَرْتُ ثَوْبَیْنِ فَلَبِسْتُھُمَا وَانْطَلَقْتُ اَتَاَمَّمُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَلَقَّانِی النَّاسُ فَوْجًا فَوْجًا یُھَنِّئُوْنِیْ بِالتَّوْبَۃِ وَیَقُوْلُوْنَ لِیْ: لِتَھْنِكَ تَوْبَۃُ اللّٰہِ عَلَیْكَ حَتّٰی دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ حَوْلَہُ النَّاسُ، فَقَامَ طَلْحَۃُ بْنُ عُبَیْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یُھَرْوِلُ حَتّٰی صَافَحَنِیْ وَھَنَّاَنِیْ، وَاللّٰہِ مَا قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْمُھَاجِرِیْنَ غَیْرُہٗ فَکَانَ کَعْبٌ لَا یَنْسَاھَا لِطَلْحَۃَ۔ قَالَ کَعْبٌ: فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

قَالَ وَهُوَ يَبْرُقُ وَجْهُهُ مِنَ السُّرُوْرِ : اَبْشِرْ بِخَيْرِ يَوْمٍ مَرَّ عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدَتْكَ اُمُّكَ فَقُلْتُ ، أَمِنْ عِنْدِكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَمْ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؟ قَالَ لَا بَلْ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ اِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ حَتّٰى كَأَنَّ وَجْهَهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ وَكُنَّا نَعْرِفُ ذٰلِكَ مِنْهُ ، فَلَمَّا جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ مِنْ تَوْبَتِيْ اَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَالِيْ صَدَقَةً اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ ، فَقُلْتُ ، اِنِّيْ اَمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِيْ بِخَيْبَرَ وَقُلْتُ ، يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اِنَّمَا اَنْجَانِيْ بِالصِّدْقِ وَاِنَّ مِنْ تَوْبَتِيْ اَنْ لَا اُحَدِّثَ اِلَّا صِدْقًا مَا بَقِيْتُ ، فَوَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ اَحَدًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَبْلَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ صِدْقِ الْحَدِيْثِ مُنْذُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ مِمَّا اَبْلَانِي اللّٰهُ تَعَالٰى وَاللّٰهِ مَا تَعَمَّدْتُ كِذْبَةً مُنْذُ قُلْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى يَوْمِيْ هٰذَا وَاِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ يَّحْفَظَنِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْمَا بَقِيَ قَالَ : فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى ـ لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ ـ حَتّٰى بَلَغَ ، اِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ـ وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا حَتّٰى ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ـ حَتّٰى بَلَغَ اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ـ

قَالَ كَعْبٌ : وَاللّٰهِ مَا اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنْ نِعْمَةٍ قَطُّ بَعْدَ اِذْ هَدَانِي اللّٰهُ لِلْاِسْلَامِ اَعْظَمَ فِيْ نَفْسِيْ مِنْ صِدْقِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَا اَكُوْنَ كَذَبْتُهُ فَاَهْلِكَ كَمَا هَلَكَ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ لِلَّذِيْنَ كَذَبُوْا حِيْنَ اَنْزَلَ الْوَحْيَ شَرَّ مَا قَالَ لِاَحَدٍ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ اِذَا انْقَلَبْتُمْ اِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ اِنَّهُمْ رِجْسٌ وَّمَاْوٰهُمْ جَهَنَّمُ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ـ يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ. قَالَ كَعْبٌ ، كُنَّا خُلِّفْنَا اَيُّهَا الثَّلَاثَةُ عَنْ اَمْرِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ قَبِلَ مِنْهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ حَلَفُوْا لَهُ فَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَاَرْجَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْرَنَا حَتّٰى قَضَى اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْهِ بِذٰلِكَ ؛ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا ، وَلَيْسَ الَّذِيْ ذَكَرَ اللّٰهُ مِمَّا خُلِّفْنَا عَنِ الْغَزْوِ وَاِنَّمَا هُوَ تَخْلِيْفُهُ اِيَّانَا وَاِرْجَآؤُهُ اَمْرَنَا عَمَّنْ حَلَفَ لَهُ وَاعْتَذَرَ اِلَيْهِ فَقَبِلَ مِنْهُ ـ وَفِيْ رِوَايَةٍ : اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَكَانَ لَا يَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ اِلَّا نَهَارًا فِي الضُّحٰى فَاِذَا قَدِمَ بَدَاَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلّٰى فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ فِيْهِ ـ

(بخاری حدیث کعب بن مالکؓ)

حضرت عبداللہ بن کعبؓ اپنے باپ حضرت کعب بن مالکؓ کا ذکر کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ سے وہ واقعہ سُنا جس کا تعلق غزوہ تبوک میں شامل نہ ہونے اور اس وجہ سے مقاطعہ کی سزا پانے سے تھا۔ انہوں نے بیان کیا کہ مَیں کسی غزوہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جانے میں پیچھے نہیں رہا تھا۔ صرف غزوۂ تبوک میں یہ غلطی ہوئی۔ ہاں غزوۂ بدر میں بھی شامل نہ ہو سکا تھا۔ لیکن اس موقعہ پر آپؐ نے کسی پیچھے رہنے والے پر ناراضگی کا اظہار نہیں فرمایا تھا۔ دراصل اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمان قریش کے قافلہ کو روکنا چاہتے تھے اور لڑائی کا ارادہ نہ تھا۔ اس لیے بہت سے لوگوں نے آپؐ کے ساتھ جانے کی ضرورت محسوس نہ کی اور نہ ہی حضورؐ نے اس کیلئے کوئی خاص تحریک فرمائی تھی۔ تاہم اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں اور ان کے دشمن یعنی قریش کی اتفاقیہ بغیر کسی الٹی میٹم یا سابقہ ارادہ کے مٹھ بھیڑ کرا دی۔ لیکن میں لیلۃ العقبہ کی بیعت میں شامل تھا جبکہ ہم نے اسلام قبول کیا تھا اور اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کا معاہدہ طے پایا تھا اور مجھے اس موقعہ پر حاضری اتنی پسندیدہ اور محبوب ہے اور اس پر اتنا فخر ہے کہ اس کے مقابلہ میں بدر کے موقعہ پر غیر حاضری کی زیادہ خلش محسوس نہیں کرتا

اگرچہ بدر کا چرچا لوگوں میں بیعتِ عقبہ کے واقعہ سے زیادہ ہے۔ بہرحال غزوۂ تبوک کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ جا سکنے کی یہ وجہ نہ تھی کہ مجھ میں کوئی کمزوری یا مالی تنگی تھی۔ بڑی اچھی صحت اور خوب مالدار تھا اور اپنی دو سواریاں بھی تھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طریق یہ تھا کہ جب مہم پر جانے کا ارادہ کرتے تو اس کے پروگرام کو بڑی حد تک مخفی رکھتے اور جدھر جانا ہوتا اس کے اُلٹ سمت سفر کا آغاز کرتے۔ بہرحال غزوۂ تبوک کے لیے جب آپؐ نکلے تو اس وقت شدید گرمی تھی۔ بڑا لمبا سفر تھا۔ ویران صحرا سے گزرنا تھا۔ بہت بڑے لشکر کا سامنا تھا۔ اس لیے مسلمانوں پر آپؐ نے اس صورتِ حال کی نزاکت اور اہمیت اچھی طرح واضح کر دی تھی تاکہ وہ اس جنگ کے لیے خوب تیاری کر لیں اور کسی کے لیے کوئی عُذر باقی نہ رہے۔ آپؐ نے واضح طور پر بتا دیا کہ آپؐ کہاں جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ آپؐ اس غزوہ کے لیے نکلے تو بہت سے مسلمان جن کی فہرست کسی رجسٹر میں درج نہ تھی آپؐ کے ساتھ ہو گئے۔ کثرتِ اژدہام کی وجہ سے ایسا ممکن تھا کہ جو شخص آپؐ کے ساتھ نہ جانا چاہتا تھا وہ اپنی اس غیر حاضری کو مخفی رکھ سکتا تھا سوائے اس کے کہ اسکے بارہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی وحی نازل ہو۔ غرض آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم جب اس جنگ کیلئے نکلے تو پھل پکے ہوئے تھے اور شدید گرمی کی وجہ سے سائے اچھے لگتے تھے اور میرا دل آرام طلبی کی طرف مائل تھا اور مجھے اپنی فصلوں کا بھی خیال تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی تیاری کی ہوئی تھی اور مسلمانوں کا لشکرِ کثیر آپؐ کے ساتھ تھا۔ میں نے کئی دفعہ ارادہ کیا کہ تیاری کر کے آپؐ سے جا ملوں لیکن اس کو عملی جامہ نہ پہنا سکا اور اسی تذبذب میں کوئی کام بھی صحیح معنوں میں نہ ہو سکا۔ بہر حال میں کہتا جب چاہوں گا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملوں گا۔ اس سُستی نے مجھے روکے رکھا۔ یہاں تک کہ لشکر تیز چلنے کی وجہ سے بہت دُور نکل گیا اور میں ارادے ہی باندھتا رہ گیا۔ کاش میں اپنے ارادے کو عملی جامہ پہنا سکتا۔ مگر یہ میرا مقدر نہ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جانے کے بعد جب بھی میں گھر سے نکلتا تو مجھے اس بات کا سخت افسوس ہوتا کہ میری طرح کا کوئی اور آدمی پیچھے نہیں رہا تھا۔ سوائے ایسے آدمیوں کے جن پر نفاق کا شبہ تھا یا کچھ معذور لوگ تھے۔ بہرحال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کے دوران میں مجھے یاد نہ فرمایا یہاں تک کہ آپؐ تبوک پہنچ گئے۔ ایک دفعہ آپؐ وہاں لوگوں میں بیٹھے تھے کہ آپؐ نے فرمایا۔ کعب کو کیا ہو گیا یعنی وہ کیوں نہیں آیا۔ اس پر قبیلہ

بنی سلمہ کے ایک آدمی کو میرے خلاف کچھ کہنے کا موقع مل گیا۔ اور کہا۔ اس کو چادروں کے گھمنڈ نے روک لیا ہوگا۔ اس وقت معاذ بن جبلؓ نے اس شخص کو کہا تم نے بہت بُرا کیا کہ ایسی بدگمانی کی۔ اے اللہ کے رسولؐ! خدا تعالیٰ کی قسم! ہم تو کعب کو بڑا نیک اور اچھا آدمی سمجھتے ہیں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے۔ اسی اثناء میں حضورؐ نے ایک آدمی کو جو سفید کپڑے پہنے ہوئے تھا دُور سے آتے ہوئے دیکھا آپؐ نے بطور آرزو اور دعا فرمایا: خدا تعالیٰ کرے یہ ابو خیثمہ ہو۔ خدا تعالیٰ کی قدرت وہ ابو خیثمہ ہی نکلے۔ یہ وہ صحابی ہیں جنہوں نے کھجور کا ایک صاع بطور صدقہ دیا تھا۔ اور منافقین نے اس کی ہنسی اڑائی تھی۔ کعبؓ کہتے ہیں کہ جب یہ خبر پہنچی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے واپس تشریف لا رہے ہیں تو مجھے سخت افسوس ہوا اور بہانے سوچنے لگا کہ کس طرح آپؐ کی ناراضگی سے بچ سکتا ہوں۔ میں نے اپنے گھر کے تمام سمجھدار لوگوں سے مشورہ بھی کیا۔ آخر جب آپؐ مدینہ کے قریب پہنچ گئے تو اللہ تعالیٰ نے تمام باطل وساوس کو میرے دل سے نکال دیا اور میں سمجھ گیا کہ آپؐ کی ناراضگی سے مجھے کوئی چیز نہیں بچا سکتی۔ پس میں نے پکّا ارادہ کر لیا کہ سچ بولوں گا۔ صبح کے وقت آپؐ واپس مدینہ پہنچے۔ آپؐ کا طریق تھا کہ جب آپؐ

سفر سے واپس تشریف لاتے تو پہلے مسجد میں جاتے۔ وہاں مسجد میں دو رکعت نفل پڑھتے پھر لوگوں سے باتیں کرنے کے لیے کچھ دیر بیٹھتے۔ اس سفر میں بھی آپؐ نے ایسا ہی کیا۔ پیچھے رہنے والے بہت سے لوگ عذر معذرت کرتے آئے اور قسمیں اٹھانے لگے کہ اس اس وجہ سے ہم شامل نہ ہو سکے تھے۔ یہ روک تھی اور وہ روک تھی۔ یہ سب لوگ کچھ اوپر اسّی ۸۰ تھے۔ آپؐ نے اُن کے پیش کردہ عذر قبول کیے۔ ان سے دوبارہ بیعت لی۔ ان کے لیے بخشش کی دعا کی اور ان کے اندرونہ کو خدا تعالیٰ کے سپرد کر دیا۔ جب میں آیا اور آپؐ کو سلام کیا تو آپؐ نے اس انداز میں تبسّم فرمایا جس میں ناراضگی کا پہلو نمایاں تھا۔ بہرحال آپؐ نے کہا۔ آؤ کیا کہتے ہو۔ میں آپؐ کے سامنے بیٹھ گیا۔ آپؐ نے پوچھا۔ تم کیوں پیچھے رہ گئے تھے۔ کیا تم نے سواری نہیں خریدی تھی؟ میں نے کہا۔ اے اللہ تعالیٰ کے رسولؐ! اگر میں آپؐ کے سوا کسی اور کے سامنے ہوتا تو کوئی عذر پیش کر کے ناراضگی سے بچ جانے کا خیال کر سکتا تھا کیونکہ مجھے باتیں بنانا آتی ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ کی قسم! میں یہ بھی جانتا ہوں کہ اگر میں جھوٹی بات کہہ کر آپؐ کو خوش کر لوں تو ہو سکتا ہے کہ کل اللہ تعالیٰ آپؐ کو مجھ سے ناراض کر دے اور اگر میں اب سچی بات کہوں جس کی وجہ سے آپ ناراض ہو جائیں تو میں

امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرا انجام بخیر کرے گا۔ سچی بات یہ ہے کہ میرے پاس کوئی عذر نہیں۔ اس وقت میں خوب طاقتور تھا۔ ہر طرح کی مالی آسائش میسّر تھی اور بغیر کسی دقّت کے آپؐ کے ساتھ جا سکتا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم نے سچ بولا ہے۔ پھر مجھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ جاؤ اللہ تعالیٰ تمہارے بارہ میں کوئی فیصلہ کریگا تو پھر بات کریں گے۔ قبیلہ بنی سلمہ کے کچھ لوگ میرے پیچھے آئے اور مجھے کہنے لگے۔ خدا کی قسم! ہمارے علم کے مطابق تم نے کبھی کوئی قصور نہیں کیا۔ کیوں نہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی عذر پیش کر دیا۔ جس طرح دوسرے پیچھے رہنے والوں نے عذر پیش کیے تھے۔ تمہارے قصور کی معافی کیلئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے تیری بخشش کی دعا کافی تھی۔ کعبؓ کہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی قسم! وہ مجھے اُکساتے رہے یہاں تک کہ میں نے ایک دفعہ ارادہ کر لیا کہ میں آپؐ کے پاس جاؤں اور اپنے آپ کو جھٹلاؤں کہ جو کچھ پہلے کہہ چکا ہوں وہ غلط تھا پھر میں نے بنی سلمہ کے لوگوں سے پوچھا کہ کیا میرے اور بھی ساتھی ہیں جنہوں نے سچ بولا ہو اور کوئی جھوٹا عذر پیش نہ کیا ہو۔ انہوں نے کہا۔ ہاں دو آدمیوں نے ایسا کیا ہے اور وہی کچھ کہا ہے جو تُو نے کہا ہے اور ان کو وہی کچھ جواب

دیا گیا ہے جو مجھے دیا گیا ہے۔ میں نے کہا وہ کون ہیں؟
انہوں نے بتایا۔ مرارہ بن ربیعہ عامری اور ہلال بن امیہ واقفی
یہ دونوں آدمی بہت نیک تھے۔ بدر کے معرکہ میں شامل ہو
چکے تھے۔ میرے لیے ان کا نمونہ کافی تھا۔ جب لوگوں نے
ان کا یہ واقعہ مجھے بتلایا تو میں نے دل میں عہد کر لیا کہ میں
نے جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا ہے وہی
ٹھیک ہے۔ سچ بولنے میں مَیں اکیلا نہیں ہوں دوسرے دو
نیک نام آدمی بھی میرے ساتھ ہیں۔ بہرحال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو ہم تینوں سے بول چال رکھنے سے
منع فرما دیا۔ ہمارے علاوہ کسی اور پیچھے رہنے والے کو یہ سزا
نہ دی۔ لوگ ہم سے بچنے لگے گویا کہ وہ بالکل بدل گئے ہیں۔ زمین
بھی اوپری اوپری سی نظر آنے لگی گویا وہ زمین ہی نہیں جس
کو میں اچھی طرح جانتا تھا۔ غرض مقاطعہ کے پچاس دن سخت
پریشانی اور گھبراہٹ میں بسر ہوئے۔ میرے دونوں ساتھی تو
خانہ نشین ہو گئے اور اپنے گھروں میں بیٹھ رہے۔ وہ ہر وقت
روتے رہتے۔ میں ان میں جوان تھا اور سخت جان بھی۔ گھر
بیٹھ نہ سکتا تھا۔ اس لیے باہر بازار میں نکل آتا۔ نمازوں میں
مسلمانوں کے ساتھ شامل ہوتا، بازاروں میں گھومتا پھرتا لیکن
مجھ سے کوئی بات نہ کرتا۔ نماز کے بعد کچھ دیر آنحضرت صلی

اللہ علیہ وسلم بیٹھتے تو میں بھی مجلس میں حاضر ہوتا اور سلام کہتا اور دل میں کہتا۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سلام کے جواب میں اپنے ہونٹ مبارک ہلائے ہیں یا نہیں؟ پھر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہی نماز پڑھنے لگتا اور چور نظروں سے آپؐ کو دیکھتا۔ جب میں اپنی نماز کی طرف متوجّہ ہوتا تو آپؐ میری طرف دیکھتے۔ اور جب میں آپؐ کی طرف دیکھتا تو آپؐ اپنا رُخ پھیر لیتے اور دوسری طرف دیکھنے لگتے۔ مسلمان بھائیوں کی یہ زیادتی اور خشک سلوکی مجھے بہت شاق گزرتی۔ میں سخت پریشان ہوگیا۔ ایک دفعہ میں ابوقتادہؓ کے باغ کی دیوار پھاند کر اندر چلا گیا۔ وہ میرے چچا زاد بھائی لگتے تھے اور مجھے بہت پیارے لگتے تھے۔ انہیں میں نے سلام کیا۔ خدا تعالیٰ کی قسم! انہوں نے میرے سلام کا کوئی جواب نہ دیا۔ میں نے کہا۔ اے ابوقتادہؓ! میں تجھے خدا تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں۔ کیا تم نہیں جانتے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہوں۔ لیکن وہ چپ رہے۔ پھر میں نے دوبارہ ان کو قسم دی۔ پھر بھی وہ چُپ رہے۔ پھر سہ بار ان کو قسم دی تو انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسولؐ بہتر جانتے ہیں۔ میری آنکھوں میں آنسو آگئے۔ میں پیچھے مڑا اور دیوار پھاند کر باہر آگیا۔ ایک دن مدینہ کے بازار میں جا رہا تھا کہ

پتہ چلا کہ علاقہ شام کا ایک نبطی یعنی اس علاقہ کا کسان جو ان لوگوں میں شامل تھا جو مدینہ میں غلہ بیچنے آئے تھے۔ میرے متعلق پوچھ رہا ہے۔ تو لوگوں نے میری طرف اشارہ کیا اور وہ میرے پاس آیا۔ اُس نے مجھے بادشاہِ غسّان کا خط دیا۔ میں خود لکھ پڑھ سکتا تھا۔ اس لیے میں نے اسے پڑھا۔ اسمیں لکھا تھا۔ بعد سلام غرض مدّعا یہ ہے کہ ہمیں یہ معلوم کر کے افسوس ہوا ہے کہ آپ کے ساتھی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھ سے زیادتی کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تجھ کو ایسا نہیں بنایا کہ تم سے ایسا ذلّت آمیز سلوک کیا جائے اور تجھے ضائع کر دیا جائے۔ ہمارے پاس آجاؤ ہم تمہاری بہت عزّت افزائی کریں گے اور ہر طرح کا خیال رکھیں گے۔ جب میں نے یہ خط پڑھا تو میں نے دل میں کہا۔ یہ بھی میرے لیے آزمائش اور ابتلاء ہے۔ میں وہ خط لے کر سیدھا تنور کے پاس گیا اور اس خط کو اس میں جھونک کر کہا۔ یہ اس کا جواب ہے۔ ایسے ہی پریشان کن حالات میں چالیس دن گزر گئے اور میرے بارہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے وحی نازل ہونے میں دیر ہوتی گئی۔ ایک دن میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک قاصد آیا کہ حضورؐ فرماتے ہیں تم اپنی بیوی سے الگ ہو جاؤ، اس کے پاس رہنے کی اجازت نہیں ہے۔ میں نے پوچھا۔ حضورؐ کا کیا منشاء

ہے ۔ کیا میں اسے طلاق دیدوں یا کیا کروں ؟ قاصد نے جواب دیا۔ حضورؐ کا صرف یہ حکم ہے کہ تم اس سے الگ رہو، مقاربت سے بچو ۔ ایسے ہی حضورؐ نے تیرے دوسرے دو ساتھیوں کو بھی حکم بھجوایا تھا۔ میں نے اپنی بیوی سے کہا تم اپنے ماں باپ کے پاس چلی جاؤ اور وہیں رہو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ میرے بارہ میں کوئی فیصلہ نازل فرمائے ۔ ہلال بن اُمیّہ کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی اور عرض کیا کہ ہلال بن امیّہ بوڑھے ہیں اور سہارے کے محتاج ہیں ۔ اپنا کام خود نہیں کر سکتے ۔ ان کے پاس کوئی نوکر بھی نہیں ہے ۔ کیا آپ ناپسند فرماتے ہیں کہ میں انکی خدمت کروں ۔ آپؐ نے فرمایا صرف مقاربت سے مَیں نے منع کیا ہے ۔ اُس نے کہا خدا تعالیٰ کی قسم ! اس میں ہلنے کی بھی طاقت نہیں ہے مقاربت کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔ جب سے یہ واقعہ ہوا ہے اسی دن سے وہ رو رہا ہے ۔ چنانچہ اسے اپنے میاں کے پاس رہنے کی اجازت مل گئی ۔ میرے کچھ رشتہ داروں نے مجھے بھی کہا کہ تم بھی جاکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی بیوی کے بارہ میں اجازت لے لو ۔ امید ہے تمہیں بھی اجازت مل جائے گی جیساکہ ہلال بن امیّہ کی بیوی کو اجازت مل گئی ہے میں نے کہا ۔ میں اپنی بیوی کے بارہ میں نہیں پوچھوں گا ۔

نا معلوم، حضور کیا جواب دیں ۔ میں نوجوان ہوں ۔ ہو سکتا ہے
کہ کوئی غلطی مجھ سے ہو جائے ۔ انہی حالات میں دس دن اور
گزر گئے ۔ گویا ہمارے مقاطعہ کے پچاس دن پورے ہو گئے۔ میں
پچاسویں دن فجر کی نماز اپنے مکان کی چھت پر پڑھ کر بیٹھا ہوا
تھا اور اپنی اس حالت کے بارہ میں سوچ رہا تھا جس کا ذکر
اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے یعنی زمین باوجود فراخی کے مجھ پر تنگ
ہو گئی تھی اور خود اپنی جان سے میں بیزار تھا کہ اسی اثناء میں
میں نے ایک زور سے پکارنے والے کی آواز سُنی جو کہ کوہِ سلع
پر چڑھ کر انتہائی بلند آواز سے کہہ رہا تھا ۔ اے کعب بن مالک!
تجھے بشارت ہو ۔ میں نے یہ آواز سُنی تو فوراً سجدے میں گر گیا
اور مجھے یقین ہو گیا کہ خوشی اور کشائش کی گھڑی آ گئی ہے۔
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز کے بعد لوگوں کو بتایا
کہ اللہ تعالیٰ ہم پر رجوع برحمت ہوا اور اس نے ہماری توبہ
قبول کی ہے ۔ لوگ ہمیں بشارت دینے کے لیے دوڑے۔ کچھ
میرے ساتھیوں کی طرف گئے اور ایک آدمی گھوڑے پر سوار
ہو کر میری طرف دوڑا ۔ لیکن قبیلہ اسلم کا ایک اور آدمی دوڑ
کر سلع پہاڑ پر چڑھ گیا اور زور زور سے پکارنے لگا ۔ گھوڑ سوار
کے پہنچنے سے پہلے ہی اس کی بلند آواز مجھ تک پہنچ گئی۔
جب وہ خوشخبری دینے والا میرے پاس آیا تو میں نے خوشی

میں اپنے کپڑے اتار کر اس کو پہنا دیئے۔ خدا تعالیٰ کی قسم! اس دن میرے پاس وہی کپڑے تھے۔ میں نے اپنے پہننے کیلئے دو کپڑے کسی سے مانگے اور ان کو پہن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کیلئے چل پڑا۔ گروہ در گروہ لوگ مجھے ملتے اور توبہ کے قبول ہونے کی مبارک دیتے اور کہتے مبارک ہو، خدا تعالیٰ نے تمہاری توبہ قبول فرمالی۔ جب میں مسجد میں داخل ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں۔ آپؐ کے اردگرد اور لوگ بھی بیٹھے ہیں۔ طلحہؓ بن عبیداللہ دوڑتے ہوئے آئے اور مجھ سے مصافحہ کیا، مجھے مبارکباد دی۔ خدا تعالیٰ کی قسم! مہاجرین میں سے صرف یہی اُٹھ کر مجھے مبارکباد دینے آئے تھے اور کوئی نہیں اٹھا تھا۔ کعبؓ، حضرت طلحہؓ کے اس نیک سلوک کو عمر بھر نہ بھولے۔ بہر حال کعبؓ کہتے ہیں کہ مَیں نے حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوکر سلام کیا۔ آپؐ کا چہرہ خوشی کی وجہ سے چمک رہا تھا۔ آپؐ نے فرمایا۔ تجھے اس بہترین دن کی مبارک ہو۔ جب سے تجھے تیری ماں نے جنا ہے۔ ایسا مبارک دن تجھ پر کبھی نہیں چڑھا ہوگا۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! کیا آپؐ یہ خوشخبری اپنی طرف سے دے رہے ہیں یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ نعمت مجھے عطا ہوئی ہے۔ آپؐ نے فرمایا خدا تعالیٰ کی طرف سے

یہ خوشخبری تجھے عطا ہوئی ہے ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب خوش ہوتے تو آپؐ کا چہرۂ مبارک چمکنے لگتا اور یوں لگتا جیسے چاند کا ٹکڑا ہے ۔ اور آپؐ کی اس کیفیت کو ہم سب جانتے تھے میں جب حضورؐ کے پاس بیٹھ گیا تو عرض کیا۔ یارسول اللہ! توبہ قبول ہونے کی خوشی میں میں اپنے مال سے دستبردار ہوتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کے حضور بطور صدقہ پیش کرتا ہوں ۔ آپؐ نے فرمایا اپنا کچھ مال اپنے پاس رکھو۔ یہ تمہارے لیے بہتر ہوگا۔ میں نے عرض کیا۔ اچھا، میں خیبر کی جائیداد اپنے پاس رکھ لیتا ہوں ۔ میں نے حضورؐ سے عرض کیا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے میری سچائی کی وجہ سے نجات دی ہے اور ہلاکت سے بچا لیا ہے اور میری توبہ کی تکمیل اس طرح ہوگی کہ آئندہ میں ہمیشہ سچ بولوں گا۔ خدا تعالیٰ کی قسم! مجھے کوئی ایسا مسلمان معلوم نہیں جس کو سچی بات کہنے میں اس قسم کی آزمائش سے دوچار ہونا پڑا ہو اور پھر اس ابتلاء کا نتیجہ ایسا شاندار اور بابرکت نکلا ہو۔ کعبؓ کہتے ہیں ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ عہد کرنے کے بعد میں نے آج تک کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ آئندہ زندگی میں بھی وہ مجھے اس سے محفوظ رکھے گا اور ہمیشہ سچ بولنے کی توفیق دیگا۔ حضرت کعبؓ کا بیان ہے کہ سورۃ توبہ کی ان آیات میں

اسی واقعہ کی طرف اشارہ ہے جو میرے ساتھ پیش آیا کہ : اللہ تعالیٰ مہاجرین اور انصار پر جنہوں نے تنگی کی گھڑیوں میں آپؐ کی پیروی کی اور صدق و صفا کا مظاہرہ کیا ' رجوع برحمت ہوا اور ان تین پر بھی جو پیچھے رہتے دیئے گئے تھے یہاں تک کہ اس پاداش میں زمین باوجود فراخی کے ان پر تنگ ہوگئی ان آیات میں اِتَّقُوا اللّٰہَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِیْنَ تک یہی مضمون چلتا ہے۔ کعبؓ یہ بھی کہتے تھے کہ اسلام لانے کے بعد اللہ تعالیٰ کا یہ سب سے بڑا فضل تھا کہ اس نے مجھے سچ بولنے کی توفیق دی اور اس برکت کی طرف میری راہنمائی فرمائی اور میں حضورؐ کے سامنے جھوٹ بولنے کے گناہ سے بچ گیا۔ اگر میں جھوٹ بولتا تو میں بھی انہی لوگوں کی طرح ہلاک ہوجاتا جو آپؐ کے سامنے جھوٹ بول کر ہلاک ہوئے۔ ان لوگوں کے متعلق اللہ تعالیٰ نے جو وحی نازل کی اس سے ان جھوٹوں کے بُرے انجام کا پتہ چلتا ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا : یہ لوگ اللہ تعالےٰ کی قسمیں کھائیں گے تاکہ جب تم واپس لوٹو تو ان سے درگزر کرو یعنی ان سے درگزر بیشک کرو لیکن وہ نجس لوگ ہیں اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہے ' یہ ان کے اپنے کیے کی سزا ہے وہ تمہارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں تاکہ تم اُن سے راضی ہوجاؤ۔ اگر تم ان سے راضی ہو بھی جاؤ تو اللہ ایسے فاسق لوگوں سے کبھی راضی

نہیں ہوگا۔ کعبؓ کہتے ہیں کہ پیچھے رہنے والوں میں ہم صرف تین تھے جن کو سزا ملی۔ باقی پیچھے رہنے والوں کا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عُذر قبول کر لیا تھا۔ جبکہ قسمیں کھا کھا کر انہوں نے معذرت کی اور معافی طلب کی۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے متعلق کوئی فیصلہ نہ دیا تھا اور اللہ تعالیٰ کی وحی تک اس کو ملتوی رکھا تھا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے وہ فیصلہ دیا جس میں ہمارے لیے برکت ہی برکت تھی فرمایا: ان تین پر بھی اللہ تعالیٰ رجوع برحمت ہوا جو پیچھے رہنے دیئے گئے یعنی جن کا معاملہ التواء میں ڈال دیا گیا۔ دراصل اس آیت میں غزوہ سے ہمارے پیچھے رہنے کا ذکر نہیں بلکہ ہمارے معاملہ کا التواء اور اسے پیچھے ڈالنا مراد ہے اور ان دوسرے لوگوں سے مختلف سلوک کا ذکر ہے جنہوں نے آپؐ کے سامنے قسمیں کھائیں اور جنگِ تبوک میں شامل نہ ہو سکنے کے عذر پیش کیے جن کو حضورؐ نے قبول کر لیا۔

ایک روایت میں یہ بھی آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمعرات کے دن چلے تھے اور آپؐ جمعرات کے دن سفر کرنے کو بہت پسند کرتے تھے۔ حضورؐ جب بھی سفر سے واپس آتے تو چاشت کے وقت شہر میں داخل ہوتے۔ سب سے پہلے مسجد میں جاتے۔ وہاں دو رکعت نماز پڑھتے اور کچھ دیر بیٹھتے

پھر گھر جاتے۔

۱۲۶ــــــ عَنْ جُنْدَبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدَّثَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ: وَاللّٰہِ لَا یَغْفِرُ اللّٰہُ لِفُلَانٍ، وَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَالَ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَتَاَلّٰی عَلَیَّ اَنْ لَّا أَغْفِرَ لِفُلَانٍ فَاِنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لِفُلَانٍ وَاَحْبَطْتُ عَمَلَکَ۔

(مسلم کتاب البرّ والصلۃ باب النھی عن تقنیط الانسان من رحمۃ اللّٰہ)

حضرت جندبؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک آدمی نے کہا اللہ تعالیٰ کی قسم! فلاں آدمی کو اللہ نہیں بخشے گا۔ اس پر اللہ نے فرمایا۔ کون ہے جو مجھ پر یہ پابندی لگائے کہ میں فلاں کو نہیں بخشوں گا میں نے اسے بخش دیا، ہاں خود اس شخص کے اعمال ضائع ہو گئے جس نے ایسا کہا ہے۔

۱۲۷ــــــ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ یَقْبَلُ تَوْبَۃَ الْعَبْدِ مَا لَمْ یُغَرْغِرْ۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب فضل التوبۃ)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ غرغرے سے پہلے بندہ جب بھی توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرلیتا ہے یعنی اس کی توبہ ردّ

نہیں ہوتی۔

---

# علم اور اسکے حصول کی ترغیب

۱۲۸۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰى مِنْ سَامِعٍ۔ (ترمذی کتاب العلم باب الحث علی تبلیغ السماع)

حضرت ابنِ مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو تر و تازہ اور خوشحال رکھے جس نے ہم سے کوئی بات سُنی اور آگے اسی طرح اسے پہنچایا جس طرح اس نے سنا تھا۔ کیونکہ بہت سے ایسے لوگ جن کو بات پہنچائی گئی ہے، سننے والوں سے زیادہ یاد رکھنے والے اور سمجھ سے کام لینے والے ہوتے ہیں۔

۱۲۹۔ عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِی الدِّيْنِ (بخاری کتاب العلم باب من یرد اللہ خیرًا یفقّہہ فی الدین)

حضرت معاویہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا۔ جس شخص کو اللہ تعالیٰ بھلائی اور ترقی دینا چاہتا ہے اس کو دین کی سمجھ دے دیتا ہے۔

۱۳۰۔۔۔ عَنْ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رح قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَ رَاَیْتُ حَلْقَةً عَظِیْمَةً فَقُلْتُ لِاَبِیْ حَلْقَةُ مَنْ هٰذِهٖ فَقَالَ حَلْقَةُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَارِثِ بْنِ جَزْءِ الزُّبَیْدِیِّ صَاحِبِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَتَقَدَّمْتُ فَسَمِعْتُهُ یَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ تَفَقَّهَ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ كَفَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مُهِمَّهٗ وَیَرْزُقُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ۔ (مسند الامام الاعظم کتاب العلم ص۲)

حضرت ابوحنیفہ رح بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں مسجد حرام میں داخل ہوا تو لوگوں کا ایک بڑا مجمع دیکھا۔ میں نے اپنے والد سے پوچھا یہ لوگ کس کے گرد اکٹھے ہیں۔ میرے والد نے بتایا کہ یہ حلقہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی عبداللہ بن حارث زبیدی کا ہے۔ یہ سن کر میں انکی طرف بڑھا تو انہیں یہ کہتے ہو سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے اندر تفقّہ فی الدّین پیدا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے تمام کاموں کا خود متکفّل ہو جاتا ہے اور اس کے لیے ایسی ایسی جگہوں سے رزق کے سامان مہیّا کرتا ہے کہ جس کا اسے وہم وگمان بھی نہیں ہوتا۔

۱۳۱۔۔۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَةٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ۔ (ابن ماجہ باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم

مسند الامام الاعظم۔ کتاب العلم ص۲)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ علم حاصل کرے۔

۱۳۲۔۔۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِیَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! وَمَا رِیَاضُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ مَجَالِسُ الْعِلْمِ۔

(الترغیب والترھیب باب الترغیب فی مجالسة العلماء ص۲ بحوالہ لطبرانی فی الکبیر)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم جنّت کے باغوں میں سے گزرو تو خوب چرو۔ صحابہؓ نے عرض کیا حضور ریاض الجنة سے کیا مراد ہے؟ آپؐ نے فرمایا مجالسِ علمی۔یعنی ان مجالس میں بیٹھ کر زیادہ سے زیادہ علم حاصل کرو۔

۱۳۳۔۔۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَتَعَلَّمُوْا لِلْعِلْمِ السَّكِیْنَةَ وَالْوَقَارَ وَتَوَاضَعُوْا لِمَنْ تَعَلَّمُوْنَ مِنْہُ۔

(الترغیب والترھیب ص۲ باب الترغیب فی اکرام العلماء و

اجلالھم وتوقیرھم بحوالہ الطبرانی فی الاوسط)

حضرت ابوہریرہ رضؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم حاصل کرو۔ علم حاصل کرنے کیلئے وقار اور سکینت کو اپناؤ۔ اور جس سے علم سیکھو اسکی تعظیم و تکریم کرو اور ادب سے پیش آؤ۔

۱۳۴ــــ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ اَنْ یَتَعَلَّمَ الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ عِلْمًا ثُمَّ یُعَلِّمُهُ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ۔

( ابن ماجه باب ثواب معلم الناس الخير )

حضرت ابوہریرہ رضؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا صدقہ یہ ہے کہ ایک مسلمان علم حاصل کرے پھر اپنے مسلمان بھائی کو سکھائے۔

۱۳۵ــــ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: کَلِمَةُ الْحِکْمَةِ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ حَیْثُ مَا وَجَدَهَا فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا۔

( ابن ماجه ابواب الزهد باب الحكمة )

حضرت ابوہریرہ رضؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حکمت اور دانائی کی بات مومن کا گمشدہ سرمایہ ہے جہاں کہیں وہ اسکو پاتا ہے وہ اس کو اپنانے اور قبول کرنے کے لیے تیار ہوتا ہے۔

۱۳۶ـــــ عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُ مَا یَخْلُفُ الرَّجُلُ مِنْ بَعْدِہٖ ثَلَاثٌ وَلَدٌ صَالِحٌ یَدْعُوْلَہٗ وَصَدَقَۃٌ تَجْرِیْ یَبْلُغُہٗ اَجْرُھَا وَعِلْمٌ یُعْمَلُ بِہٖ بَعْدَہٗ۔ (ابن ماجہ باب ثواب معلم النّاس)

حضرت ابوقتادہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین چیزیں جو انسان اپنی موت کے بعد پیچھے چھوڑ جاتا ہے وہ تین ہیں۔ نیک اولاد جو اس کیلئے دعاگو ہو۔ صدقہ جاریہ جس کا ثواب اسے پہنچتا رہے اور ایسا علم جس پر اس کے بعد والے عمل کرتے رہیں۔

۱۳۷ـــــ عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: مَنْ سَلَکَ طَرِیْقًا یَبْتَغِیْ فِیْہِ عِلْمًا سَھَّلَ اللّٰہُ لَہٗ طَرِیْقًا اِلَی الْجَنَّۃِ وَاِنَّ الْمَلَائِکَۃَ لَتَضَعُ اَجْنِحَتَھَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا صَنَعَ، وَاِنَّ الْعَالِمَ لَیَسْتَغْفِرُ لَہٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ حَتَّی الْحِیْتَانُ فِی الْمَآءِ، وَفَضْلُ الْعَالِمِ عَلَی الْعَابِدِ کَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلٰی سَائِرِ الْکَوَاکِبِ وَاِنَّ الْعُلَمَآءَ وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَآءِ وَاِنَّ الْاَنْبِیَاءَ لَمْ یُوَرِّثُوْا دِیْنَارًا وَلَا دِرْھَمًا اِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ، فَمَنْ اَخَذَہٗ اَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ۔ (ترمذی کتاب العلم باب فی فضل الفقہ)

حضرت ابودرداءؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ۔ جو شخص علم کی تلاش میں نکلے ۔ اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنّت کا راستہ آسان کر دیتا ہے ۔ اور فرشتے طالبعلم کے کام پر خوش ہو کر اپنے پَر اس کے آگے بچھاتے ہیں اور عالِم کے لیے زمین و آسمان میں رہنے والے بخشش مانگتے ہیں یہاں تک کہ پانی کی مچھلیاں بھی اس کے حق میں دعا کرتی ہیں ۔ عالِم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسی چاند کی دوسرے ستاروں پر، اور علماء انبیاء کے وارث ہیں ۔ انبیاء روپیہ پیسہ ورثہ میں نہیں چھوڑ جاتے بلکہ ان کا ورثہ علم و عرفان ہے ۔ جو شخص علم حاصل کرتا ہے وہ بہت بڑا نصیبہ اور خیرِ کثیر حاصل کرتا ہے ۔

۱۳۸ــــ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ الْبَاهِلِیِّ قَالَ ذُکِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ اَحَدُھُمَا عَابِدٌ وَالْاٰخَرُ عَالِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ: فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَی الْعَابِدِ کَفَضْلِیْ عَلٰی اَدْنَاکُمْ ۔ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلَائِکَتَہٗ وَ اَھْلَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرَضِیْنِ حَتَّی النَّمْلَۃَ فِیْ جُحْرِھَا وَ حَتَّی الْحُوْتَ لَیُصَلُّوْنَ عَلٰی مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَیْرَ ۔

( ترمذی کتاب العلم باب فضل الفقہ علی العبادۃ )

حضرت ابو امامہ باہلیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور دو آدمیوں کا ذکر کیا گیا ۔ اُن میں سے ایک عابد تھا اور دوسرا عالِم ۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا ۔ عالِم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے

جیسی میری فضیلت تم میں سے ایک معمولی آدمی پر ہے۔ یعنی دونوں میں بہت بڑا فرق ہے۔ پھر حضورؐ نے فرمایا۔ اللہ اور اس کے فرشتے آسمانوں میں رہنے والے اور زمین میں رہنے والے۔ یہاں تک کہ چیونٹی جو بل میں ہے اور مچھلی جو پانی میں ہے یہ سب دعائیں مانگتے ہیں اس شخص کے لیے جو لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دیتا ہے۔

۳۹۔۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ مِنْ بَعْضِ حُجَرِهٖ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَإِذَا هُوَ بِحَلْقَتَيْنِ إِحْدٰهُمَا يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ وَيَدْعُوْنَ اللّٰهَ وَالْاُخْرٰى يَتَعَلَّمُوْنَ وَيُعَلِّمُوْنَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلٌّ عَلٰى خَيْرٍ. هٰؤُلَاءِ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ وَيَدْعُوْنَ اللّٰهَ فَإِنْ شَاءَ أَعْطَاهُمْ وَإِنْ شَاءَ مَنَعَهُمْ وَهٰؤُلَاءِ يَتَعَلَّمُوْنَ وَيُعَلِّمُوْنَ وَإِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا فَجَلَسَ مَعَهُمْ۔ (ابن ماجه باب فضل العلماء والحث على طلب العلم)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر سے نکل کر مسجد میں تشریف لائے اور دیکھا کہ مسجد میں دو حلقے بنے ہوئے ہیں۔ کچھ لوگ تلاوت قرآن کریم اور دعائیں کر رہے ہیں اور کچھ لوگ پڑھنے پڑھانے میں مشغول ہیں۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا۔ دونوں گروہ نیک کام میں مصروف ہیں۔ یہ قرآن کریم پڑھ رہا ہے اور دعائیں مانگ رہا ہے، اللہ تعالیٰ چاہے تو

انہیں دے اور چاہے تو نہ دے یعنی ان کی دعائیں قبول کرے یا نہ کرے
اور یہ لوگ پڑھنے پڑھانے میں مشغول ہیں اور خدا تعالیٰ نے مجھے مُعلّم اور
استاد بنا کر بھیجا ہے۔ اس لیے آپؐ پڑھنے پڑھانے والوں میں جا
بیٹھے۔

۱۴۰ـــــ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ أَتَعَلَّمَ السُّرْيَانِيَّةَ وَ فِيْ
رِوَايَةٍ اَنَّهٗ اَمَرَنِيْ اَنْ أَتَعَلَّمَ كِتَابَ يَهُوْدَ وَقَالَ اِنِّيْ وَاللّٰهِ
مَا آمَنُ يَهُوْدَ عَلٰى كِتَابِيْ. قَالَ فَمَا مَرَّبِيْ نِصْفُ شَهْرٍ حَتّٰى
تَعَلَّمْتُ فَكَانَ اِذَا كَتَبَ اِلٰى يَهُوْدَ كَتَبْتُ اِلَيْهِمْ وَاِذَا كَتَبُوْا
اِلَيْهِ قَرَأْتُ لَهٗ كِتَابَهُمْ۔

(ترمذی ابواب الادب باب ما جاء فی تعلیم السریانیة)

حضرت زید بن ثابتؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے مجھے سریانی زبان سیکھنے کا حکم فرمایا اور ایک روایت میں
ہے کہ حضور علیہ السلام نے مجھے فرمایا یہودیوں کی خط و کتابت کی زبان
سیکھو کیونکہ مجھے یہودیوں پر اعتبار نہیں کہ وہ میری طرف سے کیا لکھتے
ہیں اور کیا کہتے ہیں۔ زید کہتے ہیں کہ پندرہ دن ہی گزرے تھے کہ
میں نے سریانی میں لکھنا پڑھنا سیکھ لیا۔ اس کے بعد جب بھی حضور علیہ السلام
کو یہود کی طرف کچھ لکھنا ہوتا تو مجھ سے لکھواتے اور جب ان کی
طرف سے کوئی خط آتا تو میں حضورؐ کو پڑھ کر سناتا۔

۱۴۱ــــ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم وَبَيْنَ يَدَيْهِ كِتَابٌ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: ضَعِ الْقَلَمَ عَلٰى اُذُنِكَ فَاِنَّهٗ اَذْكَرُ لِلْمُمْلِيْ۔

(ترمذی ابواب الادب باب ما جاء فی ترتیب الکتاب)

حضرت زید بن ثابتؓ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ کے سامنے ایک خط تھا۔ اسوقت میں نے حضورؐ کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ وقفہ کے دوران قلم کو کان پر رکھا کرو اس سے لکھانے والے کو بات زیادہ یاد رہتی ہے۔

۱۴۲ــــ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ: دَخَلْنَا عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ: يَآ اَيُّهَا النَّاسُ مَنْ عَلِمَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِهٖ. وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُ اَعْلَمُ، فَاِنَّ مِنَ الْعِلْمِ اَنْ يَّقُوْلَ الرَّجُلُ لِمَا لَا يَعْلَمُ: اَللّٰهُ اَعْلَمُ۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ مَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَمَا اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ۔

(بخاری کتاب التفسیر سورۃ 'ص' باب قولہ وما انا من المتکلفین)

حضرت مسروقؒ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس ہم آئے آپ نے فرمایا اے لوگو! اگر کسی کو کوئی علم کی بات معلوم ہو تو بتا دینی چاہیئے اور جسے علم کی کوئی بات معلوم

نہ ہو تو سوال ہونے پر وہ جواب دے کہ اَللّٰہُ اَعْلَمُ۔ یعنی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ کیونکہ یہ بھی علم کی بات ہے کہ انسان جس بات کو نہیں جانتا اس کے متعلق کہے کہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کو فرماتا ہے: اے رسولؐ! تو کہہ میں تم سے اس کا کوئی بدلہ نہیں مانگتا اور نہ ہی میں تکلف سے کام لینے والا ہوں۔

۱۴۳۔۔۔ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا یَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَدَعْوَۃٍ لَا یُسْتَجَابُ لَھَا۔ (مسلم کتاب الذکر والدعا باب التعوذ من شر ما عمل ومن شر ما لم یعمل)

حضرت زید بن ارقمؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے: اے میرے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس علم سے جو بے فائدہ ہے: اس دل سے جس میں تیرا خشوع نہیں، اس نفس سے جو سیر نہیں ہوتا اور اس دعا سے جو قبول نہیں کی جاتی۔

۱۴۴۔۔۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ لِتُبَاھُوْا بِہٖ الْعُلَمَاءَ وَلَا لِتُمَارُوْا بِہٖ السُّفَھَاءَ وَلَا تَخَیَّرُوْا بِہٖ الْمَجَالِسَ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِکَ فَالنَّارُ النَّارُ۔ (ابن ماجہ باب الانتفاع بالعلم)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم علم اس غرض سے حاصل نہ کرو کہ اس کے ذریعہ دوسرے علماء کے مقابلہ میں فخر کر سکو۔ نہ اس لیے حاصل کرو کہ جہلاء میں اپنی بڑائی اور اکڑ دکھا سکو اور جھگڑے کی طرح ڈال سکو۔ اور نہ اس علم کی بناء پر اپنی شہرت اور نام و نمود کیلئے مجلسیں جماؤ۔ جو شخص ایسا کرے گا یا ایسا سوچے گا اس کے لیے آگ ہی آگ ہے یعنی اُسے مصائب و بلیات اور رسوائی کا سامنا کرنا ہوگا۔

۱۴۵ــــ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِنَّ مِنْ اِجْلَالِ اللّٰہِ اِکْرَامَ ذِی الشَّیْبَۃِ الْمُسْلِمِ وَحَامِلِ الْقُرْاٰنِ غَیْرِ الْغَالِیْ فِیْہِ وَلَا الْجَافِیْ عَنْہُ وَاِکْرَامَ السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ۔

(ابوداؤد کتاب الادب باب فی تنزیل الناس منازلھم)

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی بڑائی (اجلال) میں سے ہے کہ عمر رسیدہ مسلمان۔ حافظ قرآن جو غالی نہ ہو اور نہ قرآن کو بھولنے والا ہو اور انصاف پسند بادشاہ کی عزت ہو۔

۱۴۶ــــ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: اِنَّ الْفَقِیْہَ حَقَّ الْفَقِیْہِ مَنْ لَمْ یُقْنِطِ النَّاسَ مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ وَلَمْ یُرَخِّصْ لَھُمْ فِیْ مَعَاصِی اللّٰہِ وَلَمْ یُؤْمِنْھُمْ مِنْ

عَذَابِ اللّٰهِ وَلَمْ يَدَعِ الْقُرْاٰنَ رَغْبَةً عَنْهُ اِلٰى غَيْرِهٖ، اِنَّهُ لَا خَيْرَ فِيْ عِبَادَةٍ لَا عِلْمَ فِيْهَا وَلَا عِلْمَ لَا فَهْمَ فِيْهِ وَ لَا قِرَاءَةَ لَا تَدَبُّرَ فِيْهَا۔

(سنن الدارمی۔ المقدّمة۔ باب من قال العلم الخشية وتقوی اللّٰه)

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ صحیح اور حقیقی فقیہہ وہ ہے جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہیں ہونے دیتا اور ان کے لیے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا جواز بھی مہیا نہیں کرتا اور نہ ان کو اللہ تعالیٰ کے عذاب اور اسکی پکڑ سے بے خوف بناتا ہے۔ قرآن کریم سے انکی توجہ ہٹا کر کسی اور کی طرف انہیں راغب کرنے کی کوشش نہیں کرتا۔ یاد رکھو۔ علم کے بغیر عبادت میں کوئی بھلائی نہیں اور سمجھ کے بغیر علم کا دعویٰ درست نہیں۔ اور تدبّر اور غور و فکر کے بغیر محض قرأت کا کچھ فائدہ نہیں۔

---

# علماء اور بزرگوں کا ادب واحترام

۱۴۷ــــ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَيُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا وَيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ۔

(ترمذی کتاب البرّ والصلوٰة ماجاء رحمة الصبيان)

حضرت ابنِ عباس رضؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ہم میں سے نہیں جو چھوٹوں پہ رحم نہیں کرتا، بڑوں کی تعظیم نہیں کرتا، امر بالمعروف نہیں کرتا اور برائی سے نہیں روکتا۔

۱۴۸۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فِيْنَا خَطِيْبًا فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ وَوَعَظَ وَذَكَّرَ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ أَلَا أَيُّهَا النَّاسُ فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ يُوْشِكُ أَنْ يَأْتِيَ رَسُوْلُ رَبِّيْ فَأُجِيْبَ وَأَنَا تَارِكٌ فِيْكُمْ ثَقَلَيْنِ أَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ فِيْهِ الْهُدٰى وَالنُّوْرُ فَخُذُوْا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاسْتَمْسِكُوْا بِهٖ فَحَثَّ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ وَرَغَّبَ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ وَأَهْلُ بَيْتِيْ أُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ أَهْلِ بَيْتِيْ أُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ أَهْلِ بَيْتِيْ ۔ أُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ أَهْلِ بَيْتِيْ۔

(مسلم کتاب فضائل الصحابۃ باب من فضائل علیؓ)

حضرت زید بن ارقم بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن تقریر کرنے کیلئے ہم میں کھڑے ہوئے۔ آپؐ نے اللہ تعالےٰ کی تعریف کی اور اس کی ثناء کی، وعظ کیا اور نصیحت فرمائی۔ اور اسکے بعد فرمایا اے لوگو! میں انسان ہوں ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بلانے والا آجائے اور مَیں اس کے کہنے کے مطابق اس دنیا سے رخصت ہو جاؤں۔ مَیں تم میں ۲ دو باتیں چھوڑے جا رہا ہوں۔ اُن میں سے پہلی اللہ کی کتاب ہے جس میں ہدایت اور نور ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب کو مضبوطی سے پکڑو

اور اس کے مطابق عمل کرو۔ غرض اللہ کی کتاب پر عمل کرنے کی آپؐ نے تحریک فرمائی اور ترغیب دی اور فرمایا اور دوسری چیز جو میں چھوڑ رہا ہوں وہ میرے اہلِ بیت ہیں (یعنی میرا خاندان اور میرے تربیت یافتہ نیک لوگ)۔ میں تمہیں اپنے اہل کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی یاد دلاتا ہوں (یہ الفاظ آپؐ نے تین دفعہ دھرائے) مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ان لوگوں کا احترام کرنا اور ان کے اُسْوَہْ کو اختیار کرنا اور ان کو رہنما بنانا۔

---

# قرآن مجید اور اسکی قراءت

۱۴۹۔ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ۔ (بخاری کتاب فضائل القراٰن باب خیرکم من تعلم القراٰن)

حضرت عثمان بن عفانؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن کریم سیکھتا اور دوسروں کو سکھاتا ہے۔

۱۵۰۔ عَنْ رَافِعِ بْنِ الْمُعَلّٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اَلَا اُعَلِّمُکَ اَعْظَمَ سُوْرَۃٍ

فِي الْقُرْاٰنِ قَبْلَ اَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ ؟ فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَلَمَّا اَرَدْنَا اَنْ نَخْرُجَ قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّكَ قُلْتَ لَاُعَلِّمَنَّكَ اَعْظَمَ سُوْرَةٍ فِي الْقُرْاٰنِ ، قَالَ : اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ اُوْتِيْتُهٗ ۔

(بخاری کتاب فضائل القرآن باب فضل فاتحۃ الکتاب)

حضرت رافع بن معلّی رضؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا۔ کیا میں تجھے مسجد سے نکلنے سے پہلے پہلے قرآن مجید کی سب سے بڑی سورۃ نہ سکھاؤں۔ پھر آپؐ نے میرا ہاتھ پکڑا۔ جب ہم باہر نکلنے لگے تو میں نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسولؐ! آپؐ نے قرآن کریم کی سب سے بڑی سورۃ مجھے سکھانے کے متعلق فرمایا تھا۔ اس پر آپؐ نے کہا یہ سورۃ اَلْحَمْد ہے، یہ سبع مَثَانی ہے۔ یعنی اس کی سات آیتیں بار بار نازل ہوئیں اور بار بار پڑھی جائیں گی۔ یہی وہ قرآنِ عظیم ہے جو مجھے دیا گیا ہے۔

۱۵۱ــــ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْاٰنِ فَلَيْسَ مِنَّا ۔ (ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب کیف یستحب الترتیل فی القراءۃ)

حضرت بشیرؓ بن عبد المنذر بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جو شخص قرآن مجید خوش الحانی سے اور سنوار کر نہیں پڑھتا اس کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

۱۵۲ــــ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ لِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِقْرَأْ عَلَیَّ الْقُرْاٰنَ قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! اَقْرَأُ عَلَیْکَ وَعَلَیْکَ اُنْزِلَ قَالَ: اِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَہٗ مِنْ غَیْرِیْ ۔ فَقَرَأْتُ عَلَیْہِ سُوْرَۃَ النِّسَآءِ حَتّٰی جِئْتُ اِلٰی ھٰذِہِ الْاٰیَۃِ، فَکَیْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ کُلِّ اُمَّۃٍ بِشَہِیْدٍ وَجِئْنَا بِکَ عَلٰی ھٰٓؤُلَآءِ شَہِیْدًا قَالَ: حَسْبُکَ الْاٰنَ فَالْتَفَتُّ اِلَیْہِ فَاِذَا عَیْنَاہُ تَذْرِفَانِ۔ (بخاری باب حسن الصوت بالقراءۃ مسلم)

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا ۔ قرآن مجید سناؤ ۔ میں نے حیران ہوکر عرض کیا حضور! میں آپؐ کو قرآن سناؤں! حالانکہ قرآن آپؐ پر نازل کیا گیا ہے حضور نے فرمایا ۔ دوسرے سے قرآن سننا مجھے بہت اچھا لگتا ہے ۔ تب میں نے سورۃ نساء کی تلاوت شروع کی ۔ جب میں اس آیت پر پہنچا کہ "کیا حال ہوگا جب ہم ہر ایک امت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور ان سب پر تجھے گواہ بنائیں گے ۔" آپؐ نے فرمایا بس کردو ۔ تلاوت ختم کرکے جب میں نے آپؐ کی طرف دیکھا تو آپؐ کی آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ گر رہے تھے ۔

۱۵۳ــــ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ الْاُتْرُجَّۃِ رِیْحُھَا طَیِّبٌ وَطَعْمُھَا طَیِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ

لَا يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ التَّمْرَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَلَا رِيْحَ لَهَا وَ مَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَ مَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِيْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ وَلَا رِيْحَ لَهَا ۔

( ابو داؤد کتاب الادب باب من یؤمران یجالس )

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کریم پڑھنے والے مومن کی مثال نارنگی کی سی ہے کہ جس کا مزہ بھی اچھا ہوتا ہے اور خوشبو بھی عمدہ ہوتی ہے ۔ اور اس مومن کی مثال جو قرآن کریم کی تلاوت نہیں کرتا وہ کھجور کی طرح ہے کہ اس کا مزہ تو اچھا ہے لیکن اسکی خوشبو نہیں ہوتی اور اس فاجر کی مثال جو قرآن کریم کی تلاوت کا عادی ہے گُلِ ریحان کی طرح ہے جس کی خوشبو تو اچھی ہوتی ہے لیکن اس کا مزہ کڑوا ہوتا ہے اور اس فاجر کی مثال جو قرآن کریم نہیں پڑھتا حَنظَل کی طرح ہے جس میں مہک اور خوشبو بھی نہیں ہوتی اور اسکا مزہ بھی تلخ اور کڑوا ہوتا ہے ۔

۱۵۴ــــ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَفْقَهْ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فِيْ اَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ ۔ ( ترمذی ابواب القراءۃ )

حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے تین دن سے کم عرصہ میں قرآن کریم کو

ختم کیا اس نے قرآن کا کچھ بھی نہیں سمجھا ۔ (یعنی قرآن کریم جلدی جلدی نہیں پڑھنا چاہیئے بلکہ معانی و مطالب پر غور و فکر کرتے ہوئے تلاوت کرنی چاہیئے)

**۱۵۵**۔۔۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : اِنَّ الَّذِیْ لَیْسَ فِیْ جَوْفِہٖ شَیْءٌ مِّنَ الْقُرْاٰنِ کَالْبَیْتِ الْخَرِبِ۔

(ترمذی فضائل القرآن باب من قرأ حرفاً)

حضرت ابنِ عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو قرآن کریم کا کچھ حصہ بھی یاد نہیں وہ ویران گھر کی طرح ہے۔

---

## اطاعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

## بدعات اور کثرتِ سوال سے اجتناب

**۱۵۶**۔۔۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرٍو السُّلَمِیِّ وَ حَجَرِ بْنِ حَجَرٍ قَالَا اَتَیْنَا الْعِرْبَاضَ بْنَ سَارِیَۃَ وَ ھُوَ مِمَّنْ نَزَلَ فِیْہِ : وَلَا عَلَی الَّذِیْنَ اِذَا مَآ اَتَوْکَ لِتَحْمِلَھُمْ قُلْتَ لَآ اَجِدُ مَآ اَحْمِلُکُمْ عَلَیْہِ. فَسَلَّمْنَا وَ قُلْنَا اَتَیْنَاکَ زَائِرِیْنَ وَ عَائِدِیْنَ وَ مُقْتَبِسِیْنَ، فَقَالَ

الْعِرْبَاضُ صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ ذَاتَ يَوْمٍ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيْغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ وَ وَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ فَقَالَ قَائِلٌ يَارَسُوْلَ اللهِ كَأَنَّ هٰذِهِ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَمَاذَا تَعْهَدُ اِلَيْنَا فَقَالَ اُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللهِ وَالسَّمْعِ وَ الطَّاعَةِ وَاِنْ كَانَ عَبْدًا حَبَشِيًّا فَاِنَّهُ مَنْ يَّعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِىْ فَسَيَرَى اخْتِلاَفًا كَثِيْرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِىْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ تَمَسَّكُوْا بِهَا وَعَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَاِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ ۔ ( ترمذی کتاب العلم باب الاخذ بالسُّنّة ، ابوداؤد کتاب السنة باب لزوم السنة )

عبدالرحمٰن بن عمرو سلمی اور حجر بن حجر بیان کرتے ہیں کہ وہ عرباض بن ساریہؓ کے پاس آئے یہ وہی عرباض ہیں جن کے بارہ میں یہ آیت نازل ہوئی کہ نہ ان لوگوں پر کوئی الزام ہے جو تیرے پاس سواری حاصل کرنے کیلئے آتے ہیں (تاکہ غزوہ میں شریک ہوسکیں) تو تُو ان کو جواب دیتا ہے کہ میرے پاس کوئی سواری نہیں ہے وہ یہ جواب سُن کر رنج و غم میں ڈوبے واپس جاتے ہیں انکی آنکھیں آنسو بہا رہی ہوتی ہیں کہ افسوس ان کے پاس خرچ کرنے کیلئے کچھ نہیں ۔ ہم نے انکی خدمت میں سلام عرض کیا اور کہا کہ ہم آپ سے ملنے اور کچھ استفادہ کرنے آئے ہیں اس پر عرباض نے فرمایا ۔ ایک دن حضورؐ نے ہمیں صبح کی نماز

پڑھائی پھر آپؐ نے بہت مؤثر فصیح وبلیغ انداز میں ہمیں وعظ فرمایا جس سے لوگوں کی آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے اور دل ڈر گئے۔ حاضرین میں سے ایک نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! یہ تو الوداعی وعظ لگتا ہے آپ کی نصیحت کیا ہے آپؐ نے فرمایا میری وصیت یہ ہے کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو، بات سنو اور اطاعت کرو خواہ تمہارا امیر ایک حبشی غلام ہو۔ کیونکہ ایسا زمانہ آنیوالا ہے کہ اگر تم میں سے کوئی میرے بعد زندہ رہا تو بہت بڑے اختلافات دیکھے گا پس تم ان نازک حالات میں میری اور میرے ہدایت یافتہ خلفاءِ راشدین کی سنّت کی پیروی کرنا اور اسے پکڑ لینا۔ دانتوں سے مضبوط گرفت میں کر لینا۔ تمہیں دین میں نئی باتوں کی ایجاد سے بچنا ہوگا کیونکہ ہر نئی بات جو دین کے نام سے جاری ہو بدعت ہے اور بدعت نری گمراہی ہے۔

۱۵۷ــــ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ، وَ عَلَا صَوْتُهُ وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ حَتّٰى كَاَنَّهُ مُنْذِرُ جَيْشٍ يَقُوْلُ: صَبَّحَكُمْ وَمَسَّاكُمْ ـ وَيَقُوْلُ : بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ وَيَقْرُنُ بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ السَّبَابَةِ وَالْوُسْطٰى وَيَقُوْلُ : اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْىُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ ثُمَّ يَقُوْلُ : اَنَا اَوْلٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهٖ، مَنْ تَرَكَ مَالًا

فَلِاَهْلِهٖ ، وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا اَوْ ضِيَاعًا فَاِلَيَّ وَ عَلَيَّ ۔

(مسلم کتاب الجمعۃ باب تخفیف الصلوٰۃ والخطبۃ)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطاب فرمایا۔ آپؐ کی آنکھیں سُرخ ہوگئیں، آواز بلند ہوگئی، جوش بڑھ گیا۔ گویا یوں لگتا کہ آپؐ کسی حملہ آور لشکر سے ہمیں ڈرا رہے ہیں آپؐ نے فرمایا۔ وہ لشکر تم پر صبح کو حملہ کرنیوالا ہے یا شام کو۔ آپؐ نے یہ بھی فرمایا۔ میں اور وہ گھڑی یوں اکٹھے بھیجے گئے ہیں۔ آپؐ نے یہ کہتے ہوئے اُنگشتِ شہادت اور درمیانی اُنگلی کو ملا کر دکھایا کہ ایسے جیسے یہ دو انگلیاں اکٹھی ہیں۔ آپؐ نے یہ بھی فرمایا۔ اب میں تمہیں بتاتا ہوں کہ بہترین بات اللہ کی کتاب ہے اور بہترین طریق محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا طریق ہے۔ بدترین فعل دین میں نئی نئی بدعات کو پیدا کرنا ہے۔ ہر بدعت گمراہی کی طرف لے جاتی ہے۔ آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ میں ہر مومن کی جان سے بھی زیادہ اس کے قریب ہوں۔ جو شخص کوئی مال چھوڑ جائے تو وہ اس کے اہل وعیال کو ملے گا اور اگر کوئی شخص قرض چھوڑ جائے یا بے سہارا اولاد چھوڑ جائے تو اس کی ذمہ داری مجھ پر ہے۔

۱۵۸۔۔۔ عَنِ الْحَرْثِ الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَمَرَ يَحْيَى بْنَ زَكَرِيَّا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ ........ وَاَنَا

آمُرُكُمْ بِخَمْسٍ اَللّٰهُ اَمَرَنِيْ بِهِنَّ بِالْجَمَاعَةِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَالْهِجْرَةِ وَالْجِهَادِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ مَنْ خَرَجَ مِنَ الْجَمَاعَةِ قِيْدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهٖ اِلَّآ اَنْ يَّرْجِعَ وَمَا دَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ مِنْ جِثَاءِ جَهَنَّمَ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنْ صَامَ وَاِنْ صَلّٰى قَالَ وَاِنْ صَامَ وَ اِنْ صَلّٰى وَ زَعَمَ اَنَّهٗ مُسْلِمٌ فَادْعُوا الْمُسْلِمِيْنَ بِاَسْمَائِهِمْ بِمَا سَمَّاهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَلْمُسْلِمِيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ عِبَادِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

(مسند احمد ص۱۳۰/۵ و ص۲۰۲/۵ و ص۳۴۴/۵)

حضرت حرث اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کو پانچ باتوں کا حکم دیا تھا........ اور میں بھی تم کو ان پانچ باتوں کا حکم دیتا ہوں جن کا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے ۱۔ جماعت کے ساتھ رہو ۲۔ امامِ وقت کی باتیں سنو ۳۔ اور اسکی اطاعت کرو ۴۔ دین کی خاطر وطن چھوڑنا پڑے تو وطن چھوڑ دو ۵۔ اور اللہ کے راستہ میں جہاد کرو۔ پس جو شخص جماعت سے تھوڑا سا بھی الگ ہوا اس نے گویا اسلام سے گلو خلاصی کرالی۔ سوائے اس کے کہ وہ دوبارہ نظامِ جماعت میں شامل ہو جائے۔ اور جو شخص جاہلیت کی باتوں کی طرف بلاتا ہے وہ جہنم کا ایندھن ہے۔ صحابہ نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول! خواہ ایسا شخص نماز بھی پڑھتا ہو اور روزہ بھی رکھتا ہو۔ آپؐ نے فرمایا ہاں خواہ وہ نماز بھی

پڑھے اور روزہ بھی رکھے اور اپنے آپکو مسلمان بھی سمجھے لیکن اے اللہ جل شانہٗ کے بندو! یہ بات یاد رکھو کہ (اس صورت حال کے باوجود) جو لوگ اپنے آپکو مسلمان کہیں انہیں تم بھی مسلمان کہو۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے (تعیین کے لیے) اس اُمت کا نام مسلمان اور مومن رکھا ہے (اس لیے سرائر کو تم حوالہ بخدا کرو)

۱۵۹۔۔۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحْيَا سُنَّةً مِنْ سُنَّتِيْ فَعَمِلَ بِهَا النَّاسُ كَانَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يَنْقُصُ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا وَمَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَةً فَعَمِلَ بِهَا كَانَ عَلَيْهِ اَوْزَارُ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يَنْقُصُ مِنْ اَوْزَارِ مَنْ عَمِلَ بِهَا شَيْئًا۔ (ابن ماجه باب من احيا سنة قد اميت)

حضرت عمرو بن عوف رضؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص میری سنتوں میں سے کسی سنت کو اس طور زندہ کریگا کہ لوگ اس پر عمل کرنے لگیں تو سنت کے زندہ کرنے والے شخص کو بھی عمل کرنیوالوں کے برابر اَجر ملیگا اور ان کے اَجر میں کوئی کمی نہیں ہوگی اور جس شخص نے کوئی بدعت ایجاد کی اور لوگوں نے اسے اپنا لیا تو اس شخص کو بھی ان پر عمل کرنیوالوں کے گناہوں سے حصہ ملے گا اور ان بدعتی لوگوں کے گناہ میں بھی کچھ کمی نہ ہوگی۔

۱۶۰۔۔۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا ھٰذَا مَا لَیْسَ مِنْہُ فَھُوَ رَدٌّ ۔ (بخاری کتاب الصلح باب اذا اصطلحوا علی صلح جور)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دین کے معاملے میں کوئی ایسی نئی رسم پیدا کرتا ہے جس کا دین سے کوئی تعلق نہیں تو وہ رسم مردود اور غیر مقبول ہے۔

۱۶۱۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کُنْتُ اَسْقِیْ اَبَا طَلْحَۃَ الْاَنْصَارِیَّ وَاَبَا عُبَیْدَۃَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَاُبَیَّ بْنَ کَعْبٍ شَرَابًا مِنْ فَضِیْخٍ وَھُوَ تَمْرٌ فَجَاءَھُمْ اٰتٍ فَقَالَ اِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَۃَ یَا اَنَسُ ! قُمْ اِلٰی ھٰذِہِ الْجِرَارِ فَاکْسِرْھَا قَالَ اَنَسٌ فَقُمْتُ اِلٰی مِھْرَاسٍ فَضَرَبْتُھَا بِاَسْفَلِہٖ حَتّٰی انْکَسَرَتْ ۔ (بخاری کتاب خبر الواحد باب ماجاء فی اجازۃ الواحد الصدوق)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ میں ابوطلحہ انصاری ابوعبیدہ بن جراح اور اُبَیّ بن کعب کو کھجور کی شراب پلا رہا تھا۔ کسی آنے والے نے بتایا کہ شراب حرام ہوگئی ہے یہ سن کر ابوطلحہ نے کہا کہ انس اٹھو اور شراب کے مٹکوں کو توڑ ڈالو۔ انس کہتے ہیں کہ میں اٹھا اور پتھر کی کونڈی کا نچلا حصہ مٹکوں پر دے مارا اور وہ ٹوٹ گئے

۱۶۲۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ : دَعُوْنِیْ مَا تَرَکْتُکُمْ : اِنَّمَا ھَلَکَ مَنْ

كَانَ قَبْلَكُمْ كَثْرَةُ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافُهُمْ عَلَى اَنْبِيَاءِهِمْ۔ فَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوْهُ وَإِذَا اَمَرْتُكُمْ بِاَمْرٍ فَاْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ۔ (بخاری کتاب الاعتصام باب الاقتداء بسنن رسول اللہ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تک میں تم کو چھوڑے رکھوں اور تم سے کچھ نہ کہوں تم بھی مجھے چھوڑے رکھو یعنی مجھ سے کچھ نہ پوچھو کیونکہ تم سے پہلے بہت سے لوگ اس وجہ سے ہلاک ہوئے کہ وہ اپنے انبیاء سے بکثرت سوال کرتے لیکن جب انکو جواب دیا جاتا تو انکی خلاف ورزی کرتے اور جواب کے مطابق عمل نہ کرتے۔ پس جب خود میں تم کو کسی چیز سے روکوں تو رک جاؤ اور جس کا حکم دوں اسے اپنی طاقت کے مطابق کرو۔

۱۶۳ـــــ عَنْ اَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ جُرْثُوْمِ بْنِ نَاشِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى فَرَضَ فَرَآئِضَ فَلَا تُضَيِّعُوْهَا ، وَحَدَّ لَكُمْ حُدُوْدًا فَلَا تَعْتَدُوْهَا وَحَرَّمَ اَشْيَآءَ فَلَا تَنْتَهِكُوْهَا وَسَكَتَ عَنْ اَشْيَآءَ رَحْمَةً لَّكُمْ غَيْرَ نِسْيَانٍ فَلَا تَبْحَثُوْا عَنْهَا ۔ (دار قطنی باب الصید والذبائح ۵۲۵)

حضرت ابو ثعلبؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کچھ فرائض مقرر کیے ہیں تم انہیں ضائع نہ کرنا۔ اس نے کچھ حدیں مقرر کی ہیں۔ تم ان سے آگے نہ بڑھنا اور نہ انکو پامال کرنا۔ اس نے کچھ چیزیں حرام کی ہیں۔ تم ان کا ارتکاب نہ کرنا۔ کچھ باتوں کا ذکر

اس نے چھوڑ دیا ہے صرف تم پر رحم کرتے ہوئے۔ نہ وہ بھولا ہے نہ اس نے غلطی کھائی ہے پس ان کے متعلق کرید اور جستجو نہ کرنا۔

۱۶۴۔۔۔۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّاسَ سَاَلُوْا نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اَحْفَوْهُ بِالْمَسْئَلَةِ فَخَرَجَ ذَاتَ یَوْمٍ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ سَلُوْنِیْ، لَا تَسْئَلُوْنِیْ عَنْ شَیْئٍ اِلَّا بَیَّنْتُهٗ لَكُمْ فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِكَ الْقَوْمُ اَرَمُّوْا وَرَهِبُوْا اَنْ یَكُوْنَ بَیْنَ یَدَیْ اَمْرٍ قَدْ حَضَرَ قَالَ اَنَسٌ فَجَعَلْتُ اَلْتَفِتُ یَمِیْنًا وَ شِمَالًا فَاِذَا كُلُّ رَجُلٍ لَافٍّ رَاْسَهٗ فِیْ ثَوْبِهٖ یَبْكِیْ فَاَنْشَاَ رَجُلٌ مِنَ الْمَسْجِدِ كَانَ یُلَاحٰی فَیُدْعٰی لِغَیْرِ اَبِیْهِ فَقَالَ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ مَنْ اَبِیْ؟ قَالَ اَبُوْكَ حُذَافَةُ. ثُمَّ اَنْشَاَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِؓ فَقَالَ رَضِیْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَ بِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنْ سُوْءِ الْفِتَنِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ اَرَ كَالْیَوْمِ قَطُّ فِی الْخَیْرِ وَالشَّرِّ اِنِّیْ صُوِّرَتْ لِیَ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَرَاَیْتُهُمَا دُوْنَ هٰذَا الْحَائِطِ۔

(مسلم کتاب الفضائل باب توقیرہ و ترک اکثار سؤالہ)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ کچھ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑے اصرار اور شدت کے ساتھ سوالات کیا کرتے تھے۔ آپؐ ایک دن باہر تشریف لائے اور منبر پر چڑھ کر فرمایا:۔ مجھ سے جو کچھ پوچھنا ہے پوچھو، میں ہر سوال کا جواب دونگا۔ لوگوں نے حضورؐ کی ناراضگی کو محسوس

کیا اور ڈر کر خاموش رہے ۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں مَیں دائیں بائیں دیکھنے لگا ۔ ہر شخص کپڑے سے اپنا سر لپیٹے اور اسے جھکائے رو رہا تھا ۔ اس دوران مسجد کے ایک کونے سے ایک شخص اٹھا اسکا باپ نامعلوم تھا اور اسکی وجہ سے لوگ اس پر طعن کرتے تھے اس نے پوچھا حضور! میرا باپ کون ہے ؟ حضورؐ نے فرمایا تیرا باپ حذافہ ہے ۔ پھر حضرت عمرؓ اٹھے اور انہوں نے عرض کیا ۔ ہم اس بات پر راضی ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارا ربّ ہے ۔ اسلام ہمارا دین ہے ، محمدؐ ہمارا رسول ہے ۔ فتنہ اور فساد کی بُری باتوں سے ہم اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتے ہیں ۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا میں آج خیر اور شرّ کو اس طرح دیکھ رہا ہوں جیسے جنّت اور دوزخ اس دیوار کے پیچھے میرے سامنے ہیں ۔ مقصد یہ ہے کہ امورِ غیبیہ کے بارے میں زیادہ سوال نہیں کرتے چاہئیں ۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کو ایسے سوال پسند نہیں ہیں ۔

---

# ایمان اور اس کے ارکان

**۱۶۵**ـــ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ شَدِیْدُ بَیَاضِ الثِّیَابِ، شَدِیْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا یُرٰی عَلَیْہِ اَثَرُ السَّفَرِ وَ لَا

يَعْرِفُهٗ مِنَّا اَحَدٌ حَتّٰى اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَاَلْزَقَ رُكْبَتَهٗ بِرُكْبَتِهٖ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ! مَا الْاِيْمَانُ؟ قَالَ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَ مَلاَئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَ شَرِّهٖ - (ترمذی کتاب الایمان باب فی وصف جبریل النبی الایمان والاسلام)

حضرت عمر بن خطابؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور بیٹھے ہوئے تھے کہ آپؐ کے پاس ایک آدمی آیا جس کے کپڑے بہت سفید تھے اور بالوں کا رنگ بہت سیاہ تھا اس پر سفر کی کوئی علامت دکھائی نہیں دیتی تھی اور نہ ہم میں سے کوئی اسے پہچانتا تھا۔ وہ آیا اور آنحضرتؐ کے گھٹنے کے ساتھ اپنے گھٹنا ملا کر مؤدب بیٹھ گیا اور عرض کیا۔ اے محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) ایمان کسے کہتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ ایمان یہ ہے کہ تو اللہ پر، اسکے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے۔ یومِ آخرت کو مانے اور خیر اور شر کی تقدیر اور اس کے صحیح صحیح اندازے پر یقین رکھے۔

۱۶۶ــــ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: اَلْاِيْمَانُ مَعْرِفَةٌ بِالْقَلْبِ وَقَوْلٌ بِاللِّسَانِ وَ عَمَلٌ بِالْاَرْكَانِ۔ (ابن ماجه باب فی الایمان)

حضرت علی بن ابی طالبؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان یہ ہے کہ دل سے خدا کی شناخت ہو، زبان سے اس کا اقرار ہو اور اس کے احکام پر عمل ہو۔

۱۶۷؎ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْاِیْمَانُ بِضْعٌ وَ سَبْعُوْنَ اَوْ بِضْعٌ وَسِتُّوْنَ شُعْبَۃً : فَاَفْضَلُھَا قَوْلُ لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَاَدْنَاھَا اِمَاطَۃُ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ وَالْحَیَآءُ شُعْبَۃٌ مِنَ الْاِیْمَانِ۔

( بخاری کتاب الایمان باب امور الایمان )

حضرت ابوذر رضؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایمان کی کچھ اوپر ستر یا کچھ اوپر ساٹھ شاخیں ہیں۔ ان میں سے سب سے افضل لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ کہنا ہے اوران میں سے کم تر راستے میں سے تکلیف دہ چیزوں کو ہٹانا ہے۔ اور حیاء بھی ایمان کی ایک شاخ ہے

۱۶۸؎ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَثَلُ الْمُؤْمِنِیْنَ فِیْ تَوَادِّھِمْ وَتَرَاحُمِھِمْ وَتَعَاطُفِھِمْ مَثَلُ الْجَسَدِ اِذَا اشْتَکٰی مِنْہُ عُضْوٌ تَدَاعٰی لَہٗ سَآئِرُ الْجَسَدِ بِالسَّھَرِ وَالْحُمّٰی۔

(مسلم کتاب البر والصلۃ باب تراحم المؤمنین وتعاطفھم وتعاضدھم)

حضرت نعمان بن بشیر رضؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مومنوں کی مثال ایک دوسرے سے محبت کرنے، ایکدوسرے پر رحم کرنے اور ایک دوسرے سے مہربانی سے پیش آنے میں ایک جسم کی سی ہے جس کا ایک حصہ اگر بیمار ہو تو اس کی وجہ سے سارا جسم بیداری بے چینی اور بخار میں مبتلا ہوجاتا ہے۔

۱۶۹۔ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ کَالْبُنْیَانِ یَشُدُّ بَعْضُہٗ بَعْضًا وَشَبَّکَ بَیْنَ اَصَابِعِہٖ۔

(بخاری کتاب الصلوٰۃ باب تشبیک الاصابع فی المسجد ص۶۹)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مومن دوسرے مومن کیلئے مضبوط عمارت کی طرح ہے جس کا ایک حصہ دوسرے کو تقویت دیتا اور مستحکم بناتا ہے۔ آپؐ نے اس مفہوم کو واضح کرنے کیلئے اپنی انگلیوں کی کنگھی بنائی کہ اس طرح اس عمارت کی گرفت مضبوط ہوتی ہے۔

---

# اسلام اور اسکے ارکان

۱۷۰۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: بَیْنَمَا نَحْنُ جُلُوْسٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ اِذْ طَلَعَ عَلَیْنَا رَجُلٌ شَدِیْدُ بَیَاضِ الثِّیَابِ شَدِیْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا یُرٰی عَلَیْہِ اَثَرُ السَّفَرِ وَلَا یَعْرِفُہٗ مِنَّا اَحَدٌ حَتّٰی جَلَسَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَسْنَدَ رُکْبَتَیْہِ اِلٰی رُکْبَتَیْہِ وَوَضَعَ کَفَّیْہِ عَلٰی فَخِذَیْہِ وَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِسْلَامِ ۔ فَقَالَ

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : اَلْاِسْلَامُ اَنْ تَشْھَدَ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰہِ ، وَتُقِیْمَ الصَّلٰوۃَ وَ تُؤْتِیَ الزَّکٰوۃَ ، وَ تَصُوْمَ رَمَضَانَ، وَ تَحُجَّ الْبَیْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَیْہِ سَبِیْلاً ۔ قَالَ: صَدَقْتَ، فَعَجِبْنَا لَہٗ یَسْئَالُہٗ وَ یُصَدِّقُہٗ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِیْمَانِ ۔ قَالَ اَنْ تُؤْمِنَ بِا للّٰہِ، وَمَلَائِکَتِہٖ، وَ کُتُبِہٖ، وَرُسُلِہٖ ، وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ، وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ قَالَ ، صَدَقْتَ ۔ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِحْسَانِ ۔ قَالَ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ فَاِنْ لَمْ تَکُنْ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرَاکَ ۔ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ السَّاعَۃِ ۔ قَالَ : مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْھَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ ۔ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنْ اَمَارَاتِھَا ۔ قَالَ: اَنْ تَلِدَ الْاَمَۃُ رَبَّتَھَا ، وَ اَنْ تَرَی الْحُفَاۃَ الْعُرَاۃَ الْعَالَۃَ رِعَآءَ الشَّآءِ یَتَطَاوَلُوْنَ فِی الْبُنْیَانِ ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ مَلِیًّا ثُمَّ قَالَ : یَا عُمَرُ اَتَدْرِیْ مَنِ السَّائِلُ؟ قُلْتُ : اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ ۔ قَالَ فَاِنَّہٗ جِبْرِیْلُ اَتَاکُمْ یُعَلِّمُکُمْ دِیْنَکُمْ ۔ (بخاری ص۱۲ و مسلم کتاب الایمان)

حضرت عمر بن خطابؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آدمی آیا ۔ اس کے کپڑے بہت اُجلے اور سفید تھے، بال سخت سیاہ ۔ سفر کا کوئی نشان اس پر نظر نہیں آتا تھا لیکن ہم میں سے کوئی اسے پہچانتا بھی نہیں تھا ۔ وہ شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر بیٹھ گیا ۔ اپنے زانو آنحضرت صلی

اللہ علیہ وسلم کے زانو سے ملائے اور اپنے ہاتھ رانوں پر رکھ لیے، یعنی
مؤدب ہوکر بیٹھ گیا اور پوچھنے لگا۔ اے محمدؐ! مجھے اسلام کے متعلق کچھ
بتائیے۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسلام یہ ہے کہ تو اس
بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور معبود نہیں اور محمدؐ
اللہ تعالیٰ کا رسول ہے اور یہ کہ تو نماز پڑھے، زکوٰۃ دے اور رمضان
کے روزے رکھے اور تجھے سفر کی طاقت ہو تو بیت اللہ کا حج کرے۔
اس پر اس شخص نے کہا۔ آپؐ بالکل ٹھیک کہتے ہیں۔ ہمیں تعجب ہوا کہ
وہ خود ہی پوچھتا ہے اور پھر خود تصدیق بھی کرتا ہے۔ اس کے بعد اس
نے کہا۔ ایمان کے متعلق کچھ بتلائیے۔ حضورؐ نے فرمایا۔ ایمان یہ ہے کہ تو
اللہ تعالیٰ کو ایک مانے، اور اس کے فرشتوں، اسکی کتابوں اور اس
کے رسولوں، یومِ آخرت اور قدرِ خیر و قدرِ شر پر یقین رکھے۔ اس پر اس
نے کہا۔ آپؐ ٹھیک کہتے ہیں۔ پھر اس نے کہا مجھے احسان کے متعلق کچھ
بتائیے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا۔ احسان یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کی اسطرح
عبادت کرے کہ گویا تو خدا تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے اور اگر تجھے یہ درجہ حاصل
نہیں تو کم از کم یہ تصور اور احساس تو ہونا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ تجھے دیکھ
رہا ہے۔ پھر اس نے کہا مجھے قیامت کی گھڑی کے متعلق کچھ بتائیے۔
آپؐ نے فرمایا۔ جس سے پوچھا گیا ہے وہ پوچھنے والے سے زیادہ اس کے
متعلق کچھ نہیں جانتا۔ یعنی میں بھی اس گھڑی کے صحیح صحیح وقت سے ایسا
ہی ناواقف ہوں جیسے تم ناواقف ہو۔ اس پر اس نے کہا۔ پھر مجھے اس

کی کچھ علامات ہی بتا دیجئے۔ آپؐ نے فرمایا۔ آثارِ قیامت میں سے ایک یہ ہے کہ لونڈی اپنے مالک کو جنے گی اور ننگے پاؤں والے، ننگے جسم والے بھوک کے مارے بکریاں چرانے والے لوگوں کو تو بڑی بڑی اونچی عمارتیں بنانے دیکھے گا۔ یعنی جو لوگ آج اُجڈ اور جاہل ہیں۔ اس زمانے میں امیر کبیر بن جائیں گے اور محلات میں رہنے لگیں گے۔ اس سوال وجواب کے بعد وہ شخص چلا گیا۔ کچھ دیر میں اسی تعجب میں رہا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عمرؓ تمہیں معلوم ہے کہ یہ پوچھنے والا کون تھا۔ میں نے کہا۔ اللہ اور اسکا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ یہ جبرائیل تھے جو تم کو تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔

۱۷۱۔۔۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَہَادَۃِ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰہِ، وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ، وَاِیْتَآءِ الزَّکٰوۃِ، وَحَجِّ الْبَیْتِ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ۔"

(بخاری کتاب الایمان باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم بنی الاسلام علی خمسٍ)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسلام کی بنیاد پانچ باتوں پر ہے۔ اوّل یہ گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کا رسول ہے۔ دوسرے نماز قائم کرنا، تیسرے زکوٰۃ دینا، چوتھے بیت اللہ کا حج کرنا، پانچویں روزے رکھنا۔

۱۷۲۔۔۔ عَنْ طَلْحَۃَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ:
جَآءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ اَھْلِ
نَجْدٍ ثَائِرُ الرَّأْسِ نَسْمَعُ دَوِیَّ صَوْتِہٖ وَلَا نَفْقَہُ مَا یَقُوْلُ
حَتّٰی دَنَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ فَاِذَا ھُوَ
یَسْأَلُ عَنِ الْاِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ؛
خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِی الْیَوْمِ وَ اللَّیْلَۃِ ۔ قَالَ:ھَلْ عَلَیَّ غَیْرُھُنَّ؟
قَالَ: لَا اِلَّآ اَنْ تَطَوَّعَ ۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
سَلَّمَ ؛ وَصِیَامُ شَھْرِ رَمَضَانَ ۔ قَالَ:ھَلْ عَلَیَّ غَیْرُہٗ ؟قَالَ:
لَا اِلَّآ اَنْ تَطَوَّعَ ۔ قَالَ وَذَکَرَلَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
الزَّکٰوۃَ ۔ فَقَالَ : ھَلْ عَلَیَّ غَیْرُھَا ؟ قَالَ : لَا اِلَّآ اَنْ
تَطَوَّعَ ۔ فَاَدْبَرَ الرَّجُلُ وَھُوَ یَقُوْلُ : وَاللّٰہِ لَا اَزِیْدُ عَلٰی
ھٰذَا وَلَا اَنْقُصُ مِنْہُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اَفْلَحَ اِنْ صَدَقَ ۔

(مسلم کتاب الایمان باب بیان الصلوٰت التی ھی احد ارکان الاسلام)

حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اس کے بال بکھرے ہوئے تھے ۔ ہمیں اسکی آواز کی بس بھنبھناہٹ ہی سنائی دیتی تھی ۔ جو کچھ وہ کہتا اس کی دیہاتی بولی کی وجہ سے ہمیں سمجھ نہیں آرہی تھی ۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہُوا تو پھر سمجھ میں آیا کہ وہ اسلام کے متعلق پوچھ رہا ہے۔ آپؐ نے

فرمایا۔ دن رات میں پانچ نمازیں پڑھنا۔ اس پر اس نے پوچھا۔ اس کے علاوہ بھی کوئی نماز فرض ہے۔ آپؐ نے فرمایا نہیں، ہاں اگر نفل پڑھنا چاہو تو پڑھ سکتے ہو۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم فرمایا۔ ایک ماہ رمضان کے روزے رکھنا۔ اس پر اس نے پوچھا۔ اس کے علاوہ بھی کوئی روزے فرض ہیں۔ آپؐ نے فرمایا نہیں، ہاں نفلی روزے رکھنا چاہو تو رکھ سکتے ہو۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کا بھی ذکر فرمایا۔ اس پر اس نے پوچھا۔ اس کے علاوہ بھی مجھ پر کوئی زکوٰۃ ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ نہیں، ہاں اگر تم ثواب کی خاطر نفلی صدقہ دینا چاہو تو دے سکتے ہو یہ باتیں سُن کر وہ شخص یہ کہتے ہوئے واپس چل پڑا کہ خدا کی قسم! نہ اس سے زیادہ کروں گا نہ کم، جتنا حضورؐ نے بتایا ہے اتنے پر ہی اکتفا کروں گا۔ آپؐ نے فرمایا۔ اگر یہ سچ کہتا ہے تو اسے کامیاب و کامران سمجھو۔

۱۷۳۔۔۔ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ الْبَاھِلِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ فَقَالَ: اتَّقُوا اللّٰہَ وَ صَلُّوْا خَمْسَکُمْ وَصُوْمُوْا شَھْرَکُمْ وَ اَدُّوْا زَکَاۃَ اَمْوَالِکُمْ وَ اَطِیْعُوْا اِذَا اَمَرَکُمْ تَدْخُلُوْا جَنَّۃَ رَبِّکُمْ۔

(ترمذی کتاب الصلوٰۃ باب ما یتعلق بالصلوٰۃ)

حضرت ابو امامہ باھلیؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع کے موقعہ پر خطبہ دیتے ہوئے سنا۔ حضورؐ

فرمارہے تھے کہ اللہ سے ڈرو ۔ اور پانچوں وقت کی نماز پڑھو۔ ایک مہینے کے روزے رکھو ۔ اپنے اموال کی زکوٰۃ دو اور جب میں کوئی حکم دوں تو اس کی اطاعت کرو ۔ اگر تم ایسا کروگے تو اپنے ربّ کی جنّت میں داخل ہوجاؤگے۔

۱۷۴۔۔۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ ۔

( بخاری کتاب الایمان باب المسلم من سلم المُسْلِمُوْنَ )

حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور مہاجر وہ ہے جو ان باتوں کو چھوڑ دے جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔

۱۷۵۔۔۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ: مَنْ كَانَ فِيْ حَاجَةِ اَخِيْهِ كَانَ اللّٰهُ فِيْ حَاجَتِهٖ ، وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ بِهَا كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔ ( بخاری کتاب المظالم باب لا یظلم المسلم المسلم )

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے نہ تو وہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اسے بے یار و مددگار چھوڑتا ہے۔ یعنی اسکی مدد کیلئے ہمیشہ تیار رہتا ہے۔ جو شخص اپنے بھائی کی ضروریات کا خیال رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت کا خیال رکھتا ہے۔ جو شخص کسی مسلمان کی تکلیف اور بے چینی کو دور کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی تکلیف اور بے چینی کو دور کرتا ہے۔ جو شخص کسی کی پردہ پوشی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کے دن پردہ پوشی کرے گا۔

۱۷۶۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَنَّةَ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَقُوْلُ : بَدَأَ الْاِسْلَامُ غَرِيْبًا ثُمَّ يَعُوْدُ غَرِيْبًا كَمَا بَدَأَ فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَاءِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنِ الْغُرَبَاءُ قَالَ: اَلَّذِيْنَ يَصْلَحُوْنَ اِذَا فَسَدَ النَّاسُ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَيَنْحَازَنَّ الْاِيْمَانُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ كَمَا يَحُوْزُ السَّيْلُ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَيَأْرِزَنَّ الْاِسْلَامُ اِلٰى مَا بَيْنَ الْمَسْجِدَيْنِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ اِلٰى جُحْرِهَا۔ (مسند احمد بن حنبل ص۷۳ ج۴)

حضرت عبدالرحمان بن سنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اسلام کا آغاز بالکل نرالے حالات میں ہوا اور پھر اسکی یہی حالت ہو جائے گی (یعنی وہ اجنبی اجنبی اور اوپرا اوپرا نظر آنے لگے گا) پس "غرباء" کیلئے بڑی خوش خبری ہے (کہ نامساعد حالات میں بھی وہ

ہدایت پر قائم رہتے ہیں ) حضورؐ سے پوچھا گیا کہ غرباء کون ہیں ۔ تو آپؐ نے فرمایا ۔ وہ جو نیکی اور بھلائی پر قائم رہتے ہیں جبکہ عام لوگ بگڑ گئے ہوں اور ان میں فساد آگیا ہو ۔ اس خدا کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے ! ایمان مدینہ کی طرف یوں ہٹ آئے گا جیسے سیلابی موج بڑی تیزی کے ساتھ پیچھے ہٹتی ہے ۔ اس خدا کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے ! اسلام دو مسجدوں کے درمیان یوں سکڑ اور سمٹ جائے گا جیسے سانپ اپنی بل میں سمٹ کر گھس جاتا ہے ۔

۱۷۷ــــ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ سُفْیَانَ بْنَ عَوْفٍ یَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ وَ نَحْنُ عِنْدَهٗ: طُوْبٰی لِلْغُرَبَاءِ، فَقِیْلَ مَنِ الْغُرَبَاءُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ اُنَاسٌ صَالِحُوْنَ فِیْ اُنَاسٍ کَثِیْرٍ مَنْ یَّعْصِیْهِمْ اَکْثَرُ مِمَّنْ یُّطِیْعُهُمْ ۔

(مسند احمد بن حنبل ص۱۷۷ ج۲)

جندب بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ سفیان بن عوف سے انہوں نے سنا اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری موجودگی میں ایک دن فرمایا کہ 'غرباء' کیلئے بڑی خوشخبری ہے ۔ عرض کیا گیا ۔ حضورؐ غرباء سے مراد کون لوگ ہیں ؟ آپؐ نے فرمایا ۔ وہ نیک لوگ جو ایسے لوگوں میں رہتے ہوں جن میں فرمانبرداروں کی نسبت نافرمانوں کی بھاری اکثریت ہو ( اور نیک لوگ ان میں اجنبی

اجنبی اور اوپرے اوپرے لگیں جیسے وہ کسی اور دنیا کے باسی ہیں)

---

# احکامِ شریعت کا تعلّق ظاہر سے ہے باطن کا علم خدا کو ہے

۱۷۸— عَنْ اَبِیْ مَالِكٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَكَفَرَ بِمَا يُعْبَدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَرُمَ مَالُهٗ وَدَمُهٗ وَ حِسَابُهٗ عَلَى اللّٰهِ۔

(مسلم کتاب الایمان باب الامر بقتال الناس حتی یقولوا لا الٰہ الا اللّٰہ)

حضرت ابی مالکؓ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ جس نے یہ اقرار کیا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور انکار کیا ان کا جن کی اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کی جاتی ہے تو اس کے جان و مال قابلِ احترام ہو جاتے ہیں (اور اس کو قانونی تحفّظ حاصل ہو جاتا ہے) باقی اسکا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمّہ ہے (وہی اسکی نیت کے مطابق اس کو بدلہ دیگا۔ بہرحال کلمۂ توحید پڑھنے کے بعد بندوں کی گرفت سے وہ آزاد ہے)

۱۷۹۔(رَوٰی) اَبُوْ حَنِیْفَةَ عَنْ عَطَاءٍ اَنَّ رِجَالاً مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثُوْهُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ کَانَتْ لَهٗ رَاعِیَةٌ تَتَعَاهَدُ غَنَمَهٗ وَاَنَّهٗ اَمَرَهَا اَنْ تَتَعَاهَدَ شَاةً فَتَعَاهَدَتْهَا حَتّٰی سَمِنَتِ الشَّاةَ وَاشْتَغَلَتِ الرَّاعِیَةَ بِبَعْضِ الْغَنَمِ فَجَاءَ الذِّئْبُ فَاخْتَلَسَ الشَّاةَ وَقَتَلَهَا فَجَاءَ عَبْدُ اللّٰهِ وَفَقَدَ الشَّاةَ فَاَخْبَرَتْهُ الرَّاعِیَةُ بِاَمْرِهَا فَلَطَمَهَا ثُمَّ نَدِمَ عَلٰی ذٰلِكَ فَذَکَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَعَظَّمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ وَقَالَ ضَرَبْتَ وَجْهَ مُؤْمِنَةٍ! فَقَالَ: سَوْدَاءُ لَا عِلْمَ لَهَا فَاَرْسَلَ اِلَیْهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهَا اَیْنَ اللّٰهُ فَقَالَتْ فِی السَّمَاءِ قَالَ فَمَنْ اَنَا قَالَتْ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ اِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ فَاَعْتِقْهَا فَاَعْتَقَهَا۔

(مسند الامام الاعظم - الایمان والاسلام)

حضرت امام ابوحنیفہ رح عطاء سے روایت بیان کرتے ہیں کہ عطاء نے بہت سے صحابہ رض سے یہ واقعہ سُنا کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ کی ایک لونڈی تھی جو ان کی بکریاں چرایا کرتی تھی۔ عبداللہ بن رواحہ نے اس کو ایک بکری کا خاص طور پر خیال رکھنے کی ہدایت کی۔ چنانچہ وہ بکری موٹی تازی ہوگئی۔ ایک دن چرواہن بعض اور جانوروں کی دیکھ بھال میں مصروف تھی کہ ایک بھیڑیے نے آکر اس بکری کو چیر پھاڑ دیا۔ عبداللہ بن رواحہ نے اس بکری کو نہ پایا تو اس کے متعلق پوچھا۔ چرواہن نے سارا واقعہ

بنادیا جس پر انہوں نے چرواہن کو ایک تھپڑ مارا۔ بعد میں اپنے فعل پر شرمندہ ہوئے اور اس واقعہ کا ذکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ حضورؐ نے اس بات کو بڑی اہمیت دی اور فرمایا کہ تم نے ایک مومنہ کے منہ پر تھپڑ مارا؟ اس پر عبداللہ بن رواحہ نے عرض کیا۔ حضور وہ تو حبشن ہے اور جاہل سی عورت ہے اسے دین وغیرہ کا کچھ علم نہیں۔ حضورؐ نے اس چرواہن کو بلا بھیجا اور اس سے پوچھا۔ اللہ کہاں ہے؟ اس نے کہا۔ آسمان پر۔ پھر آپؐ نے دریافت کیا۔ میں کون ہوں؟ اس نے جواباً کہا اللہ کے رسول۔ یہ سن کر حضورؐ نے فرمایا۔ یہ مؤمنہ ہے اسے آزاد کردو۔ اس پر عبداللہ بن رواحہ نے اسے آزاد کردیا۔

۱۸۰۔ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْحُرَقَةِ مِنْ جُهَيْنَةَ فَصَبَّحْنَا الْقَوْمَ عَلٰى مِيَاهِهِمْ وَلَحِقْتُ اَنَا وَرَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ رَجُلًا مِّنْهُمْ فَلَمَّا غَشِيْنَاهُ قَالَ : لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَكَفَّ عَنْهُ الْاَنْصَارِيُّ وَطَعَنْتُهٗ بِرُمْحِيْ حَتّٰى قَتَلْتُهٗ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ بَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيْ يَا اُسَامَةُ اَقَتَلْتَهٗ بَعْدَ مَا قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ؟ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا كَانَ مُتَعَوِّذًا فَقَالَ : اَقَتَلْتَهٗ بَعْدَ مَا قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ؟ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا عَلَيَّ حَتّٰى تَمَنَّيْتُ اَنِّيْ لَمْ اَكُنْ اَسْلَمْتُ قَبْلَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ۔

وَفِيْ رِوَايَةٍ : فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اَ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَ قَتَلْتَهٗ ؟ قُلْتُ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا قَالَهَا خَوْفًا مِّنَ السِّلَاحِ قَالَ اَفَلَا شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهٖ حَتّٰى تَعْلَمَ اَ قَالَهَا اَمْ لَا ؟ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتّٰى تَمَنَّيْتُ اَنِّيْ اَسْلَمْتُ يَوْمَئِذٍ ۔ ( بخاری کتاب المغازی باب بعث النبیؐ اسامۃ بن زید الی الحرقات من جھینۃ ، مسلم باب تحریم قتل الکافر اذا قالَ لا الہ الا اللہ)

حضرت اسامہ بن زیدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جُہَینہ قبیلہ کے نخلستان کی طرف بھیجا جنہوں نے بعض مسلمانوں کو قتل کر کے جلا دیا تھا۔ ہم نے صبح صبح ان کے چشموں پر ہی ان کو جالیا۔ مَیں نے اور ایک انصاری نے ان کے ایک آدمی کا تعاقب کیا۔ جب ہم نے اس کو جالیا اور اسے مغلوب کر لیا تو وہ بول اٹھا خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ یعنی اس نے اظہار کیا کہ وہ مسلمان ہے۔ اس بات پر میرا انصاری ساتھی تو رُک گیا لیکن میں نے اسے قتل کر کے چھوڑا۔ جب ہم مدینہ واپس آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس واقعہ کا ذکر کیا تو آپؐ نے فرمایا: اَے اُسامہ! کلمۂ توحید پڑھ لینے کے باوجود تم نے اسے قتل کر دیا؟ کیا تُو نے اس کے لآ الٰہ الا اللہ کہنے کے باوجود اسے قتل کر دیا؟ آپؐ بار بار یہ دہراتے جا رہے تھے۔ یہاں تک کہ میں نے تمنّا کی، کاش میں آج سے پہلے مسلمان ہی نہ ہوتا! (تاکہ یہ غلطی مجھ سے سرزد ہی نہ ہوتی)

ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

کیا جبکہ اس نے لآ الٰہ الاّ اللہ کا اقرار کرلیا تو پھر بھی تُو نے اسے قتل
کردیا؟ میں نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسولؐ! اس نے ہتھیار کے
ڈر سے ایسا کہا تھا۔ آپؐ نے فرمایا تو کیوں نہ تُو نے اس کا دِل چیر
کر دیکھا کہ اس نے دل سے کہا ہے یا نہیں۔ حضورؐ نے یہ بات اتنی بار
دہرائی کہ میں تمنّا کرنے لگا کہ کاش میں آج ہی مسلمان ہُوا ہوتا (تاکہ
یہ غلطی میرے نامہ اعمال میں نہ لکھی جاتی)

۱۸۱— عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيٍّ حَدَّثَهٗ اَنَّ الْمِقْدَادَ بْنَ
عَمْرٍو الْكِنْدِيَّ حَلِيْفَ بَنِىْ زُهْرَةَ حَدَّثَهٗ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَقِيْتُ
كَافِرًا فَاقْتَتَلْنَا فَضَرَبَ يَدِىْ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا ثُمَّ لَاذَ بِشَجَرَةٍ
فَقَالَ: اَسْلَمْتُ لِلّٰهِ، أَ اَقْتُلُهٗ بَعْدَ اَنْ قَالَهَا؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقْتُلْهُ، قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَاِنَّهٗ طَرَحَ
اِحْدٰى يَدَيَّ ثُمَّ قَالَ ذٰلِكَ بَعْدَ مَا قَطَعَهَا، أَ اَقْتُلُهٗ؟ قَالَ: لَا
تَقْتُلْهُ فَاِنْ قَتَلْتَهٗ فَاِنَّهٗ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ اَنْ تَقْتُلَهٗ وَاَنْتَ
بِمَنْزِلَتِهٖ قَبْلَ اَنْ يَقُوْلَ كَلِمَتَهُ الَّتِىْ قَالَ۔ (بخاری کتاب الدیات)

حضرت عبیداللہ بن عدیؓ بیان کرتے ہیں کہ مقداد بن عمرو کندیؓ
جو جنگِ بدر میں شامل ہوئے تھے انہوں نے مجھے بتایا کہ انہوں نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ حضور اگر کسی کافر سے میری مڈبھیڑ
ہو جائے اور وہ تلوار سے میرا ہاتھ کاٹ ڈالے پھر اپنے بچاؤ کی خاطر

درخت کی اوٹ میں ہو جائے اور کہے کہ میں خدا پر ایمان لاتا ہوں تو کیا میں اسے اس کے یہ کہنے کے بعد قتل کر سکتا ہوں؟ حضورؐ نے فرمایا نہیں تم اسے قتل نہیں کر سکتے۔ مقداد نے عرض کیا حضور! اس نے تو میرا ایک ہاتھ کاٹ ڈالا ہے پھر اپنی جان بچانے کی خاطر یہ کہہ رہا ہے تو کیا میں اسے قتل نہ کر دوں؟ حضورؐ نے فرمایا۔ نہیں جب وہ ایمان کا اقرار کرتا ہے تو تم اس کو قتل نہیں کر سکتے۔ اگر تم اس اقرار کے بعد اسے قتل کرو گے تو تم اس مقام پر ہو گے جس پر وہ تھا۔ یعنی وہ مومن اور تم کافر قرار پاؤ گے۔

۱۸۲۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ: اِنَّ نَاسًا کَانُوْا یُؤْخَذُوْنَ بِالْوَحْیِ فِیْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّ الْوَحْیَ قَدِ انْقَطَعَ وَاِنَّمَا نَأْخُذُکُمُ الْاٰنَ بِمَا ظَهَرَ لَنَا مِنْ اَعْمَالِکُمْ فَمَنْ اَظْهَرَلَنَا خَیْرًا اَمِنَّاهُ وَقَرَّبْنَاهُ وَلَیْسَ لَنَا مِنْ سَرِیْرَتِهٖ شَیْءٌ اَللّٰهُ یُحَاسِبُهٗ فِیْ سَرِیْرَتِهٖ وَمَنْ اَظْهَرَلَنَا سُوْءًا لَمْ نَأْمَنْهُ وَلَمْ نُصَدِّقْهُ وَاِنْ قَالَ اِنَّ سَرِیْرَتَهٗ حَسَنَةٌ۔

(بخاری کتاب الشهادات باب الشهداء العدول)

حضرت عبداللہ بن عتبہؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ سے میں نے سنا۔ آپؓ فرما رہے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں لوگ وحی کے ذریعہ زیرِ مواخذہ آجاتے تھے۔ لیکن اب وحی ختم ہو چکی ہے

اب ہم ان چیزوں پر پکڑیں گے ۔ جو تمہارے عملوں سے ہمارے سامنے ظاہر ہوں ۔ جس نے ہمارے سامنے بھلائی اور خیر کا اظہار کیا ہم اسکو امن دیں گے اور اس کو اپنا قرب بخشیں گے ۔ اس کے اندرونہ سے ہمیں کوئی تعلق نہیں ہوگا ۔ اللہ تعالیٰ اس سے اسکی باطنی حالت کے مطابق معاملہ کریگا اور جس نے ہمارے سامنے بُرا رویّہ اختیار کیا اُسے ہم نہیں چھوڑیں گے اور نہ اسکی کوئی بات قبول کریں گے اگرچہ وہ دعویٰ کرے کہ اس کا باطن اچھا ہے ۔

۱۸۳۔۔۔ عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنْ يَّسْتَقْبِلُوْا قِبْلَتَنَا وَ اَنْ يَّاْكُلُوْا ذَبِيْحَتَنَا وَ اَنْ يُّصَلُّوْا صَلٰوتَنَا فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ حُرِّمَتْ عَلَيْنَا دِمَا ئُهُمْ وَاَمْوَالُهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا لَهُمْ مَا لِلْمُسْلِمِيْنَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ ۔ (ابو داؤد کتاب الجهاد باب علی ما یقاتل المشرکون)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (کفّار کی طرف سے لڑائی شروع ہوجانے کے بعد اب) مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ (عرب کے ان جنگ کرنے والے لوگوں سے) میں اس وقت تک لڑتا رہوں جب تک کہ یہ لوگ خدا کی وحدانیت اور میری رسالت کا اقرار نہ کرلیں اور ہمارے قبلہ کو قبلہ تسلیم نہ کرلیں اور ہمارا ذبیحہ نہ کھاتے لگیں اور ہماری طرح نماز نہ پڑھنے لگیں ۔ اگر وہ ان تمام باتوں کو تسلیم کر

لیں تو پھران کے حقوق ہمارے حقوق کی طرح ہیں اور ان کے جان ومال ہم پر حرام ہیں سوائے اس کے کہ کسی قانونی خلاف ورزی کی وجہ سے وہ سزا کے مستوجب ٹھہریں۔

۱۸۴ــــ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلّٰی صَلٰوتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَاَكَلَ ذَبِیْحَتَنَا فَذٰلِكَ الْمُسْلِمُ الَّذِیْ لَهٗ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَذِمَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَلَا تُخْفِرُوْا اللّٰهَ فِیْ ذِمَّتِهٖ۔

(بخاری کتاب الصلوٰۃ باب فضل استقبال القبلۃ)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہماری طرح نماز پڑھے اور اس میں ہمارے قبلہ کی طرف منہ کرے ہمارا ذبیحہ کھائے وہ مسلمان ہے جس کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ اور اسکے رسول نے لے لی ہے۔ پس اللہ کی ذمہ داری کی بے حرمتی نہ کرو۔ اسے بے اثر نہ بناؤ اور اس کا وقار نہ گراؤ۔

۱۸۵ــــ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَا یَرْمِیْ رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوْقِ وَلَایَرْمِیْهِ بِالْكُفْرِ اِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَیْهِ اِنْ لَمْ یَكُنْ صَاحِبُهٗ كَذٰلِكَ۔

(بخاری کتاب الادب باب ما ینھی من السباب اللّعن)

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو فسق اور کفر کی تہمت نہ لگائے

کیونکہ اگر وہ شخص خدا تعالیٰ کے نزدیک کافر یا فاسق نہیں تو کہنے والے پر یہ کلمہ لوٹے گا۔ یعنی کہنے والا خدا کی نظر میں کافر اور فاسق ہوگا۔

---

# نماز اور اسکی شرائط

۱۸۶۔۔۔ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَجُلاً قَالَ : یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! اَخْبِرْنِیْ بِعَمَلٍ یُّدْخِلُنِیْ الْجَنَّۃَ وَیُبَاعِدُنِیْ مِنَ النَّارِ۔ فَقَالَ النَّبِیُّ صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : تَعْبُدُ اللّٰہَ لَا تُشْرِكُ بِہٖ شَیْئًا وَ تُقِیْمُ الصَّلٰوۃَ وَتُؤْتِی الزَّکَاۃَ وَ تَصِلُ الرَّحِمَ۔ (بخاری کتاب الادب باب فضل صلہ الرحم)

حضرت ابو ایوّب انصاریؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول! کوئی ایسا عمل بتائیے جو مجھے جنت میں لے جائے اور آگ سے دور کر دے۔ آپؐ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کر۔ اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرا۔ نماز پڑھ۔ زکوٰۃ دے اور صلہ رحمی کر یعنی رشتہ داروں کے ساتھ پیار و محبت سے رہ۔

۱۸۷۔۔۔ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ : اِنَّ بَیْنَ الرَّجُلِ وَ بَیْنَ الشِّرْكِ

وَ الْكُفْرِ تَرْكَ الصَّلٰوةِ ۔

(مسلم کتاب الایمان باب بیان اطلاق اسم الکفر علی من ترک الصلوٰۃ)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ نماز کو چھوڑنا انسان کو شرک اور کفر کے قریب کر دیتا ہے ۔

۱۸۸ـــــ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ : اِنَّ اَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عَمَلِهٖ صَلٰوتُهٗ ، فَاِنْ صَلَحَتْ فَقَدْ اَفْلَحَ وَ اَنْجَحَ وَ اِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَ خَسِرَ ، فَاِنِ انْتُقِصَ مِنْ فَرِيْضَتِهٖ شَيْئٌ قَالَ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ : اُنْظُرُوْا هَلْ لِعَبْدِیْ مِنْ تَطَوُّعٍ فَيُكَمَّلُ بِهَا مَا انْتُقِصَ مِنَ الْفَرِيْضَةِ ؟ ثُمَّ تَكُوْنُ سَائِرُ اَعْمَالِهٖ عَلٰى هٰذَا ۔ (ترمذی کتاب الصلوٰۃ باب ان اوّل یحاسب بہ العبد)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ قیامت کے دن سب سے پہلے جس چیز کا بندوں سے حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے ۔ اگر یہ حساب ٹھیک رہا تو وہ کامیاب ہوگیا اور اس نے نجات پالی ۔ اگر یہ حساب خراب ہوا تو وہ ناکام ہوگیا اور گھاٹے میں رہا ۔ اگر اس کے فرضوں میں کوئی کمی ہوئی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا ۔ دیکھو! میرے بندے کے کچھ نوافل بھی ہیں ۔ اگر نوافل ہوئے تو فرضوں کی کمی ان نوافل کے ذریعہ پوری کر دی جائے گی ۔ اسی طرح اس

کے باقی اعمال کا معائنہ ہوگا اور ان کا جائزہ لیا جائے گا۔

۱۸۹۔۔۔ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : اَرَاَيْتُمْ لَوْاَنَّ نَهْرًا بِبَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَيْئٌ ؟ قَالُوْا : لَا يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ ؛ قَالَ : فَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا۔

(بخاری کتاب مواقیت الصلوٰۃ باب الصلوٰۃ الخمس کفارۃ للخطاء)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔کیا تم سمجھتے ہو کہ اگر کسی کے دروازے کے پاس سے نہر گزر رہی ہو اور وہ اس میں دن میں پانچ بار نہائے تو اسکے جسم پر کوئی میل رہ جائے گی ؟ صحابہؓ نے عرض کیا۔ یارسول اللہ! کوئی میل نہیں رہے گی۔ آپؐ نے فرمایا۔یہی مثال پانچ نمازوں کی ہے اللہ تعالیٰ انکے ذریعہ گناہ معاف کرتا ہے اور کمزوریاں دور کر دیتا ہے۔

۱۹۰۔۔۔ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ كَمَثَلِ نَهْرٍ جَارٍ غَمْرٍ عَلٰى بَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ۔

(مسلم کتاب الصلوٰۃ باب المشی الی الصلوٰۃ)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پانچ نمازوں کی مثال ایسی ہے جیسے تم میں سے کسی کے دروازے

کے پاس پانی سے بھری ہوئی نہر چل رہی ہو اور وہ اسمیں دن میں پانچ بار نہائے یعنی جیسے اس شخص کے بدن پر مَیل نہیں رہ سکتی ۔ اسی طرح پانچ نمازیں پڑھنے والے کی رُوح پر مَیل نہیں رہ سکتی ۔

۱۹۱ــــ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْہُ عَلَیَّ وَحَضَرَتِ الصَّلٰوۃُ فَصَلّٰی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضَی الصَّلٰوۃَ قَالَ : یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْ فِیَّ کِتَابَ اللّٰہِ قَالَ : ھَلْ حَضَرْتَ مَعَنَا الصَّلٰوۃَ ؟ قَالَ نَعَمْ ۔ قَالَ: قَدْ غُفِرَ لَکَ

( بخاری کتاب المحاربین اذا اقر بالحد )

حضرت انس رضؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی ۔ اے اللہ تعالیٰ کے رسول! میں گناہ کا مرتکب ہوا ہوں اور سزا کا مستحق ہوں ۔ نماز کا وقت ہو چکا تھا اس شخص نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ نماز پڑھی ۔ جب نماز ختم ہوئی تو اس نے پھر عرض کیا اے اللہ کے رسول! میں سزا کا مستحق ہوں۔ مجھے اللہ تعالیٰ کے مقررہ قانون کے مطابق سزا دیجئے ۔ آپؐ نے فرمایا ۔ کیا تُو نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی ؟ اس نے کہا جی حضور! پڑھی ہے ۔ آپؐ نے فرمایا ۔ اس نیکی کی وجہ سے تجھے بخش دیا گیا ہے ۔ نیکیاں گناہوں کو مٹا دیتی ہیں ۔

۱۹۲ــــ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : مُرُوْٓا اَوْلَادَکُمْ بِالصَّلٰوةِ وَھُمْ اَبْنَآءُ سَبْعِ سِنِیْنَ وَاضْرِبُوْھُمْ عَلَیْھَا وَھُمْ اَبْنَآءُ عَشْرٍ وَّ فَرِّقُوْا بَیْنَھُمْ فِی الْمَضَاجِعِ۔

( ابوداؤد باب متی یؤمر الغلام بالصلوٰۃ ، مسند احمد )

حضرت عمرو بن شعیبؓ اپنے باپ کے واسطہ سے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ جب تمہارے بچے سات سال کے ہوجائیں تو انہیں نماز پڑھنے کی تاکید کرو۔ اور جب وہ دس سال کے ہوجائیں تو نماز نہ پڑھنے پر سختی کرو اور اس عمر میں ان کے بستر ے بھی الگ کردو یعنی ان کو الگ الگ بستر پر سلایا کرو۔

۱۹۳ــــ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ دَعَا بِاِنَاءٍ فَاَفْرَغَ عَلٰی کَفَّیْهِ ثَلٰثَ مِرَارٍ فَغَسَلَھُمَا ثُمَّ اَدْخَلَ یَمِیْنَهٗ فِی الْاِنَآءِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْھَهٗ ثَلٰثًا وَیَدَیْهِ اِلَی الْمِرْفَقَیْنِ ثَلٰثَ مِرَارٍ ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهٖ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَیْهِ ثَلٰثَ مِرَارٍ اِلَی الْکَعْبَیْنِ ثُمَّ قَالَ ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوْئِیْ ھٰذَا ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ لَا یُحَدِّثُ فِیْھِمَا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

( بخاری کتاب الوضوء باب الوضوء ثلٰثاً ثلٰثاً )

حضرت عثمانؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک دفعہ پانی منگوایا

پہلے تین مرتبہ ہاتھ دھوئے۔ پھر اپنے دائیں ہاتھ سے برتن سے پانی لے کر کُلّی کی، ناک صاف کیا پھر تین بار اپنا چہرہ دھویا۔ پھر کہنیوں تک تین بار ہاتھ دھوئے، اس کے بعد سر کا مسح کیا، پھر ٹخنوں تک اپنے پاؤں تین بار دھوئے۔ اور اس طرح وضو مکمل کرنے کے بعد کہا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس نے اسطرح سے وضو کیا جس طرح مَیں نے کیا ہے۔ پھر وساوس سے محفوظ رہ کر خشوع وخضوع سے دوؔ رکعت نماز پڑھی۔ اس کے پہلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

۱۹۴ــــ عَنْ عائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قالَ: السِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ۔

(نسائی باب الترغیب فی السواك)

حضرت عائشہ رضؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسواک کرنا منہ کی پاکیزگی اور اللہ تعالیٰ کی رضا کا موجب ہے۔

۱۹۵ــــ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَكْثَرْتُ عَلَيْكُمْ فِي السِّوَاكِ۔

(بخاری کتاب الجمعة باب السواك یوم الجمعة)

حضرت انس رضؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسواک کی میں تمہیں بہت زیادہ تاکید کرتا ہوں۔

۱۹۶ــــ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ لَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ۔ اَوْ

عَلَى النَّاسِ ـ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ صَلٰوةٍ ـ

(بخاری کتاب الجمعة باب السواك يوم الجمعة)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ اگر میری اُمت پر گراں اور اس کیلئے مشکل کا باعث نہ ہوتا تو میں حکم دیتا کہ ہر نماز سے پہلے مسواک کر لیا کریں ۔

۱۹۷ـــــ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيْ مَسِيْرِهٖ فَقَالَ لِيْ : أَمَعَكَ مَاءٌ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ، فَنَزَلَ عَنْ رَاحِلَتِهٖ فَمَشٰى حَتّٰى تَوَارٰى ـ فِيْ سَوَادِ اللَّيْلِ ثُمَّ جَاءَ فَاَفْرَغْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْاِدَاوَةِ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ مِّنْ صُوْفٍ، فَلَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يُّخْرِجَ ذِرَاعَيْهِ مِنْهَا حَتّٰى اَخْرَجَهُمَا مِنْ اَسْفَلِ الْجُبَّةِ، فَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ وَ مَسَحَ بِرَأْسِهٖ، ثُمَّ اَهْوَيْتُ لِاَنْزِعَ خُفَّيْهِ فَقَالَ : "دَعْهُمَا فَاِنِّيْ اَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ ـ وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا ـ

(بخاری کتاب اللباس باب لبس جبة الصوف فی الغزو)

حضرت مغیرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات سفر میں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپؐ نے پوچھا ۔ کیا پانی ہے ؟ میں نے عرض کیا ۔ جی حضورؐ ہے ۔ چنانچہ آپؐ سواری سے اُترے اور اندھیرے میں اتنی دور گئے جہاں آپ نظر نہیں آتے تھے ۔ قضائے حاجت کے بعد آپ واپس تشریف لائے اور وضو کرنے لگے ۔ میں لوٹے سے پانی ڈالتے

لگا۔ منہ دھونے کے بعد جب آپ ہاتھ دھونے لگے تو جُبّہ کی تنگ آستینیں پیچھے نہ ہٹ سکیں۔ اس لیے آپؐ نے جُبّہ کے اندر سے ہاتھ نکال کر انہیں دھویا۔ پھر سَر کا مَسح کیا۔ آپؐ نے پاؤں میں موزے پہن رکھے تھے اس لیے مَیں جھکا کہ آپؐ کے موزے اتاروں تو آپؐ نے فرمایا۔ رہنے دو میں ان پر مسح کروں گا کیونکہ میں نے انہیں پاؤں دھو کر پہنا تھا۔

۱۹۸ــــ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَسْاَلُهُ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ: مَا جَآءَ بِكَ يَا زِرُّ؟ فَقُلْتُ: اِبْتِغَآءُ الْعِلْمِ فَقَالَ: اِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ تَضَعُ اَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضَآءً بِمَا يَطْلُبُ، فَقُلْتُ: اِنَّهٗ قَدْ حَكَّ فِىْ صَدْرِىَ الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ بَعْدَ الْغَآئِطِ وَالْبَوْلِ وَكُنْتُ امْرَأً مِنْ اَصْحَابِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ اَسْاَلُكَ هَلْ سَمِعْتَهٗ يَذْكُرُ فِىْ ذٰلِكَ شَيْئًا؟ قَالَ نَعَمْ كَانَ يَاْمُرُنَا اِذَا كُنَّا سَفرًا۔ اَوْ مُسَافِرِيْنَ اَنْ لَا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَلَيَالِيَهِنَّ اِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ، لٰكِنْ مِنْ غَآئِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ فَقُلْتُ هَلْ سَمِعْتَهٗ يَذْكُرُ فِى الْهَوٰى شَيْئًا؟ قَالَ: نَعَمْ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ سَفَرٍ فَبَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهٗ نَادَاهُ اَعْرَابِىٌّ بِصَوْتٍ لَهٗ جَهْوَرِىٍّ: يَا مُحَمَّدُ! فَاَجَابَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوًا مِنْ صَوْتِهٖ، هَاؤُمْ! فَقُلْتُ لَهٗ وَيْحَكَ

اُغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ فَاِنَّكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَقَدْ نُهِيْتَ عَنْ هٰذَا! فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَا اَغْضُضُ. قَالَ الْاَعْرَابِيُّ: اَلْمَرْءُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب ماجا فی فضل التوبۃ)

حضرت زرّ بن حُبیش رضی بیان کرتے ہیں کہ میں صفوان بن عسال رضی کے پاس موزوں پر مسح کرنے کا مسئلہ پوچھنے آیا۔ حضرت صفوان نے کہا۔ اے زرّ! کیسے آئے؟ میں نے کہا علم سیکھنے کیلئے آیا ہوں۔ اس پر انہوں نے کہا۔ طالبعلم کے آگے فرشتے اپنے پَر بچھا دیتے ہیں اور اسکی اس علمی طلب پر بہت خوش ہوتے ہیں۔ اس پر میں نے کہا پیشاب پاخانہ کے بعد وضو کرتے ہوئے موزوں پر مسح کرنے کا مسئلہ میرے دل میں کھٹکتا ہے۔ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں۔ آپ سے پوچھنے آیا ہوں کہ اس بارہ میں آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بات سُنی ہے؟ انہوں نے کہا۔ ہاں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اگر سفر میں ہوں تو تین دن رات اپنے موزے پہنے رکھ سکتے ہیں۔ چاہے کوئی پیشاب پاخانہ کرے یا سوئے۔ البتہ کوئی شخص جُنبی ہو اور اسے نہانا ضروری ہو، تو پھر موزے اتارنے کا حکم ہے۔ پھر میں نے ان سے پوچھا کہ عشق و محبت کے بارہ میں بھی کوئی بات آپ نے سُنی ہے؟ انہوں نے کہا۔ ہاں، ہم ایک سفر میں آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ ایک دیہاتی آدمی نے بلند آواز سے آپؐ کو اے محمدؐ! کہہ کر پکارا۔ آپؐ نے بھی اسی لہجہ میں اس کو ہاں میں جواب دیا۔ میں نے اسے کہا تیرا ستیاناس ہو، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں ادب کا طریق اختیار کر اور آہستہ بول کیونکہ اللہ تعالےٰ نے اس دربار میں اونچی آواز نکالنے سے منع فرمایا ہے۔ وہ دیہاتی کہنے لگا خدا کی قسم! میں تو آہستہ نہیں بولوں گا۔ پھر اس نے کہا، یہ بندہ آپ لوگوں سے محبت کرتا ہے لیکن ان میں شامل نہیں۔ یعنی ان جیسے اعمال اس کے نصیب میں نہیں۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے دن انسان اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرتا ہے۔

۱۹۹۔۔۔ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ، اَوِالْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْھَہٗ خَرَجَ مِنْ وَجْھِہٖ کُلُّ خَطِیْئَۃٍ نَظَرَاِلَیْھَا بِعَیْنَیْہِ مَعَ الْمَآءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِالْمَآءِ، فَاِذَا غَسَلَ یَدَیْہِ خَرَجَ مِنْ یَدَیْہِ کُلُّ خَطِیْئَۃٍ کَانَ بَطَشَتْھَا یَدَاہُ مَعَ الْمَآءِ اَوْمَعَ اٰخِرِ قَطْرِالْمَآءِ حَتّٰی یَخْرُجَ نَقِیًّا مِّنَ الذُّنُوْبِ، فَاِذَا غَسَلَ رِجْلَیْہِ خَرَجَتْ کُلُّ خَطِیْئَۃٍ مَشَتْھَا رِجْلَاہُ مَعَ الْمَآءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِالْمَآءِ حَتّٰی یَخْرُجَ نَقِیًّا مِنَ الذُّنُوْبِ۔

(مسلم باب خروج الخطایا مع ماء الوضوء)

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب مسلمان اورمومن بندہ وضوکرتا ہے اور اپنا منہ دھوتا ہے تو پانی یا فرمایا' پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ اس کی وہ تمام بدیاں دُھل جاتی ہیں جن کا ارتکاب اس کی آنکھوں نے کیا ہو۔ پھر جب وہ اپنے دونوں ہاتھ دھوتا ہے تو پانی یا فرمایا' پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ اسکی وہ تمام غلطیاں دُھل جاتی ہیں جو اسکے دونوں ہاتھوں نے کی ہوں۔ یہاں تک کہ وہ گناہوں سے پاک وصاف ہوکر نکلتا ہے۔ پھر جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے تو اس کی وہ تمام غلطیاں پانی یا پانی کے آخری قطرہ کیساتھ دُھل جاتی ہیں جس کا اس کے پاؤں نے ارتکاب کیا ہو۔ یہاں تک کہ وہ تمام گناہوں سے پاک وصاف ہوکر نکلتا ہے۔

۲۰۰— عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ خَرَجَتْ خَطَایَاہُ مِنْ جَسَدِہٖ حَتّٰی تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِہٖ۔

(مسلم کتاب الطھارۃ باب خروج الخطایا مع ماء الوضوء)

حضرت عثمانؓ بن عفان بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جوشخص اچھی طرح وضوکرے اس کے قصور اس کے جسم سے یہاں تک کہ اس کے ناخنوں کے اندر سے بھی نکل جاتے ہیں

۲۰۱— عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَۃِ یَبْدَأُ فَیَغْسِلُ

يَدَيْهِ ثُمَّ يُفْرِغُ بِيَمِيْنِهٖ عَلٰى شِمَالِهٖ فَيَغْسِلُ فَرْجَهٗ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يَأْخُذُ الْمَاءَ فَيُدْخِلُ أَصَابِعَهٗ فِي أُصُوْلِ الشَّعْرِ حَتّٰى إِذَا رَأٰى اَنْ قَدِ اسْتَبْرَأَ حَفَنَ عَلٰى رَأْسِهٖ ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ ثُمَّ أَفَاضَ عَلٰى سَآئِرِ جَسَدِهٖ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ۔ (مسلم کتاب الطهارة باب صفة غسل الجنابة)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب غسلِ جنابت کرتے تو پہلے دائیں ہاتھ سے پانی لیکر دونوں ہاتھ دھوتے پھر استنجاء کرتے پھر وضو کرتے۔ اس کے بعد کچھ پانی سر پر ڈالتے اور اپنی انگلیاں بالوں میں پھیرتے تاکہ ان کی جڑیں بھیگ جائیں، جب سمجھتے کہ بال ٹھیک ہوگئے ہیں تو تین چُلّو پانی سر پر ڈالتے۔ اس کے بعد سارے جسم پر پانی ڈالتے اور آخر میں پاؤں دھوتے۔

۲۰۲۔۔۔ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا يَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا، وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ! قَالُوْا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: إِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ، وَكَثْرَةُ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ، وَانْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ، فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ، فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ۔ (مسلم کتاب الطهارت باب فضل اسباغ الوضوء علی المکارہ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں وہ بات نہ بتاؤں جس سے اللہ تعالیٰ گناہ مٹا دیتا

ہے اور درجات بلند کرتا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ضرور بتائیے۔ آپؐ نے فرمایا۔ (سردی وغیرہ کی وجہ سے) دل نہ چاہنے کے باوجود خوب اچھی طرح وضو کرنا اور مسجد میں دُور سے چل کر آنا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا یہ بھی ایک قسم کا رِباط یعنی سرحد پر چھاؤنی قائم کرنے کی طرح ہے۔ آپؐ نے یہ بات دو دفعہ فرمائی۔

۲۰۳ــــ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَطَهَّرَ فِيْ بَيْتِهٖ ثُمَّ مَشٰى اِلٰى بَيْتٍ مِنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ لِيَقْضِيَ فَرِيْضَةً مِّنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ كَانَتْ خُطُوَاتُهٗ اِحْدَاهَا تَحُطُّ خَطِيْئَةً وَالْاُخْرٰى تَرْفَعُ دَرَجَةً۔

(مسلم باب المشی الی الصلوٰۃ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس شخص نے اپنے گھر سے وضو کیا۔ پھر وہ اللہ کے گھر یعنی مسجد کی طرف گیا تاکہ وہاں فرض نماز ادا کرے تو مسجد کیطرف جاتے ہوئے جتنے قدم اس نے اٹھائے ان میں سے اس کے ایک قدم سے اگر ایک گناہ معاف ہوگا تو دوسرے قدم سے اس کا ایک درجہ بلند ہوگا۔ یعنی ہر ہر قدم پر اسے ثواب ملیگا۔

۲۰۴ــــ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَيُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى ؟ قَالَ : اَلصَّلٰوةُ عَلٰى وَقْتِهَا : قُلْتُ ثُمَّ اَيٌّ ؟

قَالَ : بِرُّ الْوَالِدَيْنِ ، قُلْتُ : ثُمَّ اَيٌّ ؟ قَالَ : اَلْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۔ ( بخاری کتاب الجهاد باب فضل الجهاد والسير )

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے آپؐ نے فرمایا۔ وقت پر نماز پڑھنا۔ میں نے عرض کی کہ اس کے بعد کون سا؟ آپؐ نے فرمایا۔ ماں باپ سے نیک سلوک کرنا۔ پھر میں نے عرض کی کہ اس کے بعد کونسا؟ آپؐ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنا۔ یعنی خدا تعالےٰ کے دین کی اشاعت کے لیے پوری پوری کوشش کرنا۔

۲۰۵ــــ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَآءَهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لَهٗ: قُمْ فَصَلِّهِ. فَصَلَّى الظُّهْرَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ. ثُمَّ جَآءَهُ الْعَصْرَ فَقَالَ: قُمْ فَصَلِّهِ. فَصَلَّى الْعَصْرَ حِيْنَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْئٍ مِثْلَهٗ ثُمَّ جَآءَهُ الْمَغْرِبَ فَقَالَ قُمْ فَصَلِّهِ فَصَلَّى حِيْنَ وَجَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ جَآءَهُ الْعِشَاءَ فَقَالَ: قُمْ فَصَلِّهِ : فَصَلَّى الْعِشَآءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ جَآءَهُ الْفَجْرَ فَقَالَ: قُمْ فَصَلِّهِ، فَصَلَّى الْفَجْرَ حِيْنَ بَرِقَ الْفَجْرُ اَوْ قَالَ سَطَعَ الْفَجْرُ ۔ ثُمَّ جَآءَهُ مِنَ الْغَدِ لِلظُّهْرِ فَقَالَ: قُمْ فَصَلِّهِ، فَصَلَّى الظُّهْرَ حِيْنَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْئٍ مِثْلَهُ ثُمَّ جَآءَهُ الْعَصْرَ فَقَالَ: قُمْ فَصَلِّهِ، فَصَلَّى الْعَصْرَ حِيْنَ

صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَيْهِ ثُمَّ جَاءَهُ الْمَغْرِبَ وَقْتًا وَاحِدًا لَمْ يَزُلْ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَهُ الْعِشَاءَ حِيْنَ ذَهَبَ نِصْفُ اللَّيْلِ اَوْ قَالَ ثُلُثُ اللَّيْلِ فَصَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ جَاءَهُ لِلْفَجْرِ حِيْنَ أَسْفَرَ جِدًّا فَقَالَ: قُمْ فَصَلِّهِ فَصَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ قَالَ: مَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ وَقْتٌ۔ (مسند احمد ص۳۳۰)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبریل آئے اور کہا اُٹھیے نماز پڑھیں۔ چنانچہ ظہر کی نماز اس وقت پڑھی جبکہ سورج ڈھلنے لگا۔ پھر عصر کی نماز اس وقت پڑھی جبکہ ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہوگیا۔ پھر سورج غروب ہونے پر مغرب کی نماز پڑھی۔ پھر عشاء کی نماز شفق یعنی سفیدی کے غائب ہونے کے بعد پڑھی پھر طلوعِ فجر کے بعد صبح کی نماز پڑھی۔ اس کے بعد دوسرے دن پھر جبریل آئے اور ان کے بتانے پر آپؐ نے ظہر کی نماز اس وقت پڑھی جبکہ ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہوگیا تھا۔ پھر عصر کی نماز اس وقت پڑھی جبکہ ہر چیز کا سایہ اس سے دوگنا ہوگیا تھا اور مغرب کی نماز کل والے وقت پر ہی پڑھی۔ پھر عشاء کی نماز آدھی رات یا تیسرا حصہ رات گزرنے پر پڑھی اور صبح کی نماز ایسے وقت میں پڑھی جبکہ روشنی پوری طرح پھیل چکی تھی۔ اس کے بعد حضرت جبریلؑ نے کہا ہر نماز کا افضل اور بہترین وقت ان دونوں وقتوں کے درمیان کا ہے۔

۲۰۶۔۔۔ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ وَ تَحْرِيْمُهَا التَّكْبِيْرُ وَتَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ۔ (ترمذی کتاب الطھارۃ باب ماجاء ان مفتاح الصلوٰۃ الطھور)

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نماز کی کلید طہارت ہے۔ نماز کی تحریم تکبیر ہے۔ نماز کی تحلیل تسلیم ہے۔ یعنی اللہ اکبر کہنے کے بعد نماز کے علاوہ کوئی اور بات یا کام کرنا منع ہو جاتا ہے اور سلام کے بعد وہ تمام کام جو نماز میں منع تھے جائز ہو جاتے ہیں۔

۲۰۷۔۔۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ الصَّلَاةَ بِالتَّكْبِيْرِ وَالْقِرَاءَةِ بِالْحَمْدِ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ وَكَانَ إِذَا رَكَعَ لَمْ يَرْفَعْ رَأْسَهُ وَلَمْ يُصَوِّبْهُ وَلٰكِنْ بَيْنَ ذٰلِكَ۔ وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِىَ قَائِمًا۔ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُوْدِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِىَ جَالِسًا۔ وَكَان يَقُوْلُ فِى كُلِّ رَكْعَتَيْنِ التَّحِيَّةَ وَ كَانَ يَفْرِشُ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَيَنْصُبُ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى وَكَانَ يَنْهٰى عَنْ عَقْبِ الشَّيْطَانِ وَكَان يَنْهٰى أَنْ يَفْتَرِشَ الرَّجُلُ ذِرَاعَيْهِ افْتِرَاشَ الْكَلْبِ وَكَانَ يَخْتِمُ الصَّلٰوةَ بِالتَّسْلِيْمِ۔

(مسند احمد ص ۳۱/۶)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر (یعنی اللہ اکبر) کہہ کر نماز شروع کرتے، اس کے بعد سورۃ فاتحہ

پڑھتے۔ جب رکوع کرتے تو نہ سر کو اوپر اٹھا کر رکھتے نہ جھکاتے بلکہ پیٹھ کے برابر اور ہموار رکھتے اور جب رکوع سے اُٹھتے تو سیدھے کھڑے ہو کر پھر سجدہ میں جاتے اور جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو پوری طرح بیٹھنے کے بعد دوسرا سجدہ کرتے۔ اور ہر دو رکعتوں کے بعد تشہّد کے لیے بیٹھتے، اپنا دایاں پاؤں کھڑا رکھتے اور بایاں بچھا دیتے اور اس طرح بیٹھ کر تشہّد پڑھتے۔ اور شیطان کی طرح بیٹھنے یعنی ایڑیوں پر بیٹھنے سے منع فرماتے اور سجدہ میں بازو بچھانے سے منع فرماتے جس طرح کہ کتا اپنے بازو بچھا کر بیٹھتا ہے۔ آخر میں آپؐ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ کہہ کر نماز ختم کرتے۔

۲۰۸ــــ عَنْ مَالِكٍ أَتَيْنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُوْنَ فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِيْنَ يَوْمًا وَلَيْلَةً وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِيْمًا رَفِيْقًا فَلَمَّا ظَنَّ أَنَّا قَدِ اشْتَهَيْنَا أَهْلَنَا أَوْ قَدِ اشْتَقْنَا سَأَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا بَعْدَنَا فَأَخْبَرْنَاهُ قَالَ: اِرْجِعُوْا إِلٰى أَهْلِيْكُمْ فَأَقِيْمُوْا فِيْهِمْ وَ عَلِّمُوْهُمْ وَ مُرُوْهُمْ، وَ ذَكَرَ أَشْيَاءَ أَحْفَظُهَا أَوْ لَا أَحْفَظُهَا، وَصَلُّوْا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِيْ أُصَلِّيْ فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ۔ (بخاری کتاب الاذان باب الاذان للمسافر)

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم چند ہم عمر نوجوان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضورؐ

کے پاس ہم بیس دن ٹھہرے۔ آپؐ نہایت نرم دل اور مشفق تھے جب آپؐ نے محسوس فرمایا کہ اب ہم اپنے گھر کو واپس جانا چاہتے ہیں تو آپؐ نے ہم سے دریافت فرمایا کہ تمہارے کون کونسے عزیز وطن میں ہیں جب ہم نے حضورؐ کو بتایا تو آپؐ نے فرمایا تم لوگ اپنے اہل وعیال کے پاس جاؤ اور انہیں دینی احکام سکھاؤ اور انہیں ان پر عمل کرنے کیلئے کہو اور جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے اسی طرح نماز پڑھتے رہو۔ جب نماز کا وقت ہو تو تم میں سے کوئی اذان کہے اور جو تم میں سے بڑی عمر کا ہو وہ نماز پڑھائے۔ (راوی ابو قلابہ کہتے ہیں کہ مالک بن حویرث نے مجھے بہت سی باتیں بتائی تھیں لیکن ان میں سے کئی باتیں بھول گیا ہوں)۔

۲۰۹ــــ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ الرَّجُلِ فِیْ جَمَاعَةٍ تَزِیْدُ عَلٰى صَلَاتِهٖ فِیْ سُوْقِهٖ وَبَیْتِهٖ بِضْعًا وَّعِشْرِیْنَ دَرَجَةً وَذٰلِكَ اَنَّ اَحَدَهُمْ اِذَا تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ اَتَى الْمَسْجِدَ لَا یُرِیْدُ اِلَّا الصَّلٰوةَ، لَا یَنْهَزُهٗ اِلَّا الصَّلٰوةُ لَمْ یَخْطُ خُطْوَةً اِلَّا رُفِعَ لَهٗ بِهَا دَرَجَةٌ وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِیْئَةٌ حَتّٰى یَدْخُلَ الْمَسْجِدَ، فَاِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِی الصَّلٰوةِ (مَا كَانَتِ الصَّلٰوةُ هِیَ تَحْبِسُهٗ) وَالْمَلَائِكَةُ یُصَلُّوْنَ عَلٰى اَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِیْ مَجْلِسِهِ الَّذِیْ صَلّٰى فِیْهِ یَقُوْلُوْنَ : اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ، اَللّٰهُمَّ

اغْفِرْ لَهٗ، اَللّٰھُمَّ تُبْ عَلَیْهِ، مَالَمْ یُؤْذِ فِیْهِ، مَالَمْ یُحْدِثْ فِیْهِ۔ (بخاری کتاب الصلوٰۃ باب فضل صلوٰۃ الجماعۃ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انسان کا جماعت سے نماز پڑھنا، بازار یا گھر میں نماز پڑھنے سے بیس گنا سے بھی کچھ زیادہ ثواب کا موجب ہے اور یہ اس لیے کہ جب ایک شخص اچھی طرح وضو کرے، پھر نماز کی نیت سے مسجد کی طرف آئے یعنی نماز کے سوا کوئی چیز اسے مسجد میں نہ لائے تو ایسا شخص کوئی قدم نہیں اٹھاتا مگر اسکی وجہ سے اس کا ایک درجہ بلند ہو جاتا ہے اور ایک گناہ معاف ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ مسجد میں جا پہنچتا ہے۔ پھر جب تک وہ نماز کی خاطر مسجد میں بیٹھا رہتا ہے، نماز میں ہی مصروف سمجھا جاتا ہے اور فرشتے اس پر درود بھیجتے رہتے ہیں اور کہتے ہیں: اے اللہ اس پر رحم کر، اس کو بخش دے، اسکی توبہ قبول کر۔ یہ دعائیں اس کیلئے اس وقت تک ہوتی رہتی ہیں جب تک وہ کسی کو تکلیف نہیں دیتا اور بے وضو نہیں ہوتا۔

۲۱۰ـــ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: صَلٰوۃُ الْجَمَاعَۃِ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوۃِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّ عِشْرِیْنَ دَرَجَۃً۔

(مسلم کتاب الصلوٰۃ باب فضل صلوٰۃ الجماعۃ)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا۔ باجماعت نماز اکیلے نماز پڑھنے سے ستائیس گنا افضل ہے۔

۲۱۱ــــ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةُ۔ (مسلم کتاب الصلوٰۃ باب کراھۃ الشروع فی نافلۃ بعد شروع المؤذن)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ جب نماز کھڑی ہو جائے تو فرض نماز کے سوا کوئی اور نماز پڑھنا جائز نہیں۔

۲۱۲ــــ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَأْتُوْهَا وَاَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَأْتُوْهَا وَاَنْتُمْ تَمْشُوْنَ وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا زَادَ مُسْلِمٌ فِیْ رِوَايَةٍ لَهُ : فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا كَانَ يَعْمِدُ اِلَی الصَّلٰوةِ فَهُوَ فِیْ صَلٰوةٍ۔

(مسلم کتاب الصلوٰۃ باب استحباب اتیان الصلوٰۃ بوقار وسکینۃ صفحہ ۲۳۶/۱۰۱)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ جب نماز کھڑی ہو جائے تو تم دوڑ کر اس میں شامل نہ ہوا کرو۔ بلکہ وقار اور آرام سے چل کر آؤ۔ نماز کا جو حصّہ امام کے ساتھ مل جائے، پڑھ لو۔ جو رہ جائے اسے بعد میں پورا کر لو۔

ایک اور روایت میں کہ جب تم میں سے کوئی نماز کی خاطر گھر سے نکلتا ہے تو وہ اس وقت سے ہی نماز میں ہوتا ہے۔

۲۱۳ــــ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: یَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَؤُھُمْ لِکِتَابِ اللّٰہِ فَاِنْ کَانُوْا فِی الْقِرَآءَۃِ سَوَاءً فَاَعْلَمُھُمْ بِالسُّنَّۃِ، فَاِنْ کَانُوْا فِی السُّنَّۃِ سَوَآءً فَاَقْدَمُھُمْ ھِجْرَۃً فَاِنْ کَانُوْا فِی الْھِجْرَۃِ سَوَآءً فَاَقْدَمُھُمْ سِنًّا وَلَا یُؤُمَّنَّ الرَّجُلَ الرَّجُلَ فِیْ سُلْطَانِہٖ، وَلَا یَقْعُدْ فِیْ بَیْتِہٖ عَلٰی تَکْرِمَتِہٖ اِلَّا بِاِذْنِہٖ۔ (مسلم کتاب الصلوٰۃ باب مَنْ اَحَقُّ بِالْاِمَامَۃِ)

حضرت ابومسعودؓ انصاری بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تقرّرِ امام کے اصول بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ لوگوں میں سے جو قرآن کریم زیادہ پڑھا ہوا ہو وہ نماز میں امام بنے۔ اگر سب کے سب قرآن کریم کی تعلیم میں برابر ہوں تو ان میں سے جو سنّت کا علم زیادہ رکھتا ہو وہ نماز پڑھائے۔ اگر سب اس میں برابر ہوں تو پھر وہ امام بنے جس نے پہلے ہجرت کی ہو۔ اگر وہ ہجرت میں بھی برابر ہوں تو ان میں سے جو عمر میں زیادہ ہے وہ امام بنے۔ کوئی شخص دوسرے کے دائرۂ اقتدار میں خودبخود امام بننے کی کوشش نہ کرے اور کسی کے گھر میں اس کی اجازت کے بغیر ایسی جگہ پر نہ بیٹھے جو اس نے اعزاز کے لحاظ سے اپنے لیے مخصوص کی ہوئی ہے۔

۲۱۴ــــ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ یَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِی النِّدَآءِ وَ الصَّفِّ الْاَوَّلِ، ثُمَّ لَمْ یَجِدُوْا اِلَّآ اَنْ یَّسْتَھِمُوْا عَلَیْہِ

لَاسْتَہَمُوْا۔ (بخاری کتاب الاذان باب الاستہام فی الاذان)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ اذان دینے اور صفِ اوّل میں بیٹھنے سے کتنا ثواب ملتا ہے اور اگر انہیں اسکے حصول کیلئے قرعہ اندازی کرنی پڑتی تو وہ قرعہ اندازی پر اصرار کرتے۔

۲۱۵ — عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَمْسَحُ مَنَاکِبَنَا فِی الصَّلٰوۃِ وَیَقُوْلُ: اِسْتَوُوْا وَلَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُکُمْ لِیَلِیَنِیْ مِنْکُمْ اُوْلُوا الْاَحْلَامِ وَالنُّھٰی ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ۔

(مسلم کتاب الصلوٰۃ باب تسویۃ الصُّفوف)

حضرت ابومسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز کی صفوں کو سیدھا کرنے کیلئے ہمارے کندھوں پر ہاتھ رکھتے اور فرماتے صفیں سیدھی بناؤ اور آگے پیچھے نہ ہو۔ ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف بھر جائے گا۔ میرے قریب زیادہ علم والے سمجھدار لوگ کھڑے ہوں۔ پھر وہ (لوگ) جو ان سے قریب ہوں پھر وہ لوگ جو ان سے قریب ہوں۔

۲۱۶ — عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَقِیْمُوا الصُّفُوْفَ وَحَاذُوْا بَیْنَ الْمَنَاکِبِ، وَسُدُّوا الْخَلَلَ وَلِیْنُوْا بِاَیْدِیْ اِخْوَانِکُمْ وَلَا تَذَرُوْا

فُرُجَاتٍ لِلشَّيْطَانِ وَمَنْ وَصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللّٰهُ، وَمَنْ قَطَعَ صَفًّا قَطَعَهُ اللّٰهُ۔" (ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب تسویۃ الصفوف)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ صفوں کو سیدھا رکھو، کندھے سے کندھا ملاؤ، درمیانی فاصلہ بند کرو اور اپنے بھائیوں کے پہلوؤں کے لیے نرم ہو جاؤ۔ شیطان کیلئے درمیان میں خالی جگہ نہ رہنے دو۔ اور جو صف میں مل کر کھڑا ہوا اللہ تعالیٰ اس کو ملائے اور جس نے صف توڑی اللہ تعالیٰ اس کو توڑ دے۔

۲۱۷ــــ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ اَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ۔

(بخاری کتاب الصلوٰۃ باب تسویۃ الصفوف)

حضرت نعمان بن بشیرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا۔ آپؐ فرماتے تھے تمہیں اپنی صفیں سیدھی رکھنی چاہئیں ورنہ اللہ تعالیٰ (نتیجہ کے طور پر) تمہارے چہروں اور تمہارے دلوں میں اختلاف کا بیج ڈال دیگا۔

۲۱۸ــــ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ فَاِنَّ تَسْوِيَةَ الصَّفِّ مِنْ اِقَامَةِ الصَّلٰوةِ۔ (بخاری کتاب الصلوٰۃ باب اقامۃ الصف وتمام الصلوٰۃ)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا ۔ تم صفیں سیدھی باندھا کرو کیونکہ صفوں کو سیدھا رکھنا بھی نماز کی تکمیل کا ایک حصہ ہے ۔

۲۱۹ــــ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اَمَا یَخْشٰی اَحَدُکُمْ اِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ قَبْلَ الْاِمَامِ اَنْ یَّجْعَلَ اللّٰهُ رَأْسَهٗ رَأْسَ حِمَارٍ، اَوْ یَجْعَلَ اللّٰهُ صُوْرَتَهٗ صُوْرَةَ حِمَارٍ ۔

( مسلم کتاب الصلوٰۃ باب النھی عن سبق الامام برکوع )

حضرت ابوہریرہ رضؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ جو شخص تم میں سے امام الصلوٰۃ سے پہلے سر اُٹھا لیتا ہے وہ اس بات سے نہیں ڈرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کے سر کی طرح بنا دے۔ یا فرمایا۔ اسکی شکل گدھے کی سی بنا دے ۔ یعنی ایسے شخص سے سمجھ اور عقل چھین لے۔

۲۲۰ــــ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ، اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ لِلنَّاسِ فَلْیُخَفِّفْ فَاِنَّ فِیْهِمُ الضَّعِیْفَ وَالسَّقِیْمَ وَالْکَبِیْرَ وَاِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ لِنَفْسِهٖ فَلْیُطَوِّلْ مَا شَآءَ ۔

( بخاری کتاب الصلوٰۃ باب اذا صلی لنفسہ فلیطل ما شاء )

حضرت ابوہریرہ رضؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی شخص لوگوں کو نماز پڑھائے تو وہ ہلکی پڑھائے

کیونکہ ان میں کمزور، بیمار اور بوڑھے بھی ہوتے ہیں (ان کا بھی خیال رکھنا چاہیئے۔) اور جب تم میں سے کوئی تنہا نماز پڑھے تو پھر جتنی لمبی چاہے پڑھے۔

۲۲۱ــــ عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ الْحَارِثِ ابْنِ رِبْعِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ ؛ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : اِنِّیْ لَاَقُوْمُ اِلَی الصَّلٰوۃِ وَاُرِیْدُ اَنْ اُطَوِّلَ فِیْھَا فَاَسْمَعُ بُکَآءَ الصَّبِیِّ فَاَتَجَوَّزُ فِیْ صَلٰوتِیْ کَرَاھِیَۃَ اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمِّہٖ۔

(بخاری کتاب الصّلوٰۃ باب اخف الصلوٰۃ عند بکاء الصّبی)

حضرت ابوقتادہ رضؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ بعض اوقات میں نماز پڑھانے کیلئے کھڑا ہوتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ لمبی نماز پڑھاؤں لیکن جب میں کسی بچے کا رونا سنتا ہوں تو اپنی نماز مختصر کر دیتا ہوں اس ڈر سے کہ کہیں اس کی ماں کو گھبراہٹ نہ ہو۔

۲۲۲ــــ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَۃَ بْنِ عَمْرٍو الْبَدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ لَاَتَاَخَّرُ عَنْ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ مِنْ اَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا یُطِیْلُ بِنَا ، فَمَا رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَضِبَ فِیْ مَوْعِظَۃٍ قَطُّ اَشَدَّ مِمَّا غَضِبَ یَوْمَئِذٍ ، فَقَالَ : یَا اَیُّھَا النَّاسُ! اِنَّ مِنْکُمْ مُنَفِّرِیْنَ، فَاَیُّکُمْ اَمَّ النَّاسَ فَلْیُوْجِزْ فَاِنَّ مِنْ وَّرَآئِہٖ

اَلْكَبِيْرَ وَ الصَّغِيْرَ وَ ذَا الْحَاجَةِ ۔ (بخاری کتاب الصلوٰۃ باب تخفیف الامام)

حضرت عقبہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں فلاں شخص کی وجہ سے صبح کی نماز میں شامل نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ لمبی نماز پڑھاتا ہے۔ راوی کہتے ہیں جتنے غصہ میں مَیں نے حضورؐ کو اُس وقت دیکھا کبھی کسی وعظ کے موقعہ پر نہیں دیکھا۔ آپؐ نے فرمایا۔ لوگو! تم میں سے کچھ لوگ نفرت پیدا کرتے ہیں (اور لوگوں کی اکتاہٹ کا موجب بنتے ہیں) تم میں سے جو لوگوں کا امام بنے وہ ہلکی نماز پڑھائے کیونکہ اس کے پیچھے کمزور، بوڑھے، بچے اور کام کاج والے بھی نماز پڑھ رہے ہوتے ہیں۔

۲۲۳ـــ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ثُمَّ يَأْتِيْ فَيَؤُمُّ قَوْمَهُ فَصَلّٰى لَيْلَةً مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ اَتٰى قَوْمَهُ فَاَمَّهُمْ فَافْتَتَحَ بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فَانْحَرَفَ رَجُلٌ فَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى وَحْدَهُ وَانْصَرَفَ فَقَالُوْا لَهُ: أَنَافَقْتَ يَا فُلَانُ! قَالَ لَا، وَاللّٰهِ! وَ لَاٰتِيَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَلَاُخْبِرَنَّهُ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ، فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّا اَصْحَابُ نَوَاضِحَ نَعْمَلُ بِالنَّهَارِ وَ اِنَّ مُعَاذًا صَلّٰى مَعَكَ الْعِشَاءَ ثُمَّ اَتٰى فَافْتَتَحَ بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ۔ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَلٰى مُعَاذٍ۔ فَقَالَ: يَا مُعَاذُ! أَفَتَّانٌ اَنْتَ؟ اِقْرَأْ بِكَذَا وَ اقْرَأْ

ہٰکَذَا۔ قَالَ سُفْیَانُ: فَقُلْتُ لِعَمْرٍو: إِنَّ اَبَا الزُّبَیْرِ حَدَّثَنَا عَنْ جَابِرٍ اَنَّہٗ قَالَ: اِقْرَأْ وَالشَّمْسِ وَضُحٰھَا، وَالضُّحٰی وَاللَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی، وَسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی فَقَالَ عَمْرٌو نَحْوَھٰذَا۔

(صحیح مسلم باب القراءۃ فی العشاء)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ معاذؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھنے کے بعد اپنے قبیلہ میں آکر امامت کرایا کرتے تھے۔ ایک رات حضورؐ کے ساتھ نماز عشاء ادا کرنے کے بعد اپنے قبیلہ والوں کو نماز پڑھانے لگے تو سورۃ بقرہ پڑھنا شروع کردیا ایک شخص، جس کا نام حزام یا حزم انصاری تھا، نے نماز توڑ کر اپنی الگ نماز پڑھ لی اور چلا گیا۔ تو لوگوں نے اس شخص سے کہا کہ کیا تم منافق ہو گئے ہو جو تم نے ایسا کیا۔ (یعنی جماعت کے ساتھ نماز ادا نہیں کی) اس شخص نے کہا خدا کی قسم میں منافق تو نہیں ہوں لیکن میں حضورؐ کی خدمت میں یہ معاملہ پیش کروں گا۔ پھر وہ شخص حضورؐ کی خدمت میں خود حاضر ہوا اور عرض کیا کہ حضور ہم کھیتی باڑی والے لوگ ہیں دن بھر کام کاج کر کے تھک جاتے ہیں اور معاذ ہیں کہ سورۃ بقرہ (نماز میں) پڑھنا شروع کر دیتے ہیں۔ یہ سن کر حضورؐ معاذ کی طرف متوجہ ہوئے اور مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ اے معاذ کیا تم لوگوں کو فتنہ میں ڈالنا چاہتے ہو تم فلاں فلاں (چھوٹی) سورتیں پڑھا کرو۔

سفیان کہتے ہیں کہ میں نے عمرو سے کہا کہ ابو زبیر نے جابر سے

ہمارے پاس تو یوں حدیث بیان کی کہ حضورؐ نے فرمایا تم والشمس وضحٰھا والضُّحٰی وَ اللَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی اور سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی پڑھا کرو اس پر عمرو نے کہا یہ درست ہے۔

۲۲۳۔۔ كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يَؤُمُّ قَوْمَهُ فَدَخَلَ حَزَامٌ وَهُوَ يُرِيْدُ اَنْ يَّسْقِيَ نَخْلَهُ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ مَعَ الْقَوْمِ فَلَمَّا رَاٰى مُعَاذًا طَوَّلَ تَجَوَّزَ فِيْ صَلٰوتِهٖ وَ لَحِقَ بِنَخْلِهٖ يَسْقِيْهِ۔ فَلَمَّا قَضٰى مُعَاذٌ الصَّلٰوةَ۔ قِيْلَ لَهُ ذٰلِكَ۔ قَالَ: اِنَّهُ لَمُنَافِقٌ، أَيَعْجَلُ عَنِ الصَّلٰوةِ مِنْ اَجْلِ سَقْيِ نَخْلِهٖ فَجَاءَ حَزَامٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ مَعَاذٌ عِنْدَهُ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! اِنِّيْ اَرَدْتُ اَنْ اَسْقِيَ نَخْلًا لِيْ فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ لِاُصَلِّيَ مَعَ الْقَوْمِ فَلَمَّا طَوَّلَ تَجَوَّزْتُ فِيْ صَلَاتِيْ وَلَحِقْتُ بِنَخْلِيْ اَسْقِيْهِ فَزَعَمَ اَنِّيْ مُنَافِقٌ فَاَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مُعَاذٍ فَقَالَ أَفَتَّانٌ اَنْتَ اَفَتَّانٌ اَنْتَ لَا تُطَوِّلْ بِهِمْ اِقْرَأْ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا وَنَحْوِهِمَا

(مسند احمد ص ۱۲۴/۳)

حضرت معاذ بن جبل اپنے قبیلہ میں نماز پڑھایا کرتے تھے ایک صحابی جس کا نام حزام تھا وہ آیا اُسکا ارادہ اپنے نخلستان کو پانی دینے کا تھا۔ لیکن پہلے نماز پڑھنا چاہتا تھا۔ اس لیے وہ مسجد میں آیا اور لوگوں کے ساتھ نماز میں شامل ہوگیا لیکن معاذ نے جو نماز پڑھا رہے

تھے نماز لمبی کردی (حزام کو جلدی تھی) اس لیے خود ہی نماز مختصر کر کے پڑھ لی اور اپنے باغیچہ میں جاکر پانی دینے لگا۔ معاذ نے جب نماز ختم کی تو انہیں بتایا گیا کہ حزام نے کیا حرکت کی ہے۔ معاذ نے کہا وہ منافق ہے اپنے باغیچہ کو پانی دینے کی غرض سے نماز اس طرح جلدی سے پڑھتا ہے (یہ کیسی نماز ہے) حزام کو جب یہ معلوم ہوا کہ تو وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ معاذ بھی وہیں آپؐ کے پاس بیٹھے تھے۔ حزام نے عرض کیا حضور میرا ارادہ اپنے باغیچہ کو پانی دینے کا تھا لیکن چونکہ نماز کا وقت تھا اس لیے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی غرض سے مسجد آیا (کہ پہلے نماز پڑھ لوں پھر باغیچہ کو پانی دوں گا) جب معاذ نے نماز بہت لمبی کردی تو میں نے خود ہی نماز مختصر کر کے پڑھ لی۔ اس پر معاذ نے مجھے طعنہ دیا کہ میں منافق ہوں۔ حضورؐ حزام کی یہ شکایت سُن کر معاذ کی طرف متوجّہ ہوئے اور فرمایا۔ کیا تم لوگوں کو فتنہ میں ڈالتے ہو آپؐ نے ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے دو دفعہ ایسا فرمایا۔ پھر کہا کہ مختصر سورتیں مثلاً سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى یا وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا پڑھا کرو (نماز کو لمبا نہ کیا کرو)

۲۲۴ — عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا اَنَا اُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقُلْتُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، فَرَمَانِي

الْقَوْمُ بِاَبْصَارِهِمْ ! فَقُلْتُ : وَاثُكْلَ اُمِّيَاهُ مَا شَأْنُكُمْ تَنْظُرُوْنَ اِلَيَّ ؟ فَجَعَلُوْا يَضْرِبُوْنَ بِاَيْدِيْهِمْ عَلٰى اَفْخَاذِهِمْ ، فَلَمَّا رَاَيْتُهُمْ يُصَمِّتُوْنَنِيْ لٰكِنِّيْ سَكَتُّ فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبِاَبِيْ هُوَوَاُمِّيْ. مَا رَاَيْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ اَحْسَنَ تَعْلِيْمًا مِّنْهُ، فَوَاللّٰهِ! مَا كَهَرَنِيْ وَلَا ضَرَبَنِيْ وَلَا شَتَمَنِيْ. قَالَ : اِنَّ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ لَا يَصْلُحُ فِيْهَا شَيْئٌ مِنْ كَلَامِ النَّاسِ اِنَّمَا هِيَ التَّسْبِيْحُ وَالتَّكْبِيْرُ وَقِرَآءَةُ الْقُرْاٰنِ اَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَقَدْ جَآءَ اللّٰهُ بِالْاِسْلَامِ وَاِنَّ مِنَّا رِجَالًا يَاْتُوْنَ الْكُهَّانَ ؟ قَالَ : فَلَا تَاْتِهِمْ، قُلْتُ : وَمِنَّا رِجَالٌ يَتَطَيَّرُوْنَ ؟ قَالَ : ذَاكَ شَيْئٌ يَجِدُوْنَهٗ فِيْ صُدُوْرِهِمْ فَلَا يَصُدَّنَّهُمْ. (مسلم کتاب الصّلٰوۃ باب تحریم الکلام فی الصّلٰوۃ)

حضرت معاویہ بن حکمؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کی اِقتداء میں نماز پڑھ رہا تھا کہ نمازیوں میں سے ایک آدمی کو چھینک آئی۔ میں نے اسکے جواب میں یَرْحَمُكَ اللّٰهُ کہا یعنی اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے۔ دوسرے نمازی مجھے تیز نظروں سے دیکھنے لگے۔ میں نے کہا۔ ہائے میری ماں! تم مجھے اس طرح کیوں دیکھ رہے ہو؟ اس پر لوگ اپنی رانیں پیٹنے لگے جس طرح لوگ گھبراہٹ اور پریشانی میں کرتے ہیں۔ تب میں سمجھا کہ دراصل یہ لوگ مجھے چُپ

کرانا چاہتے ہیں۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو آپؐ نے مجھے بلایا۔ میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں۔ میں نے نہ اس سے پہلے اور نہ اس کے بعد آپؐ سے زیادہ اچھا اور رحمدل معلّم کوئی دیکھا۔ خدا کی قسم! آپؐ نے نہ مجھے جھڑکا۔ نہ مارا۔ نہ بُرا بھلا کہا۔ بلکہ نرمی سے فرمایا۔ نماز میں باتیں کرنا ٹھیک نہیں۔ نماز میں تسبیح، تکبیر اور تلاوتِ قرآن مجید ہوتی ہے۔ میں نے عرض کیا۔ حضور! مَیں نیا نیا مسلمان ہوا ہوں ابھی جاہلیت کا زمانہ قریب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اسلام کی دولت اور نعمت سے نوازا ہے لیکن ہم میں سے کچھ لوگ کاہنوں اور جوتشیوں کے پاس جاتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ تم ان کے پاس نہ جایا کرو۔ میں نے عرض کی۔ ہم میں سے کچھ لوگ فال اور شگون لیتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ یہ باتیں انکے دلوں میں رچی ہوئی ہیں ان میں سختی نہیں چاہیئے تاہم ان کی وجہ سے وہم میں پڑ کر کام سے نہیں رُکنا چاہیئے۔

۲۲۵ــــ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰی فَسَلَّمَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ وَقَالَ: اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ۔ فَرَجَعَ فَصَلّٰی کَمَا صَلّٰی ثُمَّ جَآءَ فَسَلَّمَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ۔ ثَلَاثًا۔ فَقَالَ وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اُحْسِنُ غَیْرَهٗ فَعَلِّمْنِیْ۔ فَقَالَ اِذَا قُمْتَ اِلَی الصَّلٰوةِ فَکَبِّرْ ثُمَّ اقْرَاْ مَا تَیَسَّرَ

مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَآئِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا وَافْعَلْ ذٰلِكَ فِیْ صَلَاتِكَ كُلِّهَا۔

(بخاری کتاب الاذان باب وجوب القرآۃ للامام والماموم فی صلوات کلھا)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی آیا اور اس نے نماز پڑھی۔ پھر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام عرض کیا۔ حضورؐ نے اس کے سلام کا جواب دیا اور فرمایا۔ جاؤ دوبارہ نماز پڑھو کیونکہ تمہاری نماز نہیں ہوئی۔ چنانچہ وہ گیا اور پھر نماز پڑھی اور آکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا۔ آپؐ نے اس کے سلام کا جواب دیا اور فرمایا۔ جاؤ پھر نماز پڑھو۔ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ ایسا تین دفعہ ہوا تو اس آدمی نے عرض کیا۔ اس ذات کی قسم! جس نے آپکو سچائی دے کر بھیجا ہے میں اس سے زیادہ بہتر نماز نہیں پڑھ سکتا، اس لیے آپؐ ہی مجھے نماز پڑھنے کا صحیح صحیح طریق بتائیے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا۔ جب تم نماز پڑھنے کیلئے کھڑے ہو جاؤ تو تکبیر کہو، پھر حسب توفیق قرآن پڑھو، پھر پورے اطمینان کے ساتھ رکوع کرو، پھر سیدھے کھڑے ہو جاؤ، پھر پورے اطمینان کے ساتھ سجدہ کرو، پھر سجدہ سے اٹھ کر پوری طرح بیٹھو۔ اسکے بعد دوسرا سجدہ کرو، اس طرح ساری نماز ٹھہر ٹھہر کر سنوار کر پڑھو۔

۲۲۶ــــ عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا قَالَ : كُنْتُ اُصَلِّيْ لِقَوْمِيْ بَنِيْ سَالِمٍ وَكَانَ يَحُوْلُ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ وَادٍ اِذَا جَاءَتِ الْاَمْطَارُ فَيَشُقُّ عَلَيَّ اجْتِيَازُهُ قِبَلَ مَسْجِدِهِمْ فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ : اِنِّيْ اَنْكَرْتُ بَصَرِيْ وَاِنَّ الْوَادِيَ الَّذِيْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ قَوْمِيْ يَسِيْلُ اِذَا جَاءَتِ الْاَمْطَارُ فَيَشُقُّ عَلَيَّ اجْتِيَازُهُ فَوَدِدْتُ اَنَّكَ تَاْتِيْ فَتُصَلِّيْ فِيْ بَيْتِيْ مَكَانًا اَتَّخِذُهُ مُصَلًّى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : سَاَفْعَلُ فَغَدَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعْدَمَا اشْتَدَّ النَّهَارُ وَاسْتَاْذَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَذِنْتُ لَهُ فَلَمْ يَجْلِسْ حَتّٰى قَالَ : اَيْنَ تُحِبُّ اَنْ اُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ؟ فَاَشَرْتُ لَهُ اِلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ اُحِبُّ اَنْ يُّصَلِّيَ فِيْهِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ وَصَفَفْنَا وَرَاءَهُ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ وَسَلَّمْنَا حِيْنَ سَلَّمَ فَحَبَسْتُهُ عَلٰى خَزِيْرَةٍ تُصْنَعُ لَهُ فَسَمِعَ اَهْلُ الدَّارِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِيْ فَثَابَ رِجَالٌ مِّنْهُمْ حَتّٰى كَثُرَ الرِّجَالُ فِي الْبَيْتِ فَقَالَ رَجُلٌ : مَا فَعَلَ مَالِكٌ لَا اَرَاهُ! فَقَالَ رَجُلٌ : ذٰلِكَ مُنَافِقٌ لَا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تَقُلْ ذٰلِكَ . اَلَا تَرَاهُ قَالَ

لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ، يَبْتَغِيْ بِـذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ تَعَالٰى۔ فَقَالَ: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ اَمَّا نَحْنُ فَوَاللّٰهِ مَا نَرٰى وُدَّهٗ وَلَا حَدِيْثَهٗ اِلاَّ اِلَى الْمُنَافِقِيْنَ۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ: لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ يَبْتَغِيْ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ۔

(مسلم کتاب الصلوٰۃ باب الرخصۃ فی التخلف عن الجماعہ بعذر)

حضرت عتبان بن مالکؓ (جو بدری صحابی ہیں) بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے قبیلہ بنی سالم کو نماز پڑھاتا تھا۔ میرے گھر اور قبیلہ کے گھروں کے درمیان ایک بڑا سا نالہ گزرتا تھا۔ جب بارشیں ہوتیں تو مسجد میں جاتے ہوئے اس نالہ کو عبور کرنا میرے لیے مشکل ہو جاتا۔ عتبانؓ کہتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میری نظر کمزور ہے۔ میرے اور میرے قبیلہ کے گھروں کے درمیان ایک چوڑا نالہ ہے۔ جب بارشیں ہوتی ہیں تو میرے لیے اسے عبور کرنا مشکل ہوتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ حضور تشریف لائیں اور میرے گھر نماز پڑھیں تاکہ میں اس جگہ کو اپنی جائے نماز بنا لوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اچھا میں آؤں گا۔ چنانچہ دوسرے روز جب دن اچھی طرح چڑھ آیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکرؓ میرے گھر تشریف لائے اور اندر آنے کی اجازت چاہی۔ میں نے خوش آمدید کہا۔ آپؐ نے اندر آ کر بیٹھنے سے پہلے پوچھا کہ تم اپنے گھر کے کس حصّہ کو جائے نماز کیلئے مخصوص

کرنا چاہتے ہو؟ میں نے جگہ بتائی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہاں کھڑے ہوئے تکبیر کہی اور ہم بھی آپؐ کے پیچھے صف باندھ کر کھڑے ہو گئے۔ آپؐ نے دو رکعت نماز پڑھی اور دعا کی۔ آپؐ کیلئے خزیرہ[1] تیار کیا جا رہا تھا اس کیلئے میں نے قبولِ دعوت کی درخواست کی جو آپؐ نے قبول فرمائی اسی اثناء میں اہلِ محلہ نے سنا کہ حضورؐ میرے گھر میں تشریف لائے ہیں چنانچہ بہت سے لوگ جمع ہو گئے اور گھر میں خاصی بھیڑ ہو گئی۔ ایک شخص نے کہا مالک کہاں ہے؟ وہ نظر نہیں آتا۔ دوسرا بولا وہ تو منافق ہے اللہ اور اللہ کے رسولؐ سے کوئی محبت نہیں رکھتا۔ حضورؐ نے فرمایا۔ ایسا نہ کہو، کیا تُو نہیں دیکھتا کہ وہ اقرار کرتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ یہ بات صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر مانتا ہے۔ اس پر اس شخص نے کہا۔ اللہ اور اس کا رسولؐ زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ ہمیں تو یہ نظر آتا ہے کہ وہ منافقوں سے زیادہ میل جول رکھتا ہے اور انہی سے زیادہ بات چیت کرتا ہے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر اس شخص پر دوزخ کی آگ حرام کر دی ہے جو اللہ تعالیٰ کی خاطر یہ مانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

**۲۲۷ـــ** عَنْ جَابِرِ بْنِ الْاَسْوَدِ اَوِ الْاَسْوَدِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلَيْنِ صَلَّيَا الظُّهْرَ فِيْ بُيُوْتِهِمَا عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى

---

[1] ایک عربی کھانا جس میں گوشت کے باریک ٹکڑے ابال کر ان میں آٹا ملایا جاتا ہے۔

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمَا يَرَيَانِ اَنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا ثُمَّ اَتَيَا الْمَسْجِدَ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ فَقَعَدَا نَاحِيَةً مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُمَا يَرَيَانِ اَنَّ الصَّلٰوةَ لَا تَحِلُّ لَهُمَا فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاٰهُمَا اَرْسَلَ اِلَيْهِمَا فَجِيْئَ بِهِمَا وَفَرَائِصُهُمَا تَرْتَعِدُ مَخَافَةً اَنْ يَكُوْنَ قَدْ حَدَثَ فِيْ اَمْرِهِمَا شَيْئٌ فَسَاَلَهُمَا فَاَخْبَرَاهُ الْخَبَرَ فَقَالَ اِذَا فَعَلْتُمَا ذٰلِكَ فَصَلِّيَا مَعَ النَّاسِ وَاجْعَلَا الْاُوْلٰى هِيَ الْفَرْضَ۔ (مسند الامام الاعظم کتاب الصلوٰۃ ص۵۲)

حضرت جابر بن اسود یا اسود بن جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دو شخصوں نے یہ سمجھتے ہوئے کہ مسجد میں نماز باجماعت ہو چکی ہو گی گھر میں نماز پڑھی اور پھر مسجد میں آئے اور دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا رہے ہیں وہ نماز میں شامل ہونے کی بجائے ایک طرف ہو کر بیٹھ گئے کہ ایک مرتبہ تو وہ نماز پڑھ چکے ہیں دوبارہ وہی نماز پڑھنا درست نہیں ۔ جب حضور علیہ السلام نے سلام پھیرنے کے بعد انہیں دیکھا کہ وہ نماز میں شامل نہیں ہوئے ہیں تو انہیں بلوایا وہ دونوں خوف کے مارے کانپتے ہوئے آئے کہ شاید اُن سے کوئی جرم سرزد ہو گیا ہے ۔ حضورؐ نے ان سے نماز نہ پڑھنے کی وجہ پوچھی۔ انہوں نے جب امرِ واقعہ بتایا تو آپؐ نے فرمایا جب اکیلے نماز پڑھ چکے ہو تو دوبارہ جماعت کے ساتھ بھی نماز پڑھ لیا کرو خواہ تم پہلی ادا کردہ نماز

کو ہی فرض سمجھتے ہو۔

۲۲۸۔۔۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِیْ بَیْتِیْ قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعًا، ثُمَّ یَخْرُجُ فَیُصَلِّیْ بِالنَّاسِ، ثُمَّ یَدْخُلُ فَیُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ وَکَانَ یُصَلِّیْ بِالنَّاسِ الْمَغْرِبَ ثُمَّ یَدْخُلُ بَیْتِیْ فَیُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ وَ یُصَلِّیْ بِالنَّاسِ الْعِشَاءَ، وَیَدْخُلُ بَیْتِیْ فَیُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ۔

(مسلم کتاب الصلوٰۃ باب جواز النافلۃ قائمًا)

حضرت عائشہ رضؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے مکان میں ظہر سے پہلے چار رکعت نماز پڑھتے پھر لوگوں کو نماز پڑھانے مسجد چلے جاتے۔ پھر واپس آکر دو رکعت پڑھتے اور اسی طرح جب آپؐ مغرب اور عشاء کی نماز پڑھا کر گھر تشریف لاتے تو دو دو رکعتیں نماز پڑھتے۔

۲۲۹۔۔۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ لَا یَدَعُ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَکْعَتَیْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ۔ (بخاری کتاب الصلوٰۃ باب الرکعتین قبل الظہر)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے چار اور صبح کی نماز سے پہلے دو رکعت سنّت کبھی نہیں چھوڑتے تھے۔

۲۳۰۔۔۔ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ صَحِبْتُ رَسُوْلَ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَمَانِیَۃَ عَشَرَ سَفَرًا فَمَا رَأَیْتُہٗ تَرَکَ رَکْعَتَیْنِ اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّھْرِ۔

(ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب التطوّع فی السفر)

حضرت براءؓ بن عازب بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں اٹھارہ سفر کیے میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ آپؐ نے ظہر کی نماز سے پہلے دو رکعت سنّت نماز کبھی چھوڑی ہو۔

۲۳۱ــــ عَنْ حَفْصَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ لِلصُّبْحِ وَبَدَأَ الصُّبْحُ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ ۔ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ لَا یُصَلِّیْ اِلَّا رَکْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ ۔ (مسلم کتاب الصلوٰۃ باب استحباب رکعتی سنۃ الفجر)

حضرت حفصہؓ بیان کرتی ہیں کہ جب مؤذن صبح کی اذان دیتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعت سنّت پڑھنا شروع کر دیتے اور ہلکی پڑھتے مسلم کی روایت ہے کہ طلوعِ فجر کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعت سنّت کے علاوہ اور کوئی سنّت یا نفل نماز نہیں پڑھتے تھے۔

۲۳۲ــــ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِیْدٍؓ قَالَ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی بِنَا الْمَغْرِبَ فِیْ مَسْجِدِنَا فَلَمَّا سَلَّمَ مِنْھَا قَالَ ارْکَعُوْا ھَاتَیْنِ الرَّکْعَتَیْنِ فِیْ بُیُوْتِکُمْ ۔ (مسند احمد ج۵)

حضرت محمود بن لبیدؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم ہمارے محلہ میں تشریف لائے اور آپؐ نے مسجد میں مغرب کی نماز پڑھائی۔ جب آپؐ نے سلام پھیرا تو حاضرین نماز سے فرمایا کہ (مغرب کی) دو سنتیں اپنے اپنے گھر جا کر پڑھو۔

۲۳۲۔۔۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عَلَيْكُمْ بِالصَّلٰوةِ فِيْ بُيُوْتِكُمْ فَاِنَّ خَيْرَ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهٖ اِلَّا الْجَمَاعَةَ۔

(مسند دارمی فی کتاب الصلوٰۃ باب صلوٰۃ التطوع فی ای موضع افضل)

حضرت زید بن ثابتؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنے گھروں میں نماز (سنن و نوافل) پڑھا کرو کیونکہ جماعت کیساتھ فرضوں کے سوا باقی نماز گھر میں پڑھنا بہترین نماز ہے۔

۲۳۳۔۔۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً فَاِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ، ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ حَتّٰى يَجِيْئَ الْمُؤَذِّنُ فَيُؤْذِنَهٗ۔

(بخاری کتاب الدعوات باب الضجع علی الشق الایمن)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کے پچھلے حصہ میں گیارہ رکعت تہجد پڑھتے۔ جب فجر طلوع ہوتی تو دو ہلکی رکعتیں پڑھتے اور پھر اپنے دائیں پہلو پر لیٹ جاتے۔ جب مؤذن نماز کے لیے اطلاع دیتا تو آپؐ نماز پڑھانے تشریف لے جاتے۔

۲۳۴ــــ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ : کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ مَثْنٰی مَثْنٰی وَیُوْتِرُ بِرَکْعَۃٍ مِّنْ اٰخِرِ اللَّیْلِ، وَیُصَلِّی الرَّکْعَتَیْنِ قَبْلَ صَلٰوۃِ الْغَدَاۃِ وَکَاَنَّ الْاَذَانَ بِاُذُنَیْہِ ۔ (مسلم کتاب الصلوٰۃ باب صلاۃ اللیل مثنٰی مثنٰی)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کی یعنی تہجد کی نماز دو دو رکعت کرکے پڑھتے تھے ۔ اور پھر آخر میں ایک رکعت پڑھ کر ان کو وتر بنا لیتے ۔ صبح کی نماز سے قبل دو رکعتیں پڑھتے تھے اور اتنی ہلکی پڑھتے گویا اقامت شروع ہو چکی ہے ۔

۲۳۵ــــ عَنْ عِیْسَی بْنِ حَفْصِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ فِیْ طَرِیْقِ مَکَّۃَ قَالَ فَصَلّٰی لَنَا الظُّھْرَ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ اَقْبَلَ وَ اَقْبَلْنَا مَعَہٗ حَتّٰی جَاءَ رَحْلَہٗ وَجَلَسَ وَجَلَسْنَا مَعَہٗ فَحَانَتْ مِنْہُ الْتِفَاتَۃٌ نَحْوَ حَیْثُ صَلّٰی فَرَاٰی نَاسًا قِیَامًا فَقَالَ مَا یَصْنَعُ ھٰٓؤُلَاءِ؟ قُلْتُ یُسَبِّحُوْنَ ۔ قَالَ: لَوْ کُنْتُ مُسَبِّحًا اَتْمَمْتُ صَلَاتِیْ یَا ابْنَ اَخِیْ! اِنِّیْ صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی السَّفَرِ فَلَمْ یَزِدْ عَلٰی رَکْعَتَیْنِ حَتّٰی قَبَضَہُ اللّٰہُ وَ صَحِبْتُ اَبَا بَکْرٍ فَلَمْ یَزِدْ عَلٰی رَکْعَتَیْنِ حَتّٰی قَبَضَہُ اللّٰہُ وَ صَحِبْتُ عُمَرَ فَلَمْ یَزِدْ عَلٰی رَکْعَتَیْنِ حَتّٰی قَبَضَہُ اللّٰہُ ثُمَّ صَحِبْتُ عُثْمَانَ فَلَمْ یَزِدْ عَلٰی رَکْعَتَیْنِ حَتّٰی قَبَضَہُ اللّٰہُ وَ قَدْ قَالَ اللّٰہُ: لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ

اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ۔ (مسلم کتاب الصلوٰۃ باب صلوٰۃ المسافرین وقصرھا)

حضرت حفصؓ بن عاصم بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے چچا حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے ساتھ مکہ کے سفر میں تھا۔ راستہ میں انہوں نے نمازِ ظہر دو رکعت پڑھائی اس کے بعد وہ اپنی قیام گاہ پر آئے اور بیٹھ گئے ہم بھی آپ کے ساتھ آکر بیٹھ گئے۔ آپ نے اس طرف دیکھا جدھر نماز پڑھائی تھی۔ آپ نے دیکھا کہ کچھ لوگ نماز پڑھ رہے ہیں۔ آپ نے پوچھا یہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا سنّتیں پڑھ رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا اگر سنّتیں پڑھنی تھیں تو میں پوری نماز پڑھاتا۔ اے بھتیجے! میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں رہا ہوں آپؐ نے اپنی وفات تک سفر میں دو رکعت فرض سے زائد نماز نہیں پڑھی۔ میں ابوبکرؓ کے ساتھ سفر میں رہا ہوں انہوں نے بھی کبھی دو رکعت فرض سے زائد نماز نہیں پڑھی یہاں تک کہ وہ فوت ہو گئے۔ میں عمرؓ کے ساتھ بھی سفر میں رہا ہوں۔ آپ نے بھی اپنی وفات تک کبھی دو رکعت فرض سے زائد نماز نہیں پڑھی۔ پھر میں عثمانؓ کے ساتھ بھی سفر میں رہا ہوں انہوں نے بھی اپنی وفات تک اسی کے مطابق عمل کیا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ تمہارے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طرزِ عمل میں اچھا نمونہ ہے (اور یہی سنّت ہے۔ جس کی ہر مسلمان کو پیروی کرنی چاہیئے)

۲۳۶۔۔۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ الظُّھْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ

وَالْعِشَاءِ بِالْمَدِيْنَةِ مِنْ غَيْرِ خَوْفٍ وَلاَ مَطَرٍ فَقِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ، مَا اَرَادَ اِلَى ذٰلِكَ؟ قَالَ: اَرَادَ اَنْ لاَ يُحْرِجَ اُمَّتَهٗ۔

(مسلم کتاب الصلوٰة باب الجمع بین الصلوٰتین فی الحضر، سنن ابوداؤد کتاب الصلوٰة باب الجمع بین الصلوٰتین)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے قیام کے دوران ظہر اور عصر۔ مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں حالانکہ نہ اس دن بارش ہو رہی تھی اور نہ کسی قسم کا خوف وخطر تھا۔ لوگوں نے ابن عباسؓ سے پوچھا۔ آخر نمازیں جمع کر کے پڑھانے کا مقصد کیا تھا۔ ابنِ عباسؓ نے جواب دیا کہ حضورؐ کی غرض یہ تھی کہ بوقتِ ضرورت امت کو کسی مشکل یا حرج کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

۲۳۷— عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍؓ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِمَّا زَادَ وَاِمَّا نَقَصَ فَقُلْنَا يَارَسُوْلَ اللهِ اُحْدِثَ فِي الصَّلٰوةِ شَيْءٌ؟ قَالَ وَمَا ذَاكَ، قُلْنَا: صَلَّيْتَ قَبْلُ كَذَا وَكَذَا قَالَ: اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ: فَاِذَا نَسِيَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ تَحَوَّلَ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ۔ (مسند احمد ص۴۲۴)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی۔ نماز میں ہم نے محسوس کیا کہ کوئی کمی بیشی ہوئی ہے۔ نماز کے بعد ہم نے عرض کیا۔ حضور! نماز کے بارہ میں کوئی نئی ہدایت نازل ہوئی ہے؟ حضورؐ نے فرمایا کیا بات ہے؟ ہم نے

عرض کیا کہ حضور نے ابھی اس اس طرح نماز پڑھائی ہے۔ آپؐ فرمایا
مَیں بھی انسان ہوں جس طرح تم بھولتے ہو اسی طرح میں بھی بھول سکتا
ہوں جب تم میں سے کوئی نماز میں بھول جائے تو دو سجدے سہو کے پھر
آپؐ نے قبلہ رُخ ہوکر دو سجدے کیے۔

۲۳۸ــــ عَنْ ثَوْبَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوتِہٖ اسْتَغْفَرَ
ثَلَاثًا، وَقَالَ: اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ، تَبَارَکْتَ
یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ قِیْلَ لِلْاَوْزَاعِیِّ، وَھُوَ اَحَدُ رُوَاۃِ الْحَدِیْثِ
کَیْفَ الْاِسْتِغْفَارُ؟ قَالَ: یَقُوْلُ: اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ۔

(مسلم کتاب الصلوٰۃ باب استحباب الذکر بعد الصلوٰۃ)

حضرت ثوبانؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
جب نماز سے فارغ ہوتے تو تین بار استغفار کرتے پھر یہ دعا مانگتے
اَے میرے اللہ! تُو سلامتی والا ہے۔ تیری طرف سے ہی سلامتی ملتی ہے
اے جلال اور عزّت والے خدا! تو برکتوں کا مالک ہے۔ امام اوزاعی
جو اس حدیث کے راویوں میں سے ہیں۔ ان سے پوچھا گیا۔ حضور استغفار
کس طرح کرتے تھے تو انہوں نے بتایا۔ استغفر اللہ! استغفر اللہ پڑھتے
تھے یعنی میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔

۲۳۹ــــ عَنْ مُعَاذٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ: اَخَذَ بِیَدِہٖ وَقَالَ: یَا مُعَاذُ وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاُحِبُّکَ

ثُمَّ اُوْصِيكَ، يَا مُعَاذُ! لَا تَدَعَنَّ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ تَقُوْلُ، اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ۔

(ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب فی الاستغفار)

حضرت معاذؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا۔ معاذ خدا تعالیٰ کی قسم! مجھے تم سے محبت ہے میں تجھے تاکید کرتا ہوں کہ کسی نماز کے بعد یہ دعا چھوٹنے نہ پائے۔ اے میرے اللہ! میری مدد فرما کہ تیرا ذکر کروں، تیرا شکر ادا کروں اور عمدگی سے تیری عبادت بجا لاؤں۔

۲۴۰ــــ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِيْنَ اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا: ذَهَبَ اَهْلُ الدُّثُوْرِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى وَالنَّعِيْمِ الْمُقِيْمِ، فَقَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ فَقَالُوْا: يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّيْ وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ وَيَتَصَدَّقُوْنَ وَلَا نَتَصَدَّقُ وَيُعْتِقُوْنَ وَلَا نُعْتِقُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَلَا اُعَلِّمُكُمْ شَيْئًا تُدْرِكُوْنَ بِهٖ مَنْ سَبَقَكُمْ وَتَسْبِقُوْنَ بِهٖ مَنْ بَعْدَكُمْ وَلَا يَكُوْنُ اَحَدٌ اَفْضَلَ مِنْكُمْ اِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ، قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: تُسَبِّحُوْنَ وَتُكَبِّرُوْنَ وَتَحْمَدُوْنَ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ مَرَّةً۔ فَرَجَعَ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا سَمِعَ اِخْوَانُنَا اَهْلُ الْاَمْوَالِ بِمَا فَعَلْنَا فَفَعَلُوْا مِثْلَهٗ؟ فَقَالَ

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ (مسلم کتاب الصلوٰۃ باب استحباب الذکر بعد الصلوٰۃ وبیان صفتہ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایکدفعہ کچھ غریب مہاجر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ مال والے بہت ثواب لے گئے اور قائم رہنے والی نعمتوں کے مالک بنے۔ آپؐ نے فرمایا وہ کیسے؟ انہوں نے عرض کیا۔ وہ اسی طرح نماز پڑھتے ہیں جس طرح ہم پڑھتے ہیں، اسی طرح روزہ رکھتے ہیں جس طرح ہم رکھتے ہیں لیکن اسکے ساتھ وہ خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور ہم نہیں کر سکتے۔ وہ رضائے الٰہی کیلئے غلام آزاد کرتے ہیں اور ہم نہیں کر سکتے۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا۔ کیا میں تم کو ایسی بات نہ سکھاؤں جس کی وجہ سے تم ان لوگوں کے برابر ہو جاؤ اور ان لوگوں سے بڑھ جاؤ جو تم سے بعد میں آئیں گے (یعنی اس بات کی برکت سے تم سے کوئی بھی آگے نہ بڑھ سکے گا) سوائے اس کے کہ وہ بھی ایسا ہی کرنے لگ جائیں جیسا تم کرو۔ ان مہاجر صحابہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! ایسی بات ضرور بتائیے۔ آپؐ نے فرمایا۔ ہر نماز کے بعد تینتیس تینتیس بار سُبْحَانَ اللّٰہ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اور اَللّٰہُ اَکْبَر پڑھا کرو۔ چنانچہ یہ صحابہ مطمئن ہو کر چلے گئے۔ کچھ عرصہ کے بعد پھر یہ غریب مہاجر آپؐ کی خدمت میں آئے اور شکایت کی کہ ہمارے دولتمند بھائیوں کو بھی یہ بات معلوم ہو گئی ہے اور وہ بھی یہ وِرد کرنے لگ گئے ہیں۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے (میں اس فضل کو کیسے

روک سکتا ہوں۔)

۲۴۱ـــــ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ: مَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَزِیْدُ فِیْ رَمَضَانَ وَلَا فِیْ غَیْرِہٖ عَلٰی اِحْدٰی عَشْرَۃَ رَکْعَۃً یُصَلِّیْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِہِنَّ وَ طُوْلِہِنَّ ثُمَّ یُصَلِّیْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِہِنَّ وَطُوْلِہِنَّ۔ ثُمَّ یُصَلِّیْ ثَلَاثًا۔ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! أَتَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوْتِرَ؟ فَقَالَ یَا عَائِشَۃُ! اِنَّ عَیْنَیَّ تَنَامَانِ وَلَا یَنَامُ قَلْبِیْ۔

(بخاری کتاب الصوم باب فضل من قام رمضان)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان یا غیر رمضان میں پچھلی رات میں تہجد کے وقت گیارہ رکعت سے زیادہ نفل نماز نہیں پڑھتے تھے۔ آپؐ چار رکعتیں پڑھتے، انکی خوبصورتی اور لمبائی کا نہ پوچھیئے (یعنی یہ نماز بہت سنوار کرا ور لمبی پڑھتے)۔ پھر چار رکعتیں پڑھتے تھے۔ انکی خوبصورتی اور لمبائی کا نہ پوچھیئے! پھر اسکے بعد تین رکعتیں پڑھتے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے حضورؐ سے دریافت کیا کہ کیا وتر ادا کرنے سے قبل آپ سوتے ہیں؟ حضورؐ نے فرمایا۔ اے عائشہ! میری آنکھیں تو سو جاتی ہیں لیکن دل نہیں سوتا۔

۲۴۲ـــــ عَنْ بِلَالٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَیْکُمْ بِقِیَامِ اللَّیْلِ فَاِنَّہٗ دَأْبُ الصَّالِحِیْنَ قَبْلَکُمْ وَاِنَّ قِیَامَ اللَّیْلِ قُرْبَۃٌ اِلَی اللّٰہِ وَمَنْہَاۃٌ عَنِ الْاِثْمِ

وَتَكْفِيْرٌ لِلسَّيِّئَاتِ وَمُطْرِدَةٌ لِلدَّاءِ عَنِ الْجَسَدِ ۔ (ترمذی ابواب الدعوات)

حضرت بلالؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہیں نمازِ تہجد کا التزام کرنا چاہیئے کیونکہ یہ گزشتہ صالحین کا طریقہ رہا ہے اور قربِ الٰہی کا ذریعہ ہے یہ عادت گناہوں سے روکتی ہے۔ برائیوں کو ختم کرتی ہے اور جسمانی بیماریوں سے بچاتی ہے۔

۲۴۳۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الْاَذَانُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثْنٰى مَثْنٰى وَالْاِقَامَةُ وَاحِدَةً غَيْرَ اَنَّ الْمُؤَذِّنَ كَانَ اِذَا قَالَ: قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ، قَالَ: قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ مَرَّتَيْنِ ۔ (مسند احمد ص۲؍۸۵)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اذان کے کلمات دو مرتبہ کہے جاتے تھے اور اقامت کے کلمات ایک ایک دفعہ۔ البتہ اقامت میں مؤذن قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ کے الفاظ دو دفعہ کہا کرتا تھا۔

۲۴۴۔ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَفِيْ صَدْرِهٖ اَزِيْزٌ كَاَزِيْزِ الرَّحٰى مِنْ بُكَائِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

(ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب البکاء فی الصلوٰۃ ص۱؍۱۳۰)

حضرت مطرف اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے دورانِ نماز آپؐ کی گریہ و

زاری کی وجہ سے آپؐ کے سینہ سے ایسی آواز نکلتی تھی جیسے چکّی کے چلنے کی ہوتی ہے۔

**۲۴۵**۔۔۔ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ: مَنْ عَادَ لِيْ وَلِيًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ، وَمَا تَقَرَّبَ اِلَيَّ عَبْدِيْ بِشَيْءٍ اَحَبَّ اِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ وَمَا يَزَالُ عَبْدِيْ يَتَقَرَّبُ اِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰى اُحِبَّهٗ فَاِذَا اَحْبَبْتُهٗ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِيْ يَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِيْ يُبْصِرُ بِهٖ وَيَدَهُ الَّتِيْ يَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِيْ يَمْشِيْ بِهَا وَاِنْ سَاَلَنِيْ لَاُعْطِيَنَّهٗ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِيْ لَاُعِيْذَنَّهٗ۔

(بخاری کتاب الرقاق باب التواضع)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس نے میرے دوست سے دشمنی کی مَیں اس سے اعلانِ جنگ کرتا ہوں۔ میرا بندہ جتنا میرا قُرب اس چیز سے، جو مجھے پسند ہے اور مَیں نے اس پر فرض کردی ہے، حاصل کرسکتا ہے اتنا کسی اور چیز سے حاصل نہیں کرسکتا اور نوافل کے ذریعہ سے میرا بندہ میرے قریب ہوجاتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں اور جب میں اس کو اپنا دوست بنالیتا ہوں تو اسکے کان بن جاتا ہوں، جن سے وہ سنتا ہے، اس کی آنکھیں بن جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے، اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے، اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے۔ یعنی میں ہی اس کا کارساز ہوتا ہوں اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں اس کو

دیتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے پناہ چاہتا ہے تو میں اُسے پناہ دیتا ہوں۔

۲۴۶۔ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَۃٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ نَحْنُ عِنْدَہٗ فَقَالَتْ زَوْجِیْ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ یَضْرِبُنِیْ اِذَا صَلَّیْتُ وَ یُفَطِّرُنِیْ اِذَا صُمْتُ وَلَا یُصَلِّی الْفَجْرَ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ، قَالَ وَصَفْوَانُ عِنْدَہٗ، قَالَ: فَسَأَلَہٗ عَمَّا قَالَتْ، فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَمَّا قَوْلُھَا یَضْرِبُنِیْ اِذَا صَلَّیْتُ، فَاِنَّھَا تَقْرَأُ بِسُوْرَتَیْنِ، وَقَدْ نَھَیْتُھَا۔ قَالَ: فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: لَوْ کَانَتْ سُوْرَۃٌ وَاحِدَۃٌ لَکَفَتِ النَّاسَ۔ قَالَ: وَ اَمَّا قَوْلُھَا: یُفَطِّرُنِیْ اِذَا صُمْتُ، فَاِنَّھَا تَنْطَلِقُ تَصُوْمُ وَ اَنَا رَجُلٌ شَابٌّ فَلَا اَصْبِرُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: لَا تَصُوْمُ امْرَأَۃٌ اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِھَا۔ وَ اَمَّا قَوْلُھَا اِنِّیْ لَا اُصَلِّیْ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ، فَاَنَا اَھْلُ بَیْتٍ قَدْ عُرِفَ لَنَا ذَاکَ لَا نَکَادُ نَسْتَیْقِظُ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ فَاِذَا اسْتَیْقَظْتَ یَا صَفْوَانُ فَصَلِّ۔

(ابوداؤد کتاب الصوم باب المرأۃ تصوم بغیر اذن زوجھا ومشکوٰۃ ص۲۸۳)

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ حضورؐ کے پاس ایک عورت آئی اور عرض کیا کہ میرا خاوند صفوان بن معطّل (مجھ سے بُرا سلوک کرتا ہے) جب میں نماز پڑھوں تو مجھے مارتا ہے اور اگر روزہ رکھوں تو روزہ کھلوا دیتا ہے اور خود فجر کی نماز ایسے وقت میں پڑھتا ہے جب سورج نکل آیا ہوتا ہے۔ صفوان اس

وقت مجلس میں موجود تھے ۔ حضورؐ نے اُن سے اِن شکایات کے بارے میں پوچھا۔ انہوں نے عرض کیا ۔ اے اللہ کے رسول ! یہ جو کہتی ہے کہ میں نماز پڑھوں تو یہ مارتا ہے ۔ تو اسکی وجہ یہ ہے کہ یہ نماز میں لمبی لمبی دو سورتیں پڑھتی ہے ( اور مجھے کام پر جانا ہوتا ہے، اس لیے) میں نے اسے کہا ہے کہ چھوٹی سورت پڑھے (تاکہ یہ میرے لیے کھانا پکا سکے اور میں کام پر جاسکوں) اس پر حضورؐ نے فرمایا۔ اگر قرآن کی ایک ہی سورت ہو تو لوگوں کے لیے کافی ہے یعنی ایک سورۃ پڑھنے سے نماز ہو جاتی ہے ۔ پھر صفوان نے کہا، رہی اس کی یہ شکایت کہ اگر میں روزہ رکھوں تو یہ روزہ تڑوا دیتا ہے ۔حقیقت یہ ہے کہ یہ روزے رکھتی ہی چلی جاتی ہے اور آپ جانتے ہیں کہ مَیں نوجوان ہوں اتنا صبر نہیں کر سکتا۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر کوئی عورت نفلی روزے نہ رکھے ۔
اب رہا اس کا آخری اعتراض کہ میں سورج نکلنے کے بعد فجر کی نماز پڑھتا ہوں تو سارے لوگ جانتے ہیں کہ ہمارے قبیلہ کے لوگوں کو دیر سے اٹھنے کی عادت ہے (کیونکہ زمینوں کو پانی دینے کی ہماری باری رات کے آخری حصہ میں آتی ہے اور اس کام سے فارغ ہو کر جب ہم سوتے ہیں تو دیر سے اٹھنے پر مجبور ہیں) اس پر آپؐ نے فرمایا ۔ اچھا جب تم جاگو تو نماز پڑھ لیا کرو۔

۲۴۷ــــ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ : اَلدُّعَاءُ لَا یُرَدُّ بَیْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَۃِ۔

(ترمذی کتاب الصلوٰۃ باب ان الدعاء لا یرد بین الاذان و الاقامۃ)

حضرت انس رضؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذان اور اقامت کے درمیان کی دُعا رد نہیں ہوتی۔

۲۴۸ــــ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَالَ حِیْنَ یَسْمَعُ النِّدَآءَ، اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَ الصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَا نِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَا نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ، حَلَّتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔ (بخاری کتاب الاذان باب الدّعاء عند النّدآء)

حضرت جابر رضؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اذان سُننے کے وقت یہ دُعا مانگی۔" اے میرے اللہ! اس کامل و اکمل دعا اور قائم ہونے والی نماز کے مالک تُو (ہمارے نبی محمدؐ کو) وسیلہ عطا کر، فضیلت دے اور ان کو اس مقامِ محمود پر مبعوث فرما جس کا تُو نے ان سے وعدہ کیا ہے" ایسی دعا کرنیوالا شخص قیامت کے دن میری سفارش کا مستحق ہوگا۔

۲۴۹ــــ عَنْ عَآئِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: لَا صَلٰوۃَ بِحَضْرَۃِ الطَّعَامِ وَلَا ھُوَ یُدَافِعُہُ الْاَخْبَثَانِ۔

(مسلم کتاب الصلوٰۃ باب کراھیۃ الصّلوٰۃ بحضر الطعام)

حضرت عائشہ رضؓ بیان فرماتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ جب دسترخوان بچھ جائے اور کھانا چُن دیا جائے تو نماز شروع

کرتا اسے خراب کرنے کے مترادف ہے۔ اسی طرح اگر دو خبیث چیزیں یعنی بول و براز کی حاجت اسے روک رہی ہوں تو بھی نماز پڑھنا بے معنی ہے۔

---

# جمعہ اور اس کے آداب

**۲۵۰**۔۔۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: خَیْرُ یَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَیْهِ الشَّمْسُ یَوْمُ الْجُمُعَةِ فِیْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِیْهِ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِیْهِ اُخْرِجَ مِنْهَا۔ (مسلم کتاب الصلوٰۃ باب فضل یوم الجمعۃ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دنوں میں سے بہترین دن جس میں سورج چڑھتا ہے وہ جمعہ کا دن ہے اسی دن آدم پیدا کئے گئے اسی دن جنت میں لے جائے گئے اور اسی دن جنت سے نکالے گئے۔

**۲۵۱**۔۔۔ عَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَیَّامِكُمْ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاَكْثِرُوْا عَلَیَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فِیْهِ، فَاِنَّ صَلٰوتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَیَّ۔

(ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب تفریع ابواب الجمعۃ)

حضرت اوس بن اوسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا۔ دنوں میں سے بہترین دن جمعہ کا دن ہے، اس دن مجھ پر بہت زیادہ درود بھیجا کرو کیونکہ اس دن تمہارا یہ درود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔

۲۵۲۔۔۔ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: غُسْلُ الْجُمُعَۃِ وَاجِبٌ عَلٰی کُلِّ مُحْتَلِمٍ۔ (مسلم کتاب الجمعۃ باب وجوب غسل الجمعۃ علیٰ کل بالغ)

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن نہانا ہر بالغ مسلمان کیلئے واجب ہے۔

۲۵۳۔۔۔ عَنِ الْفَاکِہِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَکَانَتْ لَہٗ صُحْبَۃٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَغْتَسِلُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَیَوْمَ عَرَفَۃَ وَیَوْمَ الْفِطْرِ وَیَوْمَ النَّحْرِ۔

(مسند احمد حدیث الفاکۃ بن سعدؓ ص۷۸ ج۴)

حضرت فاکہؓ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے، بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن، عرفہ کے دن یعنی نویں ذوالحجہ کو، عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر کے دن ضرور نہاتے۔

۲۵۴۔۔۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ جُمُعَۃٍ مِنَ الْجُمَعِ: مَعَاشِرَ الْمُسْلِمِیْنَ! اِنَّ ھٰذَا یَوْمٌ جَعَلَہُ اللّٰہُ لَکُمْ عِیْدًا فَاغْتَسِلُوْا وَعَلَیْکُمْ بِالسِّوَاکِ۔

(المعجم الصغیر للطبرانی۔ باب الحاء من اسمہ الحسن)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے ایک جمعہ (کے خطبہ)

میں فرمایا۔ اے مسلمانو! اس دن کو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے عید بنایا ہے اس روز نہایا کرو اور مسواک ضرور کیا کرو۔ (یعنی اس روز نہادھو کر صاف ستھرے ہو کر اچھے کپڑے پہن کر عید کی سی خوشی مناؤ اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے ایک جگہ جمع ہو)

**۲۵۵**۔۔۔ عَنْ عَامِرِ بْنِ لُدَيْنٍ الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عِيْدُكُمْ فَلَا تَصُوْمُوْا اِلَّا اَنْ تَصُوْمُوْا قَبْلَهُ اَوْ بَعْدَهُ۔

(الترغیب والترهیب ماجاء فی النهی عن تخصیص الجمعة بالصوم ص۲/۲۵)

حضرت عامر بن لُدَین اُشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ جمعہ کا دن تمہارے لیے عید کا دن ہے۔ اس لیے صرف اس دن کو مخصوص کر کے روزہ نہ رکھا کرو سوائے اس کے کہ جمعہ کے ساتھ اس کا پہلا یا بعد کا دن ملا لو (یعنی جمعرات اور جمعہ یا جمعہ ہفتہ دو دن ملا کر روزہ رکھو)

**۲۵۶**۔۔۔ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ طُوْلَ صَلٰوةِ الرَّجُلِ وَقِصَرَ خُطْبَتِهٖ مَئِنَّةٌ مِنْ فِقْهِهٖ، فَاَطِيْلُوْا الصَّلٰوةَ وَاَقْصِرُوا الْخُطْبَةَ۔ (مسلم کتاب الصلوٰة باب تخفیف الصلوٰة والخطبة)

حضرت عمار بن یاسرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ انسان کا لمبی نماز پڑھنا اور مختصر خطبہ دینا

اس کے فہم و فراست کی دلیل ہے ۔ پس نماز لمبی کرو اور خطبہ مختصر۔

۲۵۷۔۔۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَکَرَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ: فِیْهَا سَاعَةٌ لَا یُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ قَائِمٌ یُصَلِّیْ یَسْأَلُ اللّٰهَ شَیْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِیَّاهُ وَاَشَارَ بِیَدِهٖ یُقَلِّلُهَا۔

(مسلم کتاب الجمعة باب فی الساعة التی فی یوم الجمعة)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کا ذکر کیا اور فرمایا۔ اس میں ایک ایسی گھڑی آتی ہے کہ جب مسلمان کو ایسی گھڑی ملے اور وہ کھڑا نماز پڑھ رہا ہو تو جو دعا مانگے وہ قبول کی جاتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کے اشارے سے بتایا کہ یہ گھڑی بہت ہی مختصر ہوتی ہے۔

---

# مسجد اور اس کے آداب

۲۵۸۔۔۔ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: مَنْ بَنٰی مَسْجِدًا لِلّٰهِ بَنَی اللّٰهُ لَهٗ فِی الْجَنَّةِ مِثْلَهٗ۔

(مسلم باب فضل بناء المساجد)

حضرت عثمان بن عفانؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کی خاطر مسجد تعمیر کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بھی اس کیلئے جنت میں اس جیسا گھر تعمیر کرتا ہے

۲۵۹ــــ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا رَاَيْتُمُ الرَّجُلَ يَعْتَادُ الْمَسْجِدَ فَاشْهَدُوْا لَهٗ بِالْاِيْمَانِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ۔

(ترمذی ابواب التفسیر سورۃ التوبۃ)

حضرت ابو سعیدؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی شخص کو مسجد میں عبادت کے لیے آتے جاتے دیکھو تو تم اس کے مومن ہونے کی گواہی دو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے " اللہ کی مساجد کو وہی لوگ آباد کرتے ہیں جو خدا اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں۔"

۲۶۰ــــ عَنْ فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ، قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ۔ وَاِذَا خَرَجَ قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ۔

(مسند احمد حدیث فاطمۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

حضرت فاطمۃ الزھراءؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں داخل ہونے لگتے تو یہ دعا پڑھتے۔ اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ اللہ کے رسول پر سلامتی ہو۔ اے میرے اللہ! میرے گناہ بخش اور اپنی رحمت کے دروازے میرے لیے کھول دے۔ اور جب آپؐ مسجد سے نکلنے لگتے تو یہ دُعا مانگتے: اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے رسول پر سلامتی ہو۔ اے میرے اللہ! میرے گناہ بخش اور میرے لیے اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔

۲۶۱ــــ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ ھٰذِہِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلُحُ لِشَیْءٍ مِنْ ھٰذَا الْبَوْلِ وَلَا الْقَذَرِ اِنَّمَا ھِیَ لِذِکْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَقِرَاءَۃِ الْقُرْاٰنِ۔

(مسلم کتاب الطھارۃ باب وجوب غسل البول)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجدیں اس لیے نہیں کہ ان میں پیشاب کیا جائے، تھوکا جائے یا کوئی گند وغیرہ پھینکا جائے یعنی مسجدوں کو ہر قسم کی گندگی سے پاک و صاف رکھنا چاہیئے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے ذکر اور قرآن کریم کے پڑھنے کے لیے تعمیر کی جاتی ہیں

۲۶۲ــــ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ اَکْلِ الْبَصَلِ وَالْکُرَّاثِ. وَقَالَ: مَنْ اَکَلَ مِنْ ھٰذِہِ الشَّجَرَۃِ الْمُنْتِنَۃِ فَلَا یَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا فَاِنَّ الْمَلَائِکَۃَ تَاَذّٰی مِمَّا یَتَاَذّٰی مِنْہُ الْاِنْسُ۔ (مسلم کتاب الصلوٰۃ باب نھی اکل الثوم)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ کوئی شخص پیاز یا لہسن کھا کر مسجد میں آئے۔ آپؐ نے فرمایا جو شخص یہ بدبودار سبزی کھائے وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آیا کرے کیونکہ فرشتوں کو بھی اس چیز سے تکلیف ہوتی ہے جس سے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے۔

۲۶۳۔ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، قَالَ: عُرِضَتْ عَلَیَّ اَعْمَالُ اُمَّتِیْ حَسَنُھَا وَ سَیِّئُھَا فَوَجَدْتُّ فِیْ مَحَاسِنِ اَعْمَالِھَا الْاَذٰی یُمَاطُ عَنِ الطَّرِیْقِ وَ وَجَدْتُّ فِیْ مَسَاوِیْ اَعْمَالِھَا النُّخَاعَۃَ تَکُوْنُ فِی الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ۔

(مسلم کتاب الصلوٰۃ باب النھی عن البصاق فی المسجد فی الصلاۃ)

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے سامنے میری امت کے اعمال پیش کیے گئے، اچھے بھی اور بُرے بھی۔ اس کے اچھے اعمال میں مجھے یہ نیک عمل بھی نظر آیا کہ راستے سے تکلیف دِہ چیز کو ہٹایا جائے اور اس کے بُرے اعمال میں یہ عمل بھی نظر آیا کہ کوئی شخص مسجد میں کھنگار (بلغم) پھینکے اور اسے لوگوں کی نظروں سے اوجھل نہ کرے یعنی مسجد کو گندہ کرے۔

۲۶۴۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَمِعَ رَجُلًا یَنْشُدُ ضَالَّۃً فِی الْمَسْجِدِ فَلْیَقُلْ لَا رَدَّھَا اللّٰہُ عَلَیْکَ، فَاِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِھٰذَا۔ (مسلم کتاب الصلوٰۃ باب النھی عن نشد الضالۃ فی المسجد

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی سنے کہ کوئی آدمی اپنی گمشدہ چیز کا اعلان مسجد میں کر رہا ہے تو بطور بددعا کہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری یہ چیز تمہیں واپس نہ دلائے کیونکہ مسجدیں اس غرض کے لیے تعمیر نہیں کی گئیں ہیں۔

**۲۶۵**۔۔۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَنَاشُدِ الْاَشْعَارِ فِي الْمَسْجِدِ وَعَنِ الْبَيْعِ وَالْاِشْتِرَاءِ فِيْهِ وَاَنْ يَتَحَلَّقَ النَّاسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فِي الْمَسْجِدِ۔

(ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب التحلق یوم الجمعۃ و مشکوٰۃ ص۷۰)

حضرت عمرو بن شعیبؓ اپنے باپ اور وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ مسجد میں مشاعرہ کے رنگ میں اشعار پڑھے جائیں یا اس میں بیٹھ کر خرید و فروخت کی جائے یا جمعہ کے دن نماز سے پہلے لوگ حلقے بنا کر بیٹھے باتیں کریں۔

**۲۶۶**۔۔۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: صَلُّوْا اَيُّهَا النَّاسُ فِيْ بُيُوْتِكُمْ فَاِنَّ اَفْضَلَ الصَّلٰوةِ صَلٰوةُ الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهٖ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ۔

(بخاری کتاب الاعتصام باب ما یکرہ من کثرۃ السوال)

حضرت زید بن ثابتؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا۔لوگو! اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو کیونکہ فرضوں کے سوا باقی نماز گھر میں پڑھنا افضل ہے۔

۲۶۷۔ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَۃِ اَنْ یَّتَبَاھَی النَّاسُ فِی الْمَسَاجِدِ۔ (ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب فی بناء المسجد)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ ہے کہ لوگ مساجد کی تعمیر میں ایک دوسرے سے فخریہ آگے بڑھنے کی کوشش کریں گے یعنی ضرورت کی بجائے فخر کے اظہار کیلئے عالیشان مساجد تعمیر کرنے کا رواج بڑھ جائے گا۔

---

# روزہ اور اسکی اہمیت

۲۶۸۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ: کُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ لَہٗ اِلَّا الصِّیَامَ فَاِنَّہٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ۔ وَالصِّیَامُ جُنَّۃٌ فَاِذَا کَانَ یَوْمُ صَوْمِ اَحَدِکُمْ فَلَا یَرْفُثْ وَلَا یَصْخَبْ فَاِنْ سَابَّہٗ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَہٗ فَلْیَقُلْ، اِنِّیْ صَائِمٌ۔ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ رِیْحِ

الْمِسْكِ ۔ لِلصَّآئِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا ، إِذَا اَفْطَرَ فَرِحَ ، وَإِذَا لَقِيَ رَبَّهٗ فَرِحَ بِصَوْمِهٖ ۔ (بخاری کتاب الصوم باب ھل یقول انی صائم اذا شُتِمَ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انسان کے سب کام اس کے اپنے لیے ہیں مگر روزہ میرے لیے ہے اور میں خود اسکی جزا بنوں گا یعنی اس کی اس نیکی کے بدلہ میں اسے اپنا دیدار نصیب کروں گا ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے روزہ ڈھال ہے، پس تم میں سے جب کسی کا روزہ ہو تو نہ وہ بیہودہ باتیں کرے نہ شور و شر کرے اگر اس سے کوئی گالی گلوچ ہو یا لڑے جھگڑے تو وہ جواب میں کہے کہ مَیں نے تو روزہ رکھا ہوا ہے ۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمدؐ کی جان ہے ! روزے دار کے منہ کی بُو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری سے بھی زیادہ پاکیزہ اور خوشگوار ہے ۔ کیونکہ اس نے اپنا یہ حال خدا تعالیٰ کی خاطر کیا ہے ۔ روزہ دار کیلئے دو خوشیاں مقدر ہیں ایک خوشی اسے اس وقت ہوتی ہے جب وہ روزہ افطار کرتا ہے اور دوسری اس وقت ہوگی جب روزے کی وجہ سے اسے اللہ تعالیٰ کی ملاقات نصیب ہوگی۔

۲۶۹ــــ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِیْ اَنْ يَدَعَ طَعَامَهٗ وَ شَرَابَهٗ ۔

(بخاری کتاب الصوم باب من لم یدع قول الزور والعمل بہ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جھوٹ بولنے اور جھوٹ پر عمل کرنے سے اجتناب نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکا پیاسا رہنے کی کوئی ضرورت نہیں یعنی اس کا روزہ رکھنا بیکار ہے۔

۲۷۰۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا جَآءَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّۃِ وَ غُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ وَصُفِّدَتِ الشَّیَاطِیْنُ۔

(بخاری کتاب الصوم باب ھل یقال رمضان او شھر رمضان)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطان کو جکڑ دیا جاتا ہے۔

۲۷۱۔ عَنْ طَلْحَۃَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا رَأَی الْھِلَالَ قَالَ: اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہُ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ، وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ، رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰہُ، ھِلَالُ رُشْدٍ وَخَیْرٍ۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب مایقول عند رویۃ الھلال)

حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو یہ دعا کرتے۔ اے میرے خدا! یہ چاند امن و

امان اور صحت و سلامتی کے ساتھ ہر روز نکلے۔ اے چاند! میرا ربّ اور تیرا ربّ اللہ تعالیٰ ہے تو خیر و برکت اور رُشد و بھلائی کا چاند بن۔

**۲۷۲**— عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: صُوْمُوْا لِرُؤْیَتِهٖ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْیَتِهٖ، فَاِنْ اُغْمِیَ عَلَیْکُمْ فَاَکْمِلُوْا عِدَّةَ شَعْبَانَ ثَلَاثِیْنَ۔ وَفِیْ رِوَایَةِ مُسْلِمٍ۔ فَاِنْ غُمَّ عَلَیْکُمْ فَصُوْمُوْا ثَلَاثِیْنَ یَوْمًا۔

(بخاری کتاب الصوم باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأیتم الھلال فصوموا)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم چاند دیکھ کر روزہ شروع کرو اور چاند دیکھ کر افطار کرو یعنی عید مناؤ اور اگر دھند یا بادل کی وجہ سے انتیس تاریخ کو چاند نہ دیکھ سکو (یا چاند اس روز ہوا ہی نہ ہو) تو شعبان اور اسی طرح رمضان کے تیس دن پورے کرو۔ مسلم کی روایت میں ہے کہ اگر تم بادل کی وجہ سے چاند نہ دیکھ سکو تو تیس دن کے روزے رکھو۔

**۲۷۳**— عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِی السُّحُوْرِ بَرَکَةً۔

(بخاری کتاب الصوم باب برکۃ السحور ومسلم)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزے کے دنوں میں سحری کھایا کرو کیونکہ سحری کھا کر روزہ رکھنے میں برکت ہے۔

۲۷۴۔ عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقْبَلَ اللَّیْلُ وَأَدْبَرَ النَّهَارُ وَغَابَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ۔

( بخاری کتاب الصوم باب متی یحل فطر الصائم )

حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رات آجائے اور دن چلا جائے یعنی سورج غروب ہو جائے تو روزہ دار کو روزہ کھول لینا چاہیئے۔

۲۷۵(ا)۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا یَزَالُ النَّاسُ بِخَیْرٍ مَا عَجَّلُوْا الْفِطْرَ۔ ( بخاری کتاب الصوم باب تعجیل الافطار )

حضرت سہل بن سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ روزہ افطار کرنے میں جب تک لوگ جلدی کرتے رہیں گے اس وقت تک خیر و برکت، بھلائی اور بہتری حاصل کرتے رہیں گے۔

۲۷۵(ب)۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِذَا نَسِیَ اَحَدُکُمْ فَاَکَلَ اَوْ شَرِبَ فَلْیُتِمَّ صَوْمَہٗ فَإِنَّمَا اَطْعَمَہُ اللّٰہُ وَسَقَاہُ۔

( بخاری کتاب الصوم باب الصائم اذا اکل او شرب )

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بھول کر روزے میں کھاپی لے (اس کا روزہ نہیں ٹوٹے گا)

وہ اپنا روزہ پورا کرے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسکو کھلایا پلایا ہے۔ یعنی اس نے جان بوجھ کر ایسا نہیں کیا۔

**۲۷۶(ا)** عَنِ الرَّبَابِ عَنْ عَمِّهَا سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا اَفْطَرَ اَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلٰى تَمْرٍ فَاِنَّهُ بَرَكَةٌ فَاِنْ لَمْ يَجِدْ تَمْرًا فَالْمَاءُ فَاِنَّهُ طَهُوْرٌ، وَقَالَ: اَلصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِيْنِ صَدَقَةٌ وَهِيَ عَلٰى ذِى الرَّحِمِ ثِنْتَانِ صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ۔

(ترمذی کتاب الزکوٰۃ باب فی الصدقۃ علی ذی القرابۃ)

حضرت رباب اپنے چچا حضرت سلمان بن عامرؓ سے بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ افطاری کھجور سے کرو اور اگر کھجور کسی کو میسّر نہ ہو تو سادہ پانی سے کرو۔ اسی طرح فرمایا کہ کسی غریب کی مدد کرنا تو صرف صدقہ ہے لیکن اپنے کسی غریب عزیز کی مدد کرنا دُہرا ثواب ہے یہ صدقہ بھی ہے اور صلہ رحمی بھی۔

**۲۷۶(ب)** عَنْ مُعَاذِ بْنِ زُهْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَفْطَرَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ۔ (ابوداؤد کتاب الصیام باب القول عند الافطار)

حضرت معاذ بن زہرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم افطار کے وقت یہ دُعا کرتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ۔ یعنی اے اللہ! میں نے تیری رضا کی خاطر روزہ رکھا

ہے اور تیرے دیئے ہوئے رزق سے میں روزہ کھول رہا ہوں۔

۲۷۶(ج) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اَفْطَرَ قَالَ: ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ۔

(ابوداؤد کتاب الصیام باب القول عند الافطار)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم افطار کرنے کے بعد یہ فرماتے تھے ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ۔ پیاس جاتی رہی اور رگیں تر ہوگئیں اور اجر ثابت ہوا یعنی انشاء اللہ اس کا ثواب ضرور ملے گا۔

۲۷۷ـــ عَنْ مَالِكٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ اَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ مِسْكِيْنًا سَأَلَهَا وَهِيَ صَائِمَةٌ وَلَيْسَ فِيْ بَيْتِهَا اِلَّا رَغِيْفٌ فَقَالَتْ لِمَوْلَاةٍ لَهَا: اَعْطِيْهَا اِيَّاهُ۔ فَقَالَتْ: لَيْسَ لَكِ مَا تُفْطِرِيْنَ عَلَيْهِ. فَقَالَتْ: اَعْطِيْهَا اِيَّاهُ، قَالَتْ: فَفَعَلْتُ فَلَمَّا اَمْسَيْنَا اَهْدٰى لَهَا اَهْلُ بَيْتٍ اَوْ اِنْسَانٌ مَا كَانَ يُهْدِيْ لَهَا شَاةً وَكَفَنَهَا فَدَعَتْنِىْ عَائِشَةُ فَقَالَتْ كُلِيْ مِنْ هٰذَا خَيْرٌ مِنْ قُرْصِكِ۔ (مؤطا امام مالکؒ باب الترغیب فی الصدقة)

حضرت امام مالکؒ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ سے ایک ایک غریب عورت نے سوال کیا۔ اس دن آپؓ روزہ سے تھیں اور گھر

میں سوائے ایک روٹی کے کچھ نہ تھا۔ آپؓ نے خادمہ سے کہا کہ وہ روٹی اس غریب عورت کو دیدے۔ خادمہ کہنے لگی کہ آپ کیلئے کوئی اور چیز تو موجود نہیں۔ آپ خود کس چیز سے روزہ افطار کریں گی۔ حضرت عائشہؓ نے اس خادمہ سے کہا کہ تم وہ روٹی اس غریب عورت کو دیدو۔ خادمہ کہتی ہے کہ میں نے وہ روٹی اس غریب عورت کو دیدی۔ جب شام ہوئی تو آپ کے پاس کسی عزیز نے یا کسی اور شخص نے بکری کا کچھ گوشت اور اس کا بازو بطور تحفہ بھیج دیا۔ آپ نے اس خادمہ کو بلا کر فرمایا لو کھاؤ یہ تمہاری روٹی سے کہیں بہتر ہے۔

۲۷۸— عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا كَانَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ لَا يُنْقَصُ مِنْ اَجْرِ الصَّائِمِ شَيْئٌ۔

(ترمذی کتاب الصوم باب فضل من فطر صائمًا۔)

حضرت زید بن خالدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو روزہ افطار کرائے اسے روزہ رکھنے والے کے برابر ثواب ملے گا۔ لیکن اس سے روزے دار کے ثواب میں کوئی کمی نہیں آئے گی

۲۷۹— عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اَتْبَعَهٗ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ۔

(مسلم کتاب الصیام باب استحباب صوم ستة ایام من شوال)

حضرت ابو ایوبؓ انصاریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رمضان کے روزے رکھے۔ اس کے بعد (عید کا دن چھوڑ کر) شوّال کے بھی چھ روزے رکھے اس کو اتنا ثواب ملتا ہے جیسے اس نے سال بھر کے روزے رکھے ہوں (کیونکہ ایک روزے کا دس گنا ثواب ملتا ہے۔ اس طرح چھتیس روزوں کا تین سو ساٹھ گُنا ثواب ملے گا۔)

۲۸۰۔ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لَمَّا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَصَامَ النَّاسُ مَعَہٗ وَکَانَ اَکْثَرُ الصَّحَابَۃِ مُشَاۃً وَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ رَاکِبًا فَمَرُّوْا عَلٰی نَھْرٍ فِی الطَّرِیْقِ (اَلْمَاءُ الَّذِی بَیْنَ کَدِیْدٍ وَ عَسْفَانَ) فَعَطِشَ النَّاسُ۔ فَقِیْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ النَّاسَ قَدْ شَقَّ عَلَیْھِمُ الصِّیَامُ وَ اِنَّمَا یَنْظُرُوْنَ فِیْمَا فَعَلْتَ فَقَالَ لَھُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ: اِشْرَبُوْا اَیُّھَا النَّاسُ: فَاَبَوْا فَقَالَ: اِنِّیْ لَسْتُ مِثْلَکُمْ، اِنِّیْ رَاکِبٌ: فَاَبَوْا۔ فَثَنّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَخِذَہٗ فَنَزَلَ وَدَعَا بِقَدَحٍ مِنْ مَّاءٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَشَرِبَ وَالنَّاسُ یَنْظُرُوْنَ اِلَیْہِ فَشَرِبُوْا وَمَا کَانَ یُرِیْدُ اَنْ یَشْرَبَ فَقِیْلَ بَعْدَ ذٰلِکَ اِنَّ بَعْضَ النَّاسِ قَدْ صَامَ فَقَالَ اُولٰئِکَ الْعُصَاۃُ اُولٰئِکَ الْعُصَاۃُ۔ (مسلم کتاب الصوم باب جواز الصوم والفطر فی شھر رمضان للمسافر، ترمذی)

حضرت انس رضؓ بیان کرتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کیلئے مدینہ سے چلے تو رمضان کا مہینہ تھا۔ آپؐ کے ساتھ سب لوگوں نے بھی روزہ رکھا۔ اکثر صحابہؓ پیدل تھے اور حضورؐ سوار تھے۔ راستے میں کدید اور عسفان کے درمیان ایک چشمے کے پاس سے گزر ہوا۔ لوگوں کو بہت پیاس لگ رہی تھی۔ حضورؐ سے عرض کیا گیا کہ روزہ کی وجہ سے لوگوں کو بڑی تکلیف ہو رہی ہے اور وہ حضورؐ کی طرف دیکھ رہے ہیں کہ آپؐ کیا کرتے ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا۔ اے لوگو! پانی پی لو، میں تو سوار ہوں اور مجھے کوئی ایسی پیاس نہیں۔ لیکن لوگوں نے پانی نہ پیا۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سواری سے اترے اور یہ عصر کے بعد کا وقت تھا۔ حضورؐ نے پانی کا پیالہ منگوایا اور (باوجود ضرورت نہ ہونے کے پانی) پی لیا۔ لوگوں نے بھی آپؐ کو دیکھ کر پانی پیا۔ اس کے بعد آپؐ کو اطلاع دی گئی کہ اب بھی بعض لوگوں نے روزہ رکھا ہوا ہے اور انہوں نے پانی نہیں پیا۔ اس پر آپؐ نے فرمایا یہ لوگ نافرمان ہیں۔ یہ لوگ نافرمان ہیں۔

**۲۸۱** — عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

(بخاری کتاب الصوم۔ باب فضل من قام رمضان ص۲۶۹، مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا جو شخص ایمان کے تقاضے اور ثواب کی نیّت سے رمضان کی راتوں میں اُٹھ کر نماز پڑھتا ہے اس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں

**۲۸۲**— عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ اعْتَكَفَ اَزْوَاجُهٗ مِنْ بَعْدِهٖ۔

(بخاری کتاب الاعتکاف باب الاعتکاف فی العشر الاواخر)

حضرت عائشہ رضؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھا کرتے تھے اور آپؐ کا یہی معمول وفات تک رہا۔ اس کے بعد آپؐ کی ازواج مطہرات بھی ان دنوں میں اعتکاف بیٹھتی تھیں۔

**۲۸۳**— عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رِجَالًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرُوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْمَنَامِ فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرٰى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ، فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيَهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ۔

(بخاری کتاب الصوم باب التمسوا لیلۃ القدر فی السبع الاواخر)

حضرت ابن عمر رضؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ صحابہ رضؓ کو لیلۃ القدر خواب میں رمضان کے آخری سات دنوں میں دکھائی گئی۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں دیکھتا ہوں

کہ تمہارے خواب رمضان کے آخری ہفتہ پر متفق ہیں اس لیے جو شخص لیلۃ القدر کی تلاش کرنا چاہے وہ رمضان کے آخری ہفتہ میں کرے۔

۲۸۴ــــ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ عَلِمْتُ أَيَّ لَيْلَةٍ لَيْلَةُ الْقَدْرِ مَا أَقُوْلُ فِيْهَا ؟ قَالَ: قُوْلِيْ: اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ۔

(ترمذی کتاب الدعوات)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ اے اللہ کے رسول! اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ یہ لیلۃ القدر ہے تو اس میں میں کیا دعا مانگوں۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا۔ تم یوں دُعا کرنا: اے میرے خدا تو بخشنے والا ہے بخشش کو پسند کرتا ہے۔ مجھے بخش دے اور میرے گناہ معاف کر دے۔

۲۸۵ــــ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَوْصَانِيْ حَبِيْبِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ لَنْ أَدَعَهُنَّ مَا عِشْتُ بِصِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَصَلٰوةِ الضُّحٰى وَبِأَنْ لَا أَنَامَ حَتّٰى أُوْتِرَ۔ (مسلم کتاب الصلوٰۃ باب استحباب صلوٰۃ الضحٰی)

حضرت ابو درداءؓ بیان کرتے ہیں کہ میرے حبیب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین باتوں کی تاکید فرمائی جن کو میں زندگی بھر نہیں نہیں چھوڑوں گا۔ ایک آپؐ نے یہ فرمایا کہ میں ہر مہینے میں تین روزے رکھوں، دوسرے چاشت کی نماز پڑھوں، تیسرے وتر پڑھے بغیر نہ سوؤں۔

۲۸۶ــــ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِذَا صُمْتَ مِنَ الشَّہْرِ ثَلاَثًا فَصُمْ ثَلاَثَ عَشْرَۃَ وَاَرْبَعَ عَشْرَۃَ وَخَمْسَ عَشْرَۃَ۔

(ترمذی کتاب الصوم باب صوم ثلثۃ من کل شہر)

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ثواب کی خاطر ہر ماہ تین روزے رکھنا چاہو تو ہر مہینے کے ایام بیض یعنی چاند کی تیرہویں، چودہویں اور پندرہویں کو روزہ رکھو۔

---

# زکوٰۃ اور اُسکی اہمیت

۲۸۷ــــ عَنِ الْحَسَنِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَصِّنُوْا اَمْوَالَکُمْ بِالزَّکٰوۃِ وَدَاوُوْا مَرْضَاکُمْ بِالصَّدَقَۃِ وَاسْتَقْبِلُوْا اَمْوَاجَ الْبَلَاءِ بِالدُّعَاءِ وَالتَّضَرُّعِ۔

(مراسیل ابوداؤد باب فی الصائم یصیب اھلہ)

حضرت حسنؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے اموال کو زکوٰۃ ادا کرکے محفوظ کرلو (کیونکہ زکوٰۃ ادا کرنا باعث برکت ہے) یا مال کو تجارت میں لگاؤ ورنہ اگر مال یونہی پڑا رہا تو اس میں سے زکوٰۃ نکلتے نکلتے سارا مال ختم ہوجائے گا اور اپنے بیماروں کا

علاج صدقات کے ذریعہ بھی کرو اور مختلف علاقوں پر موج در موج آنے والی آفات کا دفعیہ (علاوہ دوسری تدابیر کے) دعاؤں اور تضرعات کے ذریعہ بھی کرو۔

۲۸۸— عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖؓ اَنَّ امْرَأَةً اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهَا ابْنَةٌ لَهَا وَفِيْ يَدِ ابْنَتِهَا مَسَكَتَانِ غَلِيْظَتَانِ مِنْ ذَهَبٍ. فَقَالَ: أَتُعْطِيْنَ زَكٰوةَ هٰذَا؟ قَالَتْ: لَا، قَالَ: اَيَسُرُّكِ اَنْ يُسَوِّرَكِ اللّٰهُ بِهِمَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ سِوَارَيْنِ مِنْ نَارٍ، قَالَ: فَخَلَعَتْهُمَا فَاَلْقَتْهُمَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَتْ: هُمَا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ۔

(ابوداؤد کتاب الزکوٰة باب الکنز ما ھُو وزکوٰة الحلی)

حضرت عمرو بن شعیبؓ اپنے دادا کے واسطہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت اپنی بیٹی کو ساتھ لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی۔ اس کی بیٹی نے سونے کے بھاری کنگن پہنے ہوئے تھے۔ حضورؐ نے اس عورت سے پوچھا کیا انکی زکوٰة بھی دیتی ہو۔ اس نے جواب دیا۔ نہیں، یا حضرت! آپؐ نے فرمایا کیا تو پسند کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تجھے آگ کے کنگن پہنائے۔ یہ سن کر اس عورت نے اپنی بیٹی کے ہاتھ سے کنگن اتار لیے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے عرض کیا کہ یہ اللہ تعالیٰ اور اسکے رسولؐ کیلئے ہیں (جہاں چاہیں آپؐ خرچ فرمائیں۔)

۲۸۹ــــ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: جَاءَ ثَعْلَبَةُ بْنُ حَاطِبٍ الْاَنْصَارِیُّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! اُدْعُ اللّٰہَ اَنْ یَرْزُقَنِیْ مَالًا، فَقَالَ: وَیْحَكَ یَا ثَعْلَبَةُ! قَلِیْلٌ تُؤَدِّیْ شُکْرَہٗ خَیْرٌ مِنْ کَثِیْرٍ لَا تُطِیْقُہٗ. ثُمَّ اَتَاہُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! اُدْعُ اللّٰہَ اَنْ یَرْزُقَنِیْ مَالًا قَالَ: اَمَا لَكَ فِیَّ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ، وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ اَرَدْتُّ اَنْ تَسِیْرَ الْجِبَالُ مَعِیَ ذَھَبًا وَ فِضَّةً لَسَارَتْ، ثُمَّ اَتَاہُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! اُدْعُ اللّٰہَ اَنْ یَرْزُقَنِیْ مَالًا، وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَئِنْ رَزَقَنِی اللّٰہُ مَالًا لَاُعْطِیَنَّ کُلَّ ذِیْ حَقٍّ حَقَّہٗ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اَللّٰھُمَّ ارْزُقْ ثَعْلَبَةَ مَالًا، اَللّٰھُمَّ ارْزُقْ ثَعْلَبَةَ مَالًا۔ قَالَ: فَاتَّخَذَ غَنَمًا فَنَمَتْ کَمَا یَنْمِی الدُّوْدُ فَکَانَ یُصَلِّیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الظُّھْرَ وَ الْعَصْرَ وَ یُصَلِّیْ فِیْ غَنَمِہٖ سَائِرَ الصَّلٰوتِ ثُمَّ کَثُرَتْ وَ نَمَتْ فَتَقَاعَدَ اَیْضًا حَتّٰی صَارَ لَا یَشْھَدُ اِلَّا الْجُمُعَةَ ثُمَّ کَثُرَتْ وَنَمَتْ فَتَقَاعَدَ اَیْضًا حَتّٰی کَانَ لَا یَشْھَدُ جُمُعَةً وَ لَا جَمَاعَةً وَکَانَ اِذَا کَانَ یَوْمُ جُمُعَةٍ خَرَجَ یَتَلَقَّی النَّاسَ یَسْاَلُھُمْ عَنِ الْاَخْبَارِ فَذَکَرَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ فَقَالَ: مَا فَعَلَ ثَعْلَبَةُ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! اتَّخَذَ ثَعْلَبَةُ غَنَمًا لَا یَسَعُھَا وَادٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: یَا وَیْحَ ثَعْلَبَةَ! یَا وَیْحَ ثَعْلَبَةَ! یَا وَیْحَ ثَعْلَبَةَ!

وَاَنْزَلَ اللّٰہُ آیَۃَ الصَّدَقَۃِ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ رَجُلاً من بنی سلیم وَرَجُلاً مِنْ بَنِیْ جُھَیْنَۃَ وَکَتَبَ
لَھُمَا اَسْنَانَ الصَّدَقَۃِ کَیْفَ یَأْخُذَانِ وَقَالَ لَھُمَا مُرَّا بِثَعْلَبَۃَ
بْنِ حَاطِبٍ وَ بِرَجُلٍ من بنی سلیم فَخُذَا صَدَقَاتِھِمَا فَخَرَجَا
حَتّٰی اَتَیَا ثَعْلَبَۃَ فَسَأَلَاہُ الصَّدَقَۃَ وَاَقْرَأٰہُ کِتَابَ رَسُوْلِ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا ھٰذِہٖ اِلَّا جِزْیَۃٌ مَا ھٰذِہٖ اِلَّا
اُخْتُ الْجِزْیَۃِ انطلقا حَتّٰی تفرغا ثُمَّ عُوْدَا اِلَیَّ فَانْطَلَقَا وَسَمِعَ
بِھِمَا السُّلَمِیُّ فنظر اِلٰی خِیَارِ اَسْنَانِ اِبِلِہٖ فَعَزَلَھَا لِلصَّدَقَۃِ
ثُمَّ استقبلھما بِھَا فلما رأیاھا، قَالَا: مَا ھٰذَا عَلَیْکَ قَالَ خُذَاہُ
فَاِنَّ نفسی بذلک طیبۃ فمرا علی الناس وَاَخَذَ الصَّدَقَۃَ
ثُمَّ رجعا اِلٰی ثعلبۃ فقال أرونی کتابکما فقرأہ فقال: مَا ھٰذِہٖ
اِلَّا جِزْیَۃٌ، مَا ھٰذِہٖ اِلَّا اُخْتُ الْجِزْیَۃِ، اِذْھَبَا حَتّٰی أریٰ رَأْیِیْ
فَاَقْبَلَا فَلَمَّا رَاٰھُمَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَبْلَ
أَنْ یُکَلِّمَاہُ، قَالَ: یَا وَیْحَ ثَعْلَبَۃَ! ثُمَّ دَعَا لِلسُّلَمِیِّ بِخَیْرٍ وَاَخْبَرَاہُ
بِالَّذِیْ صَنَعَ ثَعْلَبَۃُ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ. وَمِنْھُمْ مَنْ عَاھَدَ
اللّٰہَ لَئِنْ اٰتٰنَا مِنْ فَضْلِہٖ اِلٰی قَوْلِہٖ وَبِمَا کَانُوْا یَکْذِبُوْنَ، وَعِنْدَ
رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِنْ اَقَارِبِ ثَعْلَبَۃَ سَمِعَ
ذٰلِکَ فَخَرَجَ حَتّٰی أَتٰی ثَعْلَبَۃَ، فَقَالَ: وَیْحَکَ یَا ثَعْلَبَۃُ قَدْ اَنْزَلَ
اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ فِیْکَ کَذَا وَکَذَا فَخَرَجَ ثَعْلَبَۃُ حَتّٰی اَتَی النَّبِیَّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهٗ اَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ صَدَقَتَهٗ فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى مَنَعَنِىْ اَنْ اَقْبَلَ مِنْكَ صَدَقَتَكَ فَجَعَلَ يُحْثِىْ التُّرَابَ عَلٰى رَاسِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰذَا عَمَلُكَ قَدْ أَمَرْتُكَ فَلَمْ تُطِعْنِىْ. فَلَمَّا أَبٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَقْبِضَ صَدَقَتَهٗ رَجَعَ اِلٰى مَنْزِلِهٖ وَقُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَقْبِضْ مِنْهُ شَيْئًا، ثُمَّ اَتٰى اَبَا بَكْرٍ رضؓ حِيْنَ اسْتُخْلِفَ فَقَالَ: قَدْ عَلِمْتَ مَنْزِلَتِىْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَوْضِعِىْ مِنَ الْاَنْصَارِ فَاقْبَلْ صَدَقَتِىْ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ لَمْ يَقْبَلْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَاَنَا اَقْبَلُهَا؟ فَقُبِضَ اَبُوْ بَكْرٍ رضؓ وَلَمْ يَقْبَلْهَا، فَلَمَّا وَلِّىَ عُمَرُ، اَتَاهُ، فَقَالَ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! اِقْبَلْ صَدَقَتِىْ، فَقَالَ: لَمْ يَقْبَلْهَا مِنْكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا اَبُوْ بَكْرٍ أَاَنَا اَقْبَلُهَا؟ فَقُبِضَ وَلَمْ يَقْبَلْهَا، ثُمَّ وَلِّىَ عُثْمَانُ رضؓ فَاَتَاهُ فَسَأَلَهٗ اَنْ يَقْبَلَ صَدَقَتَهُ فَقَالَ: لَمْ يَقْبَلْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا اَبُوْ بَكْرٍ وَلَا عُمَرُ أٰنَا اَقْبَلُهَا؟ فَلَمْ يَقْبَلْهَا وَهَلَكَ ثَعْلَبَةُ فِىْ خِلَافَةِ عُثْمَانَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

(تفسیر الدر المنثور سورۃ التوبۃ ص۲۶۰ ج۳ - اسد الغابۃ ص۲۳۷ ج۱)

حضرت ابو امامہ باہلیؓ بیان کرتے ہیں کہ ثعلبہ بن حاطب انصاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ حضور!

میرے لیے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے مال و دولت سے نوازے۔ حضورؐ نے فرمایا۔ ثعلبہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ تو یہ چاہتا ہے تھوڑے مال پر شکر ادا کرنا زیادہ مال پر شکر ادا کرنے سے آسان ہوتا ہے۔ کچھ عرصہ بعد ثعلبہ دوبارہ حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور مال و دولت کے لیے دعا کی درخواست کی۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا کیا تجھے میرا اُسوہ پسند نہیں؟ خدا کی قسم! اگر میں پہاڑ کو کہوں کہ وہ میرے لیے سونے چاندی کا بن جائے تو ایسا ہی ہو (تم اس قسم کی دعا کی درخواست نہ کیا کرو اور جس طرح میں قناعت اور کفایت شعاری کی زندگی بسر کرتا ہوں تم بھی بسر کرو) اس کے کچھ عرصہ بعد ثعلبہ پھر حاضر ہوا اور دعا کی درخواست کی کہ اللہ تعالیٰ مجھے مالدار کردے اور کہا خدا کی قسم جس نے آپؐ کو حق و صداقت کے ساتھ بھیجا ہے اگر میں مالدار ہو گیا تو ہر حقدار کا حق ادا کروں گا۔ حضور علیہ السلام نے جب دیکھا کہ یہ بار بار آکر دعا کی درخواست کرتا ہے تو آپؐ نے اسکے لیے دعا کی کہ اے اللہ ثعلبہ کو مالدار کردے۔ اے اللہ ثعلبہ کو دولت مند بنا دے۔

حضور علیہ السلام کی دعا کے بعد ثعلبہ نے کچھ بکریاں خریدیں اور ان بکریوں نے اس قدر بچے دیئے اور وہ اس تیزی سے بڑھے جیسے برسات کے کیڑے مکوڑے بڑھتے ہیں۔ شروع شروع میں ثعلبہ ظہر کی نمازیں حضورؐ کے ساتھ ادا کرتا اور بقیہ نمازیں وہ اپنے ریوڑ میں پڑھنے لگا۔ اس کے بعد جب اس کے بہت سے ریوڑ ہوگئے تو صرف نمازِ جمعہ کے لئے وہ آنے لگا لیکن جب اس کے ریوڑ اور زیادہ ہوگئے تو نمازِ جمعہ کیلئے بھی آنا ترک

کردیا۔ حضور علیہ السلام بالعموم جمعہ کے دن لوگوں سے ان کے حال و احوال دریافت کرنے کیلئے گھر سے نکلتے تھے۔ آپ نے ایک جمعہ کے دن ثعلبہ کے بارہ میں لوگوں سے دریافت فرمایا کہ اس کا کیا حال ہے۔ لوگوں نے عرض کیا حضورؐ ثعلبہ نے بکریاں لے لی ہیں اور اب اسکا ریوڑ اس قدر بڑھ گیا ہے کہ وادی میں بھی نہیں سماتا۔ حضورؐ نے یہ سُنکر ثعلبہ کے متعلق تین بار اظہارِ افسوس کیا۔

جب اللہ تعالیٰ نے آیاتِ صدقات نازل فرمائیں تو حضور علیہ السلام نے دو شخصوں کو بطور محصّل مقرّر فرمایا اور انہیں صدقات میں لئے جانیوالے جانوروں کی عمروں وغیرہ کے بارہ میں احکام لکھ کر دیئے کہ اس حساب سے زکوٰۃ وصول کرنا روانہ کرتے وقت ان دونوں کو خاص طور پر یہ ہدایت فرمائی کہ ثعلبہ بن حاطب اور ایک اور شخص جو بنو سلیم سے تعلق رکھتا تھا ان کے پاس جانا اور اُن سے بھی صدقہ وصول کرنا۔ دونوں محصل ثعلبہ کے پاس آئے اور زکوٰۃ کا مطالبہ کیا۔ صدقات کی تفصیل پڑھ کر ثعلبہ کہنے لگا یہ تو جزیہ ہے اور اگر یہ جزیہ نہیں تو اس سے ملتا جلتا ٹیکس ہے۔ اچھا جاؤ فارغ ہو کر واپسی پر یہاں سے ہوتے جانا۔ وہ دونوں محصّل یہ سن کر چلے گئے اور دوسرے شخص سلمی کی طرف گئے جب سلمی کو ان محصلوں کے آنے کا علم ہوا تو اس نے اپنے اونٹوں میں سے اعلیٰ اونٹ چُن کر صدقات کیلئے نکالے اور انہیں محصّلین کے پاس لایا۔ جب محصلوں نے ان جانوروں کو دیکھا تو کہا کہ اس طرح کے قیمتی اور عمدہ جانور لینے کا ہمیں حکم تو نہیں۔ یہ سن کر سلمی کہنے لگا میں یہ اپنی خوشی سے

دے رہا ہوں۔ وہ دونوں محصّل اور لوگوں سے صدقات وصول کرنے کے بعد ثعلبہ کے پاس دوبارہ آئے تو ثعلبہ نے پہلے جیسا طرزِ عمل اختیار کیا اور کہا تم دونوں جاؤ میں سوچ کر فیصلہ کروں گا کہ کتنی زکوٰۃ ادا کرتی ہے۔ وہ دونوں محصّل حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے سلمی اور ثعلبہ دونوں کے بارہ میں سارے حالات عرض کیے حضورؐ نے سلمی کے حق میں دعا کی اور ثعلبہ کے متعلق افسوس کا اظہار فرمایا۔ اسی تسلسل میں یہ آیات نازل ہوئیں۔ وَ مِنْهُمْ مَّنْ عَاهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ اٰتٰنَا مِنْ فَضْلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُوْنَنَّ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ○ فَلَمَّآ اٰتٰهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ بَخِلُوْا بِهٖ وَ تَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۔ (توبہ: ۷۵، ۷۶) کہ بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ سے وعدہ کرتے ہیں کہ اگر وہ انہیں مال دیگا تو وہ تمام حقوق ادا کریں گے۔ لیکن بعد میں جب انہیں اللہ نے مال دیا تو انہوں نے بُخل سے کام لیا اور وہ اپنے وعدہ سے پھر گئے۔

حضورؐ کی مجلس میں ثعلبہ کا ایک عزیز بھی بیٹھا ہوا تھا جو تمام باتیں سُن رہا تھا اس نے جا کر ثعلبہ کو ساری صورتِ حال بتائی اور بڑے افسوس کا اظہار کیا اور کہا تمہارا بُرا ہو تمہارے بارہ میں تو قرآن کریم نازل ہوا ہے یہ سُن کر ثعلبہ بہت پچھتایا اور صدقات لے کر حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور صدقات قبول کرنے کی درخواست کی۔ حضورؐ نے فرمایا کہ تمہارا صدقہ لینے سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمادیا ہے اس لیے میں نہیں لے سکتا۔ یہ سن کر ثعلبہ نے سر پیٹ لیا گریہ وزاری کی اور اپنی بدبختی پہ اظہارِ افسوس

کیا لیکن حضورؐ نے فرمایا یہ سب تمہارا اپنا کیا دھرا ہے میں نے تو تمہیں سمجھایا تھا کہ دولتمند بننے کی دعا نہ کرواؤ لیکن تم پر اس کا کچھ اثر نہ ہوا جب ثعلبہ نے دیکھا کہ حضورؐ صدقہ قبول نہیں کرتے تو روتا دھوتا واپس اپنے ڈیرے پر آ گیا۔ حضور علیہ السلام کی وفات کے بعد وہ حضرت ابوبکرؓ کے پاس صدقات لیکر حاضر ہوا۔ لیکن انہوں نے بھی یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ جب حضورؐ نے تمہارا صدقہ قبول نہیں کیا تو میں کس طرح قبول کر سکتا ہوں۔ پھر یہ حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کے دورِ خلافت میں بھی اپنے صدقات لے کر حاضر ہوتا رہا لیکن ان دونوں نے بھی پہلے جیسا جواب دیا اور حضرت عثمانؓ کے دورِ خلافت میں ثعلبہ ناکام و نامراد ہو کر فوت ہو گیا۔

۲۹۰ــــ عَنْ مَعْنِ بْنِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ اَبِيْ يَزِيْدُ اَخْرَجَ دَنَانِيْرَ يَتَصَدَّقُ بِهَا فَوَضَعَهَا عِنْدَ رَجُلٍ فِي الْمَسْجِدِ فَجِئْتُ فَاَخَذْتُهَا فَاَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ: وَاللّٰهِ! مَا اِيَّاكَ اَرَدْتُّ فَخَاصَمْتُهُ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَكَ مَا نَوَيْتَ يَا يَزِيْدُ! وَلَكَ مَا اَخَذْتَ يَا مَعْنُ!

(بخاری کتاب الزکوٰۃ باب اذا تصدّق علی ابنہ وھو لا یشعر)

حضرت معن بن یزیدؓ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد یزید نے کچھ دینار صدقہ کی غرض سے نکالے اور مسجد میں ایک شخص کے پاس رکھے کہ کسی مستحق کو دے دینا۔ مَیں گیا اور وہ دینار اس شخص سے لے لئے اور گھر آ گیا۔ جب میرے والد کو اس کا علم ہوا تو وہ مجھ سے بحث کرنے لگے کہ میں

نے تمہیں دینے کیلئے یہ صدقہ کی رقم نہیں رکھی تھی۔ آخر یہ معاملہ تصفیہ کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوا تو آپؐ نے میرے والد سے فرمایا۔ اے یزید! تمہیں تمہاری نیت کے مطابق ثواب مل گیا اور مجھے فرمایا اے معن! جس غرض سے تم نے رقم لی ہے اس میں خرچ کر سکتے ہو۔

۲۹۱۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اِسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِّنَ الْاَزْدِ يُقَالُ لَهُ ابْنُ اللُّتْبِيَّةِ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ: هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا لِيْ، اُهْدِيَ اِلَيَّ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّيْ اَسْتَعْمِلُ الرَّجُلَ مِنْكُمْ عَلَى الْعَمَلِ مِمَّا وَلَّانِيَ اللّٰهُ فَيَأْتِيْ فَيَقُوْلُ: هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا هَدِيَّةٌ اُهْدِيَتْ اِلَيَّ، اَفَلَا جَلَسَ فِيْ بَيْتِ اَبِيْهِ اَوْ اُمِّهٖ حَتّٰى تَاْتِيَهٗ هَدِيَّتُهٗ اِنْ كَانَ صَادِقًا وَاللّٰهِ! لَا يَاْخُذُ اَحَدٌ مِّنْكُمْ شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهٖ اِلَّا لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى يَحْمِلُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلَاَعْرِفَنَّ اَحَدًا مِّنْكُمْ لَقِيَ اللّٰهَ يَحْمِلُ بَعِيْرًا لَهٗ رُغَاءٌ اَوْ بَقَرَةً لَهَا خُوَارٌ اَوْ شَاةً تَيْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رُؤِيَ بَيَاضُ اِبْطَيْهِ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ۔

(مسلم کتاب الامارۃ باب تحریم ھدایا العمال)

حضرت عبدالرحمن بن سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم نے اَزْد قبیلہ کے ایک آدمی کو جس کا نام ابن لتبیہ تھا مُحصّل صدقات مقرر کیا۔ جب وہ صدقات وصول کر کے واپس آیا تو اس نے کہا کہ یہ آپؐ کا ہے اور یہ تحفہ کے طور پر مجھے ملا ہے۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی۔ پھر فرمایا۔ دیکھو، میں تم میں سے ایک آدمی کو کوئی ایسا کام سپرد کرتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے میری نگرانی میں دیا ہے۔ پھر جب وہ کام کر کے واپس آتا ہے، تو کہتا ہے یہ تمہارا ہے اور یہ مجھے ہدیہ ملا ہے۔ اگر وہ سچا ہے تو کیوں نہ اپنے ماں باپ کے گھر بیٹھا اور تحفے اور ہدیے اس کے پاس آتے رہے۔ خدا کی قسم! جو شخص بھی تم میں سے کچھ بغیر حق کے لے گا وہ قیامت کے دن اُسے اٹھاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گا۔ پس تم میں سے کسی کو میں وہاں نہ دیکھوں کہ اللہ تعالیٰ کے حضور وہ حاضر ہو اور اونٹ اٹھائے ہو جو کہ بلبلا رہا ہو۔ وہ گائے اٹھائے ہو جو ہنکار رہی ہو۔ وہ بکری اٹھائے ہو اور وہ ممیا رہی ہو۔ پھر آپ نے اتنے اونچے ہاتھ اٹھائے کہ آپؐ کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی اور فرمایا۔ اے اللہ! میں نے تیرا پیغام ٹھیک ٹھیک پہنچا دیا۔

---

# حج اور اس کی اہمیت

۲۹۲— عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : یَا اَیُّهَا النَّاسُ! اِنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَیْکُمُ الْحَجَّ فَحُجُّوْا، فَقَالَ رَجُلٌ : اَکُلَّ عَامٍ؟ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَسَکَتَ حَتّٰی قَالَهَا ثَلَاثًا۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ ثُمَّ قَالَ : ذَرُوْنِیْ مَا تَرَکْتُکُمْ فَاِنَّمَا هَلَكَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ بِکَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ، وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰی اَنْبِیَائِهِمْ، فَاِذَا اَمَرْتُکُمْ بِشَیْءٍ فَأْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاِذَا نَهَیْتُکُمْ عَنْ شَیْءٍ فَدَعُوْهُ۔

(مسلم کتاب الحج باب فرض الحج مرّۃ فی العمر)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک خطاب میں ارشاد فرمایا۔ اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا ہے اس لیے تم حج کیا کرو۔ اس پر ایک آدمی نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا ہر سال حج ضروری ہے؟ آپؐ خاموش رہے۔ اس نے تین بار یہ سوال دہرایا تو آپؐ نے فرمایا اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر ایک پر ہر سال حج فرض ہوجاتا اور تم ایسا کرنے کی طاقت نہ رکھتے۔ پھر فرمایا جب تک میں تم کو چھوڑے رکھوں تم بھی مجھے چھوڑے رکھو بلا ضرورت باتیں پوچھنے

کی حرص نہ کرو۔ کیونکہ تم سے پہلے لوگ اپنے انبیاء سے کثرت سے سوال کیا کرتے تھے اور پھر جو باتیں وہ بتاتے آنکی خلاف ورزی کر کے ہلاکت کے گڑھے میں جا گرتے جب مَیں خود تم کو کوئی حکم دوں تو طاقت کے مطابق اسے بجا لاؤ اور اگر کسی چیز سے منع کروں تو اس کو چھوڑ دو۔

۲۹۳۔۔۔ عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ : رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُقَبِّلُ الْحَجَرَ ، يَعْنِي الْاَسْوَدَ ، وَيَقُوْلُ ، اَعْلَمُ اَنَّكَ حَجَرٌ مَا تَنْفَعُ وَلَا تَضُرُّ وَلَوْ لَا اَنِّيْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ۔ (بخاری کتاب الحج باب ماذکر فی الحجر الاسود)

حضرت عابس رضؓ بن ربیعہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضؓ کو دیکھا کہ وہ حجر اسود کو چوم رہے ہیں اور ساتھ ساتھ یہ بھی کہتے جاتے ہیں کہ مَیں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے نہ تو فائدہ دے سکتا ہے نہ ہی نقصان پہنچا سکتا ہے۔ اگر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی تجھے بوسہ نہ دیتا۔

۲۹۴۔۔۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ ، يَا اَيُّهَا النَّاسُ! اَيُّ يَوْمٍ هٰذَا ؟ قَالُوْا : هٰذَا يَوْمٌ حَرَامٌ ۔ قَالَ اَيُّ بَلَدٍ هٰذَا ؟ قَالُوْا بَلَدٌ حَرَامٌ ۔ قَالَ : فَاَيُّ شَهْرٍ هٰذَا ؟ قَالُوْا شَهْرٌ حَرَامٌ ۔ قَالَ : اِنَّ اَمْوَالَكُمْ وَدِمَائَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا ثُمَّ اَعَادَهَا مِرَارًا

ثُمَّ رَفَعَ رَاسَهُ اِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ مِرَارًا قَالَ: يَقُوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ: وَاللّٰهِ اِنَّهَا لَوَصِيَّتُهُ اِلٰى رَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ، ثُمَّ قَالَ: اَلَا فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ، لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔ (مسند احمد صـ۲۳ جلد اوّل)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر فرمایا۔

اے لوگو! یہ کون سا دن ہے لوگوں نے عرض کیا یہ عرفہ کا قابلِ احترام دن ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا یہ کون سا شہر ہے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ یہ مکہ کا قابلِ احترام شہر ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا۔ یہ کون سا مہینہ ہے؟ لوگوں نے عرض کیا۔ یہ ذی الحجہ کا قابلِ احترام مہینہ ہے اس سوال وجواب کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سنو! تمہارے اموال اور تمہارے خون اور تمہاری آبروئیں اسی طرح قابلِ احترام اور مستحقِ حفاظت ہیں اور انکی ہتک تمہارے لیے حرام ہے۔ جس طرح یہ دن یہ شہر اور یہ مہینہ تمہارے لیے قابلِ احترام اور لائقِ ادب ہے اور جسکی ہتک تم پر حرام ہے۔ حضورؐ نے اس بات کو کئی بار دوہرایا پھر آپؐ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور کہا اے میرے اللہ! کیا میں نے تیرا پیغام پہنچا دیا۔ حضورؐ نے هَلْ بَلَّغْتُ کے الفاظ بھی کئی بار دوہرائے پھر آپؐ نے لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ دیکھو جو یہاں موجود ہیں وہ یہ باتیں ان لوگوں تک پہنچا دیں جو اس موقعہ پر موجود نہیں۔ آپؐ نے

یہ بھی فرمایا کہ یاد رکھو کہ میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارتے پھرو اور خونریزی کا ارتکاب کرنے لگو۔

ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ یہ دراصل اللہ تعالیٰ کے حضور اس بات کا بزنگ حقیقت واقعہ کھلا اظہار تھا کہ آپؐ نے فریضۂ تبلیغ بڑے عمدہ رنگ میں ادا کر دیا ہے اور لوگوں کو ان کا اصل فرض اچھی طرح سمجھا دیا ہے کہ انسان کے بنیادی حقوق کا ہمیشہ خیال رکھنا اُن کے اموال ان کی جانوں اور انکی آبروؤں کے لیے کبھی خطرہ نہ بننا۔

۲۹۵ــــ عَنْ مُخْنَفِ بْنِ سُلَيْمٍؓ قَالَ نَحْنُ وُقُوْفٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ، فَقَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ! اِنَّ عَلٰى اَهْلِ كُلِّ بَيْتٍ فِيْ كُلِّ عَامٍ اِضْحِيَّةً۔ (ابوداؤد کتاب الضحایا)

حضرت مخنف بن سلیمؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میدانِ عرفات میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ وہاں حضورؐ نے فرمایا ہر صاحب استطاعت گھر پر ہر سال قربانی ہے۔

۲۹۶ــــ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ كَانَ لَهٗ ذِبْحٌ يَذْبَحُهٗ فَاِذَا اُهِلَّ هِلَالُ ذِى الْحِجَّةِ فَلَا يَاْخُذَنَّ مِنْ شَعْرِهٖ وَلَا مِنْ اَظْفَارِهٖ شَيْئًا حَتّٰى يُضَحِّيَ۔ (مسلم کتاب الاضاحی باب نھی من دخل علیہ عشر ذی الحجۃ)

حضرت اُمّ سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قربانی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے جب ذوالحج کا چاند نکلے تو وہ

قربانی کا جانور ذبح کرتے تک نہ اپنے بال کٹوائے اور نہ ناخن۔

۲۹۷۔۔۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِيْدَ الْاَضْحٰى فَلَمَّا انْصَرَفَ أُتِيَ بِكَبْشٍ فَذَبَحَهٗ فَقَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ هٰذَا عَنِّيْ وَعَمَّنْ لَمْ يُضَحِّ مِنْ اُمَّتِيْ۔ (ترمذی کتاب الاضحی)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں نے عید الاضحیٰ کی نماز پڑھی۔ اس کے بعد حضورؐ کے پاس ایک مینڈھا لایا گیا جسے آپؐ نے ذبح کیا۔ ذبح کرتے وقت آپؐ نے یہ الفاظ کہے۔ اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ۔ اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے۔ اے میرے خدا! یہ قربانی میری طرف سے اور میری امت کے ان لوگوں کی طرف سے، جو قربانی نہیں کر سکتے، قبول فرما۔

۲۹۸۔۔۔ عَنْ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ صَلّٰى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ: مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا اُخْرٰى وَمَنْ لَمْ يَذْبَحْ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللّٰهِ۔ (بخاری کتاب التوحید۔ باب السوال باسماء اللہ تعالیٰ والاستعاذۃ بہا)

حضرت جندبؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عید الاضحیٰ کے دن دیکھا کہ پہلے آپؐ نے نماز پڑھائی پھر آپؐ نے خطبہ دیا اور فرمایا کہ جس شخص نے نمازِ عید پڑھنے سے پہلے قربانی کا جانور ذبح کر لیا وہ اس کی جگہ دوسرا جانور ذبح کرے اور جس نے ابھی تک ذبح نہیں کیا

وہ اب بسم اللہ پڑھ کر ذبح کرے۔

---

# جہاد

# اور

# خدا کی راہ میں تکالیف اور مصائب برداشت کرنا

۲۹۹ــــ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: جَاھِدُوْا الْمُشْرِکِیْنَ بِاَمْوَالِکُمْ وَاَنْفُسِکُمْ وَ اَلْسِنَتِکُمْ۔ (ابوداؤد کتاب الجہاد باب کراھیۃ ترک الغزو ص۳۳۹)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مشرکوں سے اپنے اموال اپنی جانوں اور اپنی زبانوں کے ذریعہ جہاد کرو۔

۳۰۰ــــ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: لَا تَزَالُ طَائِفَۃٌ مِنْ اُمَّتِیْ یُقَاتِلُوْنَ عَلَی الْحَقِّ ظَاھِرِیْنَ عَلٰی مَنْ نَاوَاھُمْ حَتّٰی یُقَاتِلَ اٰخِرُھُمُ الْمَسِیْحَ الدَّجَّالَ۔ (ابوداؤد کتاب الجہاد فی دوام الجہاد)

حضرت عمران بن حصینؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے ایک گروہ ہمیشہ حق کیلئے اپنے

مذہبی دشمنوں سے لڑتا رہے گا یہاں تک کہ آخری گروہ مسیح دجال سے لڑے گا۔

**۳۰۱**۔۔۔ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَلْجِهَادُ وَاجِبٌ عَلَيْكُمْ مَعَ كُلِّ اَمِيْرٍ بَرًّا كَانَ اَوْ فَاجِرًا ، وَالصَّلٰوةُ وَاجِبَةٌ عَلَيْكُمْ خَلْفَ كُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا كَانَ اَوْ فَاجِرًا وَاِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ۔

(ابوداؤد کتاب الجہاد باب فی الغزو مع ائمۃ الجور)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم پر امیر کے ساتھ جہاد واجب ہے خواہ وہ تمہاری نظر میں نیک ہو یا بد۔ اسی طرح نماز ہر مسلمان کے پیچھے پڑھنی واجب ہے۔ تمہاری نظر میں وہ نیک ہو یا فاجر یا بڑے گناہوں میں ملوث ہو۔

**۳۰۲**۔۔۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ: اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَتَصَدَّقَ وَ وَافَقَ ذٰلِكَ عِنْدِیْ مَالًا فَقُلْتُ اَلْيَوْمَ اَسْبِقُ اَبَا بَكْرٍ اِنْ سَبَقْتُهٗ يَوْمًا۔ قَالَ: فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اَبْقَيْتَ لِاَهْلِكَ؟ قُلْتُ: مِثْلَهٗ۔ وَاَتٰی اَبُوْ بَكْرٍ بِكُلِّ مَا عِنْدَهٗ فَقَالَ: يَا اَبَا بَكْرٍ مَا اَبْقَيْتَ لِاَهْلِكَ؟ فَقَالَ: اَبْقَيْتُ لَهُمُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ۔ قُلْتُ: وَاللّٰهِ لَا اَسْبِقُهٗ اِلٰی شَیْءٍ اَبَدًا۔ (ترمذی ابواب المناقب فی مناقب ابی بکرؓ و عمرؓ)

حضرت زید اپنے والد اسلمؓ سے روایت کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ میں نے عمر بن خطابؓ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک جنگی ضرورت کے لیے خدا کی راہ میں مال خرچ کرنے کی تحریک فرمائی۔ ان دنوں میرے پاس کافی مال تھا۔ میں نے اپنے دل میں کہا اگر میں ابوبکرؓ سے زیادہ ثواب کما سکتا ہوں تو آج موقعہ ہے۔ میں آدھا مال لے کر حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضورؐ نے مجھ سے دریافت فرمایا۔ عمر! کتنا مال لائے ہو اور کس قدر بال بچوں کیلئے چھوڑ آئے ہو، میں نے عرض کیا۔ حضور! آدھا مال لایا ہوں اور آدھا چھوڑ آیا ہوں۔ اور ابوبکر جو کچھ ان کے پاس تھا وہ سب لے کر آگئے۔ حضور علیہ السلام نے ابوبکر سے دریافت فرمایا۔ ابوبکر! کتنا مال لائے ہو اور کس قدر گھر والوں کے لیے چھوڑ آئے ہو؟ ابوبکر نے عرض کیا۔ حضور! جو کچھ میرے پاس تھا وہ سب لے آیا ہوں اور بال بچوں کے لیے اللہ اور اس کا رسول چھوڑ آیا ہوں یعنی خدا تعالیٰ پر توکل ہے۔ حضرت عمرؓ کہنے لگے یہ سن کر میں نے اپنے آپ سے کہا کہ میں ابوبکرؓ سے کبھی بھی نہیں بڑھ سکتا۔

۳۰۲ـــ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ الْجَنَّةَ: صَانِعَهُ يَحْتَسِبُ فِي صَنْعَتِهِ الْخَيْرَ، وَالرَّامِيَ بِهِ، وَمُنْبِلَهُ۔ وَارْمُوْا وَارْكَبُوْا، وَ اَنْ تَرْمُوْا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ تَرْكَبُوْا۔ وَمَنْ تَرَكَ الرَّمْيَ بَعْدَ

مَا عَلِمَهُ رَغْبَةً عَنْهُ فَإِنَّهَا نِعْمَةٌ تَرَكَهَا اَوْ قَالَ كَفَرَهَا۔

(ابو داؤد کتاب الجہاد باب فی الرمی)

حضرت عقبہ بن عامرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ ایک تیر کے بدلے میں تین آدمیوں کو جنت میں لے جائے گا۔ ایک وہ جو بھلائی بہتری اور ثواب کی نیت سے تیر بناتا ہے دوسرے وہ جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر جنگ میں تیر اندازی کرتا ہے اور تیسرے وہ جو تیر انداز کو تیر پکڑاتا ہے۔ تیر اندازی اور سواری سیکھو۔ تیر اندازی میں مہارت حاصل کرنا گھوڑ سواری میں ماہر ہونے سے مجھے زیادہ پسند ہے۔ اگر کوئی شخص تیر اندازی سیکھ کر اسے بے رغبتی کی وجہ سے بھلا بیٹھتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت سے محروم ہو گیا۔ نعمت کو چھوڑ دیا۔ اور اس کی ناشکری کی۔

۳۰۴— عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِيْ اَهْلِهٖ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا۔

(بخاری کتاب الجہاد باب فضل من جہّز غازیًا)

حضرت زید بن خالد جہنیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنے والے کو سامان دیتا ہے اور تیاری میں اس کی مدد کرتا ہے تو اس کا ثواب ایسا ہے جیسے وہ خود جہاد کے لیے گیا۔ جو شخص مجاہد فی سبیل اللہ کی عدم موجودگی

میں اسکے اہل وعیال کا خیال رکھتا ہے اور خیر خواہی کا سلوک کرتا ہے تو وہ بھی جہاد میں شامل ہے۔

**۳۰۵ــــ** عَنْ مُعَاذٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اَلْغَزْوُ غَزْوَانِ فَاَمَّا مَنِ ابْتَغٰی وَجْہَ اللّٰہِ وَاَطَاعَ الْاِمَامَ وَاَنْفَقَ الْکَرِیْمَۃَ وَیَاسَرَ الشَّرِیْکَ وَاجْتَنَبَ الْفَسَادَ فَاِنَّ نَوْمَہٗ وَنُبْہَہٗ اَجْرٌ کُلُّہٗ وَاَمَّا مَنْ غَزَا فَخْرًا وَرِیَاءً وَسُمْعَۃً وَعَصَی الْاِمَامَ وَاَفْسَدَ فِی الْاَرْضِ فَاِنَّہٗ لَمْ یَرْجِعْ بِالْکَفَافِ۔ (موطا امام مالک کتاب الجہاد۔ الترغیب فی الجہاد ص۲۷۲، ابوداؤد کتاب الجہاد باب فیمن یغزو ویلتمس الدنیا)

حضرت معاذؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غزوہ اور جہاد میں دو طرح کے انسان شامل ہوتے ہیں۔ ایک وہ شخص جو خدا کی رضا کیلئے جہاد کرتا ہے امام کی اطاعت کرتا ہے اپنا عمدہ مال خدا کی راہ میں خرچ کرتا ہے۔ اپنے ساتھی کے ساتھ نرمی کا سلوک کرتا ہے اور فتنہ و فساد سے بچا رہتا ہے ایسے شخص کو سونے اور جاگنے سب حالات میں ثواب ملتا ہے۔ دوسرا وہ شخص ہے جو فخر اور نام ونمود کیلئے جہاد میں شامل ہوتا ہے۔ امام کی نافرمانی کرتا اور زمین میں فتنہ و فساد پھیلاتا ہے۔ ایسا شخص بے نصیب اور نامراد ہے کچھ بھی حاصل نہ کر پائے گا۔

**۳۰۶ــــ** عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ اَیَّامِہِ الَّتِیْ لَقِیَ فِیْہَا الْعَدُوَّ یَنْتَظِرُ حَتّٰی اِذَا

مَالَتِ الشَّمْسُ قَامَ فِيهِمْ فَقَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَاسْأَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ، فَاِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاصْبِرُوْا، وَاعْلَمُوْا اَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ وَمُجْرِيَ السَّحَابِ، وَهَازِمَ الْاَحْزَابِ، اِهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ۔

(مسلم کتاب الجهاد والسیر باب کراهة تمنی لقاء العدو والامر بالصبر)

حضرت عبداللہ بن اوفیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دنوں میں جبکہ آپ کو ایک دشمن سے جنگ لڑنا تھی۔ سورج ڈھلنے کا انتظار کیا اور پھر آپؐ کھڑے ہوئے اور بطور نصیحت فرمایا۔ اے لوگو! دشمن سے مٹھ بھیڑ کی آرزو نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ سے خیر و عافیت کی دُعا مانگو۔ لیکن جب تم کو دشمن کا مقابلہ کرنا ہی پڑے تو صبر کا مظاہرہ کرو اور سمجھ لو کہ جنت تلواروں کے سائے میں ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا مانگی۔ اے اللہ! تُو کتاب نازل کرنیوالا ہے، بادلوں کو چلانے والا ہے، دشمن کی جمعیتوں کو شکست دینے والا ہے سو تُو اس دشمن کو شکست دے اور ان کے مقابلہ میں ہماری مدد فرما۔

۳۰۷۔ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خَافَ قَوْمًا قَالَ: اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ، نَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ۔

(ابوداؤد کتاب الصلوٰة باب ما يقول اذا خاف قومًا)

حضرت ابو موسیٰ اشعری بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کسی دشمن کے حملے کا ڈر ہوتا تو آپ یہ دعا مانگتے۔ اے اللہ ہم تجھے ان کے سینوں میں کرتے ہیں۔ یعنی تیرا رُعب ان کے سینوں میں بھر جائے اور ہم ان کے شر سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔

۳۰۸— عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْخَطْمِيِّ الصَّحَابِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُوَدِّعَ الْجَيْشَ يَقُوْلُ: أَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكُمْ وَأَمَانَتَكُمْ وَخَوَاتِيْمَ أَعْمَالِكُمْ۔ ( ابوداؤد کتاب الجہاد باب فی الدعاء عند الوداع )

حضرت عبداللہ بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی لشکر کو روانہ کرتے تو فرماتے: میں اللہ تعالیٰ کے پاس تمہارے دین، تمہاری امانتداری اور تمہارے اچھے اعمال کو بطور امانت رکھتا ہوں یعنی اللہ تعالیٰ تمہاری ان خوبیوں کی ہمیشہ حفاظت کرے۔

۳۰۹— عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا غَزَا قَالَ: اَللّٰهُمَّ أَنْتَ عَضُدِيْ وَنَصِيْرِيْ بِكَ أَحُوْلُ، وَبِكَ أَصُوْلُ، وَبِكَ أُقَاتِلُ۔

( ابوداؤد کتاب الجہاد باب ما یدعی عند اللقاء )

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب جنگ کیلئے نکلتے تو یہ دعا مانگتے۔ اے میرے اللہ! تو ہی میرا بازو ہے، تو ہی میرا مددگار ہے، تجھ پر ہی میرا اعتماد ہے۔ تیری مدد سے ہی میں حملہ آور

ہوتا ہوں اور تیری ہی توفیق سے جنگ لڑتا ہوں۔

**۳۱۰۔** عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضؓ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ يَوْمَ بَدْرٍ: اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اَللّٰهُمَّ اِنْ شِئْتَ لَمْ تُعْبَدْ بَعْدَ الْيَوْمِ، فَاَخَذَ اَبُوْبَكْرٍ بِيَدِهٖ فَقَالَ حَسْبُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَدْ اَلْحَحْتَ عَلٰى رَبِّكَ، وَهُوَ فِي الدِّرْعِ فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُوْلُ: سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ۔

(بخاری کتاب الجہاد باب ما قیل فی درع النبیؐ، کتاب المغازی کتاب التفسیر)

**۳۱۰(ب)۔** وَفِي رِوَايَةٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضؓ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، اَللّٰهُمَّ اَنْجِزْلِيْ مَا وَعَدْتَنِيْ، اَللّٰهُمَّ آتِنِيْ مَا وَعَدْتَنِيْ، اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ اِنْ تُهْلِكْ هٰذِهِ الْعِصَابَةَ مِنْ اَهْلِ الْاِسْلَامِ لَا تُعْبَدْ فِي الْاَرْضِ۔

(ترمذی کتاب التفسیر۔ تفسیر سورۃ الانفال)

حضرت ابنِ عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ جنگِ بدر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک خیمہ میں قیام پذیر تھے اور بار بار یہ دعا کرتے تھے کہ اے میرے اللہ! میں تجھے تیرے عہد کا واسطہ دیتا ہوں تجھے تیرا وعدہ یاد دلاتا ہوں۔ میرے اللہ اگر تو چاہتا ہے کہ آج کے بعد تیری عبادت کرنے والا کوئی نہ رہے تو بے شک ہماری مدد نہ کر۔ یعنی اگر مسلمانوں کی یہ جماعت ہلاک ہوگئی تو پھر تیری عبادت کرنیوالا کوئی نہیں رہے گا۔ حضورؐ اپنی عاجزی اور

زاری کے ساتھ بار بار دعا کر رہے تھے کہ حضرت ابوبکرؓ سے رہا نہ گیا اور گھبرا کر آپؐ کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا اے اللہ کے رسول! کافی ہے اتنی آہ وزاری کافی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپؐ کی دعا ضرور قبول کریگا۔ حضور اسوقت ذرع پہنے ہوئے تھے چنانچہ حضور اس حالت میں خیمہ سے باہر آئے اور مسلمانوں کو خوش خبری دی کہ دشمن کی یہ جمیعت شکست کھا جائے گی۔ انکے منہ موڑ دیئے جائیں گے بلکہ یہ گھڑی ان کیلئے بڑی دہشتناک، ہلاکت خیز اور تلخ ہوگی۔

ایک اور روایت میں ہے کہ اس وقت حضور نے یہ دعا بھی مانگی اے میرے اللہ! جو وعدہ تُو نے مجھ سے کیا اس کو پورا کر اور مجھے اپنے وعدہ کے مطابق عطا کر۔ اے میرے اللہ! اگر یہ مسلمانوں کی جماعت ہلاک کر دی گئی تو پھر زمین میں تیری سچی عبادت کرنے والا کوئی نہیں رہے گا۔

۳۱۱ــــ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ اَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ اَبِیْ بِحَضْرَۃِ الْعَدُوِّ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَبْوَابَ الْجَنَّۃِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّیُوْفِ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ رَثُّ الْھَیْئَۃِ: أَ اَنْتَ سَمِعْتَ ھٰذَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَذْکُرُہٗ، قَالَ: نَعَمْ! قَالَ: فَرَجَعَ اِلٰی اَصْحَابِہٖ قَالَ أُقْرَأُ عَلَیْکُمُ السَّلَامَ وَکَسَرَ جَفْنَ سَیْفِہٖ فَضَرَبَ بِہٖ حَتّٰی قُتِلَ ۔ (ترمذی ابواب فضائل الجہاد ماذکر ان ابواب الجنۃ تحت ظلال السیوف)

ابوبکر بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے ایک جنگ کے موقع پر سُنا وہ کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا جنّت کے دروازے تلواروں کے سایہ تلے ہیں۔ ایک شخص نے جو دیکھنے میں پراگندہ حال تھا، ابو موسیٰ سے پوچھا کہ کیا تم نے حضورؐ کو یہ خود فرماتے ہوئے سنا ہے۔ اس پر ابو موسیٰ نے کہا ہاں۔ یہ سُن کر وہ آدمی اپنے ساتھیوں کے پاس گیا اور انہیں سلام کہہ کر اپنی تلوار کے میان کو توڑ دیا اور لڑتا ہوا شہید ہو گیا۔

۳۱۲— عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: غَابَ عَمِّیْ اَنَسُ بْنُ النَّضْرِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ قِتَالِ بَدْرٍ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ غِبْتُ عَنْ اَوَّلِ قِتَالٍ قَاتَلْتَ الْمُشْرِکِیْنَ لَئِنِ اللّٰہُ اَشْھَدَنِیْ قِتَالَ الْمُشْرِکِیْنَ لَیَرَیَنَّ اللّٰہُ مَا اَصْنَعُ فَلَمَّا کَانَ یَوْمَ اُحُدٍ وَانْکَشَفَ الْمُسْلِمُوْنَ فَقَالَ: اَللّٰھُمَّ اَعْتَذِرُ اِلَیْکَ مِمَّا صَنَعَ ھٰٓؤُلَاءِ یَعْنِیْ اَصْحَابَہٗ وَاَبْرَاُ اِلَیْکَ مِمَّا صَنَعَ ھٰٓؤُلَاءِ یَعْنِی الْمُشْرِکِیْنَ۔ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَاسْتَقْبَلَہٗ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ: یَا سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ اَلْجَنَّۃَ وَرَبِّ الْکَعْبَۃِ اِنِّیْ اَجِدُ رِیْحَھَا مِنْ دُوْنِ اُحُدٍ۔ قَالَ سَعْدٌ۔ فَمَا اسْتَطَعْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا صَنَعَ قَالَ اَنَسٌ: فَوَجَدْنَا بِہٖ بِضْعًا وَّ ثَمَانِیْنَ ضَرْبَۃً بِالسَّیْفِ اَوْ طَعْنَۃً بِرُمْحٍ اَوْ رَمْیَۃً بِسَھْمٍ وَ وَجَدْنَاہُ قَدْ قُتِلَ وَ مَثَّلَ بِہِ الْمُشْرِکُوْنَ فَمَا عَرَفَہٗ اَحَدٌ اِلَّا اُخْتُہٗ بِبَنَانِہٖ۔ قَالَ اَنَسٌ: کُنَّا نَرٰی اَوْ نَظُنُّ اَنَّ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ نَزَلَتْ فِیْہِ وَ فِیْ اَشْبَاھِہٖ: مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاھَدُوا اللّٰہَ عَلَیْہِ اِلٰی اٰخِرِھَا۔ (بخاری کتاب الجهاد باب قول الله عزوجل من المومنین رجال صدقوا)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ میرے چچا انس بن نضرؓ جنگ بدر میں شامل نہیں ہو سکے تھے اور اسکا انکو بڑا افسوس ہوا تھا۔ آپ نے ایک دفعہ کہا اے اللہ تعالیٰ کے رسول! پہلی جنگ جو آپؐ نے مشرکین سے لڑی اس میں مَیں شامل نہیں ہو سکا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے آئندہ کبھی مجھے مشرکین سے جنگ کرنے کا موقعہ دیا تو میں اللہ تعالیٰ کو دکھاؤں گا کہ میں کیا کرتا ہوں۔ لوگ اس کی اس بات سے تعجب کرتے۔ پھر جب اُحد کی لڑائی ہوئی تو ایک ایسا موقعہ آیا کہ مسلمان بکھر گئے اور انکی صفیں قائم نہ رہ سکیں۔ اس پر انسؓ نے کہا۔ اے میرے اللہ! میں تیرے حضور ان لوگوں (یعنی صحابہ) کے کئے کی معذرت چاہتا ہوں اور دشمنوں یعنی مشرکین کے ظالمانہ سلوک سے بیزاری کا اظہار کرتا ہوں (مطلب یہ تھا کہ صحابہؓ سے جو غلطی ہوئی انکو معاف کر دے) پھر وہ آگے بڑھے تو ان کو سعد بن معاذؓ ملے۔ انس بن نضرؓ نے ان سے کہا اے سعد! دیکھو جنّت قریب ہے۔ ربّ کعبہ کی قسم! مجھے اُحد کے اُدھر سے اُسکی خوشبو آ رہی ہے۔ سعدؓ نے یہ واقعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہوئے کہا جو انسؓ نے کہا اور کر دکھایا میں ایسا نہ کر سکا۔ حضرت انسؓ جو اس واقعہ کے راوی ہیں، بیان کرتے ہیں کہ ہم نے اپنے چچا (انسؓ) کو ایسی حالت میں شہید پایا کہ اسّی سے کچھ اوپر تلوار، نیزہ یا تیر کے ان کو زخم آئے تھے۔ مشرکین نے ان کی شکل بگاڑ دی ہوئی تھی۔ سوائے انکی بہن کے کوئی ان کی نعش کو نہ پہچان سکا جس نے انگلیوں کے نشان سے ان کو پہچانا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ آیت اسی قسم کے

لوگوں کے حق ( اور شان ) میں نازل ہوئی کہ مومنوں میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ سے جو عہد کیا اس کو پورا کر دکھایا اور وہ اپنے اس عہد میں سچے نکلے۔

۳۱۳— عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : اَرَادَ بَنُوْ سَلِمَۃَ اَنْ یَّنْتَقِلُوْا قُرْبَ الْمَسْجِدِ فَبَلَغَ ذٰلِکَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَھُمْ : اِنَّہٗ قَدْ بَلَغَنِیْ اَنَّکُمْ تُرِیْدُوْنَ اَنْ تَنْتَقِلُوْا قُرْبَ الْمَسْجِدِ ؟ فَقَالُوْا : نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ، قَدْ اَرَدْنَا ذٰلِکَ فَقَالَ : یَا بَنِیْ سَلِمَۃَ دِیَارَکُمْ تُکْتَبُ اٰثَارُکُمْ، دِیَارَکُمْ تُکْتَبُ اٰثَارُکُمْ۔ (مسلم کتاب الصلوٰۃ باب فضل کثرۃ الخطا الی المسجد)

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ بنو سلمہ نے طے کیا کہ وہ مسجد نبوی کے قرب وجوار میں رہائش اختیار کریں گے۔ جب یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپؐ نے انکو فرمایا مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ تم میری مسجد کے قرب میں آ کر بسنا چاہتے ہو۔ انہوں نے عرض کی۔ ہاں یا رسول اللہ! ہم ایسا ارادہ کر رہے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ اے بنو سلمہ! تم اپنے انہی گھروں میں رہو تمہیں ان قدموں کا بھی ثواب ملے گا جو مسجد کی طرف آتے ہوئے تمہارے اٹھتے ہیں۔

نوٹ : بنو سلمہ بڑا بہادر قبیلہ تھا اور مدینہ کے مضافات میں رہتا تھا۔ اور ایک طرح سے اس طرف سے مدینہ کی حفاظت کی ذمہ داری اسی قبیلہ پر تھی۔ ان کے وہاں سے چلے آنے

سے مدینہ کی اس طرف کی حفاظت خطرہ میں پڑ سکتی تھی۔
اس لیے آپؐ نے انہیں وہیں رہنے کا ارشاد فرمایا۔

۳۱۴— عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اَرَادَ بَنُوْ سَلِمَۃَ اَنْ یَّتَحَوَّلُوْا اِلٰی قُرْبِ الْمَسْجِدِ فَکَرِہَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ تُعْرَی الْمَدِیْنَۃُ وَقَالَ یَا بَنِیْ سَلِمَۃَ اَلَا تَحْتَسِبُوْنَ اٰثَارَکُمْ فَاَقَامُوْا۔

(بخاری کتاب فضائل مدینۃ باب کراھیۃ النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان تعری المدینۃ)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ بنو سلمہؓ نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ اپنے محلہ سے اُٹھ کر مسجد نبویؐ کے قرب وجوار میں اپنے مکان بنالیں۔ لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پسند نہ فرمایا۔ کیونکہ اس طرح سے مدینہ کی یہ طرف غیر محفوظ ہو جاتی تھی اور ادھر سے دشمن کے اچانک گھس آنے کا خطرہ تھا۔ اس لیے آپؐ نے فرمایا۔ اے بنی سلمہ! کیا تم مسجد کی طرف آتے ہوئے زیادہ قدموں کا ثواب نہیں چاہتے۔ چنانچہ بنو سلمہ نے اپنا ارادہ ملتوی کر دیا اور اسی محلہ میں جو مدینہ منورہ کے ایک کنارہ پر تھا، مقیم رہے۔

۳۱۵— عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْحَرْبُ خُدْعَۃٌ۔ (ابوداؤد کتاب الجھاد باب المکر فی الحرب)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا جنگ تو ایک دھوکہ ہے یا لڑائی داؤپیچ کا نام ہے۔ یعنی دشمن کو بھلاوا دینا اور اسے اپنے ارادے سے غافل رکھنا بھی جنگی چال کا ایک حصہ ہے۔

**۳۱۶ــــ** عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّا كُنَّا يَوْمَ الْخَنْدَقِ نَحْفِرُ فَعَرَضَتْ كُدْيَةٌ شَدِيْدَةٌ فَجَآءُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا هٰذِهٖ كُدْيَةٌ عَرَضَتْ فِي الْخَنْدَقِ. فَقَالَ: اَنَا نَازِلٌ ثُمَّ قَامَ وَبَطْنُهٗ مَعْصُوْبٌ بِحَجَرٍ وَلَبِثْنَا ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ لَا نَذُوْقُ ذَوَاقًا فَاَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِعْوَلَ فَضَرَبَ فَعَادَ كَثِيْبًا اَهْيَلَ اَوْ اَهْيَمَ؛ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ائْذَنْ لِيْ اِلَى الْبَيْتِ فَقُلْتُ لِامْرَاَتِيْ: رَاَيْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مَا فِيْ ذٰلِكَ صَبْرٌ فَعِنْدَكِ شَيْءٌ؟ فَقَالَتْ: عِنْدِيْ شَعِيْرٌ وَعَنَاقٌ فَذَبَحْتُ الْعَنَاقَ وَطَحَنَتِ الشَّعِيْرَ حَتّٰى جَعَلْنَا اللَّحْمَ فِي الْبُرْمَةِ ثُمَّ جِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَجِيْنُ قَدِ انْكَسَرَ وَالْبُرْمَةُ بَيْنَ الْاَثَافِيِّ قَدْ كَادَتْ تَنْضَجُ فَقُلْتُ: طُعَيْمٌ لِيْ فَقُمْ اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَرَجُلٌ اَوْ رَجُلَانِ، قَالَ: كَمْ هُوَ؟ فَذَكَرْتُ لَهٗ فَقَالَ كَثِيْرٌ طَيِّبٌ، قُلْ لَهَا لَا تَنْزِعِ الْبُرْمَةَ وَلَا الْخُبْزَ مِنَ التَّنُّوْرِ حَتّٰى اٰتِيَ فَقَالَ، قُوْمُوْا فَقَامَ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ فَدَخَلْتُ عَلَيْهَا فَقُلْتُ، وَيْحَكِ قَدْ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ وَمَنْ مَعَهُمْ، قَالَتْ: هَلْ سَاَلَكَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ ادْخُلُوْا وَلَا تَضَاغَطُوْا فَجَعَلَ يَكْسِرُ الْخُبْزَ وَ

يَجْعَلُ عَلَيْهِ اللَّحْمَ وَ يُخَمِّرُ الْبُرْمَةَ وَالتَّنُّوْرَ إِذَا اَخَذَ مِنْهُ وَ يُقَرِّبُ إِلَى اَصْحَابِهٖ ثُمَّ يَنْزِعُ فَلَمْ يَزَلْ يَكْسِرُ الْخُبْزَ وَ يَغْرِفُ حَتّٰى شَبِعُوْا وَ بَقِيَ بَقِيَّةٌ، قَالَ: كُلِيْ هٰذَا وَ اَهْدِيْ فَإِنَّ النَّاسَ اَصَابَتْهُمْ مَجَاعَةٌ - وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ جَابِرٌ: لَمَّا حُفِرَ الْخَنْدَقُ رَاَيْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْصًا فَانْكَفَاتُ إِلَى امْرَأَتِيْ فَقُلْتُ هَلْ عِنْدَكِ شَيْئٌ؟ فَإِنِّيْ رَاَيْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْصًا شَدِيْدًا فَاَخْرَجَتْ إِلَيَّ جِرَابًا فِيْهِ صَاعٌ مِنْ شَعِيْرٍ وَلَنَا بُهَيْمَةٌ دَاجِنٌ فَذَبَحْتُهَا وَطَحَنَتِ الشَّعِيْرَ فَفَرَغَتْ إِلٰى فَرَاغِيْ وَقَطَعْتُهَا فِيْ بُرْمَتِهَا ثُمَّ وَلَّيْتُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: لَا تَفْضَحْنِيْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ مَعَهُ، فَجِئْتُ فَسَارَرْتُهُ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَنَا وَطَحَنْتُ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ، فَتَعَالَ اَنْتَ وَنَفَرٌ مَعَكَ فَصَاحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا اَهْلَ الْخَنْدَقِ: إِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ سُؤْرًا فَحَيَّ هَلًا بِكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُنْزِلُنَّ بُرْمَتَكُمْ وَلَا تَخْبِزُنَّ عَجِيْنَكُمْ حَتّٰى اَجِيْءَ فَجِئْتُ وَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْدُمُ النَّاسَ حَتّٰى جِئْتُ امْرَأَتِيْ فَقَالَتْ: بِكَ وَ بِكَ! فَقُلْتُ: قَدْ فَعَلْتُ الَّذِيْ قُلْتِ. فَاَخْرَجَتْ عَجِيْنًا فَبَصَقَ فِيْهِ وَبَارَكَ ثُمَّ عَمَدَ إِلٰى بُرْمَتِنَا فَبَصَقَ وَبَارَكَ ثُمَّ قَالَ: ادْعُ

خَابِزَةً فَلْتَخْبِزْ مَعَكِ، وَاقْدَحِيْ مِنْ بُرْمَتِكُمْ وَلَا تُنْزِلُوْهَا
وَهُمْ اَلْفٌ فَاُقْسِمُ بِاللّٰهِ لَاَكَلُوْا حَتّٰى تَرَكُوْهُ وَانْحَرَفُوْا وَاِنَّ
بُرْمَتَنَا لَتَغِطُّ كَمَا هِيَ وَاِنَّ عَجِيْنَنَا لَيُخْبَزُ كَمَا هُوَ۔

(بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ الخندق)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ جنگِ احزاب میں ہم خندق کھود رہے تھے کہ ایک سخت سی چٹان سامنے آگئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ ایک بڑی سخت چٹان آگئی ہے۔ جو ٹوٹتی نہیں۔ آپؐ نے فرمایا میں ابھی آرہا ہوں پھر آپؐ اُٹھے آپؐ کے پیٹ پر پتھر بندھا ہوا تھا۔ تین دن سے آپؐ نے اور ہم نے کچھ نہ کھایا تھا۔ آپؐ نے کدال لی اور پتھر پر ماری وہ سخت پتھر ریت کے ٹیلے کی مانند ریزہ ریزہ ہوگیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے گھر جا کر کچھ کھانے کا بندوبست کروں۔ چنانچہ آپؐ نے اجازت دیدی۔ میں نے گھر آکر بیوی سے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی حالت دیکھی ہے کہ اس پر میں صبر نہیں کرسکا۔ کیا کچھ کھانے کو ہے؟۔ میری بیوی نے جواب دیا۔ کچھ جَو ہیں اور یہ میمنہ ہے چنانچہ میں نے اسے ذبح کیا اور میری بیوی نے جَو پیسے، آٹا گوندھا اور ہانڈی چولہے پر چڑھادی۔ جب آٹا روٹی پکانے کے قابل ہوگیا اور ہانڈی چولہے پر پکنے کے قریب ہوگئی تو میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا آپؐ ایک دو آدمی ساتھ لے کر تشریف لے آئیں، کچھ کھانا تیار کیا ہے۔ آپؐ نے پوچھا کتنا کھانا ہے؟ میں نے آپؐ کو تفصیل بتائی۔ آپؐ

نے فرمایا بہت ہے۔ پھر آپؐ فرمایا اپنی بیوی کو جا کر کہو کہ وہ نہ چولہے سے ہنڈیا
اتارے اور نہ تنور سے روٹی نکالے۔ پھر آپؐ نے مہاجرین اور انصار کو
کہا چلو، جا کر کھانا کھا آئیں۔ جب مجھے اس کا علم ہوا بہت گھبرایا اور اپنی
بیوی سے کہا خدا تیرا بھلا کرے! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو مہاجر
اور انصار سب آگئے ہیں، اب کیا بنے گا۔ میری بیوی نے پوچھا کیا حضورؐ نے
تجھ سے کھانے کی تفصیل پوچھی تھی؟ میں نے کہا۔ ہاں، سب کچھ بتادیا تھا۔ اس
نے کہا کہ پھر گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔ بہرحال حضورؐ نے لوگوں کو کہا اندر آ
جاؤ لیکن رش نہ کرنا۔ پھر آپؐ نے کچھ روٹی توڑی اور اس پر سالن ڈالا
اور ہنڈیا اور تنور کو بھی ڈھانپ دیا۔ آپؐ اس سے کچھ کھانا لیتے اور اپنے
ساتھیوں کے سامنے رکھتے اس طرح آپؐ روٹی توڑ توڑ کر اس پر سالن
ڈالتے گئے اور لوگوں کو کھلاتے گئے یہاں تک کہ سب سیر ہوگئے اور ابھی کافی
کھانا بچا ہوا تھا۔ آپؐ نے فرمایا تم خود بھی کھاؤ اور بطور تحفہ دوسروں کو بھی بھیجو
کیونکہ بھوک نے لوگوں کو ستا رکھا ہے۔ جابرؓ کا بیان ہے کہ ہزار کے قریب
لوگ تھے جنہوں نے کھانا کھایا۔

دوسری روایت کا بھی قریباً قریباً یہی مفہوم ہے۔

۳۱۷۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا كَانَ
غَزْوَةُ تَبُوْكَ اَصَابَ النَّاسَ مَجَاعَةٌ فَقَالُوْا: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ
لَوْ اَذِنْتَ لَنَا فَنَحَرْنَا نَوَاضِحَنَا فَاَكَلْنَا وَادَّهَنَّا؟ فَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِفْعَلُوْا فَجَآءَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ

عَنْهُ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنْ فَعَلْتَ قَلَّ الظَّهْرُ، وَ لٰكِنِ ادْعُهُمْ بِفَضْلِ اَزْوَادِهِمْ ثُمَّ ادْعُ اللّٰهَ لَهُمْ عَلَيْهَا بِالْبَرَكَةِ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَ فِيْ ذٰلِكَ الْبَرَكَةَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ، فَدَعَا بِنِطَعٍ فَبَسَطَهُ ثُمَّ دَعَا بِفَضْلِ اَزْوَادِهِمْ، فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيْءُ بِكَفِّ ذُرَةٍ وَ يَجِيْءُ الْاٰخَرُ بِكَفِّ تَمْرٍ وَ يَجِيْءُ الْاٰخَرُ بِكِسْرَةٍ حَتّٰى اجْتَمَعَ عَلَى النِّطَعِ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئٌ يَسِيْرٌ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ قَالَ : خُذُوْا فِيْ اَوْعِيَتِكُمْ. فَاَخَذُوْا فِيْ اَوْعِيَتِهِمْ حَتّٰى مَا تَرَكُوْا فِي الْعَسْكَرِ وِعَاءً اِلَّا مَلَئُوْهُ وَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا وَفَضَلَتْ فَضْلَةٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَا يَلْقَى اللّٰهَ بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرَ شَاكٍّ فَيُحْجَبَ عَنِ الْجَنَّةِ۔

(مسلم کتاب الایمان باب من لقی اللہ بالایمان وَھُوَ غیر شاک فیه دخل الجنة)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ تبوک کے موقعہ پر راشن کم ہوگیا تھا۔ لوگ بھوک سے نڈھال ہونے لگے حضور سے لوگوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! اگر آپ اجازت دیں تو ہم اونٹوں کو ذبح کرلیں تا کہ ان کا گوشت کھا کر گزارہ کریں اور انکی چربی کو استعمال میں لائیں۔ حضور نے اس کی اجازت مرحمت فرمادی۔ اس پر حضرت عمرؓ حضور کے پاس گئے اور

عرض کیا اس طرح سے تو سواریاں کم ہوجائیں گی اور بڑی دقت کا سامنا کرنا پڑیگا۔ اس کی بجائے اگر آپؐ ارشاد فرمائیں کہ لوگوں کی خوراک کا جو بچا کھچا ذخیرہ ہے وہ ایک جگہ جمع کردیا جائے۔ پھر آپؐ برکت کے لیے دعا کریں بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس میں برکت ڈال دے۔ حضورؐ نے فرمایا۔ ٹھیک ہے چنانچہ آپؐ نے چمڑے کا ایک بڑا دستر خوان منگوایا اور اسے بچھا کر فرمایا جس کے پاس جو کچھ بچا ہوا خوراک کا ذخیرہ ہو وہ لا کر اس دستر خوان پر ڈال دے۔ چنانچہ کوئی مٹھی بھر مکئی لے آیا کوئی تھوڑی سی کھجوریں اور کوئی روٹی یا گوشت کا ٹکڑا۔ اس طرح اس دستر خوان پر کچھ خوراک جس کی مقدار بہت تھوڑی سی تھی جمع ہوگئی۔ پھر حضورؐ نے برکت کیلئے دعا کی اور فرمایا اپنے اپنے تھیلوں میں یہ خوراک بھرلو۔ چنانچہ ہر ایک اپنا تھیلہ بھرنے لگا اور لشکر میں جتنے خوراک کے تھیلے تھے وہ سب بھر لئے گئے خوب سیر ہوکر انہوں نے کھایا بھی اور بہت سی خوراک بچ بھی رہی۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ جو شخص ان دونوں باتوں پر ایمان رکھتے ہوئے اور یقین کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے سامنے جائے گا اللہ تعالیٰ اُسے اپنی جنت سے محروم نہیں کریگا۔

۳۱۸ــــ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَّرَ عَلَيْنَا اَبَا عُبَيْدَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ نَتَلَقّٰى عِيْرًا لِقُرَيْشٍ وَّ زَوَّدَنَا جِرَابًا مِّنْ

تَمْرٍ لَمْ يَجِدْ لَنَا غَيْرَهُ. فَكَانَ اَبُوْعُبَيْدَةَ يُعْطِيْنَا تَمْرَةً تَمْرَةً.
فَقِيْلَ، كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ بِهَا؟ قَالَ نَمَصُّهَا كَمَا يَمَصُّ الصَّبِيُّ
ثُمَّ نَشْرَبُ عَلَيْهَا مِنَ الْمَآءِ فَتَكْفِيْنَا يَوْمَنَا اِلَى اللَّيْلِ، وَكُنَّا نَضْرِبُ
بِعِصِيِّنَا الْخَبَطَ ثُمَّ نَبُلُّهُ بِالْمَآءِ فَنَاكُلُهُ قَالَ: وَانْطَلَقْنَا عَلٰى
سَاحِلِ الْبَحْرِ فَرُفِعَ لَنَا عَلٰى سَاحِلِ الْبَحْرِ كَهَيْئَةِ الْكَثِيْبِ الضَّخْمِ
فَاَتَيْنَاهُ فَاِذَا هِيَ دَآبَّةٌ تُدْعَى الْعَنْبَرُ. فَقَالَ اَبُوْعُبَيْدَةَ مَيْتَةٌ
ثُمَّ قَالَ: لَا، بَلْ نَحْنُ رُسُلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَدِ اضْطُرِرْتُمْ فَكُلُوْا، فَاَقَمْنَا عَلَيْهِ شَهْرًا وَنَحْنُ
ثَلَاثُمِائَةٍ حَتّٰى سَمِنَّا، وَلَقَدْ رَاَيْتُنَا نَغْتَرِفُ مِنْ وَقْبِ عَيْنِهِ
بِالْقِلَالِ الدُّهْنَ وَنَقْتَطِعُ مِنْهُ الْقِدَرَ كَالثَّوْرِ اَوْكَقَدْرِ الثَّوْرِ، وَلَقَدْ
اَخَذَ مِنَّا اَبُوْعُبَيْدَةَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا فَاَقْعَدَهُمْ فِيْ وَقْبِ
عَيْنِهِ وَاَخَذَ ضِلَعًا مِّنْ اَضْلَاعِهِ فَاَقَامَهَا ثُمَّ رَحَلَ اَعْظَمَ
بَعِيْرٍ مَعَنَا فَمَرَّ مِنْ تَحْتِهَا وَتَزَوَّدْنَا مِنْ لَحْمِهِ وَشَائِقَ، فَلَمَّا
قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا
ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: هُوَ رِزْقٌ اَخْرَجَهُ اللّٰهُ لَكُمْ، فَهَلْ مَعَكُمْ مِّنْ
لَحْمِهِ شَيْءٌ فَتُطْعِمُوْنَا؟ فَاَرْسَلْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ فَاَكَلَهُ۔ (مسلم كتاب الصيد باب اباحة ميتة البحر)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں
ایک مہم کیلئے بھیجا اور حضرت ابو عبیدہؓ کو ہمارا امیر مقرر کیا۔ ہمارے ذمہ قریش

کے ایک قافلے کو روکنے کا فرض تھا۔ حضورؐ نے ہمیں بطور زادِ راہ کھجوروں کا صرف ایک تھیلہ دیا۔ ابو عبیدہؓ ہمیں ایک ایک کھجور (یومیہ) دیتے جس پر ہم گزارہ کرتے تھے۔ جابرؓ سے پوچھا گیا کہ تم ایک کھجور پر کیسے گزارہ کرتے تھے؟ جابرؓ نے جواب دیا ہم اسے چُوستے رہتے تھے جیسے بچہ (انگوٹھا) چُوستا ہے۔ جب وہ گُھل جاتی تو ہم اوپر سے پانی پی لیتے اس طرح رات تک گزارہ ہو جاتا تھا۔ اسی طرح ہم لاٹھیاں مار مار کر درختوں کے پتّے جھاڑتے پھر اُنکو پانی میں تَر کرتے اور کھا لیتے۔ ایک دن ہم سمندر کے ساحل کے ساتھ ساتھ جا رہے تھے کہ ہمیں ایک ٹیلہ سا نظر آیا۔ جب ہم اس کے پاس پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ عنبر نامی مچھلی ہے جو کنارے پر مَری پڑی تھی۔ ابو عبیدہؓ نے کہا یہ مُردار ہے اسے نہیں کھانا چاہیئے لیکن تھوڑی دیر کے بعد کہا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے رسولؐ کے بھیجے ہوئے ہیں، اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلے ہیں اور مجبوری بھی ہے، اس لیے تم کھا سکتے ہو۔ ہم نے اس مچھلی پر ایک ماہ گزارا کیا۔ ہم تین سو آدمی تھے مچھلی کھا کر سب خوب موٹے ہو گئے۔ اس مچھلی کی آنکھ کے گڑھے سے مشکیں بھر بھر کر تیل نکالتے اور بیل کے برابر اس کے ٹکڑے کاٹتے۔ ایک دفعہ ہم میں سے ابو عبیدہؓ نے تیرہ ۱۳ آدمی چُنے اور انہیں اسی مچھلی کی آنکھ کے گڑھے میں بٹھایا وہ سب اس میں سما گئے۔ ابو عبیدہؓ نے اسکی ایک پسلی کو کھڑا کیا وہ اتنی بڑی تھی کہ سب سے بڑے اونٹ پر وہ سوار ہو کر اسکے نیچے سے بآسانی گزر گئے۔ ہم نے اس مچھلی کے گوشت کے بُھنے ہوئے ٹکڑے بطور زادِ راہ رکھ لئے۔ جب ہم مدینہ پہنچے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اس

مچھلی کا ذکر آیا تو آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے یہ رزق مہیا کیا تھا کیا اس گوشت کا کوئی حصہ تمہارے پاس باقی ہے؟ ہمیں بھی تو کھلاؤ۔ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ گوشت بھیجا جو آپؐ نے بڑے شوق سے تناول فرمایا۔

۳۱۹۔ عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: ھَاجَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَلْتَمِسُ وَجْہَ اللّٰہِ تَعَالٰی فَوَقَعَ اَجْرُنَا عَلَی اللّٰہِ فَمِنَّا مَنْ مَاتَ وَلَمْ یَاْکُلْ مِنْ اَجْرِہٖ شَیْئًا مِنْھُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَیْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قُتِلَ یَوْمَ اُحُدٍ وَّتَرَکَ نَمِرَۃً فَکُنَّا اِذَا غَطَّیْنَا بِھَا رَاْسَہٗ بَدَتْ رِجْلَاہُ وَاِذَا غَطَّیْنَا بِھَا رِجْلَیْہِ بَدَا رَاْسُہٗ فَاَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ نُغَطِّیَ رَاْسَہٗ وَنَجْعَلَ عَلٰی رِجْلَیْہِ شَیْئًا مِّنَ الْاِذْخِرِ، وَمِنَّا مَنْ اَیْنَعَتْ لَہٗ ثَمَرَتُہٗ فَھُوَ یَھْدِبُھَا۔

(بخاری کتاب الرقاق باب فضل الفقر)

حضرت خبابؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر ہجرت کی اور اس سے ہماری غرض اللہ تعالیٰ کی رضا تھی۔ پس ہمارا ثواب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے یعنی وہی ہمیں اس کا ثواب دیگا۔ ہم میں سے بعض دنیاوی لحاظ سے اپنا اجر حاصل کئے بغیر اس دنیا سے چل دیئے ان میں مصعب بن عمیرؓ بھی تھے جو جنگِ اُحد میں شہید ہو گئے۔ ان کے پاس ایک چھوٹی سی چادر تھی۔ جب ہم اس چادر سے اُن کا سر ڈھانپتے تو ان کے پاؤں ننگے ہو جاتے جب پاؤں ڈھانپتے تو سر ننگا ہو جاتا۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا

چادر سے سر ڈھانپ دو اور پاؤں پر تھوڑی سی گھاس ڈال دو۔ کچھ کا تو یہ حال تھا لیکن ہم میں سے بعض کی محنتوں کا پھل پوری طرح پک گیا، جسے وہ کاٹ رہے ہیں یعنی انہوں نے اسی دُنیا میں اپنی قربانیوں کا بدلہ پا لیا۔

۳۲۰ــــ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَقِیَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِیْ: یَا جَابِرُ! مَالِیْ اَرَاكَ مُنْکَسِرًا؟ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُسْتُشْهِدَ اَبِیْ قُتِلَ یَوْمَ اُحُدٍ وَتَرَكَ عِیَالًا وَدَیْنًا قَالَ: اَلَا اُبَشِّرُكَ بِمَا لَقِیَ اللّٰهُ بِهٖ اَبَاكَ قَالَ قُلْتُ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ مَا کَلَّمَ اللّٰهُ اَحَدًا قَطُّ اِلَّا مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ وَاَحْیَا اَبَاكَ فَکَلَّمَهٗ کِفَاحًا فَقَالَ یَا عَبْدِیْ! تَمَنَّ عَلَیَّ اُعْطِكَ، قَالَ: یَا رَبِّ! تُحْیِیْنِیْ فَاُقْتَلَ فِیْكَ ثَانِیَةً، قَالَ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّهٗ قَدْ سَبَقَ مِنِّیْ اَنَّهُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ۔

(ترمذی ابواب التفسیر تفسیر سورۃ آل عمران)

حضرت جابر بن عبد اللہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے ملے۔ حضور علیہ السلام نے مجھے دیکھ کر فرمایا اے جابر آج میں تمہیں پریشان اور اُداس کیوں دیکھ رہا ہوں میں نے عرض کیا حضور میرے والد شہید ہو گئے ہیں اور کافی قرض اور بال بچے چھوڑ گئے ہیں۔ حضور فرمانے لگے کیا میں تمہیں یہ خوشخبری نہ سناؤں کہ کس طرح تمہارے والد کی اللہ تعالیٰ کے حضور پذیرائی ہوئی۔ میں نے عرض کیا ہاں حضور ضرور سنائیں اس پر آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اگر کسی سے گفتگو کی ہے تو ہمیشہ پردہ کے

پیچھے سے کی ہے لیکن تمہارے باپ کو زندہ کیا اور اس سے آمنے سامنے گفتگو کی اور فرمایا میرے بندے مجھ سے جو مانگنا ہے مانگ ۔ میں تجھے دونگا تو تمہارے والد نے جواباً عرض کیا اے میرے ربّ میں چاہتا ہوں کہ تو زندہ کر کے مجھے دوبارہ دنیا میں بھیج دے تاکہ تیری خاطر دوبارہ قتل کیا جاؤں ۔اس پر اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا یہ نہیں ہوسکتا کیونکہ میں یہ قانون نافذ کر چکا ہوں کہ کسی کو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کر کے دنیا میں نہیں لوٹاؤں گا۔

**۳۲۱** — عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَلَى الرُّمَاةِ يَوْمَ اُحُدٍ وَكَانُوْا خَمْسِيْنَ رَجُلاً عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جُبَيْرٍ وَقَالَ اِنْ رَاَيْتُمُوْنَا تَخْطَفُنَا الطَّيْرُ فَلَا تَبْرَحُوْا مِنْ مَّكَانِكُمْ هٰذَا حَتّٰى اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ وَاِنْ رَاَيْتُمُوْنَا هَزَمْنَا الْقَوْمَ وَ اَوْطَانَاهُمْ فَلَا تَبْرَحُوْا حَتّٰى اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ قَالَ فَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ قَالَ فَاَنَا وَ اللّٰهِ رَأَيْتُ النِّسَاءَ يَسْنُدْنَ عَلَى الْجَبَلِ فَقَالَ اَصْحَابُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُبَيْرٍ، اَلْغَنِيْمَةَ اَيْ قَوْمُ! اَلْغَنِيْمَةَ ظَهَرَ اَصْحَابُكُمْ فَمَا تَنْتَظِرُوْنَ ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جُبَيْرٍ: أَنَسِيْتُمْ مَا قَالَ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالُوْا: وَ اللّٰهِ لَنَاتِيَنَّ النَّاسَ فَلَنُصِيْبَنَّ مِنَ الْغَنِيْمَةِ، فَاَتَوْهُمْ فَصُرِفَتْ وُجُوْهُهُمْ وَاَقْبَلُوْا مُنْهَزِمِيْنَ ۔ (ابوداؤد کتاب الجهاد باب فی الكمناء)

حضرت براءؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگِ اُحد کے موقع پر پچاس تیر اندازوں کو عبداللہ بن جبیرؓ کی سرکردگی میں ایک پہاڑی

درہ کی نگرانی کے لیے مقرر فرمایا اور انہیں تاکید فرمائی کہ جب تک میں اپنا آدمی بھیج کر تم کو نہ بلاؤں تم نے اپنی جگہ پر سے نہیں ہٹنا خواہ ہم سب شہید ہوجائیں اور پرندے ہمیں نوچ نوچ کر کھانا شروع کر دیں۔ خواہ ہم لوگ فتح پائیں کسی بھی صورت میں اپنی جگہ کو نہیں چھوڑنا۔ براءؓ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کافروں کو شکست دی اور میں نے کفار کی عورتوں کو دیکھا کہ وہ پہاڑ پر چڑھی جارہی ہیں۔ یہ دیکھ کر عبداللہ بن جبیرؓ کے ساتھی کہنے لگے۔ مالِ غنیمت یعنی قوم مالِ غنیمت جمع کر رہی ہے۔ قوم فتح پا چکی ہے اب انتظار کس بات کا چلو چل کر ہم بھی مالِ غنیمت اکٹھا کریں۔ عبداللہ بن جبیرؓ کہنے لگے کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بھول چکے ہو؟ اس پر ان کے ساتھی کہنے لگے لوگ سب مالِ غنیمت لے جائیں گے اور یہ کہتے ہوئے ان لوگوں نے وہ جگہ چھوڑ دی۔ اس نافرمانی کی وجہ سے انکی فتح شکست میں بدل گئی اور مسلمانوں کا بُرا حال ہُوا۔

۳۲۲— حدثنا أَبُوْ إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ قَالَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّجَّالَةِ يَوْمَ أُحُدٍ وَكَانُوْا خَمْسِيْنَ رَجُلًا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جُبَيْرٍ فَقَالَ: إِنْ رَأَيْتُمُوْنَا تَخْطَفُنَا الطَّيْرُ فَلَا تَبْرَحُوْا مَكَانَكُمْ هٰذَا حَتّٰى أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ وَإِنْ رَأَيْتُمُوْنَا هَزَمْنَا الْقَوْمَ وَأَوْطَأْنَاهُمْ فَلَا تَبْرَحُوْا حَتّٰى أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ فَهَزَمُوْهُمْ، قَالَ: فَأَنَا وَاللّٰهِ رَأَيْتُ النِّسَاءَ يَشْتَدِدْنَ قَدْ بَدَتْ خَلَاخِلُهُنَّ وَأَسْوُقُهُنَّ رَافِعَاتٍ

ثِيَابَهُنَّ، فَقَالَ اَصْحَابُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُبَيْرٍ: اَلْغَنِيْمَةَ اَیْ قَوْمُ! الْغَنِيْمَةَ ظَهَرَ أَصْحَابُكُمْ فَمَا تَنْتَظِرُوْنَ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جُبَيْرٍ: أَنَسِيْتُمْ مَا قَالَ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالُوْا وَ اللّٰهِ لَنَأْتِيَنَّ النَّاسَ فَلَنُصِيْبَنَّ مِنَ الْغَنِيْمَةِ فَلَمَّا أَتَوْهُمْ صُرِفَتْ وُجُوْهُهُمْ فَاَقْبَلُوْا مُنْهَزِمِيْنَ فَذَاكَ إِذْ يَدْعُوْهُمُ الرَّسُوْلُ فِیْ أُخْرَاهُمْ، فَلَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ غَيْرُ اثْنَیْ عَشَرَ رَجُلاً فَأَصَابُوْا مِنَّا سَبْعِيْنَ وَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَصْحَابُهٗ اَصَابَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ يَوْمَ بَدْرٍ اَرْبَعِيْنَ وَ مِائَةً، سَبْعِيْنَ أَسِيْرًا وَ سَبْعِيْنَ قَتِيْلاً فَقَالَ أَبُوْ سُفْيَانَ: أَ فِی الْقَوْمِ مُحَمَّدٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَنَهَاهُمُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُجِيْبُوْهُ ثُمَّ قَالَ: أَ فِی الْقَوْمِ ابْنُ اَبِیْ قُحَافَةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. ثُمَّ قَالَ: أَ فِی الْقَوْمِ ابْنُ الْخَطَّابِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى أَصْحَابِهٖ فَقَالَ: أَمَّا هٰؤُلَاءِ فَقَدْ قُتِلُوْا فَمَا مَلَكَ عُمَرُ نَفْسَهٗ. فَقَالَ: كَذَبْتَ وَاللّٰهِ! يَا عَدُوَّ اللّٰهِ! إِنَّ الَّذِيْنَ عَدَدْتَ لَأَحْيَاءٌ كُلُّهُمْ وَ قَدْ بَقِیَ لَكَ مَا يَسُوْءُكَ قَالَ يَوْمٌ بِيَوْمِ بَدْرٍ وَ الْحَرْبُ سِجَالٌ إِنَّكُمْ سَتَجِدُوْنَ فِی الْقَوْمِ مُثْلَةً لَمْ آمُرْ بِهَا وَلَمْ تَسُؤْنِیْ، ثُمَّ أَخَذَ يَرْتَجِزُ: اُعْلُ هُبَلْ! اُعْلُ هُبَلْ! قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا تُجِيْبُوْا لَهٗ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا نَقُوْلُ، قَالَ: قُوْلُوا اَللّٰهُ اَعْلٰى وَ اَجَلُّ! قَالَ: إِنَّ لَنَا الْعُزّٰى وَ لَا

عُزّٰی لَکُمْ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اَلَا تُجِیْبُوْا لَہُ قَالَ: قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! مَا نَقُوْلُ، قَالَ: قُوْلُوْا اَللّٰہُ مَوْلَانَا وَ لَا مَوْلٰی لَکُمْ ۔ (بخاری کتاب الجہاد والسیر باب یکرہُ من التنازع والاختلاف فی الحرب)

حضرت براءؓ بن عازبؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگِ اُحد میں عبداللہ بن جبیر کو پچاس فوجیوں کے ایک دستے کا امیر مقرر کیا اور ایک پہاڑی درہ پر اُنہیں متعین کرتے ہوئے فرمایا۔ اگر تم دیکھو کہ ہمیں پرندے اُچک کرلے جارہے ہیں اور ہمارے گوشت کھارہے ہیں تو بھی تم نے اس درہ کو نہیں چھوڑنا جہاں میں تمہیں مقرر کر رہا ہوں اور اگر تم دیکھو کہ ہم نے دشمن کو شکست دیدی ہے اور ہم انہیں رگیدے چلے جارہے ہیں تب بھی تم نے اسوقت تک اس جگہ کو نہیں چھوڑنا جبتک کہ میں تمہیں واپس چلے آنے کا پیغام نہ بھجواؤں۔ جب جنگ شروع ہوئی اور مسلمانوں نے کفّار کو شکست دیدی اور ہم نے کفّار کی عورتوں کو دیکھا کہ وہ کپڑے سمیٹے ننگی پنڈلیاں بھاگی جارہی ہیں۔ عبداللہ بن جبیر کے دستہ نے یہ دیکھ کر کہا۔ اب کس بات کا انتظار ہے۔ مسلمان فتحیاب ہوگئے ہیں۔ ہمیں بھی چلنا چاہیئے۔ عبداللہ بن جبیر نے جواب دیا کیا تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد بھول گئے ہو کہ جب تک میں واپسی کا پیغام نہ بھیجوں تم نے اس جگہ کو نہیں چھوڑنا لیکن لوگوں نے کہا کہ فتح تو ہوچکی ہے اب ہمیں بھی غنیمت سمیٹنے میں شامل ہونا چاہیئے۔ چنانچہ وہ درّہ چھوڑ کر نیچے آگئے لیکن اس غلطی کو جب دشمن نے دیکھا کہ درّہ خالی ہے تو وہ پلٹا اور درّے میں

سے ہو کر مسلمانوں پر حملہ آور ہوا۔ اس وجہ سے مسلمانوں کی فتح شکست میں
بدل گئی (اسی واقعہ کا ذکر قرآن کریم میں ہے) کہ رسول اُن کو پیچھے سے بلا
رہا تھا ۔ اس حادثہ میں ایک وقت ایسا بھی آیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ صرف بارہ ۱۲ صحابہؓ رہ گئے اور ستر کے قریب صحابہؓ لڑتے ہوئے
شہید ہو گئے۔ جبکہ جنگِ بدر میں ایک سو چالیس کافر مسلمانوں کے ہاتھوں
بدحال ہوئے تھے، ستر قیدی بنائے گئے تھے اور ستر مارے گئے تھے
اس موقع پر ابو سفیان نے بلند آواز سے تین دفعہ کہا کیا محمدؐ تم میں موجود
ہیں؟ حضورؐ نے جواب دینے سے منع کر دیا۔ پھر اُس نے کہا کیا تم میں ابو قحافہ
کے بیٹے ابو بکر موجود ہیں؟ پھر اُس نے تین دفعہ بلند آواز سے کہا کیا تم میں
خطاب کے بیٹے عمر موجود ہیں؟ جب اسے کوئی جواب نہ ملا تو وہ اپنے لشکر کی
طرف مُڑا اور کہا۔ یہ سب کے سب قتل ہو چکے ہیں۔ حضرت عمرؓ اس کی
اس بات کو برداشت نہ کر سکے اور بلند آواز سے کہا اے اللہ کے دشمن خدا
کی قسم جن لوگوں کا تم نے نام لیا ہے وہ سب کے سب زندہ ہیں اور تمہارے
لئے رسوائی کے سوا کچھ نہیں۔ اس پر ابو سفیان نے کہا جنگ بدر کا بدلہ چکا دیا
گیا ہے اور لڑائی تو ڈول کی طرح ہوتی ہے کبھی ادھر جھکاؤ ہوتا ہے اور کبھی اُدھر
لوگوں میں تمہیں کچھ لاشیں مُثلہ اور بگاڑی ہوئی ملیں گی۔ میں نے ایسا کرنے
کا حکم نہیں دیا تھا لیکن مجھے اسکا افسوس بھی نہیں پھر وہ یہ رجزیہ نعرہ لگانے
لگا اُعْلُ هُبَلْ! اُعْلُ هُبَلْ! ہبل بُت کی جے اور اُسکی بلندی۔ اس
موقعہ پر حضورؐ نے فرمایا۔ جواب کیوں نہیں دیتے؟ صحابہؓ نے عرض کیا۔

یارسول اللہ ہم کیا جواب دیں؟ حضورؐ نے فرمایا تم کہو۔ اَللّٰہُ اَعْلٰی وَاَجَلُّ
اللہ ہی سب سے اعلیٰ اور سب سے بڑا ہے اس کے مقابل میں کوئی بلند
نہیں ہے ابوسفیان نے جواب میں نعرہ لگایا۔ لَنَا الْعُزّٰی وَلَا عُزّٰی لَکُمْ
ہمیں عُزّٰی بت کی مدد حاصل ہے اور تمہیں کسی دیوی کی مدد حاصل نہیں
حضورؐ نے فرمایا جواب دو۔ صحابہؓ نے عرض کیا۔ یارسول اللہ جواب میں ہم کیا
کہیں؟ آپؐ نے فرمایا کہو اَللّٰہُ مَوْلَانَا وَلَا مَوْلٰی لَکُمْ۔ اللہ ہمارا مولیٰ اور
ہمارا آقا ہے اور تمہارا ایسا کوئی مولیٰ اور آقا نہیں جو اُس کے مقابلہ میں
تمہاری مدد کر سکے۔

**۳۲۳**۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَرِیَّۃٍ فَحَاصَ النَّاسُ حَیْصَۃً فَقَدِمْنَا
الْمَدِیْنَۃَ فَاخْتَبَأْنَا بِھَا وَقُلْنَا ھَلَکْنَا ثُمَّ اَتَیْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! نَحْنُ الْفَرَّارُوْنَ قَالَ بَلْ
اَنْتُمُ الْعَکَّارُوْنَ وَاَنَا فِئَتُکُمْ۔

(ترمذی فضائل الجہاد باب ماجاء فی الفرار من الزحف)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
ہمیں ایک فوجی مہم کیلئے بھیجا۔ ہم ڈر کر بھاگ آئے۔ جب مدینہ پہنچے تو چھپتے
پھرے اور پشیمان ہو کر کہنے لگے کہ ہم تو ہلاک ہو گئے۔ پھر ہم حضورؐ کی خدمت
میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ حضورؐ ہم بھاگنے والے ہیں۔ یہ سُن کر حضورؐ نے
(ہماری تسلی کی خاطر) فرمایا۔ نہیں بلکہ تم تو ٹھکانے پر تازہ دم ہونے اور تقویت

حاصل کرنے کیلئے آئے ہو۔ کیونکہ میں تمہارا ٹھکانہ تمہارا مددگار اور تمہاری پناہ ہوں۔

۳۲۴۔ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ بَدْرٍ فَلَمَّا كَانَ بِحَرَّةِ الْوَبَرَةِ أَدْرَكَهُ رَجُلٌ قَدْ كَانَ يُذْكَرُ مِنْهُ جُرْأَةٌ وَ نَجْدَةٌ فَفَرِحَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ رَأَوْهُ فَلَمَّا أَدْرَكَهُ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: جِئْتُ لِأَتَّبِعَكَ وَأُصِيْبَ مَعَكَ، قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَارْجِعْ فَلَنْ أَسْتَعِيْنَ بِمُشْرِكٍ، قَالَتْ: ثُمَّ مَضٰى حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِالشَّجَرَةِ أَدْرَكَهُ الرَّجُلُ فَقَالَ لَهُ كَمَا قَالَ أَوَّلَ مَرَّةٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا قَالَ أَوَّلَ مَرَّةٍ قَالَ فَارْجِعْ فَلَنْ أَسْتَعِيْنَ بِمُشْرِكٍ، قَالَ ثُمَّ رَجَعَ فَأَدْرَكَهُ بِالْبَيْدَاءِ فَقَالَ لَهُ كَمَا قَالَ أَوَّلَ مَرَّةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَانْطَلِقْ۔

(مسلم کتاب الجہاد والسیر باب کراھۃ الاستعانۃ فی الغزو بکافر)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ بدر کے لئے روانہ ہوئے اور حَرَّۃُ الْوَبَرہ نامی مقام پر پہنچے تو آپؐ کو ایک شخص ملا جو جرأت شجاعت اور بہادری میں بہت مشہور تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ اس شخص کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ اُس

شخص نے حضورؐ سے عرض کیا کہ میں آپؐ کے ماتحت اور آپؐ کے ساتھ ہو کر لڑنا چاہتا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا۔ کیا وہ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتا ہے یعنی مسلمان ہے؟ اس نے عرض کیا نہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ واپس چلے جاؤ میں جہاد فی سبیل اللہ کے فریضہ میں کسی مُشرک کی مدد نہیں چاہتا۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ وہ شخص یہ بات سُن کر چلا گیا جب لشکر شجرہ نامی مقام پر پہنچا تو وہی شخص حضورؐ کی خدمت میں پھر حاضر ہوا اور جنگ میں شامل ہونے کی اجازت چاہی۔ حضورؐ نے اس کو پہلے کی طرح جواب دیا کہ مَیں کسی مُشرک کی مدد لینا نہیں چاہتا۔ چنانچہ وہ واپس چلا گیا لیکن پھر بَیداء نامی مقام پر آملا اور پہلی درخواست دوہرائی۔ حضورؐ نے اس سے پھر پوچھا کہ وہ اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لاتا ہے؟ اُس نے عرض کیا ہاں! حضورؐ! مَیں اللہ اور اس کے رسول کو مانتا ہوں یعنی مسلمان ہوتا ہوں۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا تو ٹھیک ہے۔ اب تم ہمارے ساتھ چل سکتے ہو۔

**۳۲۵** — عَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ اٰمَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي النَّاسَ إِلَّا اَرْبَعَةَ نَفَرٍ وَامْرَأَتَيْنِ وَسَمَّاهُمْ وَابْنَ اَبِيْ سَرْحٍ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ قَالَ: وَاَمَّا ابْنُ اَبِيْ سَرْحٍ فَاِنَّهُ اخْتَبَأَ عِنْدَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَلَمَّا دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ

اِلَى الْبَيْعَةِ جَاءَ بِهٖ حَتّٰى اَوْقَفَهٗ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! بَايِعْ عَبْدَ اللّٰهِ فَرَفَعَ رَاسَهٗ فَنَظَرَ اِلَيْهِ ثَلَاثًا كُلَّ ذٰلِكَ يَاْبٰى فَبَايَعَهٗ بَعْدَ ثَلَاثٍ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلٰى اَصْحَابِهٖ فَقَالَ مَا كَانَ فِيْكُمْ رَجُلٌ رَشِيْدٌ يَقُوْمُ اِلٰى هٰذَا حَيْثُ رَاٰنِيْ كَفَفْتُ يَدَيَّ عَنْ بَيْعَتِهٖ فَيَقْتُلُهٗ، فَقَالُوْا مَا نَدْرِيْ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا فِيْ نَفْسِكَ، اَلَا اَوْمَأْتَ اِلَيْنَا بِعَيْنِكَ قَالَ اِنَّهٗ لَا يَنْبَغِيْ لِنَبِيٍّ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ خَائِنَةُ الْاَعْيُنِ۔

(ابوداؤد کتاب الجہاد باب فی الاسیر یقتل و لا یعرض علیہ الاسلام)

حضرت سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر چار افراد یعنی دو مردوں اور دو عورتوں کے علاوہ باقی تمام اہلِ مکہ کو معاف فرمادیا اور ان افراد کا نام لے کر انکی تعین فرمادی۔ ان میں سے ابن ابی سرح حضرت عثمانؓ کے پاس جاکر چھُپ گیا۔ حضورؐ نے جب لوگوں کو بیعت کے لیے بلایا تو حضرت عثمانؓ نے ابن ابی سرح کو لے جاکر حضورؐ کے سامنے کھڑا کر دیا اور عرض کیا حضور عبداللہ کی بیعت لے لیں۔ حضورؐ نے تین مرتبہ نظر اٹھا کر ابن ابی سرح کی طرف دیکھا لیکن ہر بار اس طرح دیکھا گویا اس کی بیعت لینا نہیں چاہتے۔ حضرت عثمانؓ کے تیسری بار عرض کرنے پر حضورؐ نے اس کی بیعت قبول فرمالی۔ پھر صحابہؓ سے مخاطب ہوکر فرمایا۔ کیا تم میں سے کوئی سمجھدار زیرک شخص نہیں تھا کہ جب میں اس شخص کی بیعت لینے سے رُک رہا تھا تو اس وقت وہ اس شخص کو قتل کر دیتا۔ صحابہؓ نے عرض کیا حضورؐ!

ہمیں آپؐ کی دلی خواہش کا علم نہ ہو سکا۔ اگر آپ ہمیں آنکھ سے اشارہ فرما دیتے تو ہم اسے قتل کر دیتے۔ حضورؐ نے فرمایا کسی نبی کے لیے یہ مناسب نہیں کہ اسکی آنکھیں خیانت کرنیوالی ہوں۔

۳۲۶— عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ: لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا۔

(ترمذی الواب السیر باب فی الھجرۃ)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرمایا کہ ہجرت کی جو تحریک کی گئی تھی وہ اب ختم ہے۔ فتح مکہ کے بعد کوئی ہجرت نہیں۔ البتہ جہاد اور نیت ہجرت کا ثواب ہے اور جب تمہیں جہاد کے لیے بلایا جائے تو اس کیلئے نکلو۔

۳۲۷— عَنْ عِصَامٍ الْمُزَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَقَالَ اِذَا رَأَيْتُمْ مَسْجِدًا اَوْ سَمِعْتُمْ مُؤَذِّنًا فَلَا تَقْتُلُوْا اَحَدًا۔

(ابوداؤد کتاب الجہاد باب فی دعاء المشرکین)

حضرت عصام مزنیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک فوجی مہم پر بھیجا اور روانہ کرتے وقت فرمایا جس جگہ تم مسجد دیکھو یا اذان کی آواز سنو تو وہاں نہ حملہ کرنا ہے اور نہ کسی فرد کو قتل کرنا ہے۔

۳۲۸ـــ عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ سَأَلَ اللّٰہَ تَعَالٰی الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَّغَهُ اللّٰہُ مَنَازِلَ الشُّهَدَآءِ وَاِنْ مَّاتَ عَلٰی فِرَاشِهٖ۔

(مسلم کتاب الجہاد باب استحباب طلب الشہادۃ فی سبیل اللّٰہ)

حضرت سہل بن حنیفؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صدقِ نیّت سے شہادت کی تمنّا کرے اللہ تعالیٰ اُسے شہداء کے زمرہ میں شامل کرے گا خواہ اسکی وفات بستر پر ہی کیوں نہ ہو۔

۳۲۹ـــ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَنْ فَرَّ بِدِیْنِهٖ مِنْ اَرْضٍ اِلٰی اَرْضٍ مَخَافَةَ الْفِتْنَةِ عَلٰی نَفْسِهٖ وَدِیْنِهٖ کُتِبَ عِنْدَ اللّٰہِ صِدِّیْقًا فَاِذَا مَاتَ قَبَضَهُ اللّٰہُ شَهِیْدًا وَتَلَا هٰذِهِ الْاٰیَةَ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَرُسُلِهٖ اُولٰٓئِکَ هُمُ الصِّدِّیْقُوْنَ وَالشُّهَدَآءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ۔ ثُمَّ قَالَ: وَالْفَارُّوْنَ بِدِیْنِهِمْ مِنْ اَرْضٍ اِلٰی اَرْضٍ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مَعَ عِیْسَی بْنِ مَرْیَمَ فِیْ دَرَجَتِهٖ فِی الْجَنَّةِ۔ (دُرِّمنثورج۶)

حضرت ابو درداءؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے دین میں فتنہ کے ڈر سے (بچاؤ کی خاطر) ایک ملک سے دوسرے ملک میں بھاگ جاتا ہے وہ خدا کی نظر میں صدیق ہے اور اگر وہ اس حالت میں فوت ہوجاتا ہے تو وہ شہید ہے۔ پھر آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: اور جو لوگ اللہ اور اُسکے رسولوں پر ایمان لاتے ہیں

وہ اپنے ربّ کے ہاں صدیق اور شہید ہیں"۔ پھر آپؐ نے فرمایا جو لوگ اپنے دین کے بچاؤ کی خاطر ایک ملک سے دوسرے ملک میں جاتے ہیں وہ قیامت کے روز (آخری زمانہ میں) عیسٰی بن مریم کے ساتھ ایک ہی درجہ کی جنّت میں ہوں گے۔

۳۳۰ــــ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَ عَلْقَمَۃَ بْنَ مُجَزِّزٍ عَلٰی بَعْثٍ وَاَنَا فِیْھِمْ فَلَمَّا انْتَھٰی اِلٰی رَاْسِ غَزَاتِہٖ اَوْ کَانَ بِبَعْضِ الطَّرِیْقِ اسْتَاذَنَتْہُ طَائِفَۃٌ مِنَ الْجَیْشِ فَاَذِنَ لَھُمْ وَاَمَّرَ عَلَیْھِمْ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ حُذَافَۃَ بْنِ قَیْسٍ السَّھْمِیَّ فَکُنْتُ فِیْمَنْ غَزَا مَعَہٗ فَلَمَّا کَانَ بِبَعْضِ الطَّرِیْقِ اَوْقَدَ الْقَوْمُ نَارًا لِیَصْطَلُوْا اَوْ لِیَصْطَنِعُوْا عَلَیْھَا صَنِیْعًا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ وَکَانَتْ فِیْہِ دِعَابَۃٌ: اَلَیْسَ لِیْ عَلَیْکُمُ السَّمْعَ وَالطَّاعَۃَ؟ قَالُوْا: بَلٰی، قَالَ: فَمَا اَنَا بِاٰمِرِکُمْ بِشَیْءٍ اِلَّا صَنَعْتُمُوْہُ، قَالُوْا: نَعَمْ، قَالَ: فَاِنِّیْ اَعْزِمُ عَلَیْکُمْ اِلَّا تَوَاثَبْتُمْ فِیْ ھٰذِہِ النَّارِ، فَقَامَ نَاسٌ فَتَحَجَّزُوْا، فَلَمَّا ظَنَّ اَنَّھُمْ وَاثِبُوْنَ قَالَ: اَمْسِکُوْا عَلٰی اَنْفُسِکُمْ، فَاِنَّمَا کُنْتُ اَمْزَحُ مَعَکُمْ، فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَکَرُوْا ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَمَرَکُمْ مِنْھُمْ بِمَعْصِیَۃِ اللّٰہِ فَلَا تُطِیْعُوْہُ۔ (ابن ماجہ ابواب الجہاد باب طاعۃ الامام)

حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم نے علقمہ بن مجزز کی سرکردگی میں ایک فوجی دستہ روانہ فرمایا جس میں میں بھی تھا۔ لشکر راستہ میں تھا یا منزلِ مقصود پر پہنچ چکا تھا کہ ایک گروہ نے آگے جا کر صورتِ حال کا جائزہ لینے کی اجازت مانگی۔ علقمہ نے انہیں اجازت دیدی اور انکا امیر عبداللہ بن حذافہ کو مقرر کیا۔ میں بھی ان لوگوں کے ساتھ تھا۔ الغرض ابھی ہم راستہ میں ہی تھے کہ بعض لوگوں نے آگ سینکنے یا کچھ پکانے کے لئے آگ جلائی۔ عبداللہ کہنے لگے لوگو بتاؤ کہ میری اطاعت اور میرا حکم ماننا تم پر واجب نہیں ہے؟ لوگوں نے کہا کیوں نہیں ہم پر تمہاری اطاعت اور فرمانبرداری واجب ہے۔ عبداللہ کہنے لگے تو اگر میں تمہیں کوئی حکم دوں تو کیا تم اس پر عمل کرو گے؟ لوگوں نے کہا ہاں ہم عمل کریں گے۔ اس پر عبداللہ کہنے لگے کہ اچھا میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ اس آگ میں کود جاؤ لوگ یہ حکم سن کر آگ میں کودنے کیلئے تیار ہو گئے۔ جب عبداللہ نے یہ دیکھا تو کہنے لگے ٹھہر جاؤ، میں تو آزما رہا تھا۔ جب ہم لوگ واپس مدینہ آئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس واقعہ کا ذکر ہوا تو حضورؐ نے فرمایا (خدا نے تمہیں آگ سے بچانے کیلئے ایمان لانے کی توفیق دی ہے) اگر کوئی سربراہ یا حاکم اِس قسم کا حکم دے جس میں اللہ تعالیٰ کی واضح اور کھلی نافرمانی ہو تو اس کی بات نہ مانو (کیونکہ اس صورت میں اس کی اطاعت واجب نہیں)

۳۳۱— عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ دَمِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَ

مَنْ قُتِلَ دُوْنَ دِيْنِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ اَهْلِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ۔ (ترمذی ابواب الدیات باب من قتل دون مالہ فھو شھید بخاری کتاب المظالم من قتل دون مالہ)

حضرت سعید بن زید رضؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا جو اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوتے مارا جائے وہ شہید ہے۔ جو اپنی جان کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ بھی شہید ہے، جو اپنے دین و مذہب کی حفاظت کرتے ہوا مارا جائے وہ بھی شہید ہے، جو اپنے اہل وعیال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ بھی شہید ہے۔

۳۳۲ــــ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اَفْضَلُ الْجِهَادِ كَلِمَةُ عَدْلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ۔ (ترمذی کتاب الفتن باب افضل الجہاد)

حضرت ابو سعید خدری رضؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین جہاد ظالم بادشاہ کے سامنے حق اور انصاف کی بات کہنا ہے۔

۳۳۳ــــ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُهْجُوْا قُرَيْشًا فَاِنَّهٗ اَشَدُّ عَلَيْهِمْ مِنْ رَشْقِ النَّبْلِ۔ (مسلم کتاب الفضائل باب فضائل حسان بن ثابت رضؓ)

حضرت عائشہ رضؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریش کی ھجو کرو کیونکہ یہ ھجویہ اشعار انہیں تیر سے بھی زیادہ چبھتے ہیں اور ان

کے لئے نشتر بنتے ہیں۔

۳۳۴ـــ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ قُرَیْظَةَ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ: اُهْجُ الْمُشْرِکِیْنَ فَاِنَّ جِبْرَئِیْلَ مَعَكَ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لِحَسَّانَ: اَجِبْ عَنِّیْ، اَللّٰهُمَّ اَیِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ۔

(بخاری کتاب المغازی۔ باب مرجع النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الاحزاب،
مسلم کتاب الفضائل باب فضائل حسان بن ثابتؓ)

حضرت براء بن عازبؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم قریظہ کے دن حسان بن ثابت سے فرمایا۔ مشرکین کی ہجو کرو جبرئیل تمہارے ساتھ ہے۔ حضرت حسانؓ جب کفار کے جواب میں ہجویہ اشعار پڑھتے تو حضورؐ ساتھ ساتھ فرماتے جاتے۔ میری طرف سے جواب دیتے جاؤ اللہ روح القدس کے ذریعہ تمہاری مدد فرمائے۔

---

# امر بالمعروف اور نہی عن المنکر
# دعوت و ارشاد اور وعظ و تبشیر

۳۳۵ـــ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: فَوَاللّٰهِ

لَاَنْ يَّهْدِىَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ۔

(مسلم کتاب الفضائل باب فضائل علیؓ بن ابی طالب و بخاری کتاب الجہاد)

حضرت سہل بن سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے حضرت علیؓ سے فرمایا خدا کی قسم! تیرے ذریعہ ایک آدمی کا ہدایت پا جانا اعلیٰ درجے کے سُرخ اونٹوں کے مل جانے سے زیادہ بہتر ہے۔

۳۳۶۔ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ دَعَا اِلٰى هُدًى كَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ اُجُوْرِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا۔ وَمَنْ دَعَا اِلٰى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اٰثَامِهِمْ شَيْئًا۔

(مسلم کتاب العلم باب من سن حسنۃ اوسیئۃ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ جو شخص کسی نیک کام اور ہدایت کی طرف بلاتا ہے اس کو اتنا ہی ثواب ملتا ہے جتنا ثواب اس بات پر عمل کرنیوالے کو ملتا ہے اور ان کے ثواب میں سے کچھ بھی کم نہیں ہوتا۔ اور جو شخص کسی گمراہی اور برائی کی طرف بلاتا ہے اس کو بھی اسی قدر گناہ ہوتا ہے جس قدر کہ اس بُرائی کے کرنیوالے کو ہوتا ہے اور اس کے گناہوں میں کوئی کمی نہیں آتی۔

۳۳۷۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اَلدَّالُّ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہٖ۔

(مسند الامام الاعظم کتاب الادب)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نیک باتوں کا بتانے والا ان پر عمل کرنے والے کی طرح ہوتا ہے (یعنی عمل کرنیوالے کی طرح اُسے بھی ثواب واجر ملتا ہے)

۳۳۸۔ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: یَسِّرُوْا وَ لَا تُعَسِّرُوْا، وَبَشِّرُوْا وَ لَا تُنَفِّرُوْا۔

(مسلم کتاب الجہاد باب فی الامر بالتیسیر وترک التنفیر)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا لوگوں کیلئے آسانی مہیا کرو، ان کے لئے مشکل پیدا نہ کرو، خوشخبری دو، ان کو مایوس نہ کرو۔

۳۳۹۔ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: مَنْ رَاٰی مِنْکُمْ مُنْکَرًا فَلْیُغَیِّرْہُ بِیَدِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِہٖ، فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِہٖ، وَ ذٰلِکَ اَضْعَفُ الْاِیْمَانِ۔

(مسلم کتاب الایمان باب بیان کون النہی عن المنکر من الایمان و ابو داؤد)

حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ تم میں سے جو شخص برائی دیکھے اور اسمیں اس کے روکنے کی مؤثر طاقت ہو تو وہ اس کو اپنے ہاتھ سے روک دے۔ اور اگر

اس میں ایسا کرنے کی طاقت نہ ہو تو زبان سے روکنے کی کوشش کرے۔ اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو یعنی اسکی بات کا اثر نہ ہو تو دل میں بُرا منائے اور یہ کمزوری کے لحاظ سے ایمان کا آخری درجہ ہے یعنی برائی کو اگر دل میں بھی بُرا نہ مانے تو اسکے ایمان کی کیا قدر وقیمت!

۲۴۰ــــ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ نَبِیٍّ بَعَثَہُ اللّٰہُ فِیْ اُمَّۃٍ قَبْلِیْ اِلَّا کَانَ لَہٗ مِنْ اُمَّتِہٖ حَوَارِیُّوْنَ وَاَصْحَابٌ یَاْخُذُوْنَ بِسُنَّتِہٖ وَیَقْتَدُوْنَ بِاَمْرِہٖ ثُمَّ اِنَّہَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِھِمْ خُلُوْفٌ یَقُوْلُوْنَ مَا لَا یَفْعَلُوْنَ وَیَفْعَلُوْنَ مَا لَا یُؤْمَرُوْنَ فَمَنْ جَاھَدَھُمْ بِیَدِہٖ فَھُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاھَدَھُمْ بِلِسَانِہٖ فَھُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاھَدَھُمْ بِقَلْبِہٖ فَھُوَ مُؤْمِنٌ وَلَیْسَ وَرَآءَ ذٰلِکَ مِنَ الْاِیْمَانِ حَبَّۃُ خَرْدَلٍ۔ (مسلم کتاب الایمان باب بیان کون النھی عن المنکر من الایمان وان الایمان یزید وینقص وان الامر بالمعروف)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے قبل اللہ تعالیٰ نے جس قدر بھی نبی مبعوث فرمائے انہیں کچھ مخلص ساتھی ایسے ملے جو ان کے طریقۂ کار پر عمل پیرا ہوتے اور انکی کامل اِتباع کرتے۔ پھر انکی وفات کے بعد کچھ ایسے ناخلف پیدا ہوئے جو ایسی باتیں کہتے جن پر وہ خود عمل نہ کرتے اور ایسی باتیں کرتے جن کا انہیں حکم نہیں دیا گیا تھا۔ پس جو شخص ان سے ہاتھ کے ذریعہ جہاد کرے وہ صحیح مومن ہے

جو اُن سے اپنی زبان کے ذریعہ جہاد کرے وہ بھی مومن ہے اور جو اُن سے اپنے دل کے ذریعہ جہاد کرے یعنی دل میں بُرا منائے وہ بھی مومن ہے اس کے بعد ایمان میں سے ذرہ برابر بھی باقی نہیں رہتا۔

۳۴۱۔ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ اَوْ لَيُوْشِكَنَّ اللّٰهُ اَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَابًا مِنْهُ ثُمَّ تَدْعُوْنَهٗ فَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ۔

(ترمذی ابواب الفتن باب الامر بالمعروف والنھی عن المنکر)

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، یا تو تم نیکی کا حکم دو اور بُرائی سے روکو، ورنہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں سخت عذاب سے دوچار کریگا۔ پھر تم دعائیں کرو گے لیکن وہ قبول نہیں کی جائیں گی۔

۳۴۲۔ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا مِنْ رَجُلٍ يَكُوْنُ فِيْ قَوْمٍ يَعْمَلُ الْمَعَاصِيَ يَقْدِرُوْنَ عَلٰى اَنْ يُّغَيِّرُوْا عَلَيْهِ وَلَا يُغَيِّرُوْنَ اِلَّا اَصَابَهُمُ اللّٰهُ مِنْهُ بِعِقَابٍ قَبْلَ اَنْ يَمُوْتُوْا۔

(ابو داؤد کتاب الملاحم، باب الامر والنھی)

حضرت جریر بن عبد اللہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ جو لوگ بُرے لوگوں میں رہتے ہیں اور

باوجود قدرت کے ان کو برائی سے نہیں روکتے اللہ تعالیٰ اُن کو اُن کے مرنے سے پہلے سخت عذاب میں مبتلا کریگا۔

۳۴۲ــــ عَنْ نُعْمَانَ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَثَلُ الْقَائِمِ عَلٰى حُدُوْدِ اللّٰهِ وَالْوَاقِعِ فِيْهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَهَمُوْا عَلٰى سَفِيْنَةٍ فَأَصَابَ بَعْضُهُمْ اَعْلَاهَا وَبَعْضُهُمْ أَسْفَلَهَا فَكَانَ الَّذِيْنَ فِيْ أَسْفَلِهَا إِذَا اسْتَقَوْا مِنَ الْمَآءِ مَرُّوْا عَلٰى مَنْ فَوْقَهُمْ - فَقَالُوْا لَوْ أَنَّا خَرَقْنَا فِيْ نَصِيْبِنَا خَرْقًا وَلَمْ نُؤْذِ مَنْ فَوْقَنَا فَإِنْ يَتْرُكُوْهُمْ وَمَا اَرَادُوْا هَلَكُوْا جَمِيْعًا وَإِنْ اَخَذُوْا عَلٰى أَيْدِيْهِمْ نَجَوْا وَنَجَوْا جَمِيْعًا۔

(بخاری کتاب الشرکۃ باب ھل یقرع فی القسمۃ والاستھام فیہ)

حضرت نعمان بن بشیرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اس شخص کی مثال جو اللہ تعالیٰ کی حدود کو قائم رکھتا ہے اور جو ان کو توڑتا ہے ان لوگوں کی طرح ہے جنہوں نے ایک کشتی میں جگہ حاصل کرنے کیلئے قرعہ ڈالا۔ کچھ لوگوں کو اوپر کا حصّہ ملا اور کچھ کو نیچے کی منزل میں جگہ ملی جو لوگ نیچے کی منزل میں تھے وہ اوپر والی منزل میں سے گزر کر پانی لیتے تھے۔ پھر انہیں خیال آیا کہ خواہ مخواہ ہم اوپر کی منزل والے لوگوں کو تکلیف دیتے ہیں۔ کیوں نہ ہم نیچے کی منزل میں سوراخ کرلیں اور وہاں سے پانی لے لیا کریں۔ اب اگر اوپر والے ان کو ایسا احمقانہ فعل کرنے دیں توسب غرق ہوں گے اور اگر ان کو روک دیں توسب بچ جائیں گے۔

۳۴۴۔ عَنْ مُعَاذٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنَّکَ تَاْتِیْ قَوْمًا مِّنْ اَھْلِ الْکِتَابِ فَادْعُھُمْ اِلٰی شَھَادَۃِ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ، فَاِنْ ھُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِکَ فَاَعْلِمْھُمْ اَنَّ اللّٰہَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَیْھِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ وَّ لَیْلَۃٍ، فَاِنْ ھُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِکَ فَاَعْلِمْھُمْ اَنَّ اللّٰہَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَیْھِمْ صَدَقَۃً تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِیَآئِھِمْ فَتُرَدَّ عَلٰی فُقَرَآئِھِمْ فَاِنْ ھُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِکَ فَاِیَّاکَ وَکَرَائِمَ اَمْوَالِھِمْ۔ وَاتَّقِ دَعْوَۃَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّہٗ لَیْسَ بَیْنَھَا وَ بَیْنَ اللّٰہِ حِجَابٌ۔

(بخاری کتاب الزکوٰۃ باب لا تؤخذ کرائم اموال الناس فی الصدقۃ)

حضرت معاذؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حاکم بنا کر بھیجا اور فرمایا کہ تجھے بعض اوقات اہلِ کتاب کے لوگوں (عیسائیوں اور یہودیوں) سے واسطہ پڑیگا تو انہیں اس بات کی دعوت دینا کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ اگر وہ تیری یہ بات مان لیں تو ان کو بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر دن میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ اگر وہ یہ بات بھی مان لیں تو ان کو بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر صدقہ فرض کیا ہے جو اُن کے دولتمندوں سے لیا جائے گا اور غریبوں کو دے دیا جائے گا۔ اگر وہ یہ بھی مان لیں تو ان کے زیادہ بہتر مال لینے سے بچیو۔ (صدقہ کی وصولی درمیانے مال سے کرنا) مظلوم کی

دُعا سے بچنا ۔ کیونکہ اسکی دُعا اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی روک حائل نہیں یعنی وہ سیدھی دربارِ الٰہی میں پہنچتی اور قبول ہوتی ہے ۔

۳۴۵۔ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ : کَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یُذَکِّرُنَا فِی کُلِّ خَمِیْسٍ مَرَّۃً ۔ فَقَالَ لَہٗ رَجُلٌ : یَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَوَدِدْتُ اَنَّکَ ذَکَّرْتَنَا کُلَّ یَوْمٍ فَقَالَ : اَمَا اِنَّہٗ یَمْنَعُنِیْ مِنْ ذٰلِکَ اَنِّیْ اَکْرَہُ اَنْ اُمِلَّکُمْ وَ اِنِّیْ اَتَخَوَّلُکُمْ بِالْمَوْعِظَۃِ کَمَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَخَوَّلُنَا بِھَا مَخَافَۃَ السَّاٰمَۃِ عَلَیْنَا۔

(مسلم کتاب صفۃ القیامۃ باب الاقتصاد فی الموعظۃ)

حضرت ابو وائل بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن مسعودؓ ہر جمعرات ہم میں وعظ کیا کرتے تھے ۔ آپ کو ایک شخص نے کہا ۔ مَیں چاہتا ہوں کہ آپ ہر روز وعظ کیا کریں ۔ ابن مسعودؓ نے فرمایا ۔ مَیں نہیں چاہتا کہ تمہاری اکتاہٹ کا موجب بنوں ۔ اس لئے وقفہ دے کر تم میں وعظ کہتا ہوں جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وقفہ کے بعد ہم میں وعظ فرمایا کرتے تھے اس خیال سے کہ کہیں ہم اُکتا نہ جائیں ۔

---

# اُمّت محمّدیہ کی فضیلت

۳۴۶ــــ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْیَہُوْدِ وَ النَّصَارٰی کَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَأْجَرَ قَوْمًا یَعْمَلُوْنَ لَہٗ عَمَلًا اِلَی اللَّیْلِ فَعَمِلُوْا اِلٰی نِصْفِ النَّھَارِ فَقَالُوْا: لَا حَاجَۃَ لَنَا اِلٰی اَجْرِکَ، فَاسْتَأْجَرَ اٰخَرِیْنَ فَقَالَ: اَکْمِلُوْا بَقِیَّۃَ یَوْمِکُمْ وَلَکُمُ الَّذِیْ شَرَطْتُ فَعَمِلُوْا حَتّٰی اِذَا کَانَ حِیْنَ صَلٰوۃِ الْعَصْرِ، قَالُوْا: لَکَ مَا عَمِلْنَا فَاسْتَأْجَرَ قَوْمًا فَعَمِلُوْا بَقِیَّۃَ یَوْمِھِمْ حَتّٰی غَابَتِ الشَّمْسُ فَاسْتَکْمَلُوْا اَجْرَ الْفَرِیْقَیْنِ۔ وَ فِیْ رِوَایَۃٍ فَغَضِبَ الْیَہُوْدُ وَالنَّصَارٰی فَقَالُوْا: نَحْنُ اَکْثَرُ عَمَلًا وَّ اَقَلُّ عَطَآءً، قَالَ اللّٰہُ: وَ ھَلْ ظَلَمْتُکُمْ مِنْ حَقِّکُمْ شَیْئًا؟ قَالُوْا لَا، قَالَ: فَاِنَّہٗ فَضْلِیْ اُعْطِیْہِ مَنْ شِئْتُ۔ (بخاری کتاب الصلوٰۃ باب من ادرک رکعۃ من العصر قبل الغروب، بخاری کتاب الانبیاء)

حضرت ابوموسیٰؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں، یہودیوں اور عیسائیوں کی مثال ایسی ہے جیسے ایک آدمی نے کچھ لوگوں کو کام پر لگایا کہ وہ رات تک کام مکمل کریں، ان کو اس کام کی اتنی اُجرت دی جائے گی۔ انہوں نے آدھے دن تک کام کیا پھر تھک

کر کہنے لگے کہ بس، جتنا ہم نے کام کیا اتنی مزدوری ہمیں دے دو۔ چنانچہ وہ اپنی مزدوری لے کر چلے گئے۔ پھر اس نے اور لوگوں کو کام پر لگایا اور کہا کہ دن کے باقی حصے میں تم کام مکمل کرو تمہیں اتنی مزدوری ملے گی۔ انہوں نے عصر کے وقت تک کام کیا اور پھر تھک کر کام چھوڑ بیٹھے اور کہا سنبھالو اپنا کام، ہم آگے کام نہیں کریں گے چنانچہ وہ بھی مزدوری لے کر چلے گئے۔ پھر اس نے اور لوگوں کو کام پر لگایا۔ انہوں نے سورج ڈوبنے تک کام مکمل کرلیا اور اس وجہ سے پہلے دونوں گروہوں کے برابر ڈبل مزدوری کے مستحق قرار پائے (یہی حال یہودیوں، عیسائیوں اور مسلمانوں کی اپنی اپنی ذمہ داریوں کے نبھانے کا ہے۔) ایک اور روایت میں ہے اس پر یہودی اور عیسائی ناراض ہوگئے اور کہنے لگے ہم نے زیادہ کام کیا ہے اور مزدوری ہمیں تھوڑی ملی ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے انکو جواب دیا۔ جو تمہارا حق تھا اور تم سے مقرر ہوا تھا، کیا میں نے اس سے کم تمہیں دیا ہے؟ انہوں نے کہا نہیں، وہ تو ہمیں پورا پورا حق ملا۔ اس پر خدا تعالیٰ نے ان کو کہا کہ جو زائد میں نے ان مسلمانوں کو دیا ہے وہ میرا فضل ہے (جو کام کے مکمل کرنے پر بطور انعام میں نے انہیں عطا کیا ہے۔ غرض اصل خوبی اور سرخروئی کام کرنا ہے۔ ادھورا کام چھوڑ دینا کسی تحسین کا مستحق نہیں بناتا۔)

۳۴۷ــــ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ لَا يَجْمَعُ اُمَّتِيْ، اَوْ قَالَ: اُمَّةَ مُحَمَّدٍ

عَلٰى ضَلَالَةٍ وَيَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ وَمَنْ شَذَّ شُذَّ اِلَى النَّارِ۔

(ترمذی کتاب الفتن باب فی لزوم الجماعة)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ میری امت کو ضلالت اور گمراہی پر جمع نہیں کریگا۔ اللہ تعالیٰ کی مدد جماعت کے ساتھ ہوا کرتی ہے جو شخص جماعت سے الگ ہوا وہ گویا آگ میں پھینکا گیا۔

۳۴۸۔ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍؓ قَالَ بَيْنَا اَنَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اَتَاهُ رَجُلٌ فَشَكَا اِلَيْهِ الْفَاقَةَ ثُمَّ جَاءَهُ اٰخَرُ فَشَكَا اِلَيْهِ قَطْعَ السَّبِيْلِ، فَقَالَ: يَا عَدِيُّ هَلْ رَأَيْتَ الْحِيْرَةَ؟ قُلْتُ: لَمْ اَرَهَا وَقَدْ اُنْبِئْتُ عَنْهَا، قَالَ: فَاِنْ طَالَتْ بِكَ حَيٰوةٌ لَتَرَيَنَّ الظَّعِيْنَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيْرَةِ حَتّٰى تَطُوْفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ، قُلْتُ فِيْمَا بَيْنِيْ وَبَيْنَ نَفْسِيْ فَاَيْنَ دُعَّارُ طَيِّئٍ الَّذِيْنَ قَدْ سَعَّرُوا الْبِلَادَ، وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيٰوةٌ لَتَفْتَحَنَّ كُنُوْزَ كِسْرٰى قُلْتُ كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ؟ قَالَ: كِسْرَى ابْنِ هُرْمُزَ، وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيٰوةٌ لَتَرَيَنَّ الرَّجُلَ يُخْرِجُ مِلْأَ كَفِّهٖ مِنْ ذَهَبٍ وَفِضَّةٍ يَطْلُبُ مَنْ يَّقْبَلُهٗ مِنْهُ فَلَا يَجِدُ اَحَدًا يَقْبَلُهٗ مِنْهُ وَلَيَلْقَيَنَّ اللّٰهَ اَحَدُكُمْ يَوْمَ يَلْقَاهُ وَلَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهٗ تُرْجُمَانٌ يُتَرْجِمُ فَيَقُوْلُ لَهٗ: اَلَمْ اَبْعَثْ اِلَيْكَ رَسُوْلًا فَيُبَلِّغَكَ؟ فَيَقُوْلُ: بَلٰى!

فَيَقُوْلُ: اَلَمْ اُعْطِكَ مَالاً وَ وَلَدًا وَاُفْضِلْ عَلَيْكَ؟ فَيَقُوْلُ: بَلٰى، فَيَنْظُرُ عَنْ يَمِيْنِهٖ فَلَا يَرٰى اِلَّا جَهَنَّمَ وَيَنْظُرُ عَنْ يَسَارِهٖ فَلَا يَرٰى اِلَّا جَهَنَّمَ۔

قَالَ عَدِيٌّ فَرَاَيْتُ الظَّعِيْنَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيْرَةِ حَتّٰى تَطُوْفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ تَعَالٰى وَكُنْتُ فِيْمَنِ افْتَتَحَ كُنُوْزَ كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ، وَلَئِنْ طَالَتْ بِكُمْ حَيٰوةٌ لَتَرَوُنَّ مَا قَالَ النَّبِيُّ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُخْرِجُ مِلْأَ كَفِّهٖ۔

(بخاری کتاب المناقب باب علامات النبوۃ وکتاب الزکوٰۃ)

حضرت عدی بن حاتمؓ بیان کرتے ہیں کہ اس اثناء میں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ آپؐ کے پاس ایک آدمی آیا۔ فاقہ اور ناداری کی شکایت کی۔ پھر ایک اور آدمی آیا اور اس نے راستے کی بدامنی اور رہزنی کی شکایت کی۔ اس پر حضورؐ نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ اے عدی! کیا تُو نے حیرہ دیکھا ہے۔ میں نے عرض کیا۔ دیکھا تو نہیں البتہ اس کے حالات سُنے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا اگر تیری عمر لمبی ہوئی تو تُو دیکھے گا کہ ایک پردہ نشین شتر سوار عورت حیرہ سے چلے گی، کعبہ کا طواف کریگی۔ اسے اللہ کے سوا کسی اور کا ڈر نہیں ہوگا۔ اس پر مَیں نے اپنے دِل میں کہا کہ قبیلہ طیّ کے ڈاکو جنہوں نے ملک میں بدامنی پھیلا رکھی ہے وہ کہاں جائیں گے۔ پھر آپ نے فرمایا۔ اگر تیری عمر لمبی ہوئی تو تُو کسریٰ کے خزانے فتح کرے گا۔ مَیں نے حیرت سے پوچھا حضورؐ! کسریٰ بن ہرمز؟ آپؐ نے فرمایا۔ ہاں کسریٰ بن

ہرمز۔ حضورؐ نے پھر فرمایا۔ اگر تیری عمر لمبی ہوئی تو تُو دیکھے گا کہ ایک آدمی سونا چاندی لئے نکلے گا اور اس تلاش میں ہوگا کہ کوئی اس کا یہ صدقہ قبول کرے۔ لیکن وہ کسی کو نہیں پائے گا یعنی سب کی احتیاج ختم ہوجائے گی اور کوئی اپنے آپ کو صدقے کا مستحق نہیں سمجھے گا۔ پھر آپؐ نے فرمایا۔ تم میں سے ہر ایک اللہ سے ملے گا۔ درمیان میں کوئی ترجمان نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اُسے کہے گا کیا میں نے تمہاری طرف اپنا رسول نہیں بھیجا تھا جس نے میرا پیغام تجھے پہنچایا۔ وہ انسان کہے گا۔ ہاں میرے اللہ! تُو نے بیشک اپنا رسول بھیجا۔ پھر اللہ تعالیٰ کہے گا کیا مَیں نے تجھے مال اور اولاد نہیں دی تھی، اور دوسرے فضل نہیں کئے تھے۔ وہ انسان کہے گا۔ ہاں میرے اللہ! یہ سب نعمتیں تُو نے مجھے دی تھیں۔ اس دوران وہ انسان دیکھے گا کہ اس کے دائیں بھی جہنم ہے اور بائیں بھی جہنم، اور وہ اس میں گھِر گیا ہے۔

عدی کہتے ہیں کہ میں نے بعد میں دیکھا واقعی پردہ نشین شتر سوار عورت حیرہ سے چلتی، کعبہ کا طواف کرتی۔ اللہ کے سوا اُسے کسی کا ڈر نہیں ہوتا تھا۔ اور مَیں بھی ان لوگوں میں شامل تھا جنہوں نے کسریٰ بن ہرمز کے خزانوں کو فتح کیا۔ اور اگر تم کو اللہ تعالیٰ نے زندگی دی تو وہ بھی دیکھ لوگے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان ہاتھ میں سونا لئے نکلے گا مگر کوئی بھی اسے قبول نہیں کرے گا۔

# نکاح اور شادی

# حُسنِ معاشرت اور اولاد کی تربیت

**۳۴۹ــــ** عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ أَنَّ نَفَرًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بَعْضُھُمْ: لَا أَتَزَوَّجُ وَ قَالَ بَعْضُھُمْ: اُصَلِّیْ وَلَا أَنَامُ وَقَالَ بَعْضُھُمْ: اَصُوْمُ وَ لَا اُفْطِرُ فَبَلَغَ ذٰلِکَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا بَالُ اَقْوَامٍ قَالُوْا کَذَا وَکَذَا! لٰکِنِّیْ اَصُوْمُ وَاُفْطِرُ وَ اُصَلِّیْ وَ أَنَامُ وَ أَتَزَوَّجُ النِّسَآءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ۔ (بخاری کتاب النکاح باب ترغیب فی النکاح)

حضرت انس رضؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ صحابہؓ نے ترکِ دنیا کا عہد کیا۔ کسی نے کہا میں شادی نہیں کروں گا۔ کسی نے کہا میں مسلسل نماز پڑھتا رہوں گا اور سونا چھوڑ دوں گا۔ کسی نے کہا میں روزے رکھتا چلا جاؤں گا، افطار نہیں کروں گا۔ جب یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی۔ تو آپؐ نے فرمایا۔ یہ کیسے لوگ ہیں جو اس اس طرح کہتے ہیں! میں تو روزہ بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور میں نے شادیاں بھی کی ہیں۔ پس جو شخص میری سنّت سے مُنہ موڑتا ہے وہ میرا نہیں ہے یعنی اس کا مجھ سے

کوئی تعلق نہیں۔

۳۵۰ــــ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: لَا صَرُوْرَۃَ فِی الْاِسْلَامِ۔

(ابو داؤد کتاب المناسک باب لا صرورۃ فی الاسلام)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام تجرّد کی زندگی کو پسند نہیں کرتا۔

۳۵۱ــــ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: تُنْکَحُ الْمَرْأَۃُ لِاَرْبَعٍ لِمَالِھَا وَ لِحَسَبِھَا وَ لِجَمَالِھَا وَلِدِیْنِھَا، فَاظْفُرْ بِذَاتِ الدِّیْنِ تَرِبَتْ یَدَاكَ۔ (بخاری کتاب النکاح باب الاکفاء فی الدین)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی عورت سے نکاح کرنے کی چار ہی بنیادیں ہوسکتی ہیں یا تو اس کے مال کی وجہ سے یا اس کے خاندان کی وجہ سے یا اس کے حُسن و جمال کی وجہ سے یا اسکی دینداری کی وجہ سے۔ لیکن تُو دیندار عورت کو ترجیح دے، اللہ تیرا بھلا کرے اور تجھے دیندار عورت حاصل ہو۔

۳۵۲ــــ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّمَا الدُّنْیَا مَتَاعٌ وَلَیْسَ مِنْ مَتَاعِ الدُّنْیَا شَیْئٌ اَفْضَلَ مِنَ الْمَرْأَۃِ الصَّالِحَۃِ۔

(ابن ماجہ ابواب النکاح باب افضل النساء)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ دنیا تو سامانِ زیست ہے اور نیک عورت سے بڑھ کر کوئی سامانِ زیست نہیں۔

۳۵۳ــــ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَزَوَّجُوْا الْوَدُوْدَ الْوَلُوْدَ فَاِنِّيْ مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْاُمَمَ۔

(ابوداؤد کتاب النکاح باب تزویج الابکار، نسائی)

حضرت معقل بن یسارؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا تم ایسی عورتوں سے شادی کرو جو محبت کرنا جانتی ہوں اور جن سے زیادہ اولاد پیدا ہو تاکہ میں کثرتِ افراد کی وجہ سے سابقہ امتوں پر فخر کرسکوں۔

۳۵۴ــــ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَيُّ النِّسَآءِ خَيْرٌ؟ قَالَ: اَلَّتِيْ تَسُرُّهُ اِذَا نَظَرَ وَ تُطِيْعُهُ اِذَا اَمَرَ وَلَا تُخَالِفُهُ فِيْ نَفْسِهَا وَ لَا مَالِهَا بِمَا يَكْرَهُ۔ (نسائی بیہقی فی شعب الایمان۔ مشکوٰۃ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کونسی عورت بطور رفیقۂ حیات بہتر ہے؟ آپؐ نے فرمایا وہ جس کی طرف دیکھنے سے طبیعت خوش ہو۔ مرد جس کام کے کرنے کیلئے کہے اُسے بجالائے اور جس بات کو اس کا خاوند ناپسند کرے

اس سے بچے۔

**۳۵۵**۔۔ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ خَطَبَ امْرَأَةً، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُنْظُرْ اِلَيْهَا فَاِنَّهُ اَحْرٰى اَنْ يُؤْدَمَ بَيْنَكُمَا۔

(ترمذی کتاب النکاح باب فی النظر الی المخطوبۃ)

حضرت مغیرہؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک جگہ منگنی کا پیغام دیا تو آپؐ نے فرمایا کہ اس لڑکی کو دیکھ لو کیونکہ اس طرح دیکھنے سے تمہارے اور اس کے درمیان موافقت اور اُلفت کا اِمکان زیادہ ہے۔

**۳۵۶**۔۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا خَطَبَ اَحَدُكُمُ الْمَرْأَةَ فَاِنِ اسْتَطَاعَ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى مَا يَدْعُوْهُ اِلٰى نِكَاحِهَا فَلْيَفْعَلْ ۔ قَالَ: فَخَطَبْتُ جَارِيَةً فَكُنْتُ أَتَخَبَّأُ لَهَا حَتّٰى رَأَيْتُ مِنْهَا مَا دَعَانِيْ اِلٰى نِكَاحِهَا وَتَزْوِيْجِهَا فَتَزَوَّجْتُهَا۔

(ابوداؤد کتاب النکاح باب الرجل ینظر الی المرأۃ وھو یرید تزویجھا)

حضرت جابر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی جب کسی جگہ رشتہ طے کرنا چاہے تو اگر ہو سکے تو پہلے اس لڑکی اور اسکی سیرت و عادت کے بارہ میں تحقیق کر لے حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ میں نے ایک جگہ رشتہ کرنا چاہا تو میں نے پہلے پوشیدہ طور پر اس کے بارہ میں معلومات حاصل کرلیں

اور پھر اس سے شادی کی۔

۳۵۷ــــ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَتَلَاحَقَ بِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عَلٰی نَاضِحٍ لَنَا قَدْ أَعْیَا فَلَا یَکَادُ یَسِیْرُ، فَقَالَ لِیْ مَا لِبَعِیْرِكَ؟ قَالَ: قُلْتُ عَیِیَ قَالَ: فَتَخَلَّفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَزَجَرَهُ وَدَعَا لَهُ فَمَا زَالَ بَیْنَ یَدَیِ الْإِبِلِ قُدَّامَهَا یَسِیْرُ فَقَالَ لِیْ کَیْفَ تَرٰی بَعِیْرَكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: بِخَیْرٍ قَدْ اَصَابَتْهُ بَرَکَتُكَ، قَالَ أَفَتَبِیْعُنِیْهِ قَالَ: فَاسْتَحْیَیْتُ وَلَمْ یَکُنْ لَنَا نَاضِحٌ غَیْرُهُ۔ قَالَ: فَقُلْتُ: نَعَمْ! قَالَ: فَبِعْنِیْهِ، فَبِعْتُهُ إِیَّاهُ عَلٰی اَنَّ لِیْ فَقَارَ ظَهْرِهٖ حَتّٰی اَبْلُغَ الْمَدِیْنَةَ۔ قَالَ: قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّیْ عَرُوْسٌ فَاسْتَأْذَنْتُهُ فَاَذِنَ لِیْ، فَتَقَدَّمْتُ النَّاسَ اِلَی الْمَدِیْنَةِ حَتّٰی اَتَیْتُ الْمَدِیْنَةَ فَلَقِیَنِیْ خَالِیْ فَسَأَلَنِیْ عَنِ الْبَعِیْرِ فَاَخْبَرْتُهُ بِمَا صَنَعْتُ فِیْهِ فَلَامَنِیْ، قَالَ: وَقَدْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِیْ حِیْنَ اسْتَأْذَنْتُهُ: هَلْ تَزَوَّجْتَ بِکْرًا اَمْ ثَیِّبًا فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ ثَیِّبًا۔ فَقَالَ: هَلَّا تَزَوَّجْتَ بِکْرًا تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! تُوُفِّیَ وَالِدِیْ أَوِ اسْتُشْهِدَ وَلِیْ اَخَوَاتٌ صِغَارٌ فَکَرِهْتُ اَنْ أَتَزَوَّجَ مِثْلَهُنَّ فَلَا تُؤَدِّبُهُنَّ وَلَا تَقُوْمُ عَلَیْهِنَّ فَتَزَوَّجْتُ ثَیِّبًا لِتَقُوْمَ عَلَیْهِنَّ وَتُؤَدِّبَهُنَّ قَالَ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ غَدَوْتُ عَلَيْهِ بِالْبَعِيْرِ فَاَعْطَانِىْ ثَمَنَهُ وَرَدَّهُ عَلَىَّ ۔ ( بخاری کتاب الجهاد باب استیذان الرجل الامام وقوله انما المومنون الذين آمنوا بالله ورسوله)

حضرت جابر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں تھا۔ حضورؐ میرے قریب تشریف لائے اور دریافت فرمایا کہ تمہارے اونٹ کو کیا ہوا جو چل نہیں رہا۔ میں نے عرض کیا حضور! یہ چلنے سے عاجز ہو چکا ہے۔ حضورؐ نے اسے ہانکنا شروع فرمایا اور ساتھ ساتھ دُعا بھی فرماتے رہے یہاں تک کہ یہ اُونٹ تیز چلنے لگا اس پر حضورؐ نے فرمایا اب تمہارا اونٹ کیسا ہے؟ میں نے عرض کیا حضور آپؐ کی برکت اور دُعا کے طفیل سے اب تیز چلنے لگا ہے۔ حضور نے فرمایا کیا تم اسے فروخت کرو گے؟ میرے پاس پانی لانے کیلئے اس اُونٹ کے علاوہ کوئی اور اُونٹ نہیں تھا لیکن میں نے شرما شرمی کہہ دیا کہ اس کو فروخت کروں گا۔ حضورؐ نے فرمایا۔ اچھا اسے میرے پاس فروخت کردو۔ میں نے اس اونٹ کو حضورؐ کے پاس اس شرط پر فروخت کردیا کہ مدینہ تک اس پر سوار ہو کر جاؤں گا۔ دورانِ سفر مَیں نے حضورؐ سے عرض کیا کہ حضور میری نئی نئی شادی ہوئی ہے مجھے مدینہ پہنچنے کی اجازت دیں۔ حضور نے مجھے اجازت دی اور میں دوسرے لوگوں سے پہلے مدینہ میں آگیا۔ راستہ میں مجھے میرے ماموں ملے انہوں نے اونٹ کے بارہ میں پوچھا کہ یہ مریل اونٹ اب تیز کس طرح چلنے

لگا۔ میں نے تمام واقعہ انہیں سنادیا (کہ حضورؐ نے اسے اس طرح اسکے لئے دعا کی حضورؐ کے پاس فروخت کرنے کا بھی ذکر سنایا) توماموں نے مجھے ملامت کی۔

حضورؐ سے جب مَیں نے اجازت مانگی تو حضورؐ نے مجھ سے پوچھا کہ تم نے شادی کنواری لڑکی سے کی ہے یا بیوہ عورت سے۔ مَیں عرض کیا حضور! بیوہ عورت سے شادی کی ہے۔ اس پر حضور نے فرمایا تم نے کسی کنواری لڑکی سے شادی کرنی تھی، وہ تم سے کھیلتی اور تم اس سے کھیلتے۔ میں نے عرض کیا۔ حضور! والد شہید ہوگئے اور پیچھے میرے لئے کئی چھوٹی چھوٹی بہنیں چھوڑ گئے ہیں۔ اس لئے میں نے پسند نہیں کیا کہ انہی جیسی مَیں بیوی گھر لے آؤں اور ان کی دیکھ بھال اور نگرانی کرنیوالا کوئی نہ ہو۔ جب حضورؐ مدینہ تشریف لائے۔ میں صبح صبح اُونٹ لے کر حاضر ہوا۔ حضورؐ نے مجھے اسکی قیمت بھی عطا فرمائی اور اُونٹ بھی (تحفتہً) دے دیا۔

**۳۵۸**۔۔۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا یَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلٰی خِطْبَةِ أَخِیْہِ حَتّٰی یَنْکِحَ اَوْیَتْرُكَ۔

(بخاری کتاب النکاح باب لا یخطب علی خطبة اخیہ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی آدمی اپنے بھائی کی منگنی کے پیغام پر پیغام نہ بھیجے جبتک

اس کا فیصلہ نہ ہو جائے کہ وہ نکاح کریگا یا اس رشتہ کو چھوڑ دے گا۔

۳۵۹ـــ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةَ الْحَاجَةِ يَعْنِى النِّكَاحَ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَسْتَهْدِيْهِ مَنْ يَّهْدِى اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِىَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ۔

ا ۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۔ (آل عمران: ۱۰۲)

ب ۔ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِىْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ۔ (النساء: ۲)

ج ۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ۔ (الاحزاب: ۷۱-۷۰)

(مسند الامام الاعظم کتاب النکاح)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے نکاح کے موقعہ پر اس طرح خطبۂ نکاح پڑھنا سکھایا ہے۔

کہ ہر قسم کی تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہی ہے سو ہم اسکی حمد کرتے ہیں اور اُسی سے مدد چاہتے ہیں اور اس سے بخشش مانگتے ہیں اور اس

سے ہدایت کے طلب گار ہیں کیونکہ جسے اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے اللہ گمراہ قرار دے اُسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔ اور ہم یہ گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور ہم یہ بھی گواہی دیتے ہیں کہ محمد اللہ کے بندے اور اُسکے رسول ہیں۔

اس کے بعد آپؐ نے ان آیات کے پڑھنے کی ہدایت فرمائی۔ جن کا ترجمہ یہ ہے کہ

الف ۔ اے ایمان دارو! اللہ کا تقویٰ اسکی تمام شرائط کے ساتھ اختیار کرو اور تم پر صرف ایسی حالت میں موت آئے کہ تم پورے فرمانبردار ہو (آل عمران : ۱۰۳)

ب ۔ اور اللہ کا تقویٰ (اس لئے بھی) اختیار کرو کہ اسکے ذریعے سے تم آپس میں ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور خصوصاً رشتہ داریوں (کے معاملہ) میں (تقویٰ سے کام لو) اللہ تم پر یقیناً نگران ہے۔ (النساء: ۲)

ج ۔ اے مومنو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور وہ بات کہو جو صاف اور واضح ہو پیچدار نہ ہو (بلکہ سچی اور سیدھی سادھی ہو اگر تم ایسا کرو گے تو) اللہ تمہارے اعمال درست اور بھلائی کا حامل بنا دیگا اور تمہارے گناہوں کو معاف کر دیگا اور جو شخص اللہ اور اُسکے رسول کی اطاعت کرے وہ بڑی کامیابی حاصل کرنیوالا اور فائز المرام ہے[1] (الاحزاب : ۷۱-۷۲)

---

[1] بعض دوسری روایات میں حمد و ثناء اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد مندرجہ ذیل

۳۶۰ــــ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَعْلِنُوْا هٰذَا النِّكَاحَ وَ اضْرِبُوْا عَلَيْهِ بِالْغِرْبَالِ۔

(ابن ماجۃ کتاب النکاح باب اعلان النکاح)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نکاح کا اچھی طرح اعلان کیا کرو۔ اور اس موقع پر چھانتی بجاؤ (یہ دَف کی قسم کا بجانے کا ایک آلہ ہے)

۳۶۱ــــ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا زَفَّتِ امْرَأَةً اِلٰى رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ! مَا كَانَ مَعَكُمْ لَهْوٌ فَاِنَّ الْاَنْصَارَ يُعْجِبُهُمُ اللَّهْوُ۔

(بخاری کتاب النکاح باب النسوۃ اللاتی یھدین المرأۃ الی زوجھا)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے ایک عورت کو دلہن بنا کر ایک انصاری کے گھر بھجوایا۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عائشہ! رخصتانے کے اس موقع پر تم نے گانے بجانے کا اہتمام کیوں نہیں کیا حالانکہ انصار شادی کے موقع پر گانے بجانے کو پسند کرتے ہیں۔ یعنی ہلکے پھلکے اچھے گانے اور ہنسی مذاق کا شریفانہ اہتمام شادی کے موقع پر پسندیدہ ہے یہ منع نہیں۔

---

آیات پڑھنے کی ہدایت ہے۔

سورۂ نساء آیت ۱-۲، سورۂ احزاب آیت ۷۱-۷۲، سورۂ حشر آیت ۱۹

۳۶۲ـــــ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ: اَنْکَحَتْ عَائِشَۃُ ذَاتَ قَرَابَۃٍ لَھَا مِنَ الْاَنْصَارِ، فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَھْدَیْتُمُ الْفَتَاۃَ؟ قَالُوْا: نَعَمْ! قَالَ: اَرْسَلْتُمْ مَعَھَا مَنْ یُغَنِّیْ؟ قَالَتْ: لَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْاَنْصَارَ قَوْمٌ فِیْھِمْ غَزَلٌ فَلَوْ بَعَثْتُمْ مَعَھَا مَنْ یَّقُوْلُ: اَتَیْنَاکُمْ اَتَیْنَاکُمْ فَحَیَّانَا وَحَیَّاکُمْ۔

(ابن ماجه ابواب النکاح باب الغناء والدف)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے کسی انصاری عزیزہ کی شادی کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اس کا علم ہوا تو آپؐ نے فرمایا کہ کچھ تحفے تحائف بھی بھجوائے ہیں عرض کیا کہ حضور بھجوائے ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا کیا گانے والیاں بھی بھیجی ہیں حضرت عائشہؓ نے کہا کہ نہیں۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انصار ایسے موقعوں پر گانے پسند کرتے ہیں تمہیں چاہیئے تھا کہ انہیں ایسی گانے والیاں بھیجتیں جو کہتیں اَتَیْنَاکُمْ اَتَیْنَاکُمْ فَحَیَّانَا وَحَیَّاکُمْ۔ یعنی ہم تمہارے ہاں آئے ہیں ہمیں خوش آمدید کہو

۳۶۳ـــــ عَنْ عَائِشَۃَ وَاُمِّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَتَا اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ نُجَھِّزَ فَاطِمَۃَ حَتّٰی نُدْخِلَھَا عَلٰی عَلِیٍّ فَعَمَدْنَا اِلَی الْبَیْتِ فَفَرَشْنَاہُ تُرَابًا لَیِّنًا مِنْ اِعْرَاضِ الْبَطْحَاءِ ثُمَّ حَشَوْنَا مِرْفَقَیْنِ لِیْفًا فَنَفَشْنَاہُ

بِاَيْدِيْنَا ثُمَّ اَطْعَمْنَا تَمْرًا وَ زَبِيْبًا وَسَقَيْنَا مَاءً عَذْبًا وَعَمَدْنَا اِلٰى عُوْدٍ فَعَرَضْنَاهُ فِيْ جَانِبِ الْبَيْتِ لِيُلْقٰى عَلَيْهِ الثَّوْبُ وَ يُعَلَّقُ عَلَيْهِ السِّقَاءُ فَمَا رَأَيْنَا عُرْسًا اَحْسَنَ مِنْ عُرْسِ فَاطِمَةَ۔

(ابن ماجه كتاب النكاح باب الوليمة)

حضرت عائشہؓ اور حضرت امّ سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے ہمیں حکم دیا کہ فاطمہ کو (رخصتی کی غرض سے) دُلہن کے طور پر تیار کرو۔ ہم نے اس کے کمرے کو لیپ پوت کر ٹھیک کیا۔ تکیہ اور گدّے نرم نرم کھجور کے چھلکوں کے تیار کئے۔ پھر ہم نے کھانے کے لئے کھجور اور کشمش اور پینے کے لئے میٹھے پانی کا انتظام کیا اور ہم نے کپڑے اور مشکیزہ لٹکانے کیلئے ایک لکڑی کونے میں گاڑی۔ اس طرح فاطمہ کی رخصتی سے بڑھ کر کوئی خوبصورت رخصتانہ ہم نے نہیں دیکھا۔

٣٦٤ــــ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأٰى عَلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَثَرَ صُفْرَةٍ قَالَ: مَا هٰذَا؟ قَالَ: اِنِّيْ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلٰى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ۔ قَالَ: بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ۔

(بخاری كتاب النكاح باب كيف يدعى للمتزوّج)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے عبدالرحمٰن بن عوفؓ پر زرد رنگ کا نشان دیکھا تو آپؐ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ گٹھلی بھر سونا مہر میں رکھ کر میں نے ایک عورت سے

شادی کی ہے۔ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ مبارک کرے، ولیمہ بھی کرو چاہے ایک بکری ذبح کر لو۔

۳۶۵۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ: شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِیْمَۃِ یُدْعٰی لَھَا الْاَغْنِیَاءُ وَ یُتْرَکُ الْفُقَرَاءُ وَ مَنْ لَّمْ یُجِبِ الدَّعْوَۃَ فَقَدْ عَصَی اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ

( مسلم کتاب النکاح باب الامر باجابۃ الداعی الی دعوۃ و بخاری )

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شادی کی بدترین دعوت وہ ہے جس میں امراء کو بلایا جائے اور غرباء کو چھوڑ دیا جائے۔ اور جو شادی کی دعوت کو قبول نہ کرے وہ اللہ اور اس کے رسول کا نافرمان ہے۔

۳۶۶۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اَکْمَلُ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَانًا اَحْسَنُھُمْ خُلُقًا وَخِیَارُکُمْ خِیَارُکُمْ لِنِسَائِکُمْ۔

( ترمذی کتاب النکاح باب حق المرأۃ علی زوجھا )

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مومنوں میں سے ایمان کے لحاظ سے کامل ترین مومن وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہیں۔ اور تم میں سے خُلق کے لحاظ سے بہترین وہ ہے جو اپنی عورتوں سے بہترین اور مثالی سلوک کرتا ہے۔

۳۶۷۔ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ، وَغُلَامٌ اَسْوَدُ يُقَالُ لَهُ اَنْجَشَةُ يَحْدُوْ، فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: يَا اَنْجَشَةُ! رُوَيْدَكَ سَوْقًا بِالْقَوَارِيْرِ۔

(مسلم کتاب الفضائل باب فی رحمة النبیؐ للنساء)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں جا رہے تھے اور ایک سیاہ رنگ کا غلام جس کا نام اَنجشہ تھا حُدی خوانی کر رہا تھا اور اس وجہ سے اونٹ تیز چلنے لگتے تھے۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا اے اَنجشہ! ذرا ٹھہر کر اور آہستہ حُدی خوانی کرو تاکہ اونٹ تیز نہ چلیں کیونکہ اونٹوں پر شیشے اور آبگینے ہیں یعنی نازک مزاج عورتیں سوار ہیں کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ گھبرانے لگیں اور ان کا نازک دل خوف محسوس کرے

۳۶۸ـــ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْفَلَهٗ مِنْ عُسْفَانَ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ وَقَدْ اَرْدَفَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ فَعَثَرَتْ نَاقَتُهٗ فَصُرِعَا جَمِيْعًا فَاقْتَحَمَ اَبُوْطَلْحَةَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! جَعَلَنِيَ اللّٰهُ فِدَاكَ، قَالَ: عَلَيْكَ الْمَرْاَةَ فَقَلَبَ ثَوْبًا عَلٰى وَجْهِهٖ وَ اَتَاهَا فَاَلْقَاهَا عَلَيْهَا وَاَصْلَحَ لَهُمَا مَرْكَبَهُمَا فَرَكِبَا۔ (بخاری کتاب الجہاد والسیر باب ما یقول اذا رجع من الغزو)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ عسفان سے واپسی کے وقت ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ حضورؐ کے پیچھے

اونٹنی پر حضرت صفیہ بیٹھی ہوئی تھیں۔ اونٹنی کے ٹھوکر کھانے کی وجہ سے دونوں گر پڑے۔ ابوطلحہ حضورؐ کو سہارا دینے کیلئے لپکے۔ حضورؐ نے فرمایا۔ عورت کا خیال کرو۔ ابوطلحہ یہ سن کر منہ پر کپڑا ڈال کر حضرت صفیہ کے پاس آئے اور ان پر کپڑا ڈال دیا۔ پھر ان دونوں کے لئے سواری کو درست کیا۔ حضورؐ اور حضرت صفیہ اس پر سوار ہو گئے۔

۳۶۹ــــ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلّٰى وَ اَيْقَظَ امْرَأَتَهٗ فَاِنْ اَبَتْ نَضَحَ فِیْ وَجْهِهَا الْمَآءَ رَحِمَ اللّٰهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ وَ اَيْقَظَتْ زَوْجَهَا فَاِنْ اَبٰى نَضَحَتْ فِیْ وَجْهِهِ الْمَآءَ۔

(ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب قیام اللیل)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اللہ تعالیٰ رحم کرے اس شخص پر جو رات کو اُٹھے، نماز پڑھے اور اپنی بیوی کو اٹھائے، اگر وہ اُٹھنے میں پس وپیش کرے تو اس کے منہ پر پانی چھڑکے تاکہ وہ اُٹھ کھڑی ہو۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ رحم کرے اس عورت پر جو رات کو اُٹھی، نماز پڑھی اور اپنے میاں کو جگایا۔ اگر اس نے اُٹھنے میں پس وپیش کیا تو اس کے چہرے پر پانی چھڑکا تاکہ وہ اُٹھ کھڑا ہو۔

۳۷۰ــــ وَ فَدَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ

اَسْمَاءُ بِنْتُ يَزِيْدَ الْاَنْصَارِيَّةُ مَبْعُوْثَةً مِنْ مُؤْتَمِرِ نِسَائٍ
كَانَ قَدْ عَقَدَ فَقَالَتْ: بِاَبِيْ اَنْتَ وَ اُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَنَا
وَافِدَةُ النِّسَاءِ اِلَيْكَ، اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ بَعَثَكَ اِلَى الرِّجَالِ
وَالنِّسَاءِ كَافَّةً، اِنَّا مَعْشَرَ النِّسَاءِ مَحْصُوْرَاتٌ مَقْصُوْرَاتٌ
قَوَاعِدُ بُيُوْتِكُمْ وَحَامِلَاتُ اَوْلَادِكُمْ وَ اِنَّكُمْ مَعْشَرَ الرِّجَالِ
فُضِّلْتُمْ عَلَيْنَا بِالْجُمُعِ وَالْجَمَاعَاتِ وَشُهُوْدِ الْجَنَائِزِ وَالْحَجِّ بَعْدَ الْحَجِّ
وَاَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ الْجِهَادِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاِنْ
اَحَدُكُمْ اِذَا خَرَجَ حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا اَوْ مُجَاهِدًا حَفَظْنَا لَكُمْ
اَوْلَادَكُمْ وَ اَمْوَالَكُمْ وَ غَزَلْنَا اَثْوَابَكُمْ وَ رَبَّيْنَا اَوْلَادَكُمْ
اَفَنُشَارِكُكُمْ فِيْ هٰذَا الْاَجْرِ وَالْخَيْرِ فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ اِلٰى اَصْحَابِهٖ
بِوَجْهِهٖ كُلِّهٖ ثُمَّ قَالَ: هَلْ سَمِعْتُمْ مَسْأَلَةَ امْرَأَةٍ قَطُّ
اَحْسَنَ مِنْ مَسْأَلَتِهَا فِيْ اَمْرِ دِيْنِهَا ؟ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ!
مَا ظَنَنَّا اَنَّ امْرَأَةً تَهْتَدِيْ اِلٰى مِثْلِ هٰذَا۔ فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ اِلَيْهَا
فَقَالَ: اِفْهَمِيْ اَيَّتُهَا الْمَرْأَةُ! وَاَعْلِمِيْ مَنْ خَلْفَكِ مِنَ النِّسَاءِ
اَنَّ حُسْنَ تَبَعُّلِ الْمَرْأَةِ لِزَوْجِهَا يَعْدِلُ ذٰلِكَ كُلَّهٗ۔

(اُسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ ص ۳۹۹ ج ۵ الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب ص ۲۳۷ ج ۴)

ایک دفعہ اسماء بنت یزید انصاری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں عورتوں کی نمائندہ بن کر آئیں اور عرض کیا حضور میرے ماں
باپ آپؐ پر فدا ہوں میں عورتوں کی طرف سے حضور کی خدمت میں حاضر

ہوئی ہوں ۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو مردوں اور عورتوں سب کی طرف مبعوث فرمایا ہے ۔ ہم عورتیں گھروں میں بند ہو کر رہ گئی ہیں اور مردوں کو یہ فضیلت اور موقعہ حاصل ہے کہ وہ نماز باجماعت، جمعہ اور دوسرے مواقع اجتماع میں شامل ہوتے ہیں، نماز جنازہ پڑھتے ہیں، حج کے بعد حج کرتے ہیں اور سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں اور جب آپ میں سے کوئی حج، عمرہ یا جہاد کی غرض سے جاتا ہے تو ہم عورتیں آپ کی اولاد اور آپ کے اموال کی حفاظت کرتی ہیں اور سُوت کات کر آپ کے کپڑے بُنتی ہیں، آپ کے بچوں کی دیکھ بھال اور اُنکی تعلیم و تربیت کی ذمہ داری بھی سنبھالے ہوئے ہیں۔ کیا مردوں کے ساتھ ہم ثواب میں برابر کی شریک ہو سکتی ہیں؟ جبکہ مرد اپنا فرض ادا کرتے ہیں اور ہم اپنی ذمہ داری نبھاتی ہیں ۔ حضورؐ اسماءؓ کی یہ باتیں سُن کر صحابہؓ کی طرف مُڑے اور انہیں مخاطب کر کے فرمایا کہ اس عورت سے زیادہ عمدگی کے ساتھ کوئی عورت اپنے مسئلہ اور کیس کو پیش کر سکتی ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا حضور ہمیں تو گمان بھی نہیں تھا کہ کوئی عورت اتنی عمدگی کے ساتھ اور اتنے اچھے پیرایہ میں اپنا مقدمہ پیش کر سکتی ہے ۔ پھر آپؐ اسماءؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے خاتون (محترم) اچھی طرح سمجھ لو اور جنکی تم نمائندہ بن کر آئی ہو اُن کو جا کر بتا دو کہ خاوند کے گھر کی عمدگی کے ساتھ دیکھ بھال کرنے والی اور اُسے اچھی طرح سنبھالنے والی عورت کو وہی ثواب اور اجر ملے گا جو اسکے خاوند کو اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے پر

ملتا ہے۔

۳۷۱۔ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَیُّمَا امْرَأَۃٍ مَاتَتْ وَ زَوْجُھَا رَاضٍ عَنْھَا دَخَلَتِ الْجَنَّۃَ۔ (ابن ماجہ کتاب النکاح باب حق الزوج علی المرأۃ)

حضرت امّ سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔جو عورت اس حالت میں فوت ہوئی کہ اس کا خاوند اس سے خوش اور راضی ہے تو وہ جنّت میں جائے گی۔

۳۷۲۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ، لَا یَحِلُّ لِلْمَرْأَۃِ اَنْ تَصُوْمَ وَ زَوْجُھَا شَاھِدٌ اِلَّا بِاِذْنِہٖ، وَلَا تَأْذَنَ فِیْ بَیْتِہٖ اِلَّا بِاِذْنِہٖ۔

(بخاری کتاب النکاح باب لا تاذن المرأۃ فی بیت زوجھا الا باذنہ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔خاوند کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر عورت نفلی روزے نہ رکھے اور نہ اسکی اجازت کے بغیر کسی کو گھر کے اندر نہ آنے دے۔

۳۷۳۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ کُنْتُ اٰمِرًا اَحَدًا اَنْ یَسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْأَۃَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِھَا۔

(ترمذی کتاب النکاح باب حق الزوج علی المرأۃ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا اگر میں کسی کو حکم دے سکتا کہ وہ کسی دوسرے کو سجدہ کرے تو عورت کو کہتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔

۳۷۴۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِسْتَوْصُوْا بِالنِّسَآءِ خَیْرًا، فَاِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ وَ اِنَّ اَعْوَجَ مَا فِی الضِّلْعِ اَعْلَاهُ، فَاِنْ ذَهَبْتَ تُقِیْمُهُ کَسَرْتَهُ وَاِنْ تَرَکْتَهُ لَمْ یَزَلْ اَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَآءِ، وَفِیْ رِوَایَةٍ: اَلْمَرْأَةُ کَالضِّلْعِ اِنْ اَقَمْتَهَا کَسَرْتَهَا وَاِنِ اسْتَمْتَعْتَ بِهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَفِیْهَا عِوَجٌ۔

(بخاری کتاب الانبیاء باب خلق آدم و ذریتہ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں کی بھلائی اور خیرخواہی کا خیال رکھو کیونکہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے یعنی اس میں پسلی کی طرح طبعی ٹیڑھاپن ہے، پسلی کے اوپر کے حصہ میں زیادہ کجی ہوتی ہے اگر تم اسکو سیدھا کرنے کی کوشش کروگے تو اسے توڑ دوگے۔ اگر تم اسے اس کے حال پر ہی رہنے دوگے تو اس کا جو فائدہ ہے وہ تمہیں حاصل ہوتا رہے گا۔ پس عورتوں سے نرمی کا سلوک کرو اور اس بارہ میں میری نصیحت مانو

ایک اور روایت میں ہے کہ عورت پسلی کی طرح ہے اگر تم اس کو سیدھا کرنے کی کوشش کروگے تو اسے توڑ دوگے۔ لیکن اگر اس کے ٹیڑھے پن کے باوجود اس سے فائدہ اُٹھانے کی کوشش کروگے تو

فائدہ اٹھالو گے۔

۳۷۵ــــ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَفْرَكْ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً اِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقاً رَضِیَ مِنْهَا آخَرَ۔

(مسلم کتاب النکاح باب الوصیۃ بالنساء)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کو اپنی مومنہ بیوی سے نفرت اور بغض نہیں رکھنا چاہیئے اگر اسکی ایک بات اُسے ناپسند ہے تو دوسری بات پسندیدہ ہوسکتی ہے (یعنی اگر اس کی کچھ باتیں ناپسندیدہ ہیں تو کچھ اچھی بھی ہوں گی۔ ہمیشہ اچھی باتوں پر تمہاری نظر رہنی چاہیئے۔)

۳۷۶ــــ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قُلْتُ ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ!مَا حَقُّ زَوْجَةِ اَحَدِنَا عَلَيْهِ ؟ قَالَ: اَنْ تُطْعِمَهَا اِذَ طَعِمْتَ وَ تَكْسُوَهَا اِذَا اكْتَسَيْتَ وَلَاتَضْرِبَ الْوَجْهَ وَلَا تُقَبِّحَ وَلَا تَهْجُرَ اِلَّا فِی الْبَيْتِ۔

(ابوداؤد کتاب النکاح باب فی حق المراۃ علیٰ زوجھا)

حضرت معاویہ بن حیدہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی۔ اے اللہ کے رسول! بیوی کا حق خاوند پر کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا جو تُو کھاتا ہے اس کو بھی کھلا، جو تُو پہنتا ہے اس کو بھی پہنا۔ اس کے چہرے پر نہ مار اور نہ اس کو بدصورت بنا۔

(اس کی کسی غلطی کی وجہ سے سبق سکھانے کیلئے) اگر تجھے اس سے الگ رہنا پڑے تو گھر میں ہی ایسا کر یعنی گھر سے اُسے نہ نکال۔

۳۷۷ــــ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اُرِیْتُ النَّارَ فَاِذَا اَکْثَرُ اَھْلِھَا النِّسَاءُ یَکْفُرْنَ، قِیْلَ: اَیَکْفُرْنَ بِاللّٰہِ؟ قَالَ یَکْفُرْنَ الْعَشِیْرَ وَیَکْفُرْنَ الْاِحْسَانَ لَوْ اَحْسَنْتَ اِلٰی اِحْدٰھُنَّ الدَّھْرَ ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَیْئًا قَالَتْ: مَا رَأَیْتُ مِنْكَ خَیْرًا قَطُّ۔

(بخاری کتاب الایمان باب کفران العشیر وکفر دون کفر فیہ)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے آگ دکھائی گئی ہے۔ میں نے اسمیں اکثر عورتوں کو مبتلا پایا۔ کیونکہ وہ کفر کا ارتکاب کرتی ہیں۔ عرض کیا گیا، کیا وہ اللہ کا انکار کرتی ہیں؟ آپؐ نے فرمایا۔ نہیں، بلکہ احسان ناشناسی کی مرتکب ہوتی ہیں اگر ساری عمر احسان کیا جائے اور پھر کوئی بات خلافِ طبیعت وہ دیکھیں تو چیخ اُٹھتی ہیں کہ میں نے تجھ سے کبھی بھلائی نہیں دیکھی (مقصد یہ ہے کہ ناشکرگزاری کی عادت کی وجہ سے گھر کا سکون غارت ہوجاتا ہے۔ لڑائی جھگڑے کی راہیں کھلتی رہتی ہیں۔ عورتوں کو اس سے بچنا چاہیئے اور جس میں ایسی عادت ہو اُسے ترک کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔)

۳۷۸ــــ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اَبْغَضُ الْحَلَالِ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ الطَّلَاقُ۔

(ابوداؤد کتاب الطلاق باب فی کراھیۃ الطلاق وابن ماجہ)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حلال اور جائز باتوں میں سے اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ مبغوض اور ناپسندیدہ بات طلاق ہے گو ضرورت کی بناء پر اس کی اجازت تو ہے لیکن ہے خدا کو سخت ناپسند۔

۳۷۹۔ عَنْ عَائِشَةَ ؓ قَالَتْ: كَانَ النَّاسُ وَالرَّجُلُ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ مَا شَاءَ اَنْ يُطَلِّقَهَا وَهِيَ امْرَأَتُهُ اِذَا ارْتَجَعَهَا وَهِيَ فِي الْعِدَّةِ وَ اِنْ طَلَّقَهَا مِائَةَ مَرَّةٍ اَوْ اَكْثَرَ حَتّٰى قَالَ رَجُلٌ لِامْرَأَتِهِ: وَاللّٰهِ لَا اُطَلِّقُكِ فَتَبِيْنِيْ مِنِّيْ وَلَا اٰوِيْكِ اَبَدًا قَالَتْ: وَكَيْفَ ذَاكَ؟ قَالَ: اُطَلِّقُكِ فَكُلَّمَا هَمَّتْ عِدَّتُكِ اَنْ تَنْقَضِيَ رَاجَعْتُكِ فَذَهَبَتِ الْمَرْأَةُ حَتّٰى دَخَلَتْ عَلٰى عَائِشَةَ فَاَخْبَرَتْهَا فَسَكَتَتْ عَائِشَةُ حَتّٰى جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَتْهُ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى نَزَلَ الْقُرْاٰنُ : اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَاِمْسَاكٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌ بِاِحْسَانٍ قَالَتْ عَائِشَةُ فَاسْتَاْنَفَ النَّاسُ الطَّلَاقَ مُسْتَقْبِلًا مَنْ كَانَ طَلَّقَ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ طَلَّقَ۔

(ترمذی کتاب الطلاق ۔ مستدرک للحاکم ص۲۷۹)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ (زمانۂ جاہلیت میں) لوگوں

میں رواج تھا کہ ایک شخص اپنی بیوی کو جتنی بار چاہتا طلاق دے سکتا تھا کیونکہ طلاق دیکر عدّت کے اندر رجوع کر لیتا اور بعض اوقات تو سَو سَو بار بلکہ اس سے بھی زیادہ دفعہ طلاق دیتا اور پھر رجوع کر لیتا۔ ایک شخص نے ایک بار اپنی بیوی سے کہا کہ نہ میں تجھے اس طرح طلاق دوں گا کہ تُو مجھ سے آزاد ہوجائے اور نہ تجھے اپنے گھر بساؤں گا۔ عورت نے پوچھا، وہ کس طرح؟ اس نے کہا کہ اس طرح کہ تجھے طلاق دوں گا اور جب تمہاری عدّت ختم ہونے لگے گی تو رجوع کر لوں گا اور اسی طرح کرتا رہوں گا۔ وہ عورت حضرت عائشہؓ کے پاس گئی اور اپنے خاوند کی اس زیادتی کا انکے پاس ذکر کیا۔ حضرت عائشہ خاموش رہیں کوئی جواب نہ دیا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لائے تو حضرت عائشہؓ نے آپؐ کے پاس اس عورت کی اس مشکل کا ذکر کیا۔ آپؐ نے بھی کوئی جواب نہ دیا تھوڑا عرصہ ہی گزرا تھا کہ قرآن کریم کی یہ آیات نازل ہوئیں کہ آئندہ اسطرح دو مرتبہ طلاق دی جاسکتی ہے (یعنی پہلی طلاق کے بعد مرد عدّت کے اندر رجوع کرسکتا ہے اور عدّت گزرنے کے بعد باہمی رضامندی سے اس عورت سے نکاح کرسکتا ہے اگر رجوع یا نکاح کے بعد اس نے پھر طلاق دیدی تو اُسے یہی اختیار حاصل ہوگا یعنی عدّت کے اندر رجوع کر سکے گا اور عدّت گزرنے کے بعد باہمی رضامندی سے نکاح کر سکے گا اگر اس نے اس دوسرے رجوع یا نکاح کے بعد پھر اس نے طلاق دیدی تو پھر نہ وہ رجوع

کر سکے گا اور نہ اس عورت سے نکاح کر سکے گا البتّہ اگر عدّت گزرنے کے بعد وہ عورت کسی اور سے شادی کرلے اور دوسرا مرد باہمی نباہ نہ ہو سکنے کی وجہ سے اُسے طلاق دیدے تو پھر اگر پہلا مرد چاہے تو عورت کو رضامند کرکے اس سے تیسری بار شادی کرلے۔(گویا طلاق اور رجوع کے اختیار کو محدود کردیا گیا اور اس طرح جاہلیت کے اس بُرے رواج کو ختم کرکے ظالم خاوند سے عورت کی آزادی کی راہ آسان کردی) چنانچہ اس قانون کے نازل ہونے کے بعد مسلمان اس ہدایت کی پابندی کرنے لگے اور جن لوگوں نے اس طرح طلاق دی ہوئی تھی وہ اس ظلم وزیادتی سے باز آگئے۔

۳۸۰ــــ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ جَارِیَۃً بِکْرًا اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَتْ اَنَّ اَبَاھَا زَوَّجَھَا وَھِیَ کَارِھَۃٌ، فَخَیَّرَھَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

(ابوداؤد باب فی البکر یزوجھا ابوھا ولا یشارھا)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک کنواری لڑکی آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلّم کے پاس آئی اور بیان کیا کہ اس کے والد نے اُسکی شادی کی ہے اور یہ شادی اُسے ناپسند ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے اُسے اختیار دیا کہ وہ چاہے تو اس نکاح کو قائم رکھے اور اگر چاہے تو اسے ردّ کردے۔

۳۸۱ــــ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ امْرَأَۃً تُوُفِّیَ

عَنْهَا زَوْجُهَا وَلَهَا مِنْهُ وَلَدٌ، فَخَطَبَهَا عَمٌّ وَلَدِهَا إِلَى أَبِيْهَا، فَقَالَتْ زَوِّجْنِيْهِ فَأَبٰى وَزَوَّجَهَا مِنْ غَيْرِهِ بِغَيْرِ رِضًى مِنْهَا فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَسَأَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ: نَعَمْ! زَوَّجْتُهَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْ عَمِّ وَلَدِهَا، فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَزَوَّجَهَا مِنْ عَمِّ وَلَدِهَا۔ (مسند الامام الاعظم کتاب النکاح ص۱۳۳)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت کا خاوند فوت ہوگیا اس کا اس سے ایک بچہ بھی تھا۔ بچہ کے چچا نے عورت کے والد سے اس بیوہ کا رشتہ مانگا۔ عورت نے بھی رضامندی کا اظہار کیا لیکن لڑکی کے والد نے اُسکا رشتہ اسکی رضامندی کے بغیر کسی اور جگہ کردیا۔ اس پر وہ لڑکی حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور شکایت کی۔ حضورؐ نے اسکے والد کو بلاکر دریافت کیا۔ اس کے والد نے کہا کہ اسکے دیور سے بہتر آدمی کے ساتھ میں نے اسکا رشتہ کیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلّم نے باپ کے کئے ہوئے رشتہ کو توڑ کر بچّے کے چچے یعنی عورت کے دیور سے اسکا رشتہ کردیا۔ (یعنی شادی کے معاملہ میں لڑکی کی پسند اور اسکی مرضی کو بھی مدّنظر رکھنا چاہیئے۔)

۳۸۲۔۔۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَتٰى أَهْلَهُ قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ، وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا

فَقُضِیَ بَیْنَھُمَا وَلَدٌ لَمْ یَضُرَّہُ۔

(بخاری کتاب الدعوات باب ما یقول اذا اتی اھلہ، مسلم)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر تم میں سے کوئی اپنی بیوی سے مباشرت کرتے وقت یہ دُعا مانگے :اللہ کے نام کے ساتھ، اے میرے اللہ ہمیں شیطان سے بچا اور اس بچے کو بھی شیطان سے محفوظ رکھ جو تو ہمیں عطا کرے۔ اگر ان کے لئے کوئی بچہ مقدر ہوا تو شیطان کے شر سے محفوظ رہے گا۔

۳۸۳۔۔۔ عَنْ سَمُرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: کُلُّ غُلَامٍ مُرْتَھَنٌ بِعَقِیْقَتِہٖ تُذْبَحُ عَنْہُ یَوْمَ السَّابِعِ وَ یُحْلَقُ رَاْسُہٗ وَیُسَمّٰی وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَمِیْطُوْا عَنْہُ الْاَذٰی۔ (ابن ماجہ ابواب الذبائح باب العقیقہ)

حضرت سمرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر بچہ اپنے عقیقہ کا پابند ہے یعنی پیدائش کے بعد اسے روحانی اور جسمانی آزار سے بچانا ضروری ہے اس لئے پیدائش کے ساتویں روز اس کی طرف سے قربانی ذبح کی جائے اور اسکا سر مونڈھا جائے اور اس کا نام رکھا جائے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ اس نوزائیدہ سے اس کی آلائش دُور کرو۔

۳۸۴۔۔۔ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: تُدْعَوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِأَسْمَائِکُمْ

وَأَسْمَاءِ آبَائِكُمْ فَأَحْسِنُوْا أَسْمَائَكُمْ۔

(ابوداؤد کتاب الادب باب فی تغییر الاسماء، مشکوۃ باب الاسامی ص۴۰۸)

حضرت ابو درداء بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن تمہیں تمہارے ناموں اور تمہارے باپ دادوں کے ناموں کے ذریعہ بلایا جائے گا۔ اس لئے اچھے نام رکھا کرو۔

۳۸۵۔ عَنْ اَبِيْ وَهْبٍ الْجُشَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَسَمَّوْا بِاَسْمَاءِ الْاَنْبِيَاءِ، وَاَحَبُّ الْاَسْمَاءِ اِلَى اللّٰهِ عَبْدُ اللّٰهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَاَصْدَقُهَا حَارِثٌ وَهَمَامٌ وَاَقْبَحُهَا حَرْبٌ وَمُرَّةٌ۔ (ابوداؤد کتاب الادب باب تغییر الاسماء)

حضرت ابو وہب جشمی رضؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انبیاء علیہ السلام کے ناموں جیسے اپنے بچوں کے نام رکھو۔ اور عبداللہ اور عبدالرحمٰن نام اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہیں اور حارث اور ہمام بھی اچھے اور سچائی کے قریب نام ہیں لیکن حرب اور مُرّہ (انکے معنی لڑائی اور تلخی ہونے کی وجہ سے) بُرے نام ہیں۔

۳۸۶۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُغَيِّرُ الاِسْمَ الْقَبِيْحَ۔

(ترمذی ابواب الاداب باب ماجاء فی تغییر الاسماء، ومشکوۃ ص۴۰۸)

حضرت عائشہ رضؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

بُرے نام کو تبدیل کر دیا کرتے تھے۔

۳۸۷ــــ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ أَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ مَوْلُوْدٍ اِلَّا یُوْلَدُ عَلَی الْفِطْرَۃِ فَاَبَوَاہُ یُھَوِّدَانِہٖ وَیُنَصِّرَانِہٖ وَیُمَجِّسَانِہٖ کَمَا تُنْتِجُ الْبَھِیْمَۃُ بَھِیْمَۃً جَمْعَاءَ ھَلْ تُحِسُّوْنَ فِیْھَا مِنْ جَدْعَاءَ

(مسلم کتاب القدر باب معنی کل مولود یولد علی الفطر)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ ہر بچہ فطرتِ اسلامی پر پیدا ہوتا ہے۔ پھر اس کے ماں باپ اُسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بناتے ہیں یعنی قریبی ماحول سے بچّے کا ذہن متاثر ہوتا ہے جیسے جانور کا بچّہ صحیح سالم پیدا ہوتا ہے، کیا تمہیں اُن میں کوئی کان کٹا نظر آتا ہے؟ یعنی بعد میں لوگ اسکا کان کاٹتے ہیں اور اُسے عیب دار بنا دیتے ہیں۔

۳۸۸ــــ عَنْ اَیُّوْبَ بْنِ مُوْسٰی عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدَہٗ مِنْ نَحْلٍ اَفْضَلَ مِنْ اَدَبٍ حَسَنٍ۔

(ترمذی ابواب البر والصلۃ باب فی ادب الولد)

حضرت ایوّب اپنے والد اور پھر اپنے دادا کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھی تربیت سے بڑھ کر کوئی بہترین اعلیٰ تحفہ نہیں جو باپ اپنی اولاد کو دے سکتا ہے

۳۸۹ـــ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَکْرِمُوْا اَوْلَادَکُمْ وَاَحْسِنُوْا اَدَبَھُمْ

(ابن ماجه ابواب الادب باب بر الوالد)

حضرت انس بن مالک رضؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بچوں سے عزت کے ساتھ پیش آؤ اور ان کی اچھی تربیت کرو۔

۳۹۰ـــ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ: مَا رَأَیْتُ اَحَدًا کَانَ اَشْبَہَ سَمْتًا وَّ ھَدْیًا وَّ دَلًّا، وَ فِیْ رِوَایَۃٍ، حَدِیْثًا وَ کَلَامًا بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ فَاطِمَۃَ کَانَتْ اِذَا دَخَلَتْ عَلَیْہِ قَامَ اِلَیْھَا فَاَخَذَ بِیَدِھَا فَقَبَّلَھَا وَاَجْلَسَھَا فِیْ مَجْلِسِہٖ وَکَانَ اِذَا دَخَلَ عَلَیْھَا قَامَتْ اِلَیْہِ فَاَخَذَتْ بِیَدِہٖ فَقَبَّلَتْہُ وَ اَجْلَسَتْہُ فِیْ مَجْلِسِھَا۔ (ابو داؤد کتاب الادب باب فی القیام)

حضرت عائشہ رضؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے فاطمہ رضؓ سے بڑھ کر شکل و صورت، چال ڈھال اور گفتگو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ کسی اور کو نہیں دیکھا۔ فاطمہ رضؓ جب کبھی حضورؐ سے ملنے آتیں تو حضورؐ ان کے لئے کھڑے ہو جاتے انکے ہاتھ کو پکڑ کر چومتے۔ اپنے بیٹھنے کی جگہ پر بٹھاتے۔ اسی طرح جب حضورؐ ملنے کیلئے فاطمہ رضؓ کے یہاں تشریف لے جاتے تو وہ کھڑی ہو جاتیں۔ حضورؐ کے دستِ مبارک کو بوسہ دیتیں اور اپنی خاص بیٹھنے کی جگہ پر حضورؐ کو بٹھاتیں۔

۳۹۱۔ عَنْ ثَوْبَانَ بْنِ بُجْدُدَ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَفْضَلُ دِيْنَارٍ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ دِيْنَارٌ يُنْفِقُهٗ عَلٰى عِيَالِهٖ وَدِيْنَارٌ يُنْفِقُهٗ عَلٰى دَابَّتِهٖ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ دِيْنَارٌ يُنْفِقُهٗ عَلٰى اَصْحَابِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔ (مسلم کتاب الزکوٰۃ باب فضل النفقۃ علی العیال والمملوک)

حضرت ثوبانؓ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام تھے بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین پیسہ، جو انسان خرچ کرتا ہے، وہ ہے جو وہ اپنے اہل وعیال پر خرچ کرتا ہے یا اللہ کی راہ میں پالے جانیوالے جانور کو کھلانے پلانے پر خرچ کرتا ہے یا اللہ تعالیٰ کی راہ میں جو جہاد میں اسکے شریک کار ہیں ان پر خرچ کرتا ہے

۳۹۲۔ عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلٰى اَفْضَلِ الصَّدَقَةِ اِبْنَتُكَ مَرْدُوْدَةٌ اِلَيْكَ لَيْسَ لَهَا كَاسِبٌ غَيْرُكَ۔

(ابن ماجہ ابواب الادب بابُ برّالوالد والاحسان الی البنات)

حضرت سراقہ بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں بہترین صدقہ کے بارہ میں نہ بتاؤں؟ تمہاری مُطلّقہ یا بیوہ بیٹی جس کا تمہارے سوا اور کوئی کمانے والا نہ ہو، کی ضروریات کا خیال رکھنا بہترین صدقہ ہے۔

۳۹۴۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: جَاءَتْنِيْ مِسْكِيْنَةٌ

تَحْمِلُ ابْنَتَيْنِ لَهَا فَاَطْعَمْتُهَا ثَلَاثَ تَمَرَاتٍ فَاَعْطَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا تَمْرَةً وَّ رَفَعَتْ اِلٰى فِيْهَا تَمْرَةً لِتَاْكُلَهَا فَاسْتَطْعَمَتْهَا ابْنَتَاهَا فَشَقَّتِ التَّمْرَةَ الَّتِيْ كَانَتْ تُرِيْدُ اَنْ تَاْكُلَهَا بَيْنَهُمَا فَاَعْجَبَنِيْ شَاْنُهَا فَذَكَرْتُ الَّذِيْ صَنَعَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَوْجَبَ لَهَا بِهَا الْجَنَّةَ اَوْ اَعْتَقَهَا بِهَا مِنَ النَّارِ۔ (بخاری کتاب الزکوٰۃ باب اتقوا النّار ولو بشق تمرۃٍ)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ ایک غریب عورت میرے پاس آئی جس نے اپنی دو بچیاں اٹھا رکھی تھیں۔ میں نے اسکو تین کھجوریں دیں۔ اُسنے دونوں بیٹیوں کو ایک ایک کھجور دیدی اور ایک کھجور اپنے مُنہ میں ڈالنے لگی لیکن یہ کھجور بھی اسکی بیٹیوں نے اس سے مانگ لی اس پر اس نے اسکے دو حصّے کئے اور ایک حصّہ ایک کو اور دوسرا دوسری لڑکی کو دیدیا۔ مجھے اس کے مادرانہ پیار پر تعجّب ہوا اور میں نے اسکا ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم سے کیا آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اسکے اس فعل کی وجہ سے اس کے لئے جنّت واجب کردی یا یہ فرمایا کہ اس شفقت کی وجہ سے اُسے آگ سے بچا لیا۔

---

## ماں باپ کی خدمت اور صلہ رحمی

۳۹۴ــــ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ!

مَنْ اَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ صَحَابَتِیْ ؟ قَالَ : اُمُّكَ ۔ قَالَ ثُمَّ مَنْ ؟ قَالَ : اُمُّكَ ۔ قَالَ ثُمَّ مَنْ ؟ قَالَ: اُمُّكَ۔ قَالَ ثُمَّ مَنْ ؟ قَالَ : اَبُوْكَ ۔ وَ فِیْ رِوَایَةٍ، یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَنْ اَحَقُّ بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ ؟ قَالَ : اُمُّكَ۔ ثُمَّ اُمُّكَ ثُمَّ اُمُّكَ ثُمَّ اَبُوْكَ ثُمَّ اَدْنَاكَ اَدْنَاكَ ۔

( بخاری کتاب الادب باب من احق الناس بحسن الصحبة و مسلم )

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ لوگوں میں سے میرے حُسنِ سلوک کا کون زیادہ مستحق ہے ؟ آپؐ نے فرمایا ۔تیری ماں ۔ پھر اس نے پوچھا پھر کون ؟ آپؐ نے فرمایا۔ تیری ماں ۔ اس نے پوچھا پھر کون ؟ آپؐ نے فرمایا ۔تیری ماں۔ اس نے چوتھی بار پوچھا ۔ پھر کون ؟ آپؐ نے فرمایا ۔ ماں کے بعد تیرا باپ تیرے حُسنِ سلوک کا زیادہ مستحق ہے ۔پھر درجہ بدرجہ قریبی رشتہ دار ۔

**۳۹۵**ــــ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : رَغِمَ اَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُ، قِیْلَ مَنْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: مَنْ اَدْرَكَ اَبَوَیْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ اَحَدَهُمَا اَوْ كِلَیْهِمَا فَلَمْ یَدْخُلِ الْجَنَّةَ ۔

( مسلم کتاب البر والصلة باب رغم انف من ادرك ابويه )

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا مٹی میں ملے اس کی ناک! مٹی میں ملے اس کی ناک (یہ الفاظ آپؐ نے تین دفعہ دہرائے) یعنی ایسا شخص قابلِ مذمّت اور بدقسمت ہے لوگوں نے عرض کیا حضور! کونسا شخص؟ آپؐ نے فرمایا۔ وہ شخص جس نے اپنے بوڑھے ماں باپ کو پایا اور پھر انکی خدمت کر کے جنّت میں داخل نہ ہو سکا۔

۳۹۶۔ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ لَحْمًا بِالْجِعِرَّانَةِ اِذْ اَقْبَلَتِ امْرَأَةٌ حَتّٰى دَنَتْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَسَطَ رِدَاءَهُ فَجَلَسَتْ فَقُلْتُ: مَنْ هِيَ؟ فَقَالُوْا هِيَ اُمُّهُ الَّتِيْ اَرْضَعَتْهُ۔

(ابو داؤد کتاب الادب باب فی برالوالدین)

حضرت ابوطفیلؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام جعرانہ میں دیکھا۔ آپؐ گوشت تقسیم فرما رہے تھے اس دوران ایک عورت آئی تو حضورؐ نے اسکے لئے اپنی چادر بچھا دی اور وہ عورت اس پر بیٹھ گئی۔ میں نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ خاتون کون ہے جس کی حضور اس قدر عزّت افزائی فرما رہے ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ حضورؐ کی رضاعی والدہ ہیں۔

۳۹۷۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ مِنْ اَبَرِّ الْبِرِّ صِلَةَ الرَّجُلِ

اَهْلَ وُدِّ اَبِيْهِ بَعْدَ اَنْ يُوَلِّيَ۔

(مسلم کتاب البرّ والصلۃ والاداب باب صلۃ اصدقاء الاب والام ونحوھا)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کی بہترین نیکی یہ ہے کہ اپنے والد کے دوستوں کے ساتھ حُسنِ سلوک کرے۔ جبکہ اسکا والد فوت ہوچکا ہو یا کسی اور جگہ چلا گیا ہو۔

۳۹۸۔ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: حَقُّ كَبِيْرِ الْاِخْوَةِ عَلٰى صَغِيْرِهِمْ كَحَقِّ الْوَالِدِ عَلٰى وَلَدِهٖ۔

(مراسیل ابی داؤد باب فی برّ الوالدین ص۱۹)

حضرت سعید بن عاصؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا بڑے بھائی کا حق اپنے چھوٹے بھائیوں پر اس طرح کا ہے جس طرح والد کا حق اپنے بچوں پر (یعنی بڑا بھائی چھوٹے بھائی کے لئے بمنزلہ باپ کے ہے اس لئے اسکا ادب واحترام بھی واجب ہے۔

۳۹۹۔ عَنْ اَبِيْ اُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَ نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ سَلَمَةَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هَلْ بَقِيَ مِنْ بِرِّ أَبَوَيَّ شَيْءٌ أَبَرُّهُمَا بِهٖ بَعْدَ مَوْتِهِمَا؟ قَالَ: نَعَمْ اَلصَّلٰوةُ عَلَيْهِمَا وَالْاِسْتِغْفَارُ لَهُمَا وَ اِنْفَاذُ عَهْدِهِمَا مِنْ بَعْدِهِمَا

وَصِلَةُ الرَّحِمِ الَّتِیْ لَا تُوْصَلُ اِلَّا بِهِمَا وَ اِکْرَامُ صَدِیْقِهِمَا۔

(ابوداؤد کتاب الادب باب فی برّ الوالدین)

حضرت ابواُسید الساعدیؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ بنی سلمہ کا ایک شخص حاضر ہوا اور پوچھنے لگا کہ یا رسول اللہ والدین کی وفات کے بعد کوئی ایسی نیکی ہے جو میں ان کیلئے کر سکوں؟ آپؐ نے فرمایا۔ہاں کیوں نہیں۔تم ان کے لئے دعائیں کرو، ان کے لئے بخشش طلب کرو، انہوں نے جو وعدے کسی سے کر رکھے تھے انہیں پورا کرو۔ انکے عزیز و اقارب سے اسی طرح صلہ رحمی اور حُسنِ سلوک کرو جس طرح وہ اپنی زندگی میں ان کے ساتھ کیا کرتے تھے اور انکے دوستوں کے ساتھ عزّت و اکرام کے ساتھ پیش آؤ۔

۴۰۰ــــ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَرَّهُ اَنْ یُمَدَّ لَهٗ فِیْ عُمْرِهٖ وَیُزَادَ فِیْ رِزْقِهٖ فَلْیَبَرَّ وَالِدَیْهِ وَلْیَصِلْ رَحِمَهٗ۔

(مسند احمد ص۲۶۶ ج۳)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔جس شخص کی خواہش ہو کہ اسکی عمر لمبی ہو اور رزق میں فراوانی ہو تو اس کو چاہیئے کہ اپنے والدین سے حُسنِ سلوک کرے (اور اپنے عزیز و اقارب کے ساتھ بنا کر رکھے) اور صلہ رحمی کی عادت

ڈالے۔

۴۰۱۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: مَنْ سَرَّہٗ أَنْ یُبْسَطَ عَلَیْہِ رِزْقُہٗ اَوْ یُنْسَأَ فِیْ اَثَرِہٖ فَلْیَصِلْ رَحِمَہٗ۔

(مسلم کتاب البرّ والصلۃ باب صلۃ الرحمۃ)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سُنا کہ جو شخص رزق کی فراخی چاہتا ہے یا خواہش رکھتا ہے کہ اسکی عمر اور ذکرِ خیر زیادہ ہو اُسے صلہ رحمی کا خُلق اختیار کرنا چاہیئے یعنی اپنے رشتہ داروں سے بنا کر رکھنی چاہیئے۔

۴۰۲۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! اِنَّ لِیْ قَرَابَۃً اَصِلُھُمْ وَیَقْطَعُوْنِیْ وَ اُحْسِنُ اِلَیْھِمْ وَیُسِیْئُوْنَ اِلَیَّ وَ اَحْلُمُ عَنْھُمْ وَ یَجْھَلُوْنَ عَلَیَّ۔ فَقَالَ: لَئِنْ کُنْتَ کَمَا قُلْتَ فَکَاَنَّمَا تُسِفُّھُمُ الْمَلَّ وَلَا یَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللّٰہِ ظَھِیْرٌ عَلَیْھِمْ مَا دُمْتَ عَلٰی ذٰلِكَ۔

(مسلم کتاب البرّ والصلۃ باب صلۃ الرحم و تحریم قطیعتھا)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! میرے ایسے رشتہ دار ہیں کہ اگر میں ان سے صلہ رحمی کروں اور بنا کر رکھوں تو وہ مجھ سے قطع تعلق کرتے ہیں۔ اگر حُسنِ سلوک کروں تو بدسلوکی سے

پیش آتے ہیں اور اگر میں ان کے حق میں بُردباری سے کام لوں تو وُہ میرے خلاف جہالت یعنی اشتعال انگیزی کا رویّہ اختیار کرتے ہیں۔ آپؐ نے یہ سُن کر فرمایا۔ جیسا تُو نے کہا ہے اگر تُو ایسا ہی ہے تو تُو ان کے مُنہ میں مٹّی ڈالتا ہے۔ یعنی تیرا ہاتھ اُوپر ہے تیرا احسان اُن پر ہے اور جب تک تو اس حالت میں ہے اُن کے خلاف اللہ تعالیٰ تیری مدد کرتا رہے گا۔

**۴۰۳۔** عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : جَآءَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعُوْدُنِیْ عَامَ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ مِنْ وَجَعٍ اشْتَدَّ بِیْ فَقُلْتُ : یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! اِنِّیْ قَدْ بَلَغَ بِیْ مِنَ الْوَجَعِ مَا تَرٰی وَاَنَا ذُوْمَالٍ وَلَا یَرِثُنِیْ اِلَّا ابْنَۃٌ لِیْ اَفَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثَیْ مَالِیْ ؟ قَالَ : لَا، قُلْتُ فَالشَّطْرُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ؟ فَقَالَ : لَا، قُلْتُ : فَالثُّلُثُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ؟ قَالَ : اَلثُّلُثُ وَالثُّلُثُ کَثِیْرٌ اَوْ کَبِیْرٌ اِنَّکَ اَنْ تَذَرَ وَرَثَتَکَ اَغْنِیَآءَ خَیْرٌ مِّنْ اَنْ تَذَرَھُمْ عَالَۃً یَتَکَفَّفُوْنَ النَّاسَ، وَاِنَّکَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَۃً تَبْتَغِیْ بِھَا وَجْہَ اللّٰہِ اِلَّا اُجِرْتَ عَلَیْھَا حَتّٰی اللُّقْمَۃَ تَجْعَلُھَا فِیْ فِیْ امْرَاَتِکَ قَالَ: فَقُلْتُ : یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! اُخَلَّفُ بَعْدَ اَصْحَابِیْ ؟ قَالَ اِنَّکَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَبْتَغِیْ بِہٖ وَجْہَ اللّٰہِ اِلَّا ازْدَدْتَ بِہٖ دَرَجَۃً وَرِفْعَۃً، وَلَعَلَّکَ اَنْ تُخَلَّفَ حَتّٰی یَنْتَفِعَ بِکَ اَقْوَامٌ وَیُضَرَّ بِکَ اٰخَرُوْنَ۔ اَللّٰھُمَّ اَمْضِ لِاَصْحَابِیْ ھِجْرَتَھُمْ وَلَا

تَرُدَّهُمْ عَلٰی اَعْقَابِهِمْ لٰکِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ يَرْثِيْ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ مَاتَ بِمَکَّةَ۔

( بخاری کتاب الفرائض باب میراث البنات ، و مسلم )

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ بیان کرتے ہیں کہ حجۃ الوداع کے سال مکہ میں مَیں بیمار پڑ گیا ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لئے تشریف لائے ۔ مَیں نے حضورؐ کی خدمت میں اپنی بیماری کی شدّت کا ذکر کرتے ہوئے عرض کیا کہ میرے پاس کافی مال ہے اور ایک بیٹی کے سوا میرا کوئی قریبی وارث نہیں ۔ کیا مَیں اپنی جائیداد کا دو تہائی حصّہ صدقہ کردوں ؟ حضورؐ نے فرمایا نہیں ۔ اس پر میں نے درخواست کی کہ آدھا حصّہ ؟ آپؐ نے فرمایا ۔ نہیں ۔ پھر میں نے عرض کیا کہ تیسرے حصّہ کی اجازت دی جائے تو آپؐ نے فرمایا ۔ ہاں ، جائیداد کے تیسرے حصّہ کی اجازت ہے اور اصل میں تو یہ تیسرا حصّہ بھی زیادہ ہی ہے کیونکہ اپنے وارثوں کو خوشحال اور فارغ البال چھوڑ جانا اس بات سے بہتر ہے کہ وہ تنگدست اور پائی پائی کے محتاج ہوں اور لوگوں سے مانگتے پھریں تم جو بھی خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر خرچ کروگے ۔ وہ اپنے رشتہ دار وارثوں پر ہو یا دوسرے غرباء اور مساکین پر ۔ اللہ تعالیٰ اس کا ثواب تمہیں ضرور دے گا ۔ یہاں تک کہ اگر تو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی غرض سے اپنی بیوی کے منہ میں لقمہ بھی ڈالے تو اس کا بھی ثواب ملے گا ۔ اس قسم کی گفتگو کے بعد میں نے حسرت کے رنگ میں عرض کیا کہ شاید میری یہ بیماری جان لیوا ثابت

ہو اور میں یہیں مکہ میں دفن کیا جاؤں اور اپنے دوسرے ساتھیوں کیساتھ واپس مدینہ نہ جاسکوں۔ اور اس طرح میری ہجرت نامکمل رہ جائے اور اس کا پورا ثواب حاصل نہ کرسکوں۔ اس پر آپؐ نے فرمایا۔ ثواب میں تم ہرگز پیچھے نہیں رہو گے۔ جو کام تم خدا تعالیٰ کی خاطر کرو گے۔ اسکی وجہ سے ثواب اور رفعت ضرور حاصل کرو گے اور شاید ظاہری لحاظ سے بھی تم پیچھے نہ رہو۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کیا بعید ہے کہ وہ تمہیں شفاء دیدے اور تم ہمارے ساتھ مدینہ واپس جاؤ اور مختلف اقوام کو تم سے فائدہ پہنچے اور تیرے مقابل پر آنیوالے نقصان اُٹھائیں اور ناکامی کا منہ دیکھیں۔ (حضورؐ کی یہ پیشگوئی حرف بحرف صحیح ثابت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے انکو شفا دی۔ پھر قادسیہ کے ہیرو بننے اور ایران فتح کرنے کی توفیق بخشی)۔ اسی گفتگو کے تسلسل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا فرمائی کہ اے میرے خدا! تو میرے صحابہؓ کی ہجرت کے مقصد کو پورا فرما۔ یعنی وہ مدینہ کے ہی ہو رہیں۔ ایسا نہ ہو کہ جس جگہ کو چھوڑ کر گئے تھے وہیں پچھلے قدم لوٹ آئیں۔ اے سعدؓ! تیری تو مجھے فکر نہیں افسوس تو سعد بن خولہ کا ہے کہ وہ یہیں مکہ میں فوت ہو گئے اور واپس مدینہ نہ جاسکے

۴۰۴ — عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ، وَخَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَمَنْ يَّسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ۔

(بخاری کتاب الزکوٰۃ باب لا صدقة الا عن ظهر غنى)

حضرت ابو ہریرہ رضؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اوپر والا ہاتھ (یعنی دینے والا) نیچے والے ہاتھ (یعنی لینے والے ہاتھ) سے بہتر ہے۔ صدقہ وخیرات میں پہل اس شخص سے کرو جس کی پرورش کے تم ذمہ دار ہو۔ بہترین صدقہ وہ ہے جو اپنی ضرورت کا خیال رکھ کر کیا جائے، یہ نہ ہو کہ آج اپنا مال صدقہ کر دے اور کل خود محتاج بن بیٹھے۔ اور جو سوال سے بچنے کی کوشش کریگا اللہ تعالےٰ اُسے اسکی توفیق عطا کریگا۔ اور جو غنا کا اظہار کرے گا اللہ تعالےٰ اُسے غنی بنادے گا۔

---

## ہر اہم کام میں مشورہ لینے، سوچ سمجھ کر قدم اٹھانے اور استخارہ کرنے کی ہدایت

۴۰۵ــــ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ۔

(ترمذی ابواب الاستیذان والاداب باب ان المستشار مؤتمن)

حضرت اُمِّ سلمہ رضؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، نے فرمایا جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہوتا ہے۔ یعنی مشورہ میں

دیانتداری اور خلوص ہونا چاہیئے۔

۴۰۶۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِی الْھَیْثَمِ بْنِ التَّیِّھَانِ ھَلْ لَکَ خَادِمٌ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَاِذَا اَتَانَا سَبْیٌ فَأْتِنَا فَاُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِرَأْسَیْنِ فَاَتَاہُ اَبُو الْھَیْثَمِ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِخْتَرْ مِنْھُمَا۔ فَقَالَ: یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اخْتَرْلِیْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ خُذْ ھٰذَا فَاِنِّیْ رَاَیْتُہٗ یُصَلِّیْ وَاسْتَوْصِ بِہٖ مَعْرُوْفًا۔

(ترمذی ابواب الزھد باب ماجاء فی معیشۃ اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوالہیثم بن تیہان سے فرمایا کہ تمہارے پاس کوئی خادم ہے انہوں نے عرض کیا۔ نہیں۔ حضورؐ نے فرمایا جب میرے پاس کوئی قیدی آئے تو آنا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو قیدی آئے تو اس وقت ابوالہیثم حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضورؐ نے ان سے فرمایا کہ ان دو قیدیوں میں سے جو تمہیں پسند ہو وہ لے لو۔ ابوالہیثم نے عرض کیا حضورؐ میرے لئے آپؐ خود پسند فرماویں۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا۔ اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ۔ کہ جس سے مشورہ مانگا جائے اُسے امین ہونا چاہیئے یعنی وہ صحیح مشورہ دے۔ پھر ایک قیدی کی طرف اشارہ کرکے فرمایا یہ لے لو، یہ اچھا ہے میں نے اسے نماز پڑھتے ہوئے

دیکھا ہے اور پھر فرمایا اس سے اچھا سلوک کرنا۔

۴۰۷ــــ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَارَاَیْتُ اَحَدًا اَكْثَرَ مَشْوَرَةً لِاَصْحَابِهٖ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ (ترمذی ابواب فضائل الجهاد باب ماجاء فی المشورة)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کسی اور کو اپنے ساتھیوں سے مشورہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ (یعنی اہم معاملات میں آپ صحابہ سے مشورہ لیا کرتے تھے۔)

۴۰۸ــــ عَنِ ابْنِ غَنَمَ الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِیْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا: لَوِاجْتَمَعْتُمَا فِیْ مَشْوَرَةٍ مَاخَالَفْتُكُمَا۔

(مسند احمد بن حنبل ص۲۲۷ ج۴)

حضرت ابن الغنم الاشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک بار) حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ سے فرمایا جب تم دونوں کوئی متفقہ مشورہ دیتے ہو تو پھر میں اُسکے خلاف نہیں کرتا۔ یعنی متفقہ مشورہ کی قدر کرتا ہوں۔

۴۰۹ــــ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ اسْتَشَارَكَ فَاَشِرْهُ بِالرُّشْدِ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَقَدْ خُنْتَهٗ۔ (مسند الامام الاعظم کتاب الادب)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ اگر تم سے کوئی مشورہ مانگے تو اچھا مشورہ دو۔ اگر تم نے ایسا نہ کیا تو گویا تم نے خیانت سے کام لیا۔

۴۱۰ــــ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْصِنِیْ، قَالَ: خُذِ الْاَمْرَ بِالتَّدْبِیْرِ فَاِنْ رَأَیْتَ فِیْ عَاقِبَتِہٖ خَیْرًا فَامْضِہٖ وَاِنْ خِفْتَ غَیًّا فَاَمْسِکْ

(مشکوٰۃ باب الحذر والتأنی فی الامور)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم سے عرض کیا کہ مجھے کچھ نصیحت فرماویں۔ فرمایا جو کام کرو پہلے اس پر اچھی طرح غور و فکر کر لیا کرو۔ اگر تم سمجھو کہ بہتر اور فائدہ مند ہے تو کرو اور اگر سمجھو کہ اس کام کے کرنے میں گھاٹا اور نقصان ہے تو اس سے رُک جاؤ۔

۴۱۱ــــ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: یَا اَبَا ذَرٍّ! لَا عَقْلَ کَالتَّدْبِیْرِ وَلَا وَرْعَ کَالْکَفِّ وَلَا حَسَبَ کَحُسْنِ الْخُلُقِ۔

(بیہقی فی شعب الایمان بحوالہ مشکوٰۃ باب الحذر والتأنی فی الامور)

حضرت ابوذر غفاریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے مجھے فرمایا۔ ابوذر! اچھی تدبیر اور عمدہ سوچ سے بڑھ کر کوئی عقل والی بات نہیں۔ اور برائی سے بچنا اصل پرہیزگاری ہے اور حُسنِ خلق سے بڑھ

کر کوئی چیز محبوب بنانے والی نہیں۔

۴۱۲۔ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَةَ فِي الْاُمُوْرِ كُلِّهَا كَالسُّوْرَةِ مِنَ الْقُرْاٰنِ، يَقُوْلُ: اِذَا هَمَّ اَحَدُكُمْ بِالْاَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيْضَةِ، ثُمَّ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ، وَاَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ، اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ۔ اَوْقَالَ: فِيْ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَاٰجِلِهٖ فَاقْدُرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ۔ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ اَوْ قَالَ: فِيْ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ، وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدِرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ، ثُمَّ رَضِّنِيْ بِهٖ۔ قَالَ: وَيُسَمِّيْ حَاجَتَهٗ۔

(بخاری کتاب الدعوات باب الدعاء عند الاستخارۃ)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اہم امور میں استخارہ کا طریق اس طرح سکھایا کرتے تھے جیسے کوئی قرآن کا حصہ سکھا رہے ہوں۔ آپؐ فرماتے جب تم میں سے کوئی اہم کام کا ارادہ کرے تو دو۲ رکعت نفل پڑھے پھر آخر میں یہ دعا مانگے۔ اے اللہ! میں تجھ سے بھلائی کا طلبگار ہوں۔ تجھ سے طاقت و قدرت چاہتا ہوں۔ تیرے فضل عظیم کا سوالی

ہوں کیونکہ تُو ہر چیز پر قادر ہے میں قادر نہیں ۔ تُو ہر بات کو جانتا ہے، میں نہیں جانتا۔ تُو سارے علم رکھتا ہے اے میرے اللہ! اگر تیرے علم میں میرا یہ کام (کام کا نام لے سکتا ہے) میرے لئے دینی اور دنیوی ہر لحاظ سے اور انجام کے اعتبار سے بہتر ہے ۔ یا فرمایا یوں کہے کہ میری اب کی ضرورت اور بعد میں پیدا ہونیوالی ضرورت کے لحاظ سے بابرکت ہے تو یہ کام میرے لئے آسان کر دے اور پھر اسمیں میرے لئے برکت ڈال اور اگر تیرے علم میں یہ کام میری دینی اور معاشی حالت کے لحاظ سے اور انجامِ کار کے اعتبار سے مُضر ہے ۔ یا یوں فرمایا۔ اب کی ضرورت یا مستقبل کی ضرورت کے لحاظ سے میرے لئے مضر ہے تو اس کام کو نہ ہونے دے اور اس کے شر سے مجھے بچالے، اور میرے لئے خیر جہاں بھی ہو، وہ مقدّر فرما اور مجھے اس پر اطمینان بخش۔

---

# شہرت اور اس کے حقوق

۴۱۳ــــ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لِيَلِيَنِيْ مِنْكُمْ اُولُو الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ وَلَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ وَاِيَّاكُمْ وَهَيْشَاتِ الْاَسْوَاقِ۔

(ترمذی کتاب الصلوٰۃ باب ما جاء لیلنی منکم اولو الاحلام)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا تم میں سے صاحب فہم اور بڑی عمر والے افراد مجھ سے قریب رہا کریں، پھر درجہ بدرجہ عمر اور فہم ولے افراد۔ اور دیکھو آپس میں بُغض، کینہ اور اختلافات نہ کرو ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف ہوجائیگا (یعنی تم میں پھُوٹ پڑجائے گی) اور بازاروں میں شور و غوغا کرنے سے بچو۔

۴۱۴ــــ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : غَطُّوا الْاِنَاۤءَ، وَ اَوْكُوا السِّقَاۤءَ، وَ اَغْلِقُوا الْاَبْوَابَ، وَ اَطْفِئُوا السِّرَاجَ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَحُلُّ سِقَاۤءً، وَلَا يَفْتَحُ بَابًا، وَلَا يَكْشِفُ اِنَاۤءً۔ فَاِنْ لَمْ يَجِدْ اَحَدُكُمْ اِلَّا اَنْ يَعْرُضَ عَلٰى اِنَاۤئِهٖ عُوْدًا، وَ يَذْكُرَ اسْمَ اللّٰهِ فَلْيَفْعَلْ فَاِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلٰى اَهْلِ الْبَيْتِ بَيْتَهُمْ۔

(مسلم کتاب الاشربہ باب الامر بتغطیۃ الاناء۔)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا اپنے برتنوں کو ڈھانک کر رکھا کرو۔ مشکوں کا مُنہ بندھا رہے یعنی پینے کے پانی کو کھُلے منہ نہ رکھو۔ اپنے دروازے رات کو بند رکھو۔ دیا بُجھا کر سوو۔ اگر تم ایسا کروگے تو شیطان تمہاری مشک کا مُنہ کھول نہیں سکے گا۔ تمہارا دروازہ نہیں کھول سکے گا۔ برتن ننگا نہیں کرسکے گا یعنی تم ہر قسم کے نقصان سے بچ جاؤگے۔ اگر کسی کے پاس برتن ڈھانکنے کیلئے کوئی چیز نہ ہو تو برتن پر آڑے انداز میں لکڑی ہی رکھ دو اور ایسا کرتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام

لو یعنی بِسْمِ اللّٰہ پڑھو۔ دِیا جلتے رہنے سے یہ نقصان ہو سکتا ہے کہ گھر میں رہنے والے چوہے وغیرہ اسکی بتّی گھسیٹ لے جائیں اور اس طرح آگ لگ جائے۔

۴۱۵۔ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ قَالَ : اِیَّاکُمْ وَ الْجُلُوْسَ فِی الطُّرُقَاتِ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! مَالَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا بُدٌّ نَتَحَدَّثُ فِیْھَا۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : فَاِذَا اَبَیْتُمْ اِلَّا الْمَجْلِسَ فَاَعْطُوا الطَّرِیْقَ حَقَّہٗ، قَالُوْا: مَا حَقُّ الطَّرِیْقِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ؟ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَکَفُّ الْاَذٰی وَ رَدُّ السَّلَامِ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَ النَّھْیُ عَنِ الْمُنْکَرِ۔ (بخاری کتاب الاستیذان باب یاایھا الذین اٰمنوا لا تدخلوا بیوتًا)

حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم راستوں میں بیٹھنے سے بچو۔ صحابہؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! ہم وہاں بیٹھنے پر مجبور ہیں، اس کے بغیر چارہ نہیں، ہم ان جگہوں پر بیٹھ کر باتیں کرتے ہیں اور آپس میں مشورہ کرتے ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا جب تم وہاں بیٹھنے پر مجبور اور مُصر ہو تو پھر راستے کو اس کا حق دیا کرو۔ صحابہؓ نے عرض کیا۔ راستے کا حق کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا نظر نیچی رکھنا، دُکھ دینے سے بچنا، سلام کا جواب دینا، نیک بات کی تلقین کرنا اور بُری بات سے روکنا۔

۴۱۶۔ عَنْ اَبِیْ اُسَیْدٍ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ وَھُوَ خَارِجٌ مِنَ

الْمَسْجِدِ فَاخْتَلَطَ الرِّجَالُ مَعَ النِّسَاءِ فِی الطَّرِيْقِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنِّسَاءِ: اِسْتَاخِرْنَ فَاِنَّهٗ لَيْسَ لَكُنَّ اَنْ تَحْقُقْنَ الطَّرِيْقَ عَلَيْكُنَّ بِحَافَّاتِ الطَّرِيْقِ فَكَانَتِ الْمَرْأَةُ تَلْصَقُ بِالْجِدَارِ حَتّٰى اِنَّ ثَوْبَهَا لَيَتَعَلَّقُ بِالْجِدَارِ مِنْ لُصُوْقِهَا بِهٖ۔

(ابو داؤد کتاب الادب باب فی مشی النساء فی الطریق)

حضرت ابی اُسید انصاری رضؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد سے باہر جس وقت عورتیں گلی میں مردوں کے ساتھ مل کر بھیڑ کی شکل میں چل رہی تھیں یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ خواتین راستہ کے ایک طرف ہوکر یعنی فٹ پاتھ پر چلیں۔ یہ مناسب نہیں کہ وہ راستہ کی روک بن جائیں۔ ابواُسید بیان کرتے ہیں کہ اس کے بعد عورتیں سڑک کے ایک طرف ہوکر دیوار کے ساتھ ساتھ ہوکر چلا کرتیں۔ بعض اوقات تو وہ اسقدر دیوار کے ساتھ لگ کر چلتیں کہ ان کے کپڑے دیوار کے ساتھ اٹک اٹک جاتے

۴۱۷۔ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا اِلَّا كَانَ مَا اُكِلَ مِنْهُ لَهٗ صَدَقَةً، وَ مَا سُرِقَ مِنْهُ لَهٗ صَدَقَةً وَ لَا يَرْزَؤُهٗ اَحَدٌ اِلَّا كَانَ لَهٗ صَدَقَةٌ۔

(مسلم باب فضل الغرس والزرع و بخاری)

حضرت جابر رضؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مسلمان پھلدار درخت لگاتا ہے خواہ اس کا پھل کھایا جائے

یا چرایا جائے اس کے لگانے والے کو ثواب ملے گا اور وہ اسکی طرف سے صدقہ ہوگا۔ اسی طرح جو اسکی ٹہنیاں کاٹتا ہے اسکا بھی اسکو ثواب ملے گا اور اسکی طرف سے صدقہ ہوگا۔

۴۱۸ــــ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَغْرِسُ غَرْسًا اَوْ یَزْرَعُ زَرْعًا فَیَاکُلُ مِنْہُ اِنْسَانٌ اَوْطَیْرٌ اَوْ بَھِیْمَۃٌ اِلَّا کَانَتْ لَہٗ صَدَقَۃٌ

(ترمذی ابواب الاحکام باب فی فضل الغرس)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مسلمان درخت لگائے یا کھیتی کرے اور اس کے لگائے ہوئے درخت یا کھیتی کی پیداوار انسان پرندے یا جانور کھائیں تو یہ اس درخت لگانے یا کھیتی کرنیوالے شخص کی طرف سے صدقہ ہے۔

۴۱۹ــــ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَقَدْ رَاَیْتُ رَجُلًا یَتَقَلَّبُ فِی الْجَنَّۃِ فِیْ شَجَرَۃٍ قَطَعَھَا مِنْ ظَھْرِ الطَّرِیْقِ کَانَتْ تُؤْذِی الْمُسْلِمِیْنَ، وَ فِیْ رِوَایَۃٍ، مَرَّ رَجُلٌ بِغُصْنِ شَجَرَۃٍ عَلٰی ظَھْرِ طَرِیْقٍ فَقَالَ: وَ اللّٰہِ! لَاُنَحِّیَنَّ ھٰذَا عَنِ الْمُسْلِمِیْنَ لَا یُؤْذِیْھِمْ فَاُدْخِلَ الْجَنَّۃَ ۔ (مسلم کتاب البرّ والصدقۃ باب فضل ازالۃ الاذی عن الطریق)

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے ایک آدمی کو دیکھا جو جنت میں پھر رہا تھا۔ اس نے صرف

یہ نیکی کی تھی کہ ایک کانٹے دار درخت کو جس سے راہ گزرنے والے مسلمانوں کو تکلیف ہوتی تھی، راستے سے کاٹ دیا تھا۔ ایک اور روایت میں ہے کہ ایک آدمی نے راستہ میں ایک درخت کی لٹکی ہوئی ٹہنی دیکھی جس سے مسلمانوں کو گزرتے وقت تکلیف ہوتی تھی۔ اس نے کہا۔ خدا کی قسم! میں اس ٹہنی کو کاٹ کر پرے ہٹا دوں گا تاکہ مسلمانوں کو یہ تکلیف نہ دے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اس (کے اس فعل) کی قدر کی اور اس کو بخش دیا۔

۴۲۰۔ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا مَرَّ اَحَدُکُمْ فِیْ مَسْجِدِنَا اَوْ فِیْ سُوْقِنَا وَمَعَہٗ نَبْلٌ فَلْیُمْسِكْ عَلٰی نِصَالِھَا اَنْ تُصِیْبَ اَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔ (ابوداؤد کتاب الجہاد باب فی النبل یدخل فی المسجد)

حضرت ابوموسےٰ رضؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی ہماری مسجد یا بازار سے گزرے تو اپنے نیزہ کی اَنّی کو پکڑ لے ایسا نہ ہو کہ کسی مسلمان کو لگ جائے۔

۴۲۱۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَمْسَكَ کَلْبًا فَاِنَّہٗ یَنْقُصُ مِنْ عَمَلِہٖ کُلَّ یَوْمٍ قِیْرَاطٌ اِلَّا کَلْبَ حَرْثٍ اَوْ مَاشِیَۃٍ۔ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّمُسْلِمٍ: مَنِ اقْتَنٰی کَلْبًا لَیْسَ بِکَلْبِ صَیْدٍ وَلَا مَاشِیَۃٍ وَلَا اَرْضٍ فَاِنَّہٗ یَنْقُصُ مِنْ اَجْرِہٖ قِیْرَاطَانِ کُلَّ یَوْمٍ۔

(بخاری کتاب الحرث باب اقتناء الکلب للحرث۔ مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بلا ضرورت کتا رکھتا ہے ہر روز اسکے اعمال میں سے ایک قیراط کم ہوجاتا ہے۔ ہاں، انسان حسب ضرورت فصل یا ریوڑ وغیرہ کی رکھوالی کے لئے کتا رکھ سکتا ہے۔ مسلم کی روایت میں ہے کہ جو شخص شکاری کتے یا کھیتی اور مویشیوں کی رکھوالی کرنیوالے کتے کے سوا صرف شوقیہ کتا پالتا ہے اسکے ثواب میں سے ہر روز دو قیراط کم ہوجاتے ہیں۔

---

# پڑوس کے حقوق اور پڑوسی سے حسنِ سلوک

۴۲۲ — عَنِ ابْنِ عُمَرَؓ وَ عَائِشَةَؓ قَالَا : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ: مَا زَالَ جِبْرِیْلُ یُوْصِیْنِیْ بِالْجَارِ حَتّٰی ظَنَنْتُ اَنَّہٗ سَیُوَرِّثُہٗ ۔ (بخاری کتاب الادب باب الوصایا بالجار)

حضرت ابن عمرؓ اور حضرت عائشہ صدیقہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جبریلؑ ہمیشہ مجھے پڑوسی سے حسنِ سلوک کی تاکید کرتا آرہا ہے یہاں تک کہ مجھے خیال ہوا کہ کہیں وہ اُسے وارث ہی نہ بنادے۔

۴۲۳ — عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَجُلٌ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ: کَیْفَ لِیْ اَنْ اَعْلَمَ اِذَا

اَحْسَنْتُ اَوْ اِذَا اَسَأْتُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعْتَ جِیْرَانَکَ یَقُوْلُوْنَ: قَدْ اَحْسَنْتَ، فَقَدْ اَحْسَنْتَ وَ اِذَا سَمِعْتَھُمْ یَقُوْلُوْنَ: قَدْ أَسَأْتَ، فَقَدْ اَسَأْتَ۔

(ابن ماجه ابواب الزهد باب ثناء الحسن)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا مجھے کس طرح معلوم ہو کہ میں اچھا کر رہا ہوں یا بُرا کر رہا ہوں۔ حضورؐ نے فرمایا جب تم اپنے پڑوسیوں کو یہ کہتے ہوئے سُنو کہ تم بڑے اچھے ہو تو سمجھ لو کہ تمہارا طرزِ عمل اچھا ہے اور جب تم پڑوسیوں کو یہ کہتے سنو کہ تم بڑے بُرے ہو تو سمجھ لو کہ تمہارا رویّہ بُرا ہے۔

۴۲۴ــــ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍوؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: خَیْرُ الْاَصْحَابِ عِنْدَ اللّٰہِ خَیْرُھُمْ لِصَاحِبِہٖ وَخَیْرُ الْجِیْرَانِ عِنْدَ اللّٰہِ خَیْرُھُمْ لِجَارِہٖ۔

(ترمذی ابواب البرّ والصلة باب ماجاء فی الحق الجوار)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ساتھیوں میں سے وہ ساتھی اچھا ہے جو اپنے ساتھی کے لئے اچھا ہو۔ اور پڑوسیوں میں وہ پڑوسی بہترین ہے جو اپنے پڑوسی سے اچھا سلوک کرے۔

۴۲۵ــــ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا اَبَا ذَرٍّ! اِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً فَأَكْثِرْ مَآءَهَا وَتَعَاهَدْ جِيْرَانَكَ۔

( مسلم کتاب البر و الصلۃ باب الوصیۃ بالجار والاحسان الیہ )

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر! جب تم کبھی اچھا سالن پکاؤ تو اسکا شوربا کچھ زیادہ کر لیا کرو اور اپنے پڑوسی کا بھی خیال رکھو یعنی کسی نہ کسی پڑوسی کو بھی اس میں سے سالن بھجواؤ۔

۴۲۶۔ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا نِسَآءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ۔

( بخاری کتاب الادب باب لا تحقرن جارۃ لجارتہا )

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے مسلمان عورتو! کوئی عورت اپنی پڑوسن سے حقارت آمیز سلوک نہ کرے۔ اگر بکری کا ایک پایہ بھی بھیج سکتی ہو تو اسے بھیجنا چاہیئے۔ (اس میں شرم کی کوئی بات نہیں۔)

۴۲۷۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ، مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهٗ ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ

خَيْرًا اَوْ لِيَسْكُتْ ۔ (بخاری کتاب الادب باب من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے یعنی سچا مومن ہے وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ دے ۔ جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اپنے مہمان کا احترام کرے ۔ جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ بھلائی اور نیکی کی بات کہے یا پھر خاموش رہے۔

۴۲۸ــ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَاللّٰهِ لَا یُؤْمِنُ! وَاللّٰهِ لَا یُؤْمِنُ! وَاللّٰهِ لَا یُؤْمِنُ! قِیْلَ: مَنْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: الَّذِیْ لَا یَاْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ ۔ (بخاری کتاب الادب باب اثم من لا یأمن جارہ بوائقہ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خدا تعالیٰ کی قسم! وہ شخص مومن نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ کی قسم! وہ شخص مومن نہیں ہے ۔ خدا تعالیٰ کی قسم! وہ شخص مومن نہیں ہے۔ آپؐ سے پوچھا گیا ۔ یا رسول اللہ! کون مومن نہیں ہے؟ آپؐ نے فرمایا۔ وہ جس کا پڑوسی اسکی شرارتوں اور اس کے اچانک واروں سے محفوظ نہ ہو۔

۴۲۹ــ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَلْمُؤْمِنُ مِرْاٰةُ الْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنُ

اَخُو الْمُؤْمِنِ يَكُفُّ عَلَيْهِ ضَيْعَتَهُ وَ يَحُوطُهُ مِنْ وَّرَائِهِ۔

(ابوداؤد کتاب الادب باب فی النصیحۃ)

حضرت ابوہریرہ رضی بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن دوسرے مومن کے لئے آئینہ ہے یعنی اپنا آپ اس میں دیکھتا ہے۔ اور ایک مومن دوسرے مومن کا بھائی ہے۔ اپنے بھائی کا مال ومتاع ضائع کرنے سے بچو اور اسکی غیر حاضری میں اس کے مال کی دیکھ بھال کرو۔

---

# صفائی اور نظافت

۴۳۰ــــ عَنْ اَبِیْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ

(مسلم کتاب الطہارۃ باب فضل الوضوء)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: طہارت، پاکیزگی اور صاف ستھرا رہنا بھی ایمان کا ایک حصہ ہے۔

۴۳۱ــــ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا اَتٰی اَحَدُكُمْ بِطِیْبٍ فَلْیُصِبْ مِنْهُ۔

(مسند الامام الاعظم کتاب الادب ص۲۱۱)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہیں کوئی دوست بطور تحفہ خوشبو دے تو اسے قبول کرو اور اسے استعمال کرو۔

۴۳۲ــــ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اَلْفِطْرَةُ خَمْسٌ ۔ اَوْ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ : اَلْخِتَانُ، وَالِاسْتِحْدَادُ، وَ تَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ وَ نَتْفُ الْاِبْطِ وَقَصُّ الشَّارِبِ ۔ ( بخاری کتاب اللباس باب قص الشارب و مسلم )

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : پانچ باتیں فطرتِ انسانی میں رکھی گئی ہیں۔ ختنہ کرنا، زیرِ ناف بال لینا، ناخن اترونا، بغلوں کے بال لینا اور مونچھیں تراشنا۔

۴۳۳ــــ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : عَشْرٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَاِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ، وَالسِّوَاكُ وَاسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ، وَ قَصُّ الْاَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ، وَنَتْفُ الْاِبْطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ، وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ قَالَ الرَّاوِیْ : وَنَسِيْتُ الْعَاشِرَةَ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ الْمَضْمَضَةُ، قَالَ وَكِيْعٌ، وَهُوَ اَحَدُ رُوَاتِهٖ : اِنْتِقَاصُ الْمَاءِ يَعْنِی الِاسْتِنْجَاءَ۔

( مسلم کتاب الطہارت باب خصال الفطرۃ )

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دس باتیں فطرتِ انسانی میں داخل ہیں۔ مونچھیں تراشنا، داڑھی

رکھنا، مسواک کرنا، پانی سے ناک صاف کرنا، ناخن کٹوانا، انگلیوں کے پورے صاف رکھنا، بغلوں کے بال لینا، زیرِ ناف بال لینا، استنجا کرنا۔ راوی کہتا ہے کہ میں دسویں بات بھول گیا ہوں، شاید وہ (کھانے کے بعد) کُلّی کرنا ہے۔

۴۳۴ـــ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ ثَائِرُ الرَّاسِ وَاللِّحْیَۃِ فَاَشَارَ اِلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِیَدِہٖ کَاَنَّہٗ یَاْمُرُہٗ بِاِصْلَاحِ شَعْرِہٖ وَلِحْیَتِہٖ فَفَعَلَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اَلَیْسَ ھٰذَا خَیْرًا اَنْ یَّاْتِیَ اَحَدُکُمْ وَھُوَ ثَائِرُ الرَّاسِ کَاَنَّہٗ شَیْطَانٌ۔

(موطا امام مالک۔ جامع ماجاء فی الطعام والشراب واصلاح الشعر)

حضرت عطاء بن یسارؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن مسجد میں تشریف فرما تھے کہ ایک شخص پراگندہ بال اور بکھری داڑھی والا آیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اشارہ سے سمجھاتے ہوئے فرمایا کہ سر کے اور داڑھی کے بال درست کرو۔ جب وہ سر کے بال ٹھیک ٹھاک کر کے آیا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا کیا یہ بھلی شکل بہتر ہے یا یہ کہ انسان کے بال اس طرح بکھرے اور پراگندہ ہوں کہ شیطان اور بھوت لگے۔

# بیت الخلاء میں جانیکے متعلق ہدایات

۴۳۵ــ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ (بخاری کتاب الدعوات باب الدعاء عندالخلاء' بخاری کتاب الوضوء باب مَا یقول عندالخلاء)

حضرت انس بن مالک رضؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم جب بیت الخلاء جانے لگتے تو یہ دعا پڑھتے : اے میرے خدا میں تیری پناہ چاہتا ہوں، نقصان پہنچانے والے گندے خیالات اور جراثیم سے اور نقصان پہنچانے والی گندگیوں اور بیماریوں سے۔

۴۳۶ــ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْخَلَاءَ فَاَحْمِلُ اَنَا وَ غُلَامٌ اِدَاوَةً مِنْ مَّآءٍ وَعَنْزَةً يَسْتَنْجِىْ بِالْمَآءِ۔

(بخاری کتاب الوضوء باب حمل العنزة مع الماء فی الاستنجاء ص۲۷)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء جاتے تو مَیں اور ایک اور لڑکا پانی کا لوٹا اور آپؐ کی چھڑی اُٹھائے ہوتے۔ حضورؐ فراغت کے بعد پانی سے استنجا کرتے۔

۴۳۷ــ عَنْ اَبِىْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا اَتٰى اَحَدُكُمُ الْغَائِطَ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا يُوَلِّهَا ظَهْرَهٗ۔

(بخاری کتاب الوضوء باب لا تستقبل القبلۃ بغائط او بول)

حضرت ابو ایوب انصاری رضی بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی قضائے حاجت کے لئے بیٹھے تو نہ اپنا منہ قبلہ کی طرف کرے اور نہ اپنی پیٹھ۔

۴۳۸۔ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِتَّقُوا اللَّعَّانَيْنِ قَالُوْا: وَمَا اللَّعَّانَانِ؟ قَالَ: اَلَّذِیْ يَتَخَلّٰى فِیْ طَرِيْقِ النَّاسِ اَوْ ظِلِّهِمْ۔

(مسلم کتاب الطھارۃ باب النھی عن التخلی فی الطریق و الظلال)

حضرت ابوہریرہ رضی بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو لعنتی کاموں سے بچو۔ صحابہ رضی نے عرض کیا۔ لعنت کا مستحق بنانے والے وہ دو کام کون سے ہیں۔ آپ صلعم نے فرمایا۔ لوگوں کی گزرگاہ میں پاخانہ پھرنا یا ایسی سایہ دار جگہ میں پاخانہ کرنا جہاں لوگ آکر آرام کے لئے بیٹھتے ہوں۔

# سونے اور بیدار ہونے کے آداب

۴۳۹۔۔۔ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَوٰی اِلٰی فِرَاشِہٖ نَامَ عَلٰی شِقِّہِ الْاَیْمَنِ ثُمَّ قَالَ : اَللّٰھُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْکَ وَ وَجَّھْتُ وَجْھِیْ اِلَیْکَ، وَ فَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْکَ، وَاَلْجَأْتُ ظَھْرِیْ اِلَیْکَ، رَغْبَۃً وَ رَھْبَۃً اِلَیْکَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجٰی اِلاَّ اِلَیْکَ، اٰمَنْتُ بِکِتَابِکَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ، وَ نَبِیِّکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ۔ (بخاری کتاب الدعوات باب النوم علی الشق الأیمن)

حضرت براءؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر سونے کے لئے جاتے تو اپنے دائیں پہلو پر لیٹ کر یہ دُعا مانگتے۔ اے میرے اللہ! میں اپنے آپ کو تیرے حوالے کرتا ہوں، اپنی آبرو تیرے سپرد کرتا ہوں، اپنے سب معاملات تیرے حوالے کرتا ہوں اور تجھے اپنا سہارا بناتا ہوں۔ تیری طرف رغبت رکھتا ہوں اور تجھی سے ڈرتا ہوں۔ تیرے سوا کوئی جائے پناہ نہیں اور نہ ہی کوئی جائے نجات۔ میں تیری اس کتاب پر ایمان لاتا ہوں جو تُو نے اُتاری ہے اور تیرے اس نبی پر بھی ایمان لاتا ہوں جو تُو نے بھیجا ہے۔

۴۴۰۔۔۔ عَنْ حُذَیْفَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَہٗ مِنَ اللَّیْلِ وَضَعَ یَدَہٗ تَحْتَ خَدِّہٖ یَقُوْلُ : اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیَا ، وَاِذَا اسْتَیْقَظَ قَالَ : اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ۔ (بخاری کتاب الدعوات باب وضع الید تحت الخد الیمنٰی)

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت سونے کے لئے جب بستر پر آتے تو اپنا ہاتھ رخسار کے نیچے رکھ لیتے اور پھر یہ دُعا مانگتے ۔ اے اللہ! مَیں تیرے نام کی مدد سے مرتا ہوں اور زندہ ہوتا ہوں یعنی سوتا ہوں اور جاگتا ہوں ۔ جب آپؐ بیدار ہوتے تو یہ دُعا مانگتے ؛ سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے ہمیں مرنے کے بعد زندہ کیا اور اسکے پاس ہی سب نے جا اکٹھے ہونا ہے۔

۴۴۱۔ عَنْ حُذَیْفَۃَ وَ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَا : کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا أَوٰی اِلٰی فِرَاشِہٖ قَالَ : بِاسْمِكَ اللّٰھُمَّ اَحْیَا وَاَمُوْتُ ، وَاِذَا اسْتَیْقَظَ قَالَ : اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ۔

(بخاری کتاب الدعوات باب ما یقول اذا اصبح)

حضرت حذیفہؓ اور حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سونے کیلئے بستر پر تشریف لے جاتے تو اس طرح دُعا کرتے اے میرے اللہ! میں تیرے نام کی برکت سے زندہ ہوتا ہوں اور مرتا ہوں یعنی بیدار ہوتا ہوں اور سوتا ہوں ۔ اور جب آپؐ بیدار ہوتے تو یہ دُعا

مانگتے ۔ اس اللہ کی میں حمد و ثناء کرتا ہوں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف سب نے لوٹ کر جانا ہے۔

۴۴۲ــ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا فُلَانُ اِذَا اَوَيْتَ اِلٰى فِرَاشِكَ فَقُلْ: اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِيْ اِلَيْكَ، وَ وَجَّهْتُ وَجْهِيْ اِلَيْكَ؛ وَ فَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ وَ اَلْجَأْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ رَغْبَةً وَ رَهْبَةً اِلَيْكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ، اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ، وَ بِنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ؛ فَاِنَّكَ اِنْ مُتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ وَ اِنْ اَصْبَحْتَ اَصَبْتَ خَيْرًا۔ وَ فِيْ رِوَايَةٍ عَنِ الْبَرَاءِ: قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اَتَيْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوْءَكَ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلٰى شِقِّكَ الْاَيْمَنِ وَ قُلْ وَ ذَكَرَ نَحْوَهٗ ثُمَّ قَالَ: وَاجْعَلْهُنَّ اٰخِرَ مَا تَقُوْلُ۔

(مسلم کتاب الذکر باب مایقول عندالنوم واخذ المضجع)

حضرت براء بن عازبؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے میاں! جب تم اپنے بستر پر آرام کرنے کیلئے آؤ تو یہ دُعا کرو۔ اے میرے اللہ! مَیں نے اپنی جان تیرے سپرد کی، مَیں نے اپنا رُخ تیری طرف پھیر لیا، مَیں نے اپنا سب کچھ تیرے سپرد کر دیا، میری پُشت پناہ تو ہی ہے، تیری طرف رغبت رکھتا ہوں اور تجھ سے ڈرتا ہوں، نہ کوئی جائے پناہ

ہے نہ کوئی جائے نجات مگر تو ہی۔ میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جو تُو نے نازل کی اور تیرے اس نبی کو مانا جس کو تُو نے بھیجا۔ یہ دعا سکھاتے کے بعد حضورؐ نے فرمایا۔ اگر تو یہ دُعا پڑھ کر سویا اور اسی رات فوت ہو گیا تو فطرتِ صحیحہ پر تیری وفات ہو گی اور اگر صبح زندہ اُٹھا تو نیکی اور بھلائی تیرے مقدر میں ہو گی۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ حضورؐ نے فرمایا جب تو بستر پر لیٹنے لگے تو پہلے وضو کر جس طرح نماز کے لئے وضو کیا جاتا ہے پھر دائیں پہلو پر لیٹ جا اور پھر یہ دعا پڑھ یہ سب سے آخر میں ہو اس کے بعد کوئی بات چیت نہ کی جائے۔

۴۴۳ــــ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا قَامَ مِنَ النَّوْمِ يَشُوْصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ۔ (بخاری کتاب الجمعۃ باب السواك يوم الجمعة)

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ جب بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سو کر اُٹھتے تو مسواک سے اپنے مُنہ کو صاف کرتے۔

۴۴۴ــــ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّنَامَ الرَّجُلُ عَلٰى سَطْحٍ لَيْسَ بِمَحْجُوْرٍ عَلَيْهِ۔ (ترمذی ابواب الاداب)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے چھت پر سونے سے منع فرمایا ہے جس پر پردہ کی دیوار نہ ہو۔

۴۴۵ــــ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

اِحْتَرَقَ بَيْتٌ بِالْمَدِيْنَةِ عَلٰى اَهْلِهٖ مِنَ اللَّيْلِ، فَلَمَّا حُدِّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَأْنِهِمْ قَالَ: اِنَّ هٰذِهِ النَّارَ عَدُوٌّ لَكُمْ فَاِذَا نِمْتُمْ فَاَطْفِئُوْهَا۔

بخاری کتاب الاستیذان باب لا یترک النار فی البیت عند النوم)

حضرت ابو موسےٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مدینہ کے ایک آدمی کا گھر رات کے وقت جل گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اس واقعہ کی اطلاع ہوئی تو آپؐ نے فرمایا آگ تمہاری دشمن ہے، آگ کو اچھی طرح بجھا کر سویا کرو۔

---

# آدابِ کلام

۴۴۶ــــ عَنْ اَبِىْ جُرَيٍّ جَابِرِ بْنِ سُلَيْمٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: رَاَيْتُ رَجُلاً يَصْدِرُ النَّاسُ عَنْ رَأْيِهٖ ـ لَا يَقُوْلُ شَيْئًا اِلاَّ صَدَرُوْا عَنْهُ، قُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوْا: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُلْتُ: عَلَيْكَ السَّلاَمُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَرَّتَيْنِ ـ قَالَ: لَا تَقُلْ عَلَيْكَ السَّلاَمُ، عَلَيْكَ السَّلاَمُ تَحِيَّةُ الْمَوْتٰى ـ قُلْ: اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ قَالَ ـ قُلْتُ: اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ؟ قَالَ: اَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ الَّذِىْ اِذَا اَصَابَكَ ضُرٌّ تَدْعُوْهُ كَشَفَهُ عَنْكَ، وَاِذَا اَصَابَكَ عَامُ سَنَةٍ فَدَعَوْتَهُ اَنْبَتَهَا لَكَ، وَاِذَا

كُنْتَ بِأَرْضٍ قَفْرٍ اَوْ فَلَاةٍ فَضَلَّتْ رَاحِلَتُكَ فَدَعَوْتَهُ رَدَّ عَلَيْكَ ، قَالَ :قُلْتُ: اِعْهَدْ اِلَيَّ ۔ قَالَ : لَا تَسُبَّنَّ اَحَدًا ، قَالَ: فَمَا سَبَبْتُ بَعْدَهُ حُرًّا وَلَا عَبْدًا ، وَلَا بَعِيْرًا ، وَلَا شَاةً ۔ وَلَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَيْئًا ، وَاَنْ تُكَلِّمَ اَخَاكَ وَاَنْتَ مُنْبَسِطٌ اِلَيْهِ وَجْهَكَ ؛ اِنَّ ذٰلِكَ مِنَ الْمَعْرُوْفِ ، وَارْفَعْ اِزَارَكَ اِلٰى نِصْفِ السَّاقِ ، فَاِنْ اَبَيْتَ فَاِلَى الْكَعْبَيْنِ ، وَاِيَّاكَ وَاِسْبَالَ الْاِزَارِ ، فَاِنَّهَا مِنَ الْمَخِيْلَةِ وَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمَخِيْلَةَ ، وَاِنِ امْرُؤٌ شَتَمَكَ اَوْ عَيَّرَكَ بِمَا يَعْلَمُ فِيْكَ فَلَا تُعَيِّرْهُ بِمَا تَعْلَمُ فِيْهِ فَاِنَّمَا وَبَالُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ ۔

( ابو داؤد کتاب اللباس باب ماجاء فی اسبال الازار)

حضرت ابوجُرَیّ جابر بن سلیمؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ لوگ اس سے ہدایت اور مشورہ طلب کرنے کیلئے آتے ہیں یعنی وہ مرجعِ عوام ہے اور جو کچھ وہ کہتا ہے لوگ اس کو قبول کرتے ہیں۔ مَیں نے پوچھا یہ کون ہے ؟ لوگوں نے کہا یہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ چنانچہ میں آگے بڑھا اور دو دفعہ عَلَيْكَ السَّلَامُ کے الفاظ کہے۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا یوں سلام نہ کرو، یہ تو مُردوں کا سلام ہے ۔ زندوں کا سلام اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ ہے یعنی 'سلامتی ہو آپ پر' جابر کہتے ہیں پھر میں نے عرض کیا۔ کیا آپؐ اللہ کے رسول ہیں ؟ آپؐ نے فرمایا ہاں ! میں اُس اللہ کا رسول ہوں کہ جب تجھے کوئی تکلیف پہنچتی ہے اور تُو

اس سے دُعا کرتا ہے تو وہ تیری دُعا کو سُنتا ہے اور اُس تکلیف کو دُور کر دیتا ہے اور جب تجھے قحط سالی سے دوچار ہونا پڑے اور تُو اس سے دعا کرے تو وہ تیرے کھیت ہرے بھرے کر دیتا ہے اور جب تُو کسی بیابان جنگل میں ہو اور تیری سواری گم ہو جائے اور تُو اس سے دعا کرے تو وہ تیری سواری تجھے واپس دلا دیتا ہے۔ جابرؓ کہتے ہیں کہ پھر میں نے عرض کیا مجھے کوئی نصیحت کیجئے۔ آپؐ نے فرمایا کسی کو گالی نہ دو۔ چنانچہ اس کے بعد میں نے کسی کو گالی نہیں دی۔ نہ کسی آزاد کو اور نہ کسی غلام کو نہ کسی اونٹ کو نہ کسی بکری کو۔ اسی طرح آپؐ نے یہ بھی فرمایا معمولی سی نیکی کو بھی حقیر نہ سمجھو، بشاشت اور خندہ پیشانی کے ساتھ اپنے بھائی سے بات کرنا بھی نیکی ہے۔ اپنا تہبند نصف پنڈلی تک اونچا باندھو۔ اگر ایسا نہ کر سکو تو زیادہ سے زیادہ ٹخنوں تک رکھ سکتے ہو اس سے نیچے لٹکانا ٹھیک نہیں کیونکہ تہبند کا زمین پر گھسٹنا تکبّر کا انداز ہے اور اللہ تعالیٰ تکبّر پسند نہیں کرتا۔ اگر کوئی آدمی تجھے گالی دے یا ایسی کمزوری کا طعنہ دے جو تجھ میں ہے تو تُو اسکے مقابلے میں اُسے ایسے عیب کا طعنہ نہ دے جو تیرے علم کے مطابق اس میں ہے تو اس شخص کی زیادتی کا سارا وبال اُسی پر پڑے گا۔ (وہی نقصان اٹھائے گا اور تم اللہ تعالیٰ کے حضور سے صبر کا اجر پاؤ گے۔)

۴۴۰۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: مَا النَّجَاةُ؟ قَالَ: اَمْسِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَلْيَسَعْكَ

بَيْتُكَ وَابْكِ عَلٰى خَطِيْئَتِكَ۔

(ترمذی ابواب الزہد ۔ باب ماجاء فی حفظ اللسان)

حضرت عقبہ بن عامرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا نجات اور بچاؤ کی بہترین راہ کیا ہے آپؐ نے فرمایا ۔ اپنی زبان کو روک کر رکھو، اپنا گھر مہمانوں کے لئے کھلا رکھو اور اپنی غلطیوں پر نادم ہو کر خدا کے حضور رویا کرو

۴۴۸ ــــ عَنْ ثُوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: طُوْبٰى لِمَنْ مَلَكَ لِسَانَهٗ وَ وَسِعَهٗ بَيْتُهٗ وَبَكٰى عَلٰى خَطِيْئَتِهٖ۔ (الترغیب و الترهیب الترغیب فی العزلة ص۲۲ بحوالہ طبرانی فی الاوسط)

حضرت ثوبانؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خوش نصیب ہے وہ شخص جس کی زبان اسکے قابو میں ہو اس کا مکان (مہمانوں کے لئے) کشادہ ہو اور وہ خدا کے حضور نادم ہو کر اپنی غلطیوں پر روتا ہو۔

۴۴۹ ــــ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَيْسَرِ الْعِبَادَةِ وَاَهْوَنِهَا عَلَى الْبَدَنِ، اَلصَّمْتُ وَحُسْنُ الْخُلُقِ۔ (الترغیب والترهیب، الترغیب فی الخلق الحسن و فضله ص۱۸۳ ج۲ ۔ بحوالہ ابن ابی الدنیا فی کتاب الصمت)

حضرت صفوان بن سلیمؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں ایک ایسی آسان عبادت نہ بتاؤں جو بجا لانے کے لحاظ سے بڑی ہلکی ہے۔ خاموشی اختیار کرو بے ضرورت بات نہ کرو اور اچھے اخلاق اپناؤ۔

---

# آداب و امثال

۴۵۰ــ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَثَلُ مَا بَعَثَنِیَ اللّٰہُ بِہٖ مِنَ الْھُدٰی وَالْعِلْمِ کَمَثَلِ غَیْثٍ اَصَابَ اَرْضًا فَکَانَتْ مِنْھَا طَائِفَۃٌ طَیِّبَۃٌ قَبِلَتِ الْمَآءَ فَاَنْبَتَتِ الْکَلَأَ، وَالْعُشْبَ الْکَثِیْرَ، وَکَانَ مِنْھَا اَجَادِبُ اَمْسَکَتِ الْمَآءَ فَنَفَعَ اللّٰہُ بِھَا النَّاسَ فَشَرِبُوْا مِنْھَا وَسَقَوْا وَزَرَعُوْا وَاَصَابَ طَائِفَۃً مِنْھَا اُخْرٰی اِنَّمَا ھِیَ قِیْعَانٌ لَا تُمْسِکُ مَآءً وَلَا تُنْبِتُ کَلَأً، فَذٰلِکَ مَثَلُ مَنْ فَقُہَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ وَنَفَعَہٗ بِمَا بَعَثَنِیَ اللّٰہُ بِہٖ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ، وَمَثَلُ مَنْ لَّمْ یَرْفَعْ بِذٰلِکَ رَاْسًا، وَلَمْ یَقْبَلْ ھُدَی اللّٰہِ الَّذِیْ اُرْسِلْتُ بِہٖ۔ (مسلم کتاب الفضائل باب بیان مثل مابعث بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الھدی والعلم)

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے جو ہدایت اور علم دیکر مبعوث فرمایا ہے اسکی مثال اس بارش کی سی ہے جو زمین پر برسی اس زمین کے اچھے حصے نے اس بارش کا اثر قبول کیا۔ فصل اچھی ہوئی، چارہ اور گھاس خوب اُگا۔ زمین کی ایک اور قسم ایسی ہوتی ہے جو پانی روک لیتی ہے جس سے اللہ تعالےٰ لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے لوگ خود یہ پانی پیتے ہیں، اپنے جانوروں کو پلاتے ہیں اور اپنی کھیتیاں سیراب کرتے ہیں۔ زمین کی ایک تیسری قسم ہوتی ہے چٹیل، شور اور ویران۔ نہ پانی کو روک سکتی ہے، نہ فصل اور گھاس اُگا سکتی ہے۔ پس اسی مثال کے مطابق ایک شخص ایسا ہوتا ہے جو دین کو سمجھ کر حاصل کرتا ہے، اس سے فائدہ اٹھاتا ہے اور جو کچھ اللہ نے مجھے دیکر بھیجا ہے اسے خود بھی سیکھتا ہے اور دوسروں کو بھی سکھاتا ہے اور چٹیل زمین کی مثال اس شخص کی ہے جس نے اس ہدایت کو نہ سر اُٹھا کر دیکھا نہ اس پر توجہ دی اور اللہ تعالیٰ نے جو ہدایت دیکر مجھے بھیجا ہے اسے قبول نہ کیا۔

---

# شعر و شاعری

۴۵۱۔ عَنْ صَخْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَقُوْلُ: اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا وَّ اِنَّ مِنَ الْعِلْمِ جَهْلاً وَ اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكَمًا وَ اِنَّ مِنَ الْقَوْلِ عَيَالاً۔

(ابو داؤد کتاب الادب باب ماجاء فی الشعر)

حضرت بریدہؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بعض باتیں جادو کی طرح اثر انگیز ہوتی ہیں اور بعض علم مراحل جہالت کا مظہر ہوتے ہیں اور بعض شعر حکمت اور دانائی کے مضامین سے پُر ہوتے ہیں اور بعض باتیں کہنے والے کے لئے مصیبت اور وبال کا باعث بن جاتی ہیں۔

۴۵۲۔ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ ذُكِرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشِّعْرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ كَلَامٌ فَحَسَنُهٗ حَسَنٌ وَقَبِيْحُهٗ قَبِيْحٌ۔ (۱۔ دار قطنی باب خبر الواحد یوجب العمل صفحہ ۱۵۵

۲۔ مشکوٰۃ باب البیان والشعر)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شعر کے اچھے یا بُرے ہونے کا ذکر ہوا تو آپؐ نے فرمایا۔ شعر ایک اندازِ کلام ہے جو اشعار عمدہ اور پاکیزہ مضامین پر مشتمل ہیں وہ اچھے ہیں اور جو گھٹیا اور فحش مطالب کے حامل ہیں وہ بُرے اور مخربِ اخلاق ہیں۔

۴۵۳۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ عَنْ اَبِيْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

قَالَ: رَدِفْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا فَقَالَ: ھَلْ مَعَكَ مِنْ شِعْرِ اُمَیَّةَ بْنِ اَبِی الصَّلْتِ شَیْئٌ؟ قُلْتُ: نَعَمْ! قَالَ: ھِیْہِ، فَاَنْشَدْتُہٗ بَیْتًا۔ فَقَالَ: ھِیْہِ، ثُمَّ اَنْشَدْتُہٗ بَیْتًا فَقَالَ: ھِیْہِ، حَتّٰی اَنْشَدْتُہٗ مِائَةَ بَیْتٍ۔ (مسلم کتاب الشعر)

حضرت عمرو بن شرید اپنے والد شریدؓ سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے بتایا کہ ایک مرتبہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سواری پر بیٹھا ہوا تھا۔ حضورؐ نے مجھے فرمایا کہ تمہیں اُمیّہ بن ابی صلت کے اشعار یاد ہیں میں نے عرض کیا حضورؐ یاد ہیں ۔ آپؐ نے فرمایا تو کچھ سناؤ میں نے کچھ اشعار سنائے۔ حضور نے مزید سنانے کا ارشاد فرمایا میں نے کچھ اور اشعار سنائے۔ حضورؐ نے فرمایا کچھ اور، میں نے حضور کو اس طرح تقریباً ایک سو شعر سنائے۔

۴۵۴۔ عَنْ کَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَدْ اَنْزَلَ فِی الشِّعْرِ مَا اَنْزَلَ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْمُؤْمِنَ یُجَاھِدُ بِسَیْفِہٖ وَلِسَانِہٖ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَکَاَنَّمَا تَرْمُوْنَھُمْ بِہٖ نَضْحَ النَّبْلِ۔ (مشکوٰۃ باب البیان والشعر)

حضرت کعب بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ حضور شعر اور شعراء کے بارہ میں جو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے اس کا علم تو حضور کو ہے (پھر ہم کس طرح بذریعہ اشعار

کفار کی ہجو لکھوں) اس پر آپؐ نے فرمایا مومن کبھی تلوار سے جہاد کرتا ہے اور کبھی زبان سے ۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم اسوقت (بذریعہ ہجویہ اشعار) ایک طرح سے انہیں تیروں سے چھلنی کر رہے ہو۔

**۴۵۵**۔ عَنْ جُنْدُبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ فِیْ بَعْضِ الْمَشَاھِدِ وَقَدْ دَمِیَتْ اِصْبَعُہٗ فَقَالَ:

هَلْ اَنْتِ اِلَّا اِصْبَعٌ دَمِیْتِ ❊ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ مَا لَقِیْتِ

(مسلم کتاب الجهاد باب ما لقی النبی صلی اللہ علیہ وسلم من اذی المشرکین والمنافقین)

حضرت جندبؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک فوجی معرکہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلی[1] زخمی ہوگئی تو آپؐ نے اُنگلی کو مخاطب کرتے ہوئے یہ شعر پڑھا۔

هَلْ اَنْتِ اِلَّا اِصْبَعٌ دَمِیْتِ ❊ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ مَا لَقِیْتِ

یعنی تُو تو ایک اُنگلی ہے جو زخمی ہوئی ہے اور اللہ کی راہ میں اس تکلیف سے دوچار ہوئی ہے۔

---

[1] اُسد الغابۃ میں لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں کی ایک انگلی زخمی ہوئی تھی۔

# تفریح و مزاح اور ورزش

۴۵۶ــــ عَنْ قَتَادَةَ سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، ھَلْ کَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَضْحَکُوْنَ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَالْاِیْمَانُ فِیْ قُلُوْبِھِمْ اَعْظَمُ مِنَ الْجَبَلِ ۔ وَقَالَ بِلَالُ ابْنُ سَعْدٍ: اَدْرَکْتُھُمْ یَشْتَدُّوْنَ بَیْنَ الْاَغْرَاضِ وَ یَضْحَکُ بَعْضُھُمْ اِلٰی بَعْضٍ فَاِذَا کَانَ اللَّیْلُ کَانُوْا رُھْبَانًا۔

(مشکوٰۃ باب الضحک ص۴۰۷)

حضرت قتادہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھا گیا کہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کبھی ہنستے بھی تھے؟ انہوں نے جواب دیا۔ ہاں ہنستے تھے اور ایمان ان کے دلوں میں پہاڑ سے بھی عظیم تر تھا اور بلالؓ بن سعد بیان کرتے ہیں کہ میں نے انہیں تیر اندازی کی مشق کرتے اور اس دوران ایکدوسرے پر ہنستے بھی دیکھا یعنی وہ بڑے زندہ دل اور خوش مزاج تھے۔ لیکن جب رات ہوتی تو وہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں اس طرح محو ہوتے گویا وہ تارک الدنیا ہیں۔

۴۵۷ــــ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَقُوْمُ مِنْ مُصَلَّاہُ الَّذِیْ یُصَلِّیْ فِیْہِ الصُّبْحَ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَاِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ

قَامَ وَ كَانُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ فَيَأْخُذُوْنَ فِیْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ فَيَضْحَكُوْنَ فَيَتَبَسَّمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ۔

(مسلم کتاب الفضائل باب تبسمه صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَحسنِ عشرتہٖ، کتاب الصلوٰۃ باب فضل الجلوس فی مصلاہ بعد الصبح و فضل المساجد)

حضرت جابر بن سمرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ فجر کے بعد سورج نکلنے تک مصلے پر تشریف فرما رہتے ۔ جب سورج نکل آتا تو آپؐ اُٹھ جاتے ۔ اسوقت حضورؐ کے صحابہ بیٹھے آپس میں باتیں کرتے رہتے اور ایامِ جاہلیت کے واقعات یاد کر کے ہنستے اور حضورؐ بھی انکی باتیں سنکر مسکراتے ۔

۴۵۸ ــ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَالَسْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ مَرَّةٍ فَكَانَ اَصْحَابُهُ يَتَنَاشَدُوْنَ الشِّعْرَ وَ يَتَذَاكَرُوْنَ أَشْيَاءَ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَ هُوَ سَاكِتٌ فَرُبَّمَا تَبَسَّمَ مَعَهُمْ ۔

( ترمذی کتاب الادب ۔ باب ما جاء فی انشاد الشعر )

حضرت جابر بن سمرہؓ بیان کرتے ہیں کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں سو سے زیادہ دفعہ بیٹھنے کی سعادت ملی ۔ آپؐ کے صحابہؓ ان مجالس میں (بعض اوقات) ایک دوسرے کو شعر بھی سناتے اور جاہلیت کے زمانہ کے واقعات کا ذکر بھی ہوتا ۔ آپؐ خاموش (بیٹھے باتیں سنتے) رہتے اور بعض اوقات انکی خوشی میں شامل ہوتے کیلئے تبسم بھی فرماتے ۔

**۴۵۹۔** عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ: قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَۃِ تَبُوْکَ اَوْحُنَیْنٍ وَ فِیْ سَھْوَتِہَا سِتْرٌ فَہَبَّتْ رِیْحٌ فَکَشَفَتْ نَاحِیَۃَ السِّتْرِ عَنْ بَنَاتٍ لِعَائِشَۃَ لُعَبٍ۔ فَقَالَ: مَا ھٰذَا یَا عَائِشَۃُ؟ قَالَتْ: بَنَاتِیْ وَرَاٰی بَیْنَھُنَّ فَرَسًا لَّہٗ جَنَاحَانِ مِنْ رِقَاعٍ، فَقَالَ: مَا ھٰذَا الَّذِیْ اَرٰی وَسَطَھُنَّ؟ قَالَتْ: فَرَسٌ، قَالَ: وَمَا ھٰذَا الَّذِیْ عَلَیْہِ؟ قَالَتْ: قُلْتُ: جَنَاحَانِ، قَالَ: فَرَسٌ لَہٗ جَنَاحَانِ! قَالَتْ: اَمَا سَمِعْتَ اَنَّ لِسُلَیْمَانَ خَیْلًا لَہَا اَجْنِحَۃٌ، قَالَتْ: فَضَحِکَ حَتّٰی رَاَیْتُ نَوَاجِذَہٗ۔ (ابو داؤد کتاب الادب باب فی اللعب بالبنات ص۳۱۹/۲)

حضرت عائشہ رضؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک یا غزوۂ حنین سے واپس تشریف لائے اور حضرت عائشہ رضؓ کے کمرہ کی الماری کے سامنے پردہ پڑا ہوا تھا۔ ہوا چلی تو پردہ ہٹا۔ وہاں حضرت عائشہ رضؓ کی کچھ گڑیاں رکھی تھیں۔ حضورؐ نے پوچھا۔ اے عائشہ! یہ کیا ہے؟ حضرت عائشہ نے جواب دیا۔ یہ میری گڑیاں ہیں۔ ان گڑیوں میں ایک گھوڑا بھی تھا جس کے کاغذ کے دو پَر تھے۔ آپؐ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ حضرت عائشہ نے جواب دیا یہ گھوڑا ہے۔ پھر آپؐ نے اس کے پَروں کی طرف اشارہ کیا اور پوچھا یہ کیا ہے؟ حضرت عائشہ نے جواب دیا۔ یہ اسکے پَر ہیں۔ حضورؐ نے کچھ حیرت کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا۔ گھوڑا اور پَر۔؟ اس پر حضرت عائشہ نے معصومانہ انداز میں جواب دیا۔ کیا آپ نے نہیں

سُنا کہ حضرت سلیمانؑ کے گھوڑوں کے پَر تھے ؟ حضورؐ اس پر کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

۴۶۰ــــ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَهُوَ فِيْ قُبَّةٍ مِّنْ اَدَمٍ، فَسَلَّمْتُ فَرَدَّ عَلَيَّ وَقَالَ: اُدْخُلْ، فَقُلْتُ: أَكُلِّيْ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: كُلُّكَ فَدَخَلْتُ۔

(ابو داؤد کتاب الادب باب ماجاء فی المزاح)

حضرت عوف بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ میں غزوۂ تبوک کے موقعہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا حضورؐ چمڑے کے ایک چھوٹے سے خیمہ میں تشریف فرما تھے۔ میں نے حضور کو سلام عرض کیا۔ حضور نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا اندر آجاؤ۔ میں نے عرض کیا۔ حضور پورے کا پورا اندر آجاؤں۔ حضور نے فرمایا ہاں پورے کے پورے آجاؤ۔ اس پر خیمہ میں چلا گیا۔

۴۶۱ــــ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلاً اِسْتَحْمَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنِّيْ حَامِلُكَ عَلٰى وَلَدِ نَاقَةٍ، فَقَالَ: مَا اَصْنَعُ بِوَلَدِ النَّاقَةِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَهَلْ تَلِدُ الْاِبِلَ اِلَّا النُّوْقُ۔

(ابو داؤد کتاب الادب ماجاء فی المزاح، ترمذی ابواب البرّ والصلۃ باب فی المزاح)

حضرت انس رضؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم سے ایک شخص نے سواری کے لئے جانور مانگا۔ حضورؐ نے اس سے فرمایا میں سواری کیلئے تمہیں اونٹنی کا بچہ دوں گا۔ وہ کہنے لگا حضورؐ میں اونٹنی کا بچّہ لے کر کیا کروں گا؟ اس پر حضورؐ نے فرمایا کیا اونٹ اونٹنی کا بچہ نہیں ہوتا؟

۴۶۲ــ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ: یَاذَا الْاُذُنَیْنِ۔ (ابو داؤد کتاب الادب باب فی المزاح، ترمذی ابواب البرّ والصلۃ باب فی المزاح)

حضرت انس رضؓ بیان کرتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلّم نے ایک بار ازراہِ مزاح انہیں کہا۔ اے دو کانوں والے۔

۴۶۳ــ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاُمْرَاَۃٍ عَجُوْزٍ: اِنَّهٗ لَا تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَجُوْزٌ۔ فَقَالَتْ: وَمَا لَهُنَّ؟ وَکَانَتْ تَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ۔ فَقَالَ لَهَا: اَمَا تَقْرَئِیْنَ الْقُرْاٰنَ، اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ۙ فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا۔

(رواہ الشرح السنة بحواله مشکوٰۃ باب المزاح ص۴۱۶)

حضرت انس رضؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے ایک مرتبہ ایک بوڑھی عورت سے فرمایا کہ بوڑھی عورتیں جنّت میں نہیں جائیں گی۔ وہ عورت قرآن کریم پڑھتی تھی۔ گھبرا کر کہنے لگی۔ حضورؐ کس وجہ سے نہیں جائیں گی حضورؐ نے اس سے فرمایا۔ کیا

تُو نے قرآن کریم میں نہیں پڑھا ہے ۔ اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ۝ کہ ہم نے انہیں (جنّت والیوں کو) نوعمر اور کنواریاں بنایا یعنی بوڑھی عورتیں بھی کنواری اور نوعمر بن کر جنّت میں جائیں گی۔

۴۶۴ــــ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اِنْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ لَیُخَالِطُنَا حَتّٰی یَقُوْلَ لِاَخٍ لِیْ صَغِیْرٍ: یَا اَبَا عُمَیْرٍ! مَا فَعَلَ النُّغَیْرُ ؟ وَ کَانَ لَهٗ نُغَیْرٌ یَلْعَبُ بِهٖ فَمَاتَ۔

(بخاری کتاب الادب باب الانبساط الی النّاس، ترمذی البر والصلۃ باب فی المزاح)

حضرت انس رضؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں بے تکلف ہوکر گھل مل ہوجایا کرتے تھے ۔ بعض اوقات میرے چھوٹے بھائی کو پیار سے فرماتے اَے ابو عمیر! تمہارے نُغَیر کو کیا ہوا ۔ عمیر کے پاس ایک مولہ تھا جس کے ساتھ وہ کھیلا کرتا تھا اور وہ مر گیا تھا۔

۴۶۵ــــ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّكَ تُدَاعِبُنَا۔ قَالَ: اِنِّیْ لَا اَقُوْلُ اِلَّا حَقًّا۔

(ترمذی ابواب البرّ والصلۃ باب ماجاء فی المزاح)

حضرت ابو ہریرہ رضؓ بیان کرتے ہیں کہ کسی بات پر لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا ۔ حضور! آپ بھی کبھی کبھی ہم سے مزاح کرلیتے ہیں ۔ اس پر حضورؐ نے ارشاد فرمایا میں حق کے سوا کچھ اور نہیں کہتا یعنی میرے مزاح میں خوش مزاجی کے علاوہ حکمت سچائی بھلائی بھی ہوتی ہے جس کی طرف متوجہ کرنا مقصد ہوتا ہے ۔

۴۶۶۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ : اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِیُّ خَیْرٌ وَاَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِیْفِ، وَ فِیْ كُلٍّ خَیْرٌ، اِحْرِصْ عَلٰی مَا یَنْفَعُكَ وَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَلَا تَعْجَزْ۔ وَاِنْ اَصَابَكَ شَیْئٌ فَلَا تَقُلْ: لَوْ اَنِّیْ فَعَلْتُ كَذَا كَانَ كَذَا وَ كَذَا، وَ لٰكِنْ قُلْ : قَدَرُ اللّٰهِ وَ مَا شَآءَ فَعَلَ، فَاِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّیْطَانِ۔

(مسلم کتاب القدر باب فی الامر بالقوۃ و ترک العجز)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تندرست و توانا مومن کمزور صحت والے مومن سے بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے۔ ہر ایک چیز میں خیر اور بھلائی ہے جو چیز نفع دیتی ہے اسکی ہمیشہ حرص رکھو۔ اللہ تعالیٰ سے مدد چاہو، عاجز بن کر نہ بیٹھو۔ اور اگر تمہیں کوئی تکلیف پہنچے تو یہ نہ کہو کہ اگر میں ایسا کرتا تو ایسا نہ ہوتا۔ بلکہ یہ کہو کہ میں نے کوشش کی لیکن اللہ تعالیٰ کی تقدیر یہی تھی۔ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ کاش کہنا اور پچھتاوے اور حسرت کا اظہار کرنا شیطان کے اثر ڈالنے کی راہ ہموار کرتا ہے۔

۴۶۷۔ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا كَانَتْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ قَالَتْ فَسَابَقْتُهُ فَسَبَقْتُهُ عَلٰی رِجْلِیْ فَلَمَّا حَمَلْتُ اللَّحْمَ سَابَقْتُهُ فَسَبَقَنِیْ

قَالَ: هٰذِهٖ بِتِلْكَ السَّبْقَةِ۔

(ابوداؤد کتاب الجہاد باب فی السبق علی الرجل)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ ایک سفر میں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھیں۔ حضورؐ اور حضرت عائشہؓ نے دوڑ میں مقابلہ کیا۔ حضرت عائشہؓ آگے بڑھ گئیں۔ لیکن ایک اور موقع پر جب کہ وہ کچھ موٹی ہو گئی تھیں، پھر دوڑ میں مقابلہ ہوا۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں اسمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھ گئے اور حضورؐ نے فرمایا اے عائشہ! اس مقابلے کا بدلہ اتر گیا۔ (مقصد یہ ہے کہ حضورؐ اپنے اہل سے دلداری کا سلوک فرمایا کرتے تھے۔)

---

# قسم کھانے کے آداب

۴۶۸۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَنْہَاکُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِآبَائِکُمْ۔ فَمَنْ کَانَ حَالِفًا فَلْیَحْلِفْ بِاللّٰہِ اَوْ لِیَصْمُتْ۔ (بخاری کتاب الایمان والنذور باب لا تحلفوا بآبائکم)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ تم کو اپنے آباء کے ناموں کی قسمیں کھانے سے منع

کرتا ہے جو شخص قسم کھانا چاہے وہ اللہ کے نام کی قسم کھائے یا چُپ رہے۔

۴٦٩ــ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : وَ اِذَا حَلَفْتَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَأْتِ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ وَّ كَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِكَ۔ (بخاری کتاب الایمان ومسلم)

حضرت عبد الرحمٰن بن سمرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ اگر تو کسی کام کے متعلق قسم کھالے اور پھر تجھے اس سے بہتر کوئی بات نظر آئے تو اس قسم کو توڑ کر اس بہتر بات کو کرلو اور قسم توڑنے کا کفارہ ادا کر دو۔

---

# ہر اچھا کام دائیں طرف سے شروع کرنے کی ہدایت

۴۷۰ــ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيُمْنٰى وَاِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ ۔ لِتَكُنِ الْيُمْنٰى اَوَّلَهُمَا

تُنْعَلُ ، وَاٰخِرَهُمَا تُنْزَعُ ۔

( بخاری کتاب الادب باب ینزع النعل الیسرٰی )

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص جوتی پہننے لگے تو پہلے دایاں پاؤں پہنے اور جب اتارنے لگے تو پہلے بایاں پاؤں اتارے تاکہ شروع میں بھی دائیں طرف کا خیال رہے اور آخر میں بھی۔

۴۷۱ــــ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِیْ شَأْنِهٖ كُلِّهٖ فِیْ طُهُوْرِهٖ وَتَرَجُّلِهٖ وَتَنَعُّلِهٖ۔

( ابوداؤد کتاب اللباس باب فی الانتعال )

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حتی الامکان تمام کام دائیں طرف سے شروع کرنا پسند فرماتے تھے۔ یہاں تک کہ وضو یا غسل کرنے، کنگھی کرنے اور جوتا پہننے میں بھی۔

۴۷۲ــــ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِشَرَابٍ وَ عَنْ يَمِيْنِهٖ غُلَامٌ وَعَنْ يَسَارِهٖ اَشْيَاخٌ فَقَالَ لِلْغُلَامِ اَتَأْذَنُ لِیْ اَنْ اُعْطِیَ هٰؤُلَاءِ؟ فَقَالَ الْغُلَامُ: لَا، وَاللّٰهِ! لَا اُوْثِرُ بِنَصِيْبِیْ مِنْكَ اَحَدًا۔ فَتَلَّهٗ فِیْ يَدِهٖ۔

( بخاری کتاب الھبہ باب الھبۃ المقبوضۃ وغیر المقبوضۃ )

حضرت سہل بن سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پینے کے لئے کچھ (دودھ) پیش کیا گیا۔ آپؐ کے دائیں طرف ایک نوجوان بیٹھا تھا اور بائیں جانب بزرگ صحابہؓ بیٹھے تھے۔ آپؐ نے نوجوان سے کہا کیا تم اجازت دیتے ہو کہ (پہلے) میں ان (بزرگوں) کو دوں نوجوان نے جواب دیا۔ نہیں۔ مَیں آپؐ کی طرف سے آتے ہوئے (برکتوں بھرے) اپنے حصّہ کو (کسی اور کے لئے) چھوڑ نہیں سکتا۔ چنانچہ آپؐ نے (پیالہ) اس کے ہاتھ میں پکڑا دیا (کہ اچھا بسم اللہ کرو۔)

---

# لباس اور اسکے آداب

۴۷۳— عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِلْبَسُوْا مِنْ ثِیَابِکُمُ الْبِیَاضَ فَاِنَّھَا مِنْ خَیْرِ ثِیَابِکُمْ، وَکَفِّنُوْا فِیْھَا مَوْتَاکُمْ۔

(ترمذی کتاب الجنائز باب ما یستحب من الاکفان)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سفید کپڑے پہنا کرو کیونکہ یہ بہترین لباس ہے۔ اسی

طرح سفید کپڑوں میں ہی کفن دیا کرو۔

۴۷۴ــــ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَتْ : کَانَ اَحَبُّ الثِّیَابِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ الْقَمِیْصَ۔

(ترمذی کتاب اللباس باب فی القمص)

حضرت اُمِّ سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کپڑوں میں سے قمیص بہت پسند تھی۔

۴۷۵ــــ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ اِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاہُ بِاسْمِہٖ ۔ عِمَامَةً ، اَوْ قَمِیْصًا ، اَوْ رِدَاءً ۔ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ کَسَوْتَنِیْہِ ، اَسْأَلُكَ خَیْرَہٗ وَخَیْرَ مَا صُنِعَ لَہٗ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّہٖ وَ شَرِّمَا صُنِعَ لَہٗ ۔

(ترمذی کتاب اللباس باب مایقول اذا لبس ثوبًا جدیدًا)

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نیا کپڑا پہنتے تو اس کا نام لیتے مثلاً عمامہ، قمیص، چادر۔ پھر آپؐ دعا کرتے کہ اے میرے اللہ! تو ہی تعریف کا مستحق ہے تُو نے مجھے یہ کپڑا پہنایا، میں تجھ سے اس کپڑے کے فائدے مانگتا ہوں اور اس کی خیر چاہتا ہوں اور اسکی بھی جس کے لئے یہ بنایا گیا اور مَیں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس کپڑے کے نقصان اور اس مقصد کے شر سے جس کے لئے یہ بنایا گیا ہے۔

۴۷۶۔ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَیْرِ وَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا فِیْ لُبْسِ الْحَرِیْرِ لِحِکَّۃٍ کَانَتْ بِھِمَا۔

(بخاری کتاب اللباس باب ما یرخص للرجال من الحریر للحکۃ)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیرؓ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کو ریشم پہننے کی اجازت مرحمت فرمائی تھی کیونکہ ان دونوں کو خارش کی شکایت تھی۔ (اور یہ لباس اس مرض کیلئے مفید ہے)

۴۷۷۔ عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ اَسْمَاءَ بِنْتَ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا دَخَلَتْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ عَلَیْھَا ثِیَابٌ رِقَاقٌ فَاَعْرَضَ عَنْھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ قَالَ: یَا أَسْمَاءُ! اِنَّ الْمَرْأَۃَ اِذَا بَلَغَتِ الْمَحِیْضَ لَمْ یَصْلُحْ لَھَا اَنْ یُّرٰی مِنْھَا اِلاَّ ھٰذَا وَ ھٰذَا وَ اَشَارَ اِلٰی وَجْھِہٖ وَ کَفَّیْہِ۔ (ابوداؤد کتاب اللباس باب فیما تبدی المرأۃ من زینتھا)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ اسماء بنت ابی بکرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حالت میں آئیں کہ وہ باریک کپڑا پہنے ہوئے تھیں حضورؐ نے ان سے اعراض کیا اور فرمایا۔ اے اسماء جب عورت بالغ ہو جائے تو اسکے لئے مناسب نہیں ہے کہ منہ اور ہاتھوں کے سوا اسکے بدن کا کوئی اور حصہ نظر آئے۔

۴۷۸۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہُ لَعَنَ الْمُتَشَبِّہَاتِ مِنَ النِّسَآءِ بِالرِّجَالِ وَالْمُتَشَبِّہِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَآءِ۔

(ابوداؤد کتاب اللباس - باب فی اللباس بالنساء)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی عورتوں پر لعنت بھیجی ہے جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں اور ایسے مردوں پر بھی لعنت بھیجی ہے جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں یعنی عورتیں مردانہ اور مرد زنانہ لباس اور انداز بود و باش اختیار نہ کریں۔

---

# سفر اور اسکے آداب

۴۷۹۔ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَجُلاً قَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! اِئْذَنْ لِیْ فِی السِّیَاحَۃِ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِنَّ سِیَاحَۃَ اُمَّتِی الْجِہَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ۔ (ابوداؤد کتاب الجہاد باب فی النہی عن السیاحۃ)

حضرت ابو امامہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا۔ یا رسول اللہ! مجھے سیر و سیاحت

کی اجازت دیجئے۔ آپؐ نے فرمایا۔ میری اُمت کی سیر و سیاحت اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد ہے۔ (ابو داؤد کتاب الجہاد باب فی القوم یسافرون یومرون)

۴۸۰۔ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِذَا خَرَجَ ثَلَاثَۃٌ فِیْ سَفَرٍ فَلْیُؤَمِّرُوْا اَحَدَھُمْ۔

حضرت ابو سعیدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تین آدمی سفر پر جائیں تو اپنے میں سے کسی ایک کو اپنا امیر مقرر کرلیں۔

۴۸۱۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! اِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اُسَافِرَ فَاَوْصِنِیْ، قَالَ: عَلَیْکَ بِتَقْوَی اللّٰہِ، وَالتَّکْبِیْرِ عَلٰی کُلِّ شَرَفٍ۔ فَلَمَّا وَلَّی الرَّجُلُ قَالَ: اَللّٰھُمَّ اطْوِلَہُ الْبُعْدَ، وَھَوِّنْ عَلَیْہِ السَّفَرَ۔

(ترمذی کتاب الدعوات ما یقول اذا ودع انسان)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا اور عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول! میں سفر پر جانا چاہتا ہوں۔ آپ مجھے کوئی نصیحت کیجئے۔ آپؐ نے فرمایا۔ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ جب بھی بلندی پر چڑھو تکبیر کہو۔ جب وہ آدمی واپس ہوا تو آپؐ نے دُعا کی۔ اے اللہ! اسکی دوری کو لپیٹ دے (یعنی اس کا سفر جلد طے ہو) اور اس کا سفر آسان کر دے۔

۴۸۲ــــ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يَقُوْلُ: لَقَلَّمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ إِذَا خَرَجَ فِيْ سَفَرٍ اِلاَّ يَوْمَ الْخَمِيْسِ۔

عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَ كَانَ يُحِبُّ اَنْ يَّخْرُجَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ۔

(بخاری کتاب الجهاد باب من اراد غزوة فوری بغيرها.... الخ )

حضرت کعب بن مالک رضؓ بیان کرتے ہیں کہ جب کبھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سفر کے لئے نکلتے تو جمعرات کے دن نکلتے۔ اسی طرح حضرت کعب بن مالک سے ہی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک کے لئے جمعرات کے دن نکلے اور جمعرات کے دن سفر کرنے کو آپ پسند فرماتے۔

۴۸۳ــــ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِاُمَّتِيْ فِيْ بُكُوْرِهَا يَوْمَ الْخَمِيْسِ۔ (ابن ماجه ابواب التجارات باب ما يرجى من البركة في بكورها)

حضرت ابوہریرہ رضؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعرات کے دن سفر کرنیوالوں کے لئے اس طرح دُعا فرمائی۔ اے اللہ میری اُمّت کے ان لوگوں کے سفر کو بابرکت فرما جو جمعرات کی صبح کو سفر پر نکلیں۔

۴۸۴ــ عَنْ صَخْرِ بْنِ وَدَاعَةَ الْغَامِدِيِّ الصَّحَابِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِاُمَّتِيْ فِيْ بُكُوْرِهَا ـ وَكَانَ اِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً اَوْ جَيْشًا بَعَثَهُمْ مِنْ اَوَّلِ النَّهَارِ ـ وَكَانَ صَخْرٌ تَاجِرًا، وَكَانَ يَبْعَثُ تِجَارَتَهُ اَوَّلَ النَّهَارِ فَاَثْرٰى وَكَثُرَ مَالُهُ۔

(ترمذی کتاب البیوع باب التبکیر بالتجارۃ)

حضرت صخر بن وداعہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دُعا کیا کرتے تھے۔ اے میرے خدا میری امت کو صبح جلدی کام شروع کرنے میں برکت دے اور جب کوئی مہم یا لشکر بھجوانا ہوتا تو دن کے پہلے حصہ میں اُسے روانہ کرتے۔ اس حدیث کے راوی صحابی تاجر تھے وہ حضورؐ کے اس ارشاد کی تعمیل میں اپنا تجارتی مال دن کے پہلے حصہ میں روانہ کرتے۔ آپکو ہمیشہ خوب فائدہ ہوتا اور بہت نفع ملتا۔

۴۸۵ــ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اسْتَوٰى عَلٰى بَعِيْرِهٖ خَارِجًا اِلٰى سَفَرٍ كَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ: سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ـ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ فِيْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى، وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى۔ اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهٗ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ، وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ۔ اَللّٰهُمَّ

اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَالْوَلَدِ۔ وَاِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ وَزَادَ فِيْهِنَّ: اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ۔

(مسلم کتاب الحج باب مَا یقولُ اذا رکب الی سفر الحج)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سفر کے ارادہ سے جب اونٹ پر بیٹھ جاتے تو تین بار تکبیر کہتے اور پھر یہ دُعا مانگتے ۔ پاک ہے وہ ذات جس نے اسے ہمارے تابع فرمان کیا حالانکہ ہم میں اسے قابو میں رکھنے کی طاقت نہیں تھی ہم اپنے ربّ کی طرف جانے والے ہیں۔ اے ہمارے خدا ہم تجھ سے اپنے اس سفر میں بھلائی اور تقویٰ چاہتے ہیں ۔ تو ہمیں ایسے نیک عمل کرنے کی توفیق دے جو تجھے پسند ہیں ۔ اے ہمارے خدا! تو ہی ہمارا یہ سفر آسان کر دے اور اسکی دُوری کو لپیٹ (یعنی یہ جلدی طے ہو) اے ہمارے خدا! تو سفر میں ہمارے ساتھ ہو اور پیچھے گھر میں خبر گیر ہو ۔ اے ہمارے خُدا! میں تیری پناہ مانگتا ہوں سفر کی سختیوں سے ، ناپسندیدہ اور بے چین کرنیوالے مناظر سے ، مال اور اہل وعیال میں بُرے نتیجہ سے اور غیر پسندیدہ تبدیلی سے ۔ پھر جب آپؐ سفر سے واپس آتے تو یہی دُعا مانگتے اور اس میں یہ زیادتی فرماتے ۔ ہم واپس آئے ہیں توبہ کرتے ہوئے، عبادت گزار اور اپنے ربّ کی تعریف میں رطب اللسان بن کر۔

۴۸۶ــــ عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ:

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ نَزَلَ مَنْزِلاً ثُمَّ قَالَ: اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّمَا خَلَقَ، لَمْ يَضُرُّهُ شَيْئٌ حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهٖ ذٰلِكَ۔ (مسلم کتاب الذکر باب التعوذ من سوالقضاء ودرک الشقاء وشرہ)

حضرت خولہ بنت حکیمؓ بیان کرتی ہیں کہ مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ جو شخص کسی مکان میں رہائش اختیار کرتے یا کسی جگہ پڑاؤ ڈالتے وقت یہ دعا مانگے "میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں اور اس شر سے جو اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہے، پناہ چاہتا ہوں"۔ تو اس شخص کو یہاں کی رہائش ترک کرنے یا اس جگہ سے کوچ کرنے تک کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی۔

۴۸۷۔ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَاَ بِالْمَسْجِدِ فَرَكَعَ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ۔

(بخاری کتاب المغازی باب حدیث کعب بن مالک)

حضرت کعب بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے واپس آتے تو پہلے مسجد میں جاتے اور وہاں دو رکعت نفل نماز پڑھتے۔

---

# استقبال اور الوداع

۴۸۸ــ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مِنْ تَبُوْكَ خَرَجَ النَّاسُ يَتَلَقَّوْنَهُ اِلٰى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ. قَالَ السَّائِبُ: نَخَرَجْتُ مَعَ النَّاسِ وَ اَنَا غُلَامٌ۔

(بخاری کتاب الجهاد باب ماجاء فی تلقی الغائب اذا تدم)

حضرت سائبؓ بیان کرتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک سے واپس آئے تو مدینہ کے لوگ ثنیۃ الوداع تک آپؐ کے استقبال کے لئے پہنچے ۔ سائب کہتے ہیں کہ میں بھی لوگوں کے ساتھ گیا تھا۔ اس وقت میں چھوٹی عمر کا لڑکا تھا۔

۴۸۹ــ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ تَلَقّٰى بِالصِّبْيَانِ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهٖ، قَالَ: وَ اِنَّهٗ قَدِمَ مَرَّةً مِنْ سَفَرٍ قَالَ: فَسُبِقَ بِيْ اِلَيْهِ، قَالَ: فَحَمَلَنِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ جِيْءَ بِاَحَدِ ابْنَيْ فَاطِمَةَ، اِمَّا حَسَنٍ وَ اِمَّا حُسَيْنٍ، فَاَرْدَفَهٗ خَلْفَهٗ- قَالَ: فَدَخَلْنَا الْمَدِيْنَةَ ثَلَاثَةً عَلٰى دَابَّةٍ۔ (مسند احمد صـ۲۰۳)

حضرت عبداللہ بن جعفرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم جب سفر سے واپس آتے تو اہلِ بیت کے بچے بھی آپؐ کے استقبال کے لئے جاتے ایک دفعہ جب آپؐ سفر سے آئے تو سب سے پہلے مجھے آپؐ تک پہنچایا گیا۔ آپؐ نے مجھے گود میں اٹھا لیا۔ پھر حضرت فاطمہؓ کے دو بیٹوں امام حسنؓ یا امام حسینؓ میں سے کسی ایک کو لایا گیا۔ تو آپؐ نے اسے اپنے پیچھے بٹھا لیا۔ اس طرح مدینہ منورہ میں اس شان سے داخل ہوئے کہ ایک اونٹ پر ہم تین سوار تھے۔

۴۹۰ــــ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: مَشٰی مَعَھُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی بَقِیْعِ الْغَرْقَدِ ثُمَّ وَجَّھَھُمْ وَقَالَ: اِنْطَلِقُوْا عَلٰی اسْمِ اللّٰہِ۔ وَقَالَ: اَللّٰھُمَّ أَعِنْھُمْ یَعْنِیْ النَّفَرَ الَّذِیْنَ وَجَّھَھُمْ اِلٰی کَعْبِ بْنِ الْاَشْرَفِ۔

(مسند احمد ص۲۶۶ ج۱)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک فوجی مہم میں بھیجے جانے والے صحابہ کو الوداع کہنے کے لئے ان کے ساتھ بقیع الغرقد تک گئے۔ ان کو رخصت کیا اور ان کے لئے یوں دُعا کی۔ اللہ کے نام پر یعنی اس کی رضا اور اس کے دین کی خدمت کے لئے جانا نصیب ہو۔ اے میرے اللہ! تو ان کی مدد کر۔ یہ مہم کعب بن اشرف کی شرارتوں کے قلع قمع کرنے کیلئے آپؐ نے بھیجی تھی۔

# آدابِ ملاقات اور سلام کا رواج

۴۹۱ـــ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِذَا اَتَاكُمْ كَرِيْمُ قَوْمٍ فَاَكْرِمُوْهُ۔

(ابن ماجه ابواب الادب باب اذا اتاكم كريم قوم فاكرموه)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہارے پاس کسی قوم کا سردار یا معزز آدمی آئے تو (اس کی حیثیت کے مطابق) اس کی عزت و تکریم کرو۔

۴۹۲ـــ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: زُرْغِبًّا تَزْدَدْ حُبًّا۔

(الترغیب والترهیب الترغیب فی زیارة الاخوان والصالحین بحوالہ طبرانی و بزار)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وقفہ دے کر اور کبھی کبھی ملنے سے محبت زیادہ ہوتی ہے۔ (روز روز ملتے چلے آنے سے چاہت کم ہو جاتی ہے۔)

۴۹۳ـــ عَنْ اَبِيْ يُوْسُفَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : يَا اَيُّهَا النَّاسُ اَفْشُوا السَّلَامَ ، وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ ، وَصِلُوا الْاَرْحَامَ ، وَصَلُّوْا وَالنَّاسُ نِيَامٌ ، تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ۔

(ترمذی ابواب صفة القيمة)

حضرت عبداللہ بن سلامؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا۔ اے لوگو! سلام کو رواج دو، ضرورت مند کو کھانا کھلاؤ۔ صلہ رحمی کرو اور اسوقت نماز پڑھو جب لوگ سوئے ہوئے ہوں۔ اگر تم ایسا کروگے تو سلامتی کے ساتھ جنّت میں داخل ہو جاؤگے۔

۴۹۴ــــ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلاً سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْاِسْلَامِ خَيْرٌ؟ قَالَ: تُطْعِمُ الطَّعَامَ، وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ۔

(بخاری کتاب الاستئذان باب السلام للمعرفۃ وغیرالمعرفۃ)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور پوچھا کون سا اسلام افضل اور بہتر ہے آپؐ نے فرمایا کھانا کھلانا اور ہر ملنے والے کو خواہ جان پہچان ہو یا نہ ہو سلام کرنا۔

۴۹۵ــــ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ۔ فَرَدَّ عَلَيْهِ ثُمَّ جَلَسَ۔ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَشْرٌ۔ ثُمَّ جَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ فَقَالَ: عِشْرُوْنَ۔ ثُمَّ جَاءَ اٰخَرُ

فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ، فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ فَقَالَ ثَلَاثُوْنَ۔ (ترمذی ابواب الاستئذان فی فضل السلام)

حضرت عمران بن حصینؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے السلام علیکم کہا آپؐ نے اس کے سلام کا جواب دیا۔ جب وہ بیٹھ گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کو دس گنا ثواب ملا ہے۔ پھر ایک اور شخص آیا اس نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا۔ حضورؐ نے سلام کا جواب دیا۔ جب وہ بیٹھ گیا تو آپؐ نے فرمایا۔ اس کو بیس گنا ثواب ملا ہے۔ پھر ایک اور شخص آیا اس نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کہا۔ آپؐ نے انہی الفاظ میں اس کو جواب دیا۔ جب وہ بیٹھ گیا تو آپؐ نے فرمایا اس شخص کو تیس گنا ثواب ملا ہے۔

۴۹۶ـــ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا بُنَيَّ! اِذَا دَخَلْتَ عَلٰى اَهْلِكَ فَسَلِّمْ يَكُنْ بَرَكَةً عَلَيْكَ وَ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِكَ۔

(ترمذی کتاب الاستئذان باب فی التسلیم اذا دخل بیتہ)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے میرے بیٹے! جب تم گھر جاؤ تو سلام کہو اس طرح تجھے بھی برکت ملے گی اور تیرے خاندان کو بھی۔

۴۹۷ـــ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ۔

(بخاری کتاب الاستئذان باب سلام الراکب علی الماشی)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سوار پیدل چلنے والے کو اور پیدل چلنے والا بیٹھنے والے کو اور تھوڑے زیادہ آدمیوں کو سلام کریں (یعنی سلام میں پہل کریں)

۴۹۸ــــ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِذَا لَقِيَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَاِنْ حَالَتْ بَيْنَهُمَا شَجَرَةٌ اَوْ جِدَارٌ اَوْ حَجَرٌ ثُمَّ لَقِيَهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ۔

(ابو داؤد کتاب الادب باب فی الرجل یفارق الرجل ثم یلقاہ یسلم علیہ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے ملے تو اسے سلام کہے پھر جب کوئی درخت یا دیوار یا پتھر درمیان میں حائل ہو جائے یعنی وہ ایک دوسرے سے اوجھل ہو جائیں اور دوبارہ آپس میں ملیں تو پھر ایک دوسرے کو سلام کہیں

۴۹۹ــــ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : لَمَّا جَآءَ اَهْلُ الْيَمَنِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَدْ جَآءَكُمْ

اَهْلُ الْيَمَنِ، وَهُمْ اَوَّلُ مَنْ جَآءَ بِالْمُصَافَحَةِ۔

(ابوداؤد کتاب الادب باب فی المصافحۃ)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ جب اہلِ یمن آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خوش ہو کر فرمایا۔ تمہارے پاس اہلِ یمن آئے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے سب سے پہلے مصافحہ کو رواج دیا۔

۵۰۰— عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَمَامُ عِیَادَةِ الْمَرِیْضِ اَنْ یَّضَعَ اَحَدُکُمْ یَدَهٗ عَلٰی جَبْهَتِهٖ اَوْ عَلٰی یَدِهٖ فَیَسْأَلُهٗ کَیْفَ هُوَ وَتَمَامُ تَحِیَّاتِکُمْ بَیْنَکُمْ اَلْمُصَافَحَةُ۔

(ترمذی ابواب الادب باب ماجاء فی المصافحۃ ومشکوٰۃ باب المصافحۃ والمعانقۃ)

حضرت ابو امامہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عیادت کا ایک عمدہ طریقہ یہ ہے کہ آدمی مریض کے پاس جائے اسکی پیشانی یا نبض کی جگہ پر اپنا ہاتھ رکھ کر اس کا حال احوال پوچھے اور آپس میں ملنے ملانے کا عمدہ طریق یہ ہے کہ ایک دوسرے سے ملتے وقت مصافحہ کرو۔

۵۰۱— عَنْ اَیُّوْبَ بْنِ بَشِیْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ عَنَزَةَ اَنَّهٗ قَالَ: قُلْتُ لِاَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: هَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَافِحُکُمْ اِذَا لَقِیْتُمُوْهُ؟

قَالَ: مَا لَقِيْتُهُ قَطُّ اِلاَّ صَافَحَنِیْ وَ بَعَثَ اِلَیَّ ذَاتَ یَوْمٍ وَلَمْ اَکُنْ فِیْ اَھْلِیْ فَلَمَّا جِئْتُ اُخْبِرْتُ فَاَتَیْتُہٗ وَ ھُوَ عَلٰی سَرِیْرٍ فَالْتَزَمَنِیْ فَکَانَتْ تِلْکَ اَجْوَدَ وَ اَجْوَدَ۔

(ابوداؤد کتاب الادب باب فی المصافحہ)

حضرت ایّوب بن بشیر قبیلہ عنزہ کے ایک شخص کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں کہ اس شخص نے حضرت ابوذر غفاریؓ سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوقت ملاقات آپ لوگوں سے مصافحہ کیا کرتے تھے۔ اس پر حضرت ابوذرؓ نے بتایا کہ مَیں جب کبھی بھی حضورؐ سے ملا مصافحہ کیا ہے۔ بلکہ ایک مرتبہ حضورؐ نے مجھے بُلا بھیجا۔ میں اس وقت گھر پر نہیں تھا۔ جب میں گھر آیا اور مجھے بتایا گیا تو میں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضور اس وقت بستر پر تھے۔ حضورؐ نے مجھے اپنے گلے کے ساتھ لگا لیا اور معانقہ کیا۔ اس خوش نصیبی کے کیا کہنے۔

۵۰۲ — عَنِ الشَّعْبِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَلَقّٰی جَعْفَرَ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ فَالْتَزَمَہٗ وَقَبَّلَ مَا بَیْنَ عَیْنَیْہِ۔ (ابوداؤد کتاب الادب باب فی قبلۃ ما بین العینین)

حضرت شعبیؒ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چچا زاد بھائی جعفر بن ابی طالبؓ سے ملے تو حضور نے بوقتِ ملاقات ان سے معانقہ کیا اور انکی پیشانی کا بوسہ لیا۔

۵۰۳۔ عَنْ اُمَیْمَۃَ بِنْتِ رَقِیْقَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ: اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ لِاُبَایِعَہٗ فَقَالَ: اِنِّیْ لَسْتُ اُصَافِحُ النِّسَاءَ۔ (مسند الامام الاعظم کتاب الادب ص۲۱۱)

حضرت اُمیمہ بنت رقیقہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیعت کرنے کیلئے حاضر ہوئی تو حضورؐ نے فرمایا۔ میں عورتوں سے ہاتھ نہیں ملاتا یا عورتوں کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر بیعت نہیں لیتا

۵۰۴۔ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ یَزِیْدَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ فِی الْمَسْجِدِ یَوْمًا وَعُصْبَۃٌ مِنَ النِّسَاءِ قُعُوْدٌ فَاَلْوٰی بِیَدِہٖ بِالتَّسْلِیْمِ۔

(ترمذی کتاب الاستئذان باب فی التسلیم علی النساء)

حضرت اسماء بنت یزیدؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن مسجد میں سے گزرے۔ وہاں عورتوں کی ایک جماعت بیٹھی تھی۔ آپؐ نے ہاتھ کے اشارہ سے ان کو سلام کیا۔

۵۰۵۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِیَادٍ قَالَ: کُنْتُ اٰخِذًا بِیَدِ اَبِیْ اُمَامَۃَ الْبَاھِلِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فِی الْمَسْجِدِ فَانْطَلَقْتُ مَعَہٗ وَ ھُوَ مُنْصَرِفٌ اِلٰی بَیْتِہٖ فَلَا یَمُرُّ عَلٰی اَحَدٍ صَغِیْرٍ وَ لَا کَبِیْرٍ مُسْلِمٍ وَلَا نَصْرَانِیٍّ اِلَّا سَلَّمَ عَلَیْہِ حَتّٰی اِذَا انْتَھٰی اِلٰی بَابِ دَارِہٖ قَالَ: یَا ابْنَ اَخِیْ! اَمَرَنَا نَبِیُّنَا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

وَسَلَّمَ اَنْ نُفْشِي السَّلَامَ۔

(ابن سنی عمل الیوم واللیلۃ باب کیف افشاء السلام صک)

حضرت محمد بن زیاد بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابوامامہ باہلیؓ کا ہاتھ مسجد میں پکڑے ہوئے تھا اور وہ گھر کی طرف واپس آرہے تھے راستہ میں چھوٹا بڑا مسلمان عیسائی جو کوئی بھی ملتا آپ اُسے سلام کہتے یہاں تک کہ وہ اپنے گھر کے دروازہ پر پہنچ گئے۔ یہاں پہنچ کر انہوں نے کہا اے بھتیجے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسطرح سے سلام پھیلانے کا حکم فرمایا ہے۔

**۵۰۶۔** عَنْ اُسَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى مَجْلِسٍ فِيْهِ اَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُشْرِكِيْنَ عَبَدَةِ الْاَوْثَانِ وَالْيَهُوْدِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (بخاری کتاب الاستئذان

باب التسلیم فی مجلس فیہ اخلاط من المسلمین والمشرکین ص۹۲۴)

حضرت اسامہ بن زیدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مجلس کے پاس سے گزرے جس میں مسلمان، مشرکین، بُت پرست، یہود سب ملے جلے بیٹھے تھے آپؐ نے ان کو السلام علیکم کہا۔

**۵۰۷۔** عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ اَهْلُ الْكِتَابِ فَقُوْلُوْا: وَعَلَيْكُمْ۔ (بخاری کتاب الاستئذان باب کیف الرد علی اھل الذمۃ السلام)

حضرت انس رضؓ بیان کرتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کو یہود و نصاریٰ سلام کریں تو اسکے جواب میں وَعَلَیْکُمْ کہو۔[1]

---

# گھر کے اندر جانے اور اسکے لئے اجازت لینے کے آداب

۵۰۸۔ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: حَدَّثَنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ عَامِرٍ اَنَّهُ اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ بَيْتٍ، فَقَالَ: أَ أَلِجُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَادِمِهٖ: اُخْرُجْ اِلٰى هٰذَا فَعَلِّمْهُ الْاِسْتِئْذَانَ فَقُلْ لَهٗ: قُلْ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ! اَ اَدْخُلُ؟ فَسَمِعَهُ الرَّجُلُ فَقَالَ:

---

[1] یہ دراصل ایسے مخالف کے بارہ میں ہے جو منافق طبع ہو مدینہ کے بعض یہود ظاہراً تو سلام کرتے تھے لیکن زبان کو توڑ مروڑ کر السلام علیکم کی بجائے اَلسَّام علیکم کہہ جاتے تھے یعنی تم پر موت اور ہلاکت آئے۔ اس قسم کے حالات میں یہ ہدایت دی گئی کہ اگر تمہیں اس قسم کی شرارت کا خدشہ ہو تو تم جواب میں صرف وعلیکم کہہ دیا کرو یعنی تم پر بھی وہی ہو جو تم ہمارے لئے چاہ رہے ہو۔)

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ! اَاَدْخُلُ؟ فَاَذِنَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ، فَدَخَلَ۔ (ابو داؤد کتاب الادب باب فی الاستیذان)

حضرت ربعی بن حراش رضؓ بیان کرتے ہیں کہ بنی عامر کے ایک آدمی نے ہمیں بتایا کہ ایک دفعہ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی جبکہ آپؐ گھر میں تشریف فرما تھے کہ اندر آجاؤں؟ آپؐ نے اپنے خادم کو کہا۔ جاؤ اور اس سے کہو کہ اندر آنے کی اجازت اس طرح مانگتے ہیں پہلے السلام علیکم کہیں، پھر پوچھیں کیا میں اندر آسکتا ہوں؟ جب اس آدمی نے یہ بات سُنی تو ایسا ہی کیا۔ سلام کہا۔ پھر عرض کیا۔ اندر آسکتا ہوں؟ حضورؐ نے فرمایا۔ اجازت ہے آجاؤ۔ چنانچہ وہ اندر حاضر ہوگیا۔

۵۰۹۔ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ اَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ: اَسْتَأْذِنُ عَلٰی اُمِّیْ؟ فَقَالَ: نَعَمْ فَقَالَ الرَّجُلُ: اِنِّیْ مَعَهَا فِی الْبَیْتِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ: اِسْتَأْذِنْ عَلَیْهَا۔ فَقَالَ الرَّجُلُ: اِنِّیْ خَادِمُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ: اِسْتَأْذِنْ عَلَیْهَا، أَ تُحِبُّ اَنْ تَرَاهَا عُرْیَانًا؟ قَالَ: لَا۔ قَالَ: فَاسْتَأْذِنْ عَلَیْهَا۔

(موطا امام مالکؒ باب فی الاستیذان)

حضرت عطاء بن یسار رضؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا میں گھر میں داخل ہوتے وقت اپنی

ماں سے بھی اندر آنے کی اجازت لوں ۔ حضورؐ نے فرمایا ۔ ہاں اجازت لے کر گھر میں داخل ہونا چاہیئے ۔ اس شخص نے کہا مَیں تو ماں کے ساتھ ہی اس گھر میں رہتا ہوں ۔ حضورؐ نے فرمایا اجازت لے کر اندر داخل ہوا کرو ۔ اس شخص نے کہا میں تو اس کا خادم ہوں ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا گھر میں اطلاع دیکر داخل ہوا کرو ۔ کیا تم یہ پسند کرتے ہو کہ اپنی ماں کو ننگی حالت میں دیکھو یعنی وہ بے خیالی میں اس حالت میں بیٹھی ہو کہ اس کے جسم کے کسی حصّہ پر کپڑا نہ ہو ۔ اس شخص نے عرض کیا میں تو اسے پسند نہیں کرتا ۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا پھر اجازت لے کر اندر جایا کرو ۔ یعنی بغیر اجازت خواہ اپنی ماں کا ہی گھر ہو، اندر نہیں جانا چاہیئے کیونکہ اکیلے ہونے کی وجہ سے ہوسکتا ہے کہ وہ کپڑے وغیرہ بدل رہی ہوں یا گرمی کی وجہ سے کپڑے اتار کر لیٹی ہوں یا نہا رہی ہوں کئی احتمالات ہیں ۔

---

# صُحبتِ صالحین اور آدابِ مجلس

**۵۱۰** — عَنْ اَبِیْ مُوْسیٰ الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِنَّمَا مَثَلُ الْجَلِیْسِ الصَّالِحِ وَجَلِیْسِ السُّوْٓءِ کَحَامِلِ الْمِسْکِ وَنَافِخِ الْکِیْرِ

فَحَامِلُ الْمِسْكِ اِمَّا اَنْ يُّحْذِيَكَ وَ اِمَّا اَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَ اِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيْحًا طَيِّبَةً وَ نَافِخُ الْكِيْرِ اِمَّا اَنْ يُّحْرِقَ ثِيَابَكَ وَ اِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيْحًا مُّنْتِنَةً ۔

(مسلم کتاب البر والصلة باب استحباب مجالسة الصالحين)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ نیک ساتھی اور بُرے ساتھی کی مثال ان دو شخصوں کی طرح ہے جن میں سے ایک کستوری اٹھائے ہوئے ہو اور دوسرا بھٹی جھونکنے والا ہو۔ کستوری اُٹھانے والا تجھے مفت خوشبو دے گا۔ یا تو اُس سے خرید لے گا۔ ورنہ کم از کم تُو اسکی خوشبو اور مہک تو سونگھ ہی لے گا۔ اور بھٹی جھونکنے والا یا تیرے کپڑے جلا دے گا یا اسکا بدبُودار دھواں تجھے تنگ کرے گا۔

۵۱۱۔۔۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْمَرْءُ عَلٰى دِيْنِ خَلِيْلِهٖ فَلْيَنْظُرْ اَحَدُكُمْ مَنْ يُّخَالِلُ ۔ (ابوداؤد کتاب الادب باب من یومران یجالس)

حضرت ابوہریرہ رضؓ بیان کرتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ انسان اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے (یعنی دوست کے اخلاق کا اثر انسان پر ہوتا ہے ) اس لئے اسے غور کرنا چاہیئے کہ وہ کیسے دوست بنا رہا ہے ۔

۵۱۲۔۔۔ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: خَيْرُ الْمَجَالِسِ اَوْسَعُهَا (ابوداؤد کتاب الادب باب فی سعة المجالس)

حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا بہترین مجالس وہ ہیں جو کشادہ اور فراخ ہوں اور لوگ کُھل کر بیٹھ سکیں۔

۵۱۳۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُقِيْمَنَّ اَحَدُكُمْ رَجُلًا مِّنْ مَجْلِسِهٖ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيْهِ وَلٰكِنْ تَوَسَّعُوْا وَتَفَسَّحُوْا۔ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا قَامَ لَهٗ رَجُلٌ مِّنْ مَجْلِسِهٖ لَمْ يَجْلِسْ فِيْهِ۔

(بخاری کتاب الاستیذان باب اذا قیل لکم تفسحوا فی المجلس)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی کسی دوسرے کو اس کی جگہ سے اس غرض سے نہ اٹھائے کہ تا وہ خود اس جگہ بیٹھے۔ وسعتِ قلبی سے کام لو اور کُھل کر بیٹھو۔ چنانچہ ابنِ عمرؓ کا طریق تھا کہ جب کوئی آدمی آپ کو جگہ دینے کے لئے اپنی جگہ سے اٹھتا تو آپ اس کی جگہ پر نہ بیٹھتے۔

۵۱۴۔ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلَ رَجُلٌ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِى الْمَسْجِدِ قَاعِدًا فَتَزَحْزَحَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فِى الْمَكَانِ

سَعَۃً۔ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِنَّ لِلْمُسْلِمِ لَحَقًّا اِذَا رَاٰہُ اَخُوْہُ اَنْ یَتَزَحْزَحَ لَہٗ۔ (بیہقی فی شعب الایمان - مشکوٰۃ باب القیام)

حضرت واثلہ بن خطابؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے کہ ایک شخص حاضر ہوا۔ حضور علیہ السلام اُسے جگہ دینے کیلئے اپنی جگہ سے کچھ ہٹ گئے۔ وہ شخص کہنے لگا حضور جگہ بہت ہے آپؐ کیوں تکلیف فرماتے ہیں۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا۔ ایک مسلمان کا حق ہے کہ اس کے لئے اسکا بھائی سمٹ کر بیٹھے اور اسے جگہ دے۔

**۵۱۵**۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ مِّنْ مَّجْلِسٍ ثُمَّ رَجَعَ اِلَیْہِ فَھُوَ اَحَقُّ بِہٖ۔

(مسلم کتاب السلام باب اذا قام من مجلسہ ثم عاد فھو احق بہ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی آدمی جلسہ گاہ یا مسجد وغیرہ سے کسی ضرورت کے لئے اپنی جگہ سے اُٹھے تو واپس آنے پر وہ اس جگہ کا زیادہ حقدار ہوتا ہے

**۵۱۶**۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا کُنْتُمْ ثَلَاثَۃً فَلَا یَتَنَاجَی اثْنَانِ دُوْنَ الْاٰخَرِ حَتّٰی تَخْتَلِطُوْا بِالنَّاسِ مِنْ اَجْلِ اَنَّ ذٰلِکَ یُحْزِنُہٗ۔ (مسلم کتاب السلام باب تحریم مناجاۃ الاثنین دون الثالث بغیر رضاہ)

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم تین ہو تو تم میں سے دو الگ سرگوشی نہ کریں۔ جب تک کہ دوسرے لوگوں کے ساتھ نہ مل جاؤ کیونکہ اس طرح تیسرے آدمی کو رنج ہوسکتا ہے (کہ نہ معلوم انہوں نے کیا بات مجھ سے چھپائی ہے)۔

۵۱۷ــ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا مَرَّ اَحَدُکُمْ فِیْ مَجْلِسٍ اَوْ سُوْقٍ وَبِیَدِہٖ نَبْلٌ فَلْیَاْخُذْ بِنِصَالِھَا ثُمَّ لْیَاْخُذْ بِنِصَالِھَا ثُمَّ لْیَاْخُذْ بِنِصَالِھَا۔ وَفِیْ رِوَایَۃٍ: فَلْیُمْسِکْ عَلٰی نِصَالِھَا بِکَفِّہٖ اَنْ یُصِیْبَ اَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ مِنْھَا بِشَیْءٍ۔

(مسلم کتاب البر والصلۃ باب امر من مر بسلاح)

حضرت ابوموسٰی اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی ہاتھ میں تیر لے کر مجلس یا بازار میں سے گزرے تو اس کا پھل اپنے ہاتھ میں پکڑلے تا کہ وہ کسی کو زخمی نہ کردے۔ آپؐ نے یہ ارشاد تاکید کی غرض سے تین دفعہ دہرایا۔

۵۱۸ــ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَکَلَ ثُوْمًا، اَوْ بَصَلًا فَلْیَعْتَزِلْنَا اَوْ فَلْیَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا۔ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ، مَنْ اَکَلَ الْبَصَلَ، وَالثُّوْمَ، وَالْکُرَّاثَ فَلَا یَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا فَاِنَّ

الْمَلٰئِكَةَ تَتَأَذّٰى مِمَّا يَتَأَذّٰى مِنْهُ بَنُوْ اٰدَمَ۔

(بخاری کتاب الاطعمۃ باب ما یکرہ من الثوم)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے کچا لہسن یا پیاز کھایا ہوا ہو وہ ہم سے اور ہماری مسجدوں سے الگ رہے۔ یعنی یہ بدبودار چیزیں کھا کر مجلس یا مجمع یا مسجد میں نہ آئے۔ مسلم کی روایت ہے کہ جس نے کچا پیاز یا لہسن یا گندنا کھایا ہو وہ ہماری مسجدوں کے قریب نہ آئے کیونکہ جس چیز کی بدبُو سے لوگوں کو تکلیف پہنچے اس سے فرشتے بھی تکلیف محسوس کرتے ہیں۔

۵۱۹۔ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا عَطَسَ وَضَعَ يَدَهٗ اَوْ ثَوْبَهٗ عَلٰى فِيْهِ وَخَفَضَ۔ اَوْ غَضَّ بِهَا صَوْتَهٗ شَكَّ الرَّاوِی۔

(ترمذی کتاب الاستیذان باب فی خفض الصوت وتخمیر الوجه)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب آپؐ کو چھینک آتی تو اپنا ہاتھ یا کپڑا منہ کے سامنے رکھ لیتے اور جس قدر ہو سکتا آواز کو دباتے۔

۵۲۰۔ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، فَلْيَقُلْ لَهٗ اَخُوْهُ اَوْ صَاحِبُهٗ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ۔ فَاِذَا قَالَ

لَهُ : يَرْحَمُكَ اللّٰهُ ، فَلْيَقُلْ: يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ۔

(بخاری کتاب الادب باب اذا عطس کیف یشمت)

حضرت ابوہریرہ رضؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو الحمدللہ کہے اور اُسکا بھائی جو سُن رہا ہے وہ اس کے جواب میں یَرْحَمُكَ اللّٰه کہے یعنی اللہ تعالےٰ تجھ پر رحم کرے اور جب وہ چھینک مارنے والا یہ جواب سُنے تو یَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَ يُصْلِحُ بَالَكُمْ کہے یعنی اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت دے اور تمہارے حالات اچھے کر دے۔

**۵۲۱** — عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ الْيَهُوْدُ يَتَعَاطَسُوْنَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجُوْنَ اَنْ يَّقُوْلَ لَهُمْ يَرْحَمُكُمُ اللّٰهُ. فَيَقُوْلُ : يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَ يُصْلِحُ بَالَكُمْ ۔ (ترمذی کتاب الاستیذان باب کیف یشمت العاطس)

حضرت ابوموسےٰ رضؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں یہود جان بوجھ کر چھینک مارتے تاکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے حق میں یَرْحَمُكَ اللّٰهُ کہہ دیں یعنی اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے۔ لیکن حضورؐ اس وقت کہتے یَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَ يُصْلِحُ بَالَكُمْ یعنی اللہ تعالیٰ تم کو ہدایت دے اور تمہاری اصلاح کر دے

**۵۲۲** — عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ جَلَسَ فِيْ مَجْلِسٍ فَكَثُرَ

فِيْهِ لَغَطُهُ فَقَالَ قَبْلَ اَنْ يَقُوْمَ مِنْ مَجْلِسِهِ ذٰلِكَ : سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْكَ ، اِلَّآ غُفِرَلَهٗ مَا كَانَ فِيْ مَجْلِسِهِ ذٰلِكَ ۔ (ترمذی کتاب الدعوات باب مایقول اذا قام من مجلسه)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص کسی ایسی مجلس میں بیٹھا ہو جس میں لغو اور بیکار باتیں ہوتی رہیں اور اس نے اس مجلس سے اُٹھنے سے پہلے یہ دعا مانگی کہ اے میرے اللہ تو پاک ہے تیری حمد بیان کرتے ہوئے مَیں یہ گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا اور کوئی معبود نہیں تجھ سے بخشش طلب کرتا ہوں تو اللہ تعالیٰ اس کے اس قصور کو معاف کر دیگا جو اس مجلس میں بیکار اور لغو باتوں میں شامل رہنے کی وجہ سے اس سے سرزد ہوا۔

---

# مہمان نوازی اور دعوت کے آداب

۵۲۳ــــ عَنْ اَبِيْ شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ جَائِزَتُهٗ يَوْمُهٗ وَ لَيْلَتُهٗ ۔ اَلضِّيَافَةُ ثَلٰثَةُ اَيَّامٍ وَمَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ وَ لَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يَثْوِيَ عِنْدَهٗ حَتّٰى يُحْرِجَهٗ ۔ وَفِيْ رِوَايَةٍ

مُسْنَدِ الضِّيَافَةِ ثَلاَثٌ فَمَا زَادَ عَلَى ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ۔

(ابو داؤد کتاب الاطعمۃ باب فی الضیافۃ، مسند احمد ص۳)

حضرت شریحؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ مہمان کی عزت کرے اور ایک دن رات سے تین دن رات تک اُسے مہمان رکھے۔ اگر اس سے زائد عرصہ مہمان اس کے پاس ٹھہرتا ہے اور وہ اسکی مہمان نوازی کرتا ہے تو یہ اس کی طرف سے صدقہ اور نیکی کی بات ہوتی ہے اور مہمان کے لئے یہ مناسب نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ بلا اجازت اس کے ہاں ٹھہرا رہے۔ اور میزبان کو تکلیف میں ڈالے۔

۵۲۴ــ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ مِنَ السُّنَّةِ اَنْ يَّخْرُجَ الرَّجُلُ مَعَ ضَيْفِهٖ اِلٰى بَابِ الدَّارِ۔

(ابن ماجہ ابواب الاطعمہ باب الضیافۃ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری سنّت میں یہ بات بھی شامل ہے کہ میزبان اعزاز وتکریم کے ارادہ سے مہمان کے ساتھ گھر کے دروازے تک الوداع کہنے آئے۔

۵۲۵ــ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا دُعِیَ اَحَدُكُمْ فَلْيُجِبْ

فَإِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيُصَلِّ، وَإِنْ كَانَ مُفْطِرًا فَلْيَطْعَمْ۔

(مسلم کتاب النکاح باب الامر باجابة الداعی الیٰ دعوة)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو کھانے کی دعوت دی جائے تو وہ اسے قبول کرے، اگر روزے سے ہے تو حمد وثناء اور دعا کرتا رہے اور معذرت کرے اور اگر روزہ دار نہیں تو جو کچھ پیش کیا گیا ہے وہ خوشی سے کھائے۔

**۵۲۶** — عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ إِلَى نِسَائِهِ فَقُلْنَ: مَا مَعَنَا إِلَّا الْمَاءُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يَّضُمُّ أَوْ يُضِيفُ هٰذَا؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: أَنَا، فَانْطَلَقَ بِهِ إِلَى امْرَأَتِهِ فَقَالَ: أَكْرِمِي ضَيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: مَا عِنْدَنَا إِلَّا قُوْتُ صِبْيَانِي فَقَالَ: هَيِّئِي طَعَامَكِ وَأَصْبِحِي سِرَاجَكِ وَنَوِّمِي صِبْيَانَكِ إِذَا أَرَادُوْا عَشَاءً، فَهَيَّأَتْ طَعَامَهَا وَأَصْبَحَتْ سِرَاجَهَا وَنَوَّمَتْ صِبْيَانَهَا ثُمَّ قَامَتْ كَأَنَّهَا تُصْلِحُ سِرَاجَهَا فَأَطْفَأَتْهُ فَجَعَلَا يُرِيَانِهِ أَنَّهُمَا يَأْكُلَانِ، فَبَاتَا طَاوِيَيْنِ فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: ضَحِكَ اللّٰهُ اللَّيْلَةَ أَوْ عَجِبَ مِنْ فَعَالِكُمَا، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ، وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ

نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (الحشر : ۱۰)

(بخاری کتاب المناقب باب و یُؤثرون علی انفسھم و لوکان بھم خصاصة)

حضرت ابو ہریرہ رضؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک مسافر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ آپؐ نے گھر کہلا بھیجا کہ مہمان کیلئے کھانا بھجواؤ۔ جواب آیا کہ پانی کے سوا آج گھر میں کچھ نہیں۔ اس پر حضورؐ نے صحابہؓ سے فرمایا اس مہمان کے کھانے کا بندوبست کون کرے گا۔ ایک انصاری نے عرض کیا۔ حضور! میں انتظام کرتا ہوں۔ چنانچہ وہ گھر گیا اور اپنی بیوی سے کہا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان کی خاطر مدارت کا انتظام کرو۔ بیوی نے جواباً کہا۔ آج گھر میں تو صرف بچوں کے کھانے کیلئے ہے۔ انصاری نے کہا اچھا تو کھانا تیار کرو، پھر چراغ جلاؤ اور جب بچوں کے کھانے کا وقت آئے تو ان کو تھپک تھپک کر اور بہلا کر سُلا دو۔ چنانچہ عورت نے کھانا تیار کیا چراغ جلایا۔ بچوں کو (بھوکا ہی) سُلا دیا۔ پھر چراغ درست کرنے کے بہانے اُٹھی اور جا کر چراغ بجھا دیا اور پھر دونوں مہمان کے ساتھ بیٹھے بظاہر کھانا کھانے کی آوازیں نکالتے اور چٹکھارے لیتے رہے تا کہ مہمان سمجھے کہ میزبان بھی میرے ساتھ بیٹھے کھانا کھا رہے ہیں۔ اس طرح مہمان نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا اور وہ خود بھوکے سو رہے۔ صبح جب وہ انصاری حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ نے ہنس کر فرمایا تمہاری رات کی تدبیر سے تو اللہ تعالیٰ بھی ہنسا۔ اس واقعہ کے ضمن میں یہ آیت نازل ہوئی۔ یہ پاک باطن اور ایثار پیشہ مخلص

مومن اپنی ذات پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں جبکہ وہ خود ضرورتمند اور بھوکے ہوتے ہیں۔ اور جو نفس کے بخل سے بچائے گئے وہی کامیابی حاصل کرنیوالے ہیں۔

۵۲۷— عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ اَوْ لَیْلَةٍ فَاِذَا هُوَ بِاَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ: مَا اَخْرَجَکُمَا مِنْ بُیُوْتِکُمَا هٰذِهِ السَّاعَةَ؟ قَالَا: اَلْجُوْعُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: وَاَنَا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ، لَاَخْرَجَنِی الَّذِیْ اَخْرَجَکُمَا، قُوْمَا، فَقَامَا مَعَهٗ فَاَتٰی رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَاِذَا هُوَ لَیْسَ فِیْ بَیْتِهٖ، فَلَمَّا رَاَتْهُ الْمَرْاَةُ قَالَتْ: مَرْحَبًا وَّ اَهْلًا! فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَیْنَ فُلَانٌ؟ قَالَتْ: ذَهَبَ یَسْتَعْذِبُ لَنَا الْمَآءَ۔ اِذْ جَآءَ الْاَنْصَارِیُّ فَنَظَرَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبَیْهِ ثُمَّ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مَا اَحَدٌ اَلْیَوْمَ اَکْرَمَ اَضْیَافًا مِنِّیْ، فَانْطَلَقَ فَجَآءَهُمْ بِعِذْقٍ فِیْهِ بُسْرٌ وَتَمْرٌ وَرُطَبٌ فَقَالَ: کُلُوْا۔ وَ اَخَذَ الْمُدْیَةَ، فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِیَّاکَ وَالْحَلُوْبَ، فَذَبَحَ لَهُمْ، فَاَکَلُوْا مِنَ الشَّاةِ وَ مِنْ ذٰلِکَ الْعِذْقِ وَ شَرِبُوْا۔ فَلَمَّا اَنْ شَبِعُوْا وَرَوُوْا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا:

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَتُسْأَلُنَّ عَنْ ھٰذَا النَّعِیْمِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ، اَخْرَجَکُمْ مِنْ بُیُوْتِکُمُ الْجُوْعُ ثُمَّ لَمْ تَرْجِعُوْا حَتّٰی اَصَابَکُمْ ھٰذَا النَّعِیْمُ۔ (مسلم کتاب الاشربۃ باب جواز استتباعہ غیرہ الٰی دار من یثق برضاہ بذلک)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ دن یا رات کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر تشریف لائے۔ آپؐ نے ابوبکرؓ اور عمرؓ کو دیکھا اور پوچھا۔ اس وقت تم کس وجہ سے باہر نکلے ہو؟ انہوں نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول! بھوک سے مجبور ہو کر باہر نکل آئے ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا۔ اُس خدا کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، مَیں بھی اسی وجہ سے نکلا ہوں۔ چنانچہ وہ دونوں آپؐ کے ساتھ ہو لئے اور ایک انصاری کے گھر آئے۔ معلوم ہوا کہ وہ گھر میں نہیں ہے لیکن جب اس انصاری کی عورت نے آپؐ کو دیکھا تو آپؐ کو خوش آمدید کہا۔ حضورؐ نے اس عورت سے فرمایا۔ تمہارا گھر والا کہاں ہے؟ اس عورت نے جواب دیا۔ وہ پانی لینے گیا ہے۔ اسی اثناء میں انصاری آگیا۔ حضورؐ کو اور آپؐ کے ساتھیوں کو جب دیکھا تو اسکی خوشی کی کوئی انتہاء نہ رہی۔ الحمدللہ پڑھتے ہوئے اس نے کہا۔ آج میں ہی وہ خوش نصیب ہوں جس کے گھر ایسے معزز اور مبارک مہمان آئے ہیں۔ چنانچہ وہ باہر گیا اور کھجوروں کا ایک خوشہ توڑ کر لے آیا اسمیں کچھ اَدھ پکی اَدھ کچی اور کچھ خوب پکی ہوئی کھجوریں تھیں۔ اس نے عرض کیا۔ حضورؐ یہ

کھجوریں کھائیں اور وہ خود چھری لے کر جانور ذبح کرنے لگا۔ آپؐ نے فرمایا دودھ والی بکری ذبح نہ کرنا۔ چنانچہ حضورؐ کے فرمان کے مطابق اس نے اُن کیلئے بکری ذبح کی۔ تیار ہوتے پر مہمانوں نے بکری کا گوشت کھایا، کھجوریں کھائیں، نہایت شیریں اور ٹھنڈا پانی پیا۔ جب سب سیر ہو گئے تو حضورؐ نے ابوبکرؓ وعمرؓ سے فرمایا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے تم سے ان نعمتوں کے متعلق پوچھا جائے گا تم گھروں سے بھوکے نکلے تھے اور یہ نعمتیں کھا کر واپس جا رہے ہو یہ اللہ تعالیٰ کا کتنا بڑا احسان ہے

**۵۲۸**۔۔۔ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ اَبُوْطَلْحَۃَ لِاُمِّ سُلَیْمٍ: قَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ضَعِیْفًا اَعْرِفُ فِیْہِ الْجُوْعَ، فَھَلْ عِنْدَکِ مِنْ شَیْءٍ؟ فَقَالَتْ: نَعَمْ۔ فَاَخْرَجَتْ اَقْرَاصًا مِنْ شَعِیْرٍ ثُمَّ اَخَذَتْ خِمَارًا لَھَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِہٖ ثُمَّ دَسَّتْہُ تَحْتَ ثَوْبِیْ وَرَدَّتْنِیْ بِبَعْضِہٖ ثُمَّ اَرْسَلَتْنِیْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَھَبْتُ بِہٖ فَوَجَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فِی الْمَسْجِدِ وَمَعَہُ النَّاسُ فَقُمْتُ عَلَیْھِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اَرْسَلَکَ اَبُوْطَلْحَۃَ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ. فَقَالَ: اَلِطَعَامٍ۔ فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: قُوْمُوْا ، فَانْطَلَقُوْا وَانْطَلَقْتُ
بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ حَتّٰى جِئْتُ اَبَاطَلْحَةَ فَاَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ اَبُوْ
طَلْحَةَ : يَا اُمَّ سُلَيْمٍ ! قَدْ جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَ سَلَّمَ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نُطْعِمُهُمْ ؟ فَقَالَتْ: اَللّٰهُ
وَ رَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، فَانْطَلَقَ اَبُوْطَلْحَةَ حَتّٰى لَقِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَعَهُ حَتّٰى دَخَلَا ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ : هَلُمِّيْ مَا عِنْدَكِ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ ! فَاَتَتْ بِذٰلِكَ
الْخُبْزِ فَاَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُتَّ
وَعَصَرَتْ عَلَيْهِ اُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً فَاَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ فِيْهِ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَقُوْلَ
ثُمَّ قَالَ : اِئْذَنْ لِعَشَرَةٍ. فَاَذِنَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا
ثُمَّ خَرَجُوْا، ثُمَّ قَالَ : اِئْذَنْ لِعَشَرَةٍ، فَاَذِنَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا
حَتّٰى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا، ثُمَّ قَالَ: اِئْذَنْ لِعَشَرَةٍ حَتّٰى اَكَلَ
الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوْا وَ الْقَوْمُ سَبْعُوْنَ رَجُلاً اَوْ ثَمَانُوْنَ- وَ
فِيْ رِوَايَةٍ ، فَمَا زَالَ يُدْخِلُ عَشَرَةً وَ يُخْرِجُ عَشَرَةً حَتّٰى
لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ اَحَدٌ اِلاَّ دَخَلَ فَاَكَلَ حَتّٰى شَبِعَ ثُمَّ هَيَّأَهَا
فَاِذَا هِيَ مِثْلُهَا حِيْنَ اَكَلُوْا مِنْهَا- وَ فِيْ رِوَايَةٍ، فَاَكَلُوْا عَشَرَةً
عَشَرَةً حَتّٰى فَعَلَ ذٰلِكَ بِثَمَانِيْنَ رَجُلاً ثُمَّ اَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِکَ وَ اَھْلُ الْبَیْتِ وَ تَرَکُوْا سُؤْرًا۔

(بخاری کتاب المناقب باب علامات النبوۃ فی الاسلام)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو طلحہؓ نے اپنی بیوی اُمّ سُلیم سے کہا کہ مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کمزور آواز سے اندازہ لگایا ہے کہ آپؐ کو کئی وقتوں کا فاقہ ہے اور بہت بھوک لگی ہوئی ہے۔ کیا کچھ کھانے کو ہے؟ ابو طلحہ کی بیوی نے کہا کچھ جَو کی روٹیاں ہیں چنانچہ وہ روٹیاں اس نے لیں اور انہیں اپنی اوڑھنی کے ایک حصہ میں لپیٹ کر میرے کپڑے کے نیچے چھپا دیا اور اس کپڑے کا ایک حصہ مجھے اوڑھایا اور کہا جاؤ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے جاؤ۔ مَیں پہنچا تو دیکھا کہ حضورؐ مسجد میں بیٹھے ہوئے ہیں اور آپؐ کے پاس کچھ اور لوگ بھی ہیں۔ مَیں پاس جاکر کھڑا ہو گیا۔ حضورؐ نے فرمایا۔ کیا تجھے ابوطلحہ نے بھیجا ہے؟ مَیں نے عرض کیا۔ جی۔ آپؐ نے فرمایا۔ کھانا لائے ہو؟ میں نے عرض کیا۔ جی! انہوں نے کچھ کھانا بھیجا ہے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا۔ اُٹھو ابو طلحہؓ کے گھر چل کر کھائیں گے۔ چنانچہ آپؐ اور ساتھ کے لوگ چل پڑے۔ مَیں کچھ آگے نکل آیا اور ابو طلحہؓ کو صورتِ حال سے آگاہ کیا۔ ابو طلحہؓ گھبرائے اور اپنی بیوی سے کہا۔ حضورؐ بہت سے لوگوں کے ساتھ تشریف لا رہے ہیں اور ہمارے پاس اتنا نہیں کہ سب کو کھلا سکیں۔ ابو طلحہؓ کی بیوی نے جواب دیا۔ اللہ اور اسکے رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں چنانچہ ابو طلحہؓ جلدی نکلے اور راستہ

میں ہی حضورؐ کو آملے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابوطلحہؓ کے ساتھ
گھر میں داخل ہوئے اور فرمایا۔ اے اُمِ سُلَیم! جو کچھ تیرے پاس کھانا
ہے وہ میرے پاس لاؤ۔ وہ روٹیاں لے آئی۔ حضورؐ نے حکم دیا کہ
روٹیاں توڑ کر اس کے ٹکڑے کئے جائیں۔ پھر اُمِ سلیم نے ان ٹکڑوں
پر کُپّی سے گھی ڈالا اور چُوری بنائی اور اس کھانے کے بابرکت ہونے کے
لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی۔ پھر فرمایا دس آدمی اندر بلا
لاؤ۔ چنانچہ وہ اندر آئے اور سیر ہو کر کھانا کھایا۔ پھر آپؐ نے فرمایا۔ دس
اور بلاؤ۔ چنانچہ میں نے دس اور کو اندر آنے دیا۔ انہوں نے بھی پیٹ بھر
کر کھانا کھایا۔ پھر آپؐ نے فرمایا دس اور بلاؤ یہاں تک کہ باری باری
سب لوگوں نے خوب سیر ہو کر کھانا کھایا جو ستر اسی کے قریب تھے
اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور گھر والوں نے کھایا اور
پھر کچھ بچ بھی رہا۔

**۵۲۹** ـــــ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: وَاللّٰهِ
الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ، اِنْ كُنْتُ لَاَعْتَمِدُ بِكَبِدِیْ عَلَی الْاَرْضِ
مِنَ الْجُوْعِ، وَ اِنْ كُنْتُ لَاَشُدُّ الْحَجَرَ عَلٰی بَطْنِیْ مِنَ الْجُوْعِ
وَلَقَدْ قَعَدْتُ یَوْمًا عَلٰی طَرِیْقِهِمِ الَّذِیْ یَخْرُجُوْنَ مِنْهُ فَمَرَّ
اَبُوْ بَكْرٍ فَسَاَلْتُهٗ عَنْ اٰیَةٍ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَا سَاَلْتُهٗ اِلَّا
لِیُشْبِعَنِیْ، فَمَرَّ وَلَمْ یَفْعَلْ۔ ثُمَّ مَرَّبِیْ عُمَرُ فَسَاَلْتُهٗ عَنْ
اٰیَةٍ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَا سَاَلْتُهٗ اِلَّا لِیُشْبِعَنِیْ فَمَرَّ فَلَمْ یَفْعَلْ

فَمَرَّ بِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتَبَسَّمَ حِیْنَ رَاٰنِیْ

وَ عَرَفَ مَا فِیْ وَجْھِیْ وَ مَا فِیْ نَفْسِیْ ثُمَّ قَالَ: اَبَا ھِرٍّ! قُلْتُ:

لَبَّیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! قَالَ : اِلْحَقْ ، وَ مَضٰی فَاتَّبَعْتُہٗ، فَدَخَلَ

فَاسْتَأْذَنْتُ فَاَذِنَ لِیْ فَدَخَلْتُ فَوَجَدَ لَبَنًا فِیْ قَدَحٍ فَقَالَ:

مِنْ اَیْنَ ھٰذَ اللَّبَنُ؟ قَالُوْا اَھْدَاہُ لَکَ فُلَانٌ اَوْ فُلَانَـــۃٌ

قَالَ : اَبَا ھِرٍّ قُلْتُ لَبَّیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! قَالَ : اِلْحَقْ اِلٰی

اَھْلِ الصُّفَّۃِ فَادْعُھُمْ لِیْ ، قَالَ: وَ اَھْلُ الصُّفَّۃِ اَضْیَافُ

الْاِسْلَامِ لَا یَأْوُوْنَ عَلٰی اَھْلٍ وَلَا مَالٍ وَ لَا عَلٰی اَحَدٍ، وَکَانَ

اِذَا اَتَتْہُ صَدَقَۃٌ بَعَثَ بِھَا اِلَیْھِمْ وَلَمْ یَتَنَاوَلْ مِنْھَا

شَیْئًا وَ اِذَا اَتَتْہُ ھَدِیَّۃٌ اَرْسَلَ اِلَیْھِمْ وَ اَصَابَ مِنْھَا وَ

اَشْرَکَھُمْ فِیْھَا۔ فَسَآءَ نِیْ ذٰلِکَ فَقُلْتُ : وَ مَا ھٰذَا اللَّبَنُ فِیْ

اَھْلِ الصُّفَّۃِ ! کُنْتُ اَحَقُّ اَنْ اُصِیْبَ مِنْ ھٰذَا اللَّبَنِ شَرْبَۃً

اَتَقَوّٰی بِھَا فَاِذَا جَاءُوْا اَمَرَنِیْ فَکُنْتُ اَنَا اُعْطِیْھِمْ وَ مَا

عَسٰی اَنْ یَبْلُغَنِیْ مِنْ ھٰذَا اللَّبَنِ وَلَمْ یَکُنْ مِنْ طَاعَۃِ اللّٰہِ

وَطَاعَۃِ رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بُدٌّ، فَاَتَیْتُھُمْ

فَدَعَوْتُھُمْ فَاَقْبَلُوْا وَاسْتَاْذَنُوْا فَاَذِنَ لَھُمْ وَاَخَذُوْا مَجَالِسَھُمْ

مِنَ الْبَیْتِ قَالَ : اَبَا ھِرٍّ ! قُلْتُ : لَبَّیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! قَالَ:

خُذْ فَاَعْطِھِمْ۔ قَالَ : فَاَخَذْتُ الْقَدَحَ فَجَعَلْتُ اُعْطِیْہِ

الرَّجُلَ فَیَشْرَبُ حَتّٰی یَرْوٰی، ثُمَّ یَرُدُّ عَلَیَّ الْقَدَحَ فَاُعْطِیْہِ

الْاٰخَرَ فَیَشْرَبُ حَتّٰی یَرْوٰی ثُمَّ یَرُدُّ عَلَیَّ الْقَدَحَ حَتّٰی انْتَهَیْتُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رُوِیَ الْقَوْمُ کُلُّهُمْ فَاَخَذَ الْقَدَحَ فَوَضَعَهٗ عَلٰی یَدِهٖ فَنَظَرَ اِلَیَّ فَتَبَسَّمَ فَقَالَ: اَبَا هِرٍّ! قُلْتُ: لَبَّیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: بَقِیْتُ اَنَا وَ اَنْتَ، قُلْتُ: صَدَقْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: اُقْعُدْ فَاشْرَبْ فَقَعَدْتُ فَشَرِبْتُ فَقَالَ: اِشْرَبْ فَشَرِبْتُ، فَمَا زَالَ یَقُوْلُ، اِشْرَبْ حَتّٰی قُلْتُ: لَا وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَجِدُ لَهٗ مَسْلَکًا، قَالَ: فَاَرِنِیْ، فَاَعْطَیْتُهُ الْقَدَحَ فَحَمِدَ اللّٰهَ تَعَالٰی وَ سَمّٰی وَ شَرِبَ الْفَضْلَةَ۔

(بخاری کتاب الرقاق باب کیف کان عیش النبی صلی اللہ علیہ وسلم و اصحابہ و تخلیهم من الدنیا و ترمذی ابواب صفۃ القیامۃ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ ابتدائی ایام میں بھوک کی وجہ سے مَیں اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیتا یا زمین سے لگاتا تاکہ کچھ سہارا ملے ۔ ایک دن مَیں ایسی جگہ پر بیٹھ گیا جہاں سے لوگ گزرتے تھے ۔ میرے پاس سے حضرت ابوبکرؓ گزرے مَیں نے ان سے ایک آیت کا مطلب پوچھا ۔ میری غرض یہ تھی کہ وہ مجھے کھانا کھلائیں لیکن وہ آیت کا مطلب بیان کر کے گزر گئے ۔ پھر حضرت عمرؓ کا گزر ہوا مَیں نے ان سے بھی اس آیت کا مطلب پوچھا ۔ غرض یہی تھی کہ وہ کھانا کھلائیں لیکن وہ بھی

آیت کا معنٰی بتا کر چلے گئے پھر میرے پاس سے آنحضرت گزرے تو آپؐ نے تبسّم فرمایا۔ میری حالت دیکھی اور میرے دل کی کیفیت کو بھانپ لیا۔ حضورؐ نے بڑے مشفقانہ انداز میں فرمایا۔ اے ابوہریرہ! میں نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول! حاضر ہوں۔ آپؐ نے فرمایا۔ میرے ساتھ آؤ۔ میں آپؐ کے پیچھے پیچھے ہو لیا۔ جب آپؐ گھر پہنچے اور اندر جانے لگے تو میں نے بھی اندر آنے کی اجازت مانگی۔ میں آپؐ کی اجازت سے اندر آ گیا۔ آپؐ نے دودھ کا ایک پیالہ پایا۔ آپؐ نے پوچھا۔ یہ دودھ کہاں سے آیا ہے؟ گھر والوں نے بتایا کہ فلاں شخص یا فلاں عورت تحفۃً دے گئی ہے۔ حضورؐ نے فرمایا۔ ابوہریرہ! میں نے کہا۔ یا رسول اللہ حاضر ہوں۔ آپؐ نے فرمایا۔ سب صُفّہ میں رہنے والوں کو بلا لاؤ۔ یہ لوگ اسلام کے مہمان تھے اور انکا نہ کوئی گھر بار تھا نہ کاروبار۔ جب حضورؐ کے پاس صدقہ کا مال آتا تو ان کے پاس بھیج دیتے اور خود کچھ نہ کھاتے اور اگر کہیں سے تحفہ آتا تو آپؐ صُفّہ والوں کے پاس بھی بھیجتے اور خود بھی کھاتے۔ بہرحال حضورؐ کا یہ فرمان کہ میں ان کو بُلا لاؤں، مجھے ناگوار گزرا کہ ایک پیالہ دودھ ہے یہ اہلِ صُفّہ میں کس کس کے کام آئے گا۔ میں اسکا زیادہ ضرورت مند تھا تاکہ پی کر کچھ تقویت حاصل کرتا۔ پھر جب اہلِ صُفّہ آجائیں اور مجھے ہی حضورؐ ان کو پلانے کے لئے فرمائیں تو یہ اور بھی بُرا ہوگا۔ بہرحال اللہ تعالیٰ اور حضورؐ کے فرمان کی تعمیل کے سوا کوئی چارہ نہ تھا۔ چنانچہ میں اہلِ صُفّہ کو بلا لایا۔ جب سب

آ گئے اور اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے تو حضورؐ نے مجھے حکم دیا کہ ان کو باری باری پیالہ پکڑاتے جاؤ (میں نے دل میں خیال کیا مجھ تک تو اب یہ دودھ پہنچنے سے رہا۔) بہرحال میں پیالہ لے کر ہر آدمی کے پاس جاتا۔ جب وہ سیر ہو جاتا تو دوسرے کے پاس، اور جب وہ سیر ہو جاتا تو تیسرے کے پاس، یہاں تک کہ آخر میں مَیں نے پیالہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا کہ سب کے سب سیر ہو کر پی چکے ہیں۔ پیالہ میں نے آپؐ کے ہاتھ پر رکھا۔ آپؐ نے میری طرف دیکھا اور تبسم فرمایا پھر کہا۔ اباھرٍ! مَیں نے کہا یا رسول اللہ! فرمائیے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا اب تو صرف ہم دونوں رہ گئے ہیں۔ مَیں نے عرض کیا حضور ٹھیک ہے اس پر آپؐ نے فرمایا کہ بیٹھو اور خوب پیؤ۔ جب مَیں نے بس کیا تو فرمایا۔ ابوہریرہ اور پیؤ! مَیں پھر پینے لگا۔ چنانچہ جب بھی مَیں پیالے سے منہ ہٹاتا تو آپؐ فرماتے۔ ابوہریرہ اور پیؤ۔ جب اچھی طرح سیر ہو گیا تو عرض کیا۔ جس ذات نے آپؐ کو سچائی کے ساتھ بھیجا ہے اسکی قسم اب تو بالکل گنجائش نہیں چنانچہ مَیں نے پیالہ آپؐ کو دے دیا آپؐ نے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد کی اور پھر بسم اللہ پڑھ کر دودھ نوش فرمایا۔

**۵۳۰** — عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَاقِی الْقَوْمِ اٰخِرُھُمْ یَعْنِیْ شُرْبًا۔

(ترمذی کتاب الاشربۃ باب ساقی القوم اٰخرھم شربًا)

حضرت ابوقتادہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا قوم کے ساقی کی باری آخر میں آتی ہے ۔

۵۲۱ــــ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: طَعَامُ الاِثْنَیْنِ کَافِیْ الثَّلَاثَةِ وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ کَافِیْ الْاَرْبَعَةِ ۔ وَفِیْ رِوَایَةٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: طَعَامُ الْوَاحِدِ یَکْفِی الاِثْنَیْنِ وَطَعَامُ الاِثْنَیْنِ یَکْفِی الْاَرْبَعَةَ وَطَعَامُ الْاَرْبَعَةِ یَکْفِی الثَّمَانِیَةَ ۔

(مسلم کتاب الاشربۃ فضیلۃ المواساۃ فی الطعام)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ دو آدمیوں کا کھانا تین کے لئے کافی ہے اور تین کا کھانا چار کے لئے ۔ ایک اور روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک آدمی کا کھانا دو کے لئے اور دو کا چار کے لئے اور چار کا آٹھ کے لئے کافی ہے ۔

۵۲۲ــــ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْبَدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: دَعَا رَجُلٌ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ صَنَعَهُ لَهُ خَامِسَ خَمْسَةٍ فَتَبِعَهُمْ رَجُلٌ ۔ فَلَمَّا بَلَغَ الْبَابَ قَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ هٰذَا تَبِعَنَا: فَاِنْ شِئْتَ اَنْ تَأْذَنَ لَهُ وَاِنْ شِئْتَ رَجَعَ ، قَالَ: بَلْ اٰذَنُ

لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! (مسلم کتاب الاشربة باب ما يفعل الضيف اذا تبعه غير من دعا صاحب الطعام)

حضرت ابو مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی اور ساتھ چار آدمیوں کو لانے کیلئے بھی عرض کیا۔ جب آپؐ کھانا کھانے کیلئے تشریف لے چلے تو ایک زائد آدمی بھی ساتھ ہولیا۔ دروازہ پر پہنچ کر آپؐ نے میزبان سے کہا۔ یہ آدمی ہمارے ساتھ یونہی آگیا ہے اگر تم چاہو تو یہ اندر آجائے ورنہ واپس چلاجائے میزبان نے عرض کیا حضورؐ! یہ بھی آجائے اور کھانے میں شریک ہو۔

۵۲۳۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَافَهٗ ضَيْفٌ كَافِرٌ فَاَمَرَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ ثُمَّ اُخْرٰى فَحُلِبَتْ فَشَرِبَهٗ ثُمَّ اُخْرٰى فَشَرِبَهٗ حَتّٰى شَرِبَ حِلَابَ سَبْعِ شِيَاهٍ ثُمَّ اَصْبَحَ مِنَ الْغَدِ فَاَسْلَمَ فَاَمَرَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ حِلَابَهَا ثُمَّ اَمَرَ لَهٗ بِاُخْرٰى فَلَمْ يَسْتَتِمَّهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْمُؤْمِنُ يَشْرَبُ فِيْ مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَشْرَبُ فِيْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ۔

(ترمذی ابواب الاطعمة باب ان المومن یاکل فی معی واحد)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک کافر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مہمان ہوا۔ حضورؐ نے اس کے لئے بکریوں کا دودھ نکلوایا وہ یکے بعد دیگرے

سات بکریوں کا دودھ پی گیا۔ دوسرے دن وہ کافر مسلمان ہوگیا۔ حضورؐ نے اس کے واسطے ایک بکری کا دودھ نکلوایا۔ اس نے وہ پی لیا پھر دوسری بکری کا دودھ نکلوایا تو وہ سارا نہ پی سکا۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا مومن کفایت وقناعت کی وجہ سے اتنا پیتا ہے کہ ایک انتڑی میں سما سکے۔ اور کافر حرص کی وجہ سے اتنا کچھ پی جاتا ہے کہ سات انتڑیوں میں سمائے۔ (یعنی کھانے پینے میں کفایت کرنا اور قناعت سے کام لینا سچے مومن کا خاصہ ہوتا ہے۔ اور کافر کا مقصدِ زندگی کھانا پینا عیش منانا اور مال و دولت کی کی حرص ہوتا ہے۔

۵۲۴ــ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَیْئًا وَلَوْ اَنْ تَلْقٰی اَخَاکَ بِوَجْہٍ طَلِیْقٍ۔

(مسلم کتاب البر والصلۃ باب استحباب طلاقۃ الوجہ عند اللقاء)

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ معمولی نیکی کو بھی حقیر نہ سمجھو۔ اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے پیش آنا بھی نیکی ہے۔

---

# حلال وحرام اور کھانے پینے کے آداب

**۵۲۵**ـــ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰہَ افْتَرَضَ عَلَیْکُمْ فَرَائِضَ فَلَا تُضَیِّعُوْھَا وَحَدَّ لَکُمْ حُدُوْدًا فَلَا تَعْتَدُوْھَا وَنَھَاکُمْ عَنْ اَشْیَاءَ فَلَا تَنْتَھِکُوْھَا وَسَکَتَ عَنْ اَشْیَاءَ مِنْ غَیْرِ نِسْیَانٍ فَلَا تُکَلِّفُوْھَا رَحْمَۃً مِنْ رَبِّکُمْ فَاقْبَلُوْھَا، نَقُوْلُ مَا قَالَ رَبُّنَا وَنَبِیُّنَا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ. اَلْاُمُوْرُ بِیَدِ اللّٰہِ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ مَصْدَرُھَا وَاِلَیْہِ مَرْجِعُھَا لَیْسَ اِلَی الْعِبَادِ فِیْھَا تَفْوِیْضٌ وَلَا مَشِیَّۃٌ. (سنن الدار قطنی با الصید والذبائح والاطعمۃ وغیر ذلک)

حضرت ابو درداءؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تم پر کچھ فرائض عائد کئے ہیں تم انہیں ضائع نہ کرنا اور کچھ حدود مقرر کی ہیں تم ان سے تجاوز نہ کرنا۔ اس نے بعض چیزوں سے تم کو روکا ہے۔ تم ان کے مرتکب نہ ہونا اور بغیر کسی نسیان یا بھول کے کچھ اشیاء کے بارہ میں وہ خاموش رہا ہے ان کا ذکر نہیں کیا سو تم بلا وجہ تکلف سے کام لے کر ان کے پیچھے نہ پڑنا کیونکہ اپنی رحمت اور اپنے فضل کی وجہ سے اس نے ان کا ذکر نہیں کیا تاکہ تم پر زیادہ بوجھ نہ پڑے پس خدا کی اس رعایت کو تم خوش دلی سے قبول کرو اور اسکی رحمت کی قدر کرو۔

(راوی کہتے ہیں کہ) ہم انہی باتوں کے قائل ہیں جنہیں ہمارے ربّ اور ہمارے رسولؐ نے بیان کیا ہے۔ اُس پر کسی زیادتی کی ضرورت نہیں سمجھتے کیونکہ تمام اختیارات ہمارے ربّ کے ہاتھ میں ہیں وہیں سے احکام آتے ہیں اور ان کے مآل کا مالک بھی وہی ہے۔ انسانوں کے لئے یہ مناسب نہیں کہ وہ اپنی مرضی چلائیں یا اپنی خواہشات کی پیروی کریں۔

۵۳۶ — عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ وَاِنَّ الْحَرَامَ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ، فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَاَ لِدِيْنِهٖ وَعِرْضِهٖ، وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ كَالرَّاعِيْ يَرْعٰى حَوْلَ الْحِمٰى يُوْشِكُ اَنْ يَّرْتَعَ فِيْهِ، اَلَا وَاِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى، اَلَا وَاِنَّ حِمَى اللّٰهِ مَحَارِمُهٗ، اَلَا وَاِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ، وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ، اَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ۔ (بخاری کتاب الایمان باب فضل استبرأ لدینہ۔ مسلم کتاب البیوع باب اخذ الحلال)

حضرت نعمان بن بشیرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا۔ حرام اور حلال اشیاء واضح ہیں اور ان کے درمیان کچھ مشتبہ امور ہیں جن کو اکثر لوگ نہیں جانتے۔ پس جو لوگ مشتبہات سے بچتے رہتے ہیں وہ اپنے دین کو اور اپنی آبرو کو محفوظ کر

لیتے ہیں ۔ اور جو شخص شبہات میں گرفتار رہتا ہے بہت ممکن ہے کہ وہ حرام میں جا پھنسے یا کسی جرم کا ارتکاب کر بیٹھے ۔ ایسے شخص کی مثال بالکل اس چرواہے کی سی ہے جو ممنوعہ علاقے کے قریب قریب اپنے جانور چراتا ہے، بالکل ممکن ہے کہ اس کے جانور اس علاقہ میں گھس جائیں ۔ دیکھو ہر بادشاہ کا ایک محفوظ علاقہ ہوتا ہے جس میں کسی کو جانے کی اجازت نہیں ہوتی یاد رکھو اللہ تعالیٰ کا محفوظ علاقہ اس کے محارم ہیں ۔ اور سنو انسان کے جسم میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے ۔ جب تک وہ تندرست اور ٹھیک رہے تو سارا جسم تندرست اور ٹھیک رہتا ہے اور جب وہ خراب اور بیمار ہو جائے تو سارا جسم بیمار اور لاچار ہو جاتا ہے اور اچھی طرح یاد رکھو کہ یہ گوشت کا ٹکڑا انسان کا دل ہے

**۵۳۷** ــــ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ: اِنَّ هُنَا اَقْوَامًا حَدِيْثًا عَهْدُهُمْ بِشِرْكٍ يَأْتُوْنَا بِلُحْمَانٍ لَا نَدْرِيْ يَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا اَمْ لَا ، قَالَ: اُذْكُرُوْا اَنْتُمْ اِسْمَ اللّٰهِ وَكُلُوْا ۔ (بخاری کتاب التوحید ۔ باب السؤال للہ تعالیٰ والاستعاذۃ بہ)

حضرت عائشہ رضؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ رضؓ نے دریافت کیا کہ حضور کچھ لوگ جو کفر سے نئے نئے نکلے ہیں ہمارے پاس گوشت لے کر آتے ہیں اور ہمیں علم نہیں کہ انہوں نے جانور کو ذبح کرتے وقت بسم اللہ پڑھی بھی یا نہیں ۔ کیا ہم گوشت کھا سکتے ہیں؟ حضور علیہ السلام نے فرمایا ۔ تم خود اس پر بسم اللہ پڑھ لو اور بخوشی کھاؤ ۔

۵۳۸ — عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيْلَ لَهٗ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ نَاسًا مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ يَأْتُوْنَا بِاللُّحْمَانِ وَلَا نَدْرِيْ هَلْ سَمَّوا اللّٰهَ عَلَيْهَا اَمْ لَا: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَمُّوا اللّٰهَ عَلَيْهَا ثُمَّ كُلُوْهَا۔

(موطا امام مالکؒ کتاب الزکاۃ - التسمیۃ علی الذبیحۃ)

حضرت عروہ بن زبیرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ گاؤں والے ہمارے پاس گوشت لے کر آتے ہیں ہمیں معلوم نہیں کہ جانور کو ذبح کرتے وقت انہوں نے اللہ تعالیٰ کا نام لیا تھا یا نہیں تو (ایسے گوشت کو) ہم کیا کریں؟ حضورؐ نے فرمایا اس پر بسم اللہ پڑھ لو پھر اس گوشت کو کھا لو۔

۵۳۹ — عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجُبْنَةٍ فِيْ غَزَاةٍ، فَقَالَ: اَيْنَ صُنِعَتْ هٰذِهٖ؟ فَقَالُوْا: بِفَارِسَ، وَنَحْنُ نَرَى اَنَّهٗ يُجْعَلُ فِيْهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ: اَطْعِنُوْا فِيْهَا بِالسِّكِّيْنِ وَاذْكُرُوْا اسْمَ اللّٰهِ وَكُلُوْا۔

(مسند احمد ص۳۰۲ ، ابوداؤد کتاب الاطعمہ باب فی اکل الجبن)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک جنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پنیر لایا گیا۔ آپؐ نے فرمایا۔ یہ کہاں

کا تیار شدہ ہے ؟ صحابہؓ نے عرض کیا ۔ فارس کا یعنی مجوسیوں کا بنایا ہوا ہے اور ہمارا خیال ہے کہ اس میں حرام چیز ملائی جاتی ہے ۔ یہ سُن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زیادہ کرید کی ضرورت نہیں بسم اللہ پڑھو اور کاٹ کر کھاؤ ۔

۵۴۰ــــ فِی السُّنَنِ لِاَبِیْ دَاوٗدَ مِنْ حَدِیْثِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِجُبْنَۃٍ فِیْ تَبُوْکَ مِنْ عَمَلِ النَّصَارٰی، فَقِیْلَ: ھٰذَا طَعَامٌ تَصْنَعُہُ الْمَجُوْسُ فَدَعَا بِسِکِّیْنٍ فَسَمّٰی وَقَطَعَ ۔ وَرَوَی الطَّیَالِسِیُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا فَتَحَ مَکَّۃَ رَأٰی جُبْنَۃً فَقَالَ: مَا ھٰذَا؟ فَقَالُوْا: طَعَامٌ یُصْنَعُ بِاَرْضِ الْعَجَمِ فَقَالَ ضَعُوْا فِیْہِ السِّکِّیْنَ وَکُلُوْا ۔

وَرَوٰی اَحْمَدُ وَالْبَیْہَقِیُّ عَنْہُ اُتِیَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِجُبْنَۃٍ فِیْ غَزَاۃِ تَبُوْکَ، فَقَالَ: اَیْنَ صُنِعَتْ ھٰذِہٖ؟ قَالُوْا بِفَارِسَ وَنَحْنُ نَرٰی اَنْ یُجْعَلَ فِیْھَا مَیْتَۃٌ ۔ فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِطْعَمُوْا ۔ وَفِیْ رِوَایَۃٍ ضَعُوْا فِیْھَا السِّکِّیْنَ وَاذْکُرُوْا اسْمَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَکُلُوْا ۔

وَجُوخٌ اشْتَھَرَ عَمَلُہٗ بِشَحْمِ الْخِنْزِیْرِ وَجُبْنٌ شَامِیٌّ اِشْتَھَرَ عَمَلُہٗ بِاَنْفَحَۃِ الْخِنْزِیْرِ وَقَدْ جَاءَہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

وَسَلَّمَ جُبْنَةٌ مِنْ عِنْدِ هِمْ فَاَكَلَ مِنْهَا وَلَمْ يَسْئَلْ عَنْ ذٰلِكَ۔

(فتح المعین شرح قرۃ العین باب الصلوٰۃ ص۱۲۰ مطبوعہ ۱۳۱۱ھ۔

زرقانی شرح المواھب اللدنیہ للعلامۃ قسطلانی ص۲۳۵/۴)

امام ابوداؤدؒ نے حضرت ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ غزوۂ تبوک کے سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عیسائیوں کا بنایا ہوا پنیر پیش کیا گیا۔ اس کے متعلق یہ بھی خیال تھا کہ یہ مجوسیوں کا بنایا ہوا تھا۔ آپؐ نے کسی چھان بین کے بغیر چھری منگوائی اور بسم اللہ پڑھ کر اُسے کاٹا اور استعمال فرمایا۔

ایک اور روایت میں ہے کہ فتح مکہ کے موقعہ پر پنیر پیش کیا گیا تو آپؐ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا۔ اہلِ عجم اسکو تیار کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ چھری سے کاٹ کر اسے استعمال کر سکتے ہو (یعنی کسی چھان بین کی ضرورت نہیں)

ایک اور روایت میں ہے کہ لوگوں نے یہ بھی بتایا کہ سُنتے ہیں کہ اس کے بنانے میں مُردار کی چربی استعمال ہوتی ہے آپؐ نے فرمایا زیادہ چھان بین کی ضرورت نہیں چھُری سے کاٹو اور اللہ تعالیٰ کا نام لے کر کھالو۔

۵۴۱ــــ عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَيَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ تَعَالٰى۔ فَاِنْ نَسِىَ اَنْ يَّذْكُرَ اسْمَ اللّٰهِ تَعَالٰى فِىْ اَوَّلِهٖ فَلْيَقُلْ:

بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ۔

(ترمذی کتاب الاطعمة باب ماجاء فی التسمية علی الطعام)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کوئی شخص کھانا کھانے لگے تو پہلے اللہ تعالیٰ کا نام لے یعنی بسم اللہ پڑھے۔ اگر شروع میں بھول جائے تو یاد آنے پر بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ پڑھ لے۔

**۵۴۲** — عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْاَسَدِ رَبِیْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: کُنْتُ غُلَامًا فِیْ حَجْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَکَانَتْ یَدِیْ تَطِیْشُ فِی الصَّحْفَةِ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: یَا غُلَامُ! سَمِّ اللّٰهَ تَعَالٰی وَکُلْ بِیَمِیْنِكَ وَکُلْ مِمَّا یَلِیْكَ فَمَا زَالَتْ تِلْكَ طِعْمَتِیْ بَعْدُ۔

(بخاری کتاب الاطعمة باب التسمية علی الطعام والاکل بالیمین)

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضؓ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ربیب تھے، بیان کرتے ہیں کہ بچپن میں مَیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر رہتا تھا۔ (کھانا کھاتے وقت) میرا ہاتھ تھالی میں پھرتی سے ادھر اُدھر گھومتا تھا (یعنی بے صبری سے جلد جلد کھاتا اور اپنے آگے کا بھی خیال نہ کرتا۔) حضورؐ نے میری اس عادت کو دیکھ کر فرمایا۔ کھانا کھاتے وقت بسم اللہ پڑھو اور اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے آگے

سے کھاؤ۔ حضورؐ کی یہ نصیحت میں ہمیشہ یاد رکھتا ہوں اور اس کے مطابق کھانا کھاتا ہوں۔

۵۴۳ ــــ عَنْ عِكْرَاشِ بْنِ ذُوَيْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَنِیْ بَنُوْ مُرَّةَ بْنُ عُبَيْدٍ بِصَدَقَاتِ اَمْوَالِهِمْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدِمْتُ عَلَيْهِ الْمَدِيْنَةَ فَوَجَدْتُّهٗ جَالِسًا بَيْنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ، قَالَ: ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِیْ فَانْطَلَقَ بِیْ اِلٰی بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَ: هَلْ مِنْ طَعَامٍ؟ فَاُتِيْنَا بِجَفْنَةٍ كَثِيْرَةِ الثَّرِيْدِ وَالْوَذْرِ فَاَقْبَلْنَا نَاكُلُ مِنْهَا فَخَبَطْتُّ بِيَدِیْ مِنْ نَوَاحِيْهَا وَاَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْنَ يَدَيْهِ ، فَقَبَضَ بِيَدِهِ الْيُسْرٰی عَلٰی يَدِیَ الْيُمْنٰی ثُمَّ قَالَ يَا عِكْرَاشُ! كُلْ مِنْ مَوْضِعٍ وَاحِدٍ فَاِنَّهٗ طَعَامٌ وَاحِدٌ، ثُمَّ اُتِيْنَا بِطَبَقٍ فِيْهِ اَلْوَانُ التَّمْرِ اَوِ الرُّطَبِ فَجَعَلْتُ اٰكُلُ مِنْ بَيْنَ يَدَیَّ وَجَالَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الطَّبَقِ قَالَ: يَا عِكْرَاشُ! كُلْ مِنْ حَيْثُ شِئْتَ فَاِنَّهٗ غَيْرُ لَوْنٍ وَاحِدٍ ثُمَّ اُتِيْنَا بِمَاءٍ فَغَسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَمَسَحَ بِبَلَلِ كَفَّيْهِ وَجْهَهٗ وَذِرَاعَيْهِ وَرَأْسَهٗ وَ قَالَ: يَا عِكْرَاشُ: هٰذَا الْوُضُوْءُ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ۔

(ترمذی ابواب الاطعمۃ باب ماجاء فی التسمیۃ علی الطعام)

حضرت عکراشؓ بیان کرتے ہیں کہ بنو مُرّہ نے اپنے اموال صدقہ

دیکر مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا۔ جب میں مدینہ میں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت حضورؐ مہاجرین اور انصار کے درمیان رونق افروز تھے۔ حضورؐ نے میرا ہاتھ پکڑا اور امّ سلمہؓ کے گھر لے گئے اور ان سے دریافت کیا۔ کوئی کھانے کی چیز ہے؟ انہوں نے ثرید کا پیالہ پیش کیا جس میں ثرید اور بوٹیاں کافی تھیں۔ ہم اس میں سے کھانے لگے۔ میں کبھی اِدھر سے اور کبھی اُدھر سے کھاتا اور حضورؐ اپنے سامنے سے کھا رہے تھے۔ حضورؐ نے اپنے بائیں ہاتھ سے میرا دایاں ہاتھ پکڑا اور فرمایا اے عکراش کھانا ایک جگہ سے کھاؤ تمام کھانا ایک ہی طرح کا ہے۔ پھر ہمارے سامنے ایک طشت لایا گیا جس میں مختلف قسم کے کھجور یا ڈوکے تھے۔ میں تو سامنے سے کھانے لگا اور حضورؐ اپنی پسند کے مطابق کبھی اِدھر سے اور کبھی اُدھر سے چُن چُن کر کھاتے اور فرمایا اے عکراش اپنی پسند کی چُن چُن کر کھاؤ کہ مختلف اقسام کی ہیں پھر پانی لایا گیا۔ حضورؐ نے اپنا ہاتھ دھویا اور اپنا گیلا ہاتھ اپنے چہرے، سر اور بازوؤں پر پھیرا اور فرمایا اے عکراش یہ آگ پر پکی ہوئی چیز کا وضوء ہے یعنی کھانے کے بعد ہاتھ صاف کر لئے جائیں۔

۵۴۴ــ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْبَرَکَۃُ تَنْزِلُ وَسَطَ الطَّعَامِ، فَکُلُوْا مِنْ حَافَتَیْہِ وَلَا تَاکُلُوْا مِنْ وَسَطِہٖ۔

(ترمذی کتاب الاطعمۃ باب کراھیۃ من وسط الطعام ص۲)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ۔ کھانے کے درمیانی حصہ میں برکت نازل ہوتی ہے اس لئے کنارے یعنی ایک طرف سے کھایا کرو اور درمیان سے کھانے سے اجتناب کرو۔

۵۴۵ــ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَأْكُلَنَّ اَحَدُكُمْ بِشِمَالِهِ، وَ لَا يَشْرَبَنَّ بِهَا، فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِهَا۔

(مسلم کتاب الاشربۃ باب آداب الطعام والشراب)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا تم میں سے کوئی بائیں ہاتھ سے نہ کھائے اور نہ پیئے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے ۔

۵۴۶ــ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَكَلَ اَوْ شَرِبَ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنَا وَ سَقَانَا وَ جَعَلَنَا مُسْلِمِيْنَ ۔ (ترمذی کتاب الدعوات باب ما یقول اذا فرغ من الطعام)

حضرت ابوسعیدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم جب کھانا تناول فرماتے یا پانی پیتے تو بعد میں یہ دُعا پڑھتے ۔ سب تعریفیں اُس اللہ کیلئے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور مسلمان یعنی اطاعت شعار بنایا۔

۵۴۷ــ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍؓ قَالَ اَصَابَنَا عَامُ سَنَةٍ

مَعَ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَرَزَقَنَا تَمْرًا، وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَمُرُّبِنَا وَ نَحْنُ نَاْكُلُ فَيَقُوْلُ: لَا تُقَارِنُوْا فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْقِرَانِ، ثُمَّ يَقُوْلُ: اِلَّا اَنْ يَسْتَاذِنَ الرَّجُلُ اَخَاهُ۔

(بخاری کتاب الاطعمہ باب القران فی التمر ص۸۱۹ - مسلم)

حضرت جبلہ بن سحیم رضؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضؓ کے عہدِ خلافت میں ایک سال ہمیں سخت قحط سالی سے دوچار ہونا پڑا۔ آپ نے ہمیں کھجوریں دیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضؓ ہمارے پاس سے گزرے تو فرمایا۔ اکٹھے بیٹھ کر کھانے لگو تو دو دو کھجوریں ملا کر نہ کھاؤ یعنی حرص اور بے صبری کا مظاہرہ نہ کرو کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے۔ سوائے اسکے کہ کھانے والا دوسرے شریکِ طعام بھائی سے اس کی اجازت لے لے۔

۵۴۸ــ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ بِثَلَاثِ اَصَابِعَ فَاِذَا فَرَغَ لَعِقَهَا۔

(مسلم کتاب الاشربہ باب استحباب لعق الاصابع)

حضرت کعب بن مالک رضؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ تین انگلیوں سے کھانا کھاتے اور کھانے سے فارغ ہونے کے بعد انگلیاں صاف کر لیتے۔

۵۴۹ــ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اَكَلَ طَعَامًا لَعِقَ اَصَابِعَهُ الثَّلٰثَ وَقَالَ : إِذَا مَا وَقَعَتْ لُقْمَةُ اَحَدِكُمْ فَلْيُمِطْ عَنْهَا الْاَذٰى وَلْيَاكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ : وَاَمَرَنَا اَنْ نَسْلِتَ الصَّحْفَةَ ، وَقَالَ: اِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ فِيْ اَيِّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةُ ۔

(ترمذی ابواب الاطعمة باب فی اللقمہ تسقط)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھانا تناول فرمانے کے بعد اپنی انگلیوں کو چاٹ لیا کرتے تھے اور حضور فرماتے تھے کہ اگر کھانے وقت کوئی لقمہ گر جائے تو اسے صاف کر کے کھا لینا چاہیئے اور اسے شیطان کے لئے نہیں چھوڑنا چاہیئے اور ہمیں حکم فرماتے تھے کہ ہم پلیٹ کو اچھی طرح صاف کر لیا کریں (یعنی کھانا نہ بچایا کریں یا اتنا ڈالیں جتنا کھانا ہے)، یہ بھی فرماتے تھے کہ تمہیں یہ علم نہیں ہے کہ کھانے کے کون سے حصہ میں برکت ہے۔

۵۵۰ — عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُكْثِرَ اللّٰهُ خَيْرَ بَيْتِهِ فَلْيَتَوَضَّأْ اِذَا حَضَرَ غِذَاؤُهُ وَاِذَا رُفِعَ۔

(ابن ماجہ ابواب الاطعمۃ باب الوضوء عند الطعام)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے گھر میں خیر و برکت زیادہ کرے تو کھانا کھانے سے پہلے بھی ہاتھ دھوئے

اور کُلّی کرے اور کھانا کھانے کے بعد بھی ہاتھ دھوئے اور کُلّی کرے (کھانے کا وضو یہی ہے)۔

**۵۵۱** — عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى اَنْ يَّشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا۔ قَالَ قَتَادَةُ : فَقُلْنَا لِاَنَسٍ : فَالْاَكْلُ ؟ قَالَ : ذٰلِكَ اَشَرُّ اَوْ اَخْبَثُ۔ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَجَرَ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا۔ ( مسلم کتاب الاشربة باب کراهیة الشرب قائما )

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (بلا ضرورت) کھڑے ہو کر پانی پینے سے منع فرمایا۔ قتادہ جو حضرت انسؓ کے شاگرد ہیں بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت انسؓ سے پوچھا۔ کھڑے ہو کر کھانے کے بارے میں کیا حکم ہے۔ تو آپؓ نے فرمایا یہ تو کھڑے ہو کر پانی پینے سے بھی بدتر ہے۔

**۵۵۲** — عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : كُنَّا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاْكُلُ وَ نَحْنُ نَمْشِيْ وَنَشْرَبُ وَ نَحْنُ قِيَامٌ۔

( ترمذی کتاب الاشربه باب الرخصة فی الشرب قائما )

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہم بوقتِ ضرورت چلتے ہوئے بھی کھا لیتے تھے اور کھڑے ہو کر پانی پی لیتے تھے۔

۵۵۳۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَقَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ۔

(مسلم کتاب الاشربۃ باب فی الشرب من زمزم قائماً)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو زمزم کا پانی پلایا جو آپؐ نے کھڑے ہو کر پیا۔

۵۵۴۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُتَنَفَّسَ فِي الْاِنَاءِ اَوْ يُنْفَخَ فِيْهِ۔

(ترمذی کتاب الاشربۃ باب کراھیۃ النفخ فی الشراب)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی پیتے ہوئے برتن میں سانس لینے سے منع فرمایا۔ اسی طرح پینے کی چیز میں پھونک مارنے سے بھی روکا۔

۵۵۵۔ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَالشُّرْبِ فِيْ اٰنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَقَالَ: هِيَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَهِيَ لَكُمْ فِي الْاٰخِرَةِ۔ (مسلم کتاب اللباس والزینۃ باب تحریم استعمال اناء الذھب والفضۃ)

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ریشم اور دیباج پہننے سے منع فرمایا۔ اسی طرح سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے کی ممانعت فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ یہ اس دنیا میں دوسروں کے لئے ہیں اور آخرت میں تمہارے لئے ہوں گے۔

# ذبیحہ اور شکار

**۵۵۶** (ل) عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ، سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْكَلْبِ الْمُعَلَّمِ، قَالَ: إِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَ ذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ مَا اَمْسَكَ عَلَيْكَ، فَاِنْ اَكَلَ فَلَا تَاْكُلْ، فَاِنَّمَا اَمْسَكَ عَلٰى نَفْسِهٖ. قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَرَاَيْتَ اِنْ خَالَطَتْ كِلَابَنَا كِلَابٌ اُخْرٰى، قَالَ: اِنَّمَا ذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى كَلْبِكَ وَلَمْ تَذْكُرْ عَلٰى غَيْرِهٖ۔

(ترمذی ابواب الصید باب فی من یرمی الصید فیجدہ میتاء فی الماء)

حضرت عدی بن حاتمؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سدھائے ہوئے شکاری کتے سے شکار کرنے کے بارہ میں پوچھا۔ حضورؐ نے فرمایا جب تم نے اپنا کتا بسم اللہ پڑھ کر چھوڑا ہے تو اس شکار کو کھاؤ جو اس نے تمہارے لئے پکڑ رکھا ہے اور اگر اس نے اس میں سے کچھ کھا لیا ہے تو اس شکار کو مت کھاؤ کیونکہ کتے نے اپنے لئے شکار کیا ہے۔

پھر میں نے پوچھا کہ اگر ہمارے کتوں کے ساتھ دوسرے کتے مل جائیں تو کیا حکم ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ تم نے اپنے کتے کو بسم اللہ پڑھ کر چھوڑا تھا دوسرے کتوں کو نہیں (اس لئے ایسے شکار کو نہ کھاؤ سوائے اس

کے کہ اس جانور کو خود ذبح کیا ہو)۔

**۵۵۶** (ب) عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَسَمَّيْتَ فَأَمْسَكَ وَقَتَلَ فَكُلْ وَإِنْ أَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ وَإِذَا خَالَطَ كِلَابًا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهَا فَأَمْسَكْنَ وَقَتَلْنَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِيْ أَيُّهَا قَتَلَ وَإِنْ رَمَيْتَ الصَّيْدَ فَوَجَدْتَهُ بَعْدَ يَوْمٍ اَوْ يَوْمَيْنِ لَيْسَ بِهِ إِلَّا أَثَرُ سَهْمِكَ فَكُلْ وَإِنْ وَقَعَ فِي الْمَاءِ فَلَا تَأْكُلْ۔

(بخاری کتاب الصید والذبائح۔ باب الصید اذا غاب عنه یومین او ثلاثة)

حضرت عدی بن حاتمؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ جب تم نے بسم اللہ پڑھ کر اپنے کتے کو شکار پر چھوڑا اور اس نے شکار کو تمہارے لئے پکڑے رکھا خواہ وہ مر ہی گیا ہو تو تم اس شکار کو کھا سکتے ہو۔ اور اگر کتے نے اس شکار میں سے کچھ کھالیا ہے تو اس کو نہ کھاؤ کیونکہ کتے نے اپنے لئے شکار کیا ہے تمہارے لئے نہیں۔ اور اگر تمہارے کتے کے ساتھ دوسرے کتے شامل ہو جائیں جن پر تم نے بسم اللہ نہیں پڑھا اور ان سب نے شکار کو مار کر تمہارے لئے روکے رکھا اور اس میں سے خود کچھ نہیں کھایا تو بھی تم اس شکار کو نہ کھاؤ اس لئے کہ تمہیں نہیں معلوم کہ شکار کو کس کتے نے مارا ہے۔ اگر تم نے شکار کو تیر سے مارا ہے اور تم نے اس کو ایک یا دو[2] دن

بعد مرا ہوا پایا اور مرنے کی وجہ تیر کے سوا کوئی اور چیز نہیں تو تم اس شکار کو کھا سکتے ہو۔ اور اگر شکار پانی میں مرا ہوا ملا ہے تو اسے نہ کھاؤ (اس لئے کہ ہو سکتا ہے کہ وہ پانی میں گرنے کی وجہ سے مرا ہو تیر کے زخم سے نہیں۔)

**۵۵۷ــ** عَنْ اَبِیْ یَعْلٰی شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اللّٰہَ کَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلْیُحِدَّ اَحَدُکُمْ شَفْرَتَہٗ وَلْیُرِحْ ذَبِیْحَتَہٗ۔

(مسلم کتاب الصید والذبائح باب الامر باحسان الذبح)

حضرت شداد بن اوس رضؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کو نرمی اور مہربانی سے پیش آنے کا حکم دیا ہے یہاں تک کہ اگر تم کسی جانور کو مارنے لگو تو اس میں بھی نرمی اور رحمدلی دکھاؤ اور جب کسی جانور کو ذبح کرنے لگو تو اچھے اور رحمدلی کے طریق سے ذبح کرو۔ مثلاً اپنی چھری خوب تیز کر لو اور اس طرح سے اپنے ذبیحہ کو آرام پہنچاؤ۔

**۵۵۸ــ** عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ: اَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِحَدِّ الشِّفَارِ۔ وَاَنْ تُوَارٰی عَنِ الْبَھَائِمِ وَقَالَ اِذَا ذَبَحَ اَحَدُکُمْ فَلْیُجْھِزْ۔

(ابن ماجه۔ ابواب الذبائح باب اذا ذبحتم فاحسنوا الذبح)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ جب جانور ذبح کرنے لگو تو چھری کو اچھی طرح تیز کر لیا کرو۔ ایک جانور کے سامنے دوسرے جانور کو ذبح نہ کرو اور خوب اچھی طرح ذبح کرو۔ (کہ اسکی جان جلدی نکل جائے اور زیادہ دیر تڑپتا نہ رہے۔)

---

# تجارت وصنعت، خرید و فروخت اور اجارہ کے آداب

۵۵۹ــــ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الْكَسْبِ أَطْيَبُ؟ قَالَ: عَمَلُ الرَّجُلِ بِيَدِهٖ وَكُلُّ بَيْعٍ مَبْرُوْرٍ۔ (مسند احمد ص۱۴۱)

حضرت رافع بن خدیجؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا۔ کون سا ذریعۂ معاش بہتر ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ ہاتھ کی محنت، دستکاری اور صاف ستھری تجارت بہترین ذریعۂ معاش ہیں۔

۵۶۰ــــ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اُتِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى

بِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِهٖ، اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَقَالَ لَهٗ : مَاذَا عَمِلْتَ فِی الدُّنْیَا ؟ قَالَ وَلَا یَکْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِیْثًا ۔ قَالَ: یَا رَبِّ اٰتَیْتَنِیْ مَالَكَ فَكُنْتُ اُبَایِعُ النَّاسَ، وَكَانَ مِنْ خُلُقِی الْجَوَازُ، فَكُنْتُ اَتَیَسَّرُ عَلَی الْمُوْسِرِ وَ اُنْظِرُ الْمُعْسِرَ۔ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : اَنَا اَحَقُّ بِذَا مِنْكَ، تَجَاوَزُوْا عَنْ عَبْدِیْ ۔ فَقَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ الْجُهَنِیُّ وَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیُّ: هٰكَذَا سَمِعْنَاهُ مِنْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ (مسلم کتاب البیوع باب فضل انظار المعسر)

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے پاس ایسا بندہ لایا جائے گا۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا تم نے دنیا میں کیا عمل کیا اور لوگ اللہ تعالیٰ سے کوئی بات چھپا نہیں سکیں گے۔ وہ جواب دیگا۔ اے میرے رب! تُو نے مجھے مال دیا، میں لوگوں سے خرید و فروخت اور لین دین کرتا، درگزر کرنا اور نرم سلوک کرنا میری عادت تھی۔ خوشحال اور صاحبِ استطاعت سے بھی آسانی اور سہولت کا رویہ اختیار کرتا اور تنگدست کو بھی بسہولت ادا کرنے کی مہلت دیتا۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا مجھے اس بات کا زیادہ حق پہنچتا ہے کہ درگزر سے کام لوں اور اپنے اس بندے سے شفقت کا سلوک کروں۔ عقبہ بن عامرؓ اور ابومسعود انصاریؓ کہتے ہیں کہ ہم نے یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے اسی طرح خود سنی تھی۔

۵۶۱ـــ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا وَزَنْتُمْ فَارْجِحُوْا۔

(ابن ماجہ ابواب التجارات باب الرُّجحان فی الوزن)

حضرت جابر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جب تم کسی کو دینے کے لئے کچھ تولو تو جُھکتا ہوا تولو۔

۵۶۲ـــ عَنْ قَیْلَةَ اُمِّ بَنِیْ اَنْمَارٍ، قَالَتْ: اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ عُمَرِهٖ عِنْدَ الْمَرْوَةِ فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّیْ امْرَاَةٌ اَبِیْعُ وَاَشْتَرِیْ فَاِذَا اَرَدْتُ اَنْ اَبْتَاعَ الشَّیْءَ سُمْتُ بِهٖ اَقَلَّ مِمَّا اُرِیْدُ ثُمَّ زِدْتُ ثُمَّ زِدْتُ حَتّٰی اَبْلُغَ الَّذِیْ اُرِیْدُ وَاِذَا اَرَدْتُ اَنْ اَبِیْعَ الشَّیْءَ سُمْتُ بِهٖ اَكْثَرَ مِنَ الَّذِیْ اُرِیْدُ ثُمَّ وَضَعْتُ حَتّٰی اَبْلُغَ الَّذِیْ اُرِیْدُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَفْعَلِیْ، یَا قَیْلَةُ! اِذَا اَرَدْتِ اَنْ تَبْتَاعِیْ شَیْئًا فَاسْتَامِیْ بِهِ الَّذِیْ تُرِیْدِیْنَ اُعْطِیْتِ اَوْ مُنِعْتِ۔ فَقَالَ: اِذَا اَرَدْتِ اَنْ تَبِیْعِیْ شَیْئًا فَاسْتَامِیْ بِهِ الَّذِیْ تُرِیْدِیْنَ، اُعْطِیْتِ اَوْ مُنِعْتِ۔

(ابن ماجہ ابواب التجارات باب السوم)

حضرت قَیلہ اُمِّ بنی انمارؓ بیان کرتی ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عمرہ کے موقع پر مَروہ کے مقام میں

حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ میں ایک تاجر عورت ہوں ۔ میرا خریدنے کا طریقہ یہ ہے کہ چیز کی پہلے بہت کم قیمت بتاتی ہوں پھر آہستہ آہستہ قیمت زیادہ کرتی جاتی ہوں اور جس قیمت پر خریدنی مقصود ہو اس پر مال خرید لیتی ہوں ۔ اسی طرح جو چیز فروخت کرنی ہوتی ہے پہلے اس کے دام بہت زیادہ بتاتی ہوں پھر آہستہ آہستہ دام کم کرتی جاتی ہوں اور پھر جس قیمت پر مال فروخت کرنا مقصود ہو ۔ اس پر مال فروخت کر دیتی ہوں۔ یہ سُن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے قیلہ! اس طرح نہ کیا کرو بلکہ قیمت مقرر ہونی چاہیئے ۔جس قیمت پر خریدنا ہو وہ صحیح قیمت بتادو اگر اس نے اس قیمت پر دینا ہو تو دیوے اور نہ دینا ہو تو نہ دے ۔ اسی طرح فروخت کرتے وقت اصل قیمت بتاؤ اگر کسی نے لینی ہو تو لے ورنہ اسکی مرضی ۔ (اس طرح اعتبار بھی قائم ہوگا اور وقت بھی ضائع نہ ہوگا)۔

**۵۶۳ـــ** عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍؓ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلتَّاجِرُ الصَّدُوْقُ الْاَمِیْنُ مَعَ النَّبِیِّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَ الشُّهَدَاءِ۔ (سنن دارمی کتاب البیوع باب فی التاجر الصدوق رواہ ایضًا الحاکم و الترمذی کتاب البیوع باب فی التجار و تسمیۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سچا اور دیانتدار تاجر نبیوں، صدیقوں اور شہیدوں کی معیت کا حقدار ہے۔

۵۶۴ــ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اَلتَّاجِرُ اْلاَمِیْنُ الصَّدُوْقُ الْمُسْلِمُ مَعَ الشُّھَدَاءِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ۔ (ابن ماجہ ابواب التجارات باب الحثّ علی المکاسب)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیانت دار اور سچّا مسلمان تاجر بروزِ قیامت شہداء میں شامل سمجھا جائے گا۔

۵۶۵ــ عَنْ حَکِیْمِ بْنِ حِزَامٍ رضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : اَلْبَیِّعَانِ بِالْخِیَارِ مَا لَمْ یَتَفَرَّقَا ، فَاِنْ صَدَقَا وَ بَیَّنَا بُوْرِكَ لَھُمَا فِیْ بَیْعِھِمَا ، وَ اِنْ کَتَمَا وَکَذَبَا مُحِقَتْ بَرَکَۃُ بَیْعِھِمَا۔

( بخاری کتاب البیوع باب اذا لم یوقت الخیار ھل یجوز البیع )

حضرت حکیم بن حزامؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ خرید و فروخت کرنے والوں کو جب تک وہ ایکدوسرے سے جُدا نہ ہوں انہیں اختیار ہے کہ وہ سودا فسخ کردیں اور اگر خرید و فروخت کرنے والے سچ بولیں اور مال میں اگر کوئی عیب یا نقص ہے تو اسے بیان کردیں تو اللہ تعالیٰ ان کے اس سودے میں برکت دے گا اور اگر وہ دونوں جھوٹ سے کام لے کر کسی عیب کو چھپائیں گے یا ہیرا پھیری سے کام لیں گے تو اس سودے میں سے برکت نکل جائے گی۔

۵۶۶ــ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : نَھٰی رَسُوْلُ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَبِيْعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ، وَلَاتَنَاجَشُوْا وَلَا يَبِعِ الرَّجُلُ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ، وَلَا يَخْطُبُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ، وَلَا تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَكْفَأَ مَا فِيْ اِنَآئِهَا وَ فِيْ رِوَايَةٍ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّلَقِّيْ، وَاَنْ يَبْتَاعَ الْمُهَاجِرُ لِلْاَعْرَابِيِّ، وَاَنْ تَشْتَرِطَ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا، وَاَنْ يَّسْتَامَ الرَّجُلُ عَلٰى سَوْمِ اَخِيْهِ وَ نَهٰى عَنِ التَّجَشِّ وَالتَّصْرِيَةِ۔

(بخاری کتاب البیوع باب لا یبیع علیٰ بیع اخیہ ...... الخ و مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی شہر کا رہنے والا دلاّل بن کر دیہات سے تجارتی سامان لانے والے کا سودا بیچے۔ اسی طرح آپؐ نے اس سے بھی منع فرمایا کہ صرف بھاؤ بڑھانے کیلئے بولی دی جائے۔ آپؐ نے فرمایا کوئی آدمی اپنے بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے اور نہ اپنے بھائی کی منگنی کے پیغام پر پیغام بھجوائے اور کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق کا مطالبہ اس غرض سے نہ کرے کہ تا وہ اسکی جگہ لے اور اس کا حصہ اپنے برتن میں ڈالے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے تجارتی قافلے کو آگے جاکر ملنے اور سودا کر لینے سے منع فرمایا۔ اسی طرح اس بات سے بھی منع فرمایا کہ کوئی شہر کا رہنے والا دلاّل بن کر دیہاتی کا سامان بکوائے۔ آپؐ نے فرمایا کوئی عورت اس شرط پر شادی نہ

کرے کہ اسکا خاوند اپنی پہلی بیوی کو طلاق دیدے، اسی طرح کوئی آدمی اپنے بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے۔ محض بھاؤ بڑھاتے کیلئے بولی نہ دے اور زیادہ قیمت وصول کرنے کے لئے دودھ دینے والے جانور کا دودھ اس کے تھنوں میں نہ روک رکھے۔

۵۶۷ — عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تَتَلَقَّوْا السِّلَعَ حَتّٰى يُهْبَطَ بِهَا إِلَى الْاَسْوَاقِ۔

(بخاری کتاب البیوع باب النہی عن تلقی الرکبان)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجارتی سامان لانے والے قافلہ کو آگے جاکر نہ ملو یعنی سامان مارکیٹ میں پہنچنے سے پہلے ہی نہ خرید لو بلکہ اس تجارتی سامان کو بازار میں آنے دو تاکہ قیمتوں میں اعتدال رہے۔

۵۶۸ — عَنْ اَبِي الْحَمْرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِجَنْبَاتِ رَجُلٍ عِنْدَهٗ طَعَامٌ فِيْ وِعَاءٍ فَاَدْخَلَ يَدَهٗ فِيْهِ فَقَالَ لَعَلَّكَ غَشَشْتَ، مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا۔ (سنن ابن ماجہ ابواب التجارت باب النہی عن الغش)

حضرت ابی حمراءؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک شخص کے پاس سے گزرے جو غلّہ کا تاجر تھا حضورؐ نے اس کے غلّہ کے برتن کے اندر ہاتھ ڈال کر دیکھا تو محسوس کیا کہ نیچے کا غلّہ گیلا ہے تو آپؐ نے فرمایا تم دھوکا دیتے ہو۔ دیکھو دھوکا اور فریب دینا

ہم مسلمانوں کا شیوہ نہیں ہے۔

۵۶۹ـــ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُؤْمِنَ الْمُحْتَرِفَ۔

(الترغیب والترہیب باب الترغیب فی الاکتساب صفحہ ۵۲۸ بحوالہ الطبرانی فی الکبیر)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ماہر دست کار اور ہنرمند مومن کو پسند کرتا ہے۔

---

# صحت و مرض، پرہیز اور علاج

۵۷۰ـــ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِیْہِمَا کَثِیْرٌ مِنَ النَّاسِ، الصِّحَّۃُ وَالْفَرَاغُ۔ (بخاری کتاب الرقاق-ترمذی)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دو نعمتیں ایسی ہیں کہ جن کی قدر نہ کرکے بہت سے لوگ نقصان اٹھاتے ہیں۔ ایک صحت دوسرے فارغ البالی۔

۵۷۱ـــ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ جِبْرِیْلَ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: یَا مُحَمَّدُ! اِشْتَکَیْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْکَ مِنْ کُلِّ

شَيْءٍ يُؤْذِيْكَ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ، اَللّٰهُ يَشْفِيْكَ، بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ۔

(مسلم کتاب السلام باب الطب والمرض والرقی)

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں۔ حضرت جبرائیلؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا اے محمدؐ! کیا آپؐ بیمار ہیں؟ آپؐ نے جواب دیا ہاں میں بیمار ہوں۔ اس پر حضرت جبرائیلؑ نے یہ دعا کی۔ اللہ تعالیٰ کا نام لے میں آپؐ پر دَم کرتا ہوں وہ آپؐ کو ہر ایسی بات سے محفوظ رکھے جو نقصان دِہ ہے۔ ہر ایسی چیز سے بچائے جو دُکھ دے سکتی ہے۔ وہ ہر بُرے شخص کی برائی سے اور ہر حسد کرنیوالے کی بدنظری سے آپؐ کی حفاظت فرمائے۔ اللہ تعالیٰ آپؐ کو شفاء دے۔ اللہ تعالیٰ کا نام لے کر میں آپؐ پر دم کرتا ہوں۔

۵۷۲۔ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ لِيْ خَالٌ يَرْقِيْ مِنَ الْعَقْرَبِ فَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرُّقٰى قَالَ فَأَتَاهُ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّكَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقٰى وَاَنَا اَرْقِيْ مِنَ الْعَقْرَبِ: فَقَالَ: مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَنْفَعَ اَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ

(مسلم کتاب السلام باب استحباب الرقیة ص۲۲۴)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ میرے ایک ماموں تھے جو بچھو کا دَم کرتے تھے۔ حضورؐ نے جب دم کرنے سے منع فرمایا تو وہ حضورؐ کے پاس آئے اور عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول! آپؐ نے دَم کرنے

سے منع فرمایا ہے اور مَیں بچھو کا دَم کرتا ہوں اور لوگوں کو اس سے فائدہ ہوتا ہے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا۔ تم میں سے جو شخص اپنے بھائی کو کوئی فائدہ پہنچا سکے وہ ضرور پہنچائے۔ (مقصد یہ ہے کہ دَم درُود کو پیشہ اور کمائی کا ذریعہ بنانا منع ہے لیکن اگر کسی کے پاس کوئی مؤثر بابرکت دعائیہ الفاظ ہیں جن میں شرک کا شائبہ نہیں تو پھر اس سے کسی کو فائدہ پہنچانا منع نہیں۔)

**۵۷۳ــ** عَنْ اَبِي سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ نَاسًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوْا فِيْ سَفَرٍ فَمَرُّوْا بِحَيٍّ مِّنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَاسْتَضَافُوْهُمْ فَلَمْ يُضِيْفُوْهُمْ فَقَالُوْا لَهُمْ: هَلْ فِيْكُمْ رَاقٍ؟ فَاِنَّ سَيِّدَ الْحَيِّ لَدِيْغٌ اَوْ مُصَابٌ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ: نَعَمْ، فَاَتَاهُ فَرَقَاهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَبَرَأَ الرَّجُلُ فَاُعْطِيَ قَطِيْعًا مِنْ غَنَمٍ فَاَبٰى اَنْ يَقْبَلَهَا وَقَالَ: حَتّٰى اَذْكُرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَاللّٰهِ مَا رَقَيْتُ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، فَتَبَسَّمَ وَقَالَ: وَمَا اَدْرَاكَ اِنَّهَا رُقْيَةٌ، ثُمَّ قَالَ: خُذُوْا مِنْهُمْ وَاضْرِبُوْا لِيْ بِسَهْمٍ مَعَكُمْ۔ (مسلم کتاب السلام باب جواز اخذ الاجرة علی الرقیة)

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ صحابہؓ سفر میں تھے۔ وہ عرب کے ایک قبیلے کے پاس سے گزرے اور انکا مہمان

بننا چاہا لیکن انہوں نے مہمانی نہ کی (اس رات اس قبیلے کے سردار کو
سانپ نے ڈس لیا)۔ وہ ان صحابہ کے پاس آئے اور پوچھا تم میں سے کوئی
دَم کرتا ہے؟ صحابہ میں سے ایک شخص نے کہا۔ ہاں میں کرتا ہوں چنانچہ
وہ بیمار کے پاس آئے اور سورۃ فاتحہ پڑھ کر دَم کیا۔ اس پر وہ سردار
اچھا ہوگیا اور خوش ہو کر بکریوں کا ایک چھوٹا سا ریوڑ اُن کو بطور انعام
دیا لیکن انہوں نے یہ ریوڑ قبول نہ کیا اور کہا جب تک کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ نہ لُوں یہ ریوڑ نہ لُوں گا۔ چنانچہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وہ آئے اور اس واقعہ کا ذکر کیا اور
ساتھ ہی عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول! میں نے صرف سورۃ فاتحہ پڑھ
کر دَم کیا تھا۔ اس پر حضورؐ نے تبسّم فرمایا اور پوچھا کہ تمہیں کیسے
معلوم ہوا کہ سورۃ فاتحہ دَم ہے۔ پھر فرمایا تم اس قبیلہ سے بکریاں
لے لو اور میرا حصّہ بھی ان بکریوں میں رکھو۔ مقصد یہ ہے کہ اس
صورتِ حال میں جو انعام یا نذرانہ انہوں نے دیا ہے اس کے لینے
میں کوئی حرج نہیں۔

۵۷۴۔ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يُصِيْبُ الْمُؤْمِنُ مِنْ وَصَبٍ
وَلَا نَصَبٍ وَلَا غَمٍّ وَلَا حُزْنٍ حَتَّى الْهَمِّ يُهِمُّهُ اِلَّا كُفِّرَ
بِهٖ مِنْ سَيِّاٰتِهٖ۔ (مسلم کتاب البر والصلة باب ثواب المومن فیما یصیبه)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا۔ مومن کو جو بھی دُکھ یا تکلیف یا بیماری یا رنج پہنچتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے اسکی کمزوریوں اور غلطیوں کا کفّارہ کر دیتا ہے۔ یعنی بڑے بڑے نقصانات اور آخری گرفت سے اللہ تعالیٰ اسکو بچالیتا ہے۔

**۵۷۵۔** عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ خَرَجَ اِلَی الشَّامِ حَتّٰی اِذَا کَانَ بِسَرْغَ لَقِیَہُ اُمَرَآءُ الْاَجْنَادِ، اَبُوْ عُبَیْدَۃَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَاَصْحَابُہٗ فَاَخْبَرُوْہُ اَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ۔ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ: فَقَالَ لِیْ عُمَرُ: اُدْعُ لِیَ الْمُهَاجِرِیْنَ الْاَوَّلِیْنَ فَدَعَوْتُھُمْ فَاسْتَشَارَھُمْ وَ اَخْبَرَھُمْ اَنَّ الْوَبَآءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ فَاخْتَلَفُوْا۔ فَقَالَ بَعْضُھُمْ: خَرَجْتَ لِاَمْرٍ وَّلَا نَرٰی اَنْ تَرْجِعَ عَنْہُ، وَقَالَ بَعْضُھُمْ: مَعَكَ بَقِیَّۃُ النَّاسِ وَاَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا نَرٰی اَنْ تُقْدِمَھُمْ عَلٰی ھٰذَا الْوَبَآءِ فَقَالَ: اِرْتَفِعُوْا عَنِّیْ ثُمَّ قَالَ: اُدْعُ لِیَ الْاَنْصَارَ، فَدَعَوْتُھُمْ فَاسْتَشَارَھُمْ: فَسَلَکُوْا سَبِیْلَ الْمُهَاجِرِیْنَ وَاخْتَلَفُوْا کَاخْتِلَافِھِمْ، فَقَالَ: اِرْتَفِعُوْا عَنِّیْ ثُمَّ قَالَ: اُدْعُ لِیْ مَنْ کَانَ ھٰھُنَا مِنْ مَّشْیَخَۃِ قُرَیْشٍ مِنْ مُّهَاجِرَۃِ الْفَتْحِ۔ فَدَعَوْتُھُمْ، فَلَمْ یَخْتَلِفْ عَلَیْہِ مِنْھُمْ رَجُلَانِ فَقَالُوْا: نَرٰی اَنْ تَرْجِعَ بِالنَّاسِ وَلَا تُقْدِمَھُمْ عَلٰی ھٰذَا الْوَبَآءِ، فَنَادٰی عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فِی النَّاسِ: اِنِّیْ مُصَبِّحٌ عَلٰی ظَھْرٍ فَاَصْبِحُوْا عَلَیْہِ، فَقَالَ اَبُوْ عُبَیْدَۃَ بْنُ الْجَرَّاحِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:

اَ فِرَارًا مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ ؟ فَقَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ، لَوْ غَيْرُكَ قَالَهَا يَا اَبَا عُبَيْدَةَ ! وَكَانَ عُمَرُ يَكْرَهُ خِلَافَهُ - نَعَمْ نَفِرُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ اِلٰى قَدَرِ اللّٰهِ ، اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ اِبِلٌ فَهَبَطَتْ وَادِيًا لَهُ عُدْوَتَانِ اِحْدَاهُمَا خَصِبَةٌ وَّالْاُخْرٰى جَدْبَةٌ، اَلَيْسَ اِنْ رَعَيْتَ الْخَصِبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللّٰهِ ، وَاِنْ رَعَيْتَ الْجَدْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللّٰهِ ؟ قَالَ : فَجَآءَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ، وَكَانَ مُتَغَيِّبًا فِیْ بَعْضِ حَاجَتِهٖ فَقَالَ : اِنَّ عِنْدِیْ مِنْ هٰذَا عِلْمًا ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : اِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ بِاَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوْا عَلَيْهِ وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَّاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِّنْهُ فَحَمِدَ اللّٰهَ تَعَالٰى عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَانْصَرَفَ۔

(مسلم کتاب السلام باب الطاعون والطیرۃ والکھانۃ)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت عمرؓ نے ملکِ شام کا سفر اختیار کیا۔ جب آپ سرغ نامی مقام پر پہنچے تو سردارانِ فوج حضرت ابوعبیدہؓ اور ان کے دوسرے ساتھی آپ کی پیشوائی کے لئے حاضر ہوئے اور بتایا کہ شام میں وباء پھوٹ پڑی ہے ابن عباس کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے مجھے فرمایا کہ مَیں بزرگ مہاجرین کو بلاؤں چنانچہ مَیں ان کو بلا لایا۔ حضرت عمرؓ نے اُن سے مشورہ کیا اور بتایا کہ شام میں وباء پھیلی ہوئی ہے۔ اب کیا کرنا چاہئیے ؟ بَیں وہاں

جاؤں یا یہیں سے واپس چلا جاؤں ۔ صحابہ کی رائے میں اختلاف تھا
بعض کہتے تھے کہ آپ ایک مقصد کیلئے مدینہ سے آئے ہیں ۔ اس
مقصد کو پورا کئے بغیر آپ کا واپس جانا مناسب نہیں ۔ بعض کا مشورہ
تھا کہ آپ کے ساتھ چنیدہ لوگ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
مقرّبین ہیں، ہم مناسب نہیں سمجھتے کہ آپ انکو لے کر وباء کے علاقہ
میں جائیں اور کسی قسم کا خطرہ مول لیں ۔ مہاجرین سے مشورہ لینے
کے بعد حضرت عمرؓ نے فرمایا ۔ انصار کو بلاؤ ۔ چنانچہ میں انصار کو بلا
لایا ۔ یہ بھی مہاجرین کی طرح مختلف الرائے تھے ۔ ان انصار سے مشورہ
لینے کے بعد حضرت عمرؓ نے مجھے فرمایا قریش کے سرداروں میں سے جو
یہاں ہیں اور فتح مکہّ کے دوران ہجرت کر کے آئے ہیں انکو بلا لاؤ ۔
جب وہ آئے اور صورتِ حال ان کے سامنے آئی تو انہوں نے متفقہ
رائے دی کہ یہی مناسب ہے کہ آپ اپنے ساتھیوں کو لے کر واپس
چلے جائیں اور وباء کے علاقہ میں داخل نہ ہوں ۔ چنانچہ حضرت عمرؓ
نے اعلان کروایا کہ میں کل صبح کوچ کروں گا ۔ چنانچہ تمام صحابہؓ صبح صبح
آگئے ۔ حضرت عمرؓ نے انہیں بھی فرمایا کہ تم بھی میرے ساتھ واپسی کیلئے
تیار ہو جاؤ ۔ حضرت ابو عبیدہؓ نے اس موقع پر کہا ۔ کیا آپ اللہ تعالیٰ
کی تقدیر سے بھاگ رہے ہیں ۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا ۔ اے ابو عبیدہ!
کسی دوسرے کو یہ بات کہنی چاہیئے تھی ، تمہارے مُنہ سے مجھے اس بات
کے سُننے کی توقع نہ تھی ۔ دراصل حضرت عمرؓ حضرت ابو عبیدہؓ کی مخالفت

پسند نہیں کرتے تھے اور انکی رائے کو بڑی اہمیت دیتے تھے ۔ بہرحال حضرت عمرؓ نے فرمایا ۔ ہم اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے بھاگ کر اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہی کی طرف جا رہے ہیں ۔ دیکھو! اگر تمہارے اونٹ ایک ایسی وادی میں جائیں جس کی دو گھاٹیاں ہوں ایک سرسبز و شاداب اور دوسری خشک چٹیل اور ویران تو تم اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے مطابق اپنے اونٹوں کو سرسبز و شاداب وادی میں چراؤ گے یا خشک اور بے آب و گیاہ حصہ میں ۔ حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ اس موقع پر حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ بھی آ گئے جو کسی کام کے لیئے گئے ہوئے تھے اور اس مشورہ میں شامل نہ تھے ۔ انہوں نے یہ باتیں سنیں تو کہا کہ اس بارہ میں مجھے صحیح مسلک کا علم ہے ۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ فرمایا کرتے تھے کہ جب تمہیں معلوم ہو کہ کسی علاقہ میں وباء پھیلی ہوئی ہے تو وہاں نہ جاؤ ۔ اور اگر اس علاقہ میں وباء پھیل جائے جس میں تم موجود ہو تو پھر وہاں سے بھاگ کر کسی اور جگہ نہ جاؤ ۔ حضرت عمرؓ نے یہ بات سن کر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اس نے اپنے فضل سے صحیح فیصلہ کرنے کی توفیق دی ۔ غرض اس مشورہ اور فیصلہ کے بعد آپ واپس مدینہ روانہ ہو گئے ۔

**۵۷۶** — عَنْ اُسَامَةَ بْنِ شُرَيْكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَنَتَدَاوٰى. قَالَ: تَدَاوَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَمْ يُنْزِلْ دَاءً اِلَّا اَنْزَلَ لَهٗ شِفَاءً عَلِمَهٗ مَنْ عَلِمَهٗ وَ

جَهِلَهٗ مَنْ جَهِلَهٗ - (مسند احمد حدیث اسامۃ بن شریک ۲۷۸)

حضرت اسامہ بن شریکؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک دیہاتی آیا اور پوچھا یا رسول اللہ! ہم علاج معالجہ کر سکتے ہیں؟ حضورؐ نے فرمایا۔ بیمار کا علاج ضرور کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہر بیماری کے لئے شفاء رکھی ہے۔ کوئی اس کا علاج جانتا ہے اور کوئی نہیں جانتا ہے۔

۵۷۷۔ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ قَالَ: لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ فَاِذَا اُصِيْبَ دَوَاءُ الدَّاءِ بَرِئَ بِاِذْنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔ (مسلم کتاب السلام باب لکل داء دواء)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر بیماری کی دوا ہے پس اگر بیماری کی صحیح دوا مل جائے تو اللہ تعالیٰ کے اذن سے وہ اچھا ہو جاتا ہے۔

۵۷۸۔ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍؓ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ سَاَلَهٗ سُوَيْدُ بْنُ طَارِقٍؓ عَنِ الْخَمْرِ فَنَهَاهُ عَنْهُ فَقَالَ اِنَّا لَنَتَدَاوٰى بِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّهَا لَيْسَتْ بِدَوَآءٍ وَلٰكِنَّهَا دَآءٌ

(ترمذی ابواب الطب باب کراھیۃ التداوی بالمسکر)

حضرت علقمہؓ اپنے والد کے واسطہ سے بیان کرتے ہیں کہ ان کی موجودگی میں سوید بن طارقؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شراب

کے متعلق دریافت کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے استعمال کرنے سے منع فرمایا۔ اس پر سوید نے کہا کہ ہم اسے بطور دوا پیتے ہیں۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ دوا نہیں ہے بلکہ یہ بیماری ہے۔

**۵۷۹ــ** عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا یَتَمَنَّیَنَّ اَحَدُکُمُ الْمَوْتَ اِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهٗ اَنْ یَزْدَادَ خَیْرًا وَ اِمَّا مُسِیْئًا فَلَعَلَّهٗ اَنْ یَسْتَعْتِبَ۔ (نسائی کتاب الجنائز باب تمنی الموت)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی موت کی تمنّا نہ کیا کرے اگر وہ نیک ہے تو ہو سکتا ہے مزید نیکیاں کرنے کی اُسے توفیق ملے اور اگر وہ گنہگار ہے تو ہو سکتا ہے کہ اُسے توبہ و استغفار کرنے کا موقع ملے۔

**۵۸۰ــ** عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَا یَتَمَنَّیَنَّ اَحَدُکُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ اَصَابَهٗ فَاِنْ کَانَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَلْیَقُلْ: اَللّٰهُمَّ اَحْیِنِیْ مَا کَانَتِ الْحَیَاةُ خَیْرًا لِّیْ، وَتَوَفَّنِیْ اِذَا کَانَتِ الْوَفَاةُ خَیْرًا لِّیْ۔ (مسلم کتاب الذکر باب کراهیة تمنی الموت لضرٍّ نزل به)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی کسی بیماری کی وجہ سے موت کی تمنّا نہ کرے۔ جب وہ بہت

ہی تنگ آیا ہوا ہو اور اس سلسلہ میں کوئی دُعا مانگنی ہو تو یوں دعا مانگے۔ اے میرے اللہ! تو مجھے زندہ رکھ جبتک کہ زندگی میرے لئے بہتر ہے اور مجھے وفات دے اگر وفات میرے لئے بہتر ہے۔

---

# تیمارداری اور عیادت

۵۸۱ـــ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ: اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِعِیَادَۃِ الْمَرِیْضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَازَۃِ، وَتَشْمِیْتِ الْعَاطِسِ، وَاِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ، وَاِجَابَۃِ الدَّاعِیْ، وَاِفْشَاءِ السَّلَامِ۔

(بخاری کتاب الادب باب تشمیت العاطس اذا حمد اللّٰہ)

حضرت براء بن عازبؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم بیمار کی عیادت کریں، جنازے کے ساتھ جائیں، چھینک مارنے والے کی چھینک کا جواب دیں، قسم کھانے والے کو اسکی قسم کے پورا کرنے میں مدد دیں، مظلوم کی مدد کریں اور دعوت کے لئے بُلانے والے کی دعوت قبول کریں اور سلام کو رواج دیں۔

۵۸۲ـــ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَنْ عَادَ مَرِیْضًا اَوْ زَارَ اَخًا لَہٗ

فِی اللّٰہِ نَادَاہُ مُنَادٍ بِاَنْ طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاکَ وَتَبَوَّأْتَ مِنَ الْجَنَّۃِ مَنْزِلاً۔ (ترمذی باب ما جاء فی زیارۃ الاخوان)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مریض کی عیادت کرتا ہے یا اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر کسی بھائی سے ملنے جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا منادی صدا لگاتا ہے کہ تو خوش رہے تیرا چلنا مبارک ہو جنّت میں تیرا ٹھکانہ ہو

**۵۸۳ ــــ** عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ یَقُوْلُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ: یَا ابْنَ آدَمَ! مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِیْ، قَالَ: یَارَبِّ: کَیْفَ اَعُوْدُکَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ، قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَبْدِیْ فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْہُ؛ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّکَ لَوْعُدْتَّہٗ لَوَجَدْتَنِیْ عِنْدَہٗ-یَا ابْنَ اٰدَمَ! اِسْتَطْعَمْتُکَ فَلَمْ تُطْعِمْنِیْ: قَالَ: یَا رَبِّ! وَکَیْفَ أُطْعِمُکَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ، قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّہٗ اسْتَطْعَمَکَ عَبْدِیْ فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْہُ، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّکَ لَوْ اَطْعَمْتَہٗ لَوَجَدْتَّ ذٰلِکَ عِنْدِیْ-یَا ابْنَ اٰدَمَ! اِسْتَسْقَیْتُکَ فَلَمْ تَسْقِنِیْ: قَالَ: یَا رَبِّ! کَیْفَ اَسْقِیْکَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ: قَالَ: اِسْتَسْقَاکَ عَبْدِیْ فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِہٖ أَمَا اِنَّکَ لَوْ سَقَیْتَہٗ وَجَدْتَّ ذٰلِکَ عِنْدِیْ۔

(مسلم کتاب البر والصلۃ باب فضل عیادۃ المریض)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا ۔ اے ابنِ آدم! مَیں بیمار ہوا تھا تُو نے میری عیادت نہیں کی تھی ۔ اس پر وہ جواب دے گا ۔ تُو ربّ العالمین ہے، تُو کیسے بیمار ہو سکتا ہے اور میں تیری عیادت کس طرح کرتا ۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا ۔ کیا تجھے معلوم نہیں ہوا تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہے اور تو اسکی عیادت کے لئے نہیں گیا تھا ۔ کیا تجھے یہ سمجھ نہ آئی کہ اگر تُو اسکی عیادت کرتا تو مجھے اس کے پاس پاتا اور اس کی عیادت میری عیادت ہوتی ۔ اے ابنِ آدم! مَیں نے تجھ سے کھانا مانگا مگر تُو نے مجھے کھانا نہ کھلایا۔ وہ کہے گا ۔ اے میرے ربّ! تُو تو ربّ العالمین ہے، کھانے سے بے نیاز ہے' میں تجھے کیسے کھانا کھلاتا؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا ۔ کیا تجھے یہ علم نہیں کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تھا ۔ اور تُو نے اُسے کھانا نہیں کھلایا تھا ۔ کیا تجھے یہ سمجھ نہ آئی کہ اگر تو اسے کھانا کھلاتا تو گویا تُو نے مجھے یہ کھانا کھلایا ہوتا ۔

اے ابن آدم! مَیں نے تجھ سے پانی مانگا لیکن تُو نے مجھے پانی نہ پلایا ۔ وہ کہے گا ۔ اے میرے ربّ! تُو ربّ العالمین ہے '، پیاس سے بے نیاز ہے مَیں تجھے کیسے پانی پلاتا ۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا ۔ میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا تھا ۔ تُو نے اسے پانی نہیں پلایا تھا ۔ کیا تجھے یہ سمجھ نہ آئی کہ اگر تو اُسے پانی پلاتا تو گویا تُو نے یہ مجھے پانی پلایا ہوتا اور اس کا ثواب مَیں تجھے دیتا ۔

۵۸۴ــــ عَنْ اُمِّ الْعَلَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: عَادَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَرِيْضَةٌ فَقَالَ: اَبْشِرِيْ يَا اُمَّ الْعَلَاءِ! فَاِنَّ مَرَضَ الْمُسْلِمِ يُذْهِبُ اللّٰهُ بِهٖ خَطَايَاهُ كَمَا تُذْهِبُ النَّارُ خَبَثَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ۔

(ابوداؤد کتاب الجنائز باب عیادۃ النساء)

حضرت اُمّ علاءؓ بیان کرتی ہیں کہ مَیں بیمار تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عیادت کے لئے میرے ہاں تشریف لائے اور میری تسلّی کے لئے فرمایا۔ اُمِّ علاء! بیماری کا ایک پہلو خوش کن بھی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ مرض کی وجہ سے ایک مسلمان کی خطائیں اس طرح دُور کر دیتا ہے جس طرح آگ سونے اور چاندی کا میل کچیل دُور کر دیتی ہے۔

۵۸۵ــــ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعُوْدُ بَعْضَ اَهْلِهٖ، يَمْسَحُ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى وَيَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ، رَبَّ النَّاسِ! اَذْهِبِ الْبَاْسَ، اِشْفِ، اَنْتَ الشَّافِيْ، لَا شِفَآءَ اِلَّا شِفَآؤُكَ، شِفَآءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا۔

(مسلم کتاب السلام باب استحباب رقیۃ المریض)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے کسی رشتہ دار کی عیادت کے لئے آتے تو اپنا دایاں ہاتھ اس کے سر پر پھیرتے اور یہ دُعا کرتے ۔ اے میرے اللہ! جو لوگوں کا ربّ ہے اس بیماری کو دُور کر دے اور اسے شفاء دے کہ تُو ہی شفاء

دینے والا ہے۔تیری شفاء کے سوا کوئی اور شفاء نہیں ۔ تو اسے ایسی شفاء دے جو بیماری کا کچھ بھی اثر نہ چھوڑے۔

**۵۸۶۔** عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: کَانَ غُلَامٌ یَھُوْدِیٌّ یَخْدُمُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمَرِضَ فَاَتَاہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعُوْدُہٗ فَقَعَدَ عِنْدَ رَأْسِہٖ فَقَالَ لَہٗ: اَسْلِمْ فَنَظَرَ اِلٰی اَبِیْہِ وَھُوَ عِنْدَہٗ؟ فَقَالَ: اَطِعْ اَبَا الْقَاسِمِ، فَاَسْلَمَ فَخَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَقُوْلُ: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَنْقَذَہٗ مِنَ النَّارِ۔

(بخاری کتاب الجنائز باب اذا اسلم الصبی فمات هل یصلی علیه)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی لڑکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خادم تھا وہ بیمار ہوگیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔ اس کے سرہانے بیٹھ کر حال احوال پوچھا اور اسلام قبول کرنے کی بھی تحریک فرمائی۔ لڑکے نے اپنے باپ کی طرف دیکھا جو پاس ہی بیٹھا تھا۔اس کے باپ نے کہا حضورؐ کی بات مان لو۔چنانچہ اس نے اسلام قبول کرلیا۔ حضور خوش خوش وہاں سے یہ کہتے ہوئے واپس آئے۔سب تعریفیں اس اللہ جلّ شانہٗ کے لئے ہیں جس نے اس نوجوان کو دوزخ کی آگ سے بچالیا۔

# وفات اور تعزیت

۵۸۷ ــ عَنْ مُعَاذٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : مَنْ کَانَ اٰخِرَ کَلَامِہٖ، لَآ اِلٰـہَ اِلاَّ اللّٰہُ، دَخَلَ الْجَنَّۃَ -( ابو داؤد کتاب الجنائز باب من التلقین)

حضرت معاذؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کا وفات کے وقت آخری بول لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ (یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں) ہوگا وہ سیدھا جنّت میں جائے گا۔

۵۸۸ ــ عَنْ عَآئِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ : سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ مُسْتَنِدٌ اِلَیَّ یَقُوْلُ : اَللّٰـھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی -

( بخاری کتاب المرضی باب نھی تمنی المریض الموت)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وفات کے وقت میری گود کا سہارا لے کر لیٹے ہوئے تھے اور یہ دعا کرتے تھے " اے اللہ! مجھے بخش، مجھ پر رحم کر اور مجھے اعلیٰ ساتھی سے ملا دے (یعنی اپنا قرب خاص عطا کر)۔

۵۸۹ ــ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِمَلَائِكَتِهِ : قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِيْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ۔ فَيَقُوْلُ : قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهِ ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ۔ فَيَقُوْلُ : فَمَاذَا قَالَ عَبْدِيْ ؟ فَيَقُوْلُوْنَ : حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى : اِبْنُوْا لِعَبْدِيْ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَسَمُّوْهُ بَيْتَ الْحَمْدِ ( ترمذی کتاب الجنائز باب فضل المصیبۃ اذا احتسب)

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کے بچہ کو وفات دیتا ہے تو اپنے ملائکہ سے کہتا ہے کیا تم نے میرے بندے کے بچے کی رُوح قبض کی، اس پر فرشتے جواب دیتے ہیں ہاں ہمارے اللہ! پھر فرماتا ہے تم نے اس کے دل کی کلی توڑ لی ۔ فرشتے جواب دیتے ہیں ہاں، ہمارے اللہ! پھر وہ پوچھتا ہے ۔ اس پر میرے بندے نے کیا کہا؟ فرشتے کہتے ہیں ۔ اس نے تیری حمد کی اور اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ پڑھا اس پر اللہ تعالیٰ کہتا ہے تم میرے اس صابر وشاکر بندے کے لئے جنت میں ایک گھر تعمیر کرو اور اس کا نام بَيْتُ الْحَمْد رکھو۔

۵۹۰ــــ عَنْ اَبِیْ سَلْمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا اَصَابَ اَحَدَكُمْ مُصِيْبَةٌ فَلْيَقُلْ: اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ، اَللّٰهُمَّ عِنْدَكَ اَحْتَسِبُ مُصِيْبَتِيْ فَاجِرْنِيْ

فِيْهَا وَاَبْدِلْنِيْ مِنْهَا خَيْراً - فَلَمَّا احْتَضَرَ اَبُوْ سَلْمَةَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اخْلُفْ فِيْ اَهْلِيْ خَيْرًا مِنِّيْ فَلَمَّا قُبِضَ قَالَتْ اُمُّ سَلْمَةَ: اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ، عِنْدَ اللّٰهِ اَحْتَسِبُ مُصِيْبَتِيْ فَأْجِرْنِيْ فِيْهَا - (ترمذی کتاب الدعوات)

حضرت ابوسلمہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کسی پر مصیبت آئے تو وہ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ پڑھے اور دعا مانگے کہ میرے اللہ! میں تیرے حضور اپنی مصیبت کو پیش کرتا ہوں مجھے اسکا بہتر اجر دے اور اس کے بدلہ میں خیر اور برکت مجھے عطا کر۔ پس جب ابوسلمہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے دُعا کی۔ اے میرے اللہ! میرے اہل کو میرے بدلہ میں اچھا قائم مقام عطا کرنا۔ جب انکی وفات ہوگئی تو حضرت اُمّ سلمہ نے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ پڑھا اور دُعا کی کہ مَیں اپنی مصیبت تیرے حضور پیش کرتی ہوں تو مجھے اسکا بہتر اجر دے (چنانچہ ایسا ہوا کہ حضرت امّ سلمہ کی شادی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوگئی اور اس طرح بہترین بدلہ اللہ تعالیٰ نے ان کو عطا کیا۔

۵۹۱ــــ عَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى ابْنِهِ اِبْرَاهِيْمَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ يَجُوْدُ بِنَفْسِهِ، فَجَعَلَتْ عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَذْرِفَانِ، فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ: وَاَنْتَ

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! فَقَالَ : يَا ابْنَ عَوْفٍ! اِنَّهَا رَحْمَةٌ ، ثُمَّ اَتْبَعَهَا بِاُخْرٰى، فَقَالَ : اِنَّ الْعَيْنَ تَدْمَعُ وَالْقَلْبَ يَحْزَنُ وَلَا نَقُوْلُ اِلَّا مَا يَرْضٰى رَبُّنَا ، وَاِنَّا بِفِرَاقِكَ، يَا اِبْرَاهِيْمُ! لَمَحْزُوْنُوْنَ۔

(بخاری کتاب الجنائز باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم انا بک لمحزونون)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بیٹے ابراہیم کی وفات کے وقت تشریف لائے آپؐ کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے کچھ تعجب کا اظہار کرتے ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ! آپؐ بھی روتے ہیں! اس پر آپؐ نے فرمایا۔ اے ابن عوف! یہ تو رحمت اور شفقت ہے۔ آپکے آنسو جاری تھے اور کہتے جاتے تھے۔ آنکھیں آنسو بہاتی ہیں، دِل غمگین ہے لیکن ہم وہی کہیں گے جس کو ہمارا ربّ پسند کرتا ہے۔ اے ابراہیم! تیری جدائی سے ہم غمگین ہیں۔

۵۹۲ــ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: اَرْسَلَتْ بِنْتُ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِ اِنَّ ابْنًا لِىْ قُبِضَ فَأْتِنَا، فَاَرْسَلَ يَقْرَأُ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ: اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَلَهُ مَا اَعْطٰى: وَكُلُّ شَيْئٍ عِنْدَ اللّٰهِ بِاَجَلٍ مُسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ۔ فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ تُقْسِمُ عَلَيْهِ لَيَأْتِيَنَّهَا۔ فَقَامَ وَمَعَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَ اُبَىُّ بْنُ كَعْبٍ وَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَ رِجَالٌ، فَرُفِعَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّبِىُّ

وَ نَفْسُهُ تَتَقَعْقَعُ، فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ - فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا هٰذَا؟ قَالَ: هٰذَا رَحْمَةٌ يَجْعَلُهَا اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِ عِبَادِهٖ وَ اِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ -

(نسائی کتاب الجنائز باب الامر بالاحتساب والصبر)

حضرت اسامہ بن زیدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی نے حضورؐ کے پاس پیغام بھیجا کہ میرا لڑکا قریب المرگ ہے آپ ذرا جلدی تشریف لاویں۔

حضورؐ نے فرمایا کہ اس سے میرا جاکر سلام کہو اور کہو کہ صبر کرے۔ اللہ تعالیٰ ہی دیتا ہے اور وہی لے لیتا ہے اور اس نے ہر چیز کے لئے ایک وقت مقرر کر رکھا ہے۔

آپکی صاحبزادی نے پھر پیغام بھیجا کہ آپ کو قسم ہے۔ خدا کے واسطے آپ ضرور تشریف لاویں۔ حضورؐ چلنے کے لئے کھڑے ہوئے آپ کے ہمراہ سعد بن عبادہ۔ معاذ بن جبل۔ اُبَیّ بن کعب۔ زید بن ثابت اور کئی اور لوگ تھے جب آپؐ وہاں پہنچے تو بچے کو آپ کی گود میں دے دیا گیا بچہ جان کنی کی حالت میں تھا یہ دیکھ کر حضورؐ کی آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے۔ سعد بن عبادہ کہنے لگے۔ حضور یہ کیا! آپ رو رہے ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا یہ رحم کے آنسو ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے ہر بندے کے دل میں فطرۃً ودیعت کیا ہے اور اللہ تعالیٰ رحم کرنے والوں پر ہی رحم کرتا ہے۔

۵۹۳۔ عَنْ اُسَیْدِ بْنِ اَبِیْ اُسَیْدٍؓ التَّابِعِیِّ عَنِ امْرَأَةٍ مِنَ الْمُبَایِعَاتِ قَالَتْ: کَانَ فِیْمَا اَخَذَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ، فِی الْمَعْرُوْفِ الَّذِیْ اَخَذَ عَلَیْنَا اَنْ لَاَنَعْصِیَہٗ فِیْہِ، اَنْ لَا نَخْمِشَ وَجْھًا وَ لَا نَدْعُوَ وَیْلًا وَ لَا نَشُقَّ جَیْبًا وَاَنْ لَانَنْشُرَ شَعْرًا۔ (ابوداؤد کتاب الجنائز باب فی النوح)

حضرت اسیدؓ ایک بیعت کرنیوالی صحابیہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت لیتے وقت جو عہد اُن سے لیا اس میں یہ بات بھی تھی کہ ہم حضور کی نافرمانی نہیں کریں گی، ماتم کے وقت نہ اپنا چہرہ نوچیں گی اور نہ واویلا کریں گی، نہ اپنا گریبان پھاڑیں گی اور نہ اپنے بال بکھیریں گی۔ یعنی ایسا رویہ اختیار نہیں کریں گی جس سے سخت برہمی، شدید بے صبری اور مایوسی کا اظہار ہوتا ہو۔

۵۹۴۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ: اِثْنَتَانِ فِی النَّاسِ ھُمَا بِھِمْ کُفْرٌ۔ اَلطَّعْنُ فِی النَّسَبِ، وَالنِّیَاحَةُ عَلَی الْمَیِّتِ۔

(مسلم کتاب الایمان باب اطلاق اسم الکفر علی الطعن)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو باتیں ایسی ہیں جن کی وجہ سے لوگ کفر میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ ایک کسی کے حسب و نسب اور خاندان پر طعن کرنا اور

دوسری میّت پر نوحہ کرتا۔

**۵۹۵** — عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِىْ سَلَمَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ حَبِيْبَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّىَ اَبُوْهَا اَبُوْسُفْيَانَ ابْنُ حَرْبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ فَدَعَتْ بِطِيْبٍ فِيْهِ صُفْرَةٌ خَلُوْقٍ اَوْ غَيْرُهُ فَدَهَنَتْ مِنْهُ جَارِيَةً ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضَيْهَا، ثُمَّ قَالَتْ: وَاللّٰهِ مَالِىْ بِالطِّيْبِ مِنْ حَاجَةٍ، غَيْرَ اَنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ: لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّ عَشْرًا.. قَالَتْ زَيْنَبُ: ثُمَّ دَخَلْتُ عَلٰى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا، حِيْنَ تُوُفِّىَ اَخُوْهَا، فَدَعَتْ بِطِيْبٍ فَمَسَّتْ مِنْهُ ثُمَّ قَالَتْ: اَمَا وَاللّٰهِ مَالِىْ بِالطِّيْبِ مِنْ حَاجَةٍ، غَيْرَ اَنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ: لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّ عَشْرًا۔

(بخاری کتاب الجنائز باب احداد المرأۃ علی غیر زوجہا)

حضرت زینب بنت ابی سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں حضرت اُمّ المومنین اُمّ حبیبہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ ان دنوں آپکے والد حضرت

ابو سفیانؓ فوت ہوئے تھے ۔ حضرت اُمّ حبیبہ نے میری موجودگی میں زرد رنگ کی خوشبو منگوائی ۔ پہلے اپنی لونڈی کو لگائی ۔ پھر اپنا ہاتھ اپنے رخساروں پر ملا اور ساتھ ہی فرمایا ۔ خدا کی قسم! مجھے خوشبو لگانے کی کوئی خواہش نہیں مگر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے آپؐ نے منبر پر کھڑے ہوکر فرمایا اللہ تعالیٰ اور آخری دن پر ایمان لانے والی کسی عورت کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ کسی مرنے والے کا سوگ کرے ۔ البتہ بیوی اپنے خاوند کے مرنے پر چار ماہ دس دن سوگ میں گزارتی ہے ۔ اس حدیث کی راویہ زینب کہتی ہیں کہ اس کے بعد مَیں امّ المومنین حضرت زینبؓ کی خدمت میں افسوس کے لئے حاضر ہوئی آپؐ کے بھائی فوت ہوگئے تھے ۔ میری موجودگی میں انہوں نے بھی خوشبو منگوا کر لگائی اور فرمایا مجھے خوشبو لگانے کی کوئی خواہش نہیں صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی تعمیل میں ایسا کر رہی ہوں ۔ آپؐ نے منبر پر کھڑے ہوکر فرمایا تھا اللہ تعالیٰ اور یومِ آخر پر ایمان رکھنے والی کسی عورت کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ کسی مرنے والے کا تین دن سے زیادہ سوگ کرے سوائے اس بیوی کے جو اپنے خاوند کے مرنے پر چار ماہ دس دن سوگ میں رہتی ہے ۔

۵۹٦ — عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّهٗ قَالَ: هَلَكَتِ امْرَأَةٌ لِيْ فَاَتَانِيْ مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبِ الْقُرَظِيُّ يُعَزِّيْنِيْ بِهَا. قَالَ: اِنَّهٗ كَانَ فِيْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ رَجُلٌ نَقِيْهٌ عَالِمٌ عَابِدٌ مُجْتَهِدٌ

وَكَانَتْ لَهُ امْرَأَةٌ وَكَانَ بِهَا مُعْجِبًا وَلَهَا مُحِبًّا فَمَاتَتْ فَوَجَدَ عَلَيْهَا وَجْدًا شَدِيْدًا وَبَقِيَ عَلَيْهَا اَسِفًا حَتّٰى خَلَا فِيْ بَيْتٍ وَغَلَّقَ عَلٰى نَفْسِهٖ وَاحْتَجَبَ مِنَ النَّاسِ فَلَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ عَلَيْهِ اَحَدٌ، وَاِنَّ امْرَاَةً سَمِعَتْ بِهٖ فَجَاءَتْهُ، فَقَالَتْ: اِنَّ لِيْ اِلَيْهِ حَاجَةً اَسْتَفْتِيْهِ فِيْهَا لَيْسَ يُجْزِيْنِيْ فِيْهَا اِلَّا مُشَافَهَتُهُ فَذَهَبَ النَّاسُ وَلَزِمَتْ بَابَهُ وَقَالَتْ: مَالِيْ مِنْهُ بُدٌّ فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ: اِنَّ هَاهُنَا امْرَأَةً اَرَادَتْ اَنْ تَسْتَفْتِيَكَ وَقَالَتْ اِنْ اَرَدْتُّ اِلَّا مُشَافَهَتَهُ وَقَدْ ذَهَبَ النَّاسُ وَهِيَ لَا تُفَارِقُ الْبَابَ فَقَالَ: اِئْذَنُوْا لَهَا، فَدَخَلَتْ عَلَيْهِ فَقَالَتْ: اِنِّيْ جِئْتُكَ اَسْتَفْتِيْكَ فِيْ اَمْرٍ، قَالَ: وَمَا هُوَ؟ قَالَتْ: اِنِّي اسْتَعَرْتُ مِنْ جَارَةٍ لِيْ حُلِيًّا فَكُنْتُ اَلْبَسُهُ وَاُعِيْرُهُ زَمَانًا ثُمَّ اِنَّهُمْ اَرْسَلُوْا اِلَيَّ فِيْهِ أَفَاُؤَدِّيْهِ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، وَاللّٰهِ! فَقَالَتْ: اِنَّهُ قَدْ مَكَثَ عِنْدِيْ زَمَانًا، فَقَالَ: ذٰلِكَ اَحَقُّ لِرَدِّكِ اِيَّاهُ اِلَيْهِمْ حِيْنَ اَعَارُوْكِيْهِ زَمَانًا۔ قَالَ: فَقَالَتْ: اِيْ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ! اَفَتَاْسَفُ عَلٰى مَا اَعَارَكَ اللّٰهُ ثُمَّ اَخَذَهُ مِنْكَ، وَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ مِنْكَ۔ فَاَبْصَرَ مَا كَانَ فِيْهِ وَنَفَعَهُ اللّٰهُ بِقَوْلِهَا۔

(موطا امام مالک کتاب الجنائز جامع الحسبة فی المصیبة)

قاسم بن محمدؒ بیان کرتے ہیں کہ میری بیوی فوت ہوگئی تو تعزیت کے لئے میرے پاس محمد بن کعب قرظیؒ تشریف لائے اور بسلسلہ

تعزیت و تسلّی یہ حکایت سنانے لگے کہ بنی اسرائیل میں ایک بڑا فقیہہ عالم اور عبادت گزار بزرگ شخص تھا۔ اسکی بیوی فوت ہوگئی جو بہت خوبصورت تھی اور اس کو بہت پیاری تھی۔ بیوی کے مرنے کی وجہ سے اس عالم کو بہت غم ہوا اور اس قدر افسوس ہوا کہ اس نے لوگوں سے ملنا جلنا چھوڑ دیا اور گھر میں بند ہوکر بیٹھ گیا تاکہ اس کے پاس کوئی بھی نہ آسکے۔ ایک عورت کو جب اس بات کا علم ہوا تو وہ آئی اور کہا کہ میں ایک اہم فتویٰ پوچھنے کے لئے اس سے ملنا چاہتی ہوں آئے ہوئے تمام لوگ تو ملے بغیر چلے گئے لیکن یہ عورت جم کر بیٹھ گئی اور کہا کہ میں تو ملے بغیر نہیں جاؤں گی۔ اس عالم کو گھر والوں میں سے کسی نے جاکر بتایا کہ سب لوگ چلے گئے ہیں۔ لیکن یہاں پر ایک عورت آئی ہوئی ہے وہ جانے کا نام نہیں لیتی۔ کہتی ہے کہ میں نے بالمشافہ ایک مسئلہ پوچھنا ہے۔ اس عالم نے کہا اچھا اس کو اندر آنے دو۔ اس عورت نے اندر جاکر اس عالم سے کہا کہ مَیں تم سے ایک فتویٰ پوچھنے آئی ہوں۔ عالم نے کہا پوچھو۔ عورت نے کہا۔ میں نے اپنے پڑوسی سے کچھ زیور عاریۃً لیا تھا۔ میں اس زیور کو کافی عرصہ پہنتی رہی۔ اب انہوں نے یہ زیور واپس مانگ بھیجا ہے۔ کیا مجھے یہ زیور جو مجھے بہت پسند ہے واپس کرنا ہوگا دل تو اس کے واپس کرنے کو نہیں چاہتا۔ اس فقیہہ اور عالم نے کہا کیوں نہیں، اس زیور کا واپس کرنا ضروری ہے کیونکہ یہ ان کا

ہے ۔ عورت کہنے لگی جی تو نہیں چاہتا۔ عالم نے جواب دیا۔ دل کی بات نہیں جن کا مال ہے وہ واپس مانگنے کے حقدار ہیں اور تجھے یہ واپس کرنا ہی پڑے گا ۔ یہ جواب سُن کر وہ عورت کہنے لگی ۔ میاں اللہ تجھ پر رحم کرے کیا تو ایسی چیز پر اتنا غم اور سوگ کر رہا ہے جو اللہ نے تجھے عاریتہً دی تھی اور پھر اپنی چیز واپس لے لی کیونکہ یہ اسی کی امانت تھی اور اس نے اپنا ہی حق واپس لیا ہے ۔ اس دانا عورت کی یہ بات سُن کر اس عالم کی آنکھیں کُھل گئیں، اسے صبر کی توفیق ملی اور معمول کی زندگی شروع کر دی۔

---

# تجہیز و تدفین اور نماز جنازہ

۵۹۷۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ، اَسْرِعُوْا بِالْجَنَازَةِ فَاِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَیْرٌ تُقَدِّمُوْنَهَا اِلَیْهِ وَ اِنْ تَكُ سِوٰی ذٰلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُوْنَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ۔ (بخاری کتاب الجنائز باب السرعة بالجنازة)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ جنازہ لے جانے میں جلدی کرو۔ اگر مرنے والا نیک ہے تو تم بھلائی اور بہتری کی طرف اسے جلدی لے جاؤ گے اور اگر

وہ صالح نہیں تو تم اُسے جلد دفن کرکے اپنی گردنوں سے بُرائی کا بوجھ اتار سکو گے۔

۵۹۸ـــ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ وَحْوَحٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ طَلْحَةَ بْنَ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَرِضَ، فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهٗ فَقَالَ: اِنِّيْ لَا اُرٰى طَلْحَةَ اِلَّا قَدْ حَدَثَ فِيْهِ الْمَوْتُ فَاٰذِنُوْنِيْ بِهٖ وَعَجِّلُوْا بِهٖ فَاِنَّهٗ لَا يَنْبَغِيْ لِجِيْفَةِ مُسْلِمٍ اَنْ تُحْبَسَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ اَهْلِهٖ۔

(ابوداؤد کتاب الجنائز باب تعجیل الجنائز)

حضرت حصین بن وَحوَحؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت طلحہ بن براء بیمار ہوئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکی عیادت کے لئے تشریف لائے۔ آپؐ نے انکی کیفیت دیکھ کر فرمایا۔ طلحہ کی حالت نازک ہے موت کے آثار نمایاں ہیں۔ اگر اسکی وفات ہو جائے تو مجھے اطلاع دینا اور اسکی تجہیز و تکفین میں جلدی کرنا۔ مسلمان کی میّت کے لئے مناسب نہیں کہ اسے زیادہ دیر تک گھر والوں میں روک رکھا جائے۔

۵۹۹ـــ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ قَالَ: لَا تُغَالِ لِيْ فِيْ كَفَنٍ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا تُغَالُوْا فِي الْكَفَنِ فَاِنَّهٗ يُسْلَبُهٗ سَلْبًا سَرِيْعًا۔

(ابوداؤد کتاب الجنائز باب کراهية المغالاة فی الکفن)

حضرت علی بن ابوطالب کرم اللہ وجہہ نے قیمتی کپڑا بطور کفن

دینے سے منع کرتے ہوئے بیان کیا کہ مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ قیمتی کپڑوں کا کفن مت دو کیونکہ وہ جلد ہی گل سڑ کر ختم ہو جائے گا۔ یعنی قیمتی کپڑا مُردے کے کسی کام نہیں آتا۔ اس واسطے یہ بے ضرورت ہے۔ یا یہ کہ قیمتی کفن کے چوری ہو جانے کا خدشہ ہوتا ہے۔ اور اس طرح نعش کی بھی بے حرمتی ہوتی ہے۔

۶۰۰۔ قَالَ مَالِكٌ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَ دُفِنَ يَوْمَ الثُّلَثَاءِ وَصَلَّى عَلَيْهِ النَّاسُ اَفْذَاذًا لَا يَؤُمُّهُمْ اَحَدٌ، فَقَالَ نَاسٌ: يُدْفَنُ عِنْدَ الْمِنْبَرِ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ: يُدْفَنُ بِالْبَقِيْعِ، فَجَاءَ اَبُوْبَكْرِ الصِّدِّيْقُ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا دُفِنَ نَبِيٌّ قَطُّ اِلَّا فِيْ مَكَانِهِ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ فَحُفِرَ لَهُ فِيْهِ فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ غُسْلِهِ اَرَادُوْا نَزْعَ قَمِيْصِهِ فَسَمِعُوْا صَوْتًا يَقُوْلُ لَا تَنْزِعُوا الْقَمِيْصَ فَلَمْ يُنْزَعِ الْقَمِيْصُ وَ غُسِلَ وَهُوَ عَلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(موطا امام مالکؒ جامع الصلوٰۃ علی الجنائز باب فی دفن المیت)

حضرت امام مالکؒ بیان کرتے ہیں کہ مجھ تک یہ خبر پہنچی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سوموار کے روز ہوئی اور دفن بروز منگل ہوئے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جنازہ لوگوں نے الگ الگ گروہوں کی شکل میں پڑھا۔ کسی نے امامت نہیں کرائی۔ کچھ لوگوں کی

رائے تھی کہ منبر کے قریب آپ کو دفن کیا جائے اور کچھ لوگوں کی رائے تھی کہ جنت البقیع میں آپ کو دفن کیا جائے ۔ حضرت ابوبکرؓ نے آکر بتایا کہ مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ نبی اُسی جگہ دفن ہوتا ہے جہاں اسکی وفات ہوئی ہو۔[1] اس وجہ سے حضور کے لئے اسی کمرے میں قبر تیار کی گئی ۔ حضور علیہ السلام کے غسل دینے کے وقت کپڑے اتارنے کا ارادہ کیا گیا تو ایک غیبی آواز آئی ۔ کپڑے نہ اتارو۔ اس لئے کپڑوں میں ہی حضورؐ کو غسل دیا گیا۔

۶۰۱ــــ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قُبُوْرًا وَ لَا تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ عِيْدًا وَصَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّ صَلٰوتَكُمْ تَبْلُغُنِیْ حَيْثُ كُنْتُمْ۔ (ابوداؤد کتاب المناسک باب زیارۃ القبور)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ ۔ یعنی اپنے گھر میں قرآن کریم

---

[1] غالباً یہاں حضورؐ کی ذات اقدس یا مستقل شریعت لانے والا نبی مراد ہے ورنہ تاریخ سے ثابت ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام اور حضرت یوسف علیہ السلام کی نعشیں مصر سے ارضِ فلسطین میں لاکر دفن کی گئی تھیں وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔

نوافل اور سنتیں پڑھا کرو ۔ اس طرح فرمایا میری قبر کو خانقاہ اور زیارتگاہ نہ بناؤ کہ وہاں پر آکر سجدے کرو اور چڑھاوے چڑھاؤ ۔ پھر فرمایا مجھ پر درود وسلام بھیجا کرو ۔ تمہارا درود وسلام جہاں کہیں بھی تم ہو مجھے پہنچ جاتا ہے ۔

۶۰۲ــــ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ لَوْ کُنْتُ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِیْ مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا غَسَّلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ غَیْرُ نِسَائِہٖ ۔ (ابن ماجه كتاب الجنائز باب ماجاء في غسل الرجل امرأته و غسل المرأة زوجها)

حضرت عائشہ رضؓ بیان کرتی ہیں کہ اگر مجھے پہلے اس قدر علم ہوتا جتنا اب ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی بیویوں کے علاوہ کوئی اور غسل نہ دیتا ۔

۶۰۳ــــ عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قُلْتُ لِاَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ: جَعَلْتُ فِدَاکَ مَنْ غَسَلَ فَاطِمَةَ عَلَیْہَا السَّلَامُ؟ قَالَ: ذَاکَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَیْہِ السَّلَامَ ۔ قَالَ: فَکَاَنِّیْ اسْتَعْظَمْتُ ذٰلِکَ مِنْ قَوْلِہٖ ۔ قَالَ: فَکَاَنَّکَ ضِقْتَ مِمَّا اَخْبَرْتُکَ بِہٖ: قُلْتُ: نَقَدْ کَانَ ذٰلِکَ، جَعَلْتُ فِدَاکَ فَقَالَ لَا تُضِیْقَنَّ، فَاِنَّہَا صِدِّیْقَةٌ لَمْ یَکُنْ یَغْسِلُہَا اِلَّا صِدِّیْقٌ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ مَرْیَمَ عَلَیْہَا السَّلَامُ لَمْ یَغْسِلْہَا اِلَّا عِیْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ ۔

(الاستبصار ۔ ابواب الجنائز باب فی جواز غسل الرجل امرأته والمرأة زوجها ص۱۹۴)

مفضل بن عمر بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام کوکس نے غسل دیا تھا تو انہوں نے فرمایا امیرالمؤمنین حضرت علی علیہ السلام نے غسل دیا تھا۔ مجھے ان کی بات بہت عجیب لگی۔ اس پر آپ فرمانے لگے معلوم ہوتا ہے کہ میری بات سے تمہیں تعجب ہوا ہے۔ میں نے کہا کچھ ایسا ہی معاملہ ہے۔ فرمانے لگے حیران ہونے کی کوئی بات نہیں کیونکہ حضرت فاطمہ صدیقہ تھیں اور انہیں صدیق کے علاوہ کوئی اور غسل نہیں دے سکتا تھا۔ کیا تجھے معلوم نہیں کہ حضرت مریم علیہا السلام کو ان کے بیٹے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے غسل دیا تھا۔

۶۰۴۔ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُنَّ فِيْ غُسْلِ ابْنَتِهِ زَيْنَبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: اِبْدَأْنَ بِمَيَا مِنِهَا وَ مَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا۔

(بخاری کتاب الجنائز باب یبدأ بمیا من المیت)

حضرت ام عطیہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو جبکہ وہ آپ کی بیٹی حضرت زینبؓ کو غسل دے رہی تھیں، ارشاد فرمایا کہ دائیں طرف سے نہلانا شروع کرو اور پہلے وضو کے اعضاء دھوؤ۔

۶۰۵۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ

اَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ امْرَأَةَ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ غَسَلَتْ اَبَا بَكْرٍ حِيْنَ تُوُفِّيَ فَخَرَجَتْ فَسَأَلَتْ مَنْ حَضَرَهَا مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ فَقَالَتْ: اِنِّيْ صَائِمَةٌ وَاِنَّ هٰذَا يَوْمٌ شَدِيْدُ الْبَرْدِ فَهَلْ عَلَيَّ مِنْ غُسْلٍ؟ قَالُوْا: لَا ۔

(مؤطا امام محمدؒ ابواب الجنائز باب المرأة تغسل زوجها صـ۱۶۶)

حضرت عبداللہ بن ابوبکرؓ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت ابوبکرؓ فوت ہوئے تو انکی بیوی اسماء بنت عمیسؓ نے ان کو غسل دینے کے بعد، مہاجرین صحابہ جو وہاں پر موجود تھے، سے دریافت کیا کہ میں روزے سے ہوں اور آج سردی شدت کی ہے تو کیا غسل دینے کی وجہ سے مجھے بھی غسل کرنا ضروری ہے؟ صحابہ نے کہا نہیں یعنی غسل ضروری نہیں۔

۶۰۶۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ مَيِّتٍ يُصَلِّيْ عَلَيْهِ اُمَّةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَبْلُغُوْنَ مِائَةً كُلُّهُمْ يَشْفَعُوْنَ لَهُ اِلَّا شُفِّعُوْا فِيْهِ ۔ (مسلم کتاب الجنائز باب من صلی علیه مائة شفعوا فیه)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس میّت کا جنازہ سَو مسلمان پڑھیں اور وہ سب کے سب اس کی بخشش کی سفارش کریں تو ان کی سفارش قبول کی جائے گی۔

۶۰۷ـــ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ خَطَبَ یَوْمًا فَذَکَرَ رَجُلاً مِنْ اَصْحَابِهٖ قُبِضَ فَکُفِّنَ فِیْ کَفَنٍ غَیْرِ طَائِلٍ وَ قُبِرَ لَیْلًا، فَزَجَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّقْبَرَ الرَّجُلُ بِاللَّیْلِ حَتّٰی یُصَلِّیَ عَلَیْهِ اِلاَّ اَنْ یَّضْطَرَّ اِنْسَانٌ اِلٰی ذٰلِکَ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا کَفَّنَ اَحَدُکُمْ اَخَاهُ فَلْیُحْسِنْ کَفَنَهٗ (ابوداؤد کتاب الجنائز باب فی الکفن)

حضرت جابر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن لوگوں سے خطاب فرمایا اور ایک شخص کا ذکر فرمایا جو فوت ہوگیا تھا اور اسے معمولی سا کفن دے کر رات کو ہی دفن کر دیا گیا تھا۔ اس پر آپؐ نے تنبیہہ فرمائی کہ حالت اضطرار کے سوا یہ درست نہیں کہ مرنے والے کو راتوں رات بغیر جنازہ پڑھے دفنا دیا جائے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ اپنے بھائی کو اچھا کفن پہناؤ۔

۶۰۸ـــ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ صَلّٰی عَلٰی جَنَازَةٍ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا، وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا، وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا، وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا، اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَهٗ مِنَّا فَاَحْیِهٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَی الْاِیْمَانِ، اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ۔ (ترمذی کتاب الجنائز باب مایقول فی الصلوٰۃ علی المیت)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پڑھا اور اس میں یہ دعا کی۔ اے ہمارے خدا! ہمارے زندوں کو اور ہمارے وفات پانے والوں کو، ہمارے چھوٹوں کو اور ہمارے بڑوں کو، ہمارے مردوں کو اور ہماری عورتوں کو، ہم میں سے جو حاضر ہیں اور جو غائب ہیں سب کو بخش دے۔ اے ہمارے خدا! جس کو تو ہم میں سے زندہ رکھے اس کو اسلام پر زندہ رکھ اور جس کو وفات دے اس کو ایمان پر وفات دے۔ اے ہمارے خدا! تو اس مرنے والے کے ثواب سے ہمیں محروم نہ کر اور اس کے بعد ہمیں ہر قسم کے فتنہ سے محفوظ رکھ۔

۷۰۹۔ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى جَنَازَةٍ فَحَفِظْتُ مِنْ دُعَآئِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ، وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ، وَوَسِّعْ مُدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ، وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ، وَاَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهٖ، وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ، حَتّٰى تَمَنَّيْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا ذٰلِكَ الْمَيِّتَ۔ (مسلم کتاب الجنائز باب الدعا للمیت فی الصلوٰۃ)

حضرت عوف بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔ آپؐ نے جو دعا مانگی وہ میں نے یاد کرلی۔ آپؐ نے دعا کی: اے ہمارے خدا! تُو اس کو بخش دے، اس پر رحم کر، اسکو عافیت دے اور اس کو معاف کر، اسکی جگہ عمدہ اور قابلِ عزت بنا، اسکی قبر وسیع کر اس کو پانی اور برف اور اولوں سے غسل دے یعنی اسے ٹھنڈک پہنچا، اس کو گناہوں اور غلطیوں سے ایسا پاک کر جیسے میلا کپڑا دھونے کے بعد میل کچیل سے تو پاک صاف کر دیتا ہے اس کو اس دنیاوی گھر کے بدلے زیادہ بہتر گھر دے۔ اس دنیا کے اہل سے زیادہ بہتر اہل عطا فرما اور دنیا کی بیوی سے بہتر بیوی بخش اور اسکو جنت میں داخل کر، اسے قبر اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔ آپؐ کی یہ دعا اتنی پُر اثر تھی کہ میں نے آرزو کی، اے کاش یہ میرا جنازہ ہوتا!

۶۱۰۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَعَی النَّجَاشِیَّ فِی الْیَوْمِ الَّذِیْ مَاتَ فِیْهِ وَخَرَجَ بِهِمْ اِلَی الْمُصَلّٰی فَصَفَّ بِهِمْ وَکَبَّرَ عَلَیْهِ اَرْبَعَ تَکْبِیْرَاتٍ۔

(بخاری کتاب الجنائز باب الرجل ینعی الی اهل المیت بنفسه)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ جس دن نجاشی شاہِ حبشہ فوت ہوئے اسی دن حضور کو ان کی وفات کا علم ہوگیا اور آپ اپنے اصحاب کے ساتھ جنازہ گاہ میں گئے۔ نجاشی کی نماز جنازہ غائب پڑھائی اور چار تکبیریں کہیں۔

۶۱۱۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ اِیْمَانًا وَاحْتِسَابًا وَّکَانَ مَعَہٗ حَتّٰی یُصَلّٰی عَلَیْھَا وَیَفْرُغَ مِنْ دَفْنِھَا فَاِنَّہٗ یَرْجِعُ مِنَ الْاَجْرِ بِقِیْرَاطَیْنِ کُلُّ قِیْرَاطٍ مِثْلُ اُحُدٍ، وَمَنْ صَلّٰی عَلَیْھَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ اَنْ تُدْفَنَ فَاِنَّہٗ یَرْجِعُ بِقِیْرَاطٍ۔

(بخاری کتاب الایمان باب اتباع الجنائز من الایمان)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان کے جنازے کے ساتھ ثواب کی نیت سے جاتا ہے اور اس کے دفن ہونے تک ساتھ رہتا ہے وہ دو قیراط اجر لے کر واپس لوٹتا ہے ہر قیراط اُحد پہاڑ کے برابر سمجھو اور جو شخص دفن ہونے سے پہلے واپس آجاتا ہے وہ صرف ایک قیراط کا ثواب پاتا ہے۔

۶۱۲ــ عَنْ اُمِّ عَطِیَّۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ : نُھِیْنَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَلَمْ یُعْزَمْ عَلَیْنَا۔

(بخاری کتاب الجنائز باب اتباع النسآء الجنائز)

حضرت امّ عطیہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم عورتوں کو جنازہ کے ساتھ جانے سے روکتے۔ لیکن اس بارے میں زیادہ سختی نہیں فرماتے تھے۔

۶۱۳ــ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : مَرُّوْا بِجَنَازَۃٍ فَاَثْنَوْا عَلَیْھَا خَیْرًا، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: وَجَبَتْ، ثُمَّ مَرُّوْا بِاُخْرٰی فَاَثْنَوْا عَلَیْھَا شَرًّا، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

وَسَلَّمَ: وَجَبَتْ - فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ: مَا وَجَبَتْ ؟ فَقَالَ هٰذَا اَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا فَوَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَ هٰذَا اَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا فَوَجَبَتْ لَهُ النَّارُ، اَنْتُمْ شُهَدَآءُ اللّٰهِ فِى الْاَرْضِ۔ (بخاری کتاب الجنائز باب ثناء النّاس علی المیت)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ لوگ ایک جنازہ لے کر گزرے وہاں بیٹھے ہوئے صحابہ نے اس کی تعریف کی اس پر آپؐ نے فرمایا: واجب ہو گئی ۔ پھر ایک اور جنازہ گزرا ۔ لوگوں نے اسکی برائی کی حضورؐ نے فرمایا واجب ہو گئی ۔ حضرت عمرؓ نے جو پاس بیٹھے تھے عرض کیا ۔ حضور کیا واجب ہو گئی ؟ آپؐ نے فرمایا ۔ جس کی تم نے تعریف کی اس کے لئے جنّت واجب ہو گئی اور جس کی تم نے بُرائی کی اس کے لئے دوزخ واجب ہو گئی ۔ تم زمین پر اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو ۔ یعنی نیکی اور بدی میں تمیز کی تم لوگوں کو توفیق دی گئی ہے ۔

۶۱۴۔ عَنْ جَابِرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ مَرَّتْ بِنَا جَنَازَةٌ فَقَامَ لَهَا فَلَمَّا ذَهَبْنَا لِلْحَمْلِ اِذْ هِىَ جَنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ، فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّمَا هِىَ جَنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ، فَقَالَ: اِنَّ الْمَوْتَ فَزَعٌ فَاِذَا رَاَيْتُمْ جَنَازَةً فَقُوْمُوْا۔ (ابوداؤد کتاب الجنائز باب القیام للجنازۃ)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے کہ ہمارے قریب سے ایک جنازہ گزرا ۔ ہم اُسے دیکھ کر کھڑے

ہو گئے اور کندھا دینے کے لئے آگے بڑھے تو معلوم ہوا کہ یہ یہودی کا جنازہ ہے۔ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ حضور یہ تو یہودی کا جنازہ ہے۔ آپؐ نے فرمایا موت ایک افسوسناک حادثہ ہوتا ہے۔ جب تم کوئی جنازہ دیکھو تو پسماندگان کی دلداری کے لئے بلا تمیز کھڑے ہو جاؤ کرو۔

۶۱۵۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ سَھْلُ بْنُ حَنِیْفٍ وَ قَیْسُ بْنُ سَعْدِ بْنِ عُبَادَۃَ بِالْقَادِسِیَّۃِ فَمَرَّ عَلَیْھِمَا بِجَنَازَۃٍ فَقَامَا فَقِیْلَ لَھُمَا: اِنَّھَا مِنْ اَھْلِ الْاَرْضِ۔ فَقَالَ: مَرَّ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَۃٍ فَقَامَ فَقِیْلَ لَہٗ: اِنَّہٗ یَھُوْدِیٌّ، فَقَالَ: اَلَیْسَتْ نَفْسًا۔ (نسائی کتاب الجنائز باب القیام لجنازۃ اھل الشرک)

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں کہ سہل بن حنیف اور قیس بن سعد بن عبادہؓ قادسیہ میں تھے کہ ان کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو یہ دونوں بزرگ جنازہ دیکھکر کھڑے ہو گئے۔ لوگوں نے انہیں بتایا کہ یہ جنازہ یہیں کے کسی (غیر مسلم) باشندے کا ہے۔ یہ سُن کر دونوں بزرگ کہنے لگے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا۔ اُسے دیکھ کر آپؐ کھڑے ہو گئے۔ عرض کیا گیا کہ حضورؐ یہ جنازہ تو یہودی کا ہے۔ آپ نے فرمایا تو اس سے کیا ہوتا ہے کیا یہ انسان نہیں یعنی احترامِ میّت ہر حال میں ضروری ہے۔

۶۱۶۔ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ وَقَفَ عَلَيْهِ وَقَالَ: إِسْتَغْفِرُوْا لِأَخِيْكُمْ وَسَلُوْا لَهُ التَّثْبِيْتَ فَإِنَّهُ الْآنَ يُسْأَلُ۔

(ابوداؤد کتاب الجنائز باب الاستغفار عند القبر للمیت فی وقت الانصراف)

حضرت عثمان بن عفانؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب میت کے دفن سے فارغ ہوتے تو اس کی قبر پر کھڑے ہوکر فرماتے اپنے بھائی کیلئے بخشش مانگو اور اس کی ثابت قدمی کیلئے دعا کرو کیونکہ اب اس سے سوال وجواب شروع ہونے والا ہے۔

۶۱۷۔ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ، صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ، أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهٖ، أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْ لَهُ۔ (مسلم کتاب الوصیۃ باب ما یلحق الانسان من الثواب بعد وفاتہ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب انسان مرجاتا ہے تو اس کے عمل ختم ہوجاتے ہیں۔ مگر تین عمل ختم نہیں ہوتے۔ اوّل صدقہ جاریہ، دوسرے ایسا علم جس سے فائدہ اٹھایا جائے۔ تیسرے ایسی نیک اولاد جو اسکے لئے دعا کرے۔

---

# قبرستان جانا
اور
# وفات یافتہ عزیزوں کیلئے دعا کرنا

۶۱۸۔ عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُهُمْ إِذَا خَرَجُوْا إِلَى الْمَقَابِرِ أَنْ يَّقُوْلَ قَائِلُهُمْ: اَلسَّلَامُ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ! وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ، أَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ۔

حضرت بُرَیدہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو سکھایا کہ ان میں سے جب کوئی قبرستان میں جائے تو اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ کہے یعنی اے ان گھروں میں رہنے والے مومنو اور مسلمانو! تم پر سلامتی ہو۔ ہم بھی انشاء اللہ تعالیٰ تم سے جلد ملنے والے ہیں۔ میں اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے اور تمہارے لئے عافیت اور سلامتی چاہتا ہوں۔

۶۱۹۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ بْنِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ قَالَ يَوْمًا: أَلَا أُحَدِّثُكُمْ عَنِّي وَعَنْ أُمِّي؟ قَالَ: فَظَنَنَّا أَنَّهُ يُرِيْدُ أُمَّهُ الَّتِيْ وَلَدَتْهُ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: أَلَا أُحَدِّثُكُمْ

عَنِّی وَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ قُلْنَا: بَلٰی، قَالَ:
قَالَتْ: لَمَّا کَانَتْ لَیْلَتِیَ الَّتِیْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
فِیْهَا عِنْدِیْ۔ اِنْقَلَبَ فَوَضَعَ رِدَاءَهُ وَخَلَعَ نَعْلَیْهِ فَوَضَعَهُمَا
عِنْدَ رِجْلَیْهِ وَ بَسَطَ طَرَفَ اِزَارِهٖ عَلٰی فِرَاشِهٖ فَاضْطَجَعَ فَلَمْ
یَلْبَثْ اِلَّا رَیْثَمَا ظَنَّ اَنْ قَدْ رَقَدْتُ فَاَخَذَ رِدَاءَهُ رُوَیْدًا
وَ انْتَعَلَ رُوَیْدًا وَ فَتَحَ الْبَابَ رُوَیْدًا فَخَرَجَ ثُمَّ اَجَافَهُ رُوَیْدًا
فَجَعَلْتُ دِرْعِیْ فِیْ رَأْسِیْ وَ اخْتَمَرْتُ وَ تَقَنَّعْتُ اِزَارِیْ ثُمَّ
انْطَلَقْتُ عَلٰی اِثْرِهٖ حَتّٰی جَاءَ الْبَقِیْعَ فَقَامَ فَاَطَالَ الْقِیَامَ ثُمَّ
رَفَعَ یَدَیْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ انْحَرَفَ فَانْحَرَفْتُ فَاَسْرَعَ
فَاَسْرَعْتُ فَهَرْوَلَ فَهَرْوَلْتُ فَاَحْضَرَ فَاَحْضَرْتُ فَسَبَقْتُهُ
فَدَخَلْتُ فَلَیْسَ اِلَّا اَنِ اضْطَجَعْتُ فَدَخَلَ فَقَالَ: مَا لَكِ
یَا عَائِشُ حَشْیًا رَابِیَةً؟ قَالَتْ: قُلْتُ: لَا شَیْءَ، قَالَ لَتُخْبِرِیْنِیْ اَوْ
لَیُخْبِرُنِی اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ، قَالَتْ: قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! بِاَبِیْ
اَنْتَ وَ اُمِّیْ، فَاَخْبَرْتُهُ، قَالَ: فَاَنْتِ السَّوَادُ الَّذِیْ رَأَیْتُ اَمَامِیْ
قُلْتُ: نَعَمْ، فَلَهَدَنِیْ فِیْ صَدْرِیْ لَهْدَةً اَوْجَعَتْنِیْ، ثُمَّ قَالَ:
أَظَنَنْتِ اَنْ یَحِیْفَ اللّٰهُ عَلَیْكِ وَ رَسُوْلُهٗ، قَالَتْ: مَهْمَا یَکْتُمِ
النَّاسُ یَعْلَمْهُ اللّٰهُ، نَعَمْ، قَالَ: فَاِنَّ جِبْرِیْلَ اَتَانِیْ حِیْنَ رَأَیْتِ
فَنَادَانِیْ فَاَخْفَاهُ مِنْكِ فَاَجَبْتُهُ فَاَخْفَیْتُهُ مِنْكِ وَلَمْ یَکُنْ
یَدْخُلُ عَلَیْكِ وَ قَدْ وَضَعْتِ ثِیَابَكِ وَظَنَنْتُ اَنْ قَدْ رَقَدْتِ

فَكَرِهْتُ اَنْ اُوْقِظَكِ وَخَشِيْتُ اَنْ تَسْتَوْحِشِيَ فَقَالَ: اِنَّ رَبَّكَ يَأْمُرُكَ اَنْ تَأْتِيَ اَهْلَ الْبَقِيْعِ فَتَسْتَغْفِرَ لَهُمْ، قَالَتْ: قُلْتُ: كَيْفَ اَقُوْلُ لَهُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: قَالَ: قُوْلِي: اَلسَّلَامُ عَلٰى اَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِيْنَ وَ اِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ۔ (مسلم کتاب الجنائز باب ما یقال عند دخول القبور والدعاء لأهلها)

حضرت محمد بن قیس رضؓ بیان کرتے ہیں کہ اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک بار فرمایا کہ مَیں تمہیں ایک واقعہ سناتی ہوں ۔ ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی باری میرے ہاں تھی ۔ آپؐ نے پہننے کے کپڑے اُتارے جوتی اتاری اور سونے کے لئے لیٹ گئے ۔ کچھ دیر کے بعد آپ نے اندازہ لگایا کہ مَیں سوگئی ہوں آپ آہستہ سے اٹھے کپڑے پہنے اور جوتی پہن کر باہر نکل گئے ۔ میں جاگ رہی تھی ۔ مَیں نے بھی اپنی اوڑھنی لی اور اچھی طرح چادر لپیٹ کر آپؐ کے پیچھے چل پڑی ۔ مَیں نے دیکھا کہ آپؐ جنّت البقیع میں پہنچے ہیں اور وہاں بڑی دیر تک دعا کرتے رہے پھر تین دفعہ اپنے ہاتھ اٹھائے اور اسکے بعد آپؐ واپس مڑے تو مَیں بھی واپس چل پڑی ۔ آپؐ کچھ تیز ہوئے تو مَیں بھی تیز چلنے لگی ۔ آپؐ اور تیز ہوئے تو میں اور تیز چلی ۔ چنانچہ مَیں آپ سے پہلے گھر پہنچ گئی اور جا کر بستر پر لیٹ گئی ۔ آپؐ اندر آئے اور پوچھا عائشہ کیا بات ہے ۔ تمہارا سانس کیوں پھولا ہوا ہے؟

عائشہ کہتی ہیں کہ میں نے جواب دیا کہ کچھ نہیں ۔ آپؐ نے فرمایا کہ کچھ
تو ہے مجھے صحیح صحیح بتاؤ ورنہ میرا لطیف وخبیر خدا مجھے بتا دیگا ۔ مَیں نے
عرض کیا اے اللہ کے رسول میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں مَیں دراصل
آپؐ کے تعاقب میں گئی تھی تاکہ معلوم کروں کہ آپؐ رات کے وقت کہاں
جا رہے ہیں ۔ حضورؐ نے فرمایا تو وہ سایہ کی طرح نشان تُو تھی جسے
میں کچھ فاصلہ پر اپنے آگے چلتے دیکھتا رہا ۔ مَیں نے عرض کیا ہاں حضورؐ
یہ میں ہی تھی ۔ آپؐ نے ایک ٹھُوکا میرے سینے پر مارا اور فرمایا ۔ کیا تُو
سمجھتی ہے کہ اللہ اور اس کے رسول تجھ پر ظلم اور زیادتی کریں گے
اور تیرا حق ماریں گے تم نے ایسی بدگمانی کیوں کی ؟ عائشہ کہتی ہیں
میں نے دل میں سوچا کہ کئی لوگ دوسروں سے اپنی بات چھپاتے ہیں
لیکن اللہ اسے جانتا ہے یعنی میری چوری پکڑی گئی ۔ پھر آپؐ نے فرمایا
بات دراصل یہ ہے کہ اس وقت جبرائیل میرے پاس آئے تھے اور
انہوں نے مجھے آہستہ سے اشارہ کیا تاکہ تجھے پتہ نہ چلے ۔ تو میں نے
بھی تجھ سے یہ بات چھپائی ۔ حقیقت یہ ہے کہ جبرائیل اس حال میں تمہارے
سامنے نہیں آنا چاہتے تھے کہ تم نائٹ ڈریس میں ہو اور سوئی ہوئی ہو
اور میں نے بھی یہ خیال کیا کہ تم سو چکی ہو اور تمہیں اٹھانا مناسب نہیں
بہرحال جبرائیل نے مجھے باہر بُلا کر کہا کہ تیرا رب تجھے حکم دیتا ہے کہ
جنت البقیع میں شہداء کی قبروں پر جاؤ اور انکی بخشش کی دُعا کرو ۔
حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ میں نے اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے

عرض کیا۔ بزرگوں کی قبروں پر جاکر کیا دعا کرنی چاہیئے۔ آپؐ نے فرمایا کہ یوں دعا مانگا کرو۔ اس جگہ میں رہتے والے مومنوں اور مسلمانوں پر اللہ کی سلامتی ہو۔ ہم میں سے جو پہلے جا چکے ہیں اور جو بعد میں جائیں گے سب پر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت نازل کرے ہم بھی انشاء اللہ جلد تم لوگوں سے ملنے والے ہیں۔

---

# خلافت، حکومت اور شوریٰ

۶۲۰۔ مَا مِنْ نُبُوَّةٍ قَطُّ اِلاَّ تَبِعَتْهَا خِلَافَةٌ۔

(کنزالعمال ص۱۰۹ ج۶)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار فرمایا: ہر نبوت کے بعد خلافت ہوتی ہے۔

۶۲۱۔ عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: لَاخِلَافَةَ اِلاَّ عَنْ مَشْوَرَةٍ۔ (کنزالعمال کتاب الخلافۃ مع الامارۃ ص۱۳۹ ج۳)

خلافت کا انعقاد مشورہ اور رائے لینے کے بغیر درست نہیں نیز خلافت کے نظام کا ایک اہم ستون مشاورت ہے۔

۶۲۲۔ یُرْوٰی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: مَا رَأَیْتُ اَحَدًا اَکْثَرَ مَشْوَرَةً لِاَصْحَابِهٖ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

وَسَلَّمَ۔ (ترمذی کتاب الجهاد - باب ما جاء فی المشورة)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کو اپنے صحابہؓ سے مشورہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

۶۲۳ــ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَلْاَمْرُ يَنْزِلُ بِنَا بَعْدَكَ لَمْ يَنْزِلْ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ وَلَمْ يُسْمَعْ مِنْكَ فِيْهِ شَيْئٌ، قَالَ: اِجْمَعُوْا لَهُ الْعَابِدِيْنَ مِنْ اُمَّتِيْ وَاجْعَلُوْهُ بَيْنَكُمْ شُوْرٰى وَلَا تَقْضُوْا بِرَاْيٍ وَاحِدٍ۔

(در منثور ص۲ - اعلام الموقعین ص۵۴ لابن قیم)

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے (ایک بار) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ حضورؐ! بعض اوقات ایسا معاملہ سامنے آجاتا ہے جس کے بارہ میں نہ قرآن کریم میں کوئی تصریح ملتی ہے اور نہ آپکی کسی سنّت کا علم ہوتا ہے۔ ایسے وقت میں کیا کیا جائے۔ آپ نے فرمایا۔ اصحاب علم اور سمجھدار لوگوں کو بلاؤ اور معاملہ انکے سامنے مشورہ کی غرض سے پیش کرو۔ اکیلے صرف اپنی رائے سے کوئی فیصلہ نہ کرو۔

۶۲۴ــ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ وَاَبُوْ بَكْرٍ بِالسُّنْحِ قَالَ اِسْمَاعِيْلُ يَعْنِيْ بِالْعَالِيَةِ فَقَامَ عُمَرُ يَقُوْلُ: وَاللّٰهِ! مَا مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ

وَقَالَ عُمَرُ، وَاللّٰهِ! مَا كَانَ يَقَعُ فِيْ نَفْسِيْ اِلاَّ ذَاكَ وَلَيَبْعَثَنَّهُ اللّٰهُ فَلَيُقَطِّعَنَّ اَيْدِيْ رِجَالٍ وَاَرْجُلَهُمْ، فَجَآءَ اَبُوْ بَكْرٍ فَكَشَفَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَّلَهُ فَقَالَ: بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ! طِبْتَ حَيًّا وَ مَيِّتًا، وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يُذِيْقُكَ اللّٰهُ الْمَوْتَتَيْنِ اَبَدًا ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ: اَيُّهَا الْحَالِفُ! عَلٰى رِسْلِكَ! فَلَمَّا تَكَلَّمَ اَبُوْبَكْرٍ جَلَسَ عُمَرُ فَحَمِدَ اللّٰهَ اَبُوْبَكْرٍ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَقَالَ: اَلَا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا فَاِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ، وَقَالَ: اِنَّكَ مَيِّتٌ وَاِنَّهُمْ مَيِّتُوْنَ، وَقَالَ: وَمَا مُحَمَّدٌ اِلاَّ رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ. قَالَ: فَنَشَجَ النَّاسُ يَبْكُوْنَ. قَالَ: وَاجْتَمَعَتِ الْاَنْصَارُ اِلٰى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فِيْ سَقِيْفَةِ بَنِيْ سَاعِدَةَ، فَقَالُوْا: مِنَّا اَمِيْرٌ وَ مِنْكُمْ اَمِيْرٌ فَذَهَبَ اِلَيْهِمْ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَاَبُوْعُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ، فَذَهَبَ عُمَرُ يَتَكَلَّمُ فَاَسْكَتَهُ اَبُوْ بَكْرٍ وَكَانَ عُمَرُ يَقُوْلُ: وَاللّٰهِ! مَا اَرَدْتُ بِذٰلِكَ اِلاَّ اَنِّيْ قَدْ هَيَّأْتُ كَلَامًا قَدْ اَعْجَبَنِيْ خَشِيْتُ اَنْ لاَّ يَبْلُغَهُ اَبُوْ بَكْرٍ ثُمَّ تَكَلَّمَ اَبُوْبَكْرٍ فَتَكَلَّمَ اَبْلَغَ النَّاسِ فَقَالَ فِيْ كَلَامِهٖ: نَحْنُ الْاُمَرَآءُ وَاَنْتُمُ الْوُزَرَآءُ، فَقَالَ

حُبَابُ بْنُ الْمُنْذِرِ: لَا وَاللّٰهِ لَا نَفْعَلُ مِنَّا اَمِيْرٌ وَمِنْكُمْ اَمِيْرٌ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ: لَا، وَلٰكِنَّا الْاُمَرَآءُ وَاَنْتُمُ الْوُزَرَآءُ، هُمْ اَوْسَطُ الْعَرَبِ دَارًا وَاَعْرَبُهُمْ اَحْسَابًا فَبَايِعُوْا عُمَرَ اَوْ اَبَا عُبَيْدَةَ ابْنَ الْجَرَّاحِ فَقَالَ عُمَرُ: بَلْ نُبَايِعُكَ اَنْتَ فَاَنْتَ سَيِّدُنَا وَخَيْرُنَا وَاَحَبُّنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخَذَ عُمَرُ بِيَدِهٖ فَبَايَعَهٗ وَبَايَعَهُ النَّاسُ فَقَالَ قَائِلٌ: قَتَلْتُمْ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ، قَالَ عُمَرُ: قَتَلَهُ اللّٰهُ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَالِمٍ عَنْ زُبَيْدِيٍّ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ: اَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: شَخَصَ بَصَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ فِي الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى ثَلٰثًا وَقَصَّ الْحَدِيْثَ، قَالَتْ: فَمَا كَانَتْ مِنْ خُطْبَتِهِمَا مِنْ خُطْبَةٍ اِلَّا نَفَعَ اللّٰهُ بِهَا، لَقَدْ خَوَّفَ عُمَرُ النَّاسَ وَاِنَّ فِيْهِمْ لَنِفَاقًا فَرَدَّهُمُ اللّٰهُ بِذٰلِكَ ثُمَّ لَقَدْ بَصَّرَ اَبُوْبَكْرٍ النَّاسَ الْهُدٰى وَعَرَّفَهُمُ الْحَقَّ الَّذِيْ عَلَيْهِمْ وَخَرَجُوْا بِهٖ يَتْلُوْنَ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اِلَى الشَّاكِرِيْنَ۔

(بخاری کتاب المناقب باب فضل ابی بکرؓ)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو حضرت ابوبکرؓ مدینہ کے بالائی حصہ میں سُنح نامی مقام میں تھے۔ حضرت عمر حضورؐ کی وفات سے بہت گھبرا گئے انہوں نے کہنا شروع کر دیا۔ خدا کی قسم! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوت

نہیں ہوئے۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ بعد میں حضرت عمرؓ نے بتایا۔ خدا کی قسم مَیں اس وقت یہی سمجھتا تھا اور یقین کرتا تھا کہ اللہ تعالیٰ آپؐ کو مبعوث کرے گا اور آپؐ آکر منافقوں کے ہاتھ پاؤں کاٹیں گے۔

بہرحال حضرت ابوبکرؓ حضورؐ کی وفات کی خبر سن کر پہنچے اور حضورؐ کے چہرۂ مبارک سے کپڑا اٹھاکر بوسہ دیا اور پھر کہا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں آپ نے زندگی بھی بہت اچھی اور کامیاب گزاری اور وفات بھی اچھے حالات میں ہوئی۔ اس ذات پاک کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے آپؐ کو اللہ تعالیٰ کبھی دو موتیں نہیں دے گا۔ یعنی یہ نہیں ہوسکتا کہ آپؐ کی جسمانی وفات کے بعد آپؐ کا دین بھی مٹ جائے یہ کہہ کر آپ حجرۂ مبارک سے باہر آئے اور مسجد کی طرف گئے اور حضرت عمرؓ کو کہا۔ اے قسمیں کھانے والے! ذرا ہوش میں آ، اور آرام سے بیٹھ۔ جب حضرت ابوبکرؓ نے یہ بات کہی تو حضرت عمرؓ بیٹھ گئے۔

حضرت ابوبکرؓ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی۔ اس کے بعد کہا جو شخص محمدؐ کی عبادت کرتا تھا اسے معلوم ہونا چاہیئے کہ آپؐ فوت ہوگئے ہیں لیکن جو شخص اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا اور اسلام کو اس کا دین سمجھتا تھا تو اسے یقین رکھنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ زندہ ہے کبھی نہیں مرے گا پھر حضرت ابوبکرؓ نے قرآن کریم کی یہ آیات پڑھیں اِنَّكَ مَيِّتٌ وَ اِنَّهُمْ مَيِّتُوْنَ ، وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ

وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا وَ سَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ۔ (آل عمران : ۱۴۵)

تو بھی وفات پانے والا ہے اور یہ بھی وفات پانیوالے ہیں۔
محمد اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں آپ سے پہلے سارے رسول فوت ہو چکے ہیں اس لئے اگر محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو جائیں یا شہید کر دیئے جائیں تو کیا تم اس وجہ سے اپنی ایڑیوں کے بل پھر جاؤ گے۔ اور جو شخص اپنی ایڑیوں کے بل پھرتا ہے یعنی ارتداد اختیار کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کو کوئی نقصان نہیں پہنچاتا اپنا ہی نقصان کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ شکر کرنیوالے بندوں کو اچھی جزا دیگا۔" حضرت ابوبکرؓ کی یہ تقریر سُن کر لوگوں پر سناٹا چھا گیا اور وہ رونے لگے اور انہیں یقین ہو گیا کہ واقعی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم فوت ہو گئے ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد انصار سقیفہ بنی ساعدہ میں سعد بن عبادہ کے گھر جمع ہوئے اور انہوں نے یہ مؤقف اختیار کیا کہ ہم میں سے ایک الگ امیر ہوگا اور مہاجرین سے الگ۔ یہ بات سُن کر حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ اور حضرت ابو عبیدہؓ کے ساتھ انصار کے ہاں گئے۔ حضرت عمرؓ کچھ کہنا چاہتے تھے لیکن حضرت ابوبکرؓ نے انکو چپ کرا دیا۔ حضرت عمرؓ کا بیان ہے کہ دراصل میں نے اس موقع کے لئے ایک تقریر سوچی تھی جو میں سمجھتا تھا بہت اچھی ہے اور حضرت ابوبکرؓ ایسی تقریر نہیں کر سکیں گے لیکن حضرت ابوبکرؓ جب بولے تو آپ کی تقریر سب سے زیادہ فصیح وبلیغ

تھی ۔ انہوں نے اپنی تقریر میں کہا کہ ہم مہاجرین میں سے امیر منتخب ہونے چاہئیں اور تم انصار میں سے وزیر یعنی انصار کی حیثیت خلفاء کے وزراء اور مشیروں کی سی ہو ۔ اس پر حباب بن منذر نے کہا ۔ نہیں ہم نہیں مانیں گے ۔ ہمارا الگ امیر ہو گا اور تمہارا الگ ۔ لیکن حضرت ابوبکرؓ نے کہا ۔ یہ ٹھیک نہیں ہے ۔ امیر ہم قریش میں سے منتخب ہو اور تم وزیر کی حیثیت سے حکومت میں شامل ہو، کیونکہ مہاجرین ہی قریش میں سے ہونے کی وجہ سے سارے عرب میں با اثر اور سیاسی قیادت کے مالک سمجھے جاتے ہیں ۔ اس لئے میرا مشورہ یہ ہے کہ تم حضرت عمرؓ یا حضرت ابوعبیدہؓ کی بیعت کر لو ۔ اس پر حضرت عمرؓ نے کہا ۔ نہیں، ہم آپ کی بیعت کریں گے کیونکہ آپ ہی ہمارے سردار، ہم میں سے بہتر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ محبوب تھے چنانچہ حضرت عمرؓ نے حضرت ابوبکرؓ کا ہاتھ پکڑا اور آپ کی بیعت کی ۔ اس پر دوسرے لوگوں نے بھی بیعت کر لی ۔ مجمع میں سے ایک آدمی نے کہا تم نے سعد بن عبادہ کو قتل کر دیا ہے ۔ حضرت عمرؓ نے کہا ہم نے اسے کیا قتل کرنا ہے ۔ اللہ تعالےٰ نے ہی اسے اپنے مقصد میں ناکام بنایا ہے ۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات کے وقت اوپر کی طرف ٹکٹکی باندھی ہوئی تھی ۔ اور کہتے جاتے تھے اَللّٰھُمَّ بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی یعنی بلند تر ساتھی کے پاس چلا ہوں ۔ آپؐ نے یہ الفاظ تین دفعہ کہے ۔ بہرحال حضرت عمرؓ اور حضرت ابوبکرؓ کی تقریروں سے لوگوں کو فائدہ

ہوا۔ حضرت عمرؓ کو ڈر تھا کہ کہیں لوگ نفاق میں مبتلا نہ ہو جائیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو ہدایت کی طرف لوٹایا اور ابوبکر کو توفیق عطا کی وہ سارے معاملہ کو سنبھال لیں اور لوگوں کو ہدایت کی راہ دکھائیں۔ چنانچہ جب حضرت ابوبکرؓ نے تقریر کی تو لوگ آیت کریمہ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْل ........ بار بار پڑھتے اور روتے اور وہ یوں سمجھے جیسے آج ہی اس آیت کا انہیں علم ہوا ہے۔

**۶۲۵ـ** عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّ عَائِشَةَؓ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ اَبَا بَكْرٍؓ اَقْبَلَ عَلٰى فَرَسٍ مِنْ مَسْكَنَةٍ بِالسُّنْحِ حَتّٰى نَزَلَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَمْ يُكَلِّمِ النَّاسَ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ فَتَيَمَّمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَغَشٍّ بِثَوْبِ حِبَرَةٍ فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهٖ ثُمَّ اَكَبَّ عَلَيْهِ فَقَبَّلَهٗ وَبَكٰى ثُمَّ قَالَ: بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ، وَاللّٰهِ لَا يَجْمَعُ اللّٰهُ عَلَيْكَ مَوْتَتَيْنِ، اَمَّا الْمَوْتَةُ الَّتِیْ كُتِبَتْ عَلَيْكَ فَقَدْ مُتَّهَا۔ قَالَ: الزُّهْرِیُّ وَحَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ خَرَجَ وَعُمَرُ يُكَلِّمُ النَّاسَ فَقَالَ: اِجْلِسْ يَا عُمَرُ! فَاَبٰى عُمَرُ اَنْ يَجْلِسَ فَاَقْبَلَ النَّاسُ اِلَيْهِ وَتَرَكُوْا عُمَرَ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ: اَمَّا بَعْدُ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا فَاِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ وَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ حَیٌّ لَا يَمُوْتُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ

اِلَى الشَّاكِرِيْنَ۔ وَقَالَ: وَاللّٰهِ! لَكَأَنَّ النَّاسَ لَمْ يَعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ حَتّٰى تَلَاهَا اَبُوْ بَكْرٍ فَتَلَقَّاهَا مِنْهُ النَّاسُ كُلُّهُمْ فَمَا اَسْمَعُ بَشَرًا مِنَ النَّاسِ اِلَّا يَتْلُوْهَا، فَاَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عُمَرَ قَالَ: وَاللّٰهِ! مَا هُوَ اِلَّا اَنْ سَمِعْتُ اَبَا بَكْرٍ تَلَاهَا فَعُقِرْتُ حَتّٰى مَا تُقِلُّنِيْ رِجْلَايَ وَحَتّٰى اَهْوَيْتُ اِلَى الْاَرْضِ حِيْنَ سَمِعْتُهُ تَلَاهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ۔ (بخاری کتاب المغازی باب مرض النبی صلی اللہ علیہ وسلم ووفاتہ)

حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی خبر سُن کر اپنے مکان سے جو سُنح نامی محلہ میں تھا گھوڑے پر سوار ہو کر آئے اور مسجد کے قریب گھوڑے سے اُتر کر کسی سے کوئی بات کئے بغیر مسجد میں آئے اور حضرت عائشہؓ کے حجرے میں گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک منقش کپڑے سے ڈھکا ہوا تھا آپؓ نے چہرہ مبارک سے کپڑا اٹھایا جُھک کر بوسہ دیا اور رو کر کہا۔ میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں۔ خدا کی قسم! اللہ تعالیٰ آپؐ کے لئے دو موتیں اکٹھی نہیں کرے گا۔ جسمانی وفات تو ہو چکی لیکن آپؐ کا لایا ہوا دین کبھی نہیں مِٹ سکتا۔ حضرت عبداللہ بن عباس بیان کرتے ہیں۔ جب حضرت ابوبکرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرے سے باہر آئے اور مسجد میں گئے تو آپ نے دیکھا کہ حضرت عمرؓ لوگوں سے باتیں کر رہے ہیں۔ آپ نے کہا۔ اے عمر بیٹھ جائیے لیکن حضرت عمرؓ نہ

بیٹھے تاہم لوگ حضرت عمر کو چھوڑ کر حضرت ابو بکرؓ کی طرف متوجہ ہو گئے۔ آپ نے ان میں تقریر کی اور حمد و ثناء کے بعد کہا کہ جو شخص تم میں سے محمدؐ کی عبادت کرتا تھا اسے سمجھ لینا چاہیئے کہ وہ تو فوت ہو گئے لیکن جو شخص اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا اسے یقین ہونا چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ زندہ ہے کبھی نہیں مرے گا۔ اللہ تعالیٰ خود قرآن کریم میں فرماتا ہے
وَمَا مُحَمَّدٌ اِلاَّ رَسُوْل ....... یعنی محمدؐ بھی اللہ کے رسول ہیں۔ اور آپ سے پہلے جتنے رسول ہوئے وہ سب فوت ہو چکے ہیں تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے فوت ہونے میں کونسی اچنبھے کی بات ہے۔ یہ پوری آیت آپؓ نے پڑھی۔ راوی کہتے ہیں کہ جب آپ اس آیت کی تلاوت کر رہے تھے تو یوں لگتا تھا جیسے لوگوں کو آج اس آیت کا علم ہوا ہے۔ اسکے بعد ہر شخص کی زبان پر یہ آیت تھی وہ اسے پڑھتا اور روتا۔ گویا وہ یقین کرتے لگا کہ واقعی انکے آقا سرورِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے ہیں۔ حضرت عمرؓ کہتے ہیں خدا کی قسم! جب میں نے حضرت ابوبکرؓ کو یہ آیت پڑھتے سُنا تو میری جان سکتے میں آگئی، میرے پاؤں مجھے اٹھا نہیں رہے تھے۔ میری ٹانگیں لڑکھڑانے لگیں۔ میں زمین پر بیٹھ گیا اور مجھے یقین آتے لگا کہ واقعی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے ہیں۔

۶۲۶ــــ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ اَبَا بَکْرٍ رَأٰی عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خِفَّۃً فَاسْتَاذَنَہٗ اِلَی امْرَأَتِہٖ خَارِجَۃَ وَکَانَتْ فِیْ حَوَائِطِ الْاَنْصَارِ وَکَانَ ذٰلِکَ رَاحَۃُ الْمَوْتِ

وَ لَا يَشْعُرُ فَاذِنَ ثُمَّ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَاَصْبَحَ فَجَعَلَ النَّاسُ يَتَرَامُوْنَ فَاَمَرَ اَبُوْ بَكْرٍ غُلَامًا يَسْتَمِعُ ثُمَّ يُخْبِرَهُ فَقَالَ: اَسْمَعُهُمْ يَقُوْلُوْنَ: مَاتَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَدَّ اَبُوْ بَكْرٍ وَ هُوَ يَقُوْلُ: وَا قَطَعَ ظَهْرَاهُ فَمَا بَلَغَ اَبُوْ بَكْرٍ الْمَسْجِدَ حَتّٰى ظَنُّوْا اَنَّهٗ لَمْ يَبْلُغْ وَ اَرْجَفَ الْمُنَافِقُوْنَ فَقَالُوْا اِنْ كَانَ مُحَمَّدٌ نَبِيًّا لَمْ يَمُتْ فَقَالَ عُمَرُ: لَا اَسْمَعُ رَجُلًا يَقُوْلُ: مَاتَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا ضَرَبْتُهٗ بِالسَّيْفِ فَكَفُّوْا لِذٰلِكَ فَلَمَّا جَاءَ اَبُوْ بَكْرٍ وَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسَجًّى كَشَفَ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهٖ ثُمَّ جَعَلَ يَلْثَمُهٗ فَقَالَ: مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُذِيْقَكَ الْمَوْتَ مَرَّتَيْنِ، اَنْتَ اَكْرَمُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ ثُمَّ خَرَجَ اَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ: يَآ اَيُّهَا النَّاسُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا فَاِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ وَ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ رَبَّ مُحَمَّدٍ فَاِنَّ رَبَّ مُحَمَّدٍ لَا يَمُوْتُ ثُمَّ قَرَأَ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰى اَعْقَابِكُمْ وَ مَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا وَ سَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ـ قَالَ: فَقَالَ: عُمَرُ لَكَاَنَّا لَمْ نَقْرَأْهَا قَبْلَهَا قَطُّ فَقَالَ النَّاسُ مِثْلَ مَقَالَةِ اَبِيْ بَكْرٍ مِنْ كَلَامِهٖ وَقِرَاءَتِهٖ وَ مَاتَ لَيْلَةَ الْاِثْنَيْنِ فَمَكَثَ لَيْلَتَيْنِ وَ دُفِنَ يَوْمَ الثُّلٰثَاءِ وَكَانَ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَ اَوْسُ بْنُ خَوْلِيْ يَصُبَّانِ وَ عَلِيٌّ

وَالْفَضْلُ يَغْسِلَانِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

(مسند ابی حنیفہ کتاب الفضائل ص۱۸۱)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ نے جب دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت پہلے کی نسبت کچھ ٹھیک ہے تو آپ نے حضور علیہ السلام سے اپنی بیوی خارجہ کے یہاں جانے کی اجازت طلب کی جو انصار کے احاطہ میں رہتی تھیں۔ حضور نے اجازت دیدی۔ پھر حضور علیہ السلام اُسی رات فوت ہو گئے۔ صبح لوگ آپسمیں مختلف قسم کی چہ میگوئیاں کرنے لگے۔ حضرت ابو بکرؓ نے اپنے غلام کو کہا کہ پتہ کرکے آؤ کہ صورتِ حال کیا ہے۔ غلام نے آکر بتایا کہ لوگ کہہ رہے ہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے ہیں ابو بکرؓ پر یہ بات بہت گراں گزری اور کہنے لگے ہائے یہ کیا ہو گیا۔ ابو بکرؓ ابھی مسجد نبوی نہیں پہنچے تھے اور یہ سمجھا گیا کہ وہ نہیں آئیں گے۔ اس وقت منافقین یہ مشہور کر رہے تھے کہ محمد اگر نبی ہوتے تو فوت نہ ہوتے یہ سُن کر حضرت عمرؓ نے کہا کہ اگر میں نے کسی شخص کو یہ کہتے سُنا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے ہیں تو میں اس شخص کا سر تلوار سے اڑا دوں گا۔ لوگ ڈر کی وجہ سے خاموش ہو گئے اور اس قسم کی باتیں کرنے سے رک گئے۔ جب ابو بکرؓ آئے اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر چادر ڈالی ہوئی تھی۔ ابو بکرؓ نے آپؐ کے چہرۂ مبارک پر سے کپڑا اٹھایا اور پیشانی چوم کر کہا اللہ تعالیٰ آپؐ کو دو موتوں کا مزہ نہیں چکھائے گا (یعنی یہ نہیں ہوسکتا کہ

جسمانی اور روحانی ہر دو لحاظ سے آپؐ فوت ہو جائیں۔ دین کے لحاظ سے آپؐ ہمیشہ زندہ رہینگے) اسکے بعد حجرۂ مبارک سے باہر آئے اور لوگوں کو مخاطب کر کے کہا جو شخص محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی عبادت کیا کرتا تھا تو وہ سُن لے کہ محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) فوت ہو گئے ہیں اور جو شخص محمدؐ کے ربّ کی عبادت کیا کرتا تھا تو وہ سُنے کہ محمدؐ کا ربّ زندہ ہے وہ کبھی نہیں مرے گا۔ اس کے بعد آپؓ نے یہ آیت پڑھی وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُل (آل عمران: ۱۴۴) یعنی محمدؐ بھی ایک رسول ہیں (وہ بھی فوت ہو سکتے ہیں) جیسے اس سے پہلے سب رسول فوت ہو چکے ہیں۔ پس اگر یہ رسول (یعنی محمدؐ) بھی فوت ہو جائے تو کیا تم اپنی ایڑیوں کے بَل پھر جاؤ گے..... حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ ابو بکرؓ کی یہ باتیں سُن کر مجھے یُوں محسوس ہوا جیسے میں نے یہ آیت اس سے قبل پڑھی ہی نہیں تھی (یعنی اس آیت کی طرف پہلے میرا دھیان نہیں گیا تھا) بہرحال سب لوگوں کی زبان پر حضرت ابو بکرؓ کی یہ تقریر اور آیت وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ..... جاری تھی اور وہ زار و قطار رو رہے تھے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اتوار اور پیر کی درمیانی رات فوت ہوئے۔ جنازہ دو رات رکھا رہا اس کے بعد منگل کے پچھلے پہر تدفین عمل میں آئی۔ حضرت علی اور فضل بن عباس نے آپؐ کو غسل دیا۔ اسامہ بن زید اور اوس بن خولہ نے پانی ڈالا۔

۶۲۷ــــ عَنْ عَائِشَةَ رضی قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فِیْ مَرَضِہٖ اُدْعِیْ لِیْ اَبَا بَکْرٍ اَبَاكِ وَ اَخَاكِ حَتّٰی اَکْتُبَ کِتَابًا فَاِنِّیْ اَخَافُ اَنْ یَّتَمَنّٰی مُتَمَنٍّ وَ یَقُوْلُ قَائِلٌ اَنَا اَوْلٰی وَیَأْبَی اللّٰہُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلَّا اَبَا بَکْرٍ۔

(مسلم کتاب فضائل الصحابة باب من فضائل ابوبکر)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنی بیماری کے دوران فرمایا۔ اپنے والد ابوبکر اور بھائی کو بلوا لو تاکہ میں انہیں ایک تحریر لکھ دوں۔ کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ کئی دعویدار اُٹھ کھڑے ہوں گے۔ کوئی کہے گا کہ میں خلافت کا زیادہ حقدار ہوں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ اور مومن ابوبکر کے سوا کسی کو خلیفہ بنانے پر راضی نہیں ہونگے۔

۶۲۸۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا مَرِضَ الْمَرَضَ الَّذِیْ قُبِضَ فِیْہِ خَفَّ مِنَ الْوَجْعِ فَلَمَّا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ قَالَ لِعَائِشَةَ: مُرِیْ اَبَا بَکْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ فَاَرْسَلْتُ اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَأْمُرُكَ اَنْ تُصَلِّیَ بِالنَّاسِ فَاَرْسَلَ اِلَیْھَا اَنِّیْ شَیْخٌ کَبِیْرٌ رَقِیْقٌ وَ اِنِّیْ مَتٰی لَا اَرٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ مُقَامِہٖ اَرِقُّ لِذٰلِكَ فَاجْتَمِعِیْ اَنْتِ وَحَفْصَةَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیُرْسِلُ اِلٰی عُمَرَ فَیُصَلِّ بِھِمْ فَفَعَلْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اَنْتُنَّ صَوَاحِبُ یُوْسُفَ، مُرِیْ اَبَا بَکْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ فَلَمَّا نُوْدِیَ بِالصَّلٰوةِ سَمِعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

الْمُؤَذِّنَ وَهُوَ يَقُوْلُ: حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِرْفَعُوْنِيْ۔ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: قَدْ اَمَرْتَ اَبَا بَكْرٍ اَنْ يُّصَلِّيَ وَاَنْتَ فِيْ عُذْرٍ۔ قَالَ: اِرْفَعُوْنِيْ فَاِنَّهٗ جُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ ۔ قَالَتْ عَائِشَةُ: فَرُفِعَ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَقَدَمَاهُ تَخُدَّانِ الْاَرْضَ، فَلَمَّا سَمِعَ اَبَا بَكْرٍ لَمَسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَاَخَّرَ فَاَوْمَاَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَسَارِ اَبِيْ بَكْرٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِذَاءَهٗ يُكَبِّرُ وَيُكَبِّرُ اَبُوْبَكْرٍ بِتَكْبِيْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُكَبِّرُ النَّاسُ بِتَكْبِيْرِ اَبِيْ بَكْرٍ حَتّٰى فَرَغَ ثُمَّ مَا صَلَّى بِالنَّاسِ غَيْرَ تِلْكَ الصَّلٰوةِ حَتّٰى قُبِضَ وَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ الْاِمَامَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجِعٌ حَتّٰى قُبِضَ۔

(مسند الامام الاعظم کتاب الصلوٰۃ صفحہ ۵۰)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مرض الوفات کے دوران ایک موقع ایسا بھی آیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ افاقہ محسوس ہوا۔ نماز کا وقت تھا۔ آپؐ نے مجھ سے کہا کہ ابوبکر کو نماز پڑھانے کیلئے پیغام بھیج دو۔ میں نے ابوبکرؓ کو کہلا بھیجا کہ حضور نماز پڑھانے کا ارشاد فرماتے ہیں ابوبکرؓ نے کہلا بھیجا کہ میں بڑی عمر کا بوڑھا ہوں اور کمزور دل والا ہوں جب مصلے پر حضورؐ کو نہ دیکھ پاؤں گا تو اپنے آپ پر قابو نہ رکھ سکوں گا اس لئے تم اور حفصہ دونوں مل کر حضور سے عمر کے نام پیغام بھجواؤ۔ جب

ہم دونوں نے حضورؐ سے ایسا کہا تو حضورؐ نے فرمایا: اَنْتُنَّ صَوَاحِبُ یُوْسُفَ ۔ کہ تم تو اسی طرح کی عورتیں ہو جیسی یوسف کے خلاف سازش کرنیوالی تھیں۔ ابوبکر کو نماز پڑھانے کیلئے کہو۔ جب حضورؐ نے مؤذن کی آواز حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ سُنی تو فرمایا مجھے کھڑا کرو (یعنی اٹھاکر نماز کے لئے لے چلو) اس پر عائشہ نے کہا حضور آپ تو ابوبکر کو نماز پڑھانے کے لئے فرما چکے ہیں اور آپ تکلیف کی وجہ سے معذور بھی ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا مجھے اٹھاؤ میری دلی تسکین نماز سے ہوتی ہے۔ اس پر دوؔ آدمیوں نے پکڑ کر حضورؐ کو اٹھایا اور سہارا دیکر نماز کیلئے لے چلے۔ حضور علیہ السلام کے قدم زمین پر گھسٹ رہے تھے۔ جب ابوبکر نے حضورؐ کی آمد کو محسوس کیا تو پیچھے ہٹنے لگے۔ حضورؐ نے اشارہ سے انہیں اپنی جگہ ٹھہرنے کیلئے فرمایا اور خود ابوبکر کے بائیں طرف بیٹھ گئے اور حضورؐ کی تکبیر پر ابوبکر تکبیر کہتے اور مقتدی ابوبکر کی تکبیر کی اقتداء کرتے اس طرح نماز پوری ہوئی۔ یہ لوگوں کی حضورؐ کے پیچھے آخری نماز تھی اسکے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے۔

۶۲۹ــــ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِیْ بَکْرَۃَؓ قَالَ: وَفَدْتُّ مَعَ اَبِیْ اِلٰی مُعَاوِیَۃَ بْنِ اَبِیْ سُفْیَانَ فَاَدْخِلْنَا عَلَیْہِ فَقَالَ: یَا اَبَا بَکْرَۃَ حَدِّثْنِیْ بِشَیْئٍ سَمِعْتَہٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعْجِبُہُ الرُّؤْیَا الصَّالِحَۃُ وَیَسْئَالُ عَنْھَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ: أَيُّكُمْ رَأَى رُؤْيَا فَقَالَ رَجُلٌ: أَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: رَأَيْتُ كَأَنَّ مِيْزَانًا دُلِّيَ مِنَ السَّمَآءِ فَوُزِنْتَ أَنْتَ بِأَبِيْ بَكْرٍ فَرَجَحْتَ بِأَبِيْ بَكْرٍ ثُمَّ وُزِنَ أَبُوْ بَكْرٍ رضؓ بِعُمَرَ رضؓ فَرَجَحَ أَبُوْ بَكْرٍ رضؓ بِعُمَرَ ثُمَّ وُزِنَ عُمَرُ بِعُثْمَانَ فَرُجِحَ عُمَرُ رضؓ بِعُثْمَانَ رضؓ ثُمَّ رُفِعَ الْمِيْزَانُ فَاسْتَاءَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خِلَافَةُ نُبُوَّةٍ ثُمَّ يُؤْتِي اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى الْمُلْكَ مَنْ يَّشَاءُ۔

(مسند احمد ص ۴۴/۵۰)

حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکرۃ رضؓ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے باپ کے ساتھ معاویہ رضؓ سے ملنے گیا۔ جب ہم ان کے پاس حاضر ہوئے تو انہوں نے میرے والد سے کہا۔ اے ابوبکرۃ! مجھے ایسی حدیث سنائیں جو آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنی ہو۔ اس پہ ابوبکرۃ رضؓ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اچھے خواب بہت پسند تھے اور آپؐ ان کے بارہ میں پوچھا کرتے تھے۔ ایک دن حضورؐ نے لوگوں سے پوچھا۔ تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے۔ تو حاضرین میں سے ایک شخص نے کہا۔ اے اللہ کے رسول! میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک ترازو آسمان سے لٹکایا گیا ہے۔ آپؐ کا وزن ابوبکر رضؓ سے کیا گیا۔ آپؐ کا پلڑا جھک گیا۔ پھر ابوبکر رضؓ کا وزن عمر رضؓ سے کیا گیا تو ابوبکر رضؓ کا پلڑا جھک گیا۔ پھر عمر رضؓ کا وزن عثمان رضؓ سے کیا گیا تو عمر رضؓ کا پلڑہ جھک گیا۔ پھر ترازو اٹھالیا گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خواب کی یہ تعبیر فرمائی کہ خلافتِ نبوّت کی

طرف اشارہ ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ جسے چاہے گا حکومت دے گا۔

۶۳۰۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرٍو السُّلَمِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ سَمِعَ الْعِرْبَاضَ بْنَ سَارِيَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ وَعَظَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْعِظَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ وَ وَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ هٰذِهٖ لَمَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَاِذَا تَعْهَدُ اِلَيْنَا قَالَ: قَدْ تَرَكْتُكُمْ عَلَى الْبَيْضَاءِ لَيْلُهَا كَنَهَارِهَا لَا يَزِيْغُ عَنْهَا بَعْدِيْ اِلَّا هَالِكٌ وَمَنْ يَّعِشْ مِنْكُمْ فَسَيَرَى اخْتِلَافًا كَثِيْرًا فَعَلَيْكُمْ بِمَا عَرَفْتُمْ مِنْ سُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ وَعَلَيْكُمْ بِالطَّاعَةِ وَاِنْ عَبْدًا حَبَشِيًّا عَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ فَاِنَّمَا الْمُؤْمِنُ كَالْجَمَلِ الْاَنِفِ حَيْثُمَا اُقِيْدَ انْقَادَ۔ (مسند احمد ص۱۲۶ ج۴ ابو داؤد کتاب السنۃ باب فی لزوم السنۃ)

حضرت عبدالرحمٰن بن عمرو سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سُنا کہ ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسا پُر اثر وعظ کیا کہ جس کی وجہ سے آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے دل ڈر گئے۔ ہم نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول! یہ تو ایسی نصیحت ہے جیسے ایک الوداع کہنے والا وصیت کرتا ہے۔ ہمیں کوئی ایسی ہدایت فرمائیے کہ ہم صراطِ مستقیم پر قائم رہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ میں تمہیں ایک روشن اور چمکدار راستے پر چھوڑے جا رہا ہوں۔ اس کی رات بھی اس کے دن کی طرح ہے۔ سوائے بدبخت کے اس سے کوئی بھٹک نہیں سکتا

اور تم میں سے جو شخص رہا وہ بڑا اختلاف دیکھے گا ۔ ایسے حالات میں تمہیں میری جانی پہچانی سنّت پر چلنا چاہیئے اور خلفائے راشدین مہدیّین کی سنّت پر چلنا چاہیئے ۔ تم اطاعت کو اپنا شعار بناؤ خواہ حبشی غلام ہی تمہارا امیر مقرر کر دیا جائے ۔ اس دین کو تم مضبوطی سے پکڑو ۔ مومن کی مثال نکیل والے اونٹ کی سی ہے ۔ جدھر اسے لے جاؤ وہ ادھر چل پڑتا ہے اور اطاعت کا عادی ہوتا ہے ۔

۶۳۱ــ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ خَلَعَ يَدًا مِنْ طَاعَةٍ لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا حُجَّةَ لَهٗ، وَمَنْ مَاتَ وَلَيْسَ فِيْ عُنُقِهٖ بَيْعَةٌ مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً، وَفِيْ رِوَايَةٍ: مَنْ مَاتَ وَهُوَ مُفَارِقٌ لِلْجَمَاعَةِ فَاِنَّهٗ يَمُوْتُ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً۔

(مسلم کتاب الامارۃ باب الامر بلزوم الجماعۃ عند ظہور الفتن)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا جس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے اپنا ہاتھ کھینچا وہ اللہ تعالیٰ سے (قیامت کے دن) اس حالت میں ملے گا کہ نہ اس کے پاس کوئی دلیل ہوگی نہ عُذر ۔ اور جو شخص اس حال میں مَرا کہ اس نے امامِ وقت کی بیعت نہیں کی تھی تو وہ جاہلیت اور گمراہی کی موت مرا۔

۶۳۲ــ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ رَاٰى مِنْ اَمِيْرِهٖ شَيْئًا يَكْرَهُهٗ فَلْيَصْبِرْ عَلَيْهِ فَاِنَّهٗ

مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَيَمُوْتُ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً۔

(بخاری کتاب الفتن باب قول النبی ستروں بعدی امورًا)

حضرت ابن عباس رضؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے سردار اور امیر میں کوئی ایسی بات دیکھے جو اسے پسند نہ ہو تو صبر سے کام لے کیونکہ جو شخص جماعت سے ایک بالشت بھی دور ہوتا ہے وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔

۶۳۳ــــ عَنْ عَرْفَجَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ اَتَاكُمْ وَ اَمْرُكُمْ مُجْتَمِعٌ عَلٰى رَجُلٍ وَاحِدٍ، يُرِيْدُ اَنْ يَّشُقَّ عَصَاكُمْ اَوْ يُفَرِّقَ جَمَاعَتَكُمْ فَاقْتُلُوْهُ۔

(مسلم باب حکم من فرق امر المسلمین هومجتمع)

حضرت عرفجہ رضؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ جب تم ایک ہاتھ پر جمع ہو اور تمہارا ایک امیر ہو اور پھر کوئی شخص آئے اور تمہاری وحدت کی اس لاٹھی کو توڑنا چاہے یا تمہاری جماعت میں تفریق پیدا کرے تو اسے قتل کر دو۔ یعنی اس سے قطع تعلق کرو اور اس کی بات نہ مانو۔

۶۳۴ــــ عَنْ سَفِيْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَلْخِلَافَةُ ثَلَاثُوْنَ

عَامًا ثُمَّ يَكُوْنُ بَعْدَ ذٰلِكَ الْمُلْكُ، قَالَ سَفِيْنَةُ: أَمْسِكْ خِلَافَةَ اَبِيْ بَكْرٍؓ سَنَتَيْنَ وَخِلَافَةَ عُمَرَؓ عَشْرَ سِنِيْنَ وَ خِلَافَةَ عُثْمَانَ اثْنَتَيْ عَشْرَ سَنَةً وَ خِلَافَةَ عَلِيٍّؓ سِتَّ سِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ۔ (مسند احمد ص۲۲۰-۲۲۱ / ۵)

حضرت سفینہؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خلافت تیس سال رہے گی اس کے بعد ملوکیت کا دور ہوگا۔ سفینہ نے کہا اب گن لو۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت دو (۲) سال، عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت دس (۱۰) سال، عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت بارہ (۱۲) سال اور علی رضی اللہ عنہ کی خلافت چھ (۶) سال۔ یہ کُل تیس (۳۰) سال بنتے۔

---

# خلافت۔ پہرہ امام کی حفاظت

۶۳۵ــ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا سَهِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْدَمَهُ الْمَدِيْنَةَ لَيْلَةً فَقَالَ: لَيْتَ رَجُلاً صَالِحًا يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ قَالَتْ فَبَيْنَمَا نَحْنُ كَذٰلِكَ إِذْ سَمِعْنَا خَشْخَشَةَ السِّلَاحِ، فَقَالَ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالَ: سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ:

مَاجَاءَ بِكَ؟ فَقَالَ سَعْدٌ: وَقَعَ فِي نَفْسِي عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ اَحْرُسُهٗ. فَدَعَا لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَامَ۔

(ترمذی ابواب المناقب مناقب سعد بن ابی وقاصؓ)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ آنے کے بعد ایک رات سو نہ سکے۔ اس بے چینی کی کیفیت میں حضورؐ نے فرمایا کاش کوئی خدا کا نیک بندہ آج پہرہ پر ہوتا۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ اسی دوران ہم نے ہتھیاروں کی جھنکار سُنی حضورؐ نے فرمایا۔ کون ہے؟ باہر سے جواب ملا حضور! میں سعد بن ابی وقاص ہوں۔ حضورؐ نے فرمایا کس لئے آئے ہو؟ سعد نے جواب دیا میرے دل میں حضورؐ کے متعلق کچھ خدشہ محسوس ہوا اس وجہ سے حضورؐ کی حفاظت کی غرض سے چلا آیا۔ حضورؐ نے سعد کے لئے دعا کی اور پھر اطمینان سے سو گئے۔

---

# مقنّنہ

## استنباطِ مسائل کے بارہ میں رہنما اصول اور

## حکومت کی بین الاقوامی ذمّہ داریاں

۶۳۶۔ عَنْ مُعَاذٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعثَ مُعَاذًا اِلَی الْیَمَنِ. فَقَالَ: کَیْفَ تَقْضِیْ؟ قَالَ: اَقْضِیْ بِمَا فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ، قَالَ: فَاِنْ لَمْ یَکُنْ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ؟ قَالَ: فَبِسُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ، قَالَ: اِنْ لَمْ یَکُنْ فِیْ سُنَّتِہٖ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ؟ قَالَ: اَجْتَہِدُ رَأْیِیْ، قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ وَفَّقَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰہِ۔

( ترمذی ابواب الاحکام باب فی القاضی کیف یقضی )

حضرت مُعاذؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مجھے یمن میں حاکم بنا کر بھیجنے لگے تو فرمایا۔ تم کس طرح فیصلے کیا کرو گے؟ مَیں نے عرض کیا حضورؐ! قرآن کریم کے احکامات کے مطابق فیصلہ کرونگا۔ اس پر آپؐ نے فرمایا کہ اگر ایسا معاملہ آجائے جس کے بارہ میں قرآن کریم میں کوئی واضح حکم موجود نہ ہو تو پھر کس طرح کرو گے؟ مَیں نے عرض کیا حضورؐ کی سنّت کی روشنی میں فیصلہ کروں گا۔ حضورؐ فرمانے لگے۔ اگر میری

سنت میں بھی کوئی ایسی مثال نہ ملے تو پھر کس طرح کروگے ؟ میں نے عرض کیا۔حضورؐ پھر میں اجتہاد اور غور وفکر کروں گا اور پھر جو رائے بنے اس کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ اس پر حضورؐ نے خوش ہوکر فرمایا ۔ تمام تعریفوں کا مستحق اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے رسول اللہ کے ایلچی کو اس فراست اور صحیح سوچ کی ہدایت دی۔

۶۳۷ــــ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : اِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ اَصَابَ فَلَهٗ اَجْرَانِ، وَاِذَا حَكَمَ وَاجْتَهَدَ فَاَخْطَأَ فَلَهٗ اَجْرٌ۔

(بخاری کتاب الاعتصام باب اجر الحاکم اذا اجتہد فاصاب او اخطأ)

حضرت عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ جب کوئی حاکم سوچ سمجھ کر اور پوری تحقیق کے بعد فیصلہ کرے اگر اس کا فیصلہ صحیح ہے تو اسے دو ثواب ملیں گے اور اگر باوجود کوشش کے اس سے غلط فیصلہ ہوگیا تو اسے ایک ثواب اپنی کوشش اور نیک نیتی کا بہرحال ملے گا۔

۶۳۸ــــ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِالْاَمِيْرِ خَيْرًا جَعَلَ لَهٗ وَزِيْرَ صِدْقٍ اِنْ نَسِيَ ذَكَّرَهٗ وَاِنْ ذَكَرَ اَعَانَهٗ وَاِذَا اَرَادَ بِهٖ غَيْرَ ذٰلِكَ جَعَلَ لَهٗ وَزِيْرَ سُوْءٍ اِنْ نَسِيَ

لَمْ يُذَكِّرْهُ وَاِنْ ذَكَرَ لَمْ يُعِنْهُ۔

(ابوداؤد کتاب الخراج باب فی اتخاذ الوزیر)

حضرت عائشہ صدیقہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جب کسی حاکم کی بہتری چاہتا ہے تو اُسے سچا خیر خواہ وزیر اور مُشیر عطا فرماتا ہے۔ اگر وہ کوئی بات بھول جائے تو وزیر اسے یاد دلاتا ہے اور اگر اسے یاد ہو تو اس کام میں اسکی مدد کرتا ہے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ کسی کی بہتری نہ چاہے تو اسے بُرا مشیر نصیب کرتا ہے۔ اگر وہ کوئی بات بھول جائے تو اُسے یاد نہیں کراتا اور اگر اسے یاد ہو تو اس میں اسکی صحیح مدد نہیں کرتا۔

---

## حکومت اور خلافت

# بین الاقوامی معاہدے

۶۳۹۔ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اَبَا رَافِعٍ اَخْبَرَهُ قَالَ: بَعَثَنِيْ قُرَيْشٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُلْقِيَ فِيْ قَلْبِي الْاِسْلَامُ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّيْ وَاللّٰهِ! لَا اَرْجِعُ اِلَيْهِمْ اَبَدًا۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اِنِّیْ لَا اَخِیْسُ بِالْعَھْدِ وَلَا اَحْبِسُ الْبُرْدَ وَلٰکِنِ ارْجِعْ فَاِنْ کَانَ فِیْ نَفْسِكَ الَّذِیْ فِیْ نَفْسِكَ الْاٰنَ فَارْجِعْ. قَالَ: فَذَهَبْتُ ثُمَّ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْلَمْتُ۔

(ابو داؤد کتاب الجہاد باب فی الامام یستجن بہ فی العھود)

حضرت حسن بن علی بن ابی رافعؓ بیان کرتے ہیں کہ انہیں ابو رافع نے بتایا کہ قریش نے مجھے سفیر اور ایلچی بنا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا۔ جب میں نے حضورؐ کو دیکھا تو اسلام کی حقانیت میرے دل میں گھر کر گئی۔ مَیں نے حضور سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! خدا کی قسم! اب میں انکی طرف واپس کبھی نہیں جاؤں گا۔

حضورؐ نے فرمایا میں معاہدات کی خلاف ورزی نہیں کر سکتا اور نہ ہی سفیر کو روکنا صحیح سمجھتا ہوں۔ بہتر ہے کہ تم واپس چلے جاؤ اور جو کیفیت اس وقت تمہارے دل کی ہے اگر وہی وہاں جا کر بھی رہے تو واپس آجانا۔

ابو رافع کہتے ہیں چنانچہ مَیں قریش کے پاس گیا اور انہیں بات چیت سے مطلع کیا۔ اس کے بعد مدینہ واپس آکر اسلام قبول کر لیا۔

۶۴۰۔ عَنْ حُذَیْفَةَ بْنِ الْیَمَانِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا مَنَعَنِیْ اَنْ اَشْهَدَ بَدْرًا اِلَّا اَنِّیْ خَرَجْتُ اَنَا وَ اَبِیْ حُسَیْلٌ قَالَ: فَاَخَذَنَا کُفَّارُ قُرَیْشٍ قَالُوْا: اِنَّکُمْ تُرِیْدُوْنَ مُحَمَّدًا. فَقُلْنَا: مَا نُرِیْدُهٗ. مَا نُرِیْدُ اِلَّا الْمَدِیْنَةَ. فَاَخَذُوْا مِنَّا عَهْدَ اللّٰهِ وَ مِیْثَاقَهٗ لَنَنْصَرِفَنَّ اِلَی الْمَدِیْنَةِ وَلَا نُقَاتِلُ مَعَهٗ فَاَتَیْنَا رَسُوْلَ

اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَاَخْبَرْنَاهُ الْخَبَرَ فَقَالَ: اِنْصَرِ فَا
نَفِيْ لَهُمْ بِعَهْدِ هِمْ وَ نَسْتَعِيْنُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ۔

(مسلم کتاب الجهاد والسير باب الوفاء بالعهد)

حذیفہ ابن الیمان بیان کرتے ہیں کہ مَیں اور میرا باپ حُسَیل
مدینہ کی طرف آرہے تھے کہ ہمیں کفارِ قریش نے پکڑ لیا اور کہا کہ تم محمد
کی طرف جانے کا ارادہ رکھتے ہو۔ ہم نے کہا ہم انکی طرف جانے کا ارادہ نہیں رکھتے ہم تو
صرف مدینہ جارہے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے ہم سے عہد لیا کہ ہم مدینہ ہی جائیں گے اور حضور
کے ساتھ جنگ میں شریک نہیں ہونگے۔ ہم وہاں سے رہا ہو کر حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے
اور ساری بات آپؐ کو بتائی۔ حضورؐ بدر کی طرف جارہے تھے۔ آپؐ
نے فرمایا ہم عہد کو پورا کریں گے اور اللہ تعالیٰ سے مدد چاہیں گے۔
تم مدینہ چلے جاؤ۔ اس طرح ہم بدر کی جنگ میں شریک نہ ہو سکے
جس کی بڑی حسرت ہے۔

---

# حکومت اور پبلک ذمہ داریاں

## عوام کی خیر خواہی

۶۴۱۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: كُلُّكُمْ رَاعٍ وَ كُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ

رَعِیَّتِہٖ ، وَالْاَمِیْرُ رَاعٍ ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰی اَھْلِ بَیْتِہٖ وَ الْمَرْأَۃُ رَاعِیَۃٌ عَلٰی بَیْتِ زَوجِھَا وَ وَلَدِہٖ فَکُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ ۔

(بخاری کتاب النکاح باب المرأۃ راعیۃ فی بیت زوجھا)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر ایک نگران ہے۔ اس سے اپنی رعایا کے بارہ میں پوچھا جائے گا ۔ امیر نگران ہے اور آدمی اپنے گھروالوں کا نگران ہے عورت بھی اپنے خاوند کے گھر کی اور اس کی اولاد کی نگران ہے ۔پس تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اسکی رعایا کے متعلق پوچھا جائے گا کہ اس نے اپنی ذمہ داری کو کس طرح نباہا ۔

۶۴ــ عَنْ اَبِیْ یَعْلٰی مَعْقِلِ بْنِ یَسَارٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ : مَامِنْ عَبْدٍ یَسْتَرْعِیْہِ اللّٰہُ رَعِیَّۃً یَمُوْتُ یَوْمَ یَمُوْتُ وَھُوَ غَاشٌّ بِرَعِیَّتِہٖ اِلَّا حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ الْجَنَّۃَ ۔ وَ فِیْ رِوَایَۃٍ ، فَلَمْ یَحُطْھَا بِنُصْحِہٖ لَمْ یَجِدْ رَائِحَۃَ الْجَنَّۃِ ۔وَ فِیْ رِوَایَۃٍ مَا مِنْ اَمِیْرٍ یَلِیْ اُمُوْرَ الْمُسْلِمِیْنَ ثُمَّ لَا یَجْھَدُ لَھُمْ وَیَنْصَحُ لَھُمْ اِلَّا لَمْ یَدْخُلْ مَعَھُمُ الْجَنَّۃَ ۔

(مسلم کتاب الایمان باب استحقاق الوالی الغاش لرعیۃ النار)

حضرت معقل بن یسارؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی

اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کا نگران اور ذمہ دار بنایا ہے وہ اگر لوگوں کی نگرانی، اپنے فرض کی ادائیگی اور انکی خیر خواہی میں کوتاہی کرتا ہے تو اس کے مرنے پر اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت حرام کر دیگا اور اسے بہشت نصیب نہیں کریگا۔

۶۴۳۔ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: اَنَا اَوْلٰی بِکُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِہٖ مَنْ تَرَکَ مَالاً فَلِاَھْلِہٖ وَمَنْ تَرَکَ دَیْنًا اَوْضَیَاعًا فَاِلَیَّ وَعَلَیَّ۔ (مسلم کتاب الجمعہ باب تخفیف الصلوٰۃ والخطبۃ)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بالعموم فرمایا کرتے تھے ہر مومن سے میرا تعلق اتنا قریبی ہے کہ اتنا تعلق اُسے اپنی جان سے بھی نہ ہوگا گویا میں اور مومن یک جان اور دو قالب کی حیثیت رکھتے ہیں اس لئے اگر وہ کوئی مال چھوڑ جائے تو یہ اُسکے اہل وعیال کو دے دیا جائے گا اور اگر کوئی قرض چھوڑ جائے (اور اُسکے ترکہ میں اسکی ادائیگی کی گنجائش نہ ہو) یا بے سہارا اولاد چھوڑ جائے تو ان ذمہ داریوں کو (بحیثیت سربراہ حکومت) میں ادا کروں گا (یعنی اُسکے قرض کی ادائیگی اور اسکی بے سہارا اولاد کی پرورش کا انتظام کیا جائے گا)

۶۴۴۔ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: لَمَّا مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَجَاءَ اَبَا بَکْرٍ مَالٌ مِنْ قِبَلِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِیِّ فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ: مَنْ کَانَ لَہٗ عَلَی النَّبِیِّ دَیْنٌ اَوْ کَانَتْ

لَهُ قِبَلَهُ عِدَةٌ فَلْيَأْتِنَا ۔ قَالَ جَابِرٌ: فَقُلْتُ: وَعَدَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّعْطِيَنِيْ هٰكَذَا وَ هٰكَذَا فَبَسَطَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ۔ قَالَ جَابِرٌ: فَحَشٰى لِيْ حَثْيَةً فَعَدَدْتُهَا فَاِذَا هِيَ خَمْسُ مِائَةٍ وَ قَالَ خُذْ مِثْلَيْهَا۔

(بخاری کتاب الکفالۃ باب من تکفل عن میّت دیناً فلیس لہ ان یرجع

بخاری کتاب الشہادت باب من امر با نجاز الوعد)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی اور حضرت ابوبکرؓ کی خلافت کے زمانہ میں علاء بن حضرمی والی بحرین کی طرف سے مال آیا تو ابوبکرؓ نے اعلان کیا کہ اگر کسی کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرض ادا کرنا ہو یا آپؐ نے کسی کو کچھ دینے کا وعدہ فرمایا ہو تو وہ میرے پاس آئے مَیں حضورؐ کی ذمہ داریوں کو پورا کروں گا ۔ جابرؓ کہتے ہیں کہ مَیں نے کہا کہ مجھ سے حضورؐ نے وعدہ فرمایا تھا کہ مَیں تمہیں اس طرح دوں گا اور اس طرح حضورؐ نے تین مرتبہ اپنا لُپ پھیلا کر فرمایا تھا جابر کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ نے ایک لُپ بھر کر دیا مَیں نے اسے شمار کیا تو وہ پانچ سو تھے ۔ اس پر ابوبکرؓ نے فرمایا دو مرتبہ اتنی رقم اور لے لو ۔

۶۴۵ــــ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍؓ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَاَمَرَهَا اَنْ تَرْجِعَ اِلَيْهِ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَاَيْتَ اِنْ جِئْتُ فَلَمْ اَجِدْكَ كَأَنَّهَا تَعْنِيْ

الْمَوْتَ، قَالَ: فَإِنْ لَمْ تَجِدْنِيْ فَأْتِيْ أَبَا بَكْرٍ۔

(مسلم کتاب فضائل الصحابة باب من فضل ابی بکرؓ)

حضرت جبیر بن مطعمؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی چیز مانگی آپؐ نے فرمایا پھر کسی دن آنا۔ اس نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول! اگر میں آؤں اور آپ کو نہ پاؤں یعنی آپکی وفات ہو چکی ہو تو پھر میں کیا کروں۔ آپؐ نے فرمایا اگر تو مجھے نہ پائے تو ابوبکر کے پاس آنا وہ تمہاری ضرورت پوری کریں گے۔

---

# منصف مزاج امراء اور حکّام

۶۴۶۔ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: خِيَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِيْنَ تُحِبُّوْنَهُمْ وَ يُحِبُّوْنَكُمْ، وَ تُصَلُّوْنَ عَلَيْهِمْ وَيُصَلُّوْنَ عَلَيْكُمْ۔ وَ شِرَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِيْنَ تُبْغِضُوْنَهُمْ وَيُبْغِضُوْنَكُمْ وَتَلْعَنُوْنَهُمْ وَ يَلْعَنُوْنَكُمْ قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَفَلَا نُنَابِذُهُمْ؟ قَالَ: لَا، مَا أَقَامُوْا فِيْكُمُ الصَّلٰوةَ۔

(مسلم کتاب الامارة باب خیار الائمة و شرارهم)

حضرت عوف بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ تمہارے بہترین سردار وہ ہیں جن سے تم محبّت کرتے ہو اور وہ تم سے محبّت کرتے ہیں۔ تم ان کے لئے دعا کرتے ہو اور وہ تمہارے لئے دعا کرتے ہیں۔ تمہارے بدترین سردار وہ ہیں جن سے تم بُغض رکھتے ہو اور وہ تم سے بُغض رکھتے ہیں۔ تم ان پر لعنت بھیجتے ہو اور وہ تم پر لعنت بھیجتے ہیں۔ راوی کہتا ہے کہ اس پر ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ہم ایسے سرداروں کو ان سے جنگ کر کے ہٹا کیوں نہ دیں؟ آپؐ نے فرمایا۔ نہیں جب تک وہ تم میں نماز قائم کرتے ہیں (اور تمہارے دینی معاملات میں دخل نہیں دیتے۔)

۶۴۷ــــ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَی اللّٰهِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَ اَدْنَاهُمْ مِنْهُ مَجْلِسًا اِمَامٌ عَادِلٌ وَ اَبْغَضَ النَّاسِ اِلَی اللّٰهِ وَ اَبْعَدَهُمْ مِنْهُ مَجْلِسًا اِمَامٌ جَائِرٌ۔

(ترمذی ابواب الاحکام باب فی الامام العادل)

حضرت ابو سعیدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کو لوگوں میں سے زیادہ محبوب اور اسکے زیادہ قریب انصاف پسند حاکم ہوگا۔ اور سخت ناپسندیدہ اور سب سے زیادہ دور ظالم حاکم ہوگا۔

۶۴۸ــــ عَنْ اَبِی الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ لِمُعَاوِیَةَ

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا: اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: مَا مِنْ اِمَامٍ یُغْلِقُ بَابَہٗ دُوْنَ ذَوِی الْحَاجَۃِ وَالْخَلَّۃِ وَالْمَسْکَنَۃِ اِلَّا اَغْلَقَ اللّٰہُ اَبْوَابَ السَّمَاءِ دُوْنَ خَلَّتِہٖ وَحَاجَتِہٖ ۔ فَجَعَلَ مُعَاوِیَۃُ رَجُلًا عَلٰی حَوَائِجِ النَّاسِ۔

( ترمذی کتاب الاحکام باب فی امام الرعیۃ )

ابوالحسن بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرو بن مرۃؓ نے حضرت معاویہؓ سے کہا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ جو امام حاجتمندوں، ناداروں اور غریبوں کے لئے اپنا دروازہ بند رکھتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ بھی اس کی ضروریات وغیرہ کیلئے آسمان کا دروازہ بند کر دیتا ہے ۔ حضور علیہ السلام کے اس ارشاد کو سننے کے بعد حضرت معاویہؓ نے ایک شخص کو مقرر کر دیا کہ وہ لوگوں کی ضروریات اور مشکلات کا مداوا کیا کرے اور انکی ضرورتیں پوری کرے ۔

۶۴۹ــــ عَنْ اَبِیْ فِرَاسٍ قَالَ: خَطَبَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ: اِنِّیْ لَمْ اَبْعَثْ عُمَّالِیْ لِیَضْرِبُوْا اَبْشَارَکُمْ وَلَا لِیَاخُذُوْا اَمْوَالَکُمْ فَمَنْ فُعِلَ بِہٖ ذٰلِکَ فَلْیَرْفَعْہُ اِلَیَّ اُقِصُّہٗ مِنْہُ، قَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ: لَوْ اَنَّ رَجُلًا اَدَّبَ بَعْضَ رَعِیَّتِہٖ اَتُقِصُّہٗ مِنْہُ؟ قَالَ: اِیْ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اُقِصُّہٗ وَقَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقَصَّ مِنْ نَفْسِہٖ۔

( ابوداؤد کتاب الدیات باب القود من الضربۃ وقص الامیر من نفسہ صفحہ ۲ )

حضرت ابو فراسؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے ایک تقریر میں کہا کہ میں نے اپنے عمّال کو تمہارے پاس اس لئے نہیں بھیجا کہ وہ تمہیں ماریں پیٹیں اور تمہارا مال واسباب چھین لیں۔ اگر کسی حاکم نے ایسا کیا ہے تو مجھے بتاؤ میں اس سے بدلہ دلاؤں۔

عمرو بن عاصؓ کہنے لگے اگر کوئی حاکم رعیت کے کسی فرد کو تادیب کی غرض سے سزا دے تو کیا آپ اس سے بھی بدلہ لیں گے۔ حضرت عمرؓ فرمانے لگے خدا کی قسم میں اس سے بھی بدلہ لوں گا۔ پھر آپؓ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کو دیکھا کہ آپؐ نے خود اپنے آپ کو بدلہ کے لئے پیش کیا۔ مقصد یہ ہے کہ ثبوت اور باقاعدہ عدالتی کارروائی کے بغیر انتظامیہ کے کسی فرد کو اجازت نہیں دی جاسکتی کہ وہ کسی کو من مانی سزا دے۔

**٦٥٠** — عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: بَیْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقَسِّمُ قَسْمًا اَقْبَلَ رَجُلٌ فَاَکَبَّ عَلَیْہِ فَطَعَنَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِعُرْجُوْنٍ کَانَ مَعَہٗ فَجُرِحَ بِوَجْھِہٖ، فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: تَعَالَ فَاسْتَقِدْ، قَالَ: بَلْ عَفَوْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ!

(ابو داؤد کتاب الدیات باب القود من الضربۃ)

حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مالِ غنیمت تقسیم فرما رہے تھے کہ ایک شخص آپؐ پر جھک گیا۔ آپؐ نے اسے

اپنی سوٹی چبھو کر پرے کیا۔ جسکی وجہ سے اسکا چہرہ کچھ زخمی ہو گیا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے کہا کہ مجھ سے بدلہ لے لو اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے معاف کیا۔

---

# امراء اور حکّام کی اطاعت

۶۵۱۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: عَلَیْكَ السَّمْعَ وَالطَّاعَةَ فِیْ عُسْرِكَ وَیُسْرِكَ وَمَنْشَطِكَ وَمَكْرَهِكَ وَاَثَرَةٍ عَلَیْكَ۔

(مسلم کتاب الامارة باب وجوب طاعة الامراء فی غیر معصیة)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تنگدستی اور خوشحالی، خوشی اور ناخوشی، حق تلفی اور ترجیحی سلوک غرض ہر حالت میں تیرے لئے حاکمِ وقت کے حکم کو سننا (صرف قانونی چارہ جوئی کی حد کے اندر رہنا) اور اسکی اطاعت کرنا واجب ہے

۶۵۲۔ عَنْ اَبِی الْوَلِیْدِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَایَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ: فِی الْعُسْرِ وَالْیُسْرِ وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ وَعَلٰى اَثَرَةٍ عَلَیْنَا، وَعَلٰى اَنْ لَا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهٗ اِلَّا اَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا

عِنْدَكُمْ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى فِيْهِ بُرْهَانٌ وَعَلٰى اَنْ نَقُوْلَ بِالْحَقِّ اَيْنَمَا كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ۔

(مسلم کتاب الامارۃ باب وجوب طاعۃ الامراء)

حضرت عبادہ بن صامت رضؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بیعت کے وقت عہد لیا کہ تنگی ہو یا آسائش خوشی ہو یا ناخوشی ہر حال میں ہم آپ کی بات سنیں گے اور اطاعت اور فرمانبرداری کریں گے خواہ ہم پر دوسروں کو ترجیح دی جائے۔ نیز ہم ان لوگوں سے جو کام کے اہل اور صاحب اقتدار ہیں مقابلہ نہیں کریں گے سوائے اس کے کہ ہم کھلا کھلا کفر دیکھیں اور ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی برہان آجائے کہ حکّام غلطی پر ہیں۔ نیز اللہ تعالیٰ کے بارے میں ہم کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے اور حق بات کہیں گے۔

۶۵۳ــــ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَطَاعَنِيْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ، وَمَنْ يُّطِعِ الْاَمِيْرَ فَقَدْ اَطَاعَنِيْ وَمَنْ يَعْصِ الْاَمِيْرَ فَقَدْ عَصَانِيْ۔

(مسلم کتاب الامارۃ باب وجوب طاعۃ الامراء فی غیر معصیۃ)

حضرت ابوہریرہ رضؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے میری اطاعت کی۔ اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ جس نے حاکمِ وقت کی اطاعت

کی اس نے میری اطاعت کی جو حاکم وقت کا نافرمان ہے وہ میرا نافرمان ہے۔

۶۵۴۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: اِسْمَعُوْا وَ اَطِيْعُوْا وَ اِنِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ كَاَنَّ رَأْسَهٗ زَبِيْبَةٌ۔

(بخاری کتاب الاحکام باب اسمع والطاعۃ)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سنو اور اطاعت کو اپنا شعار بناؤ خواہ ایک حبشی غلام کو ہی کیوں نہ تمہارا افسر مقرر کر دیا جائے یعنی جو بھی افسر ہو اس کی اطاعت کرو۔

۶۵۵۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ: اَلسَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيْمَا اَحَبَّ وَكَرِهَ مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ فَاِذَا اُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ۔

(۱۔ ابو داؤد کتاب الجهاد۔ باب فی الطاعة، ۲۔ ترمذی ابواب فضائل الجهاد باب لا طاعة لمخلوق معصية الخالق، ۳۔ ابن ماجہ باب طاعة الامام)

حضرت عبد اللہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام کی اطاعت اور فرمانبرداری ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے خواہ وہ امر اس کے لئے پسندیدہ ہو یا ناپسندیدہ۔ جب تک وہ امر معصیت نہ

ہو لیکن جب امام کھلی معصیت کا حکم دے تو اس وقت اسکی اطاعت اور فرمانبرداری نہ کی جائے۔

**۶۵۶۔** عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَ جَیْشًا وَاَمَّرَ عَلَیْہِمْ رَجُلًا وَّ اَمَرَھُمْ اَنْ یَّسْمَعُوْا لَہٗ وَ یُطِیْعُوْا ۔ فَاَجَّجَ نَارًا وَّ اَمَرَھُمْ اَنْ یَّقْتَحِمُوْا فِیْہَا فَاَبٰی قَوْمٌ اَنْ یَّدْخُلُوْھَا وَ قَالُوْا: اِنَّمَا فَرَرْنَا مِنَ النَّارِ وَ اَرَادَ قَوْمٌ اَنْ یَّدْخُلُوْھَا، فَبَلَغَ ذٰلِکَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَوْ دَخَلُوْا فِیْہَا لَمْ یَزَالُوْا فِیْہَا وَ قَالَ: لَاطَاعَۃَ فِیْ مَعْصِیَۃِ اللّٰہِ اِنَّمَا الطَّاعَۃُ فِی الْمَعْرُوْفِ ۔

(ابوداؤد کتاب الجہاد باب فی الطاعۃ)

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ فرمایا اور اس پر ایک شخص کو حاکم مقرر کیا تاکہ لوگ اس کی بات سنیں اور اس کی اطاعت کریں۔ اس شخص نے ایک موقعہ پر راستہ میں آگ جلوائی اور اپنے ساتھیوں کو حکم دیا کہ وہ آگ میں کود جائیں۔ بعض نے اس کی بات نہ مانی اور کہا کہ ہم تو آگ سے بچنے کیلئے مسلمان ہوئے ہیں۔ لیکن کچھ افراد آگ میں کودنے کیلئے تیار ہوگئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اس کا علم ہوا تو آپؐ نے فرمایا اگر یہ لوگ آگ میں کود پڑتے تو ہمیشہ ہی آگ میں رہتے

امیر کی اطاعت معروف اور جانے پہچانے اچھے امور میں ہے۔ کھلی معصیت والے کاموں میں اطاعت واجب نہیں۔

۶۵۷۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضؓ يَرْوِيْهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ رَأٰى مِنْ اَمِيْرِهٖ شَيْئًا فَكَرِهَهٗ فَلْيَصْبِرْ فَاِنَّهٗ لَيْسَ اَحَدٌ يُفَارِقُ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَيَمُوْتُ اِلَّا مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً۔

(بخاری کتاب الاحکام باب السمع والطاعة للامام مالم تکن معصیةً)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی شخص اپنے امیر میں کوئی ناگوار یا نظرِ بظاہر بُری بات دیکھے تو وہ صبر کرے یعنی جماعت سے وابستہ رہے۔ کیونکہ جو شخص تھوڑا سا بھی جماعت سے الگ ہو جاتا ہے اور تعلق توڑ لیتا ہے وہ جہالت کی موت مرتا ہے۔

---

## حکومت اور عہدہ کی طلب ناپسندیدہ ہے

۶۵۸۔ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ سَمُرَةَ : لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيْتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا، وَإِنْ أُعْطِيْتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا وَإِذَا حَلَفْتَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَأْتِ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ وَكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِكَ۔

( بخاری کتاب الاحکام. باب عن سال الامارة وکل الیها۔ مسلم )

حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا۔ اے عبدالرحمٰن! تُو امارت اور حکومت نہ مانگ، اگر تجھے بغیر مانگے یہ عہدہ ملے تو اس ذمہ داری کے بارہ میں تیری مدد کی جائے گی یعنی اللہ تعالیٰ تیری مدد کریگا اور اگر تیرے مانگنے پر یہ عہدہ تجھے دیا گیا تو تُو اس کی گرفت میں ہوگا۔ تائیدِ الہٰی سے محروم رہے گا۔ اور جب تو کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کے متعلق قَسم کھائے اور پھر اس قَسم کے برعکس تجھے بہتر بات نظر آئے تو وہ بہتر بات کر اور اپنی قَسم کو توڑ دے اور اس کا کفّارہ ادا کر۔

---

# عدالت اور پبلک انصاف

**٦٥٩۔** عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ إِحْدٰى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ

فَاَرْسَلَتْ اُخْرٰی بِقَصْعَةٍ فِيْهَا طَعَامٌ فَضَرَبَتْ يَدَ الرَّسُوْلِ فَسَقَطَتِ الْقَصْعَةُ فَانْكَسَرَتْ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَسْرَتَيْنِ فَضَمَّ اِحْدٰهُمَا اِلَى الْاُخْرٰى فَجَعَلَ يَجْمَعُ فِيْهَا الطَّعَامَ وَيَقُوْلُ: غَارَتْ اُمُّكُمْ كُلُوْا حَتّٰى جَاءَتْ بِقَصْعَتِهَا الَّتِيْ فِيْ بَيْتِهَا فَدَفَعَ الْقَصْعَةَ الصَّحِيْحَةَ اِلَى الرَّسُوْلِ وَتَرَكَ الْمَكْسُوْرَةَ فِيْ بَيْتِ الَّتِيْ كَسَرَتْهَا۔

(ابن ماجه ابواب الاحكام باب الحكم فيمن كسر شيئًا)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم امہات المومنین میں سے کسی کے گھر تھے وہاں کسی دوسری بیوی نے حضورؐ کو ایک پیالے میں کھانا تحفتہً بھیجا۔یہ دیکھکر اس گھر والی بیوی نے غصہ سے لانے والے کے ہاتھ پر مارا جس سے وہ پیالہ گر کر ٹوٹ گیا اور کھانا گر گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پیالہ کے دونوں ٹکڑوں کو اکٹھا کرکے جوڑا اور اس میں گرا ہوا کھانا اُٹھا اُٹھا کر جمع کیا۔ ساتھ ساتھ آپ ناراضگی سے فرماتے جاتے۔ تمہارا ستیاناس ہو۔لو کھاؤ۔ آپؐ نے یہ بار بار کہا تو گھر والی پچھتا کر اور اپنی غلطی کو محسوس کرتے ہوئے اپنا سالم پیالہ لے آئی۔حضورؐ نے ٹوٹے ہوئے پیالہ کے بدلہ میں یہ سالم پیالہ لانے والے کو دیدیا۔ اور ٹوٹا ہوا پیالہ اس کے گھر رکھ دلیا جس کے ہاتھ سے پیالہ ٹوٹا تھا۔

۶۶۰۔ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَانَتِ امْرَأَ تَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ إِحْدَاهُمَا: فَقَالَتْ لِصَاحِبَتِهَا: إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ - وَقَالَتِ الْأُخْرٰى: إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ - فَتَحَاكَمَا إِلٰى دَاوُدَ عَلَيْہِ السَّلَامُ، فَقَضٰى بِہٖ لِلْكُبْرٰى، فَخَرَجَتَا عَلٰى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ عَلَيْہِ السَّلَامُ وَاَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ: اِئْتُوْنِيْ بِالسِّكِّيْنِ اَشُقُّهُ بَيْنَهُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرٰى: لَا تَفْعَلْ رَحِمَكَ اللّٰہُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضٰى بِہٖ لِلصُّغْرٰى۔ (بخاری کتاب الانبیاء باب قول اللہ وَوَھبنا لداؤد سلیمان)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گزشتہ زمانے کا واقعہ ہے کہ ایک شخص کی دو بیویاں تھیں۔ دونوں کے بیٹے تھے۔ بھیڑیا آیا اور بڑی کا بچہّ اٹھا کر لے گیا ( اسے فکر ہوا کہ جب اسکا خاوند پردیس سے واپس آئے گا تو وہ چھوٹی بیوی سے جس کا بیٹا زندہ ہے زیادہ پیار کریگا۔ اور اسے پوچھے گا بھی نہیں چنانچہ ) اس نے دوسری کا بچہّ چھین لیا اور دعویٰ کیا کہ یہ تو میرا بچہّ ہے، بھیڑیا تو تیرے بچے کو اٹھا کر لے گیا ہے۔ چنانچہ یہ دونوں اپنا تنازعہ حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس لے گئیں۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے بڑی کے حق میں فیصلہ دیا یہ فیصلہ سُن کر جب وہ دربار سے واپس آرہی تھیں تو حضرت سلیمان علیہ السلام انہیں ملے۔ چھوٹی نے یہ جھگڑا آپؑ سے بیان کیا اور صحیح فیصلہ کے لئے امداد چاہی۔ حضرت سلیمانؑ نے حالات سن کر فرمایا۔ اچھا

میں اس تنازعہ کا فیصلہ کرتا ہوں ابھی ایک چھری منگواتا ہوں اور اس بچہ کے دو ٹکڑے کرکے آدھا ایک کو دے دیتا ہوں اور آدھا دوسری کو جس عورت کا یہ بچہ تھا اس کی مامتا اس فیصلہ پر تڑپ اُٹھی اور گھبرا کر کہا اللہ تعالیٰ آپؑ پر رحم کرے ایسا نہ کیجئے یہ بچہ اس بڑی کو ہی دے دیجئے۔ مَیں اپنے دعوٰی سے دستبردار ہوتی ہوں۔ حضرت سلیمانؑ حقیقتِ حال کو سمجھ گئے اور بچہ چھوٹی کے سپرد کردیا۔ کیونکہ وہی بچہ کی ماں تھی۔

۶۶۱۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ قُرَیْشًا اَھَمَّھُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الْمَخْزُوْمِیَّةِ الَّتِیْ سَرَقَتْ فَقَالُوْا : مَنْ یُّکَلِّمُ فِیْھَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوْا : وَمَنْ یَّجْتَرِئُ عَلَیْہِ اِلاَّ اُسَامَةُ بْنُ زَیْدٍ، حِبُّ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، فَکَلَّمَہٗ اُسَامَةُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اَتَشْفَعُ فِیْ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰہِ تَعَالٰی ؟ ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ ثُمَّ قَالَ : اِنَّمَا اَھْلَکَ الَّذِیْنَ قَبْلَکُمْ اَنَّھُمْ کَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِیْھِمُ الشَّرِیْفُ تَرَکُوْہُ، وَاِذَا سَرَقَ فِیْھِمُ الضَّعِیْفُ اَقَامُوْا عَلَیْہِ الْحَدَّ، وَاَیْمُ اللّٰہِ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ یَدَھَا۔

(مسلم کتاب الحدود باب قطع السارق الشریف وغیرہ)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ بنی مخزوم کی ایک عورت نے

چوری کی ۔ قریش اس واقعہ کی وجہ سے بہت پریشان تھے ۔ انہوں نے سوچا اس بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کون بات کر سکتا ہے ۔ آخر انہوں نے خیال کیا کہ اسامہ بن زید جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت زیادہ محبوب ہیں ۔ ان کے سوا اور کوئی ایسی جرأت نہیں کر سکتا ۔ چنانچہ انہوں نے اسامہ کو اس کیلئے آمادہ کیا جب حضرت اسامہؓ نے اس بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا تو آپؐ سخت ناراض ہوئے اور فرمایا اللہ تعالیٰ کی حدود کے بارے میں تم سفارش کرتے ہو؟ پھر حضورؐ نے کھڑے ہو کر تقریر کی اور فرمایا تم سے پہلے لوگ اس لئے ہلاک ہوئے کہ جب ان کا کوئی بڑا اور بااثر آدمی چوری کرتا تو اسکو مختلف حیلوں بہانوں سے چھوڑ دیتے اور جب کوئی کمزور چوری کرتا تو اسکو پوری پوری سزا دیتے ۔ خدا کی قسم ! اگر محمّد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بیٹی فاطمہ بھی چوری کرے تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دوں گا اور ذرا بھی رعایت نہ کروں گا ۔

۶۶۲ــــ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الرَّاشِیَ وَالْمُرْتَشِیَ ۔

(ترمذی ۔ ابواب الاحکام باب ماجاء فی الراشی والمرتشی فی الحکم)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے دونوں

پر لعنت بھیجی ہے۔ اور انہیں ملعون قرار دیا ہے۔

۶۶۳ـــ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: اَلرِّشْوَۃُ فِی الْحُکْمِ کُفْرٌ وَ ھِیَ بَیْنَ النَّاسِ سُحْتٌ۔

(الترغیب والترہیب ص۳/۴۶۴۔ ترہیب الراشی والمرتشی والساعی بینہما ص۳/۴۶۴ بحوالہ الطبرانی)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رشوت کفر کے حکم میں شامل ہے۔ اور یہ لوگوں کے درمیان حرام ہے برکت کو ختم کرنے والی اور ناراضگی دشمنی اور بےچینی پیدا کرنے والی حرکت ہے

---

# خصومات، مراجعات اور جرم وسزا

۶۶۴ـــ عَنْ اُنَاسٍ مِنْ اَھْلِ حِمْصٍ مِنْ اَصْحَابِ مُعَاذٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَرَادَ أَنْ یَبْعَثَ مُعَاذًا اِلَی الْیَمَنِ قَالَ: کَیْفَ تَقْضِیْ اِذَا عَرَضَ لَکَ قَضَاءٌ؟ قَالَ: اَقْضِیْ بِکِتَابِ اللّٰہِ قَالَ: فَاِنْ لَمْ تَجِدْ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ؟ قَالَ: فَبِسُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَاِنْ لَمْ تَجِدْ فِیْ سُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا

فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ؟ قَالَ: اَجْتَهِدُ رَأْيِيْ وَلَا آلُوْ۔ فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدْرَهٗ وَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَفَّقَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا يَرْضٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(ابوداؤد کتاب الاقضیۃ - باب اجتہاد الرأی فی القضاء)

حضرت معاذ بن جبلؓ کے کچھ ساتھی جو حمص کے رہنے والے تھے بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت معاذؓ کو یمن کا قاضی بنا کر بھیجا تو معاذ سے پوچھا جب کوئی مقدمہ تمہارے سامنے پیش ہو تو کیسے فیصلہ کروگے؟ معاذ نے عرض کیا۔ کتاب اللہ (قرآن کریم) کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ آپؐ نے پوچھا اگر کتاب اللہ میں وضاحت نہ ملے تو پھر کیا کروگے؟ معاذ نے عرض کیا۔ اللہ تعالیٰ کے رسول کی سنّت (اور ارشاد) کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ آپؐ نے فرمایا۔ نہ سنّت میں کوئی وضاحت پاؤ اور نہ کتاب اللہ میں، تو پھر کیا کروگے؟ معاذ نے عرض کیا اس صورت میں غور و فکر کرکے اپنی رائے سے فیصلہ کرنے کی کوشش کرونگا اور اسمیں کسی سُستی اور غفلت سے کام نہیں لوں گا۔ حضورؐ نے یہ سن کر معاذ کے سینہ پر شاباش دینے کے لئے ہاتھ مارا اور فرمایا الحمدللہ خدا کا شُکر ہے کہ اس نے اللہ کے رسول کے قاصد کو یہ توفیق دی اور اسے وہ صحیح طریق کار سُجھایا جو اللہ کے رسول کو پسند ہے۔

٦٦٥ـــ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ بُرْدَةَ وَأَخْرَجَ الْكِتَابَ فَقَالَ: هٰذَا كِتَابُ عُمَرَ، ثُمَّ قُرِیءَ عَلٰی سُفْيَانَ مِنْ هَاهُنَا اِلٰی اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ، أَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ الْقَضَاءَ فَرِيْضَةٌ مُحْكَمَةٌ وَسُنَّةٌ مُتَّبَعَةٌ، فَافْهَمْ إِذَا اُدْلِیَ اِلَيْكَ، فَاِنَّهُ لَا يَنْفَعُ تَكَلُّمٌ بِحَقٍّ لَا نَفَاذَ لَهُ، آسِ بَيْنَ النَّاسِ فِی مَجْلِسِكَ وَوَجْهِكَ وَعَدْلِكَ، حَتّٰی لَا يَطْمَعَ شَرِيْفٌ فِیْ حَيْفِكَ، وَلَا يَخَافَ ضَعِيْفٌ جَوْرَكَ، اَلْبَيِّنَةُ عَلٰی مَنِ ادَّعٰی، وَالْيَمِيْنُ عَلٰی مَنْ اَنْكَرَ، اَلصُّلْحُ جَائِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ، اِلَّا صُلْحًا اَحَلَّ حَرَامًا اَوْ حَرَّمَ حَلَالًا، لَا يَمْنَعُكَ قَضَاءٌ قَضَيْتَهُ بِالْاَمْسِ رَاجَعْتَ فِيْهِ نَفْسَكَ وَهُدِيْتَ فِيْهِ لِرُشْدِكَ، اَنْ تُرَاجِعَ الْحَقَّ فَاِنَّ الْحَقَّ قَدِيْمٌ وَإِنَّ الْحَقَّ لَا يُبْطِلُهُ شَیْءٌ، وَمُرَاجَعَةُ الْحَقِّ خَيْرٌ مِنَ التَّمَادِیْ فِی الْبَاطِلِ، اَلْفَهْمُ اَلْفَهْمُ فِيْمَا يَخْتَلِجُ فِیْ صَدْرِكَ، مِمَّا لَمْ يَبْلُغْكَ فِی الْقُرْآنِ وَالسُّنَّةِ، اَعْرِفِ الْاَمْثَالَ وَالْاَشْبَاهَ ثُمَّ قِسِ الْاُمُوْرَ عِنْدَ ذٰلِكَ، فَاعْمِدْ اِلٰی اَحَبِّهَا اِلَی اللّٰهِ، وَاَشْبَهِهَا بِالْحَقِّ فِيْمَا تَرٰی، وَاجْعَلْ لِلْمُدَّعِیْ اَمَدًا يَنْتَهِیْ اِلَيْهِ، فَاِنْ اَحْضَرَ بَيِّنَةً، وَاِلَّا وَجَبَتْ عَلَيْهِ الْقَضَاءُ فَاِنَّ ذٰلِكَ اَجْلٰی لِلْعَمٰی، وَأَبْلَغُ فِی الْعُذْرِ، اَلْمُسْلِمُوْنَ عُدُوْلٌ بَيْنَهُمْ بَعْضُهُمْ عَلٰی بَعْضٍ، اِلَّا مَجْلُوْدًا فِیْ حَدٍّ اَوْ مُجَرَّبًا فِی شَهَادَةِ زُوْرٍ، أَوْظَنِيْنًا فِیْ وَلَاءٍ اَوْ قَرَابَةٍ، فَاِنَّ اللّٰهَ تَوَلّٰی مِنْكُمُ السَّرَائِرَ، وَدَرَأَ عَنْكُمْ

بِالْبَيِّنَاتِ، ثُمَّ إِيَّاكَ وَالضَّجَرَ وَالْقَلَقَ وَالتَّأَذِّي بِالنَّاسِ، وَالتَّنَكُّرَ لِلْخُصُومِ فِي مَوَاطِنِ الْحَقِّ الَّتِي يُوجِبُ اللّٰهُ بِهَا الْأَجْرَ وَيُحْسِنُ بِهَا الذِّكْرَ، فَإِنَّهُ مَنْ يَخْلُصْ نِيَّتَهُ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللّٰهِ يَكْفِهِ اللّٰهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّاسِ، وَمَنْ تَزَيَّنَ لِلنَّاسِ بِمَا يَعْلَمُ اللّٰهُ مِنْهُ غَيْرَ ذَلِكَ شَانَهُ اللّٰهُ۔

(سنن دار قطنی ۔کتاب الاقضیہ والاحکام ص۲/۲)

حضرت سعید بن ابوبردہؓ نے امیرالمومنین حضرت عمر بن الخطاب کا ایک خط نکالا جو انہوں نے اپنے ایک والی حضرت ابوموسیٰ اشعری کو لکھا تھا۔ یہ خط مشہور محدث سفیان عُیَینہ کے سامنے پڑھا گیا۔ اس کا مضمون یہ تھا۔ امّا بعد۔ قضاء ایک محکم اور پختہ دینی فریضہ اور واجب الاتباع سنّت ہے۔ جب کوئی مقدمہ یا کیس آپ کے سامنے پیش ہو تو معاملہ کو اچھی طرح سمجھنے کی کوشش کرو کیونکہ صرف حق بات کہنا اور اس کے نفاذ کی کوشش نہ کرنا بے فائدہ ہے (یعنی عدل و انصاف کا وعظ کرنا اور عملاً لوگوں کو صحیح انصاف مہیا نہ کرنا ایک بیکار وعظ ہوگا) کیا بلحاظ مجلس، کیا بلحاظ توجہ، اور کیا بلحاظ عدل و انصاف سب لوگوں کے درمیان مساوات قائم رکھو۔ سب سے ایک جیسا سلوک کرو تاکہ کوئی بااثر تم سے ظلم کرانے کی اُمید نہ رکھے اور کسی کمزور کو تیرے ظلم وجور کا ڈر اور اندیشہ نہ ہو اور ثبوت پیش کرنا مدّعی کا فرض ہے اور (اگر اُس کے پاس ثبوت نہ ہو تو پھر) قسم مُنکر مدعیٰ علیہ پر آئے گی۔ مسلمانوں کے درمیان

مصالحت کرانے کی کوشش کرنا اچھی بات ہے۔ ہاں ایسی صلح کی اجازت
نہیں ہونی چاہیئے جس کی وجہ سے حرام حلال بن رہا ہو اور حلال حرام یعنی
خلافِ شریعت صلح جائز نہ ہوگی۔ اگر تم کوئی فیصلہ کرو اور پھر غور و فکر
کے بعد اللہ کی ہدایت سے دیکھو کہ فیصلہ میں غلطی ہوگئی ہے۔ صحیح
فیصلہ اور طرح ہے تو اپنا کل کا فیصلہ واپس لینے اور اُسے منسوخ
کرنے میں ذرّہ برابر ہچکچاہٹ یا شرم محسوس نہیں کرنی چاہیئے کیونکہ
حق اور عدل ایک قدیمی صداقت ہے اور حق اور سچ کو کوئی چیز باطل
اور غلط نہیں بنا سکتی اس لئے حق کی طرف لوٹ جانا اور حق کو تسلیم
کر لینا باطل میں پھنسے رہنے اور غلط بات پر مُصر رہنے سے کہیں بہتر ہے
جو بات تیرے دل میں کھٹکے اور قرآن و سنّت میں اس کے بارہ میں کوئی
وضاحت نہ ہو تو اسکو اچھی طرح سمجھنے کی کوشش کرو اسکی مثالیں تلاش
کرو۔ اس سے ملتی جلتی صورتوں پر غور کرو پھر ان پر قیاس کرتے ہوئے
کوئی فیصلہ کرنے کی کوشش کرو اور جو پہلو اللہ تعالیٰ کے ہاں زیادہ
پسندیدہ لگے اور حق اور سچ کے زیادہ مشابہ نظر آئے اسے اختیار کرو
مدعی کو ثبوت پیش کرنے کیلئے مناسب تاریخ اور وقت دو تاکہ وہ اپنے
دعویٰ کے حق میں ثبوت اکٹھے کر سکے۔ اگر مقرّرہ تاریخ پر وہ ثبوت
اور بیّنہ پیش کر سکے تو فبہا ورنہ اسکے خلاف فیصلہ سنا دو۔ یہ طریق
اندھے پن کو جلا بخشنے والا ہے۔ اور بے خبری کے اندھیرے کو روشن
کرنے والا ہے یعنی اس سے الجھا ہوا معاملہ سُلجھ جائے گا اور ہر قسم

کے عُذر اور اعتراض کا مؤثر جواب ہوگا۔ سب مسلمان برابر شاہد عادل ہیں ایک دوسرے کے حق میں اور ایک دوسرے کے خلاف گواہی دے سکتے ہیں اور ان گواہیوں کے مطابق فیصلہ ہوگا سوائے اس کے کہ کسی کو حد کی سزا مل چکی ہو۔ یا اسکے جھوٹی شہادت دینے کا تجربہ ہوچکا ہو یا وہ غلط وَلاَء یا قرابت کے دعویٰ میں مُتّہم ہو۔ مولیٰ کسی اور کا ہو اور دعویٰ کسی کے مولیٰ ہونے کا کرے یا اسکا اصل رشتہ کسی اور شخص یا قوم سے ہو اور دعویٰ کسی اور کے رشتہ دار ہونے کا کرے یعنی حسب و نسب کے دعویٰ میں جھوٹا ہو ایسے خفیف الحرکت شخص کے سچّا ہونے پر اعتبار نہیں کیا جا سکتا۔ باقی سب مسلمان گواہ بننے کے اہل ہونے کے لحاظ سے برابر ہیں کیونکہ کسی کے دل میں کیا ہے؟ اصل راز اور سچائی کیا ہے؟ اسے اللہ نے اپنے ذمہ لے لیا ہے۔ اگر کوئی غلط بیانی کرے گا تو خدا اس کو اسکی سزا دے گا۔ اللہ تعالےٰ نے تمہیں بیّنات اور گواہیوں کے ذریعہ معاملات نپٹانے کا مکلّف بنایا ہے۔ یہ بھی یاد رکھو کہ تنگ پڑنے سے بچو۔ جلد گھبرا جانے اور لوگوں سے تکلیف اور دُکھ محسوس کرنے اور فریقینِ مقدمہ سے تنفّر اور اجنبی پن سے کبھی پیش نہ آؤ۔ حق اور سچ معلوم کرنے کے مواقع میں اس طرزِ عمل سے بچنا اور حق شناسی کی صحیح کوشش کرنا۔ اللہ اس کا ضرور اجر دے گا اور ایسے شخص کو نیک شہرت بخشے گا۔ جو شخص اللہ کی خاطر خلوص نیت اختیار کریگا اللہ اسے لوگوں کے شر سے بچائے گا اور جو

شخص محض بناوٹ اور تصنّع سے اپنے آپ کو اچھا ظاہر کرنے کی کوشش کرے گا اللہ تعالیٰ کبھی نہ کبھی اس کا راز فاش کردیگا اور اسکی رسوائی کے سامان پیدا کردیگا۔

۶۶۶ــ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ خُطْبَتِهٖ: اَلْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِيْ وَ الْيَمِيْنُ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ۔

(ترمذی ابواب الاحکام باب ان البینۃ علی المدعی، بخاری کتاب التفسیر)

عمرو بن شعیب اپنے دادا سے روایت کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیّنہ اور ثبوت پیش کرنا مدّعی کا فرض ہے اور (اگر مدعی کے پاس بیّنہ نہ ہو تو) مدّعٰی علیہ پر قسم آتی ہے۔

۶۶۷ــ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ ...... قَالَ: كَتَبَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعٰى رِجَالٌ اَمْوَالَ قَوْمٍ وَ دِمَائَهُمْ وَلٰكِنِ الْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِيْ وَالْيَمِيْنُ عَلَى مَنْ اَنْكَرَ۔ (بیہقی ج۱ ص۲۵۲)

ابو ملیکہ بیان کرتے ہیں کہ (ایک مقدمہ کے سلسلہ میں میرے استفسار کرنے پر) حضرت ابن عباسؓ نے لکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر صرف دعویٰ کی بنیاد پر فیصلے ہوں تو لوگ دعویٰ کرکے لوگوں کے اموال کھا جائیں اور انکی جانیں لے لیں (ایسا نہیں ہوسکتا)

اصول اور ضابطہ یہ ہے کہ ثبوت اور بیّنہ پیش کرنا مدّعی کی ذمہ داری ہے اور (اگر مدعی کے پاس ثبوت نہ ہو تو) منکر (یعنی مدّعٰی علیہ) پر قسم آئے گی (اگر وہ قسم کھا جائے تو مقدمہ خارج ہو جائے گا۔

۶۶۸ــــ قَالَ مَالِكٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ الضَّحَّاكَ بْنَ خَلِيْفَةَ سَاقَ خَلِيْجًا لَهُ مِنَ الْعَرِيْضِ وَاَرَادَ اَنْ يَمُرَّ بِهِ فِيْ اَرْضِ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمَةَ فَاَبٰى مُحَمَّدٌ فَقَالَ الضَّحَّاكُ: لِمَ تَمْنَعُنِيْ وَهُوَ لَكَ مَنْفَعَةٌ تَشْرَبُ بِهِ اَوَّلًا وَاٰخِرًا وَلَا يَضُرُّكَ فَاَبٰى مُحَمَّدٌ، فَكَلَّمَ فِيْهِ الضَّحَّاكُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَدَعَا عُمَرُ مُحَمَّدَ بْنَ مُسْلِمَةَ فَاَمَرَهُ اَنْ يُخَلِّيَ سَبِيْلَهُ، فَقَالَ مُحَمَّدٌ: لَا، وَاللّٰهِ! فَقَالَ عُمَرُ: لِمَ تَمْنَعُ اَخَاكَ مَا يَنْفَعُهُ وَهُوَ لَكَ نَافِعٌ تَسْقِيْ بِهِ اَوَّلًا وَاٰخِرًا وَهُوَ لَا يَضُرُّكَ فَقَالَ مُحَمَّدٌ: لَا، وَاللّٰهِ! فَقَالَ عُمَرُ: وَاللّٰهِ! لَيَمُرَّنَّ بِهِ وَلَوْ عَلٰى بَطْنِكَ فَاَمَرَهُ عُمَرُ اَنْ يَمُرَّ بِهِ فَفَعَلَ الضَّحَّاكُ۔

(مؤطا امام مالکؒ کتاب الاقضیۃ باب القضاء فی المرفق)

حضرت امام مالکؒ یحییٰ مازنیؓ کی روایت سے بیان کرتے ہیں کہ ضحاک بن خلیفہ نے مدینہ کی ایک وادی سے پانی کی ایک نالی نکالنی چاہی تاکہ اپنے کھیت سیراب کر سکے۔ یہ نالی محمد بن مسلمہ کی زمین میں سے گزرتی تھی۔ محمد بن مسلمہ نے اسکی اجازت نہ دی۔ ضحاک نے ان سے کہا تم کیوں روکتے ہو تمہارا بھی اس میں فائدہ ہے۔ پہلے تم اپنی زمین کو پانی دے

سکو گے اور آخر میں بھی یہ فائدہ حاصل کر سکتے ہو اور تمہارا کوئی نقصان بھی نہیں لیکن محمدؐ نے کہا۔ بس میری مرضی، مَیں اجازت نہیں دیتا۔ ضحاک نے حضرت امیرالمومنین عمر بن الخطابؓ کی خدمت میں اس مشکل کا ذکر کیا۔ آپ نے محمدؐ بن مسلمہ کو بلایا اور کہا کہ وہ ضحاک کی بات مان لیں لیکن محمد بن مسلمہ نے انکار کر دیا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا جب تمہارا بھی اس میں فائدہ ہے اور کوئی نقصان نہیں تو تم اپنے بھائی کو فائدہ پہنچانے سے کیوں انکار کرتے ہو؟ محمد بن مسلمہ اپنی ضد پر اڑے رہے اور کہا خدا کی قسم مَیں ان کو ہرگز اجازت نہیں دونگا۔ اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا یہ نالی تمہارے پیٹ پر سے بھی گزارنی پڑے تو بھی گزرے گی (یعنی تم وَ یَمۡنَعُوۡنَ الۡمَاعُوۡنَ کے مصداق بننا چاہتے ہو) چنانچہ ضحاک نے (حضرت عمرؓ کے حکم سے) یہ نالی بنالی۔

۶۶۹۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ، لَیْسَ مِنْ نَفْسٍ تُقْتَلُ ظُلْمًا اِلَّا کَانَ عَلَی ابْنِ اٰدَمَ الْاَوَّلِ کِفْلٌ مِّنْ دَمِھَا لِاَنَّہٗ کَانَ اَوَّلَ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ۔

(بخاری کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ باب من دعا الی ضلالۃ اَوْ سَنَّ سُنَّۃً سَیِّئَۃً۔)

حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص ظلماً یا ناحق قتل کیا جاتا ہے۔ اس کے قاتل کے گناہ میں سے کچھ حصہ آدم علیہ السلام کے پہلے لڑکے کو بھی ملتا

ہے۔ اس وجہ سے کہ سب سے پہلے اس نے ہی قتل کرنے کا طریقہ رائج کیا تھا۔

٦٧٠۔ عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ نُفَیْعِ بْنِ الْحَارِثِ الثَّقَفِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا الْتَقَی الْمُسْلِمَانِ بِسَیْفِہِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِی النَّارِ، قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ہٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ؟ قَالَ: اِنَّہٗ کَانَ حَرِیْصًا عَلٰی قَتْلِ صَاحِبِہٖ۔ (بخاری کتاب الدیات۔ باب قول اللہ ومن احیاھا)

حضرت ابوبکرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب دو مسلمان تلوار لے کر ایک دوسرے سے لڑنے لگیں ان میں سے کوئی قتل ہو جائے تو قاتل ومقتول دونوں آگ میں جائیں گے ابوبکرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا۔ اللہ کے رسول! اس قاتل کو تو آگ میں جانا چاہیئے۔ لیکن مقتول کیوں آگ میں جائے آپؐ نے فرمایا وہ بھی تو اپنے مدمقابل کے قتل کا آرزومند تھا۔

٦٧١۔ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ خَمْرًا قَالَ: اِضْرِبُوْہُ، قَالَ اَبُوْ ہُرَیْرَۃَ: فَمِنَّا الضَّارِبُ بِیَدِہٖ وَالضَّارِبُ بِنَعْلِہٖ وَالضَّارِبُ بِثَوْبِہٖ۔ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: اَخْزَاکَ اللّٰہُ، قَالَ: لَا تَقُوْلُوْا ہٰکَذَا، لَا تُعِیْنُوْا عَلَیْہِ الشَّیْطَانَ۔

(بخاری کتاب الحدود باب ما یکرہ من لعن شارب الخمر)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے شراب پی ہوئی تھی۔ آپؐ نے فرمایا اس کو مارو یعنی سزا دو۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ ہم میں سے کسی نے اسے ہاتھ سے مارا، کسی نے جوتی سے مارا، کسی نے کپڑے سے مارا، غرض دھول دھپّہ کر کے اسے چھوڑ دیا۔ جب وہ واپس جانے لگا تو لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا اللہ تعالیٰ اسے رسوا کرے۔ حضورؐ نے فرمایا ایسا مت کہو۔ ایسا کہہ کر تم اس کے خلاف شیطان کی مدد کرتے ہو (بلکہ اسکے حق میں دُعا کرو کہ اللہ تعالیٰ اسے ہدایت اور سمجھ دے)

٦٧٢ــــ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِدْرَءُوْا الْحُدُوْدَ عَنِ الْمُسْلِمِیْنَ مَا اسْتَطَعْتُمْ، فَاِنْ کَانَ لَهٗ مَخْرَجٌ فَخَلُّوْا سَبِیْلَهٗ: فَاِنَّ الْاِمَامَ اَنْ یُّخْطِئَ فِی الْعَفْوِ خَیْرٌ مِنْ اَنْ یَّخْطِیَ فِی الْعُقُوْبَةِ۔

(ترمذی ابواب الحدود باب ماجاء فی درء الحدود)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسلمان کو سزا سے بچانے کی حتی الامکان کوشش کرو۔ اگر اس کے بچنے کی کوئی راہ نکل سکتی ہو تو معاملہ رفع دفع کرنے کی سوچو۔ امام کا معاف اور درگزر کرنے میں غلطی کرنا سزا دینے میں غلطی کرنے سے بہتر ہے۔

٦٧٣ــــ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. اِدْرَؤُا الْحُدُوْدَ بِالشُّبُهَاتِ ـ

(مسند الامام الاعظم کتاب الحدود ص۱۵۱)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شبہات کی وجہ سے حدود کا نفاذ روک دو یعنی کسی پر حد جاری کرنے میں جلدی نہ کرو۔ بلکہ اگر شبہ کی وجہ سے گنجائش نکلتی ہو تو اس کی بناء پر درگزر سے کام لو۔

۶۷۴ــــ عَنْ يَحْيٰ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَتَاهُ رَجُلٌ بِابْنِ اَخٍ لَهٗ نَشْوَانُ قَدْ ذَهَبَ عَقْلُهٗ فَاَمَرَ بِهٖ فَحُبِسَ حَتّٰى اِذَا صَحَا وَ اَفَاقَ عَنِ السُّكْرِ دَعَا بِالسَّوْطِ فَقَطَعَ ثَمَرَتَهٗ ثُمَّ رَقَّهٗ وَ دَعَا جَلَّادًا ـ فَقَالَ: اَجْلِدْهُ عَلٰى جِلْدِهٖ وَارْفَعْ يَدَكَ فِيْ جَلْدِكَ وَلَا تُبْدِ ضَبْعَيْكَ قَالَ: وَ اَنْشَأَ عَبْدُ اللّٰهِ يَعُدُّ حَتّٰى اَكْمَلَ ثَمَانِيْنَ جَلْدَةً خَلّٰى سَبِيْلَهٗ. فَقَالَ الشَّيْخُ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ! وَاللّٰهِ اِنَّهٗ لَابْنُ اَخِيْ وَمَالِيْ وَلَدٌ غَيْرُهٗ، فَقَالَ: شَرُّ الْعَمِّ وَالِي الْيَتِيْمِ اَنْتَ كُنْتَ وَاللّٰهِ مَا اَحْسَنْتَ اَدَبَهٗ صَغِيْرًا وَلَا سَتَرْتَهٗ كَبِيْرًا ـ قَالَ: ثُمَّ اَنْشَأَ يُحَدِّثُنَا فَقَالَ: اِنَّ اَوَّلَ حَدٍّ اُقِيْمَ فِي الْاِسْلَامِ لِسَارِقٍ اُتِيَ بِهٖ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَامَتْ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةُ قَالَ: اِنْطَلِقُوْا بِهٖ فَاقْطَعُوْهُ، فَلَمَّا انْطُلِقَ بِهٖ نَظَرَ اِلٰى وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّمَا سُفَّ عَلَيْهِ، وَاللّٰهِ الرَّمَادُ فَقَالَ

بَعْضُ جُلَسَائِهٖ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! لَکَاَنَّ ھٰذَا قَدِ اشْتَدَّ عَلَیْکَ فَقَالَ: وَمَا یَمْنَعُنِیْ اَنْ یَّشْتَدَّ عَلَیَّ اَنْ تَکُوْنُوْا اَعْوَانَ الشَّیَاطِیْنِ عَلٰی اَخِیْکُمْ، قَالُوْا: فَلَوْ لَا خَلَّیْتَ سَبِیْلَہٗ، قَالَ: اَفَلَا کَانَ ھٰذَا قَبْلَ اَنْ تَاْتُوْنِیْ بِہٖ، فَاِنَّ الْاِمَامَ اِذَا انْتَھٰی اِلَیْہِ حَدٌّ فَلَیْسَ یَنْبَغِیْ لَہٗ اَنْ یُّعَطِّلَہٗ۔ قَالَ: ثُمَّ تَلَا وَلْیَعْفُوْا وَلْیَصْفَحُوْا۔

(مسند الامام الاعظمؒ کتاب الحدود ص۱۵۵)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص اپنے بھتیجے کو جو نشہ میں دُھت تھا ان کے پاس لایا۔ انہوں نے اسے قید کرنے کا حکم دیا جب اس کے ہوش ٹھکانے لگے اور نشہ اُتر گیا تو انہوں نے ایک کوڑا منگوایا اور اس کی اگلی گانٹھ کاٹ ڈالی اور اسے نرم کیا پھر جلّاد کو بُلا کر کہا کہ اس کے گوشت والی جگہ پر کوڑے لگاؤ لیکن مارتے وقت اپنے ہاتھ کو اس قدر نہ اٹھانا کہ تمہاری بغلیں ظاہر ہوں۔ پھر عبداللہ کوڑے گننے لگے یہاں تک کہ اسّی ۸۰ کی تعداد پوری ہوگئی تو اسے چھوڑ دیا۔ سزا دلانے کے بعد وہ آدمی جو ملزم کو لایا تھا کہنے لگا کہ اے ابوعبدالرحمٰن! خدا کی قسم یہ میرا بھتیجا ہے اور اس کے علاوہ میری کوئی اولاد نہیں ہے یہ سُن کر عبداللہ بن مسعودؓ فرمانے لگے۔ تُو بہت بُرا چچا ہے جو یتیم کا والی اور نگران تو بنا لیکن بچپن میں نہ اسکی اچھی تربیت کی اور جب وہ بڑا ہوگیا تو نہ اس کی پردہ پوشی کی۔ پھر آپ نے یہ حدیث بیان کی کہ شروع کے دنوں میں سب سے پہلے ایک چور کو حد کی سزا دی گئی اسے حضورؐ کے پاس لایا

گیا تھا جب اس کے جرم کا کھلا ثبوت مل گیا تو حضورؐ نے فرمایا اسے لے
جاؤ اور اس کا ہاتھ کاٹ دو۔ لوگ جب اُسے پکڑ کر جانے لگے تو انہوں
نے دیکھا کہ حضورؐ کے چہرۂ مبارک پر اسکا اثر ہے آپ پُرملال اور اداس
اداس ہیں۔ اس پر بعض نے عرض کیا کہ معلوم ہوتا ہے کہ حضور کو اس
واقعہ کا بے حد افسوس ہے حضورؐ نے فرمایا کیوں نہ افسوس ہو تم لوگ اپنے
بھائی کے خلاف شیطان کے مددگار بن جاتے ہو۔ لوگوں نے عرض کیا حضورؐ
نے اسے چھوڑ کیوں نہ دیا۔ اس پر آپؐ نے فرمایا تم میرے پاس شکایت
لانے سے پہلے چھوڑ سکتے تھے۔ جب امام کے پاس ملزم کو لایا جائے اور
جرم ثابت ہو جائے تو اس کارروائی کے بعد حد کی سزا واجب ہو جاتی
ہے۔ اور امام (قاضی) یہ سزا معطل نہیں کر سکتا یہ فرمانے کے بعد آپؐ
نے یہ آیت پڑھی وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا (نور:۲۲) یعنی عفو اور درگزر سے
کام لیا کرو۔

۶۷۵۔ عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ جَاءَ رَجُلَانِ
مِنَ الْاَنْصَارِ يَخْتَصِمَانِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ
فِي مَوَارِيْثَ بَيْنَهُمَا قَدْ دَرَسَتْ، لَيْسَ بَيْنَهُمَا بَيِّنَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ. اِنَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَيَّ وَاِنَّمَا اَنَا
بَشَرٌ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَلْحَنُ بِحُجَّتِهٖ اَوْ قَدْ قَالَ لِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ فَاِنِّيْ
اَقْضِيْ بَيْنَكُمْ عَلٰى نَحْوِ مَا اَسْمَعُ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهٗ مِنْ حَقِّ اَخِيْهِ
شَيْئًا فَلَا يَاْخُذْهُ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهٗ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ يَاْتِيْ بِهَا

اِسْطَامًا فِیْ عُنُقِهٖ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَبَکَی الرَّجُلَانِ وَقَالَ کُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا حَقِّیْ لِاَخِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا اِذَا قُلْتُمَا فَاذْهَبَا فَاقْتَسِمَا ثُمَّ تَوَخَّیَا الْحَقَّ ثُمَّ اسْتَهِمَا ثُمَّ لْیُحْلِلْ کُلُّ وَاحِدٍ مِنْکُمَا صَاحِبَهٗ

وَفِیْ رِوَایَةِ اَبِیْ دَاوٗدَ اِنِّیْ اِنَّمَا اَقْضِیْ بَیْنَکُمْ بِرَاْیِیْ فِیْمَا لَمْ یُنْزَلْ عَلَیَّ فِیْهِ۔

(۱) مسند احمد جلد ۶ (۲) ابوداؤد کتاب الاقضیہ باب فی قضاء القاضی اذا اخطأ

حضرت ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو آدمی آئے جن میں وراثت کی ملکیت کے بارہ میں جھگڑا تھا اور معاملہ پرانا ہو جانے کی وجہ سے ثبوت کسی کے پاس نہ تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی بات سن کر فرمایا میں انسان ہوں اور ہو سکتا ہے کہ تم میں سے کوئی زیادہ لسان ہو اور بات کو بڑے عمدہ انداز اور لہجہ میں بیان کر سکتا ہو اور میں اس کی باتوں سے متاثر ہو کر کوئی رائے قائم کروں اور اس کے حق میں فیصلہ دیدوں حالانکہ حق دوسرے فریق کا ہو۔ ایسی صورت میں اسے اِس فیصلہ سے فائدہ نہیں اٹھانا چاہیئے اور اپنے بھائی کا حق نہیں لینا چاہیئے کیونکہ اُس کے لئے وہ ایک آگ کا ٹکڑا ہے جو میں اُسے دلا رہا ہوں۔ اگر وہ لے گا تو قیامت کے دن وہ سانپ بن کر اس کی گردن پہ لپٹا ہوا ہوگا۔ حضورؐ کی یہ بات

سُن کر دونوں کی چیخیں نکل گئیں اور ہر ایک نے عرض کیا حضور! وہ کچھ نہیں لینا چاہتا۔ ساری جائیداد میرے بھائی کو دے دی جائے آپؐ نے یہ سن کر فرمایا جب تم اس پر آمادہ ہو تو یوں کرو کہ جائیداد تقسیم کر کے قرعہ اندازی کر لو جس حصہ کے بارہ میں جس کا قرعہ نکلے وہ، وہ حصہ لے لے اور دوسرے کے حصہ میں نکلا ہوا قرعہ اسے بخش دے یعنی اگر اس کا کوئی حق دوسرے کے حصہ میں ہے تو وہ اسے معاف کر دے اور اُسے بخش دے۔

---

# جھوٹی شہادت

**۶۷۶**۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ السَّلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْاِسْلَامِ فَاَصَابَ الْاَعْرَابِيَّ وَعْكٌ بِالْمَدِيْنَةِ فَجَاءَ الْاَعْرَابِيُّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقِلْنِيْ بَيْعَتِيْ، فَاَبٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ: اَقِلْنِيْ بَيْعَتِيْ. فَاَبٰى. ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ: اَقِلْنِيْ بَيْعَتِيْ فَاَبٰى: فَخَرَجَ الْاَعْرَابِيُّ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

سَلَّمَ: اِنَّمَا الْمَدِيْنَةُ كَالْكِيْرِ تَنْفِيْ خَبَثَهَا وَيَنْصَعُ طِيْبُهَا۔

(بخاری کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ باب ماذکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم وحض علی اتفاق اھل العلم و ما اجمع علیہ)

حضرت جابر بن عبد اللہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی عرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کرکے مسلمان ہوا۔ کچھ دنوں کے بعد اس کو مدینہ میں بخار ہوگیا۔ وہ اس تکلیف سے گھبرا کر حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ اپنا اسلام واپس لے لو۔ حضور علیہ السلام نے انکار فرمایا۔ وہ دوسرے دن پھر آیا اور کہنے لگا میرا اقرارِ بیعت واپس کردو۔ حضورؐ نے فرمایا واپس لینے کے کیا معنی؟ وہ بدوی تیسرے دن پھر آیا اور یہی مطالبہ کیا۔ حضورؐ نے فرمایا ہم تمہارا مطالبہ پورا نہیں کرسکتے۔ آخر وہ خود ہی مدینہ سے چلا گیا اس پر حضورؐ نے فرمایا مدینہ تو بھٹی کی طرح ہے کہ گند اور میل کچیل کو نکال پھینکتی ہے اور خالص اور طیب حصہ کو قائم اور باقی رکھتی ہے۔ (جس سے مختلف چیزیں بنتی ہیں اور لوگوں کی ضرورتیں پوری ہوتی ہیں)

۶۷۷۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ وَلَا خَائِنَةٍ وَلَا مَجْلُوْدٍ حَدًّا وَلَا مَجْلُوْدَةٍ وَلَا ذِيْ غِمْرٍ لِاَخِيْهِ وَلَا مُجَرَّبِ شَهَادَةٍ وَلَا الْقَانِعِ اَهْلَ الْبَيْتِ لَهُمْ وَلَا ظَنِيْنٍ فِيْ وَلَاءٍ وَلَا قَرَابَةٍ۔ (ترمذی کتاب الشھادۃ)

حضرت عائشہ رضؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی خیانت کرنیوالے مرد یا عورت کی گواہی درست نہیں اور نہ اس مرد یا عورت کی جسے حد کی سزا ملی ہو نہ کینہ ور دشمن کی اور نہ ایسے شخص کی جس کی جھوٹی شہادت کا تجربہ ہو چکا ہو اور نہ ایسے شخص کی جس کا گزارہ ان لوگوں پہ ہو جن کے حق میں وہ گواہی دے رہا ہے اور نہ ایسے شخص کی جس پر اس شخص کے وارث یا رشتہ دار ہونے کی تہمت لگے جس کے حق میں وہ گواہی دے رہا ہے۔

**٦٧٨** — عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْکَبَائِرُ. اَلْاِشْرَاکُ بِاللّٰہِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَالْیَمِیْنُ الْغَمُوْسُ۔ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَہٗ، اَنَّ اَعْرَابِیًّا جَاءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ: مَا الْکَبَائِرُ؟ قَالَ: اَلْاِشْرَاکُ بِاللّٰہِ، قَالَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: اَلْیَمِیْنُ الْغَمُوْسُ، قُلْتُ: وَمَا الْیَمِیْنُ الْغَمُوْسُ؟ قَالَ: اَلَّذِیْ یَقْتَطِعُ مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ یَعْنِیْ بِیَمِیْنٍ ھُوَ فِیْھَا کَاذِبٌ۔

(بخاری کتاب الایمان باب الیمین الغموس و کتاب استتابۃ المرتدین والمعاندین باب...)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بڑے گناہ یہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرانا۔ والدین کی نافرمانی کرنا، کسی کو ناحق قتل کرنا اور جھوٹی قسم کھانا۔ ایک اور روایت

میں ہے کہ ایک دیہاتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ! بڑے بڑے گناہ کون سے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرانا۔ اس نے عرض کیا اور کیا؟ آپؐ نے فرمایا۔ یمین غموس۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ اس پر میں نے عرض کیا یمین غموس کیا ہوتی ہے۔ آپؐ نے فرمایا جھوٹی قسم جس کے ذریعہ انسان کسی مسلمان کا حق مارے۔

۶۷۹۔ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ اِیَاسِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْحَارِثِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِیءٍ مُسْلِمٍ بِیَمِیْنِهٖ فَقَدْ اَوْجَبَ اللّٰہُ لَهُ النَّارَ وَ حَرَّمَ عَلَیْهِ الْجَنَّةَ، فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ: وَاِنْ كَانَ شَیْئًا یَسِیْرًا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: وَاِنْ كَانَ قَضِیْبًا مِّنْ اَرَاكٍ۔

(مسلم کتاب الایمان باب وعید من اقتطع حق مسلم بیمین فاجرة بالنار)

حضرت ابو امامہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ظلماً کسی مسلمان کا حق مارے اللہ تعالیٰ اس کیلئے دوزخ کی آگ مقدر کر دیتا ہے اور جنت اس پر حرام کر دیتا ہے۔ اس پر ایک شخص نے عرض کیا۔ حضور! اگر وہ تھوڑی سی چیز ہو تو پھر بھی؟ آپؐ نے فرمایا ہاں، چاہے پیلو کے درخت کی ایک شاخ ہی کیوں نہ ہو۔

---

# لوگوں میں مصالحت کرانے کی فضیلت

۶۸۰ــــ عَنْ اُمِّ کُلْثُوْمٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: لَیْسَ الْکَذَّابُ الَّذِیْ یُصْلِحُ بَیْنَ النَّاسِ فَیَنْمِیْ خَیْرًا اَوْ یَقُوْلُ خَیْرًا۔

(مسلم کتاب البر والصلۃ باب تحریم الکذب وبیان مایباح منہ)

حضرت ام کلثومؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ وہ شخص جھوٹا نہیں کہلا سکتا جو لوگوں کے درمیان صلح صفائی کرانے میں لگا رہتا ہے اور بات کو اچھے معنے پہناتا ہے یا بھلے اور نیکی کی بات کہتا ہے۔

---

# اَخلاقِ حَسنہ

۶۸۱ــــ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا۔

(مسلم کتاب الفضائل باب کان رسول اللہ احسن الناس خلقا)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ اچھے اخلاق کے مالک تھے

۶۸۲۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمْ یَکُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَکَانَ یَقُوْلُ: اِنَّ مِنْ خِیَارِکُمْ اَحْسَنُکُمْ اَخْلَاقًا۔ (بخاری کتاب الادب باب لم یکن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاحشا و لا متفحشا)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو خود حد سے بڑھتے تھے اور نہ حد سے بڑھنا پسند کرتے تھے۔ آپؐ فرمایا کرتے تھے تم میں سے وہ بہتر ہے جو سب سے زیادہ اچھے اخلاق والا ہے۔

۶۸۳۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِتَّقِ اللّٰهَ حَیْثُمَا کُنْتَ وَاَتْبِعِ السَّیِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ۔

(ترمذی کتاب البر والصلة باب فی معاشرة النّاس)

حضرت معاذ بن جبلؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاں بھی تم ہو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اگر کوئی بُرا کام کر بیٹھو تو اس کے بعد نیک کام کرنے کی کوشش کرو یہ نیکی اس بدی کو مٹا دے گی اور لوگوں سے خوش اخلاقی اور حُسنِ سلوک سے پیش آؤ۔

۶۸۴۔ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ مِنْ اَحَبِّکُمْ اِلَیَّ وَاَقْرَبِکُمْ مِنِّیْ مَجْلِسًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ اَحَاسِنُکُمْ اَخْلَاقًا، وَاِنَّ مِنْ اَبْغَضِکُمْ اِلَیَّ وَاَبْعَدِکُمْ

مِنِّیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ الثَّرْثَارُوْنَ وَالْمُتَشَدِّقُوْنَ وَالْمُتَفَیْهِقُوْنَ۔ قَالُوْا : یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ عَلِمْنَا الثَّرْثَارُوْنَ وَالْمُتَشَدِّقُوْنَ فَمَا الْمُتَفَیْهِقُوْنَ؟ قَالَ: اَلْمُتَکَبِّرُوْنَ ۔

(ترمذی کتاب البر والصلة باب فی معالی الاخلاق)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن تم میں سے سب سے زیادہ مجھے محبوب اور سب سے زیادہ میرے قریب وہ لوگ ہوں گے جو سب سے زیادہ اچھے اخلاق والے ہوں گے۔ اور تم میں سے سب سے زیادہ مبغوض اور مجھ سے زیادہ دُور وہ لوگ ہوں گے جو ثرثار یعنی مُنہ پھٹ، بڑھ بڑھ کر باتیں بنانے والے ہیں، متشدق یعنی منہ پھلا پھلا کر باتیں کرنے والے اور متفیہق یعنی لوگوں پر تکبر جتلانے والے ہیں۔ صحابہ نے عرض کیا۔ یارسول اللّٰہ! ثرثار اور متشدق کے معنے تو ہم جانتے ہیں مُتفیہق کسے کہتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا مُتفیہق متکبرانہ باتیں کرنیوالے کو کہتے ہیں۔

**۶۸۵**۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: کُنْ وَرِعًا تَکُنْ اَعْبَدَ النَّاسِ وَ کُنْ قَنِعًا تَکُنْ أَشْکَرَ النَّاسِ وَأَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَکُنْ مُؤْمِنًا وَاَحْسِنْ مُجَاوَرَةَ مَنْ جَاوَرَكَ تَکُنْ مُسْلِمًا وَأَقِلِّ الضِّحْكَ فَاِنَّ کَثْرَةَ الضِّحْكِ تُمِیْتُ الْقَلْبَ۔

(قشیریه باب القناعة ص۸۰)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ متقی بنو۔ سب سے بڑے عابد بن جاؤ گے۔ قناعت اختیار کرو سب سے زیادہ شکرگزار سمجھے جاؤ گے۔ لوگوں کے لئے وہی چاہو جو اپنے لئے چاہتے ہو۔ حقیقی مومن کہلاؤ گے۔ اچھے پڑوسی بنو سچے مسلمان کہلاؤ گے۔ کم ہنسو کیونکہ زیادہ ہنسنا دل کو مُردہ بنا دیتا ہے۔

۶۸۶ــــ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ اسْتَعَاذَ بِاللّٰهِ فَاَعِيْذُوْهُ وَمَنْ سَأَلَ بِاللّٰهِ فَاَعْطُوْهُ وَمَنْ دَعَاكُمْ فَاَجِيْبُوْهُ وَمَنْ صَنَعَ اِلَيْكُمْ مَعْرُوْفًا فَكَافِئُوْهُ، فَاِنْ لَمْ تَجِدُوْا مَا تُكَافِئُوْنَهُ بِهٖ فَادْعُوْا لَهُ حَتّٰى تَرَوْا اَنَّكُمْ قَدْ كَافَأْتُمُوْهُ۔

(ابو داؤد کتاب الزکوٰۃ باب عطیۃ من سأل باللہ)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کے نام پر پناہ چاہتا ہے۔ اسے تم بھی پناہ دو اور جو شخص اللہ کا نام لے کر مانگتا ہے اسے کچھ نہ کچھ ضرور دو (خواہ کلمۂ خیر ہی کی توفیق ملے) اور جو شخص دعوت کے لئے بلاتا ہے اس کی دعوت قبول کرو۔ جو شخص تم سے نیک سلوک کرتا ہے اس کے اس نیک سلوک کا بدلہ کسی نہ کسی رنگ میں ضرور دو اگر بدلہ دینے کیلئے تمہارے پاس کچھ نہ ہو تو کم از کم اس کے لئے دعائے خیر ہی کرو تم اس کے لئے اتنی دعا کرو کہ تمہیں احساس ہونے لگے کہ تم نے

اسکے احسان کا بدلہ اتار دیا ہے۔

۶۸۷ــ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : عُرِضَتْ عَلَیَّ اَعْمَالُ اُمَّتِیْ حَسَنُھَا وَ سَیِّئُھَا فَوَجَدْتُ فِیْ مَحَاسِنِ اَعْمَالِھَا الْاَذٰی یُمَاطُ عَنِ الطَّرِیْقِ وَ وَجَدْتُ فِیْ مَسَاوِیْ اَعْمَالِھَا النُّخَاعَۃَ تَکُوْنُ فِی الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ۔

(مسلم باب النھی عن البصاق فی المسجد)

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امّت کے اچھے اور بُرے اعمال میرے سامنے پیش کئے گئے تو مَیں نے ان کے اچھے اعمال میں راستہ سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانے کا عمل بھی پایا اور ان کے بُرے اعمال میں مسجد یا پبلک جگہ میں ناک صاف کرتے اور اس پر مٹی ڈال کر اسے نہ چھپانے کا عمل بھی نظر آیا۔

۶۸۸ــ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْکُہٗ مَالَا یَعْنِیْہِ۔

(ترمذی کتاب الزھد ص۵۵)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان کے اسلام کا ایک حسن یہ بھی ہے کہ انسان لایعنی یعنی بیکار اور فضول باتوں کو چھوڑ دے۔

# نیکی کے مختلف راستے
# اور
# سبقت الی خیر العمل

٦٨٩۔۔۔ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ: اَخْبِرْنِیْ بِعَمَلٍ یُّدْخِلُنِی الْجَنَّۃَ، قَالَ: تَعْبُدُ اللّٰہَ لَا تُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا وَتُقِیْمُ الصَّلٰوۃَ وَ تُؤْتِی الزَّکٰوۃَ، وَ تَصِلُ الرَّحِمَ۔

(مسلم کتاب الایمان باب بیان الایمان الذی یدخلہ بہ الجنۃ)

حضرت ابو ایوب بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسا گُر بتائیے جو مجھے جنّت میں لے جائے۔ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ نماز باجماعت پڑھو، زکوٰۃ دو اور رشتہ داروں سے صلہ رحمی اور حُسنِ سلوک کرو۔

٦٩٠۔۔۔ عَنْ مُعَاذٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! اَخْبِرْنِیْ بِعَمَلٍ یُّدْخِلُنِی الْجَنَّۃَ وَیُبَاعِدُنِیْ مِنَ النَّارِ - قَالَ: لَقَدْ سَأَلْتَ عَنْ عَظِیْمٍ ۔ وَ اِنَّہٗ لَیَسِیْرٌ عَلٰی مَنْ یَّسَّرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ ۔ تَعْبُدُ اللّٰہَ لَا تُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا وَ تُقِیْمُ الصَّلٰوۃَ

وَ تُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَ تَصُوْمُ رَمَضَانَ وَ تَحُجَّ الْبَيْتَ، إِنِ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيْلاً ، ثُمَّ قَالَ : اَلاَ اَدُلُّكَ عَلٰى اَبْوَابِ الْخَيْرِ؟ اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَآءُ النَّارَ، وَصَلٰوةُ الرَّجُلِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ،ثُمَّ تَلاَ : تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ حَتّٰى بَلَغَ يَعْمَلُوْنَ - ثُمَّ قَالَ : اَلاَ اُخْبِرُكَ بِرَأْسِ الْاَمْرِ كُلِّهٖ وَعَمُوْدِهٖ وَ ذِرْوَةِ سَنَامِهٖ؟ قُلْتُ : بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! رَأْسُ الْاَمْرِ الْاِسْلَامُ. وَعَمُوْدُهُ الصَّلٰوةُ وَ ذِرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ ، ثُمَّ قَالَ : اَلاَ اُخْبِرُكَ بِمِلَاكِ ذٰلِكَ كُلِّهٖ ؟ قُلْتُ: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَاَخَذَ بِلِسَانِهٖ،قَالَ : كُفَّ عَلَيْكَ هٰذَا۔ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَ اِنَّا لَمُؤَاخَذُوْنَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهٖ ؟ فَقَالَ: ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ! وَ هَلْ يَكُبُّ النَّاسَ فِى النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اِلَّا حَصَآئِدُ اَلْسِنَتِهِمْ؟ (ترمذی کتاب الایمان باب فی حرمۃ الصلوٰۃ)

حضرت معاذؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسا کام بتائیے جو مجھے جنت میں لے جائے اور دوزخ سے دُور رکھے۔ آپؐ نے فرمایا تم نے ایک بہت بڑی اور مشکل بات پوچھی ہے لیکن اگر اللہ تعالیٰ توفیق دے تو یہ آسان بھی ہے۔ تُو اللہ تعالیٰ کی عبادت کر، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرا، نماز پڑھ، باقاعدگی سے زکوٰۃ ادا کر، رمضان کے روزے رکھ، اگر زادِ راہ ہو تو بیت اللہ کا حج کر۔ پھر آپؐ نے یہ فرمایا۔ کیا میں بھلائی اور نیکی کے دروازوں کے متعلق

تجھے نہ بتاؤں؟ سنو! روزہ گناہوں سے بچنے کی ڈھال ہے صدقہ گناہ کی آگ کو اس طرح بجھا دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔ رات کے درمیانی حصہ میں نماز پڑھنا اجرِ عظیم کا موجب ہے۔ پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی: تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ ..... الخ۔ پھر آپؐ نے فرمایا۔ کیا میں تم کو سارے دین کی جڑ بلکہ اس کا ستون اور اس کی چوٹی نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا۔ جی ہاں یارسول اللہ! ضرور بتائیے آپؐ نے فرمایا دین کی جڑ اسلام ہے اسکا ستون نماز ہے اور اس کی چوٹی جہاد ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا۔ کیا میں تجھے اس سارے دین کا خلاصہ نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا۔ جی ہاں۔ یارسول اللہ! ضرور بتائیے۔ آپؐ نے اپنی زبان کو پکڑا اور فرمایا اسے روک کر رکھو۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ! کیا ہم جو کچھ بولتے ہیں اس کا بھی ہم سے مؤاخذہ ہوگا۔ آپؐ نے فرمایا تیری ماں تجھ کو گم کرے (عربی میں یہ محاورہ پیار ملے افسوس کے موقع پر بولتے ہیں) لوگ اپنی زبانوں کی کاٹی ہوئی کھیتیوں یعنی اپنے بُرے بول اور بے موقع باتوں کی وجہ سے ہی جہنم میں اوندھے منہ گرتے ہیں۔

۶۹۱۔ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ نُوْدِیَ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ، يا عَبْدَ اللّٰهِ! هٰذَا خَيْرٌ، فَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّلٰوةِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجِهَادِ

دُعِیَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصِّيَامِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: بِاَبِیْ اَنْتَ وَ اُمِّیْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا عَلٰی مَنْ دُعِیَ مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَةٍ فَهَلْ يُدْعٰی اَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ كُلِّهَا؟ قَالَ: نَعَمْ! وَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ۔ (بخاری کتاب الصوم باب الریان للصائمین)

حضرت ابوہریرہ رضؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص خدا کی راہ میں جس نیکی میں ممتاز ہوا اسے اس نیکی کے دروازے میں جنّت کے اندر آنے کیلئے کہا جائے گا۔ اُسے آواز آئے گی۔ اے اللہ کے بندے! یہ دروازہ تیرے لئے بہتر ہے۔ اسی سے اندر آؤ۔ اگر وہ نماز پڑھنے میں ممتاز ہوا تو نماز کے دروازے سے اسے بلایا جائے گا۔ اگر جہاد میں ممتاز ہوا تو جہاد کے دروازے سے، اگر روزے میں ممتاز ہوا تو سیرابی کے دروازے سے۔ اگر صدقہ میں ممتاز ہوا تو صدقہ کے دروازے سے بلایا جائے گا۔ حضورؐ کا یہ ارشاد سُن کر حضرت ابوبکر رضؓ نے پوچھا۔ اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں جسے ان دروازوں میں سے کسی ایک سے بلایا جائے اسے کسی اور دروازے کی ضرورت تو نہیں لیکن پھر بھی کوئی ایسا خوش نصیب بھی ہوگا جسے ان سب دروازوں سے آواز پڑے گی؟ آپؐ نے فرمایا۔ ہاں اور مجھے امید ہے کہ تم بھی ان خوش نصیبوں میں شامل ہو۔

**٦٩٢ـــ** عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ خَمْسٌ، رَدُّ السَّلَامِ، وَعِیَادَةُ الْمَرِیْضِ، وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَاِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَتَشْمِیْتُ الْعَاطِسِ ۔ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ، حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ سِتٌّ ، اِذَا لَقِیْتَهٗ فَسَلِّمْ عَلَیْهِ ۔ وَاِذَا دَعَاكَ فَاَجِبْهُ وَاِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهٗ وَاِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتْهُ وَاِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ، وَاِذَا مَاتَ فَاتْبَعْهُ ۔

(بخاری کتاب الاستیذان باب افشاء السلام)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک مسلمان پر دوسرے مسلمان کے پانچ حق ہیں ١۔ سلام کا جواب دینا۔٢۔ بیمار ہوجائے تو اسکی عیادت کرنا۔٣۔ فوت ہوجائے تو اس کے جنازے میں شامل ہونا۔٤۔ اسکی دعوت قبول کرنا۔٥۔ اور اگر وہ چھینک مارے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰه کہے تو اسکی چھینک کا جواب (یَرْحَمُكَ اللّٰه کی دعا کے ساتھ) دینا۔ ایک اور روایت میں یہ زائد باتیں بھی ہیں کہ جب تو اسے ملے تو اسے سلام کہے اور جب وہ تجھ سے خیرخواہانہ مشورہ مانگے تو خیرخواہی اور بھلائی کا مشورہ دے۔

**٦٩٣ـــ** عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ، اَمَرَنَا بِعِیَادَةِ الْمَرِیْضِ، وَاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ وَتَشْمِیْتِ الْعَاطِسِ

وَاِبْرَارِ الْمُقْسِمِ، وَ نَصْرِ الْمَظْلُوْمِ وَ اِجَابَةِ الدَّاعِيْ. وَاِفْشَآءِ السَّلَامِ۔ وَ نَهَانَا عَنْ خَوَاتِيْمِ الذَّهَبِ تَخَتُّمٍ بِالذَّهَبِ وَ عَنْ شُرْبٍ بِالْفِضَّةِ. وَعَنِ الْمَيَاثِرِ الْحُمُرِ، وَعَنِ الْقَسِيِّ. وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالْاِسْتَبْرَقِ وَالدِّيْبَاجِ۔

(بخاری کتاب الادب باب تشمیت العاطس)

حضرت براء بن عازبؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا اور سات باتوں سے روکا۔ حکم دیا کہ بیمار کی عیادت کریں، جنازوں میں شامل ہوں۔ چھینکنے والے کی چھینک کا جواب دیں۔ قسم کھانیوالے کو قسم پوری کرنے میں امداد دیں۔ مظلوم کی مدد کریں۔ دعوت کرنے والے کی دعوت قبول کریں اور سلام کو رواج دیں۔ آپؐ نے ہمیں روکا:۔ سونے کی انگوٹھی پہننے سے، چاندی کے برتن میں پانی پینے سے، سرخ رنگ کے ریشمی گدّوں پر بیٹھنے سے (یعنی زریں مرصّع پالان اور کاٹھیاں بنانے ریشمی فرش بچھانے سے) قسی نامی کپڑا (جو ریشم اور سُوت سے ملا کر بنایا جاتا ہے) پہننے سے۔ اطلس اور دیباج (یعنی خالص ریشم) پہننے سے۔

۶۹۴— عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! اَوْصِنِيْ، فَقَالَ: عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ فَاِنَّهٗ جُمَاعُ كُلِّ خَيْرٍ وَعَلَيْكَ بِالْجِهَادِ فَاِنَّهٗ رَهْبَانِيَّةُ الْمُسْلِمِ وَ عَلَيْكَ بِذِكْرِ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ

نُوْرٌ لَّکَ ۔ (قشیریه باب التقوٰی ص۵۶)

حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھے کوئی وصیت کیجئے ۔ آپؐ نے فرمایا ۔ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو کیونکہ تمام بھلائیوں کی یہ بنیاد ہے ۔ اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرو کیونکہ یہ مسلمان کی رہبانیت ہے ۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو کیونکہ یہ تیرے لئے نُور ہے ۔

**۶۹۵**۔۔۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! اَیُّ الصَّدَقَةِ اَعْظَمُ اَجْرًا ؟ قَالَ: اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِیْحٌ شَحِیْحٌ تَخْشَی الْفَقْرَ وَتَاْمُلُ الْغِنٰی وَلَا تُمْهِلُ حَتّٰی اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ: لِفُلَانٍ کَذَا لِفُلَانٍ کَذَا وَقَدْ کَانَ لِفُلَانٍ ۔

(بخاری کتاب الزکوٰة باب فضل صدقة الشحیح الصحیح)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا اے اللہ کے رسولؐ ! ثواب کے لحاظ سے سب سے بڑا صدقہ کیا ہے ؟ آپؐ نے فرمایا سب سے بڑا صدقہ یہ ہے کہ تُو اس حالت میں صدقہ کرے کہ تُو تندرست ہو اور مال کی ضرورت اور حرص رکھتا ہو، غربت سے ڈرتا ہو اور خوشحالی چاہتا ہو ۔ صدقہ و خیرات میں ایسی دیر نہ کر مبادا جب جان حلق تک پہنچ جائے تو تُو کہے

فلاں کو اتنا دیدو اور فلاں کو اتنا۔ حالانکہ وہ مال اب تیرا نہیں رہا وہ تو فلاں کا ہو ہی چکا۔ (یعنی مرنے والے کے اختیار سے نکل چکا ہے)

٦٩٦ــــ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ نَاسًا قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! ذَھَبَ اَھْلُ الدُّثُوْرِ بِالْاُجُوْرِ یُصَلُّوْنَ کَمَا نُصَلِّیْ وَیَصُوْمُوْنَ کَمَا نَصُوْمُ وَیَتَصَدَّقُوْنَ بِفُضُوْلِ اَمْوَالِھِمْ، قَالَ: اَوَلَیْسَ قَدْ جَعَلَ اللّٰہُ لَکُمْ مَا تَصَدَّقُوْنَ بِہٖ اِنَّ بِکُلِّ تَسْبِیْحَۃٍ صَدَقَۃً، وَکُلِّ تَکْبِیْرَۃٍ صَدَقَۃً، وَکُلِّ تَحْمِیْدَۃٍ صَدَقَۃً وَکُلِّ تَھْلِیْلَۃٍ صَدَقَۃً وَاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَۃٌ وَنَھْیٌ عَنْ مُنْکَرٍ صَدَقَۃٌ، وَفِیْ بُضْعِ اَحَدِکُمْ صَدَقَۃٌ - قَالُوْا: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! اَیَاْتِیْ اَحَدُنَا شَھْوَتَہٗ وَیَکُوْنُ لَہٗ فِیْھَا اَجْرٌ؟ قَالَ: اَرَاَیْتُمْ لَوْ وَضَعَھَا فِیْ حَرَامٍ اَکَانَ عَلَیْہِ وِزْرٌ؟ فَکَذٰلِکَ اِذَا وَضَعَھَا فِی الْحَلَالِ کَانَ لَہٗ اَجْرٌ۔

(مسلم کتاب الزکوٰۃ باب بیان ان اسم الصدقۃ یقع علی کل نوع من المعروف)

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ کچھ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپؐ سے عرض کی کہ دولت مند لوگ سارا ثواب لے گئے۔ وہ بھی نماز پڑھتے ہیں جس طرح ہم نماز پڑھتے ہیں اور روزے رکھتے ہیں جس طرح ہم رکھتے ہیں اور پھر اپنے زائد اموال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ نے تم کو مال نہیں دیا جو تم بطور صدقہ خرچ کرو؟ یاد رکھو ہر تسبیح صدقہ ہے، ہر تکبیر صدقہ ہے اور اَلْحَمْدُ

لِلّٰہِ کہنا صدقہ ہے لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ کہنا صدقہ ہے۔ نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے برائی سے روکنا صدقہ ہے بلکہ وظیفہ زوجیت ادا کرنا بھی صدقہ ہے۔ لوگوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! کیا اپنی خواہش پوری کرنے میں بھی ثواب ملتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا کیا تم دیکھتے نہیں کہ اگر کوئی حرامکاری کا مرتکب ہو تو اس کو گناہ ہوگا تو اسی طرح اگر وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر حلال اور جائز راہ اختیار کرے تو اس کو ثواب بھی ملیگا۔

---

# صدق وصفا

۶۹۷ــــ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ الصِّدْقَ یَھْدِیْ اِلَی الْبِرِّ۔ وَاِنَّ الْبِرَّ یَھْدِیْ اِلَی الْجَنَّۃِ۔ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَیَصْدُقُ حَتّٰی یُکْتَبَ عِنْدَ اللّٰہِ صِدِّیْقًا۔ وَ اِنَّ الْکِذْبَ یَھْدِیْ اِلَی الْفُجُوْرِ، وَ اِنَّ الْفُجُوْرَ یَھْدِیْ اِلَی النَّارِ، وَاِنَّ الرَّجُلَ لَیَکْذِبُ حَتّٰی یُکْتَبَ عِنْدَ اللّٰہِ کَذَّابًا۔

( بخاری کتاب الادب باب قول اللہ اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین )

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور نیکی جنت کی طرف اور جو

انسان ہمیشہ سچ بولے اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ صدیق لکھا جاتا ہے اور جھوٹ گناہ اور فسق و فجور کی طرف لے جاتا ہے اور فسق و فجور جہنم کی طرف اور جو آدمی ہمیشہ جھوٹ بولے وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کذّاب لکھا جاتا ہے۔

۶۹۸۔ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، دَعْ مَا يُرِيْبُكَ اِلٰى مَا لَا يُرِيْبُكَ، فَاِنَّ الصِّدْقَ طَمَانِيْنَةٌ وَ الْكَذِبَ رِيْبَةٌ۔

(بخاری کتاب البیوع باب تفسیر الشبہات ، ترمذی ابواب القیمۃ)

حضرت حسن بن علیؓ بیان کرتے ہیں کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان اچھی طرح یاد ہے کہ شک میں ڈالنے والی باتوں کو چھوڑ دو شک سے مبرا یقین کو اختیار کرو۔ کیونکہ یقین بخش سچائی اطمینان کا باعث ہے اور جھوٹ اضطراب اور پریشانی کا موجب ہوتا ہے۔

۶۹۹۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنْطَلَقَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَتّٰى اٰوَاهُمُ الْمَبِيْتُ اِلٰى غَارٍ فَدَخَلُوْهُ فَانْحَدَرَتْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَسَدَّتْ عَلَيْهِمُ الْغَارَ فَقَالُوْا : اِنَّهُ لَا يُنْجِيْكُمْ مِنْ هٰذِهِ الصَّخْرَةِ اِلَّا اَنْ تَدْعُوا اللّٰهَ تَعَالٰى بِصَالِحِ اَعْمَالِكُمْ ۔ قَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ: اَللّٰهُمَّ كَانَ لِيْ اَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيْرَانِ وَكُنْتُ لَا اَغْبِقُ قَبْلَهُمَا اَهْلًا وَلَا مَالًا فَنَاٰى بِيْ طَلَبُ الشَّجَرِ يَوْمًا فَلَمْ اُرِحْ عَلَيْهِمَا حَتّٰى نَامَا

فحَلَبْتُ لَهُمَا غبُوْقَهُمَا فَوَجَدْتُهُمَا نَآئِمَيْنِ، فَكَرِهْتُ اَنْ اُوْقِظَهُمَا وَاَنْ اَغْبِقَ قَبْلَهُمَا اَهْلاً وَمَالاً ، فَلَبِثْتُ وَالْقَدَحُ عَلٰى يَدِىْ اَنْتَظِرُ اسْتِيْقَاظَهُمَا حَتّٰى بَرِقَ الْفَجْرُ وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَىَّ فَاسْتَيْقَظَا فَشَرِبَا غَبُوْقَهُمَا. اَللّٰهُمَّ ! اِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ وَجْهِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيْهِ مِنْ هٰذِهِ الصَّخْرَةِ، فَانْفَرَجَتْ شَيْئًا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ الْخُرُوْجَ مِنْهُ.

قَالَ الْاٰخَرُ: اَللّٰهُمَّ اِنَّهُ كَانَتْ لِى ابْنَةُ عَمٍّ كَانَتْ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَىَّ، وَفِىْ رِوَايَةٍ : كُنْتُ اُحِبُّهَا كَاَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَآءَ فَاَرَدْتُهَا عَلٰى نَفْسِهَا فَامْتَنَعَتْ مِنِّىْ حَتّٰى اَلَمَّتْ بِهَا سَنَةٌ مِنَ السِّنِيْنَ فَجَآءَتْنِىْ فَاَعْطَيْتُهَا عِشْرِيْنَ وَمِائَةَ دِيْنَارٍ عَلٰى اَنْ تُخَلِّىَ بَيْنِىْ وَبَيْنَ نَفْسِهَا فَفَعَلَتْ، حَتّٰى اِذَا قَدَرْتُ عَلَيْهَا، وَفِىْ رِوَايَةٍ : فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ: اِتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَفُضَّ الْخَاتَمَ اِلاَّ بِحَقِّهٖ فَانْصَرَفْتُ عَنْهَا وَهِىَ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَىَّ وَتَرَكْتُ الذَّهَبَ الَّذِىْ اَعْطَيْتُهَا اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ ، فَافْرُجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيْهِ فَانْفَرَجَتِ الصَّخْرَةُ غَيْرَ اَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ الْخُرُوْجَ مِنْهَا

وَقَالَ الثَّالِثُ : اَللّٰهُمَّ اسْتَاْجَرْتُ اُجَرَاءَ وَاَعْطَيْتُهُمْ اَجْرَهُمْ غَيْرَ رَجُلٍ وَاحِدٍ تَرَكَ الَّذِىْ لَهٗ وَذَهَبَ، فَثَمَّرْتُ اَجْرَهٗ حَتّٰى كَثُرَتْ مِنْهُ الْاَمْوَالُ فَجَآءَنِىْ بَعْدَ حِيْنٍ فَقَالَ:

يَا عَبْدَ اللّٰهِ! اَدِّ اِلَيَّ اَجْرِيْ، فَقُلْتُ : كُلُّ مَا تَرٰى مِنْ اَجْرِكَ: مِنَ الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَالرَّقِيْقِ - فَقَالَ : يَا عَبْدَ اللّٰهِ! لَا تَسْتَهْزِئْ بِيْ ! فَقُلْتُ : لَا اَسْتَهْزِئُ بِكَ، فَاَخَذَهٗ كُلَّهٗ فَاسْتَاقَهٗ فَلَمْ يَتْرُكْ مِنْهُ شَيْئًا : اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيْهِ، فَانْفَرَجَتِ الصَّخْرَةُ فَخَرَجُوْا يَمْشُوْنَ -

( بخاری کتاب الاجارۃ باب من استاجر اجیرا فترک اجرہ )

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم سے پہلے لوگوں میں سے تین آدمی سفر کے لئے نکلے رات انہیں ایک غار میں بسر کرنی پڑی ۔ وہ اس کے اندر آرام کر رہے تھے کہ پہاڑ سے ایک چٹان لڑھک کر غار کے منہ پر آگئی اور وہ اندر بند ہوگئے ۔ انہوں نے آپس میں گفتگو کی کہ اس مصیبت سے اب صرف دُعا کے ذریعہ ہی نجات مل سکتی ہے ۔ آؤ اپنے اپنے نیک اعمال کا واسطہ دے کر اللہ تعالیٰ سے دعا کریں ۔ اُن تینوں میں سے ایک آدمی نے کہا ۔ اے اللہ ! میرے ماں باپ ضعیف العمر تھے اور میں اپنے اہل و عیال اور مال مویشی کو اُن سے پہلے کچھ کھلانا پلانا حرام سمجھتا تھا ۔ ایک دن باہر سے چارہ لانے میں مجھے دیر ہوگئی اور شام کو جلدی والدین کے سونے سے پہلے نہ آسکا ۔ جب میں نے ان کے لئے دودھ دوہا اور ان کے پاس لایا تو ان کو سویا ہوا پایا ۔ تب میرے دل نے ان کو جگانا پسند نہ کیا ۔ اور نہ میں نے یہ چاہا کہ ان کو کھلانے پلانے سے پہلے اپنے

اہل وعیال اور مال مویشی کو کھلاؤں پلاؤں ۔ پس دودھ کا پیالہ اپنے ہاتھ میں پکڑے میں اس انتظار میں کھڑا رہا کہ وہ بیدار ہوں تو ان کو دودھ پلاؤں اسی انتظار میں فجر ہو گئی اور بچے بھوک کی وجہ سے میرے قدموں میں بلبلاتے رہے ۔ صبح کے وقت جب وہ بیدار ہوئے تو رات کا دودھ انہوں نے پیا ۔ اے میرے اللہ! اگر میں نے یہ کام صرف تیری ہی رضا کی خاطر کیا ہے تو تُو اس مصیبت کو جس میں ہم مبتلا ہیں دُور کر دے اور اس پتھر کو ہٹا دے ۔ اس دعا کی برکت سے تھوڑا سا پتھر سرک گیا اور کچھ راستہ بن گیا ۔ لیکن وہ ابھی اس میں سے نکل نہیں سکتے تھے ۔ اب دوسرے نے کہا ۔ اے میرے اللہ! میرے چچا کی ایک لڑکی تھی جس سے مجھے بہت ہی محبّت تھی ۔ ایسی محبّت شاید ہی کوئی مرد کسی عورت سے کر سکے میں نے اسے بدی کے لئے ورغلانا چاہا ۔ لیکن اس نے انکار کر دیا اور مجھ سے بچتی رہی ۔ ایک دفعہ سخت قحط پڑا اور میری اس محبوبہ کو مالی دشواری پیش آئی ۔ وہ مجبور ہو کر میرے پاس آئی اور مدد چاہی ۔ میں نے اس کو ایک سو بیس دینار اس شرط پر دیئے کہ وہ مجھے میری مرضی کرنے دے اور اپنا آپ میرے سپرد کر دے وہ مجبور تھی اس لئے مان گئی ۔ جب میں نے اس پر قابو پا لیا اور بدی کے لئے تیار ہو گیا تو اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور ناجائز طریقے سے اس مُہر کو نہ توڑو ۔ اس کی اس بات سے میں اللہ کے خوف سے کانپ اٹھا اور اس کو چھوڑ کر اُٹھ کھڑا ہوا ۔ حالانکہ اس وقت بھی وہ مجھے سب سے پیاری لگ

رہی تھی۔ میں نے وہ سونے کے دینار بھی اسی کے پاس رہنے دیئے۔
اے میرے اللہ! اگر میں نے یہ اقدام صرف تیری رضا کی خاطر کیا تھا تو
ہمیں اس مصیبت سے نکال جس میں ہم پھنس گئے ہیں۔ اس پر پتھر
کچھ اور ہٹ گیا۔ لیکن اب بھی وہ اس غار میں سے نکل نہیں سکتے تھے
اس پر تیسرا آدمی بولا۔ اے میرے اللہ! میں نے کچھ مزدور رکھے تھے
اور کام لینے کے بعد انکو مزدوری ادا کر دی تھی۔ البتہ ایک آدمی نے
مزدوری (کم سمجھتے ہوئے) نہ لی اور (ناراض ہو کر) چلا گیا۔ میں نے اس کی یہ
چھوڑی ہوئی رقم کاروبار میں لگا دی۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں برکت دی اور
بہت نفع ہوا۔ کچھ مدت کے بعد (تنگدستی سے مجبور ہو کر) وہ شخص پھر آیا اور
کہنے لگا مجھے میری وہ مزدوری دے دو (جو تم نے مقرر کی تھی) میں نے
کہا یہ اونٹ، یہ گائیں، یہ بکریاں اور غلام جو تو دیکھ رہا ہے۔ یہ سب تیری
مزدوری ہیں۔ وہ کہنے لگا۔ اللہ کے بندے! اگر مزدوری نہیں دیتے تو مذاق
نہ کرو۔ میں نے کہا میں تجھ سے مذاق نہیں کر رہا۔ حقیقتاً یہ تیرا ہی مال ہے
جو کاروبار میں تیری مزدوری لگانے سے بڑھا ہے۔ تب اُسے حقیقت حال
کا علم ہوا تو خوشی خوشی وہ سارا مال ہانک لے گیا اور کچھ بھی پیچھے نہ چھوڑا
اے میرے اللہ! اگر میں نے یہ کام صرف تیری رضا کی خاطر کیا تھا تو اس
مصیبت سے ہمیں رہائی بخش جس میں ہم مبتلا ہیں۔ اس دُعا کی برکت سے
بقیہ پتھر بھی سرک گیا اور وہ تینوں خوشی خوشی باہر نکلے اور اپنی راہ لی۔

---

# امانت و دیانت کی فضیلت

۷۰۰۔ عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ: اَلْخَازِنُ الْمُسْلِمُ الْاَمِیْنُ الَّذِیْ یُنَفِّذُ مَا اُمِرَ بِہٖ فَیُعْطِیْہِ کَامِلاً مُوَفَّرًا طَیِّبَۃً بِہٖ نَفْسُہٗ فَیَدْفَعُہٗ اِلَی الَّذِیْ اُمِرَ لَہٗ بِہٖ اَحَدُ الْمُتَصَدِّقِیْنَ۔

(مسلم کتاب الزکوٰۃ باب امر الخازن الامین والمرأۃ اذا تصدقت من بیت)

حضرت ابوموسٰی بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ مسلمان جو مسلمانوں کے اموال کا نگران مقرر ہوا ہے اگر دیانتدار ہے اور جو اُسے حکم دیا جاتا ہے اسے صحیح صحیح نافذ کرتا ہے اور جسے کچھ دینے کا حکم دیا جاتا ہے اسے پوری بشاشت اور خوش دِلی کے ساتھ اس کا حق سمجھتے ہوئے دیتا ہے تو ایسا شخص بھی عملاً صدقہ دینے والے کی طرح صدقہ دینے والا شمار ہوگا۔

---

# وفائے عہد اور ایفائے وعدہ

۷۰۱۔ عَنْ عُرْوَۃَ بْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّہٗ سَمِعَ مَرْوَانَ بْنَ الْحَکَمِ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَۃَ یُخْبِرَانِ خَبَرًا مِنْ خَبَرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ عُمْرَۃِ الْحُدَیْبِیَّۃِ، فَکَانَ فِیْمَا اَخْبَرَنِیْ عُرْوَۃُ عَنْہُمَا أَنَّہٗ لَمَّا کَاتَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُہَیْلَ بْنَ عَمْرٍو یَوْمَ الْحُدَیْبِیَّۃِ عَلٰی قَضِیَّۃِ الْمُدَّۃِ وَکَانَ فِیْمَا اشْتَرَطَ سُہَیْلُ بْنُ عَمْرٍو، اَنَّہٗ قَالَ: لَا یَأْتِیْکَ مِنَّا اَحَدٌ وَاِنْ کَانَ عَلٰی دِیْنِکَ اِلَّا رَدَدْتَہٗ اِلَیْنَا وَخَلَّیْتَ بَیْنَنَا وَبَیْنَہٗ وَاَبٰی سُہَیْلٌ أَنْ یُقَاضِیَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا عَلٰی ذٰلِکَ فَکَرِہَ الْمُؤْمِنُوْنَ ذٰلِکَ وَامَّعَضُوْا فَتَکَلَّمُوْا فِیْہِ فَلَمَّا اَبٰی سُہَیْلٌ اَنْ یُّقَاضِیَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا عَلٰی ذٰلِکَ کَاتَبَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبَا جَنْدَلَ بْنِ سُہَیْلٍ یَوْمَئِذٍ اِلٰی اَبِیْہِ سُہَیْلِ بْنِ عَمْرٍو لَمْ یَأْتِ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحَدٌ مِنَ الرِّجَالِ اِلَّا رَدَّہٗ فِیْ تِلْکَ الْمُدَّۃِ وَاِنْ کَانَ مُسْلِمًا وَجَاءَتِ الْمُؤْمِنَاتُ مُہَاجِرَاتٍ فَکَانَتْ اُمُّ کُلْثُوْمٍ بِنْتُ عُقْبَۃَ بْنِ اَبِیْ مُعَیْطٍ مِمَّنْ خَرَجَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَہِیَ عَاتِقٌ وَجَاءَ اَہْلُہَا یَسْأَلُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَرْجِعَہَا اِلَیْہِمْ حَتّٰی اَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِی الْمُؤْمِنَاتِ مَا اُنْزِلَ۔ (بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ الحدیبیۃ)

عروہ بن زبیرؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے مروان بن حکم اور مسوَر بن مخرمہ سے سنا کہ عمرۃ الحدیبیہ کے موقع پر جب صلح کے سلسلہ

میں سہیل بن عمرو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بات چیت ہوئی تو
سہیل نے معاہدۂ صلح میں یہ شرط لکھوانے پر اصرار کیا کہ ہم میں سے جو
شخص بھی مدّتِ صلح کے دوران مسلمان ہوکر آپ کے پاس آئے آپ اُسے
ہمارے حوالے کرنے کے پابند ہوں گے اور کوئی روک نہیں ڈالیں گے۔
مسلمانوں کو یہ شرط سخت ناپسند تھی اور وہ اس کے ماننے کے لئے بالکل
تیّار نہ تھے۔ لیکن سہیل نے یہ شرط منوائے بغیر معاہدہ کرنے سے صاف
انکار کر دیا۔ آخر حضورؐ نے اس شرط کو تسلیم کر لیا (کیونکہ حضورؐ ہر قیمت
پر مصالحت کرنا چاہتے تھے) معاہدہ صلح لکھے جانے کے بعد سہیل کا
بیٹا ابوجندل مسلمان ہوکر وہیں آگیا۔ سہیل نے اصرار کیا کہ معاہدہ کے
مطابق اسے واپس کیا جائے۔ چنانچہ حضورؐ نے اُسے سہیل کے سپرد کر دیا
کہ اسے لے جا سکتے ہو۔ اسی طرح مدت صلح (جو دس سال کی تھی) کے
دوران جتنے بھی نئے مسلمان مکّہ سے ہجرت کر کے مدینہ آئے۔ اہلِ مکّہ کے
کے مطالبہ پر آپؐ نے ان کو واپس بھجوا دیا[1]۔ کچھ عورتیں بھی ہجرت کر کے

---

[1] آخر یہ شرط خود کفّارِ مکّہ کیلئے مصیبت بن گئی۔ وہ اس طرح کہ ایک بہادر
مسلمان کو مکّہ والے واپس لے جا رہے تھے۔ رات کو موقع پا کر اس نے ایک نگران کو
قتل کر دیا دوسرا بھاگ گیا۔ اس بہادر مسلمان نے ایک مناسب جگہ اڈا بنا لیا دوسرے نئے مسلمان
بھی مدینہ جانے کی بجائے وہاں جمع ہونے لگے اسطرح ایک اور جمعیت بن گئی جس نے اہلِ مکّہ
کے لئے خطرہ پیدا کر دیا اور وہ خود یہ شرط ترک کرنے پر مجبور ہو گئے۔ ......

آئیں ان میں امِ کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط بھی تھیں جن کے گھر والوں کا اصرار تھا کہ انہیں ہمارے سپرد کیا جائے تاکہ واپس لے جائیں۔ لیکن اس بارہ میں اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا کہ مہاجر عورتوں کو واپس نہیں بھجوانا۔ (چنانچہ کفارِ مکہ کا یہ مطالبہ رد کر دیا گیا۔)

۷۰۲ـــ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ ذَکَرَ رَجُلًا مِنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ، سَأَلَ بَعْضَ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اَنْ یُسْلِفَهٗ اَلْفَ دِیْنَارٍ فَقَالَ: اِئْتِنِیْ بِالشُّهَدَآءِ اُشْهِدُهُمْ، فَقَالَ: کَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًا، فَقَالَ: فَأْتِنِیْ بِالْکَفِیْلِ، قَالَ: کَفٰی بِاللّٰهِ کَفِیْلًا، قَالَ: صَدَقْتَ فَدَفَعَهَا اِلَیْهِ اِلٰی اَجَلٍ مُسَمًّی فَخَرَجَ فِی الْبَحْرِ فَقَضٰی حَاجَتَهٗ ثُمَّ الْتَمَسَ مَرْکَبًا یَرْکَبُهَا یَقْدَمُ عَلَیْهِ لِلْاَجَلِ الَّذِیْ اَجَّلَهٗ فَلَمْ یَجِدْ مَرْکَبًا فَاَخَذَ خَشَبَةً فَنَقَرَهَا فَأَدْخَلَ فِیْهَا اَلْفَ دِیْنَارٍ وَصَحِیْفَةً مِنْهُ اِلٰی صَاحِبِهٖ ثُمَّ زَجَّجَ مَوْضِعَهَا ثُمَّ اَتٰی بِهَا اِلَی الْبَحْرِ، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ! اِنَّکَ تَعْلَمُ اِنِّیْ کُنْتُ تَسَلَّفْتُ فُلَانًا اَلْفَ دِیْنَارٍ فَسَأَلَنِیْ کَفِیْلًا فَقُلْتُ: کَفٰی بِاللّٰهِ کَفِیْلًا فَرَضِیَ بِکَ وَسَأَلَنِیْ شَهِیْدًا فَقُلْتُ: کَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًا فَرَضِیَ بِکَ، وَاِنِّیْ جَهَدْتُ اَنْ اَجِدَ مَرْکَبًا اَبْعَثُ اِلَیْهِ الَّذِیْ لَهٗ فَلَمْ اَقْدِرْ وَاِنِّیْ اَسْتَوْدِعُکَهَا، فَرَمٰی بِهَا فِی الْبَحْرِ حَتّٰی وَلَجَتْ فِیْهِ ثُمَّ انْصَرَفَ وَهُوَ فِیْ ذٰلِکَ یَلْتَمِسُ مَرْکَبًا یَخْرُجُ اِلٰی بَلَدِهٖ فَخَرَجَ الرَّجُلُ الَّذِیْ کَانَ اَسْلَفَهٗ

يَنْظُرُ لَعَلَّ مَرْكَبًا قَدْ جَاءَ بِمَالِهِ فَإِذَا بِالْخَشَبَةِ الَّتِيْ فِيْهَا الْمَالُ فَأَخَذَهَا لِأَهْلِهِ حَطَبًا فَلَمَّا نَشَرَهَا وَجَدَ الْمَالَ وَالصَّحِيْفَةَ ثُمَّ قَدِمَ الَّذِيْ كَانَ أَسْلَفَهُ فَأَتَى بِأَلْفِ دِيْنَارٍ وَقَالَ: وَاللّٰهِ مَا زِلْتُ جَاهِدًا فِيْ طَلَبِ مَرْكَبٍ لِآتِيَكَ بِمَالِكَ فَمَا وَجَدْتُ مَرْكَبًا قَبْلَ الَّذِيْ أَتَيْتُ فِيْهِ، قَالَ: هَلْ كُنْتَ بَعَثْتَ إِلَيَّ شَيْئًا أُخْبِرُكَ إِنِّيْ لَمْ أَجِدْ مَرْكَبًا قَبْلَ الَّذِيْ جِئْتُ فِيْهِ قَالَ: فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَدّٰى عَنْكَ الَّذِيْ بَعَثْتَ فِي الْخَشَبَةِ، فَانْصَرِفْ بِأَلْفِ دِيْنَارٍ رَاشِدًا ۔ (بخاری کتاب الکفالۃ باب الکفالۃ فی القرض والدیون)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا قصہ بیان فرمایا کہ اس نے اپنی قوم کے ایک مالدار شخص سے ایک ہزار اشرفی قرض مانگا ۔ اس نے ضمانت اور گواہوں کا مطالبہ کیا ۔ قرض مانگنے والے نے جواب میں کہا اللہ تعالیٰ کے سوا نہ میرا کوئی ضامن ہے نہ گواہ ۔ وہی میرا گواہ اور ضامن ہے ۔ قرض دینے والے نے اس کی بات پر اعتبار کر لیا اور مقررہ مدت کیلئے اسے ایک ہزار اشرفی قرض دیدیا ۔ اس کے بعد قرض لینے والا اپنے کام کے لئے سمندری سفر پر روانہ ہوا اور کام کو سرانجام دیا ۔ جب قرض کی واپسی کی مدت قریب آئی تو اس نے سمندری کشتی کا پتہ کیا ۔ لیکن اسے کوئی کشتی نہ مل سکی جو اس طرف جانے والی ہو جہاں اس نے رقم ادا کرنی تھی ۔ جب وہ کشتی ملنے سے مایوس ہو گیا تو اس نے ایک موٹی سی لکڑی لی ۔ اس میں

سوراخ کیا۔ ایک ہزار اشرفی اور ایک خط جس میں حسبِ وعدہ نہ پہنچ
سکنے کی معذرت تھی۔ اس سوراخ میں رکھے اور اوپر سے ڈاٹ لگا کر
اس کو بند کر دیا۔ پھر لکڑی سمندر میں ڈال دی اور یہ دعا کی: اے میرے
صادق الوعد خدا! تو جانتا ہے کہ میں نے فلاں سے ایک ہزار اشرفی قرض
لیا تھا، اس نے مجھ سے ضامن مانگا تو میں نے کہا میرا ضامن اللہ تعالیٰ
ہے۔ اس نے مجھ سے گواہ طلب کیا تو میں نے کہا کہ اللہ ہی گواہ ہے
چنانچہ وہ تیرے نام کے واسطہ پر راضی ہو گیا اور تیری رضا کی خاطر
اس نے مجھے رقم دیدی۔ اب میں نے کشتی حاصل کرنے کی بڑی
کوشش کی ہے تاکہ میں اصل مالک کو رقم پہنچا سکوں لیکن مجھے کوئی
کشتی نہ مل سکی۔ اب میں یہ رقم تیری حفاظت اور امانت میں تیرے سپرد
کرتا ہوں۔ تو یہ رقم بحفاظت اس کے مالک تک پہنچا دے اور میری
دعا سن۔ اس دعا کے بعد اس نے لکڑی کو سمندر میں پھینک دیا اور
وہ اس میں بہنے لگی۔ یہ شخص واپس آ گیا۔ لیکن پھر بھی کشتی کی تلاش
میں رہا جو اس طرف کو جانے والی ہو۔ ادھر وہ آدمی جس نے قرض دیا
تھا اس خیال سے بندرگاہ کی طرف آیا کہ شاید مسافر جہاز آ گیا ہو اور
حسبِ وعدہ وہ شخص اس کی رقم لے آیا ہو۔ ایسی کشتی تو اسے کوئی
نظر نہ آئی لیکن اس نے ایک موٹی سی لکڑی دیکھی جو سمندر کے کنارے
لگی ہوئی تھی۔ اس نے ایندھن خیال کر کے اُسے اٹھا لیا اور گھر لے آیا
جب اس نے اسے چیرا تو اس میں سے ایک ہزار اشرفی اور ایک خط

نکلا جس میں صورتِ حال کی وضاحت تھی۔ اس اثناء میں اس شخص کو کشتی مل گئی اور اس خیال سے کہ شاید رقم ملی ہو یا نہ ملی ہو۔ وہ رقم لے کر آ گیا اور معذرت کی کہ کشتی نہ ملنے کی وجہ سے دیر ہو گئی ہے۔ اس آدمی نے اس سے پوچھا۔ کیا پہلے بھی تم نے مجھے کچھ بھیجا تھا؟ اس پر اُس نے پورا قِصہ سنایا۔ تب اشرفیوں کے مالک نے اسے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے تیری دعا قبول کر لی ہے۔ لکڑی کا تنا جو تُو نے بھیجا تھا وہ مجھے مل گیا ہے اس میں رقم بھی تھی اور خط بھی۔ تب وہ نیک شخص خوشی خوشی مع اس رقم کے جو وہ لے کر گیا تھا اپنے گھر واپس آ گیا۔

---

# احترامِ آدمیت، یتامیٰ اور کمزوروں سے حُسنِ سلوک

# شفقت علیٰ خلق اللہ

٧٠٣ـــ عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ نُفَیْعِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ کَھَیْئَتِہٖ یَوْمَ خَلَقَ اللّٰہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ: اَلسَّنَۃُ اِثْنَا عَشَرَ

شَهْرًا مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ . ثَلَاثٌ مُتَوَالِيَاتٌ : ذُوالْقَعْدَةِ وَ ذُوالْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِىْ بَيْنَ جُمَادٰى وَ شَعْبَانَ ، ثُمَّ قَالَ: اَىُّ شَهْرٍ هٰذَا؟ قُلْنَا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ، فَسَكَتَ، حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهٖ. قَالَ: اَلَيْسَ ذَاالْحِجَّةِ؟ قُلْنَا: بَلٰى. قَالَ: فَاَىُّ بَلَدٍ هٰذَا؟ قُلْنَا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ، فَسَكَتَ، حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهٖ. قَالَ: اَلَيْسَ الْبَلْدَةَ. قُلْنَا بَلٰى. قَالَ: فَاَىُّ يَوْمٍ هٰذَا؟ قُلْنَا: اَللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ، فَسَكَتَ، حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهٖ. فَقَالَ: اَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ؟ قُلْنَا: بَلٰى. قَالَ: فَاِنَّ دِمَاءَكُمْ وَ اَمْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِىْ بَلَدِكُمْ هٰذَا فِىْ شَهْرِكُمْ هٰذَا وَ سَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَيَسْاَلُكُمْ عَنْ اَعْمَالِكُمْ اَلَا فَلَا تَرْجِعُوْا بَعْدِىْ كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ اَلَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَلَعَلَّ بَعْضَ مَنْ يُّبَلَّغُهٗ اَنْ يَّكُوْنَ اَوْعٰى لَهٗ مِنْ بَعْضِ مَنْ سَمِعَهٗ ، ثُمَّ قَالَ: اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟ اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟ قُلْنَا: نَعَمْ. قَالَ: اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ

(مسلم كتاب القسامة باب تغليظ تحريم الدماء والاعراض والاموال)

حضرت ابوبکرةؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ زمانہ اپنی پہلی حالت پر گھوم آیا جیسے اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کو پیدا کیا تھا۔ سال بارہ ماہ کا ہوتا ہے جن میں سے چار احترام

والے مہینے ہیں۔ یعنی ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرّم اور چوتھا قبیلہ مضر کا
رجب یعنی وہ جو جمادی اور شعبان کے درمیان آتا ہے۔ پھر آپؐ نے
فرمایا۔ اے لوگو! یہ کون سا مہینہ ہے؟ ہم نے عرض کیا۔ اللہ تعالےٰ
اور اس کے رسولؐ بہتر جانتے ہیں۔ آپؐ کچھ دیر خاموش رہے۔ ہمیں
گمان ہوا کہ شاید آپؐ اس کا کوئی اور نام رکھنا چاہتے ہیں۔ پھر آپؐ
نے فرمایا کیا یہ ذوالحجہ نہیں ہم نے عرض کیا۔ ہاں یارسول اللہ! پھر آپؐ نے فرمایا
یہ کون سا شہر ہے؟ ہم نے عرض کیا۔ اللہ اور اُسکا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپؐ
کچھ دیر خاموش رہے۔ ہمیں خیال ہوا کہ شاید آپؐ اس کا کوئی اور نام رکھنا
چاہتے ہیں۔ پھر آپؐ نے فرمایا کیا یہ شہر مکّہ مکرّمہ نہیں۔ ہم نے عرض کیا ہاں
یارسول اللہ! پھر آپؐ نے پوچھا یہ کون سا دن ہے؟ ہم نے عرض کیا۔
اللہ تعالیٰ اور اسکا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ پھر آپؐ کچھ دیر خاموش رہے۔ ہم
نے خیال کیا۔ شاید آپؐ اس کا کوئی اور نام رکھنا چاہتے ہیں۔ پھر آپؐ نے
فرمایا کیا یہ قربانی کا دن نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا۔ ہاں یارسول اللہ! اس
پر آپؐ نے فرمایا۔ آج کے دن تمہارے خون، تمہارے مال، تمہاری آبروئیں
تم پر حرام اور قابلِ احترام ہیں۔ بالکل اسی طرح جس طرح تمہارا یہ دن
تمہارے اس شہر میں تمہارے اس مہینہ میں واجب الاحترام ہے۔ اے
لوگو! عنقریب تم اپنے ربّ سے ملوگے وہ تم سے پوچھے گا کہ تم نے کیسے عمل
کئے؟ دیکھو میرے بعد دوبارہ کافر نہ بن جانا کہ ایکدوسرے کی گردنیں اڑانے
لگ جاؤ اور آگاہ رہو تم میں سے جو یہاں موجود ہے ان لوگوں کو پیغام

پہنچادے جوکہ موجود نہیں کیونکہ ہوسکتا ہے کہ جس کو پیغام پہنچایا جائے وہ سننے والے سے زیادہ سمجھدار ہو۔ پھر آپؐ نے فرمایا۔ کیا میں نے اللہ تعالیٰ کا پیغام ٹھیک ٹھیک پہنچا دیا؟ آپؐ نے یہ الفاظ تین بار دہرائے۔ ہم نے عرض کیا۔ ہاں یارسول اللہ! آپ نے اللہ تعالیٰ کا پیغام ٹھیک ٹھیک پہنچا دیا۔ اس پر آپؐ نے فرمایا اے اللہ تعالیٰ! گواہ رہنا۔

۷۰۴ــ عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ حَدَّثَنِیْ مَنْ سَمِعَ خُطْبَةَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ وَسْطِ اَیَّامِ التَّشْرِیْقِ فَقَالَ یَا اَیُّھَا النَّاسُ اَلَا اِنَّ رَبَّکُمْ وَاحِدٌ وَاِنَّ اَبَاکُمْ وَاحِدٌ، اَلَا لَا فَضْلَ لِعَرَبِیٍّ عَلٰی عَجَمِیٍّ وَلَا لِعَجَمِیٍّ عَلٰی عَرَبِیٍّ وَلَا لِاَحْمَرَ عَلٰی اَسْوَدَ وَلَا لِاَسْوَدَ عَلٰی اَحْمَرَ اِلَّا بِالتَّقْوٰی اَبَلَّغْتُ؟ قَالُوْا: بَلَّغَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

ثُمَّ قَالَ: اَیُّ یَوْمٍ ھٰذَا؟ قَالُوْا: یَوْمٌ حَرَامٌ، قَالَ: اَیُّ شَھْرٍ ھٰذَا؟ قَالُوْا: شَھْرٌ حَرَامٌ، قَالَ: ثُمَّ اَیُّ بَلَدٍ ھٰذَا؟ قَالُوْا: بَلَدٌ حَرَامٌ، قَالَ: فَاِنَّ اللّٰہَ قَدْ حَرَّمَ بَیْنَکُمْ دِمَاءَکُمْ وَاَمْوَالَکُمْ، قَالَ: وَلَا اَدْرِیْ، قَالَ اَوْ بَلَدِکُمْ ھٰذَا۔ اَبَلَّغْتُ؟ قَالُوْا: بَلَّغَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: لِیُبَلِّغِ الشَّاھِدُ الْغَائِبَ۔

(مسند احمد ص۴۱۱ ج۵ - مسند احمد ص۲۳ عن ابن عباسؓ)

ابونضرہؓ بیان کرتے ہیں مجھے اس شخص نے بتایا جس نے حضور کا وہ خطبہ حجۃ الوداع سنا جو آپؐ نے ایام منیٰ میں دیا تھا۔ کہ آپ نے اپنے

اس خطبہ میں فرمایا اے لوگو! تمہارا خدا ایک ہے۔ تمہارا باپ ایک ہے یاد رکھو کسی عربی کو کسی عجمی پر اور کسی عجمی کو کسی عربی پر اور کسی سُرخ و سفید رنگ والے کو کسی سیاہ رنگ والے پر اور کسی سیاہ رنگ والے کو کسی سرخ و سفید رنگ والے پر کسی طرح کی کوئی فضیلت نہیں۔ ہاں تقویٰ اور صلاحیت وجہ ترجیح اور فضیلت ہے۔ کیا میں نے یہ اہم پیغام پہنچا دیا لوگوں نے (بلند آواز سے) عرض کیا ہاں اللہ کے رسول نے یہ پیغامِ حق اچھی طرح پہنچا دیا۔ پھر آپؐ نے فرمایا یہ کون سا دن ہے؟ لوگوں نے جواب دیا (ایام حج کا) بڑا محترم دن ہے پھر آپؐ نے پوچھا یہ کونسا مہینہ ہے؟ لوگوں نے جواب دیا یہ (ذوالحجہ کا) بڑا محترم مہینہ ہے۔ پھر پوچھا یہ کون سا شہر ہے؟ لوگوں نے جواب دیا۔ یہ (مکہ کا) بڑا محترم شہر ہے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا۔ تمہاری جانیں تمہارے اموال (راوی کو یاد نہیں کہ آپؐ نے آبرو کا ذکر بھی فرمایا یا نہیں) اسی طرح قابلِ عزت اور حُرمت والے ہیں جس طرح یہ دن یہ مہینہ اور یہ شہر حُرمت والے ہیں (یعنی جس طرح ان کی بے حُرمتی کا تم خیال بھی نہیں کر سکتے اسی طرح لوگوں کی جانوں اور ان کے مالوں اور انکی آبروؤں کی بے حرمتی بھی ناجائز ہے۔ پھر آپؐ نے پوچھا۔ کیا میں نے یہ اہم پیغام پہنچا دیا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا ہاں اللہ کے رسول نے سب کچھ پہنچا دیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا تو جو موجود ہیں وہ ان تک بھی اس پیغام کو پہنچا دیں جو یہاں موجود نہیں۔

۷۰۵۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ، وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا ـ اَلْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ : لَا يَظْلِمُهٗ وَلَا يَحْقِرُهٗ وَلَا يَخْذُلُهٗ ـ اَلتَّقْوٰى هٰهُنَا ـ وَيُشِيْرُ إِلٰى صَدْرِهٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ بِحَسْبِ امْرِئٍ مِّنَ الشَّرِّ أَنْ يَّحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهٗ وَمَالُهٗ وَعِرْضُهٗ ـ

(مسلم كتاب البر والصلة باب تحريم ظلم المسلم وخذله)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ ایک دوسرے سے حسد نہ کرو ۔ ایک دوسرے کو نقصان پہنچانے کیلئے بڑھ چڑھ کر بھاؤ نہ بڑھاؤ ۔ ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو ایک دوسرے سے پیٹھ نہ موڑو یعنی بے تعلقی کا رویہ اختیار نہ کرو ۔ ایک دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرو بلکہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو ۔ مسلمان اپنے بھائی پر ظلم نہیں کرتا اسکی تحقیر نہیں کرتا اسکو شرمندہ یا رسوا نہیں کرتا ۔ آپؐ نے اپنے سینے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ۔ تقویٰ یہاں ہے ۔ یہ الفاظ آپؐ نے تین دفعہ دہرائے پھر فرمایا انسان کی بدبختی کیلئے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقارت کی نظر سے دیکھے ہر مسلمان کا خون، مال اور عزت و آبرو دوسرے مسلمان پر حرام اور اس کے لئے واجب الاحترام ہے ۔

٦٠٧ ــ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا

مَنْ لَّمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَيَعْرِفْ شَرَفَ كَبِيْرِنَا۔

(ترمذی کتاب البرّ والصّلۃ باب ما جاء فی رحمۃ الصبیان)

حضرت عمرو بن شعیبؓ اپنے باپ اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس شخص کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں جو چھوٹے پر رحم نہیں کرتا اور بڑے کا شرف نہیں پہچانتا یعنی بڑے کی عزت نہیں کرتا۔

۷۰۷۔ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رُبَّ اَشْعَثَ اَغْبَرَمَدْفُوْعٍ بِالْاَبْوَابِ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ۔

(مسلم کتاب الجنّۃ باب النّار یدخلھا الجبارون)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت سے لوگ ایسے ہیں کہ ان کے بال پراگندہ اور غبار آلود ہوتے ہیں یعنی بظاہر معمولی نظر آتے ہیں دروازوں پر سے ان کو دھکّے دیئے جاتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے اگر وہ قسم کھا لیں کہ ایسا ہو تو خداوند تعالیٰ ویسا ہی کر دیتا ہے۔

۷۰۸۔ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ الْجَنَّةِ؟ كُلُّ ضَعِيْفٍ مُتَضَعَّفٍ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ اَلَا

اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ النَّارِ؟ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ۔

(مسلم کتاب الجنّة وصفة النعيم باب النار يدخلها الجبارون)

حضرت حارثہ بن وہبؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا۔ کیا جنّت میں بسنے والوں کے متعلق میں تمہیں کچھ بتاؤں؟ ہر وہ کمزور جس کو لوگ کمزور سمجھتے ہیں مگر جب وہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے اسی کے نام کی قسم کھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی قسم کو پورا کر دیتا ہے اور جیسا وہ چاہتا ہے ایسا ہی کر دیتا ہے۔ پھر فرمایا۔ کیا میں تم کو دوزخ میں رہنے والوں کے متعلق نہ بتاؤں؟ ہر سرکش خود پسند، شعلہ مزاج، متکبر دوزخ کا ایندھن بنے گا۔

۷۰۹۔ عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: اِبْغُوْنِیْ فِیْ ضُعَفَائِکُمْ فَاِنَّمَا تُرْزَقُوْنَ وَتُنْصَرُوْنَ بِضُعَفَائِکُمْ۔

(ترمذی کتاب الجهاد باب ما جاء فی الاستفتاح بصعاليك المسلمين)

حضرت ابوالدرداء بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ کمزوروں میں مجھے تلاش کرو۔ یعنی میں ان کے ساتھ ہوں اور اُنکی مدد کر کے تم میری رضا حاصل کر سکتے ہو۔ یہ حقیقت ہے کہ کمزوروں اور غریبوں کی وجہ سے ہی تم خدا کی مدد پاتے ہو اور اس کے حضور سے رزق کے مستحق بنتے ہو۔

۷۱۰۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ امْرَاَۃً سَوْدَآءَ

كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ اَوْ شَابًّا فَفَقَدَهَا اَوْ فَقَدَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عَنْهَا اَوْ عَنْهُ فَقَالُوْا : مَاتَ ۔ قَالَ : اَفَلَا كُنْتُمْ اٰذَنْتُمُوْنِيْ بِهٖ ؟ فَكَاَنَّهُمْ صَغَّرُوْا اَمْرَهَا اَوْ اَمْرَهٗ فَقَالَ : دُلُّوْنِيْ عَلٰى قَبْرِهٖ ۔ فَدَلُّوْهُ فَصَلّٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ : اِنَّ هٰذِهِ الْقُبُوْرَ مَمْلُوْءَةٌ ظُلْمَةً عَلٰى اَهْلِهَا وَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُنَوِّرُهَا لَهُمْ بِصَلَاتِيْ عَلَيْهِمْ ۔ (مسلم كتاب الجنائز باب الصلوٰة على القبر)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک سیاہ رنگ کی عورت مسجد کی صفائی اور اس کی دیکھ بھال کرتی تھی (راوی کو شک ہے کہ عورت تھی یا کوئی نوجوان) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی دن تک اس کو نہ دیکھا تو آپؐ نے اس کے متعلق پوچھا۔ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ! اس کی تو وفات ہوگئی ہے۔ آپؐ نے فرمایا مجھے کیوں نہ اس کی اطلاع دی؟ دراصل صحابہؓ نے اس کو معمولی انسان سمجھ کر یہ خیال کیا تھا کہ اس کے متعلق حضور کو کیا تکلیف دینی ہے۔ چنانچہ حضورؐ نے فرمایا مجھے اس کی قبر دکھاؤ۔ لوگوں نے قبر بتائی تو آپؐ نے وہاں جاکر اس کی نمازِ جنازہ پڑھی اور فرمایا۔ یہ قبریں تاریکی سے بھری ہوئی ہوتی ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ میری نماز اور دعا کی وجہ سے ان کو منور اور روشن فرمادیتا ہے۔

۷۱۱ـــ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهٖ۔

(مسند احمد [illegible])

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہے۔ یعنی اُسے اپنی صفات کا مظہر بنایا ہے اور اس میں یہ اہلیت اور استعداد رکھی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی صفات کو ظلّی طور پر اپنا سکے۔

۷۱۲۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اَلْخَلْقُ عِیَالُ اللّٰہِ فَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَی اللّٰہِ مَنْ اَحْسَنَ اِلٰی عِیَالِہٖ۔

(بیہقی فی شعب الایمان۔ مشکوٰۃ باب الشفقۃ والرحمۃ علی الخلق ص۴۲۵)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام مخلوقات اللہ کی عیال ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کو اپنے مخلوقات میں سے وہ شخص بہت پسند ہے جو اس کے عیال (مخلوق) کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے اور انکی ضروریات کا خیال رکھتا ہے۔

۷۱۳۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍوؓ یَبْلُغُ بِہِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اَلرَّاحِمُوْنَ یَرْحَمُھُمُ الرَّحْمٰنُ اِرْحَمُوْا اَھْلَ الْاَرْضِ یَرْحَمُکُمْ مَنْ فِی السَّمَآءِ۔ (ابوداؤد کتاب الادب باب فی الرحمۃ)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رحم کرنے والوں پر رحمان خدا رحم کرے گا۔ تم اہلِ زمین پر رحم کرو۔ آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔

۷۱۴۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَبَّلَ النَّبِیُّ صَلَّی

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا وَ عِنْدَہُ الْاَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ فَقَالَ الْاَقْرَعُ: اِنَّ لِیْ عَشَرَۃً مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ مِنْھُمْ اَحَدًا فَنَظَرَ اِلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَنْ لَا یَرْحَمُ لَا یُرْحَمُ۔

(بخاری کتاب الادب باب رحمۃ الولد و تقبیلہ صفحہ ۸۸۲ و مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نواسے حضرت حسنؓ بن علیؓ کو بوسہ دیا۔ اس وقت آپؐ کے پاس اقرع بن حابس بھی بیٹھا تھا۔ اقرع نے یہ دیکھ کر عرض کیا۔ میرے دس بیٹے ہیں، میں نے کبھی کسی کو بوسہ نہیں دیا۔ آپؐ نے اسکی طرف نظر اُٹھا کر دیکھا اور فرمایا جو شخص رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

۷۱۵۔ عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَا یَرْحَمِ النَّاسَ لَا یَرْحَمْہُ اللّٰہُ۔

(مسلم کتاب الفضائل باب رحمۃ الصبیان والعیال)

حضرت جریرؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ بھی اس پر رحم نہیں کرتا۔

۷۱۶۔ عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اَنَا وَ کَافِلُ الْیَتِیْمِ فِی الْجَنَّۃِ ھٰکَذَا وَ اَشَارَ بِالسَّبَّابَۃِ وَالْوُسْطٰی وَ فَرَّجَ بَیْنَھُمَا۔

(بخاری باب فضل من یعول یتیماً)

حضرت سہل بن سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں اور یتیم کی دیکھ بھال میں لگا رہنے والا جنّت میں اس طرح ساتھ ساتھ ہوں گے۔ آپؐ نے وضاحت کی غرض سے انگشتِ شہادت اور درمیانی انگلی کے درمیان تھوڑا سا فاصلہ رکھ کر دکھایا کہ اس طرح۔

۷۱۷۔ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ بَيْتٍ فِی الْمُسْلِمِيْنَ بَيْتٌ فِيْهِ يَتِيْمٌ يُحْسَنُ اِلَيْهِ وَشَرُّ بَيْتٍ فِی الْمُسْلِمِيْنَ بَيْتٌ فِيْهِ يَتِيْمٌ يُسَاءُ اِلَيْهِ۔ (ابن ماجه ابواب الادب - باب حق اليتيم)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں کے گھروں میں سے سب سے بہترین گھر وہ ہے جس میں یتیم کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا جائے اور مسلمانوں کے گھروں میں سے بدترین گھر وہ ہے جسمیں یتیم کے ساتھ بُرا سلوک ہوتا ہو۔

۷۱۸۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَتْ عِنْدَ اُمِّ سُلَيْمٍ يَتِيْمَةٌ، وَهِیَ اُمُّ اَنَسٍ، فَرَاٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَتِيْمَةَ، فَقَالَ: أَنْتِ هِيَهْ! لَقَدْ كَبِرْتِ لَا كَبِرَ سِنُّكِ فَرَجَعَتِ الْيَتِيْمَةُ اِلٰی اُمِّ سُلَيْمٍ تَبْكِیْ، فَقَالَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ: مَا لَكِ يَا بُنَيَّةُ؟ قَالَتِ الْجَارِيَةُ دَعَا عَلَیَّ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَا يَكْبَرَ سِنِّیْ فَالْآنَ لَا يَكْبَرُ سِنِّیْ أَبَدًا، اَوْ قَالَتْ: قَرْنِیْ فَخَرَجَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ مُسْتَعْجِلَةً تَلُوْثُ خِمَارَهَا حَتّٰی لَقِيَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ: مَا لَكِ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ؟ فَقَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَدَعَوْتَ عَلٰى يَتِيْمَتِيْ؟ قَالَ: وَمَاذَاكِ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ؟ قَالَتْ: زَعَمَتْ أَنَّكَ دَعَوْتَ أَنْ لَا يَكْبَرَ سِنُّهَا وَلَا يَكْبَرَ قَرْنُهَا۔ قَالَ: فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: يَا أُمَّ سُلَيْمٍ! أَمَا تَعْلَمِيْنَ أَنَّ شَرْطِيْ عَلٰى رَبِّيْ أَنِّيْ اشْتَرَطْتُ عَلٰى رَبِّيْ فَقُلْتُ: إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أَرْضٰى كَمَا يَرْضَى الْبَشَرُ وَأَغْضَبُ كَمَا يَغْضَبُ الْبَشَرُ فَأَيُّمَا أَحَدٍ دَعَوْتُ عَلَيْهِ مِنْ أُمَّتِيْ بِدَعْوَةٍ لَيْسَ لَهَا بِأَهْلٍ أَنْ يَّجْعَلَهَا لَهٗ طَهُوْرًا وَزَكَاةً وَقُرْبَةً يُقَرِّبُهٗ بِهَا مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ (مسلم کتاب البر والصلۃ باب من لعنہ النبیؐ)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ اُمّ سلیم (جو حضرت انس کی والدہ تھیں) کے پاس ایک یتیم بچی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچّی کو دیکھا اور مزاحًا فرمایا: ہیں تم اتنی بڑی ہوگئی ہو، تیری عمر آئندہ نہ بڑھے۔

وہ یتیم لڑکی اُمّ سلیم کے پاس روتی ہوئی گئی۔ اُمّ سلیم نے کہا۔ بیٹی کیوں روتی ہو؟ اس نے جواب دیا کہ حضورؐ نے مجھے بددعا دی ہے کہ میری عمر بڑی نہ ہو۔ اب میں کبھی لمبی عمر نہ پاؤں گی۔ اور جلدی مر جاؤں گی۔ اُمّ سلیم جلدی جلدی اپنی اوڑھنی لپیٹے چل پڑیں اور حضور کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ حضورؐ نے اُمّ سلیم سے پوچھا کیا بات ہے؟ کیسے آئیں؟ اُمّ سلیم نے عرض کیا۔ اے اللہ کے نبی کیا آپؐ نے اس

یتیم بچی کو یہ بددُعا دی ہے کہ اس کی عمر لمبی نہ ہو۔ حضورؐ نے فرمایا۔ یہ کیسے؟ اُمّ سلیم نے کہا کہ آپؐ نے اسے بددعا دی ہے کہ اس کی عمر لمبی نہ ہو۔ حضورؐ ہنس پڑے اور فرمایا۔ میں نے تو یونہی بچی سے دل لگی کی بات کی ہے۔ اے اُمّ سلیم! کیا تجھے معلوم نہیں کہ میں نے اپنے ربّ سے یہ شرط منوائی ہوئی ہے کہ میں انسان ہوں، خوش بھی ہوتا ہوں جیسے لوگ خوش ہوتے ہیں اور ناراض بھی ہوتا ہوں جیسے لوگ ناراض ہوتے ہیں، اگر میں ناراض ہو کر کسی کو بددعا بھی دوں اور وہ بددعا کا اہل نہیں ہے تو اے میرے اللہ! تو اس میری بددُعا کو اس کیلئے طہارت پاکیزگی اور قربت کا ذریعہ بنادے، قیامت کے دن وہ تیرا قرب حاصل کرے۔ یعنی اسے دعائے خیر میں بدل دے۔

۱۹؎۔ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: اَلْاِیْمَانُ بِاللّٰہِ وَالْجِھَادُ فِیْ سَبِیْلِہٖ۔ قُلْتُ: اَیُّ الرِّقَابِ اَفْضَلُ؟ قَالَ اَنْفَسُھَا عِنْدَ اَھْلِھَا وَاَکْثَرُھَا ثَمَنًا۔ قُلْتُ: فَاِنْ لَّمْ اَفْعَلْ؟ قَالَ: تُعِیْنُ صَانِعًا اَوْ تَصْنَعُ لِاَخْرَقَ۔ قُلْتُ: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! اَرَأَیْتَ اِنْ ضَعُفْتُ عَنْ بَعْضِ الْعَمَلِ؟ قَالَ: تَکُفُّ شَرَّکَ عَنِ النَّاسِ فَاِنَّھَا صَدَقَۃٌ مِنْکَ عَلٰی نَفْسِکَ۔

(مسلم کتاب الایمان باب بیان کون الایمان باللہ افضل الاعمال)

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم سے پوچھا کہ عملوں میں سے کون سا عمل افضل ہے۔ حضورؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنا اور اس کے راستہ میں جہاد کرنا۔ پھر میں نے پوچھا قربانیوں میں کونسی قربانی افضل ہے؟ آپؐ نے فرمایا۔ ان جانوروں میں سے جو مالک کو زیادہ پسند ہو، زیادہ قیمتی ہو میں نے عرض کی اگر میں ایسا نہ کر سکوں تو پھر کیا کروں؟ آپؐ نے فرمایا کسی کام کرنے والے کی مدد کر یا اناڑی جو اپنا کام اچھی طرح نہیں کر سکتا اس کا ہاتھ بٹا۔ پھر میں نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول! اگر میں اس کام کو بھی پوری طرح نہ کر سکوں۔ آپؐ نے فرمایا ۔ لوگوں کو نقصان پہنچانے سے بچ۔ کیونکہ یہ بھی تیری طرف سے ایک طرح کا صدقہ ہے اور تیرے لئے فائدہ مند ہے۔

۷۲۰ــ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَیْنَمَا رَجُلٌ یَمْشِیْ بِطَرِیْقٍ اِشْتَدَّ عَلَیْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ فِیْهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَاِذَا کَلْبٌ یَلْهَثُ یَأْکُلُ الثَّرٰی مِنَ الْعَطَشِ، فَقَالَ الرَّجُلُ: لَقَدْ بَلَغَ هٰذَا الْکَلْبُ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلَ الَّذِیْ کَانَ قَدْ بَلَغَ مِنِّیْ، فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَأَ خُفَّهٗ مَآءً ثُمَّ اَمْسَکَهٗ بِفِیْهِ حَتّٰی رَقِیَ فَسَقَی الْکَلْبَ، فَشَکَرَ اللّٰهُ لَهٗ فَغَفَرَ لَهٗ قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ لَنَا فِی الْبَهَائِمِ اَجْرًا؟ فَقَالَ: فِیْ کُلِّ کَبِدٍ رَطْبَةٍ اَجْرٌ، وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهُمَا: بَیْنَمَا کَلْبٌ یُطِیْفُ بِرَکِیَّةٍ قَدْ کَادَ یَقْتُلُهُ الْعَطَشُ اِذْ رَاَتْهُ بَغِیٌّ مِنْ بَغَایَا بَنِیْ

اِسْرَآئِیْلَ فَنَزَعَتْ مُوْقَھَا فَاسْتَقَتْ لَہٗ بِہٖ فَسَقَتْہُ فَغُفِرَ لَھَا بِہٖ۔

(بخاری کتاب المساقاۃ باب فضل سقی الماء)

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک آدمی راستے پر جارہا تھا۔ اسے سخت پیاس لگی۔ وہ ایک کوئیں پر گیا اور اس میں اتر کر پانی پیا۔ جب وہ نکلا تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک کتا ہانپ رہا ہے اور گیلی مٹی پیاس کے مارے چاٹ رہا ہے اس نے دل میں کہا کہ پیاس کی وجہ سے اس کتے کو بھی اتنی ہی تکلیف پہنچی ہے جتنی تکلیف مجھے پہنچی تھی یہ سوچ کر وہ دوبارہ کوئیں میں اترا۔ پانی سے اپنا موزا بھرا اور اس کو اپنے منہ میں پکڑ کر اوپر چڑھا اور کتے کو پانی پلایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے اس فعل کو قبول فرمایا اور اس کو بخش دیا۔ صحابہؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! کیا چارپایوں پر رحم کرنے سے بھی ہمیں ثواب ملے گا۔ آپؐ نے فرمایا۔ ہر زندہ جان پر رحم کرنے میں ثواب ہے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ ایک پیاسا کتا کنویں کا چکر لگا رہا تھا اور پیاس سے مرا جارہا تھا کہ بنی اسرائیل کی ایک فاحشہ عورت نے دیکھ لیا۔ اس نے اپنا جوتا اتارا اور اس سے پانی بھر کر کتے کو پلایا۔ اللہ تعالیٰ نے اسکی اس نیکی کی وجہ سے اُسے بخش دیا۔

۷۲۱۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: اَرْدَفَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَلْفَہٗ ذَاتَ یَوْمٍ فَاَسَرَّ اِلَیَّ حَدِیْثًا لَا اُحَدِّثُ بِہٖ اَحَدًا مِنَ النَّاسِ وَکَانَ اَحَبَّ فَاسْتَتَرَ

بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهٖ هَدَفًا اَوْحَائِشَ نَخْلٍ قَالَ فَدَخَلَ حَائِطًا لِرَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَاِذَا جَمَلٌ فَلَمَّا رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَنَّ وَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ ذِفْرَاهُ فَسَكَتَ فَقَالَ: مَنْ رَبُّ هٰذَا الْجَمَلِ؟ لِمَنْ هٰذَا الْجَمَلُ؟ فَجَاءَ فَتًى مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ: لِيْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ - قَالَ: اَفَلَا تَتَّقِي اللّٰهَ فِيْ هٰذِهِ الْبَهِيْمَةِ الَّتِيْ مَلَّكَكَ اللّٰهُ اِيَّاهَا؟ فَاِنَّهٗ شَكَا اِلَيَّ اَنَّكَ تُجِيْعُهٗ وَتُدْئِبُهٗ -

(ابوداؤد کتاب الجہاد باب ما یُؤمر بہٖ من القیام علی الاداب)

حضرت عبداللہ بن جعفرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن اپنی سواری کے پیچھے مجھے بٹھایا اور کچھ راز کی باتیں مجھے بتائیں جنہیں میں کسی پر ظاہر نہیں کروں گا۔ حضورؐ حوائجِ ضروریہ کیلئے پردے کا بڑا خیال رکھتے تھے اور دیوار یا کھجور کی جھاڑی وغیرہ کی اوٹ پسند فرماتے چنانچہ قضائے حاجت کے لئے حضورؐ ایک انصاری کے باغیچہ میں گئے تو ایک اونٹ حضورؐ کو دیکھ کر بلبلایا اور اسکی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے حضورؐ اس کے پاس گئے اور اس کے سر اور گدی پر ہاتھ پھیرا۔ اس پر اونٹ خاموش ہوگیا۔ پھر حضورؐ نے دریافت فرمایا کہ یہ اونٹ کس کا ہے؟ ایک انصاری نے آکر بتایا کہ حضورؐ یہ میرا اونٹ ہے۔ حضورؐ نے اس سے کہا۔کیا تمہیں خوفِ خدا نہیں آتا۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس اونٹ کا مالک بنایا ہے اور یہ شکایت کر رہا ہے کہ تم اس کو بھوکا رکھتے ہو اور کام

مشقت کا لیتے ہو یعنی زیادہ بوجھ لادتے ہو۔

۷۲۲۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: عُذِّبَتِ امْرَأَۃٌ فِیْ ھِرَّۃٍ: حَبَسَتْھَا حَتّٰی مَاتَتْ فَدَخَلَتْ فِیْھَا النَّارَ، لَا ھِیَ اَطْعَمَتْھَا وَسَقَتْھَا اِذْ ھِیَ حَبَسَتْھَا وَلَا ھِیَ تَرَکَتْھَا تَأْکُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ۔

(مسلم کتاب قتل الحیات باب تحریم قتل الھرۃ، بخاری کتاب الانبیاء)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عورت کو بلّی کو تکلیف دینے کی وجہ سے سزا دی گئی۔ اس نے بلّی کو بند کر کے بھوکا مار دیا۔ نہ کھانا دیا نہ پانی اور نہ اس کو چھوڑا کہ زمین کے چوہے وغیرہ کھا کر گزارہ کر سکے۔ اس ظلم کی وجہ سے وہ آگ میں دھکیل دی گئی۔

۷۲۳۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ اَبِیْہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ: کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَانْطَلَقَ لِحَاجَتِہٖ فَرَأَیْنَا حُمَّرَۃً مَعَھَا فَرْخَانِ فَاَخَذْنَا فَرْخَیْھَا فَجَاءَتِ الْحُمَّرَۃُ فَجَعَلَتْ تَعْرِشُ، فَجَاءَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَنْ فَجَعَ ھٰذِہٖ بِوَلَدِھَا؟ رُدُّوْا وَلَدَھَا اِلَیْھَا۔ رَأٰی قَرْیَۃَ نَمْلٍ قَدْ حَرَّقْنَاھَا فَقَالَ: مَنْ حَرَّقَ ھٰذِہٖ؟ قُلْنَا: نَحْنُ، قَالَ: اِنَّہٗ لَا یَنْبَغِیْ اَنْ یُّعَذِّبَ بِالنَّارِ اِلَّا رَبُّ النَّارِ۔

(ابوداؤد کتاب الجہاد باب کراھیۃ حرق العدو بالنار)

حضرت عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک سفر میں تھے آپؐ کسی ضرورت کے لئے باہر تشریف لے گئے۔ ہم نے حُمرہ نامی ایک چڑیا دیکھی اس کے ساتھ اس کے دو بچے بھی تھے۔ ہم نے اس کے دونوں بچوں کو پکڑ لیا۔ حُمرہ نے سر پر منڈلانا شروع کر دیا۔ اس دوران حضور واپس تشریف لے آئے اور فرمایا کس نے اسے بچوں کی وجہ سے پریشان کیا ہے اس کے بچوں کو واپس لوٹا دو۔ پھر آپؐ نے دیکھا کہ کسی نے چیونٹیوں کے بل کو جلا دیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا اسے کس نے جلایا ہے۔ ہم نے عرض کیا حضور ہم نے جلایا ہے۔ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے سوا اور کیلئے مناسب نہیں کہ وہ کسی جاندار کو آگ سے جلائے۔

---

# خادموں اور مزدوروں سے حسنِ سلوک

۷۲۴۔ عَنِ الْمَعْرُوْرِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ: رَأَيْتُ اَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ وَعَلٰى غُلَامِهِ مِثْلُهَا فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَذَكَرَ اَنَّهُ سَابَّ رَجُلًا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَيَّرَهُ بِاُمِّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّكَ امْرُؤٌ فِيْكَ جَاهِلِيَّةٌ، هُمْ اِخْوَانُكُمْ وَخَوَلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ اَيْدِيْكُمْ فَمَنْ كَانَ اَخُوْهُ تَحْتَ يَدِهٖ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ وَيُلْبِسْهُ مِمَّا

يَلْبَسُ ـ وَلَا تُكَلِّفُوْهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَاِنْ كَلَّفْتُمُوْهُمْ فَاَعِيْنُوْهُمْ۔

(مسلم کتاب الایمان باب اطعام الملوك مِمَّا يأكل و لباسه مما يلبس)

حضرت معرور بن سوید رضؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوذر رضؓ کو ایک خوبصورت جوڑا پہنے ہوئے دیکھا۔ انکے غلام نے بھی ایسا ہی جوڑا پہن رکھا تھا۔ میں نے تعجب سے اسکے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں انہوں نے اپنے غلام کو بُرا بھلا کہا اور اسکی ماں کے عیب بیان کرکے اسے شرم دلائی۔ حضورؐ کو جب اس کا علم ہوا تو آپؐ نے فرمایا۔ تم میں جہالت کی رگ ابھی باقی ہے۔ یعنی یہ جہالت کی حرکت ہے۔ یہ غلام تمہارے بھائی ہیں وہ تمہارے خادم ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے انہیں تمہاری نگرانی میں دیا جس شخص کے ماتحت اس کا بھائی ہو وہ اسے وہی کھلائے جو خود کھاتا ہے۔ وہی پہنائے جو خود پہنتا ہے۔ اپنے غلاموں سے انکی طاقت سے زیادہ کام نہ لو۔ اگر تم کوئی مشکل کام ان کے سپرد کرو تو اس کام میں خود بھی ان کا ہاتھ بٹاؤ اور ان کی مدد کرو۔

**۷۲۵**۔۔ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .... قَالَ: لَقِيْنَا اَبَا الْيَسَرِ صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ مَعَهُ غُلَامٌ لَهُ، وَعَلٰى اَبِى الْيَسَرِ بُرْدَةٌ وَ مَعَافِرِيٌّ وَ عَلٰى غُلَامِهِ بُرْدَةٌ وَمَعَافِرِيٌّ فَقَالَ لَهُ اَبِيْ يَا عَمِّ! .... لَوْ اَنَّكَ اَخَذْتَ بُرْدَةَ غُلَامِكَ وَاَعْطَيْتَهُ مَعَافِرِيَّكَ وَاَخَذْتَ مَعَافِرِيَّهُ وَاَعْطَيْتَهُ بُرْدَتَكَ فَكَانَتْ عَلَيْكَ حُلَّةٌ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ فَمَسَحَ

رَاْسِیْ وَقَالَ: اَللّٰھُمَّ بَارِکْ فِیْہِ، یَا ابْنَ اَخِیْ بَصَرَ عَیْنَیَّ ھَاتَیْنِ وَسَمِعَ اُذُنَیَّ ھَاتَیْنِ وَ وَعَاہُ قَلْبِیْ ھٰذَا وَ اَشَارَ اِلٰی مَنَاطِ قَلْبِہٖ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَقُوْلُ: اَطْعِمُوْھُمْ مِمَّا تَاْکُلُوْنَ وَاَلْبِسُوْھُمْ مِمَّا تَلْبَسُوْنَ وَکَانَ اَنْ اَعْطَیْتُہٗ مِنْ مَتَاعِ الدُّنْیَا اَھْوَنَ عَلَیَّ مِنْ اَنْ یَاْخُذَ مِنْ حَسَنَاتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔

(مسلم کتاب الزھد باب حدیث جابر الطویل وقصۃ ابی الیَسَر)

حضرت عبادۃ بن ولید جو عبادۃ بن صامتؓ کے پوتے ہیں بیان کرتے ہیں کہ ایک بار ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ابو الیسرؓ سے ملے۔ ان کے ساتھ ان کا غلام بھی تھا۔ ابو الیسرؓ نے تہبند اور رنگ کی اور قمیص اور رنگ کی پہن رکھی تھی اور غلام نے بھی ایسا ہی لباس پہنا ہوا تھا۔ میرے والد نے ان سے کہا اے چچا۔ اگر آپ اپنے غلام سے تہبند والا کپڑا لے لیتے اور قمیص والا کپڑا اسے دے دیتے یا اس کا اُلٹ کر لیتے تو دونوں کا ایک ہی رنگ کا سوٹ بن جاتا۔ اس پر ابو الیسر نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا۔ اے میرے بھتیجے! اللہ تعالیٰ تجھے برکت اور سمجھ دے میری ان دونوں آنکھوں نے دیکھا اور ان دونوں کانوں نے سُنا اور اپنے دل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ اس دل میں یہ بات تازہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا تم اپنے غلاموں کو بھی وہی کھلاؤ جو تم خود کھاتے ہو، وہی لباس پہناؤ جو تم خود پہنتے ہو۔ اگر میں اس سے دنیوی مال ومتاع میں برابر کا سلوک کروں تو یہ میرے لئے اس بات سے بہت

زیادہ آسان ہے کہ یہ اگلے جہان میں میری نیکیاں لے جائے۔ یعنی اگر اس سے میں حُسنِ سلوک نہ کروں تو اگلے جہان میں اللہ تعالیٰ اسے میری نیکیاں عطا کردے گا اور میں خالی رہ جاؤں۔

۷۲۶۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا اَتٰی اَحَدَکُمْ خَادِمُهٗ بِطَعَامِهٖ فَاِنْ لَّمْ یُجْلِسْهُ مَعَهٗ فَلْیُنَاوِلْهُ لُقْمَةً اَوْ لُقْمَتَیْنِ اَوْ اُکْلَةً اَوْ اُکْلَتَیْنِ فَاِنَّهٗ وَلِیَ عِلَاجَهٗ۔ (بخاری کتاب العتق باب اذا اتاہ خادمہ بطعامہ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کسی کا نوکر کھانا تیار کرکے لائے اور تم اسے اپنے پاس بٹھا کر نہ کھلا سکو تو کم از کم ایک دو لقمے تو اسے کھانے کو دیدو کیونکہ اس نے یہ کھانا محنت کرکے تمہارے لئے تیار کیا ہے۔ اس میں اس کا بھی حق ہے۔

۷۲۷۔ عَنْ جَابِرٍؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثٌ مَنْ کُنَّ فِیْهِ نَشَرَ اللّٰهُ عَلَیْهِ کَنَفَهٗ وَاَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ رِفْقٌ بِالضَّعِیْفِ وَالشَّفَقَةُ عَلَی الْوَالِدَیْنِ وَالْاِحْسَانُ اِلَی الْمَمْلُوْكِ۔

(ترمذی صفة القیامة)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ تین۳ باتیں جس میں ہوں اللہ تعالیٰ اُسے اپنی حفاظت اور رحمت میں رکھے گا اور اسے جنّت میں داخل کرے گا۔ پہلی یہ کہ وہ کمزوروں پر رحم کرے، دوسری

یہ کہ وہ ماں باپ سے محبت کرے۔ تیسری یہ کہ خادموں اور نوکروں سے اچھا سلوک کرے۔

۷۲۸۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَعْطُوا الْاَجِيْرَ اَجْرَهٗ قَبْلَ اَنْ يَّجِفَّ عَرَقُهٗ۔ (ابن ماجه کتاب الرھون باب اجر الاجراء)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مزدور کو اس کی مزدوری اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کرو۔

۷۲۹۔ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ثَلَاثَةٌ أَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، رَجُلٌ اَعْطٰی بِیْ ثُمَّ غَدَرَ وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَأَكَلَ ثَمَنَهٗ وَرَجُلٌ اسْتَأْجَرَ اَجِيْرًا فَاسْتَوْفٰی مِنْهُ وَلَمْ يُعْطِهٖ اَجْرَهٗ

(بخاری کتاب البیوع باب اثم من باع حرًّا و ابن ماجه)

حضرت ابوہریرۃؓ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: تین شخص ایسے ہیں جن سے قیامت کے دن میں سخت باز پرس کروں گا۔ ایک وہ جس نے میرے نام پر کسی کو امان دی اور پھر دھوکا بازی اور غداری کی۔ دوسرا آدمی وہ ہے جس نے کسی آزاد کو پکڑ کر بیچ دیا اور اسکی قیمت لے کر کھا گیا۔ تیسرا آدمی وہ ہے جس نے کسی کو مزدوری پر رکھا، اس سے پورا پورا کام لیا لیکن اس کو طے شدہ مزدوری نہ دی۔

۷۳۰۔ قَالَ اَنَسٌ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا فَاَرْسَلَنِیْ یَوْمًا لِحَاجَۃٍ، فَقُلْتُ: وَاللّٰہِ لَا اَذْھَبُ، وَفِیْ نَفْسِیْ أَنْ أَذْھَبَ لِمَا اَمَرَنِیْ بِہٖ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَخَرَجْتُ حَتّٰی أَمُرَّ عَلٰی صِبْیَانٍ وَھُمْ یَلْعَبُوْنَ فِی السُّوْقِ، فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ قَبَضَ بِقَفَایَ مِنْ وَّرَائِیْ، قَالَ: فَنَظَرْتُ اِلَیْہِ وَھُوَ یَضْحَكُ. فَقَالَ: یَا أُنَیْسُ! أَذَھَبْتَ حَیْثُ أَمَرْتُكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، أَنَا أَذْھَبُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! قَالَ اَنَسٌ: وَاللّٰہِ لَقَدْ خَدَمْتُہٗ تِسْعَ سِنِیْنَ مَا عَلِمْتُہٗ قَالَ لِشَیْءٍ صَنَعْتُہٗ، لِمَ فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا؟ اَوْ لِشَیْءٍ تَرَكْتُہٗ، ھَلَّا فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا؟

(مسلم کتاب الفضائل باب کان رسول اللہ احسن النّاس خلقا)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے اچھے اخلاق کے مالک تھے۔ ایک بار آپؐ نے مجھے کسی کام کے لئے بھیجا۔ میں نے کہا میں نہیں جاؤں گا، لیکن دل میں میرے یہ تھا کہ میں ضرور جاؤں گا کیونکہ حضورؐ حکم دے رہے ہیں بہرحال میں چل پڑا اور بازار میں کھیلتے ہوئے بچوں کے پاس سے گزرا اور ان کے پاس کھڑا ہوگیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور پیچھے سے میری گردن پکڑلی۔ میں نے مڑکر آپ کی طرف دیکھا تو آپ ہنس رہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا۔ اُنَیس! جس کام کی طرف میں نے تجھے بھیجا تھا وہاں گئے۔ میں نے عرض کیا۔ اے اللہ

کے رسول! ہاں ابھی جاتا ہوں۔ انسؓ کہتے ہیں خدا کی قسم! میں نے نو سال تک حضورؐ کی خدمت کی، مجھے علم نہیں کہ آپؐ نے کبھی فرمایا ہو کہ تُو نے یہ کام کیوں کیا یا کوئی کام نہ کیا تو آپ نے فرمایا ہو کہ تم نے یہ کام کیوں نہیں کیا۔

---

# اتّحاد و اتّفاق، محبّت و اخوّت اُلفت اور شفقت

۷۳۱۔ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْہِ مَایُحِبُّ لِنَفْسِہٖ۔

(بخاری کتاب الایمان باب من الایمان ان یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی اسوقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ دوسرے کیلئے بھی وہی چیز پسند نہیں کرتا جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ یعنی اگر اپنے لئے آرام، سُکھ اور بھلائی چاہتا ہے تو دوسرے کیلئے بھی یہی چاہے۔

۷۳۲۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ : اَیْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِیْ؟ اَلْیَوْمَ اُظِلُّھُمْ فِیْ ظِلِّیْ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلِّیْ۔

(مسلم کتاب البرّ والصلۃ باب فی فضل الحب فی اللہ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا۔کہاں ہیں وہ لوگ جو میرے جلال اور میری عظمت کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے آج جبکہ میرے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں میں انہیں اپنے سایۂ رحمت میں جگہ دوں گا۔

۷۳۳۔ عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ مَعْدِ یْکَرُبَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِذَا اَحَبَّ الرَّجُلُ اَخَاہُ فَلْیُخْبِرْہُ اَنَّہٗ یُحِبُّہٗ۔ (ترمذی کتاب الزھد باب اعلام الحب و ابوداؤد)

حضرت مقداد بن معدی کربؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔جب ایک آدمی اپنے بھائی سے محبت کرے تو اپنے بھائی کو یہ بتا بھی دے کہ وہ اس سے محبت کرتا ہے۔

۷۳۴۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَرْضٰی لَکُمْ ثَلَاثًا، وَیَکْرَہُ لَکُمْ ثَلَاثًا : فَیَرْضٰی لَکُمْ اَنْ تَعْبُدُوْہُ وَلَا تُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا، وَاَنْ تَعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَ لَا تَفَرَّقُوْا، وَیَکْرَہُ لَکُمْ قِیْلَ وَقَالَ وَکَثْرَۃَ السُّؤَالِ، وَ اِضَاعَۃَ الْمَالِ۔

(مسلم کتاب الاقضیۃ باب النھی عن کثرۃ المسائل من غیر حاجتہ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہاری تین باتیں پسند کرتا ہے اور تین باتیں ناپسند۔اُسے پسند ہے کہ تم اس کی عبادت کرو۔اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور

سب کے سب اللہ تعالیٰ کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑ لو ۔ اتفاق و اتحاد سے رہو اور تفرقہ بازی اختیار نہ کرو اور اُسے ناپسند ہے قیل وقال یعنی حجّت بازی، کثرتِ سوال اور مال ضائع کرنا اور اُس کا بے جا خرچ کرنا۔

۷۳۵ــــ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تُمَارِ اَخَاكَ وَلَا تُمَازِحْهُ وَلَا تَعِدْهُ مَوْعِدًا فَتُخْلِفَهُ ۔

(ترمذی ابواب البرّ و الصلۃ باب ماجاء فی المراء۔ مشکوٰۃ باب المزاح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا اپنے بھائی سے جھگڑے کی طرح نہ ڈالو اور نہ اس سے بیہودہ تحقیر آمیز مذاق کرو۔ اور نہ اس سے ایسا وعدہ کرو جسے پورا نہ کرسکو یعنی جھوٹے وعدے نہ کیا کرو۔

۷۳۶ــــ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا ۔

(ابن ماجہ ابواب الحدود باب من شھر السلاح)

حضرت ابوہریرہ رضؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہم پر ہتھیار اٹھاتا ہے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ یعنی اگر ایک مسلمان دوسرے مسلمان پر حملہ کرتا ہے تو حملہ آور مسلمان نہیں رہتا۔

# انفاق فی سبیل اللہ جود وسخا

## صدقہ کی اہمیت

۲۷ـــ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : مَا مِنْ یَوْمٍ یُّصْبِحُ الْعِبَادُ فِیْهِ اِلَّا مَلَكَانِ یَنْزِلَانِ فَیَقُوْلُ اَحَدُهُمَا . اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَیَقُوْلُ الْاٰخَرُ : اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا۔

(بخاری کتاب الزکوٰۃ باب قول اللہ فاما من اعطی واتقی وصدق بالحسنی)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر صبح دو فرشتے اُترتے ہیں۔ ان میں سے ایک کہتا ہے۔ اے اللہ! خرچ کرنے والے سخی کو اور دے اور اس کے نقش قدم پر چلنے والے اور پیدا کر۔ دوسرا کہتا ہے۔ اے اللہ روک رکھنے والے کنجوس کو ہلاکت دے اور اس کا مال ومتاع برباد کر۔

۲۸ـــ عَنْ خُرَیْمِ بْنِ فَاتِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ اَنْفَقَ نَفَقَةً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كُتِبَ لَهٗ سَبْعُمِائَةِ ضِعْفٍ۔ (ترمذی باب فضل النفقۃ فی سبیل اللہ)

حضرت خریم بن فاتکؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں کچھ خرچ کرتا ہے۔ اسے اس کے بدلہ میں سات سو گنا زیادہ ثواب ملتا ہے۔

۷۳۹۔۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِیْ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا اُجِرْتَ عَلَيْهَا حَتّٰى مَا تَجْعَلُ فِیْ فَمِ امْرَأَتِكَ۔

(بخاری کتاب الایمان باب انما الاعمال بالنیّۃ)

حضرت سعد بن وقاصؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا خدا کی رضا کی خاطر جو کچھ تم خرچ کرو گے اس کا اجر تمہیں ملے گا۔ یہاں تک کہ اگر اس نیت سے اپنی بیوی کے منہ میں بھی ایک لقمہ ڈالو گے تو اسکا بھی اجر ملے گا۔

۷۴۰۔۔ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ اَبُوْطَلْحَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَكْثَرَ الْاَنْصَارِ بِالْمَدِيْنَةِ مَالًا مِنْ نَخْلٍ وَكَانَ اَحَبُّ اَمْوَالِهٖ اِلَيْهِ بَيْرُحَاءَ، وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَّآءٍ فِيْهَا طَيِّبٍ، قَالَ اَنَسٌ: فَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ، جَاءَ اَبُوْطَلْحَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَنْزَلَ عَلَيْكَ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ، وَاِنَّ اَحَبَّ مَالِیْ اِلَیَّ بَيْرُحَآءُ وَاِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ تَعَالٰى اَرْجُوْ بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ

اللّٰہِ تَعَالٰی فَضَعْھَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ حَیْثُ اَرَاکَ اللّٰہُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: بَخٍ! ذٰلِکَ مَالٌ رَابِحٌ ذٰلِکَ مَالٌ رَابِحٌ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَاِنِّیْ اَرٰی اَنْ تَجْعَلَھَا فِی الْاَقْرَبِیْنَ - فَقَالَ اَبُوْطَلْحَۃَ: اَفْعَلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! فَقَسَمَھَا اَبُوْ طَلْحَۃَ فِیْ اَقَارِبِہٖ وَبَنِیْ عَمِّہٖ

(بخاری کتاب التفسیر باب لن تنالوا البرّ حتّٰی تنفقوا ممّا تحبّون)

حضرت انس رضؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ رضؓ انصاری مدینہ کے انصار میں سب سے زیادہ مالدار تھے۔ ان کے کھجوروں کے باغات تھے جن میں سے سب سے زیادہ عمدہ باغ بیرحآ نامی تھا جو حضرت طلحہ رضؓ کو بہت پسند تھا اور مسجد (نبویؐ) کے سامنے بالکل قریب تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بالعموم اس باغ میں جاتے اور اس کا میٹھا اور عمدہ پانی پیتے۔ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ جب تک تم اپنے پسندیدہ مال میں سے خرچ نہیں کرتے نیکی کو نہیں پا سکتے۔ تو حضرت ابوطلحہ رضؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی۔ یا رسول اللہ! آپؐ پر اس مضمون کی آیت نازل ہوئی ہے اور میری سب سے پیاری جائیداد بیرحآ کا باغ ہے۔ میں اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ کرتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری اس نیکی کو قبول کرے گا اور میرے آخرت کے ذخیرہ میں شامل کرے گا۔ حضورؐ اپنی مرضی کے مطابق اسکو اپنے مَصرف میں لائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ واہ واہ! بہت ہی اعلیٰ اور عمدہ مال ہے، بڑا نفع مند ہے اور جو تُو نے کہا ہے

وہ بھی میں نے سن لیا ہے۔ میری رائے یہ ہے کہ تم یہ باغ اپنے رشتہ داروں کو دے دو۔ چنانچہ حضرت ابو طلحہؓ نے وہ باغ اپنے قریبی رشتہ داروں اور چچیرے بھائیوں میں تقسیم کر دیا۔

۷۴۱ــــ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: قَالَ لَا حَسَدَ اِلَّا فِی اثْنَتَیْنِ رَجُلٌ اٰتَاہُ اللّٰہُ مَالًا فَسَلَّطَہٗ عَلٰی ھَلَکَتِہٖ فِی الْحَقِّ، وَرَجُلٌ اٰتَاہُ اللّٰہُ حِکْمَۃً فَھُوَ یَقْضِیْ بِھَا وَیُعَلِّمُھَا۔ (بخاری کتاب الزکوٰۃ باب انفاق المال فی حقہ)

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو شخصوں کے سوا کسی پر رشک نہیں کرنا چاہیئے۔ ایک وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اس نے اسے راہِ حق میں خرچ کر دیا۔ دوسرے وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے سمجھ، دانائی اور علم و حکمت دی جس کی مدد سے وہ لوگوں کے فیصلے کرتا ہے اور لوگوں کو سکھاتا بھی ہے۔

۷۴۲ــــ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اَلسَّخِیُّ قَرِیْبٌ مِنَ اللّٰہِ تعالیٰ قَرِیْبٌ مِنَ النَّاسِ قَرِیْبٌ مِنَ الْجَنَّۃِ بَعِیْدٌ مِنَ النَّارِ وَالْبَخِیْلُ بَعِیْدٌ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی بَعِیْدٌ مِنَ النَّاسِ بَعِیْدٌ مِنَ الْجَنَّۃِ قَرِیْبٌ مِنَ النَّارِ وَالْجَاھِلُ السَّخِیُّ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی مِنَ الْعَابِدِ الْبَخِیْلِ۔

(قشیریہ - الجود والسخاء ص۱۲۲)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا سخی اللہ کے قریب ہوتا ہے لوگوں سے قریب ہوتا ہے اور جنّت کے قریب ہوتا ہے اور دوزخ سے دُور ہوتا ہے۔ اس کے برعکس بخیل اللہ تعالیٰ سے دور ہوتا ہے، لوگوں سے دُور ہوتا ہے، جنّت سے دُور ہوتا ہے لیکن دوزخ کے قریب ہوتا ہے۔ ان پڑھ سخی بخیل عابد سے اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے۔

۷۴۳۔ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ۔

(بخاری کتاب الزکوٰۃ باب اتقوا النار ولو بشق تمرۃ)

حضرت عدی بن حاتمؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ دے کر آگ سے بچو خواہ آدھی کھجور خرچ کرنے کی ہی استطاعت ہو

۷۴۴۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ ثَلَاثَةً مِّنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اَبْرَصَ وَ اَقْرَعَ وَاَعْمٰى فَاَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَبْتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ اِلَيْهِمْ مَلَكًا فَاَتَى الْاَبْرَصَ۔ فَقَالَ: اَيُّ شَيْءٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ؟ قَالَ لَوْنٌ حَسَنٌ وَجِلْدٌ حَسَنٌ وَيَذْهَبُ عَنِّيَ الَّذِيْ قَدْ قَذِرَنِي النَّاسُ فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ قَذَرُهُ وَاُعْطِيَ لَوْنًا حَسَنًا وَجِلْدًا حَسَنًا۔ فَقَالَ: فَاَيُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَيْكَ؟ قَالَ: اَلْاِبِلُ۔ اَوْ قَالَ: اَلْبَقَرُ، شَكَّ الرَّاوِيْ، فَاُعْطِيَ نَاقَةً عُشَرَاءَ فَقَالَ: بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْهَا۔ فَاَتَى الْاَقْرَعَ فَقَالَ: اَيُّ شَيْءٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ؟ قَالَ: شَعْرٌ حَسَنٌ وَيَذْهَبُ عَنِّيْ هٰذَا الَّذِيْ قَذِرَنِي

النَّاسُ فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ وَاُعْطِيَ شَعْرًا حَسَنًا۔ قَالَ: فَاَيُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَيْكَ؟ قَالَ: اَلْبَقَرُ فَاُعْطِيَ بَقَرَةً حَامِلًا، قَالَ: بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْهَا۔ فَاَتَى الْاَعْمٰى فَقَالَ: اَيُّ شَيْءٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ؟ قَالَ اَنْ يَرُدَّ اللّٰهُ اِلَيَّ بَصَرِيْ فَاُبْصِرُ بِهِ النَّاسَ فَمَسَحَهُ فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَيْهِ بَصَرَهُ، قَالَ: فَاَيُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَيْكَ؟ قَالَ: اَلْغَنَمُ، فَاُعْطِيَ شَاةً وَالِدًا، فَاُنْتِجَ هٰذَانِ وَوَلَّدَ هٰذَا، فَكَانَ لِهٰذَا وَادٍ مِنَ الْاِبِلِ وَلِهٰذَا وَادٍ مِنَ الْبَقَرِ وَلِهٰذَا وَادٍ مِنَ الْغَنَمِ۔ ثُمَّ اِنَّهُ اَتَى الْاَبْرَصَ فِيْ صُوْرَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ: رَجُلٌ مِسْكِيْنٌ قَدِ انْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِيْ سَفَرِيْ فَلَا بَلَاغَ لِيَ الْيَوْمَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ اَسْاَلُكَ، بِالَّذِيْ اَعْطَاكَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ وَالْمَالَ بَعِيْرًا اَتَبَلَّغُ بِهِ فِيْ سَفَرِيْ فَقَالَ: اَلْحُقُوْقُ كَثِيْرَةٌ۔ فَقَالَ كَاَنِّيْ اَعْرِفُكَ اَلَمْ تَكُنْ اَبْرَصَ يَقْذَرُكَ النَّاسُ فَقِيْرًا فَاَعْطَاكَ اللّٰهُ؟ فَقَالَ لَهُ اِنَّمَا وَرِثْتُ هٰذَا الْمَالَ كَابِرًا عَنْ كَابِرٍ، فَقَالَ اِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللّٰهُ اِلٰى مَا كُنْتَ وَاَتَى الْاَقْرَعَ فِيْ صُوْرَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ لِهٰذَا وَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَ مَا رَدَّ عَلَيْهِ هٰذَا۔ فَقَالَ: اِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللّٰهُ اِلٰى مَا كُنْتَ وَاَتَى الْاَعْمٰى فِيْ صُوْرَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ: رَجُلٌ مِسْكِيْنٌ وَابْنُ سَبِيْلٍ انْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِيْ سَفَرِيْ فَلَا بَلَاغَ لِيَ الْيَوْمَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔ ثُمَّ بِكَ اَسْاَلُكَ: بِالَّذِيْ رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ، شَاةً اَتَبَلَّغُ بِهَا فِيْ سَفَرِيْ؟ فَقَالَ: قَدْ كُنْتُ اَعْمٰى فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَيَّ

بَصَرِیَ وَفَقِیْرًا فَقَدْ اَغْنَانِی فَخُذْ مَاشِئْتَ وَدَعْ مَاشِئْتَ فَوَاللّٰہِ لَا اَجْھَدُكَ الْیَوْمَ بِشَیْءٍ اَخَذْتَہٗ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ فَقَالَ: اَمْسِكْ مَالَكَ فَاِنَّمَا ابْتُلِیْتُمْ فَقَدْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْكَ وَسَخِطَ عَلٰی صَاحِبَیْكَ۔

( بخاری کتاب الانبیاء باب حدیث ابرص ..... و مسلم کتاب الزھد )

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بنی اسرائیل کے تین آدمی تھے ۔ ایک کوڑھی ، دوسرا گنجا ، تیسرا اندھا ۔ اللہ تعالیٰ نے انکی آزمائش کے لئے انکے پاس انسانی شکل میں ایک فرشتہ بھیجا ۔ پہلے وہ کوڑھی کے پاس آیا اور اسے کہا تجھے کیا چیز پسند ہے ؟ اس نے جواب دیا خوبصورت رنگ ، خوبصورت جلد ، میری وہ بدصورتی جاتی رہے جس کی وجہ سے لوگوں کو مجھ سے گھن آتی ہے اس فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا اور اسکی بیماری جاتی رہی اور خوبصورت رنگ اس کو مل گیا ۔ پھر فرشتے نے کہا کون سا مال تجھے پسند ہے؟ اس نے اونٹ یا گائے کا نام لیا ۔ اسے اعلیٰ درجہ کی دس ماہہ حاملہ اونٹنیاں دے دی گئیں ۔ فرشتے نے دُعا کی کہ اللہ تعالیٰ تیرے مال میں برکت دے پھر وہ گنجے کے پاس گیا اور اسے کہا کونسی چیز تجھے زیادہ پسند ہے ؟ اس نے جواب دیا ۔ خوبصورت بال ہیں اور گنجے پن کی بیماری چلی جائے جس کی وجہ سے لوگوں کو مجھ سے گھن آتی ہے ۔ فرشتے نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا تو اس کی بیماری جاتی رہی اور خوبصورت بال اس کے اُگ آئے ۔ پھر فرشتے نے کہا کون سا مال تجھے زیادہ پسند ہے ؟ اس نے کہا ۔ گائیں ۔ فرشتے

نے اس کو گابھن گائیں دے دیں اور دُعا کی کہ اللہ تعالیٰ اس کے مال میں برکت دے۔ پھر وہ اندھے کے پاس گیا اور کہا کہ تجھے کونسی چیز زیادہ پسند ہے؟ اس نے جواب دیا۔ میں چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری نظر کو لوٹا دے تاکہ میں لوگوں کو دیکھ سکوں۔ فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا اور اللہ تعالیٰ نے اس کو نظر واپس دے دی۔ پھر فرشتے نے پوچھا کونسا مال تجھے زیادہ پسند ہے؟ اس نے جواب دیا۔ بکریاں۔ چنانچہ خوب بچے دینے والی بکریاں اسے دے دی گئیں۔ پس اونٹ، گائیں اور بکریاں خوب پھلی پھولیں اونٹوں کی قطاروں، گائیوں کے گلوں اور بکریوں کے ریوڑوں سے وادیاں بھر گئیں کچھ مدّت کے بعد پھر فرشتہ کوڑھی کے پاس خاص غریبانہ شکل وصورت میں آیا اور کہا میں غریب آدمی ہوں۔ میرے تمام ذرائع ختم ہو چکے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی مدد کے سوا آج میرا کوئی وسیلہ نہیں جس سے میں منزلِ مقصود تک پہنچ سکوں، میں اس خدا تعالیٰ کا واسطہ دے کر تجھ سے ایک اونٹ مانگتا ہوں جس نے تجھے خوبصورت رنگ دیا، ملائم جلد دی اور بے شمار مال عنایت کیا۔ اس پر اس نے کہا۔ مجھ پر بہت سی ذمہ داریاں ہیں، میں ہر ایک کو کس طرح دے سکتا ہوں۔ انسان نما فرشتہ نے کہا۔ تو وہی کوڑھی غریب اور محتاج نہیں ہے۔ جس سے لوگوں کو گھن آتی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے تجھے صحت عطا فرمائی اور مال دیا۔ اس پر وہ بولا۔ تم کیسی باتیں کرتے ہو؟ مال تو مجھے آباؤ اجداد سے ورثہ میں ملا ہے یعنی میں خاندانی امیر ہوں۔ اس پر فرشتہ نے کہا اگر تو جھوٹا ہے تو اللہ تجھے ویسا ہی کر دے جیسا تو پہلے تھا۔ پھر وہ گنجے کے

پاس آیا اور اسکو بھی وہی کہا جو پہلے کو کہا تھا اسنے بھی وہی جواب دیا جو پہلے نے دیا تھا اس پر فرشتہ نے کہا اگر تو جھوٹ بول رہا ہے تو اللہ تعالیٰ تجھے ویسا ہی کر دے جیسا تو پہلے تھا۔ پھر وہ فرشتہ اسی ہیئت اور صورت میں اندھے کے پاس آیا اور اسے مخاطب کر کے کہا۔ میں غریب مسافر ہوں۔ سفر کے ذرائع ختم ہو چکے ہیں اللہ تعالیٰ کی مدد کے سوا منزل مقصود تک پہنچنے کا کوئی وسیلہ نہیں پاتا تجھ سے میں اس خدا کا واسطہ دیکر مانگتا ہوں جس نے تجھے تیری نظر واپس دیدی اور تجھے مال و دولت سے نوازا۔ اس آدمی نے کہا بے شک میں اندھا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے نظر عطا کی۔ غریب تھا اس نے مال دیا۔ جتنا چاہو اس مال میں سے لے لو اور جتنا چاہو چھوڑ دو۔ سب کچھ اسی کا دیا ہوا ہے۔ خدا تعالیٰ کی قسم آج جو کچھ بھی تم لو اس میں سے کسی قسم کی تکلیف اور تنگی محسوس نہیں کروں گا۔ اس پر اس انسان نما فرشتہ نے کہا اپنا مال اپنے پاس رکھ۔ یہ تو تمہاری آزمائش تھی۔ اللہ تعالیٰ تجھ سے خوش ہے اور تیرے دوسرے ساتھیوں سے ناراض ہے۔ تو اس کی رحمت کا مستحق اور وہ اس کے غضب کے مورد بن گئے۔

۷۴۵۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَیْنَا رَجُلٌ یَمْشِیْ بِفَلَاةٍ مِّنَ الْاَرْضِ فَسَمِعَ صَوْتًا فِیْ سَحَابَةٍ: اِسْقِ حَدِیْقَةَ فُلَانٍ فَتَنَحّٰی ذٰلِكَ السَّحَابُ فَاَفْرَغَ مَآءَهٗ فِیْ حَرَّةٍ فَاِذَا شَرْجَةٌ مِّنْ تِلْكَ الشِّرَاجِ قَدِ اسْتَوْعَبَتْ ذٰلِكَ الْمَآءَ كُلَّهٗ فَتَتَبَّعَ الْمَآءَ فَاِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِیْ حَدِیْقَتِهٖ یُحَوِّلُ الْمَآءَ بِمِسْحَاتِهٖ، فَقَالَ لَهٗ: یَا عَبْدَ اللّٰهِ! مَا اسْمُكَ؟ قَالَ:

فُلَانٌ لِلِاسْمِ الَّذِیْ سَمِعَ فِی السَّحَابَةِ فَقَالَ لَهٗ : یَاعَبْدَ اللّٰہِ! لِمَ تَسْأَلُنِیْ عَنِ اسْمِیْ؟ فَقَالَ : إِنِّیْ سَمِعْتُ صَوْتًا فِی السَّحَابِ الَّذِیْ ھٰذَا مَآؤُہٗ ، یَقُوْلُ : اِسْقِ حَدِیْقَةَ فُلَانٍ لِاِسْمِكَ فَمَا تَصْنَعُ فِیْهَا ؟ فَقَالَ : اَمَّا اِذْ قُلْتَ ھٰذَا فَاِنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی مَا یَخْرُجُ مِنْهَا فَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثِہٖ وَاٰکُلُ اَنَا وَعِیَالِی ثُلُثًا وَاَرُدُّ فِیْهَا ثُلُثَہٗ ۔ (مسلم کتاب الزھد باب الصدقة فی المساکین)

حضرت ابوہریرہ رضؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ اللہ علیہ وسلم نے یہ قصہ بیان کیا کہ ایک آدمی بے آب وگیاہ جنگل میں جارہا تھا۔ بادل گھرے ہوئے تھے۔ اس نے بادل میں سے آواز سُنی کہ اے بادل. فلاں نیک انسان کے باغ کو سیراب کر۔ وہ بادل اس طرف کو ہٹ گیا۔ پتھریلی سطح مرتفع پر بارش برسی۔ پانی ایک چھوٹے سے نالے میں بہنے لگا۔ وہ شخص بھی اس نالے کے کنارے کنارے چل پڑا کیا دیکھتا ہے کہ یہ نالہ ایک باغ میں جا داخل ہوا ہے اور باغ کا مالک کدال سے پانی ادھر اُدھر مختلف کیاریوں میں لگا رہا ہے۔ اس آدمی نے باغ کے مالک سے پوچھا۔ اے اللہ کے بندے! تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے وہی نام بتایا جو اس مسافر نے اس بادل میں سے سُنا تھا پھر باغ کے مالک نے اس مسافر سے پوچھا۔ اے اللہ کے بندے! تم مجھ سے میرا نام کیوں پوچھتے ہو؟ اس نے کہا میں نے اس بادل میں سے جس کی بارش کا تم پانی لگا رہے ہو یہ آواز سُنی تھی کہ اے بادل

فلاں آدمی کے باغ کو سیراب کر۔ تم نے کون سا ایسا نیک عمل کیا ہے جس کا یہ بدلہ تجھ کو ملا ہے۔ باغ کے مالک نے کہا۔ اگر آپ پوچھتے ہیں تو سنیں۔ میرا طریق کار یہ ہے کہ اس باغ سے جو پیداوار ہوتی ہے اس کا ایک تہائی خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتا ہوں، ایک تہائی اپنے اور اپنے اہل وعیال کے گزارہ کے لئے رکھتا ہوں اور باقی ایک تہائی دوبارہ ان کھیتوں میں بیج کے طور پر استعمال کرتا ہوں۔

۷۴۶۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ اَنْ يُعْطِيَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا عِنْدِيْ شَيْئٌ وَلٰكِنِ ابْتَعْ عَلَيَّ فَاِذَا جَاءَنِيْ شَيْئٌ قَضَيْتُهُ، فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَدْ اَعْطَيْتَهُ فَمَا كَلَّفَ اللّٰهُ مَا لَا تَقْدِرُ عَلَيْهِ فَكَرِهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَ عُمَرَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْفِقْ وَلَا تَخَفْ مِنْ ذِي الْعَرْشِ اِقْلَالًا فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَرَفَ الْبِشْرَ فِيْ وَجْهِهٖ لِقَوْلِ الْاَنْصَارِيِّ ثُمَّ قَالَ بِهٰذَا اُمِرْتُ۔

(شمائل الترمذی باب ماجاء فی خلق رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم)

حضرت عمر بن خطابؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے سوال کیا کہ کچھ عطا فرماویں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس وقت تمہیں دینے کیلئے میرے

پاس کچھ نہیں ہے لیکن میری طرف سے اپنی ضرورت کی چیز ادھار خرید لو یہ تیرا مجھ پر قرض رہا جب میرے پاس کوئی مال آئے گا تو میں ادا کر دوں گا حضرت عمر کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپؐ اسے دے چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے وہ ذمّہ داری آپؐ پر نہیں ڈالی جو آپؐ کے بس میں نہیں۔

حضورؐ نے حضرت عمرؓ کی اس بات کو ناپسند فرمایا۔ اتنے میں ایک انصاری کہنے لگا یا رسول اللہ خوب خرچ کریں اور عرش والے خدا کے بارہ میں یہ کبھی نہ سوچیں کہ وہ آپؐ کا ہاتھ تنگ رکھے گا۔ انصاری کی یہ بات حضور کو بہت پسند آئی اور آپؐ کا چہرہ مبارک بشاشت سے کھل گیا اور مسکرا کر فرمایا مجھے سوچ کے اسی انداز کا حکم دیا گیا ہے۔

۷۴۷۔ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: بَیْنَمَا نَحْنُ فِیْ سَفَرٍ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ جَآءَ رَجُلٌ عَلٰی رَاحِلَۃٍ لَہٗ فَجَعَلَ یَصْرِفُ بَصَرَہٗ یَمِیْنًا وَشِمَالًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَنْ کَانَ مَعَہٗ فَضْلُ ظَھْرٍ فَلْیَعُدْ بِہٖ عَلٰی مَنْ لَا ظَھْرَ لَہٗ وَمَنْ کَانَ لَہٗ فَضْلٌ مِنْ زَادٍ فَلْیَعُدْ بِہٖ عَلٰی مَنْ لَا زَادَ لَہٗ۔ فَذَکَرَ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ وَمَا ذَکَرَ حَتّٰی رَاَیْنَا اَنَّہٗ لَا حَقَّ لِاَحَدٍ مِنَّا فِیْ فَضْلٍ۔

(مسلم کتاب اللقطہ باب استحباب المؤاساۃ بفضول المال)

حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم سفر تھے۔ ایک شخص سواری پر آیا اور دائیں بائیں دیکھنے لگا یعنی بڑا ضرورت مند نظر آتا تھا۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس کے پاس زائد سواری ہو اسے دے دے جس کے پاس سواری نہیں۔ جس شخص کے پاس زائد خوراک ہے وہ اسے دیدے جس کے پاس کوئی زادِ راہ نہیں۔ آپؐ نے اسی طرح مال کی مختلف اقسام کا ذکر فرمایا۔ یہاں تک کہ ہم سمجھنے لگے کہ شائد ضرورت سے زیادہ اموال میں کسی کا کوئی ذاتی حق ہی نہیں اور اسے چاہیئے کہ وہ اس زائد مال کو خدا کی راہ میں خرچ کرنے پر ہمیشہ تیار رہے۔

۷۴۸۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهُمْ ذَبَحُوْا شَاةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا بَقِيَ مِنْهَا اِلَّا كَتِفُهَا قَالَ: بَقِيَ كُلُّهَا غَيْرَ كَتِفِهَا - (ترمذی ابواب صفة القيامة - الترغيب والترهيب ص۲۹)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے ایک بکری ذبح کروائی (اور اس کا گوشت غرباء میں تقسیم کیا اور کچھ گھر میں بھی کھانے کے لئے رکھ لیا) اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کس قدر گوشت بچ گیا عائشہ نے جواب دیا دستی بچی ہے۔ یہ سن کر حضور نے فرمایا سارا بچ گیا ہے سوائے اس دستی کے یعنی جس قدر تقسیم کیا گیا وہ ثواب ملنے کی وجہ سے بچ گیا ہے اور جو بچا کر خود کھانے کیلئے رکھا ہے چونکہ اس کا ثواب نہیں ملے گا۔ اس لئے حقیقۃً وہ نہیں بچا۔

# ہدیہ، مصافحہ، ھبہ کی اہمیت

۷۴۹ــــ عَنْ عَطَاءِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُرَاسَانِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَصَافَحُوْا يَذْهَبُ الْغِلُّ وَتَهَادَوْا تَحَابُّوْا تَذْهَبُ الشَّحْنَاءُ۔

(مؤطا امام مالک باب ماجاء فی المهاجرة)

حضرت عطاء بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپس میں مصافحہ کیا کرو اس سے بُغض اور کینہ دور ہوجائے گا اور آپس میں تحفے تحائف دیا کرو اس سے ایک دوسرے سے محبّت زیادہ ہوگی اور عداوت اور رنجش دُور ہوجائے گی۔

۷۵۰ــــ عَنْ كَلَدَةَ بْنِ حَنْبَلٍ اَنَّ صَفْوَانَ بْنَ اُمَيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعَثَهُ بِلَبَنٍ وَجِدَايَةٍ وَضَغَابِيْسَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَعْلَى الْوَادِي قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَلَمْ اُسَلِّمْ وَلَمْ اَسْتَاْذِنْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِرْجِعْ فَقُلِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، أَاَدْخُلُ

(ابوداؤد کتاب الادب باب فی الاستیذان ۔ ترمذی کتاب الاستیذان باب فی التسلیم قبل الاستیذان)

حضرت کلدہ بن حنبل رضؓ بیان کرتے ہیں کہ مجھے صفوان بن امیّہ نے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دودھ ، ہرن کے بچے کا گوشت اور ککڑیاں دے کر بھیجا۔ میں حضورؐ کے پاس بلا اجازت اور بغیر سلام کہے چلا گیا۔ آپؐ نے مجھے فرمایا۔ پہلے باہر واپس جاؤ پھر السلام علیکم کہہ کر اندر آنے کیلئے اجازت مانگو۔

۷۵۱ـــ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ اَبَاهُ اَتٰى بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنِّيْ نَحَلْتُ ابْنِيْ هٰذَا غُلَامًا كَانَ لِيْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَهٗ مِثْلَ هٰذَا؟ فَقَالَ: لَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَارْجِعْهُ، وَفِيْ رِوَايَةٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ: أَفَعَلْتَ هٰذَا بِوَلَدِكَ كُلِّهِمْ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: اِتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْدِلُوْا فِيْ اَوْلَادِكُمْ فَرَجَعَ اَبِيْ فَرَدَّ تِلْكَ الصَّدَقَةَ، وَفِيْ رِوَايَةٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا بَشِيْرُ اَلَكَ وَلَدٌ سِوٰى هٰذَا؟ فَقَالَ: نَعَمْ، قَالَ: اَكُلُّهُمْ وَهَبْتَ لَهٗ مِثْلَ هٰذَا؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَلَا تُشْهِدْنِيْ اِذًا فَاِنِّيْ لَا اَشْهَدُ عَلٰى جَوْرٍ۔

(بخاری کتاب الھبۃ باب الھبۃ للولد واذا اعطی بعض ولدہٖ شیئًا)

حضرت نعمان بن بشیرؓ بیان کرتے ہیں کہ ان کے ابا جان ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے اور عرض کیا میں نے اپنے اس بچے کو ایک غلام تحفۃً دیا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا کیا تم نے اپنے ہر بیٹے کو ایسا تحفہ دیا ہے۔ میرے ابا نے عرض کیا۔ نہیں حضورؐ۔ آپؐ نے فرمایا یہ تحفہ

واپس لے لو۔

ایک اور روایت میں ہے کہ حضورؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنی اولاد سے انصاف اور مساوات کا سلوک کرو۔ اس پر میرے والد نے وہ تحفہ واپس لے لیا۔ ایک اور روایت میں ہے کہ حضورؐ نے فرمایا مجھے اس ھبہ کا گواہ نہ بناؤ کیونکہ میں ظلم کا گواہ نہیں بن سکتا۔

۷۵۲۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلَّذِیْ یَعُوْدُ فِیْ ھِبَتِہٖ کَالْکَلْبِ یَرْجِعُ فِیْ قَیْئِہٖ۔

(مسلم کتاب الھبات باب تحریم الرجوع فی الصدقۃ والھبۃ بعد القبض)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہبہ کر کے چیز واپس لے وہ اس کُتّے کی طرح ہے جو اپنی کی ہوئی قَے کو چاٹتا ہے۔

---

# دولت اور شکر نعمت احسان کا شکریہ

۷۵۳۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ اَنْ یَّرٰی اَثَرَ نِعْمَتِہٖ عَلٰی عَبْدِہٖ۔

(ترمذی کتاب الادب باب ان اللہ یحب ان یری اثر نعمتہ علی عبدہ)

حضرت عمرو بن شعیبؓ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند ہے کہ وہ اپنے فضل اور اپنی نعمت کا اثر اپنے بندہ پر دیکھے یعنی خوشحالی کا اظہار اور توفیق کے مطابق اچھا لباس اور عمدہ رہن سہن اللہ تعالیٰ کو پسند ہے بشرطیکہ اس میں تکبر اور اسراف کا پہلو نہ ہو۔

۷۵۴۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَیْنَا اَیُّوْبُ عَلَیْهِ السَّلَامُ یَغْتَسِلُ عُرْیَانًا فَخَرَّ عَلَیْهِ جَرَادٌ مِّنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ اَیُّوْبُ یَحْتَثِیْ فِیْ ثَوْبِهٖ۔ فَنَادَاهُ رَبُّهٗ عَزَّ وَجَلَّ: یَا اَیُّوْبُ! اَلَمْ اَکُنْ اَغْنَیْتُكَ عَمَّا تَرٰی؟ قَالَ: بَلٰی وَعِزَّتِكَ! وَلٰکِنْ لَا غِنٰی بِیْ عَنْ بَرَکَتِكَ۔

(بخاری کتاب الانبیاء باب وایوب اذ نادٰی ربہ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دفعہ حضرت ایوب علیہ السلام ننگے نہا رہے تھے کہ اسی اثناء میں سونے کی ٹڈیوں کی بارش ہونے لگی (غالباً یہ کشفی نظارہ تھا) حضرت ایوب علیہ السلام دوڑ کر ٹڈیوں کو جمع کرنے لگے (اور اپنے ننگے ہونے کا بھی خیال نہ کیا) اس پر اللہ تعالیٰ کی ان کو آواز آئی۔ اے ایوب! کیا میں نے تجھے سب کچھ نہیں دیا۔ اور تجھے بے نیاز نہیں کر دیا۔ پھر ان ٹڈیوں کی اتنی حرص کیوں؟ اس پر حضرت ایوب علیہ السلام نے جواب دیا

میرے رب تیری عزت کی قسم یہ بالکل ٹھیک ہے لیکن تیری رحمت اور برکت سے کون بے نیاز ہوسکتا ہے۔

۷۵۵۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُنْظُرُوْا إِلٰى مَنْ أَسْفَلَ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوْا إِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ فَهُوَ أَجْدَرُ أَنْ لَا تَزْدَرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ، وَفِي رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ، إِذَا نَظَرَ أَحَدُكُمْ إِلٰى مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْيَنْظُرْ إِلٰى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُ۔

(بخاری کتاب الرقاق باب ینظر الی من ھو اسفل منہ، مسلم کتاب الزھد)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی طرف دیکھو جو تم سے کم درجہ کا ہے کم وسائل والا ہے۔ لیکن اس شخص کی طرف نہ دیکھو جو تم سے اوپر اور اچھی حالت میں ہے۔ یہ بھی شکر کا ایک انداز ہے۔

۷۵۶۔ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صُنِعَ إِلَيْهِ مَعْرُوْفٌ فَقَالَ لِفَاعِلِهِ: جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا فَقَدْ أَبْلَغَ فِي الثَّنَاءِ۔

(ترمذی کتاب البر والصلۃ باب فی ثناء بالمعروف)

حضرت اسامہ بن زیدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس پر کوئی احسان کیا گیا ہو اور وہ احسان کرنیوالے کو کہے اللہ تجھے اس کی جزائے خیر اور اس کا بہتر بدلہ دے تو اس نے ثناء کا حق ادا کردیا

یعنی ایک حد تک شکریہ کا فرض پورا کر دیا۔

۷۵۷۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اُعْطِیَ عَطَاءً فَوَجَدَ فَلْیُجْزِ بِهٖ فَاِنْ لَّمْ یَجِدْ فَلْیُثْنِ بِهٖ. فَمَنْ اَثْنٰی بِهٖ فَقَدْ شَکَرَهٗ وَ مَنْ کَتَمَهٗ فَقَدْ کَفَرَهٗ۔ (ابوداؤد کتاب الادب باب فی شکر المعروف)

حضرت جابر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی شخص کو کوئی تحفہ دیا جائے تو اسے چاہیئے کہ وہ اسکا بدلہ دے۔ اگر وہ بدلہ دینے کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو وہ تعریف کے رنگ میں اس کا ذکر کرے اگر اس نے ایسا کیا تو گویا اس نے شکر کا حق ادا کر دیا۔ اگر اس نے بات کو چھپایا تعریف کا ایک کلمہ تک نہ کہا تو گویا وہ ناشکری کا مرتکب ہوا۔

---

# وقارِ عمل۔ کسبِ حلال اور سوال سے بچنا

۷۵۸۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا بَعَثَ اللّٰهُ نَبِیًّا اِلاَّ رَعَی الْغَنَمَ، قَالَ

اَصْحَابُہٗ ، وَ اَنْتَ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ كُنْتُ اَرْعَاهَا عَلٰى قَرَارِيْطَ لِاَهْلِ مَكَّةَ ۔ ( بخاری کتاب الاجارات باب رعی الغنم علی قراریط)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی نے قبل از بعثت بکریاں چرائی ہیں ۔ صحابہؓ نے عرض کیا کیا حضورؐ نے بھی ؟ آپؐ نے فرمایا ۔ ہاں کچھ معاوضہ پر میں بھی مکہ والوں کی بکریاں چرایا کرتا تھا ۔

۷۵۹ ــــ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَبُ كَسْبِ الْحَلَالِ فَرِيْضَةٌ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ ۔ ( مشکوٰۃ باب کسب وطلب الحلال ص۲۴۲ بحوالہ بیہقی فی شعب الایمان)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا تعالیٰ کے مقرّر کردہ فرائض کی طرح محنت کی کمائی بھی فرض ہے ۔

۷۶۰ ــــ عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَا اَكَلَ اَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَيْرًا مِّنْ اَنْ يَّاْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ ۔ وَ اِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَاْكُلُ مِنْ عَمَلِ يَدِهٖ ۔

( بخاری کتاب البیوع باب کسب الرجل وعملہ بیدہ )

حضرت مقدادؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے ہاتھ سے کمائی ہوئی روزی سے بہتر کوئی روزی نہیں جیسا

کہ اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کی کمائی کھایا کرتے تھے۔

۷۶۱۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَطْيَبَ مَا اَكَلْتُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ وَ اِنَّ اَوْلَادَكُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ۔

(ترمذی ابواب الاحکام باب ان الوالد یاخذ من مال ولدہ)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پاکیزہ خوراک وہ ہے جو تم خود کما کر کھاؤ۔ اور تمہاری اولاد بھی تمہاری عمدہ کمائی میں شامل ہے۔

۷۶۲۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُهُ فَقَالَ: اَمَا فِيْ بَيْتِكَ شَيْئٌ؟ قَالَ: بَلٰى، حِلْسٌ نَلْبَسُ بَعْضَهُ وَ نَبْسُطُ بَعْضَهُ وَ قَعْبٌ نَشْرَبُ فِيْهِ مِنَ الْمَاءِ، قَالَ: ائْتِنِيْ بِهِمَا، قَالَ: فَاَتَاهُ بِهِمَا فَاَخَذَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ وَقَالَ: مَنْ يَّشْتَرِيْ هٰذَيْنِ؟ قَالَ رَجُلٌ: اَنَا اٰخُذُهُمَا بِدِرْهَمٍ۔ قَالَ: مَنْ يَّزِيْدُ عَلٰى دِرْهَمٍ؟ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا۔ قَالَ رَجُلٌ: اَنَا اٰخُذُهُمَا بِدِرْهَمَيْنِ فَاَعْطَاهُمَا اِيَّاهُ وَ اَخَذَ الدِّرْهَمَيْنِ فَاَعْطَاهُمَا الْاَنْصَارِيَّ وَقَالَ: اِشْتَرِ بِاَحَدِهِمَا طَعَامًا فَانْبِذْهُ اِلٰى اَهْلِكَ وَ اشْتَرِ بِالْاٰخَرِ قَدُوْمًا فَأْتِنِيْ بِهٖ فَاَتَاهُ بِهٖ فَشَدَّ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

سَلَّمَ عُوْدًا بِيَدِهٖ ثُمَّ قَالَ لَهٗ: اِذْهَبْ، فَاحْتَطِبْ وَبِعْ وَلَا اَرَيَنَّكَ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا فَذَهَبَ الرَّجُلُ يَحْتَطِبُ وَيَبِيْعُ فَجَاءَ وَقَدْ اَصَابَ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ فَاشْتَرٰى بِبَعْضِهَا ثَوْبًا وَبِبَعْضِهَا طَعَامًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰذَا خَيْرٌ لَكَ مِنْ اَنْ تَجِيْءَ الْمَسْأَلَةُ نُكْتَةً فِيْ وَجْهِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ اِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَصْلُحُ اِلَّا لِثَلَاثَةٍ لِذِيْ فَقْرٍ مُّدْقِعٍ اَوْلِذِيْ غُرْمٍ مُّفْظِعٍ اَوْ لِذِيْ دَمٍ مُوْجِعٍ ۔ (ابوداؤد کتاب الزکوٰۃ باب ما تجوز فیہ المسألۃ)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری سوالی بن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا حضورؐ نے اس سے دریافت فرمایا کہ تمہارے گھر میں کچھ ہے اس نے عرض کیا ایک چادر ہے جسے آدھا بچھاتا ہوں اور آدھا اوڑھتا ہوں اور ایک پیالہ ہے جس میں پانی پیتا ہوں۔ حضورؐ نے فرمایا جاؤ دونوں چیزیں لے آؤ۔ وہ دونوں چیزیں لے کر حاضر ہوگیا۔ حضورؐ نے ان کو لے کر فرمایا: یہ دونوں چیزیں کون خریدتا ہے؟ ایک شخص نے کہا میں ایک درہم میں خریدتا ہوں۔ حضورؐ نے دو تین مرتبہ فرمایا ایک درہم سے زیادہ کون دیتا ہے؟ اس پر ایک اور شخص نے کہا کہ میں دو درہم میں خریدتا ہوں۔ حضورؐ نے وہ چیزیں اُسے دو درہم میں دے دیں۔ اور اس انصاری کو کہا کہ یہ لو ایک درہم سے کھانے پینے کی چیزیں خرید کر گھر دیدو اور دوسرے درہم کی کلہاڑی خرید کر میرے پاس لے آؤ۔ جب وہ کلہاڑی خرید کر حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو

حضور علیہ السّلام نے اسمیں خود لکڑی کا دستہ ڈالا اور اس شخص سے فرمایا: جاؤ اور اس سے لکڑیاں کاٹ کاٹ کر فروخت کرو اور پندرہ دن سے پہلے میں تجھے ادھر آتا نہ دیکھوں۔ وہ شخص لکڑیاں کاٹ کر اور لاکر بیچتا رہا یہاں تک کہ جب وہ حضورؐ کے پاس آیا تو اس نے دس درہم کما لئے تھے۔ چنانچہ ان درہموں سے اس نے کچھ کے کپڑے خریدے اور کچھ کا کھانے پینے کا سامان خریدا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا کہ تیرے لئے خود کما کر کھانا اس بات سے زیادہ اچھا ہے کہ تُو در در مانگتا پھرے اور قیامت کے دن اس حالت میں اللہ کے حضور آئے کہ تیرا چہرہ خراش زدہ ہو۔ دیکھو مانگنا صرف تین شخصوں کے لئے جائز ہے ایک وہ شخص جو غربت کی وجہ سے پس گیا ہو۔ دوسرے وہ شخص جس پر ناحق مصیبت آپڑی ہو اور اس قرض کے بوجھ تلے دب گیا ہو اور اس کے ادا کرنے کی کوئی صورت نہ دیکھتا ہو۔ تیسرے وہ شخص جس کے ہاتھ سے کوئی غلطی سے قتل ہوگیا ہو اور اس وجہ سے اس نے دیت یعنی خون بہا ادا کرنا ہو۔

۷۶۳— عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَاَنْ يَّاْخُذَ اَحَدُكُمْ اَحْبُلَهٗ ثُمَّ يَاْتِيَ الْجَبَلَ فَيَاْتِيَ بِحُزْمَةٍ مِّنْ حَطَبٍ عَلٰى ظَهْرِهٖ فَيَبِيْعَهَا فَيَكُفَّ اللّٰهُ بِهَا وَجْهَهٗ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّسْاَلَ النَّاسَ اَعْطَوْهُ اَوْ مَنَعُوْهُ۔

(بخاری کتاب الزکوٰۃ باب استعفاف عن المسألۃ)

حضرت زبیرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جو شخص رسّی لے کر جنگل میں جاتا ہے اور وہاں سے لکڑیوں کا گٹھا اپنی پیٹھ پر اٹھا کر بازار میں آتا ہے اور اسے بیچتا ہے اور اس طرح اپنا گزارہ چلاتا ہے اور اپنی آبرو اور خودداری پر حرف نہیں آنے دیتا وہ بہت ہی معزز ہے اور اس کا یہ طرزِ عمل لوگوں سے بھیک مانگنے سے ہزار درجہ بہتر ہے نہ معلوم وہ لوگ اس کے مانگنے پر اسے کچھ دیں یا نہ دیں۔

۷۶۴۔ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: طُلِّقَتْ خَالَتِيْ ثَلَاثًا فَخَرَجَتْ تَجُدُّ نَخْلًا لَّهَا فَلَقِيَهَا رَجُلٌ فَنَهَاهَا فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ: اُخْرُجِيْ فَجُدِّيْ نَخْلَكِ لَعَلَّكِ اَنْ تَصَدَّقِيْ مِنْهُ اَوْ تَفْعَلِيْ خَيْرًا۔ (ابوداؤد کتاب الطلاق باب فی المبتوتۃِ تخرج بالنہار)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ میری خالہ کو تین طلاقیں مل گئی تھیں۔ اس حالت میں وہ اپنے گزارہ کیلئے کھجوریں توڑنے نکلیں تو ایک آدمی نے ایامِ عدت میں گھر سے نکلنے سے انہیں منع کیا۔ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور اس واقعہ کا ذکر کیا حضورؐ نے فرمایا کھجوریں توڑنے جایا کرو ہو سکتا ہے تم اس میں سے کچھ صدقہ خیرات کر دو یا نیک راستہ اور بھلائی کے کاموں میں خرچ کرو۔

۷۶۵۔ عَنِ ابْنِ اَعْبُدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِيْ عَلِيٌّ: اَلَا اُحَدِّثُكَ

عَنِّیْ وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَکَانَتْ مِنْ اَحَبِّ اَهْلِهٖ اِلَیْهِ، قُلْتُ: بَلٰی! قَالَ: اِنَّهَا جَرَّتْ بِالرَّحٰی حَتّٰی اَثَّرَ فِیْ یَدِهَا وَ اسْتَقَتْ بِالْقِرْبَةِ حَتّٰی اَثَّرَ فِیْ نَحْرِهَا وَکَنَسَتِ الْبَیْتَ حَتّٰی اغْبَرَّتْ ثِیَابُهَا فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَدَمٌ فَقُلْتُ: لَوْ اَتَیْتِ اَبَاكِ فَسَاَلْتِهٖ خَادِمًا فَاَتَتْهُ فَوَجَدَتْ عِنْدَهٗ حُدَّاثًا فَرَجَعَتْ فَاَتَاهَا مِنَ الْغَدِ فَقَالَ: مَا کَانَ حَاجَتُكِ؟ فَسَکَتَتْ، فَقُلْتُ: اَنَا اُحَدِّثُكَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! جَرَّتْ بِالرَّحٰی حَتّٰی اَثَّرَتْ فِیْ یَدِهَا وَحَمَلَتْ بِالْقِرْبَةِ حَتّٰی اَثَّرَتْ فِیْ نَحْرِهَا فَلَمَّا اَنْ جَاءَكَ الْخَدَمُ اَمَرْتُهَا اَنْ تَاْتِیَكَ فَتَسْتَخْدِمُكَ خَادِمًا یَقِیْهَا حَرَّمَا هِیَ فِیْهِ قَالَ: اِتَّقِی اللّٰهَ یَا فَاطِمَةُ! وَاَدِّیْ فَرِیْضَةَ رَبِّكِ وَاعْمَلِیْ عَمَلَ اَهْلِكِ فَاِذَا اَخَذْتِ مَضْجَعَكِ فَسَبِّحِیْ ثَلَاثًا وَثَلٰثِیْنَ وَاحْمَدِیْ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِیْنَ وَکَبِّرِیْ اَرْبَعًا وَثَلٰثِیْنَ فَتِلْكَ مِائَةٌ فَهِیَ خَیْرٌ لَكِ مِنْ خَادِمٍ۔ قَالَتْ: رَضِیْتُ عَنِ اللّٰهِ وَعَنْ رَسُوْلِهٖ۔

(ابوداؤد کتاب الخراج والفئ والامارۃ - باب فی بیان مواضع قسم الخمس)

حضرت ابن اعبد بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت علیؓ نے کہا کہ کیا میں تجھے اپنا اور فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک واقعہ نہ سناؤں؟ حضرت فاطمہؓ تمام رشتہ داروں میں حضورؐ کو سب سے

زیادہ عزیز تھیں ۔ میں نے کہا کیوں نہیں ضرور سنائیں ۔ اس پر حضرت علیؓ سنانے لگے کہ چکی چلا چلا کر فاطمہ کے ہاتھ میں گٹے اور پانی ڈھو ڈھو کر سینے پر مشکیزہ کے نشان پڑ گئے تھے اور گھر میں جھاڑو دینے کی وجہ سے کپڑے میلے کچیلے ہو جاتے تھے ۔ اس عرصہ میں حضورؐ کے پاس کچھ خادم آئے ۔ میں نے کہا فاطمہ حضورؐ کے پاس خادم آئے ہوئے ہیں اگر مانگو گی تو ایک آدھ مل جائے گا ۔ جاؤ جا کر کوئی خادم مانگ لو ۔ جب وہ حضورؐ کے پاس آئیں تو دیکھا کہ لوگ بیٹھے باتیں کر رہے ہیں وہ اس دن واپس آ گئیں پھر دوسرے دن گئیں ۔ حضورؐ نے پوچھا کیسے آئی ہو تو وہ خاموش رہیں ۔ میں نے کہا حضور میں بتاتا ہوں یہ کس لئے آئی ہے ۔ چکی چلا چلا کر ہاتھ میں گٹے پڑ گئے ہیں اور مشک اٹھا اٹھا کر سینے پر نشان نظر آتے ہیں ۔ اور آپؐ نے فرمایا تھا کہ اگر میرے پاس خادم آئے تو میں تمہیں دوں گا ۔ پس آپؐ اسے کوئی خادم دیدیں تاکہ وہ اس جانکاہ محنت سے بچ جائے ۔

حضور علیہ السلام یہ سن کر فرمانے لگے فاطمہ! اللہ سے ڈرو اپنے ربّ کے فرائض ادا کرو ۔ گھر کے کام کاج خود کرو ۔ جب رات کو سونے لگو تو ۳۳ بار سبحان اللہ ۔ ۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۴ بار اللہ اکبر کا ذکر کرو ۔ یہ کُل سو بار ہوئے ۔ یہ طرزِ عمل نوکر چاکر کی تمنا سے زیادہ بہتر ہے ۔ اس پر فاطمہؓ نے عرض کیا میں اللہ اور اس کے رسولؐ کی رضا پر راضی ہوں ۔

۶۶ ـــــ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ

اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَھُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَذَكَرَ الصَّدَقَةَ وَالتَّعَفُّفَ عَنِ الْمَسْأَلَةِ : اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى ۔ وَالْيَدُ الْعُلْيَا هِيَ الْمُنْفِقَةُ ، وَالسُّفْلٰى هِيَ السَّآئِلَةُ ۔

(مسلم کتاب الزکوٰۃ - باب بیان ان الید العلیا خیر من الید السفلی)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا : لوگوں کو سوال کرنے سے بچنا چاہیئے ۔ اوپر والا ہاتھ جو کہ خرچ کرنے والا ہے نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے ۔

۶۷ــــ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَانِيْ ۔ ثُمَّ سَأَلْتُہُ فَاَعْطَانِيْ ۔ ثُمَّ سَأَلْتُہُ فَاَعْطَانِيْ ۔ ثُمَّ قَالَ : يَا حَكِيْمُ اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرٌ حُلْوٌ فَمَنْ اَخَذَهٗ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَہٗ فِيْہِ وَمَنْ اَخَذَهٗ بِاِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَہٗ فِيْہِ وَكَانَ كَالَّذِيْ يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ ۔ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى قَالَ حَكِيْمٌ فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَرْزَأُ اَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتّٰى اُفَارِقَ الدُّنْيَا : فَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ يَدْعُوْ حَكِيْمًا لِيُعْطِيَہُ الْعَطَآءَ فَيَاْبٰى اَنْ يَّقْبَلَ مِنْہُ شَيْئًا ثُمَّ اِنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ دَعَاهُ لِيُعْطِيَہٗ فَاَبٰى اَنْ يَّقْبَلَہٗ ، فَقَالَ : يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ! اِنِّيْ اُشْهِدُكُمْ عَلٰى حَكِيْمٍ اَنِّيْ اَعْرِضُ عَلَيْہِ حَقَّہُ الَّذِيْ قَسَمَہُ اللّٰہُ لَہٗ فِيْ هٰذَا الْفَيْءِ فَيَاْبٰى اَنْ يَّاْخُذَهٗ فَلَمْ

يَرْزَأْ حَكِيْمٌ اَحَدًا مِنَ النَّاسِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تُوُفِّيَ۔ (بخاری کتاب الوصیۃ باب تاویل قولہ من بعد وصیۃ یوصی بہا)

حضرت حکیم بن حزامؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ امداد کے لئے عرض کیا تو آپؐ نے میرے سوال کے مطابق مجھے عنایت فرمایا۔ ایک بار پھر ایسی ہی مَیں نے درخواست کی۔ آپؐ نے یہ بھی منظور فرمالی۔ تیسری بار پھر مَیں درخواست گزار ہوا۔ اُسے بھی آپؐ نے منظور فرمالیا لیکن ساتھ ہی ارشاد فرمایا دنیا بہت مرغوب چیز ہے۔ بہت کچھ سمیٹنے کو جی چاہتا ہے لیکن برکت بے نیازی میں ہی ہے۔ جو شخص اس دنیا کے حاصل کرنے میں حرص ولالچ کا مظاہرہ کرتا ہے وہ بے برکتی کا منہ دیکھتا ہے اور اسکی مثال اس بھوک کے مریض کی سی ہے جو کھاتا جاتا ہے لیکن اسکی بھوک ختم نہیں ہوتی۔ یاد رکھو اوپر والا یعنی دینے والا ہاتھ نیچے والے یعنی لینے والے ہاتھ سے افضل ہے یعنی دینے والے بنو لینے والے نہ ہو۔ حکیم بن حزامؓ کہتے ہیں۔ مَیں نے حضورؐ کا یہ ارشاد سن کر عرض کیا۔ اے اللہ کے رسولؐ! اس ذات کی قسم جس نے سچائی دے کر آپؐ کو بھیجا ہے آئندہ مَیں آپؐ کے سوا کسی سے کچھ نہیں لوں گا۔ چنانچہ بعد میں ابو بکرؓ کے زمانۂ خلافت میں حکیم بن حزامؓ کو بلایا جاتا تاکہ وہ اپنا عطیہ لے جائیں لیکن وہ قبول نہ کرتے اور اسکے لینے سے انکار کر دیتے۔ حضرت عمرؓ نے بھی ان کو دینا چاہا لیکن انہوں نے انکار کیا۔ اس پر حضرت عمرؓ نے عام لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ اے مسلمانو! مَیں تم کو حکیم بن حزامؓ

کے متعلق گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اُن کے سامنے اُن کا حق پیش کیا لیکن انہوں نے لینے سے انکار کر دیا۔ غرض حکیم بن حزامؓ تاوفات اپنے اس عہد پر مضبوطی سے قائم رہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مرتے دم تک کسی سے کچھ نہ لیا۔

۷۶۸۔ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَنْ یُبَایِعُ؟ فَقَالَ ثَوْبَانُ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: بَایِعْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! قَالَ عَلٰی اَنْ لَّا تَسْأَلَ اَحَدًا شَیْئًا فَقَالَ ثَوْبَانُ: فَمَا لَہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ؟ قَالَ اَلْجَنَّۃُ۔ فَبَایَعَہٗ ثَوْبَانُ۔

قَالَ اَبُوْ اُمَامَۃَ فَلَقَدْ رَاَیْتُہٗ بِمَکَّۃَ فِیْ اَجْمَعِ مَا یَکُوْنُ مِنَ النَّاسِ یَسْقُطُ سَوْطُہٗ وَ ھُوَ رَاکِبٌ فَرُبَّمَا وَقَعَ عَلٰی عَاتِقِ رَجُلٍ فَیَاخُذُہٗ الرَّجُلُ فَیُنَاوِلُہٗ فَمَا یَاخُذُہٗ حَتّٰی یَکُوْنَ ھُوَ یَنْزِلُ فَیَاخُذُہٗ۔

(الترغیب والترہیب ص۲۲۱)

حضرت ابو امامہ باہلیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا۔ مجھ سے کون عہد باندھتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ثوبان نے عرض کیا حضور! میں عہد باندھنے کے لئے تیار ہوں۔ حضورؐ نے فرمایا۔ تو عہد کرو کہ تم کبھی کسی سے کچھ نہیں مانگو گے۔ اس پر ثوبان نے عرض کیا حضور! اس عہد کا اجر کیا ہوگا؟ حضورؐ نے فرمایا۔ اس کے بدلہ میں جنت ملے گی۔ اس پر ثوبان نے حضورؐ کے اس

عہد پر عمل کرنے کا اقرار کیا۔

ابو امامہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ثوبان کو مکہ میں دیکھا کہ سخت بھیڑ کے باوجود سواری کی حالت میں اگر آپ کے ہاتھ سے چابک بھی گر جاتا تو خود اتر کر زمین پر سے اُٹھاتے اور اگر کوئی شخص خود ہی انہیں چابک پکڑانا چاہتا تو نہ لیتے بلکہ خود اُتر کر اٹھاتے۔

۷۶۹ــــ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ الْمُخَارِقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْأَلُ فِيْهَا فَقَالَ: اَقِمْ حَتّٰى تَاْتِيَنَا الصَّدَقَةُ فَنَاْمُرُ لَكَ بِهَا؛ ثُمَّ قَالَ: يَا قَبِيْصَةُ اِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ اِلَّا لِاَحَدِ ثَلَاثَةٍ: رَجُلٌ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ، وَرَجُلٌ اَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ اِجْتَاحَتْ مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ اَوْ قَالَ: سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ، وَرَجُلٌ اَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتّٰى يَقُوْلَ ثَلَاثَةٌ مِنْ ذَوِي الْحِجَا مِنْ قَوْمِهِ لَقَدْ اَصَابَتْ فُلَانًا فَاقَةٌ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ اَوْ قَالَ: سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ، فَمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْأَلَةِ يَا قَبِيْصَةُ سُحْتٌ يَاْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتًا۔ (مسلم كتاب الزكوٰة من تحل له المسألة)

حضرت قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کے قرض کی ذمہ داری اٹھائی۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس کے بارہ میں آپؐ سے مدد کے لئے درخواست کی

آپؐ نے فرمایا صدقہ کا مال آنے تک ٹھہرو۔ پھر آپؐ نے فرمایا۔ اے قبیصہ! تین آدمیوں کے سوا کسی کے لئے مانگنا جائز نہیں۔ ایک وہ آدمی جس نے کسی مصیبت زدہ کی ذمہ داری اٹھائی ہے اسے مانگنے کی اجازت ہے تاکہ وہ اس ذمہ داری کو پورا کر سکے۔ دوسرے وہ جس پر کوئی مصیبت آپڑے جس نے اس کے مال کو تباہ و برباد کر دیا ہو' اس کے لئے بھی سوال کرنا جائز ہے تاکہ بقدر کفایت اپنا گزارہ چلا سکے۔ تیسرے وہ جس پر فاقہ کی نوبت آگئی ہو اور محلے کے تین سمجھدار اور معتبر آدمی اس بات کی تصدیق کریں کہ وہ بھوکوں مر رہا ہے۔ اس کے لئے بھی مانگنا جائز ہے تاکہ وہ گزر اوقات کر سکے۔ ایسے ضرورت مندوں کے علاوہ کسی کا مانگنا اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لینا ہے۔

۷۷۰۔ عَنْ اَبِیْ كَبْشَةَ عَمْرِو بْنِ سَعْدٍ الْاَنْمَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ثَلَاثَةٌ اُقْسِمُ عَلَيْهِنَّ وَاُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا فَاحْفَظُوْهُ: مَا نَقَصَ مَالُ عَبْدٍ مِنْ صَدَقَةٍ، وَلَا ظُلِمَ عَبْدٌ مَظْلَمَةً صَبَرَ عَلَيْهَا اِلَّا زَادَهُ اللّٰهُ عِزًّا، وَلَا فَتَحَ عَبْدٌ بَابَ مَسْاَلَةٍ اِلَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ اَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا، وَاُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا فَاحْفَظُوْهُ قَالَ: اِنَّمَا الدُّنْيَا لِاَرْبَعَةِ نَفَرٍ: عَبْدٌ رَزَقَهُ اللّٰهُ مَالًا وَّعِلْمًا فَهُوَ يَتَّقِيْ فِيْهِ رَبَّهٗ وَيَصِلُ فِيْهِ رَحِمَهٗ وَيَعْلَمُ لِلّٰهِ فِيْهِ حَقًّا فَهٰذَا بِاَفْضَلِ الْمَنَازِلِ، وَعَبْدٌ رَزَقَهُ اللّٰهُ عِلْمًا وَّلَمْ يَرْزُقْهُ مَالًا فَهُوَ صَادِقُ

النِّيَّةِ يَقُوْلُ: لَوْ اَنَّ لِيْ مَالاً لَعَمِلْتُ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَهُوَ نِيَّتُهُ فَاَجْرُهُمَا سَوَاءٌ وَعَبْدٌ رَزَقَهُ اللّٰهُ مَالاً وَّلَمْ يَرْزُقْهُ عِلْمًا فَهُوَ يَخْبِطُ فِيْ مَالِهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ لَا يَتَّقِيْ فِيْهِ رَبَّهُ وَلَا يَصِلُ فِيْهِ رَحِمَهُ وَلَا يَعْلَمُ لِلّٰهِ فِيْهِ حَقًّا فَهٰذَا بِاَخْبَثِ الْمَنَازِلِ، وَعَبْدٌ لَّمْ يَرْزُقْهُ مَالاً وَلَا عِلْمًا فَهُوَ يَقُوْلُ: لَوْ اَنَّ لِيْ مَالاً لَعَمِلْتُ فِيْهِ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَهُوَ نِيَّتُهُ فَوِزْرُهُمَا سَوَاءٌ ۔ (ترمذی کتاب الزھد باب مثل الدنیا مثل اربعۃ نفر)

حضرت عمرو بن سعد انماری رضؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ تین باتوں کے مؤثر ہونے کے بارہ میں مَیں قسم کھا سکتا ہوں تم ان باتوں کو یاد رکھو ۔ اوّل یہ کہ صدقہ سے کسی کا مال کم نہیں ہوتا ۔ دوسرے کوئی مظلوم جب ظلم پر صبر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس کو عزّت دیتا ہے ۔ تیسرے جب کوئی انسان اپنے لئے سوال اور مانگنے کا دروازہ کھول لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ غربت اور احتیاج کا دروازہ اس پر کھول دیتا ہے ۔ یاد رکھو دنیا میں رہنے والے چار قسم کے انسان ہوسکتے ہیں ایک وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے مال اور علم دیا اور وہ اس نعمت کی وجہ سے اپنے ربّ سے ڈرتا ہے ، رشتہ داروں سے حُسنِ سلوک کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حق کو پہچانتا ہے ۔ یہ تو سب سے اعلیٰ درجہ کا انسان ہے ۔ دوسرا وہ انسان جس کو اللہ تعالیٰ نے علم دیا لیکن مال نہیں دیا اور سچّی نیت سے کہتا ہے کہ اگر مجھے مال بھی ملتا تو میں فلاں سخی کی طرح اپنے مال کو خرچ کرتا ۔ ایسے شخص کو اس کی نیت

کا ضرور ثواب ملے گا اور پہلے آدمی کے برابر اس کا درجہ ہوگا ۔ تیسرا وہ انسان ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے مال تو دیا ہے لیکن علم نہیں دیا چنانچہ وہ اپنے مال کو سوچے سمجھے بغیر بے جا خرچ کرتا ہے اور اس خرچ کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا۔ صلہ رحمی اور رشتہ داروں سے حسنِ سلوک نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ کے حق کو نہیں پہچانتا ۔ یہ انسان بڑا بدقسمت اور بدکردار ہے ۔ چوتھے وہ انسان جس کو اللہ تعالیٰ نے نہ مال دیا ہے اور نہ علم، لیکن آرزو رکھتا ہے کہ اگر میرے پاس مال ہو تو میں بھی اس بدکردار شخص کی طرح اسے خرچ کروں اور عیش و عشرت میں زندگی بسر کروں ۔ پس ایسے بدنہاد شخص کو بھی اس کی نیت کا بدلہ ملے گا اور اس کا انجام اس تیسرے شخص کی طرح بلکہ اس سے بھی بدتر ہوگا۔

۱۷۷۔۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَیْسَ الْمِسْکِیْنُ الَّذِیْ تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلَا اللُّقْمَةُ وَ اللُّقْمَتَانِ اِنَّمَا الْمِسْکِیْنُ الَّذِیْ یَتَعَفَّفُ ۔ (بخاری کتاب التفسیر سورۃ بقرۃ باب لا یسألون الناس الحافًا)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ مسکین وہ نہیں جسے ایک کھجور یا دو کھجوروں، ایک لقمہ یا دو لقموں کے لئے در در کے دھکے کھانے پڑیں بلکہ مسکین وہ ہے جو باوجود احتیاج اور ضرورتمند ہونے کے سوال کرنے سے بچتا ہے اور گھر بیٹھ رہتا ہے اور اس کی بے نیازی کی وجہ سے لوگوں کو بھی بظاہر اس کی غربت کا علم نہیں

ہوتا تاکہ وہ اس کی مدد کرنے کی کوشش کریں۔

۷۷۲۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَیْسَ الْمِسْکِیْنُ الَّذِیْ یَطُوْفُ عَلَی النَّاسِ تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ، وَلٰکِنَّ الْمِسْکِیْنَ الَّذِیْ لَا یَجِدُ غِنًی یُغْنِیْهِ وَلَا یُفْطَنُ لَهُ فَیُتَصَدَّقَ عَلَیْهِ وَلَا یَقُوْمُ فَیَسْأَلُ النَّاسَ۔ (بخاری کتاب الزکوٰۃ باب قول اللہ لا یسألون الناس الحافًا)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسکین وہ نہیں جو ایک دو لقمے یا ایک دو کھجوروں کے لئے در در پھرتا ہے بلکہ مسکین وہ ہے جس کے پاس بقدر کفاف گزارہ نہ ہو لیکن اس کے باوجود اس کی غربت سے کوئی واقف نہ ہو سکے تاکہ وہ اس پر صدقہ خیرات کرے اور ضرورتمند ہوتے ہوئے بھی وہ لوگوں سے کچھ نہ مانگے۔

---

# میانہ روی اور متوازن زندگی

۷۷۳۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَلْاِقْتِصَادُ فِی النَّفَقَةِ نِصْفُ الْمَعِیْشَةِ وَالتَّوَدُّدُ اِلَی النَّاسِ نِصْفُ الْعَقْلِ وَحُسْنُ السُّؤَالِ نِصْفُ الْعِلْمِ

(بیہقی فی شعب الایمان۔مشکوٰۃ باب الحذر و التانی فی الامور ص۴۳۰)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اخراجات میں میانہ روی اور اِعتدال نصف معیشت ہے اور لوگوں سے محبّت سے پیش آنا نصف عقل ہے اور سوال کو بہتر رنگ میں پیش کرنا نصف علم ہے۔

۷۷۴ــ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ اَرَاهُ رَفَعَهٗ قَالَ: اَحْبِبْ حَبِیْبَكَ هَوْنًا مَّا عَسٰی اَنْ یَّکُوْنَ بَغِیْضَكَ یَوْمًا مَّا وَاَبْغِضْ بَغِیْضَكَ هَوْنًا مَّا عَسٰی اَنْ یَّکُوْنَ حَبِیْبَكَ یَوْمًا مَّا۔ (ترمذی ابواب البرّ والصّلۃ باب اقتصاد فی الحب والبغض)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنے دوست سے اِعتدال کے اندر رہ کر محبّت کرو کیونکہ عین ممکن ہے کہ کل کلاں وہی شخص تیرا دشمن بن جائے اور اسی طرح اپنے دشمن سے بھی حد کے اندر رہ کر دشمنی رکھ کیونکہ ممکن ہے کہ وہی کل تیرا دوست بن جائے (اور پھر کی ہوئی زیادتیوں پر تُو شرمندہ ہوتا پھرے)

۷۷۵ــ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ثَلَاثٌ مِنْ اَخْلَاقِ الْاِیْمَانِ، مَنْ اِذَا غَضِبَ لَمْ یُدْخِلْهُ غَضَبُهٗ فِیْ بَاطِلٍ، وَمَنْ اِذَا رَضِیَ لَمْ یُخْرِجْهُ رِضَاهُ مِنْ حَقٍّ وَمَنْ اِذَا قَدَرَ لَمْ یَتَعَاطَ مَا لَیْسَ لَهٗ۔

(المعجم الصغیر للطبرانی باب من اسمہ احمد ص۱۶)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین اخلاق ایمان کا تقاضا ہیں۔ اوّل یہ کہ جب کسی مومن کو غصہ

آئے تو غصہ اسے باطل اور گناہ میں مبتلا نہیں کر سکتا ( وہ حد کے اندر رہتا ہے ) اور جب وہ خوش ہو تو اسکی خوشی اسے حق سے باہر نکلنے نہیں دیتی ( وہ خوشی میں بھی اعتدال کو نہیں چھوڑتا ) اور جب اسے قدرت اور اقتدار ملتا ہے تو (اس وقت بھی ) وہ اپنے حق سے زیادہ نہیں لیتا یعنی جو اس کا نہیں اسکو لینے کے لئے کوشش نہیں کرتا۔

۷۷۶۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِنَّ الدِّیْنَ یُسْرٌ وَلَنْ یُّشَادَّ الدِّیْنَ اَحَدٌ اِلَّا غَلَبَهٗ فَسَدِّدُوْا وَ قَارِبُوْا وَاَبْشِرُوْا وَاسْتَعِیْنُوْا بِالْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَ شَیْءٍ مِنَ الدُّلْجَةِ۔ ( بخاری کتاب الایمان باب الدین یُسرٌ )

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دین آسان ہے لیکن جو دین پر قابو پانا اور اس پر غالب آنا چاہتا ہے وہ اپنی کوشش میں کامیاب نہیں ہو سکے گا لہٰذا میانہ روی اختیار کرو سہولت کے قریب قریب رہو۔ لوگوں کو خوشخبری دو۔ صبح و شام اور رات کے کچھ حصّے میں ( بذریعہ نوافل ) اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو۔

۷۷۷۔ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ اِلٰی بُیُوْتِ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسْاَلُوْنَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اُخْبِرُوْا کَاَنَّهُمْ تَقَالُّوْهَا وَ قَالُوْا: اَیْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ؟ وَقَدْ غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَ مَا تَاَخَّرَ۔ قَالَ اَحَدُهُمْ : اَمَّا اَنَا فَاُصَلِّیْ

اللَّيْلَ اَبَدًا وَقَالَ الْاٰخَرُ : وَ اَنَا اَصُوْمُ الدَّهْرَ اَبَدًا وَلَا اُفْطِرُ وَقَالَ الْاٰخَرُ : وَاَنَا اَعْتَزِلُ النِّسَاءَ فَلَا اَتَزَوَّجُ اَبَدًا ۔ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ : اَنْتُمُ الَّذِيْنَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا، اَمَا وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَ اَتْقَاكُمْ لَهٗ لٰكِنِّيْ اَصُوْمُ وَاُفْطِرُ وَ اُصَلِّيْ وَ اَرْقُدُ وَ اَتَزَوَّجُ النِّسَآءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ ۔

( بخاری کتاب النکاح الترغیب فی النکاح و کتاب الایمان باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم انا اعلمکم باللہ ملخصًا)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ تین آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے گھروں میں آئے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کے متعلق پوچھنا چاہتے تھے ۔ جب انہیں آپکی عبادت کے متعلق بتایا گیا تو انہوں نے اسے کم سمجھا اور اس کی یوں توجیہہ کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں بھلا ہماری کیا حیثیت ہے آپؐ کے تو اگلے پچھلے قصور معاف کر دئے گئے ہیں یعنی آپؐ کو گناہ سے محفوظ کر دیا گیا ۔ ان میں سے ایک نے کہا میں رات بھر نماز پڑھا کروں گا دوسرے نے کہا میں ہمیشہ روزہ رکھا کروں گا اور کبھی افطار نہ کروں گا تیسرے نے کہا میں عورتوں سے الگ رہوں گا ۔ کبھی نکاح نہیں کروں گا ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اسکا علم ہوا تو آپؐ انکے پاس آئے اور ان سے پوچھا کیا تم لوگوں نے ایسا ایسا کہا ہے ۔ دیکھو، خدا

کی قسم! میں تمہاری نسبت اللہ تعالیٰ سے زیادہ ڈرتا ہوں اور تم سے زیادہ متقی ہوں۔ لیکن میں روزہ بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں اور نماز بھی پڑھتا ہوں اور سو بھی لیتا ہوں۔ عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں جو شخص میری سنت سے منہ موڑے گا۔ اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں

۷۷۸۔ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْرًا فَتَرَخَّصَ فِيْهِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ نَاسًا مِنْ اَصْحَابِهٖ فَكَاَنَّهُمْ كَرِهُوْا وَتَنَزَّهُوْا عَنْهُ فَبَلَغَهٗ ذٰلِكَ فَقَامَ خَطِيْبًا فَقَالَ: مَا بَالُ رِجَالٍ بَلَغَهُمْ عَنِّيْ اَمْرٌ تَرَخَّصْتُ فِيْهِ فَكَرِهُوْهُ وَتَنَزَّهُوْا عَنْهُ فَوَاللّٰهِ لَاَنَا اَعْلَمُهُمْ بِاللّٰهِ وَاَشَدُّهُمْ لَهٗ خَشْيَةً۔

(مسلم کتاب الفضائل باب علمه صلی اللہ علیہ وسلم باللہ تعالیٰ)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار ایک معاملے کے بارے میں رخصت اور سہولت کا پہلو اختیار کیا جب اس بات کا علم آپؐ کے صحابہؓ کو ہوا تو ان میں سے بعض نے اسے ناپسند کیا اور وہ یہ سمجھے کہ آنحضرتؐ تو معصوم ہیں، ہم تو ایسا نہیں کر سکتے۔ حضور کو جب صحابہ کے اس خیال کا علم ہوا تو آپ خطبہ دینے کیلئے کھڑے ہوئے اور فرمایا۔ اے لوگو! جب مَیں نے ایک معاملے میں رخصت اور سہولت کے پہلو کو اختیار کیا ہے تو تم اس کو کیوں ناپسند کرتے ہو اور کیوں اس سے بچتے ہو؟ خدا کی قسم! مجھے ان سب سے زیادہ خدا تعالیٰ کی ذات کا عرفان حاصل ہے اور مَیں ان سب سے زیادہ خدا سے ڈرتا ہوں

یعنی اگر اس میں خدا کی ناراضگی کا کوئی پہلو ہوتا تو میں اس سہولت کے پہلو کو کبھی اختیار نہ کرتا۔ پس میرے اس اقدام میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی مجھے حاصل ہے۔

۷۷۹۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَتْ عِنْدِي امْرَأَةٌ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَنْ هٰذِهِ؟ قُلْتُ: فُلَانَةُ لَا تَنَامُ تَذْكُرُ مِنْ صَلٰوتِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَهْ عَلَيْكُمْ بِمَا تُطِيقُوْنَ، فَوَاللّٰهِ لَا يَمَلُّ اللّٰهُ حَتّٰى تَمَلُّوْا، قَالَتْ: وَكَانَ اَحَبُّ الدِّيْنِ اِلَيْهِ الَّذِيْ يَدُوْمُ عَلَيْهِ صَاحِبُهٗ۔

(ابن ماجه ابواب الزهد باب المداومة على العمل)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ میرے پاس ایک عورت بیٹھی ہوئی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور پوچھا یہ کون عورت ہے۔ میں نے عرض کیا کہ یہ فلاں ہے جو اس قدر عبادت اور ذکر الٰہی میں مشغول رہتی ہے کہ سوتی بھی نہیں۔ یہ سُن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوڑو، تم پر اسی قدر عبادت واجب ہے جتنی تم میں طاقت ہے۔ خدا کی قسم! تم تھک اور اُکتا جاؤ گے اور اللہ تعالیٰ نہیں اُکتائے گا۔ اللہ تعالیٰ کو وہی عمل پسند ہے جس پر میانہ روی کے ساتھ مداومت ہو۔

۷۸۰۔ عَنْ وَهْبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اٰخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ سَلْمَانَ وَاَبِي الدَّرْدَاءِ فَزَارَ

سَلْمَانُ اَبَا الدَّرْدَاءِ، فَرَاٰی اُمَّ الدَّرْدَآءِ مُتَبَذِّلَةً فَقَالَ : مَا شَاْنُكِ؟ قَالَتْ : اَخُوْكَ اَبُو الدَّرْدَآءِ لَيْسَ لَهٗ حَاجَةٌ فِي الدُّنْيَا فَجَآءَ اَبُو الدَّرْدَآءِ فَصَنَعَ لَهٗ طَعَامًا فَقَالَ لَهٗ : كُلْ فَاِنِّيْ صَآئِمٌ قَالَ : مَا اَنَا بِاٰكِلٍ حَتّٰى تَاْكُلَ فَاَكَلَ فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ ذَهَبَ اَبُو الدَّرْدَآءِ يَقُوْمُ فَقَالَ لَهٗ : نَمْ فَنَامَ ثُمَّ ذَهَبَ يَقُوْمُ فَقَالَ لَهٗ نَمْ فَلَمَّا كَانَ اٰخِرُ اللَّيْلِ قَالَ سَلْمَانُ : قُمِ الْاٰنَ، فَصَلَّيَا جَمِيْعًا فَقَالَ لَهٗ سَلْمَانُ : اِنَّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَاِنَّ لِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا ، وَلِاَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا ۔ فَاَعْطِ كُلَّ ذِیْ حَقٍّ حَقَّهٗ ۔ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : صَدَقَ سَلْمَانُ ۔

(بخاری کتاب الصوم باب من اقسم علی اخیہ لیفطر فی التطوع)

حضرت وہب رضؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان رضؓ اور حضرت ابوالدرداء رضؓ کے درمیان بھائی چارہ کروایا۔ حضرت سلمان رضؓ ابوالدرداء رضؓ کو ملنے آئے تو دیکھا کہ درداء کی ماں یعنی ابوالدرداء کی بیوی نے پراگندہ حالت میں کام کاج کے کپڑے پہن رکھے ہیں۔ سلمان رضؓ نے پوچھا تمہاری یہ حالت کیوں ہے؟ اس (عورت) نے جواب دیا۔ تمہارے بھائی ابودرداء کو تو اس دنیا کی ضرورت ہی نہیں ہے وہ تو دنیا سے بے نیاز ہے۔ اسی اثناء میں ابودرداء بھی آگئے۔ انہوں نے حضرت سلمان رضؓ کیلئے کھانا تیار کروایا اور ان سے کہا۔ آپ کھائیے میں

تو روزہ سے ہوں۔ سلمانؓ نے کہا جب تک آپ نہ کھائیں گے میں بھی نہ کھاؤں گا۔ چنانچہ انہوں نے روزہ کھول دیا اور کھانا کھایا (روزہ نفلی تھا) جب رات ہوئی تو ابودرداءؓ نماز کیلئے اُٹھنے لگے۔ سلمانؓ نے انکو کہا ابھی سوئے رہو چنانچہ وہ سو گئے۔ کچھ دیر بعد وہ دوبارہ نماز کیلئے اٹھنے لگے تو سلمانؓ نے انہیں کہا کہ ابھی سوئے رہیں۔ پھر جب رات کا آخری حصہ آیا تو سلمانؓ نے کہا اب اٹھو چنانچہ دونوں نے اٹھ کر نماز پڑھی۔ پھر سلمانؓ نے کہا۔ اے ابودرداءؓ! تمہارے پروردگار کا بھی تم پر حق ہے اور تمہارے نفس کا بھی تم پر حق ہے، تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔ پس ہر حقدار کو اس کا حق دو۔ اس کے بعد ابودرداءؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپؐ سے اس واقعہ کا ذکر کیا۔ حضورؐ نے فرمایا۔ سلمانؓ نے ٹھیک کہا ہے۔

۷۸۱۔ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَأٰی شَیْخًا یُھَادٰی بَیْنَ ابْنَیْہِ، قَالَ: مَا بَالُ ھٰذَا؟ قَالُوْا نَذَرَ اَنْ یَّمْشِیَ، قَالَ: اِنَّ اللّٰہَ عَنْ تَعْذِیْبِ ھٰذَا نَفْسَہٗ لَغَنِیٌّ وَاَمَرَہٗ اَنْ یَّرْکَبَ۔ (بخاری کتاب الحج ابواب العمرۃ من نذر المشی الی الکعبۃ)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کے سفر میں ایک بوڑھے شخص کو دیکھا کہ وہ اپنے دونوں بیٹوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے گھسٹتا چلا جا رہا ہے آپؐ نے پوچھا یہ کیوں پیدل چلتا ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا کہ اس نے نذر مانی ہے کہ وہ پیدل حج کرے گا۔ آپؐ

نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی ضرورت نہیں کہ یہ اس طرح اپنے آپکو دُکھ اور تکلیف دے یعنی اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کا یہ کوئی مقبول ذریعہ نہیں ہے۔ پھر آپؐ نے اس بوڑھے سے فرمایا۔ میاں اونٹ پر سوار ہو جاؤ (تمہارے لئے پیدل چلنا ضروری نہیں۔)

۷۸۲۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَؓ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ أَنْ تُؤْتٰى رُخَصُهُ كَمَا يُحِبُّ اَنْ تُؤْتٰى عَزَائِمُهُ، وَ فِيْ رِوَايَةٍ اُخْرٰى، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اَنْ تُؤْتٰى رُخَصُهُ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ تُؤْتٰى مَعْصِيَتُهُ۔ (صحیح ابن حبان۔فصل فی صلوٰۃ السفر۔ باب ذکر استحباب قبول رخصۃ اللّٰہ اذ اللّٰہ جل وعلا یحب قبولہا۔)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو یہ بات بڑی پسند ہے کہ اسکی طرف سے دی ہوئی رخصت پر عمل کیا جائے۔ اور اس رعایت سے فائدہ اٹھایا جائے جس طرح اسے یہ بات پسند ہے کہ (اگر کوئی عذر نہ ہو تو) عزیمت اور اصل حکم پر عمل کیا جائے (تعمیلِ حکم اور رعایت کے موقع پر رعایت سے فائدہ اٹھانا ہی حقیقی فرمانبرداری ہے)

ایک اور روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کو رخصتوں اور رعایتوں سے فائدہ اٹھانا اسی طرح پسند ہے (اور اس پر وہ خوش ہوتا ہے) جس طرح نافرمانی اور حکم عدولی اُسے ناپسند ہے (اور اس پر وہ

ناراض ہوتا ہے)

۷۸۳۔ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ الرَّبِيْعِ الْاُسَيْدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الْكَاتِبِ، اَحَدِ كُتَّابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَقِيَنِيْ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ: كَيْفَ اَنْتَ يَا حَنْظَلَةُ؟ قُلْتُ: نَافَقَ حَنْظَلَةُ! قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا تَقُوْلُ؟ قُلْتُ نَكُوْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُذَكِّرُنَا بِالْجَنَّةِ وَالنَّارِ كَاَنَّا رَاْيَ عَيْنٍ فَاِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ وَالْاَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِيْنَا كَثِيْرًا۔ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فَوَاللّٰهِ اِنَّا لَنَلْقٰى مِثْلَ هٰذَا، فَانْطَلَقْتُ اَنَا وَاَبُوْبَكْرٍ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: نَافَقَ حَنْظَلَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَمَا ذَاكَ؟ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَكُوْنُ عِنْدَكَ تُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ كَاَنَّا رَاْيَ عَيْنٍ فَاِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ وَالْاَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِيْنَا كَثِيْرًا۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنْ لَوْ تَدُوْمُوْنَ عَلٰى مَا تَكُوْنُوْنَ عِنْدِيْ وَفِي الذِّكْرِ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ عَلٰى فُرُشِكُمْ وَفِيْ طُرُقِكُمْ وَلٰكِنْ يَا حَنْظَلَةُ! سَاعَةً وَسَاعَةً، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

(مسلم کتاب التوبۃ باب فضل دوام الذکر والفکر فی الامور الاخرۃ)

حضرت حنظلہ بن ربیعؓ جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب تھے بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ مجھے حضرت ابوبکرؓ ملے اور کہا کہ اے حنظلہ! تم کیسے ہو؟ میں نے جواب دیا۔ حنظلہ تو منافق ہو گیا۔ حضرت ابوبکرؓ نے کہا۔ سبحان اللہ! یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔یعنی آپ نے تعجّب کا اظہار کیا۔ حنظلہ نے اس پر کہا۔جب تک ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں بیٹھے رہتے ہیں اور آپؐ ہمیں نصائح فرماتے ہیں تو ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے جنّت و دوزخ ہمارے سامنے ہے۔لیکن جب ہم آپؐ کے پاس سے چلے جاتے ہیں تو بیوی بچّوں اور مال ومنال میں منہمک ہوجاتے ہیں اس لئے بہت سی باتیں بھول جاتی ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ نے کہا خدا کی قسم! ہماری بھی یہی حالت ہے۔ حنظلہ کہتے ہیں۔ چنانچہ ان باتوں کے بعد میں اور ابوبکرؓ دونوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور مَیں نے حضورؐ سے اپنی اس کیفیت کا ذکر کیا۔ اس پر آپؐ نے فرمایا۔قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر تم ہمیشہ اسی حالت میں رہو جو میری موجودگی میں ہوتی ہے تو پھر تم سے فرشتے مصافحہ کریں، تمہارے بستروں پر بھی اور تمہارے راستوں پر بھی۔ لیکن اے حنظلہؓ! کوئی گھڑی نیک خیال کی ہوتی ہے اور کسی گھڑی سستی طاری ہوجاتی ہے۔آپؐ نے یہ الفاظ تین دفعہ دہرائے۔ یعنی اس کیفیت سے گھبرانا نہیں چاہیئے اور نہ ہی کوئی منافقت کی بات ہے کیونکہ بھول اور بے خیالی ایک بشری

خاصہ ہے۔

---

# قناعت اور سادگی

۷۸۴۔ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحْصِنٍ الْاَنْصَارِيِّ الْخَطْمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ : مَنْ اَصْبَحَ مِنْكُمْ اٰمِنًا فِي سِرْبِهٖ مُعَافًى فِيْ جَسَدِهٖ عِنْدَهٗ قُوْتُ يَوْمِهٖ فَكَاَنَّمَا حِيْزَتْ لَهُ الدُّنْيَا بِحَذَافِيْرِهَا ۔

(ترمذی کتاب الزہد باب فی الزہاد فی الدنیا)

حضرت عبید اللہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے دلی اطمینان اور جسمانی صحت کے ساتھ صبح کی اور اس کے پاس ایک دن کی خوراک ہے اس نے گویا ساری دنیا جیت لی اور اس کی ساری نعمتیں اسے مل گئیں۔

۷۸۵۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَ سَأَلَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ: أَلَسْنَا مِنْ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ؟ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ: أَلَكَ امْرَأَةٌ تَاْوِيْ اِلَيْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: أَلَكَ مَسْكَنٌ تَسْكُنُهٗ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَاَنْتَ مِنَ الْاَغْنِيَاءِ، قَالَ: فَاِنَّ لِيْ خَادِمًا، قَالَ: فَاَنْتَ مِنَ الْمُلُوْكِ۔

(مسلم کتاب الزہد والرقائق)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے ان سے پوچھا کہ ہم فقراء مہاجرین میں شامل نہیں؟ اس پر عبداللہ بن عمرو بن عاص نے اس سے پوچھا۔ کیا تمہاری بیوی ہے جس کے پاس رہ کر تم آرام پاتے ہو، اس نے کہا ہاں بیوی ہے۔ پھر اس سے پوچھا کیا تمہارے پاس رہنے کیلئے مکان ہے اس نے کہا ہاں مکان بھی ہے اس پر انہوں نے کہا۔ پھر تو تم دولتمندوں میں سے ہو۔ وہ شخص کہنے لگا کہ میرے پاس ایک خادم بھی ہے۔ اس پر عبداللہ بن عمرو بن عاص نے کہا پھر تو تم خاصے امیر اور حاکم بھی ہو۔

۷۸۶۔ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ فَاطِمَةَ رضؓ اشْتَكَتْ مَا تَلْقَى مِنَ الرَّحَى فِيْ يَدِهَا وَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْيٌ فَانْطَلَقَتْ فَلَمْ تَجِدْهُ وَ لَقِيَتْ عَائِشَةَ فَاَخْبَرَتْهَا فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ بِمَجِيْئِ فَاطِمَةَ اِلَيْهَا فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْنَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا نَقُوْمُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَكَانِكُمَا، فَقَعَدَ بَيْنَنَا حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمِهٖ عَلٰى صَدْرِيْ ثُمَّ قَالَ: أَلَا أُعَلِّمُكُمَا خَيْرًا مِمَّا سَأَلْتُمَا إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا اَنْ تُكَبِّرَا اللّٰهَ اَرْبَعًا وَثَلَاثِيْنَ وَتُسَبِّحَاهُ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَ تَحْمَدَاهُ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمَا مِنْ خَادِمٍ۔

(مسلم کتاب الذکر باب التسبیح اوّل النہار و عند النوم)

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہؓ کو چکی پیسنے کی وجہ سے ہاتھوں میں تکلیف ہوگئی اور ان دنوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ قیدی آئے تھے۔ حضرت فاطمہؓ حضورؐ کے پاس گئیں۔ لیکن مل نہ سکیں۔ حضرت عائشہؓ سے ملیں اور آنے کی وجہ بتائی۔ جب حضورؐ باہر سے تشریف لائے تو حضرت عائشہؓ نے حضرت فاطمہؓ کے آنے کا ذکر کیا۔ حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر آئے۔ ہم بستروں میں لیٹ چکے تھے۔ حضورؐ کے تشریف لانے پر ہم اُٹھنے لگے۔ آپؐ نے فرمایا۔ نہیں لیٹے رہو۔ حضورؐ ہمارے درمیان بیٹھ گئے یہاں تک کہ حضورؐ کے قدموں کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینے پر محسوس کی پھر آپؐ نے فرمایا کیا میں تمہیں تمہارے سوال سے بہتر چیز نہ بتاؤں۔ جب تم بستروں پر لیٹنے لگو تو چونتیس دفعہ اللہ اکبر کہو تینتیس بار سبحان اللہ اور تینتیس بار الحمدللہ کہو۔ یہ تمہارے لئے نوکر سے بہتر ہے یعنی ان کلمات کی بدولت اللہ تعالیٰ تم کو برکت دے گا اور اس قسم کے سوال سے بے نیاز ہوجاؤ گے۔

۷۸۷۔ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْنِي الْعَطَآءَ فَاَقُوْلُ: اَعْطِهِ مَنْ هُوَ اَفْقَرُ اِلَيْهِ مِنِّيْ فَقَالَ: خُذْهُ اِذَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ شَيْءٌ وَاَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ فَاِنْ شِئْتَ كُلْهُ وَاِنْ شِئْتَ

تَصَدَّق بِہٖ وَمَا لاَ فَلاَ تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ - قَالَ سَالِمٌ: فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا يَسْأَلُ اَحَدًا شَيْئًا وَلاَ يَرُدُّ شَيْئًا اُعْطِيَهٗ۔

(بخاری کتاب الزکوٰۃ ، مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ کئی دفعہ ایسا ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کچھ عطا فرماتے تو میں عرض کرتا حضور! یہ کسی ایسے شخص کو عطا فرماویں جو مجھ سے زیادہ ضرورت مند ہے۔ اس پر آپؐ فرماتے۔ جو مال حرص طمع اور آرزو کے بغیر تجھے ملے وہ لے لینا چاہیئے اس کا انکار نہیں کرنا چاہیئے۔ یہ لے لو اور محفوظ رکھو، پھر چاہو تو استعمال میں لاؤ اور چاہو تو صدقہ کردو۔ جو تجھ کو نہیں ملتا۔ اس کے پیچھے مت بھاگو اور جو ملتا ہے اس کے لینے سے بلاوجہ انکار نہ کرو۔

سالم کہتے ہیں کہ حضور کے اس ارشاد کے مطابق حضرت عبداللہ بن عمر کسی سے کوئی چیز نہیں مانگتے تھے اور جو چیز انہیں دی جاتی وہ لینے سے انکار نہیں کرتے تھے۔

۷۸۸ــــ عَنْ عَمْرِو بْنِ تَغْلِبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِمَالٍ اَوْسَبْيٍ فَقَسَمَهٗ فَاَعْطٰى رِجَالاً وَتَرَكَ رِجَالاً فَبَلَغَهٗ اَنَّ الَّذِيْنَ تَرَكَ عَتَبُوْا، فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ اَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَوَاللّٰهِ! اِنِّيْ لَاُعْطِي الرَّجُلَ وَ اَدَعُ الرَّجُلَ وَالَّذِيْ اَدَعُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الَّذِيْ اُعْطِيْ وَلٰكِنِّيْ اِنَّمَا اُعْطِيْ اَقْوَامًا لِمَا اَرٰى فِيْ قُلُوْبِهِمْ مِنَ الْجَزَعِ وَالْهَلَعِ

وَاَكِلُ اَقْوَامًا اِلٰى مَا جَعَلَ اللّٰهُ فِي قُلُوْبِهِمْ مِنَ الْغِنٰى وَالْخَيْرِ مِنْهُمْ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ ۔ قَالَ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ : فَوَاللّٰهِ مَا اُحِبُّ اَنَّ لِيْ بِكَلِمَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمْرَ النَّعَمِ ۔ (بخاری کتاب الجمعۃ باب من قال فی الخطبۃ بعد الثناء اما بعد)

حضرت عمرو بن تغلب رضؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بہت سا مال اور قیدی آئے آپؐ نے ان اموال کو تقسیم فرمایا ۔ کچھ لوگوں کو دیا اور بعض کو کچھ نہ دیا ۔ آپؐ کو اطلاع ملی کہ جن لوگوں کو کچھ نہیں ملا وہ بڑے افسردہ ہیں اور سمجھتے ہیں کہ شاید حضور ان سے ناراض ہیں ۔ اس پر آپؐ تقریر کرنے کے لئے کھڑے ہوئے ۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی، پھر فرمایا ۔ مَیں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ بعض اوقات میں ایک آدمی کو دیتا ہوں اور دوسرے کو نہیں دیتا ۔ لیکن جس کو مَیں نہیں دیتا وہ مجھے اس آدمی سے زیادہ محبوب اور پیارا ہوتا ہے جس کو مَیں دیتا ہوں ۔ حقیقت یہ ہے کہ میں کچھ لوگوں کو اس لئے دیتا ہوں کہ ان کے دلوں میں مال و دولت کی خواہش اور حرص ہوتی ہے اور بعض کے متعلق مجھے یہ بھروسہ اور اطمینان ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں بھلائی، بے نیازی اور استغناء رکھا ہے اور عمرو بن تغلب بھی انہی لوگوں میں شامل ہیں ۔ عمرو کہتے تھے آپ کی اس بات سے مجھے اتنی خوشی ہوئی کہ اعلیٰ درجہ کے سُرخ اونٹ پا کر بھی مجھے اتنی خوشی نہ ہوتی ۔

۷۸۹ــ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: لَمَّا اَعْطٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَعْطٰی مِنْ تِلْکَ الْعَطَایَا فِیْ قُرَیْشٍ وَقَبَائِلِ الْعَرَبِ وَلَمْ یَکُنْ فِی الْاَنْصَارِ مِنْھَا شَیْئٌ وَجَدَ ھٰذَا الْحَیُّ مِنَ الْاَنْصَارِ فِیْ اَنْفُسِھِمْ حَتّٰی کَثُرَتْ فِیْھِمُ الْقَالَۃُ قَالَ قَائِلُھُمْ: لَقِیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَوْمَہٗ فَدَخَلَ عَلَیْہِ سَعْدُ بْنُ عُبَادَۃَ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! اِنَّ ھٰذَا الْحَیَّ قَدْ وَجَدُوْا عَلَیْکَ فِیْ اَنْفُسِھِمْ لِمَا صَنَعْتَ فِیْ ھٰذَا الْفَیْئِ الَّذِیْ اَصَبْتَ قَسَمْتَ فِیْ قَوْمِکَ وَاَعْطَیْتَ عَطَایَا عِظَامًا فِیْ قَبَائِلِ الْعَرَبِ وَلَمْ یَکُنْ فِیْ ھٰذَا الْحَیِّ مِنَ الْاَنْصَارِ شَیْئٌ قَالَ: فَاَیْنَ اَنْتَ مِنْ ذٰلِکَ یَا سَعْدُ! قَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! مَا اَنَا اِلَّا امْرُءٌ مِنْ قَوْمِیْ وَمَا اَنَا۔ قَالَ: فَاجْمَعْ لِیْ قَوْمَکَ فِیْ ھٰذِہِ الْحَظِیْرَۃِ۔ قَالَ: فَخَرَجَ سَعْدٌ فَجَمَعَ النَّاسَ فِیْ تِلْکَ الْحَظِیْرَۃِ۔ قَالَ: فَجَاءَ رِجَالٌ مِنَ الْمُھَاجِرِیْنَ فَتَرَکَھُمْ فَدَخَلُوْا وَجَاءَ اٰخَرُوْنَ فَرَدَّھُمْ۔ فَلَمَّا اجْتَمَعُوْا اَتَاہُ سَعْدٌ فَقَالَ: قَدِ اجْتَمَعَ لَکَ ھٰذَا الْحَیُّ مِنَ الْاَنْصَارِ، قَالَ: فَاَتَاھُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ بِالَّذِیْ ھُوَ لَہٗ اَھْلٌ ثُمَّ قَالَ: یَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ! مَا قَالَۃٌ بَلَغَتْنِیْ عَنْکُمْ وَجْدَۃٌ وَجَدْتُمُوْھَا فِیْ اَنْفُسِکُمْ اَلَمْ اٰتِکُمْ ضُلَّالًا فَھَدَاکُمُ اللّٰہُ وَعَالَۃً فَاَغْنَاکُمُ اللّٰہُ وَاَعْدَاءً فَاَلَّفَ اللّٰہُ بَیْنَ قُلُوْبِکُمْ؟ قَالُوْا: بَلٰی! اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَمَنُّ وَاَفْضَلُ، قَالَ: اَلَا تُجِیْبُوْنَنِیْ یَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ! قَالُوْا: وَبِمَا

ذَا نُجِیْبُکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ؟ وَ لِلّٰہِ وَلِرَسُوْلِہِ الْمَنُّ وَ الْفَضْلُ، قَالَ: اَمَا وَ اللّٰہِ! لَوْ شِئْتُمْ لَقُلْتُمْ فَلَصَدَقْتُمْ اَتَیْتَنَا مُکَذَّبًا فَصَدَّقْنَاکَ وَ مَخْذُوْلًا فَنَصَرْنَاکَ وَطَرِیْدًا فَآوَیْنٰکَ وَعَائِلًا فَاَغْنَیْنَاکَ أَوَجَدْتُّمْ فِیْ اَنْفُسِکُمْ یَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ! فِیْ لِعَاعَۃٍ مِنَ الدُّنْیَا تَاَلَّفْتُ بِهَا قَوْمًا لِیُسْلِمُوْا وَ وَکَلْتُکُمْ اِلٰی اِسْلَامِکُمْ اَفَلَا تَرْضَوْنَ یَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اَنْ یَّذْهَبَ النَّاسُ بِالشَّاۃِ وَالْبَعِیْرِ وَ تَرْجِعُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ) فِیْ رِحَالِکُمْ فَوَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَوْلَا الْهِجْرَۃَ لَکُنْتُ امْرَأً مِنَ الْاَنْصَارِ وَلَوْ سَلَکَ النَّاسُ شِعْبًا وَ سَلَکَتِ الْاَنْصَارُ شِعْبًا لَسَلَکْتُ شِعْبَ الْاَنْصَارِ، اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْاَنْصَارَ وَاَبْنَاءَ الْاَنْصَارِ وَ اَبْنَاءَ اَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ قَالَ: فَبَکَی الْقَوْمُ حَتّٰی اَخْضَلُّوْا لِحَاهُمْ وَقَالُوْا: رَضِیْنَا بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ وَتَفَرَّقْنَا (مسند احمد ج۳ )

وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَقَالَ الْاَنْصَارُ اَلْمَنُّ لِلّٰہِ وَلِرَسُوْلِہٖ وَالْفَضْلُ عَلَیْنَا وَ عَلٰی غَیْرِنَا فَقَالَ مَا حَدِیْثٌ بَلَغَنِیْ عَنْکُمْ فَسَکَتُوْا فَقَالَ مَا حَدِیْثٌ بَلَغَنِیْ عَنْکُمْ فَقَالَ فُقَهَاءُ الْاَنْصَارِ: اَمَّا رُؤَسَاؤُنَا فَلَمْ یَقُوْلُوْا شَیْئًا وَاَمَّا نَاسٌ مِنَّا حَدِیْثَۃٌ اَسْنَانُهُمْ قَالُوْا: یَغْفِرُ اللّٰہُ تَعَالٰی لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعْطِیْ قُرَیْشًا وَیَتْرُکُنَا وَسُیُوْفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ ....

(سیرۃ حلبیہ ج۳ )

حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی

اللہ علیہ وسلم نے قریش اور عرب کے قبائل میں وہ تمام مالِ غنیمت تقسیم فرما دیا جو فتح ہوازن وحنین میں ہاتھ لگا تھا اور انصار کو کچھ نہ ملا تو انصار کے کچھ لوگوں نے اپنے دلوں میں انقباض محسوس کیا۔ یہاں تک کہ اس بارہ میں چہ میگوئیاں بڑھ گئیں۔ اور کسی کہنے والے نے یہ بھی کہہ دیا کہ اب کیا ہے اب تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قوم سے آملے ہیں (اب ہماری ضرورت نہیں رہی) انصار میں سے سعد بن عبادہؓ نے حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ حضورؐ آپ کی اس تقسیم کی وجہ سے کچھ انصار کے دل میں شکوک پیدا ہو گئے ہیں کہ آپؐ نے اپنی قوم کو مالِ غنیمت میں سے اتنے بڑے بڑے عطیات مرحمت فرمائے ہیں اور انصار کو کچھ نہیں ملا۔ حضور نے فرمایا۔ اے سعد! تم کہاں تھے لوگوں کو سمجھانا تھا۔ سعد نے عرض کیا حضورؐ میں بھی تو اس قوم کا ایک فرد ہوں۔ میری کون سنتا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا۔ سعد اپنی قوم اس چوپال میں جمع کرو میں اُن سے کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ سعد انصار کو چوپال میں جمع کرنے لگے۔ مہاجرین میں سے بھی چند لوگوں کو اندر جانے کی اجازت دی اور باقی مہاجرین کو لوٹا دیا۔ جب تمام انصار اکٹھے ہو گئے تو حضور علیہ السلام کو اطلاع دی کہ حضور لوگ اکٹھے ہو گئے ہیں۔ ابو سعید خدری کہتے ہیں کہ پھر حضور تشریف لائے اور حمد و ثناء کے بعد فرمایا۔

اے انصار! تم نے جو گلے شکوے کئے ہیں وہ مجھ تک پہنچے ہیں۔ اے انصار سوچو تو میں تمہارے پاس اس وقت آیا تھا جب تم بھٹکے ہوئے تھے اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعہ تمہیں ہدایت دی۔ تم تنگدست تھے اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعہ تمہیں دولتمند بنایا۔ تم آپس میں ایک دوسرے کے دشمن

تھے یعنی اللہ تعالیٰ نے میری وجہ سے تمہیں بھائی بھائی بنا دیا۔ کیا یہ سب سچ نہیں۔ انصار نے عرض کیا کیوں نہیں۔ خدا اور اس کے رسول کا یہ بڑا فضل و احسان ہے۔

حضور نے فرمایا۔ اے انصار! تم میری ان باتوں کا جواب کیوں نہیں دیتے؟ انصار نے عرض کیا۔ حضورؐ! ہم کیا جواب دیں۔ ہم تو اللہ اور اسکے رسول کے زیرِ احسان ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا تم اگر چاہو تو یہ جواب دے سکتے ہو اور یہ جواب صحیح ہوگا کہ آپ ہمارے پاس اس حالت میں آئے جب آپؐ کی قوم نے آپ کو جھٹلایا اور تکذیب کی اور ہم نے اس وقت آپؐ کی تصدیق کی۔ آپ پریشان حال ہمارے پاس آئے ہم نے آپؐ کی مدد کی۔ آپ ہمارے پاس بے گھر ہو کر آئے ہم نے آپکو پناہ دی۔ آپ محتاج اور بے سروسامان ہو کر آئے ہم نے آپؐ کی محتاجی دور کی اور آپؐ کا سہارا بنے۔

اے انصار! کیا تم ان دنیاوی چمک دمک کے سامانوں کی وجہ سے اپنے دلوں میں انقباض محسوس کرتے ہو جو میں نے قریش اور قبائل عرب کے نومسلموں کو اُنکی دلجوئی اور تالیف قلب کے طور پر دیئے ہیں۔ اے انصار کیا تم اس بات سے خوش نہیں کہ لوگ تو اپنے گھر بکریاں اور اونٹ لے کر جائیں اور تم اپنے ساتھ اللہ کے رسول کو لے کر جاؤ۔ خدا کی قسم جس کے قبضے اور اختیار میں محمدؐ کی جان ہے اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں بھی انصار کا ایک فرد ہوتا۔ اگر تمام لوگ ایک وادی اور ایک راہ پر چلیں اور انصار

کوئی اور راہ اختیار کریں تو میں انصار کے ساتھ چلوں گا۔

اے اللہ! تو انصار پر رحم فرما۔ انصار کی اولاد پر رحم فرما۔ انصار کی اولاد کی اولاد پر رحم فرما۔

حضور کی اس تقریر کو سُن کر انصار زار زار روئے یہاں تک کہ ان کی داڑھیاں تر ہو گئیں اور عرض کیا حضور! ہم آپؐ سے راضی ہیں آپکی تقسیم پر راضی ہیں۔ کچھ ناسمجھ لوگوں کے منہ سے ایسی نازیبا باتیں نکلی ہیں اور سنجیدہ اور بزرگ انصار اس سے بیزار ہیں۔ بہرحال اس صورتِ حال کے سلجھنے کے بعد حضورؐ اپنی قیام گاہ پر تشریف لے گئے۔ اور لوگ بھی اپنے اپنے ٹھکانوں کی طرف چلے گئے۔

۷۹۰ــ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْقَنَاعَةُ كَنْزٌ لَا يَفْنٰى۔

(رسالہ قشیریہ باب القناعة .... ص۲۱)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قناعت ایک نہ ختم ہونیوالا خزانہ ہے۔

۷۹۱ــ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَالشُّرْبِ فِيْ اٰنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ. وَقَالَ، هُنَّ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَهِيَ لَكُمْ فِي الْاٰخِرَةِ

(بخاری کتاب الاشربۃ باب الشرب فی آنیۃ الذھب و مسلم)

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ریشم اور دیباج پہننے سے منع فرمایا۔ اسی طرح سونے اور چاندی

کے برتنوں میں کھانے پینے کی ممانعت فرمائی ۔ آپؐ نے فرمایا یہ چیزیں دنیا میں دوسروں کے لئے ہیں اور آخرت میں صرف تمہیں نصیب ہونگی ۔

---

# دنیا کی محبت سے اجتناب

۷۹۲ــــ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اَصْدَقُ کَلِمَةٍ قَالَهَا شَاعِرٌ کَلِمَةُ لَبِیْدٍ اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ ۔ (مسلم کتاب الشعر)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : مشہور شاعر لبید نے جو بات کہی، اس سے زیادہ سچی بات کسی اور شاعر نے نہیں کہی ۔ یعنی اس نے یہ بڑی سچی بات کہی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا ہر چیز بے کار اور بے سود ہے ایک وہی سود و زیاں کا مالک ہے ۔

۷۹۳ ــ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: نَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی حَصِیْرٍ فَقَامَ وَقَدْ اَثَّرَ فِیْ جَنْبِهٖ، قُلْنَا : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِ اتَّخَذْنَا لَكَ وِطَاءً فَقَالَ: مَالِیْ وَلِلدُّنْیَا؟ مَا اَنَا فِی الدُّنْیَا اِلَّا کَرَاکِبٍ اِسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَةٍ ثُمَّ رَاحَ وَتَرَکَهَا

(ترمذی کتاب الزھد)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی پر سو رہے تھے ۔ جب اُٹھے تو چٹائی کے نشان پہلو مبارک پر نظر آئے ۔ ہم نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول! ہم آپؐ کے لئے نرم سا گدیلہ بنا دیں تو کیا اچھا نہ ہو؟ آپؐ نے فرمایا۔ مجھے دُنیا اور اس کے آراموں سے کیا تعلق؟ میں اس دنیا میں اس شُتر سوار کی طرح ہوں جو ایک درخت کے نیچے ستانے کے لئے اترا اور پھر شام کے وقت اسکو چھوڑ کر آگے چل کھڑا ہوا۔

۷۹۴ــ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَنْکِبَیَّ فَقَالَ: کُنْ فِی الدُّنْیَا کَاَنَّکَ غَرِیْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِیْلٍ۔ (بخاری کتاب الرقاق باب قول النبیّ صلی اللہ علیہ وسلم کن فی الدنیا کانک غریب)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ وسلم نے میرے کندھوں کو پکڑا اور فرمایا تُو دنیا میں ایسا بن گویا تُو پردیسی ہے یا راہ گزر مسافر ہے۔

۷۹۵ــ عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! دُلَّنِیْ عَلٰی عَمَلٍ اِذَا عَمِلْتُہٗ اَحَبَّنِیَ اللّٰہُ وَ اَحَبَّنِی النَّاسُ، فَقَالَ، اِزْھَدْ فِی الدُّنْیَا یُحِبَّکَ اللّٰہُ وَ اِزْھَدْ فِیْمَا فِیْ اَیْدِی النَّاسِ یُحِبُّوْکَ۔

(ابن ماجہ۔ باب الزھد فی الدنیا)

حضرت سہلؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی ایسا کام بتائیے کہ جب میں اُسے کروں تو اللہ تعالیٰ مجھ سے محبّت کرنے لگے اور باقی لوگ بھی مجھے چاہنے لگیں۔ آپؐ نے فرمایا: دُنیا سے بے رغبت اور بے نیاز ہوجاؤ۔ اللہ تعالیٰ تجھ سے محبّت کرنے لگے گا جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس کی خواہش چھوڑ دو۔ لوگ تجھ سے محبّت کرنے لگ جائیں گے۔

۷۹۶— عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَ جَنَّةُ الْکَافِرِ۔ (مسلم کتاب الزهد)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دنیا مومن کے لئے قید خانہ اور کافر کے لئے جنّت ہے۔

۷۹۷— عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اَبَا عُبَیْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلَی الْبَحْرَیْنِ یَاْتِیْ بِجِزْیَتِهَا فَقَدِمَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَیْنِ فَسَمِعَتِ الْاَنْصَارُ بِقُدُوْمِ اَبِیْ عُبَیْدَةَ فَوَافَتْ صَلٰوةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ فَتَعَرَّضُوْا لَهٗ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ رَاٰهُمْ ثُمَّ قَالَ: اَظُنُّکُمْ سَمِعْتُمْ

اَنَّ اَبَا عُبَيْدَةَ قَدِمَ بِشَيْءٍ مِّنَ الْبَحْرَيْنِ؟ فَقَالُوْا: اَجَلْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ: اَبْشِرُوْا وَاَمِّلُوْا مَا يَسُرُّكُمْ فَوَاللّٰهِ مَا الْفَقْرَ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ وَلٰكِنْ اَخْشٰى اَنْ تُبْسَطَ الدُّنْيَا عَلَيْكُمْ كَمَا بُسِطَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوْهَا كَمَا تَنَافَسُوْهَا فَتُهْلِكَكُمْ كَمَا اَهْلَكَتْهُمْ۔

(بخاری کتاب الجهاد باب الجزية والموادعة و مسلم)

حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ انصاری بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوعبیدہ بن الجراح کو بحرین کا عامل بنا کر بھیجا تا کہ وہاں سے جزیہ کی رقم وصول کر لائیں چنانچہ وہ بحرین کے محاصل لائے تو انصار کو اس کا علم ہوا۔ وہ سویرے سویرے ہی فجر کی نماز میں پہنچ گئے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھ لی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم مقتدیوں کی طرف مڑے تو لوگوں کا ایک انبوہِ کثیر اپنے سامنے دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور فرمایا۔ میرا خیال ہے کہ تم نے ابوعبیدہ کی آمد کے متعلق سُن لیا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا۔ ہاں یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں بشارت ہو اور اس خوشکن خبر کی امید رکھو خدا تعالیٰ کی قسم، مجھے تمہارے فقر کا ڈر نہیں (اب فقر و احتیاج کے دن گئے) مجھے ڈر ہے تو اس بات کا کہ دنیا کے خزائن تمہارے لئے کھول دیئے جائیں گے جس طرح پہلے لوگوں پر کھولے گئے تھے۔ تم دنیا کی طرف راغب ہو جاؤ گے اور اس کی حرص کرنے لگو گے جس طرح تم سے پہلے لوگوں نے حرص کی۔ پس تم کو بھی یہ حرصِ دنیا ہلاک کر دیگی جس طرح کہ اس نے پہلے لوگوں کو ہلاک کیا ہے۔

۷۹۸ـــ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا رَهْبَانِيَّةَ فِي الْإِسْلَامِ۔

(المبسوط لسرخسی ص۱/۱۱)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام میں رہبانیت نہیں ہے (یعنی عیسائیت کی طرح تجرد اور دنیا سے بے تعلقی کی زندگی گزارنا اسلام میں درست اور پسندیدہ نہیں۔)

---

# خیر خواہی اور تعاون علی البرّ

۷۹۹ـــ عَنْ تَمِيْمِ بْنِ اَوْسٍ الدَّارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلدِّيْنُ اَلنَّصِيْحَةُ، قُلْنَا لِمَنْ؟ قَالَ: لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهٖ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَامَّتِهِمْ۔

(مسلم کتاب الایمان باب بیان انه لا یدخل الجنة الا المؤمنون)

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دین سراسر خیر خواہی اور خلوص کا نام ہے۔ ہم نے عرض کیا۔ کس کی خیر خواہی؟ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی اور اس کی کتاب اور اس کے رسول کی اور مسلمانوں کے ائمہ اور عام مسلمانوں کی خیر خواہی اور ان سے خلوص کا تعلق رکھنا۔

۸۰۰ـــ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثٌ لَا یَغُلُّ عَلَیْہِنَّ قَلْبُ مُسْلِمٍ، اِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰہِ تَعَالٰی وَمُنَاصَحَۃُ وُلَاۃِ الْاَمْرِ وَلُزُوْمُ جَمَاعَۃِ الْمُسْلِمِیْنَ۔ (قشیریۃ باب الاخلاص ص۱۴۹)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین باتیں ہیں جن کے بارے میں مسلمان کا دل خیانت نہیں کرتا۔ ایک اللہ تعالیٰ کے لئے اخلاص، دوسرا حکّام کی خیر خواہی، تیسرے جماعت مسلمین کے ساتھ۔

۸۰۱ــــ عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا یَزَالُ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْ حَاجَۃِ الْعَبْدِ مَادَامَ الْعَبْدُ فِیْ حَاجَۃِ اَخِیْہِ الْمُسْلِمِ۔ (قشیریۃ باب الفتوۃ ص۱۱۳)

حضرت زید بن ثابتؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس وقت تک انسان کی ضرورتیں پوری کرتا رہتا ہے جب تک کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کی حاجت روائی کے لئے کوشاں رہے۔

۸۰۲ــــ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ کُرْبَۃً مِنْ کُرَبِ الدُّنْیَا نَفَّسَ اللّٰہُ عَنْہُ کُرْبَۃً مِّنْ کُرَبِ یَوْمِ الْقِیَامَۃِ وَمَنْ یَّسَّرَ عَلٰی مُعْسِرٍ یَسَّرَ اللّٰہُ عَلَیْہِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَہُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ، وَاللّٰہُ فِیْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا کَانَ الْعَبْدُ

فِیْ عَوْنِ اَخِیْہِ ، وَمَنْ سَلَكَ طَرِیْقًا یَلْتَمِسُ فِیْہِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ بِهٖ طَرِیْقًا اِلَى الْجَنَّةِ ، وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِیْ بَیْتٍ مِّنْ بُیُوْتِ اللّٰهِ تَعَالٰی یَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَیَتَدَارَسُوْنَهٗ بَیْنَهُمْ اِلَّا نَزَلَتْ عَلَیْهِمُ السَّكِیْنَةُ وَغَشِیَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِیْمَنْ عِنْدَهٗ وَمَنْ بَطَّأَ بِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ یُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ ۔ (مسلم کتاب الذکر باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن وعلی الذکر)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے کسی مسلمان کی دنیاوی بے چینی اور تکلیف کو دور کیا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی بے چینیوں اور تکلیفوں کو اس سے دُور کرے گا اور جس شخص نے کسی تنگدست کو آرام پہنچایا اور اس کے لئے آسانی مہیا کی اللہ تعالیٰ آخرت میں اس کے لئے آسانیاں مہیا کریگا جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس بندے کی مدد پر تیار رہتا ہے جو اپنے بھائی کی مدد کے لئے تیار ہو۔ جو شخص علم کی تلاش میں نکلتا ہے اللہ تعالےٰ اس کے لئے جنّت کا راستہ آسان کر دیتا ہے۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے گھروں میں سے کسی گھر میں بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کی کتاب کو پڑھتے ہیں اور اس کے درس و تدریس میں لگے رہتے ہیں اللہ تعالیٰ ان پر سکینت اور اطمینان نازل کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت ان کو ڈھانپے رکھتی ہے، فرشتے ان کو گھیرے رکھتے ہیں۔ اپنے مقرّبین میں اللہ تعالیٰ ان کا ذکر کرتا رہتا

ہے۔ جو شخص عمل میں سست رہے اس کا نسب اور خاندان اس کو تیز نہیں بنا سکتا یعنی وہ خاندانی بل بوتے پر جنت میں نہیں جا سکے گا۔

---

# تواضع اور خاکساری، عجز اور انکساری

۸۰۳۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَّالٍ وَمَا زَادَ اللّٰهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ اِلَّا عِزًّا وَمَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰهِ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ۔ (مسلم کتاب البر والصلة باب استحباب العفو والتواضع)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا اور اللہ تعالیٰ کا بندہ جتنا کسی کو معاف کرتا ہے اللہ تعالیٰ اتنا ہی زیادہ اسے عزت میں بڑھاتا ہے۔ جتنی زیادہ کوئی تواضع اور خاکساری اختیار کرتا ہے اللہ تعالےٰ اتنا ہی اسے بلند مرتبہ عطا کرتا ہے۔

۸۰۴۔ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، کَانَتْ نَاقَةٌ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْعَضْبَاءَ لَا تُسْبَقُ اَوْ لَا تَکَادُ تُسْبَقُ فَجَاءَ اَعْرَابِیٌّ عَلٰی قَعُوْدٍ لَهٗ فَسَبَقَهَا فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ حَتّٰی عَرَفَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ، حَقٌّ عَلَی

اللّٰہِ اَنْ لَا یَرْتَفِعَ شَیْءٌ مِنَ الدُّنْیَا اِلَّا وَضَعَہٗ ۔

(بخاری کتاب الجہاد باب ناقۃ النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم)

حضرت انس رضؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اونٹنی کا نام عضباء تھا ۔ وہ کسی کو آگے نہیں بڑھنے دیتی تھی ۔ دوڑ میں سب سے آگے رہتی ۔ ایک دفعہ ایک دیہاتی نوجوان آیا ۔ اس کی اونٹنی دوڑ میں سب سے آگے نکل گئی ۔ مسلمانوں کو اس کا بہت افسوس ہوا کہ ایک دیہاتی کی اونٹنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی سے آگے بڑھ گئی ۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لوگوں کے اس افسوس کو بھانپ کر فرمایا ۔ اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ دنیا میں جو بلند ہوتا ہے بالآخر اللہ تعالیٰ اسکے غرور کو توڑنے کیلئے اسے نیچا دکھاتا ہے ۔

---

# حلم اور بُردباری ، رافت اور نرمی

۸۰۵۔ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِنَّ اللّٰہَ رَفِیْقٌ یُحِبُّ الرِّفْقَ ، وَ یُعْطِیْ عَلَی الرِّفْقِ مَا لَا یُعْطِیْ عَلَی الْعُنْفِ وَمَا لَا یُعْطِیْ عَلٰی مَا سِوَاہُ ۔ (مسلم کتاب البر والصلۃ باب فضل الرفق)

حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نرمی کرنیوالا ہے نرمی کو پسند کرتا ہے۔ نرمی کا جتنا اجر دیتا ہے اتنا سخت گیری کا نہیں دیتا۔ بلکہ کسی اور نیکی کا بھی اتنا اجر نہیں دیتا۔

۸۰۶۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُوْنُ فِيْ شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ۔ (مسلم کتاب البرّ والصلة باب فضل الرفق)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا کسی چیز میں جتنا بھی رفق اور نرمی ہو اتنا ہی یہ اسکے لئے زینت کا موجب بن جاتا ہے اور جس سے رفق اور نرمی چھین لی جائے وہ اتنی ہی بد نما ہو جاتی ہے۔ یعنی رفق اور نرمی میں ہی حسن ہے

۸۰۷۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَنْ يَحْرُمُ عَلَى النَّارِ۔ أَوْ بِمَنْ تَحْرُمُ عَلَيْهِ النَّارُ؟ تَحْرُمُ عَلَى كُلِّ قَرِيْبٍ هَيِّنٍ لَيِّنٍ سَهْلٍ۔ (ترمذی صفة القيٰمة)

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا میں تم کو بتاؤں کہ آگ کس پر حرام ہے؟ وہ حرام ہے ہر اس شخص پر جو لوگوں کے قریب رہتا ہے۔ یعنی نفرت نہیں کرتا، ان سے نرم سلوک کرتا ہے۔ ان کے لئے آسانی مہیا کرتا ہے اور سہولت پسند ہے۔

۸۰۸ — عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : بَالَ اَعْرَابِیٌّ فِی الْمَسْجِدِ فَقَامَ النَّاسُ اِلَیْهِ لِیَقَعُوْا فِیْهِ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : دَعُوْهُ وَ اَرِیْقُوْا عَلٰی بَوْلِهٖ سَجْلًا مِّنْ مَّآءٍ اَوْ ذَنُوْبًا مِّنْ مَّآءٍ ، فَاِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُیَسِّرِیْنَ وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِیْنَ۔

(بخاری کتاب الوضو باب صب الماء علی البول فی المسجد)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نے مسجد میں پیشاب کر دیا۔ لوگ کھڑے ہو گئے کہ اس پر ٹوٹ پڑیں اور پکڑ لیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسے چھوڑ دو اور پانی کا ایک ڈول بہا دو (تا کہ پیشاب کا اثر زائل ہو جائے) کیونکہ تمہیں آسانی پیدا کرنے والے بنا کر بھیجا گیا ہے۔ تنگی کرنیوالے اور سختی سے پیش آنے والے بنا کر نہیں بھیجا گیا۔

۸۰۹ — عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ یَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ تَعَالٰی ثُمَّ قَرَأَ: اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِیْنَ اَلْمُتَفَرِّسِیْنَ۔

(ترمذی کتاب التفسیر سورۃ الحجر۔ مسند الامام الاعظم کتاب التفسیر ص۲۲۵)

حضرت ابوسعیدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کی فراست سے بچو وہ اللہ تعالیٰ کے عطاء کردہ نور سے دیکھتا ہے پھر آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِیْنَ یعنی اس میں ان لوگوں کیلئے نشانات ہیں جو بات کی تہ تک پہنچتے اور صحیح صورتِ حال فوری طور پر سمجھنے کی اہلیت رکھتے ہیں۔

۸۱۰۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ، لَا یُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ مَرَّتَیْنِ ۔

( بخاری کتاب الادب ، مسلم کتاب الزهد باب لا یلدغ المومن من جُحْر مرتین )

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن ایک سوراخ سے کبھی دو مرتبہ نہیں ڈسا جاتا ۔

۸۱۱ ۔ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ فِیْ حَدِیْثٍ طَوِیْلٍ فِیْ وَقْعَةِ صُلْحِ الْحُدَیْبِیَّةِ قَالَ .... فَلَمَّا فَرِغَ مِنْ قَضِیَّةِ الْکِتَابِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهٖ: قُوْمُوْا فَانْحَرُوْا ثُمَّ احْلِقُوْا قَالَ: فَوَاللّٰهِ مَا قَامَ مِنْهُمْ رَجُلٌ حَتّٰی قَالَ ذٰلِکَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا لَمْ یَقُمْ مِنْهُمْ اَحَدٌ قَامَ فَدَخَلَ عَلٰی اُمِّ سَلَمَةَ فَذَکَرَ لَهَا مَا لَقِیَ مِنَ النَّاسِ فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَتُحِبُّ ذٰلِکَ اُخْرُجْ ثُمَّ لَا تُکَلِّمْ اَحَدًا مِنْهُمْ کَلِمَةً حَتّٰی تَنْحَرَ بُدْنَکَ وَتَدْعُوَ حَالِقَکَ فَیَحْلِقَکَ فَقَامَ فَخَرَجَ فَلَمْ یُکَلِّمْ اَحَدًا مِنْهُمْ حَتّٰی فَعَلَ ذٰلِکَ نَحَرَ هَدْیَهٗ وَدَعَا حَالِقَهٗ فَلَمَّا رَأَوْا ذٰلِکَ قَامُوْا فَنَحَرُوْا وَجَعَلَ بَعْضُهُمْ یَحْلِقُ بَعْضًا حَتّٰی کَادَ بَعْضُهُمْ یَقْتُلُ بَعْضًا غَمًّا .......

( مسند احمد بن حنبل عن المسور بن مخرمة و مروان بن الحکم )

صلح حدیبیہ کے واقعہ سے متعلق ایک لمبی حدیث میں مسور بن مخرمہ بیان کرتے ہیں کہ جب معاہدہ صلح لکھا جا چکا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے صحابہؓ سے فرمایا اٹھو اپنی قربانیاں ذبح کرو اور بال منڈوا کر احرام کھول دو لیکن صحابہؓ صلح کی شرائط کو کمزوری پر محمول کرتے ہوئے اس قدر رنج و غم میں ڈوب گئے تھے کہ اپنے ہوش کھو بیٹھے اور حضورؐ کے فرمان کو شدتِ غم کی وجہ سے سمجھ نہ سکے اور تعمیلِ ارشاد کے لئے نہ اُٹھے۔ آپؐ یہ دیکھ کر اندر گئے اور اپنی زوجہ مطہرہ حضرت امّ سلمہؓ سے اس صورتِ حال کا ذکر کیا۔ اُمّ سلمہؓ نے عرض کیا (حضورؐ اس وقت صحابہؓ شدتِ غم سے دوچار ہیں۔ آپؐ یوں کیجئے باہر جائیے اپنے عمرہ کی قربانی ذبح کیجئے حجام کو بلوائیے اور بال کٹوا کر احرام کھول دیجئے (پھر دیکھئے کیا ہوتا ہے) چنانچہ حضورؐ نے ایسا ہی کیا۔ جب صحابہؓ نے یہ دیکھا تو تیزی سے اٹھے اپنی اپنی قربانیاں ذبح کیں اور احرام کھولنے کیلئے ایک دوسرے کے بال مونڈنے لگے جلدی اور غم کی وجہ سے ایکدوسرے پر گرے پڑتے تھے کہ یوں لگتا تھا کہ ایکدوسرے کو مار ہی ڈالیں گے۔

۸۱۲۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنِّیْ مَجْهُوْدٌ فَاَرْسَلَ اِلٰی بَعْضِ نِسَآئِهٖ فَقَالَتْ: وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِیْ اِلَّا مَآءٌ، ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰی اُخْرٰی فَقَالَتْ مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰی قُلْنَ كُلُّهُنَّ مِثْلَ ذٰلِكَ: لَا وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِیْ اِلَّا مَآءٌ۔ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ یُّضِیْفُ هٰذَا اللَّیْلَةَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ: اَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَانْطَلَقَ بِهٖ اِلٰی رَحْلِهٖ فَقَالَ لِامْرَاَتِهٖ:

اَکْرِمِیْ ضَیْفَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ لِامْرَاَتِہٖ: ھَلْ عِنْدَکِ شَیْءٌ؟ قَالَتْ: لَا، اِلَّا قُوْتَ صِبْیَانِیْ۔ قَالَ: فَعَلِّلِیْھِمْ بِشَیْءٍ وَاِذَا اَرَادُوْا عَشَاءً فَنَوِّمِیْھِمْ وَاِذَا دَخَلَ ضَیْفُنَا فَاَطْفِئِی السِّرَاجَ وَاَرِیْہِ اَنَّا نَاْکُلُ۔ فَقَعَدُوْا وَاَکَلَ الضَّیْفُ وَبَاتَا طَاوِیَیْنِ۔ فَلَمَّا اَصْبَحَ غَدَا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَقَدْ عَجِبَ اللّٰہُ مِنْ صَنِیْعِکُمَا بِضَیْفِکُمَا اللَّیْلَۃَ۔

(مسلم کتاب الاشربہ باب اکرام الضیف وفضل ایثارہٖ و بخاری مناقب الانصار)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ بہت بھوک لگی ہے اور سخت تکلیف ہے۔ آپؐ نے اپنی ایک بیوی کے ہاں پیغام بھجوایا کہ کچھ کھانے کو ہے تو بھیج دیں۔ وہاں سے جواب آیا کہ پانی کے سوا کچھ نہیں ہے پھر ایک اور بیوی کے ہاں پیغام بھجوایا۔ وہاں سے بھی یہی جواب ملا حتی کہ سب ازواج مطہرات نے یہی جواب دیا کہ اس خدا کی قسم جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے میرے ہاں پانی کے سوا کچھ نہیں۔ اس پر آپؐ نے حاضرینِ مجلس سے فرمایا۔ آج رات کون اس کو کھانا کھلائے گا؟ ایک انصاری نے عرض کی۔ اے اللہ کے رسول! مجھے اسکی مہمانی کا شرف عطا فرمایا جائے۔ چنانچہ وہ اس کو لے کر گھر آیا اور اپنی بیوی سے کہا یہ اللہ کے رسول کا مہمان ہے اسکی خاطر و مدارت میں کوئی کمی نہ رہنے پائے۔ بیوی نے کہا صرف بچوں کے لئے تھوڑا سا کھانا ہے۔ اس پر اس

انصاری نے کہا ان کو کسی طرح بہلا کر سُلا دو اور جب مہمان کھانے کیلئے اندر آئے تو دِیا بجھا دینا اور اندھیرے میں ایسا ظاہر کریں گے۔ جیسے ہم بھی اس کے ساتھ کھانا کھا رہے ہیں۔ چنانچہ ایسا ہی انہوں نے کیا وہ مہمان کے ساتھ بیٹھے رہے۔ مہمان کھانا کھاتا رہا اور مہمان کو جتائے بغیر وہ خود میاں بیوی بھوکے رہے۔ صبح کو جب انصاری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضورؐ نے فرمایا۔ تم دونوں نے رات کو مہمان سے جیسا عمدہ اور اچھوتا برتاؤ کیا۔ اسے دیکھ کر اللہ تعالیٰ بھی خوش ہو رہا تھا۔

۸۱۳۔ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْاَشْعَرِیِّیْنَ اِذَا اَرْمَلُوْا فِی الْغَزْوِ اَوْ قَلَّ طَعَامُ عِیَالِھِمْ بِالْمَدِیْنَۃِ جَمَعُوْا مَا کَانَ عِنْدَھُمْ فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ اقْتَسَمُوْہُ بَیْنَھُمْ فِیْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ بِالسَّوِیَّۃِ فَھُمْ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْھُمْ۔ (مسلم کتاب الفضائل باب من فضائل الاشعریین)

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اشعری قبیلے کی خصوصیت بڑی قابلِ تعریف ہے کہ جب جنگ میں ان کو تنگدستی کا سامنا کرنا یا مدینے میں ان کے اہل و عیال کو خوراک کی کمی سے دوچار ہونا پڑتا ہے تو وہ اپنا سارا ذخیرہ خوراک ایک جگہ جمع کر لیتے ہیں اور پھر ایک برتن سے ماپ کر آپس میں برابر تقسیم کر لیتے ہیں دراصل ایسے ہی لوگ میرے ہیں اور میں ان کا ہوں۔

# حوصلہ اور جرأت، شجاعت اور بہادری

۸۱۴۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَیْسَ الشَّدِیْدُ بِالصُّرَعَةِ اِنَّمَا الشَّدِیْدُ الَّذِیْ یَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ۔

(بخاری کتاب الادب باب الحذر عن الغضب ومسلم)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طاقتور پہلوان وہ شخص نہیں جو دوسرے کو پچھاڑ دے۔ اصل پہلوان وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے آپ پر قابو رکھتا ہے۔

---

# حسنِ کردار، بشاشت اور خوش خلقی

۸۱۵۔ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَیْئًا وَّلَوْ اَنْ تَلْقٰی اَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلِیْقٍ۔

(مسلم کتاب الادب باب استحباب طلاقة الوجه عند اللقاء)

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

مجھے ارشاد فرمایا ، معمولی نیکی کو بھی حقیر نہ سمجھو اگرچہ اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے پیش آنے کی ہی نیکی ہو۔

۸۱۶ــــ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ ۔ ( بخاری کتاب الادب باب طیب الکلام )

حضرت عدی بن حاتم رضؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ دوزخ کی آگ سے بچنے کی کوشش کرو خواہ کھجور کا ایک آدھ حصّہ ہی دینے کی توفیق ہو ۔ اگر کسی کے پاس کچھ نہیں تو وہ نرمی، خلوص اور عمدہ بات سے ہی دوسرے کا حوصلہ بڑھائے۔

---

# شرم و حیا

۸۱۷ــــ عَنْ زَيْدِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ رُكَانَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَرْفَعُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لِكُلِّ دِيْنٍ خُلُقٌ وَخُلُقُ الْاِسْلَامِ الْحَيَاءُ ۔

( مؤطا امام مالکؒ جامع ماجاء فی اھل القدر باب ما جاء فی الحیاء )

حضرت زید بن طلحہ حضور علیہ السلام کی طرف منسوب کرتے ہوئے

بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دین و مذہب کا ایک اپنا خاص خلق ہوتا ہے اور اسلام کا یہ خاص خلق حیاء ہے۔

۸۱۸ — عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْاِیْمَانُ بِضْعٌ وَّ سَبْعُوْنَ اَوْ بِضْعٌ وَّسِتُّوْنَ شُعْبَةً: فَاَفْضَلُهَا قَوْلُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَدْنَاهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ۔ وَالْحَیَآءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِیْمَانِ۔

(مسلم کتاب الایمان باب شعب الایمان)

حضرت ابوہریرہ رضؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایمان ساٹھ یا ستّر سے بھی کچھ زائد حصّوں میں منقسم ہے۔ان میں سب سے افضل لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنا ہے اور عام اور آسان حصّہ راستے سے تکلیف دہ چیزوں کو دُور کرنا ہے۔حیا بھی ایمان ہی کا ایک حصّہ ہے۔

۸۱۹— عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ یَوْمٍ لِاَصْحَابِہٖ: اِسْتَحْیُوْا مِنَ اللّٰہِ حَقَّ الْحَیَاءِ قَالُوْا اِنَّا نَسْتَحْیِیْ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ قَالَ: لَیْسَ ذٰلِکَ وَلٰکِنَّ مَنِ اسْتَحْیَا مِنَ اللّٰہِ حَقَّ الْحَیَآءِ فَلْیَحْفَظِ الرَّأْسَ وَمَا وَعٰی وَلْیَحْفَظِ الْبَطْنَ وَمَا حَوٰی وَلْیَذْکُرِ الْمَوْتَ وَالْبِلٰی وَ مَنْ أَرَادَ الْاٰخِرَةَ تَرَکَ زِیْنَةَ الْحَیَاةِ الدُّنْیَا فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِکَ فَقَدِ

اُسْتَحْيَا مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ۔

(ترمذی صفۃ القیامۃ ۔ رسالہ قشیریہ باب الحیاء ص۱۰۰)

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی شرم دل میں ہو جیسا کہ اس سے شرم کرنے کا حق ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں شرم بخشی ہے۔ حضورؐ نے فرمایا یوں نہیں بلکہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی شرم رکھتا ہے وہ اپنے سر اور اس میں سمائے ہوئے خیالات کی حفاظت کرے۔ پیٹ اور اس میں جو خوراک وہ بھرتا ہے اس کی حفاظت کرے موت اور ابتلاء کو یاد رکھنا چاہیئے۔ جو شخص آخرت پر نظر رکھتا ہے۔ وہ دنیاوی زندگی کی زینت کے خیال کو چھوڑ دیتا ہے پس جس نے یہ طرزِ زندگی اختیار کیا اس نے واقعی اللہ تعالیٰ کی شرم رکھی۔

۸۲۰ــ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَا كَانَ الْفُحْشُ فِیْ شَیْءٍ اِلَّا شَانَهٗ، وَمَا كَانَ الْحَیَاءُ فِیْ شَیْءٍ اِلَّا زَانَهٗ۔ (ترمذی کتاب البر والصلۃ باب فی الفحش)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حد سے بڑھی ہوئی بے حیائی ہر مرتکب کو بدنما بنا دیتی ہے اور شرم وحیاء ہر حیادار کو حسنِ سیرت بخشتا ہے اور اسے خوبصورت بنا دیتا ہے۔

۸۲۱ــ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ مِمَّا اَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ

النُّبُوَّةِ الْاُوْلٰی : اِذَا لَمْ تَسْتَحْیِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ۔

( بخاری کتاب الادب باب اذا لم تستحی فاصنع ماشئت )

حضرت ابو مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سابقہ انبیاء کے حکیمانہ اقوال میں سے جو لوگوں تک پہنچتے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ جب حیاء اٹھ جائے تو پھر انسان جو چاہے کرے (کسی نے فارسی میں اس کا یوں ترجمہ کیا ہے :

بے حیا باش ہرچہ خواہی کن

۸۲۲ــ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ:سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِیْ عُتْبَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ:سَمِعْتُ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِیْ خِدْرِهَا وَكَانَ اِذَا كَرِهَ شَيْئًا عَرَفْنَاهُ فِیْ وَجْهِهٖ۔

( مسلم کتاب الفضائل باب کثرۃ حیائہ )

حضرت قتادہؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو سعید خدریؓ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کنواری عورت سے بھی زیادہ حیادار تھے ۔جب آپؐ کسی چیز کو ناپسند کرتے تو اس کا اثر ہم آپؐ کے چہرہ مبارک سے محسوس کرتے یعنی آپؐ کے چہرے کو دیکھ کر پتہ چل جاتا کہ یہ بات آپؐ کو پسند نہیں آئی ۔ بالعموم آپ اس کا اظہار زبان سے نہ فرماتے ۔

# راز رکھنے کی فضیلت
# اور
# افشائے راز کی مذمت

۸۲۳۔ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : اَتٰی عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ اَنَا اَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَسَلَّمَ عَلَیْنَا فَبَعَثَنِیْ فِیْ حَاجَتِہٖ فَاَبْطَأْتُ عَلٰی اُمِّیْ فَلَمَّا جِئْتُ قَالَتْ : مَا حَبَسَکَ ؟ فَقُلْتُ بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِحَاجَۃٍ ۔ قَالَتْ مَا حَاجَتُہٗ ؟ قُلْتُ : اِنَّھَا سِرٌّ ، قَالَتْ : لَا تُخْبِرَنَّ بِسِرِّ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحَدًا ۔ قَالَ اَنَسٌ : وَاللّٰہِ لَوْ حَدَّثْتُ بِہٖ اَحَدًا لَحَدَّثْتُکَ بِہٖ یَا ثَابِتُ !

(مسلم کتاب الفضائل فضائل انس بن مالکؓ)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ آپؐ نے ہم سب کو سلام کیا اور مجھے اپنے ایک کام کے لئے بھیجا اور اس وجہ سے میں اپنی ماں کے پاس دیر سے پہنچا۔ میری ماں نے مجھ سے دیر سے آنے کی وجہ پوچھی تو میں نے جواب دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کسی کام کے

لئے بھیجا تھا۔ میری ماں نے پوچھا۔ وہ کیا کام تھا؟ میں نے جواب دیا۔ ایک راز کی بات تھی۔ میری ماں نے کہا۔ تو پھر حضورؐ کا راز کسی کو نہ بتائیو۔ حضرت انسؓ نے یہ واقعہ بیان کرتے ہوئے اپنے ملازم ثابت سے فرمایا: اے ثابت! اگر وہ راز کی بات میں کسی کو بتا سکتا تو تجھے ضرور بتا دیتا۔

---

# پردہ پوشی اور چشم پوشی

۸۲۴۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْیَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ یَوْمِ الْقِیَامَةِ وَمَنْ یَسَّرَ عَلٰی مُعْسِرٍ فِی الدُّنْیَا یَسَّرَ اللّٰهُ عَلَیْهِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ عَلٰی مُسْلِمٍ فِی الدُّنْیَا سَتَرَ اللّٰهُ عَلَیْهِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ فِیْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِیْ عَوْنِ اَخِیْهِ۔

(ترمذی کتاب البر والصلة باب فی الستر علی المسلمین)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بھی کسی کی بے چینی اور اس کے کرب کو دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے کرب اور اسکی بے چینی کو دور کرے گا۔ اور جو شخص کسی تنگ دست کیلئے آسانی مہیا کرتا ہے اللہ تعالیٰ دنیا

اور آخرت میں اس کے لئے آسانی اور آرام کا سامان بہم پہنچائے گا۔ اور جو شخص دنیا میں کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس شخص کی مدد کرتا رہتا ہے جب تک وہ اپنے بھائی کی مدد کیلئے کوشاں رہتا ہے۔

**۸۲۵** ــــ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: كُلُّ اُمَّتِیْ مُعَافًی اِلَّا الْمُجَاهِرِيْنَ وَ اِنَّ مِنَ الْمَجَانَةِ اَنْ يَّعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا ثُمَّ يُصْبِحُ وَ قَدْ سَتَرَهُ اللّٰهُ فَيَقُوْلُ: يَا فُلَانُ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللّٰهِ عَلَيْهِ۔

(بخاری کتاب الادب باب ستر المؤمن علی نفسہ)

حضرت ابوہریرہ رضی بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ میری ساری اُمّت کو معافی مل جائے گی لیکن کھلم کھلا گناہ کرنیوالے بے حیاؤں کو معاف نہیں کیا جائے گا۔ بے شرمی اور بے حیائی میں یہ بات بھی شامل ہے کہ انسان رات کو کوئی بُرا کام کرے۔ اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی کرے۔ لیکن وہ صبح اُٹھ کر لوگوں کو بتاتا پھرے کہ میں نے رات کو یہ بُرا کام کیا تھا اللہ تعالیٰ تو اس کی پردہ پوشی کرتا ہے لیکن وہ خود اپنا پردہ فاش کرتا ہے۔

**۸۲۶** ــــ عَنْ مَوْلٰی لِعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يُقَالُ لَهُ اَبُوْ كَثِيْرٍ قَالَ: لَقِيْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ فَاَخْبَرْتُهُ اِنَّ لَنَا جِيْرَانًا

يَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ قَالَ: دَعْهُمْ ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ: اَلاَ أَدْعُوْ عَلَيْهِمُ الشُّرْطَ؟ فَقَالَ عُقْبَةُ: وَيْحَكَ دَعْهُمْ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ رَأٰى عَوْرَةً فَسَتَرَهَا كَانَ كَمَنْ أَحْيَا مَوْؤُدَةً مِنْ قَبْرِهَا۔

(مسند احمد بن حنبل ج۴ ص۱۴۷ مصری و الادب المفرد ص۱۱۳)

حضرت عقبہ بن عامرؓ کے مولیٰ جن کا نام ابوکثیر تھا بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے آقا عقبہ کے پاس گیا اور انہیں بتایا کہ ہمارے پڑوسی شراب پی رہے ہیں۔ عقبہ نے فرمایا جانے دو۔ پھر میں ان کے پاس دوبارہ گیا اور کہا۔ کیا میں پولیس کو نہ بلا لاؤں؟ عقبہ نے فرمایا: تیرا بُرا ہو! کہا جو ہے جانے دو۔ کیونکہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا۔ جس نے کسی کی کمزوری دیکھی اور پردہ پوشی سے کام لیا یہ ایسا ہی ہے جیسے کسی زندہ درگور لڑکی کو نکالا اور اسے زندگی بخشی۔

---

# حُسنِ ظن

۸۲۷ — عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ۔

(مسند احمد و ابوداؤد کتاب الادب باب حسن الظن)

حضرت ابو ہریرہ رضؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حُسنِ ظن ایک حسین عبادت ہے۔

۸۲۸ ــ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: رَاٰی عِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ رَجُلاً یَسْرِقُ فَقَالَ لَہٗ عِیْسٰی: سَرَقْتَ؟ قَالَ: کَلاَّ، وَالَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ۔ فَقَالَ عِیْسٰی: اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَکَذَّبْتُ نَفْسِیْ، وَفِیْ رِوَایَۃٍ: عَیْنِیْ۔

(مسلم کتاب الفضائل باب فضائل عیسٰی عَلَیْہِ السلام)

حضرت ابو ہریرہ رضؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت عیسٰی علیہ السلام نے ایک مرتبہ ایک شخص کو چوری کرتے دیکھا تو اس سے کہا کہ تم چوری کرتے ہو؟ تو وہ شخص خدا کی قسم کھا کر کہنے لگا کہ میں نے چوری نہیں کی ہے۔ اس پر حضرت عیسٰی علیہ السلام کہنے لگے میں تمہاری قسم پر اعتبار کرتا ہوں اور اپنے نفس کو جھٹلاتا ہوں۔

ایک اور روایت میں عَیْنِیْ کا لفظ ہے یعنی میں اپنی آنکھوں کو جھٹلاتا ہوں۔

# عفو
# اور
# دوسروں کے قصور معاف کردینا

**۸۲۹** ـــ عَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ: اَفْضَلُ الْفَضَائِلِ اَنْ تَصِلَ مَنْ قَطَعَکَ وَتُعْطِیَ مَنْ مَنَعَکَ وَتَصْفَحَ عَمَّنْ شَتَمَکَ۔

(مسند احمد ص۴۳۸ ج۳)

حضرت معاذ بن انس رضؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ تُو قطع تعلق کرنیوالے سے تعلق قائم رکھے اور جو تجھے نہیں دیتا ہے اسے بھی دے اور جو تجھے بُرا بھلا کہتا ہے اس سے تُو درگزر کرے۔

**۸۳۰** ـــ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا نَقَصَتْ صَدَقَۃٌ مِنْ مَالٍ وَلَا عَفَا رَجُلٌ عَنْ مَظْلِمَۃٍ اِلَّا زَادَہُ اللّٰہُ عِزًّا

(مسند احمد ص۲۳۵، ص۴۳۸ ج۲)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صدقہ سے مال میں کمی نہیں ہوتی اور جو شخص دوسرے کے قصور معاف

کردیتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اور عزت دیتا ہے اور کسی کے قصور معاف کردینے سے کوئی بے عزتی نہیں ہوتی۔

---

# قرض

## حُسنِ تقاضا اور حُسنِ ادا

**۸۳۱ـــ** عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یُّنْجِیَہُ اللّٰہُ مِنْ کُرَبِ یَوْمِ الْقِیَامَۃِ فَلْیُنَفِّسْ عَنْ مُعْسِرٍ اَوْ یَضَعْ عَنْہُ۔

(مسلم کتاب المساقات باب فضل انظار المعسر ۔ مشکوٰۃ باب الافلاس والانظار)

حضرت ابوقتادہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یہ پسند کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن بے چینیوں اور پریشانیوں سے نجات دے تو اسے چاہئیے کہ وہ تنگ دست مقروض کو وصولی میں سہولت دے یا قرض میں سے کچھ حصہ معاف کردے۔

**۸۳۲ـــ** عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَقَاضَاہُ فَاَغْلَظَ لَہٗ فَھَمَّ بِہٖ اَصْحَابُہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: دَعُوْہُ فَاِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ

مَقَالًا ، ثُمَّ قَالَ : اَعْطُوْهُ سِنًّا مِثْلَ سِنِّهٖ ، قَالُوْا : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَا نَجِدُ اِلَّآ اَمْثَلَ مِنْ سِنِّهٖ ، قَالَ : اَعْطُوْهُ فَاِنَّ خَيْرَكُمْ اَحْسَنُكُمْ قَضَاءً۔

(مسلم کتاب البیوع باب من استسلف شیئًا فقضی خیراً منہ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا۔ آپؐ سے قرض ادا کرنے کا تقاضا کیا اور بڑی گستاخی سے پیش آیا۔ آپؐ کے صحابہؓ کو بڑا غصہ آیا اور اسے ڈانٹنے لگے حضورؐ نے فرمایا۔ اسے کچھ نہ کہو کیونکہ جس نے لینا ہو وہ کچھ نہ کچھ کہنے کا بھی حق رکھتا ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا اسے اس عمر کا جانور دے دو جس عمر کا اس نے وصول کرنا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا اس وقت تو اس سے بڑی عمر کا جانور موجود ہے۔ آپؐ نے فرمایا وہی دے دو کیونکہ تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنا قرض زیادہ عمدہ اور اچھی صورت میں ادا کرتا ہے۔

۸۳۳۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّ خَيْرَكُمْ اَوْ مِنْ خَيْرِكُمْ اَحَاسِنُكُمْ قَضَاءً۔

(ابن ماجہ ابواب الصدقات باب حسن القضاء)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو لین دین، قرض اور دوسری ذمہ داریوں کے ادا کرنے میں بہت اچھا ہے

۸۳۴۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ يَهُوْدِيٌّ وَكَانَ يُسْلِفُنِيْ فِيْ تَمْرِيْ اِلَى الْجِدَادِ وَ

كَانَتْ لِجَابِرٍ الْأَرْضُ الَّتِيْ بِطَرِيْقِ رُوْمَةَ فَجَلَسَتْ فَخَلَا عَامًا فَجَاءَنِي الْيَهُوْدِيُّ عِنْدَ الْجِدَادِ وَلَمْ أَجُدَّ مِنْهَا شَيْئًا فَجَعَلْتُ أَسْتَنْظِرُهُ إِلَى قَابِلٍ فَيَأْبَى فَأُخْبِرَ بِذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ: اِمْشُوْا نَسْتَنْظِرْ لِجَابِرٍ مِنَ الْيَهُوْدِيِّ فَجَاءُوْنِيْ فِيْ نَخْلِيْ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُ الْيَهُوْدِيَّ فَيَقُوْلُ: أَبَا الْقَاسِمِ! لَا أُنْظِرُهُ ـ فَلَمَّا رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَطَافَ فِي النَّخْلِ ثُمَّ جَاءَهُ فَكَلَّمَهُ فَأَبَى فَقُمْتُ فَجِئْتُ بِقَلِيْلِ رُطَبٍ فَوَضَعْتُهُ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَ ثُمَّ قَالَ: أَيْنَ عَرِيْشُكَ يَا جَابِرُ؟ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: اُفْرُشْ لِيْ فِيْهِ، فَفَرَشْتُهُ فَدَخَلَ فَرَقَدَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَجِئْتُهُ بِقَبْضَةٍ أُخْرٰى فَأَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ قَامَ فَكَلَّمَ الْيَهُوْدِيَّ فَأَبَى عَلَيْهِ فَقَامَ فِي الرِّطَابِ فِي النَّخْلِ الثَّانِيَةَ ثُمَّ قَالَ: يَا جَابِرُ جُدَّ وَاقْضِ فَوَقَفَ فِي الْجِدَادِ فَجَدَدْتُ مِنْهَا مَا قَضَيْتُهُ وَفَضَلَ مِنْهُ فَخَرَجْتُ حَتّٰى جِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَشَّرْتُهُ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ـ (بخاری کتاب الاطعمہ باب الرطب والتمر)

حضرت جابر بن عبداللہ رضؓ بیان کرتے ہیں کہ میں مدینے کے ایک یہودی سے اپنے باغ کی کھجوریں پک جانے کے وعدہ پر قرض لیا کرتا تھا۔ جابر کا یہ باغیچہ رومہ کی طرف جانے والے راستہ پر تھا۔ ایک سال ایسا ہوا کہ کھجور کی فصل اچھی نہ ہوئی اور ادائیگی ایک سال پیچھے پڑتی ہوئی

نظر آئی۔ کھجوریں توڑنے کا جب وقت آیا تو یہودی قرض وصول کرنے کیلئے آن پہنچا لیکن میرے پاس اسے دینے کیلئے مال نہ تھا۔ میں نے آئندہ سال تک مہلت مانگی لیکن اس نے انکار کر دیا اور فوری ادائیگی پر اصرار کیا۔ یہ خبر حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک بھی پہنچی۔ حضورؐ نے اپنے صحابہ سے فرمایا کہ چلو چل کر جابر کو یہودی سے مہلت دلوائیں۔ حضور علیہ السلام مع چند صحابہ میرے نخلستان میں تشریف لائے اور اس یہودی سے مہلت دینے کے بارہ میں گفتگو فرمائی۔ لیکن وہ کہنے لگا اے ابوالقاسم! میں نے اسے مہلت نہیں دینی ہے۔ حضور علیہ السلام نے جب دیکھا کہ یہ میری سفارش نہیں مانتا تو آپؐ نے باغ کا چکر لگا کر پھلوں کا اندازہ فرمایا اور آکر پھر یہودی سے سفارش کی کہ اسے مہلت دیدو۔ واقعی پھل بہت کم ہیں لیکن یہودی پھر بھی نہ مانا۔ جابر بیان کرتے ہیں کہ اس دوران میں حضور کے لئے کچھ تازہ کھجوریں توڑ کر لے آیا اور حضورؐ کے سامنے پیش کیں۔ حضور نے وہ کھائیں۔ پھر فرمایا جابر تیری ڈھاری کہاں ہے۔ اس میں میرے لئے بستر کردو۔ حضور کیلئے میں نے بستر بچھا دیا۔ حضورؐ نے وہاں کچھ دیر آرام فرمایا۔ بیدار ہونے پر میں نے کچھ اور تازہ کھجوریں پیش کیں۔ آپ نے اُن میں سے کچھ تناول فرمائیں پھر یہودی سے قرض میں مہلت دینے کے سلسلہ میں گفتگو فرمائی۔ لیکن اس نے پھر بھی بات نہ مانی۔ اس پر حضور نے باغ کا دوبارہ چکر لگا کر فرمایا۔ جابر پھل اتارنا شروع کردو اور اس کا قرض ادا کردو۔ میں نے کھجوریں توڑنا شروع کیں۔ حضورؐ اس دوران

اسی جگہ چھپری میں ٹھہرے رہے۔ میں نے یہودی کا سارا قرضہ ادا کر دیا اور کافی کھجوریں بچ بھی رہیں۔ میں نے یہ خبر حضور علیہ السلام کو آ کر سنائی تو حضور فرطِ مسرت سے فرمانے لگے اِشْهَدْ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ کہ گواہ رہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔

**۸۳۵ـــ** عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ مُکَاتَبًا جَآءَہٗ فَقَالَ: اِنِّیْ عَجِزْتُ عَنْ کِتَابَتِیْ فَاَعِنِّیْ قَالَ: اَلَآ اُعَلِّمُكَ کَلِمَاتٍ عَلَّمَنِیْهِنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ کَانَ عَلَیْكَ مِثْلُ جَبَلٍ دَیْنًا اَدَّاهُ اللّٰهُ عَنْكَ، قُلْ: اَللّٰهُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ۔ (ترمذی کتاب الدعوات باب جامع الدعوات)

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ ان کے پاس ایک مکاتب غلام آیا اور عرض کیا زرِکتابت یعنی ندیۂ آزادی ادا کرنے سے قاصر ہوں۔ آپ میری مدد فرمائیں۔ آپ نے فرمایا۔ کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ بتاؤں جو مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائے تھے اور فرمایا تھا کہ اگر تجھ پر پہاڑ کے برابر بھی قرض ہو تو اللہ تعالیٰ اس دُعا کی برکت سے اس کے ادا کرنے کے سامان کر دیگا تم یہ دُعا مانگا کرو۔" اے میرے اللہ! تیرا دیا ہوا حلال رزق میرے لئے کافی ہو حرام رزق کی مجھے ضرورت نہ پڑے یعنی مجھے حلال رزق دے۔ حرام رزق سے بچا اور اپنے فضل سے مجھے اپنے سوا دوسروں سے بے نیاز اور مستغنی کر دے" یعنی کبھی دوسروں کا محتاج نہ بنوں۔

**۸۳۶ـــ** عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَ اِذَا اُتْبِعَ اَحَدُكُمْ عَلٰى مَلِيْءٍ فَلْيَتَّبِعْ۔

(بخاری کتاب الحوالۃ باب فی الحوالۃ و ھل یرجع فی الحوالۃ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ استطاعت رکھنے والے کا، جبکہ سب کچھ موجود ہو، قرض ادا نہ کرنا اور ٹال مٹول سے کام لینا ظلم ہے۔ جب تم میں سے کسی کا قرض کسی دولتمند کے ذمہ لگایا جائے اور وہ اس بات کو مان لے کہ یہ قرض وہ ادا کردیگا تو قرض خواہ کو یہ سپردگی اور حوالگی مان لینی چاہیئے اور بے جا ضد نہیں کرنی چاہیئے۔

۸۳۰ــ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَمَّا اَرَادَ هُدٰى زَيْدِ بْنِ سَعْنَةَ قَالَ زَيْدُ بْنُ سَعْنَةَ: مَا مِنْ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ شَيْئٌ اِلَّا وَقَدْ عَرَفْتُهَا فِيْ وَجْهِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حِيْنَ نَظَرْتُ اِلَيْهِ اِلَّا شَيْئَيْنِ۔ لَمْ اَخْتَبِرْهُمَا مِنْهُ هَلْ يَسْبِقُ حِلْمُهٗ جَهْلَهٗ وَلَا تَزِيْدُهٗ شِدَّةُ الْجَهْلِ عَلَيْهِ اِلَّا حِلْمًا فَكُنْتُ اَلْطَفُ بِهٖ لِئَنْ اُخَالِطَهٗ فَاَعْرِفُ حِلْمَهٗ مِنْ جَهْلِهٖ قَالَ زَيْدُ بْنُ سَعْنَةَ: فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَوْمًا مِنَ الْحُجُرَاتِ وَمَعَهٗ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاَتَاهُ رَجُلٌ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ كَالْبَدْوِيِّ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ بُصْرٰى قَرْيَةَ بَنِيْ فُلَانٍ قَدْ اَسْلَمُوْا وَدَخَلُوْا فِي الْاِسْلَامِ وَكُنْتُ

حَدَّثْتُهُمْ إِنْ اَسْلَمُوْا اَتَاهُمُ الرِّزْقُ رَغَدًا وَ قَدْ اَصَابَتْهُمْ سَنَةٌ وَشِدَّةٌ وَ قُحُوطٌ مِنَ الْغَيْثِ فَاَنَا اَخْشٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَنْ يَخْرُجُوْا مِنَ الْاِسْلَامِ طَمْعًا كَمَا دَخَلُوْا فِيْهِ طَمْعًا فَاِنْ رَأَيْتَ اَنْ تُرْسِلَ اِلَيْهِمْ بِشَيْءٍ تُعِيْنُهُمْ بِهٖ فَعَلْتَ فَنَظَرَ اِلٰى رَجُلٍ وَ اِلٰى جَانِبِهٖ اَرَاهُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا بَقِيَ مِنْهُ شَيْءٌ قَالَ زَيْدُ بْنُ سَعْنَةَ: فَدَنَوْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ: يَا مُحَمَّدُ! هَلْ لَكَ اَنْ تَبِيْعَنِيْ تَمْرًا مَعْلُوْمًا مِنْ حَائِطِ بَنِيْ فُلَانٍ اِلٰى اَجَلٍ كَذَا وَ كَذَا فَقَالَ: لَا يَا يَهُوْدِيُّ! وَلٰكِنْ اَبِيْعُكَ تَمْرًا مَعْلُوْمًا اِلٰى اَجَلٍ كَذَا وَ كَذَا وَ لَا اُسَمِّيْ حَائِطَ بَنِيْ فُلَانٍ، فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَبَايَعَنِيْ، فَاَطْلَقْتُ هِمْيَانِيْ فَاَعْطَيْتُهُ ثَمَانِيْنَ مِثْقَالًا مِنْ ذَهَبٍ فِيْ تَمْرٍ مَعْلُوْمٍ اِلٰى اَجَلٍ كَذَا وَ كَذَا فَاَعْطَاهَا الرَّجُلَ فَقَالَ: اِعْدِلْ عَلَيْهِمْ وَاَعِنْهُمْ بِهَا فَقَالَ زَيْدُ بْنُ سَعْنَةَ: فَلَمَّا كَانَ قَبْلَ مَحِلِّ الْاَجَلِ بِيَوْمَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةً اَتَيْتُهُ فَاَخَذْتُ بِمَجَامِعِ قَمِيْصِهٖ وَرِدَائِهٖ وَنَظَرْتُ اِلَيْهِ بِوَجْهٍ غَلِيْظٍ فَقُلْتُ لَهُ: اَلَا تَقْضِيْنِيْ يَا مُحَمَّدُ حَقِّيْ؟ فَوَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُمْ يَا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ سَيِّئَ الْقَضَاءِ مَطْلٌ وَلَقَدْ كَانَ لِيْ بِمُخَالَطَتِكُمْ عِلْمٌ وَ نَظَرْتُ اِلٰى عُمَرَ فَاِذَا عَيْنَاهُ تَدُوْرَانِ فِيْ وَجْهِهٖ كَالْفَلَكِ الْمُسْتَدِيْرِ ثُمَّ رَمَانِيْ بِبَصَرِهٖ فَقَالَ يَا عَدُوَّ اللّٰهِ! اَتَقُوْلُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَا اَسْمَعُ وَ تَصْنَعُ بِهٖ مَا اَرٰى فَوَالَّذِيْ بَعَثَهُ بِالْحَقِّ لَوْلَا مَا اُحَاذِرُ قَوْلَهُ لَضَرَبْتُ بِسَيْفِيْ رَأْسَكَ وَرَسُوْلُ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یَنْظُرُ اِلٰی عُمَرَ فِیْ سُکُوْنٍ وَ
تُؤَدَّۃٍ وَتَبَسَّمَ ثُمَّ قَالَ یَا عُمَرُ اَنَا وَھُوَ کُنَّا اَحْوَجَ اِلٰی غَیْرِ ھٰذَا
اَنْ تَامُرَنِیْ بِحُسْنِ الْاَدَاءِ وَتَامُرَہٗ بِحُسْنِ التِّبَاعَۃِ اِذْھَبْ بِہٖ یَا عُمَرُ
فَاَعْطِہٖ حَقَّہٗ وَزِدْہٗ عِشْرِیْنَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ فَقُلْتُ: مَا ھٰذِہِ
الزِّیَادَۃُ یَا عُمَرُ؟ قَالَ: اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَ
سَلَّمَ اَنْ اَزِیْدَکَ مَکَانَ مَا نَقِمْتُکَ، قُلْتُ: اَتَعْرِفُنِیْ یَا عُمَرُ؟ قَالَ:
لَا، مَنْ اَنْتَ؟ قُلْتُ: زَیْدُ بْنُ سَعْنَۃَ۔ قَالَ: اَلْحَبْرُ؟ قُلْتُ: اَلْحَبْرُ۔ قَالَ:
فَمَا دَعَاکَ اَنْ فَعَلْتَ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ
مَا فَعَلْتَ وَقُلْتَ لَہٗ مَا قُلْتَ؟ قُلْتُ لَہٗ: یَا عُمَرُ! لَمْ یَکُنْ لَہٗ مِنْ
عَلَامَاتِ النُّبُوَّۃِ شَیْئٌ اِلَّا وَقَدْ عَرَفْتُہٗ فِیْ وَجْہِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ حِیْنَ نَظَرْتُ اِلَیْہِ اِلَّا اثْنَیْنِ لَمْ اَخْتَبِرْھُمَا
مِنْہُ ھَلْ یَسْبِقُ حِلْمُہٗ جَھْلَہٗ وَلَا تَزِیْدُہٗ شِدَّۃُ الْجَھْلِ عَلَیْہِ
اِلَّا حِلْمًا فَقَدِ اخْتَبَرْتُھُمَا فَاُشْھِدُکَ یَا عُمَرُ! اَنِّیْ قَدْ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ
رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نَبِیًّا
وَاُشْھِدُکَ اَنَّ شَطْرَ مَالِیْ، فَاِنِّیْ اَکْثَرُھُمْ مَالًا، صَدَقَۃٌ عَلٰی اُمَّۃِ
مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ۔ فَقَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:
اَوْ عَلٰی بَعْضِھِمْ فَاِنَّکَ لَا تَسَعُھُمْ، قُلْتُ: اَوْ عَلٰی بَعْضِھِمْ، فَرَجَعَ
زَیْدٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ زَیْدٌ: اَشْھَدُ
اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَ آمَنَ

بِهٖ وَصَدَّقَهٗ وَبَايَعَهٗ وَشَهِدَ مَعَهٗ مَشَاهِدَ كَثِيْرَةً ثُمَّ تُوُفِّيَ زَيْدٌ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ مُقْبِلاً غَيْرَ مُدْبِرٍ وَرَحِمَ اللّٰهُ زَيْدًا۔

(مستدرک مع تلخیص کتاب معرفة الصحابة ص۶۰۵ ج۳)

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب اللہ تبارک وتعالیٰ نے زید بن سعنہ کو ہدایت دینی چاہی تو زید بن سعنہ نے کہا (وہ تمام علامات نبوت جو تورات میں درج تھیں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کی طرف جیسا میں نے دیکھا تھا تو آپؐ میں تمام علاماتِ نبوت مجھے نظر آئیں سوائے دو باتوں کے جن کا مجھے پتہ نہیں تھا کہ آپ میں ہیں یا نہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ اس نبی کا حلم اس کے غصّہ پر غالب ہوگا دوسری بات یہ ہے کہ جتنا ہی زیادہ اس کو غصہ دلایا جائے اور اس کی گستاخی کی جائے اتنا ہی زیادہ وہ حلم اور بردباری دکھائے گا اور میں اس کی جستجو میں رہا کہ کبھی موقع ملے تو ان علامتوں کو بھی آزماؤں زید بن سعنہ (یہودی) کہتے ہیں کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر آئے آپؐ کے ساتھ علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے اس دوران ایک سوار آیا جو بدوی یعنی دیہاتی لگتا تھا اُس نے آپؐ سے عرض کی کہ بنو فلاں کے گاؤں بصری کے لوگ مسلمان ہوگئے ہیں اور میں نے ان سے کہا تھا کہ اگر وہ مسلمان ہوجائیں تو ان کو وافر رزق ملے گا اب وہ قحط سے دوچار ہیں کیونکہ بارشیں نہیں ہوئیں مجھے ڈر ہے کہ کہیں وہ حرص اور لالچ میں آکر اسلام سے نکل نہ جائیں جس طرح کہ وہ فراخئ

رزق کی ترغیب دلانے پر مسلمان ہوئے تھے۔ اگر آپ مہربانی فرمادیں اور مناسب سمجھیں تو انکی طرف کچھ بھیج کر انکی مدد اور دلداری فرماویں آپؐ نے اس کی بات سن کر علیؓ کی طرف دیکھا تو انہوں نے عرض کیا اس وقت تو ایسی کوئی چیز نہیں ہے جو مدد کے طور پر بھیجی جا سکے۔ زید بن سعنہ کہتے ہیں کہ میں (قریب ہی تھا) آپ کے پاس آیا اور کہا اے محمدؐ کیا بنو فلاں کے باغ کی کھجوریں ایک طے شدہ مقدار اور طے شدہ مدت کی شرط پر (یعنی بطور بیع سلم) بیچ سکتے ہیں آپ نے فرمایا اے یہودی طے شدہ مقدار اور مدت کی شرط پر کھجوریں تو بیچ سکتا ہوں لیکن یہ شرط نہیں مان سکتا کہ یہ کھجوریں بنو فلاں کے باغ کی ہی ہوں گی۔ میں نے کہا ٹھیک ہے چنانچہ آپ نے مجھ سے سودا طے کرلیا اور میں نے اپنی ہمیانی کھول کر آپ کو اسّی مثقال (بطور پیشگی قیمت) دیدیا کہ فلاں وقت اتنی کھجوریں آپ مجھے دے دیں آپ نے وہ سونا اس شخص کو دیدیا (جو مدد مانگنے کیلئے آیا تھا) اور فرمایا یہ برابر ان مصیبت زدہ لوگوں میں تقسیم کردو اور انکی مدد کرو۔ زید بن سعنہ کہتے ہیں کہ ابھی مدّت مقرّرہ طے شدہ مدّت میں دو تین دن باقی تھے کہ میں آپ کے پاس آیا اور آپ کا گریبان پکڑلیا چادر کھینچی اور بڑے غصّہ کی حالت بنا کر کہا۔ اے محمد! کیا میرا حق ادا نہیں کروگے خدا کی قسم! تم بنو عبدالمطلب اپنی اس عادت کو اچھی طرح جانتے ہو کہ قرض ادا کرنے میں بڑے بُرے ہو اور تمہاری ٹال مٹول کی اس عادت کو میں بھی جانتا ہوں (اور اسکا مجھے تجربہ ہے) اسوقت میں عمرؓ کی طرف (جو پاس ہی

تھے) دیکھ رہا تھا کہ (غصہ کے مارے) انکی آنکھیں یوں گھوم رہی ہیں جس طرح گھومنے والی کشتی یا پھرکی۔ آپ نے بڑی تیز غصہ بھری نظروں سے مجھے دیکھا اور کہا اے اللہ کے دشمن! اللہ کے رسولؐ سے ایسا کہتا ہے جو میں سُن رہا ہوں اور اس طرح گستاخی سے پیش آتا ہے جسے میں دیکھ رہا ہوں۔ اس خدا کی قسم جس نے ان کو حق دیکر بھیجا اگر مجھے ان کا ڈر نہ ہوتا تو میں اپنی تلوار سے تیرا سر اڑا دیتا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم بڑے اطمینان اور تسلّی کے ساتھ عمرؓ کی طرف دیکھ رہے تھے اور تبسّم فرما رہے تھے اور پھر آپؐ نے فرمایا اے عمر اس غصہ کی بجائے میں اور یہ دونوں اس بات کے زیادہ ضرورتمند ہیں کہ تُو مجھے حُسنِ ادا کیلئے کہے اور اسے حسنِ تقاضا کے لئے۔ اگرچہ ابھی ادائیگی کا وقت نہیں آیا اور کچھ دن باقی ہیں لیکن شاید یہ جلدی ادائیگی چاہتا ہے اسلئے جاؤ اسے (ذخیرہ میں سے) اس کا حق دلا دو اور بیس[۲۰] صاع زیادہ کھجوریں دے دینا۔ جب ادائیگی ہوئی تو میں نے عمرؓ سے کہا یہ زیادہ کس لئے؟ عمرؓ نے جواب دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا تھا کہ جو سختی میں تے کی ہے اُس کے عوض میں بیس[۲۰] صاع زیادہ ادا کروں۔ مَیں نے عمرؓ سے کہا آپ جانتے ہیں میں کون ہوں؟ عمرؓ نے کہا نہیں۔ آپ کون ہیں؟ میں نے کہا مَیں زید بن سعنہ ہوں عمرؓ نے پوچھا (وہ) حبر یعنی یہود کا عالم؟ میں نے جواب دیا۔ ہاں۔ یہود کا عالِم۔ اس پر عمرؓ نے کہا اتنے بڑے عالِم ہو کر گستاخی کا یہ طریق تم نے کیوں اختیار کیا؟ میں نے جواب دیا۔ جتنی بھی علاماتِ نبوّت (میں نے اپنی کتابوں میں پڑھیں)

تھیں جب میں نے آپؐ کو دیکھا تو آپؐ میں وہ مجھے نظر آئیں سوائے دو علامات کے ان میں ایک یہ کہ کیا اس نبی کا حلم اسکے غصہ پر غالب ہے دوسرے یہ کہ جتنا زیادہ ان سے تلخی اور جہالت سے پیش آیا جائے اتنا ہی زیادہ وہ حلم اور بردباری سے پیش آئیں گے (سو موقع ملنے پر) میں نے ان دونوں باتوں کی آزمائش کی ہے۔ اے عمرؓ! میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں اللہ کو اپنا رب اور اسلام کو اپنا دین۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا نبی ماننے پر خوش ہوں اور آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں ایک مالدار شخص ہوں میرا آدھا مال اُمّتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے صدقہ ہے۔ اس پر عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا بعض اُمّتِ محمدیہ کیلئے کہو کیونکہ ساری اُمّت (کا تو کوئی شمار ہی نہیں ان) کے لئے یہ مال کیسے پورا آسکتا ہے۔ میں نے کہا اچھا بعض کی ضرورتوں کے لئے خرچ ہو۔ اس کے بعد زیدؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور عرض کیا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ میں اُس پر ایمان لاتا ہوں۔ اس طرح زید نے آپؐ کی بیعت کی اور کئی جنگوں میں آپ کے ساتھ شریک رہے۔ یہاں تک کہ غزوۂ تبوک سے واپس آتے وقت راستہ میں ہی زید نے وفات پائی۔ اللہ تعالیٰ زید پر اپنی بے شمار رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین

# مصائب و مشکلات اور صبر و ثبات

۸۳۷ــ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قُلْ لِيْ فِي الْإِسْلَامِ قَوْلًا لَا أَسْئَلُ عَنْهُ أَحَدًا غَيْرَكَ قَالَ: قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ۔

(مسلم کتاب الایمان باب جامع اوصاف الاسلام)

حضرت سفیانؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے کہا اے اللہ تعالیٰ کے رسول! مجھے اسلام کی کوئی ایسی بات بتلائیے کہ اس کے بعد کسی اور سے پوچھنے کی ضرورت نہ رہے یعنی میری پوری تسلی ہو جائے حضور نے جواب دیا تم یہ کہو کہ میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا۔ پھر اس بات پر پکے ہو جاؤ اور استقلال کے ساتھ قائم رہو۔

۸۳۸ــ عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: شَكَوْنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَهُ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ، اَلَا تَسْتَنْصِرُ لَنَا اَلَا تَدْعُو اللّٰهَ لَنَا؟ قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ فِيمَنْ قَبْلَكُمْ يُحْفَرُ لَهُ فِي الْاَرْضِ فَيُجْعَلُ فِيهَا فَيُجَاءُ بِالْمِنْشَارِ فَيُوْضَعُ عَلَى رَأْسِهِ فَيُشَقُّ بِاثْنَيْنِ وَمَا يَصُدُّهُ عَنْ دِيْنِهِ وَ يُمْشَطُ بِاَمْشَاطِ الْحَدِيْدِ مَا دُوْنَ لَحْمِهِ مِنْ عَظْمٍ اَوْ عَصَبٍ وَمَا يَصُدُّهُ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهِ، وَاللّٰهِ! لَيَتِمَّنَّ هٰذَا الْاَمْرُ لِيَسِيْرُ

الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ إِلَىٰ حَضْرَمَوْتَ لَا يَخَافُ إِلَّا اللّٰهَ أَوِ الذِّئْبَ عَلَىٰ غَنَمِهِ وَلٰكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُوْنَ۔

(بخاری کتاب المناقب باب علامات النبوۃ فی الاسلام)

حضرت خباب بن ارت رضؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی تکالیف کا ذکر کیا۔ آپؐ کعبہ کے سایہ میں چادر کو سرہانہ بنائے لیٹے ہوئے تھے۔ ہم نے عرض کی کیا آپ ہمارے لئے اللہ تعالیٰ سے مدد نہیں مانگتے اور دُعا نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ سختی کے یہ دن ختم کردے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا: تم سے پہلے ایسا انسان بھی گزرا ہے جس کے لئے مذہبی دشمنی کی وجہ سے گڑھا کھودا جاتا اور اس میں اسے گاڑ دیا جاتا۔ پھر آرا لایا جاتا اور اس کے سر پر رکھ کر اسے دو ٹکڑے کر دیا جاتا۔ لیکن وہ اپنے دین اور عقیدہ سے نہ پھرتا۔ اور بعض اوقات لوہے کی کنگھی سے مومن کا گوشت نوچ لیا جاتا، ہڈیاں اور پٹھے ننگے کر دیئے جاتے لیکن یہ ظلم اس کو اپنے دین سے نہ ہٹا سکتا۔ اللہ تعالیٰ اس دین کو ضرور کمال اور اقتدار بخشے گا یہاں تک کہ اسکے قائم کردہ امن وامان کی وجہ سے صنعاء سے حضرموت تک اکیلا شتر سوار چلے گا۔ اللہ کے سوا اُسے کسی کا ڈر نہیں ہوگا۔ بھیڑیا بکریوں کی رکھوالی کریگا یعنی وہ لوگ جو اس وقت وحشی ہیں تربیت پاکر دنیا کے والی اور رکھوالے بنیں گے لیکن تم جلد بازی دکھارہے ہو۔

۸۳۹۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَاَنِّيْ

اَنْظُرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَحْکِیْ نَبِیًّا مِنَ الْاَنْبِیَاءِ صَلَوَاتُ اللّٰہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیْہِمْ ضَرَبَہٗ قَوْمُہٗ فَاَدْمَوْہُ وَھُوَ یَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْہِہٖ وَھُوَ یَقُوْلُ: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ۔ (بخاری کتاب الانبیاء باب قول اللہ عزوجل ام حسبت ان اصحاب الکھف)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ میں گویا رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں جبکہ آپ گزشتہ انبیاء میں سے ایک نبی کا ذکر فرما رہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا اس نبی کو اسکی قوم نے مارا اور زخمی کردیا وہ نبی اپنے چہرہ سے خون پونچھتا جاتا اور کہتا جاتا اے اللہ! میری قوم کو بخش دے کیونکہ یہ نہیں جانتے اور اپنی جہالت کی وجہ سے ایسا کرتے ہیں۔

۸۴۰۔ عَنْ صُھَیْبِ بْنِ سِنَانٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: عَجَبًا لِاَمْرِ الْمُؤْمِنِ اِنَّ اَمْرَہٗ کُلَّہٗ خَیْرٌ وَّلَیْسَ ذٰلِکَ لِاَحَدٍ اِلَّا لِلْمُؤْمِنِ اِنْ اَصَابَتْہُ سَرَّآءُ شَکَرَ فَکَانَ خَیْرًا لَّہٗ، وَاِنْ اَصَابَتْہُ ضَرَّآءُ صَبَرَ فَکَانَ خَیْرًا لَّہٗ۔

(مسلم کتاب الزھد باب المؤمن امرہ کلہ خیر)

حضرت صہیب بن سنانؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن کا معاملہ بھی عجیب ہے۔ اسکے سارے کام برکت ہی برکت ہوتے ہیں۔ یہ فضل صرف مومن کے لئے مختص ہے۔ اگر اس کو کوئی خوشی ومسرت اور فراخی نصیب ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کا شکر کرتا ہے اور

اسکی شکرگزاری اس کے لئے مزید خیر و برکت کا موجب بنتی ہے۔ اور اگر اس کو کوئی دکھ اور رنج، تنگی اور نقصان پہنچے تو وہ صبر کرتا ہے اور اس کا یہ طرزِ عمل بھی اسکے لئے خیر و برکت کا ہی باعث بن جاتا ہے کیونکہ وہ صبر کرکے ثواب حاصل کرتا ہے۔

۸۴۱۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا یُصِیْبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ وَلَا وَصَبٍ وَلَا هَمٍّ وَلَا حَزَنٍ وَلَا اَذًی وَلَا غَمٍّ حَتَّی الشَّوْکَةِ یُشَاکُهَا اِلَّا کَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ خَطَایَاهُ۔

(مسلم کتاب البر والصلة باب ثواب المومن فیما یصیبه من مرض او حزن)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی مسلمان کو کوئی مصیبت، کوئی دکھ، کوئی رنج و غم، کوئی تکلیف اور پریشانی نہیں پہنچتی یہاں تک کہ ایک کانٹا بھی نہیں چبھتا مگر اللہ تعالیٰ اسکی اس تکلیف کو اس کے گناہوں کا کفارہ بنا دیتا ہے۔

۸۴۲۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ اَشَدَّ اٰیَةٍ فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ. قَالَ: اٰیَةُ اٰیَةٍ؟ یَا عَائِشَةُ! قَالَتْ: قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰی، مَنْ یَّعْمَلْ سُوْءًا یُّجْزَ بِهٖ، قَالَ: اَمَا عَلِمْتِ یَا عَائِشَةُ اَنَّ الْمُسْلِمَ تُصِیْبُهُ النَّکْبَةُ اَوِ الشَّوْکَةُ فَیُکَافِیْ بِاَسْوَءِ عَمَلِهٖ، وَمَنْ حُوْسِبَ عُذِّبَ. قُلْتُ: اَلَیْسَ یَقُوْلُ اللّٰهُ: فَسَوْفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیْرًا. قَالَ: ذَاکُمُ الْعَرْضُ یَا عَائِشَةُ!

مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ عُذِّبَ۔ ( ابو داؤد کتاب الجنائز باب عیادة النساء)

حضرت عائشہ رضؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے کہا مجھے قرآن کریم کی ایک سخت ترین آیت کا علم ہے۔ آپؐ نے فرمایا عائشہ وہ کون سی آیت ہے۔ میں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ کا فرمان مَنْ يَّعْمَلْ سُوْءًا يُّجْزَ بِهٖ ہے کہ جو کوئی برائی کریگا اسے اس کا بدلہ دیا جائے گا۔ حضورؐ نے فرمایا اے عائشہ کیا تجھے معلوم نہیں کہ مسلمان کو کوئی تکلیف یا مصیبت خواہ کانٹا لگنے سے ہی کیوں نہ ہو وہ بُرے عمل کی مکافات ہے اور جس کا حساب لیا گیا وہ تو عذاب میں مبتلا ہوا حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ میں نے حضورؐ سے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ کا تو فرمان ہے فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا کہ تم سے آسان آسان حساب لیا جائے گا۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا اے عائشہ! یہ تو صرف خدا کے سامنے حساب کا پیش ہونا ہے۔ ورنہ جس کا باضابطہ حساب لیا گیا وہ تو مرا۔

۸۴۳— عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وُلِدَ لِيَ اللَّيْلَةَ غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهٗ بِاسْمِ أَبِيْ إِبْرَاهِيْمَ ثُمَّ دَفَعَهٗ اِلٰى اُمِّ سَيْفٍ اِمْرَأَةِ قَيْنٍ يُقَالُ لَهٗ اَبُوْ سَيْفٍ فَانْطَلَقَ يَأْتِيْهِ وَاتَّبَعْتُهٗ فَانْتَهَيْنَا اِلٰى اَبِيْ سَيْفٍ وَهُوَ يَنْفُخُ بِكِيْرِهٖ قَدِ امْتَلَأَ الْبَيْتُ دُخَانًا فَاَسْرَعْتُ الْمَشْيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا اَبَا سَيْفٍ! اَمْسِكْ جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَمْسَكَ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالصَّبِیِّ فَضَمَّہٗ اِلَیْہِ وَقَالَ مَاشَاءَ اللّٰہُ اَنْ یَقُوْلَ فَقَالَ اَنَسٌ: لَقَدْ رَأَیْتُہٗ وَھُوَ یَکِیْدُ بِنَفْسِہٖ بَیْنَ یَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَدَمَعَتْ عَیْنَا رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَدْمَعُ الْعَیْنُ وَیَحْزَنُ الْقَلْبُ وَلَا نَقُوْلُ اِلَّا مَا یَرْضٰی رَبُّنَا وَاللّٰہِ یَا اِبْرَاھِیْمُ اِنَّا لَمَحْزُوْنُوْنَ۔

(مسلم کتاب الفضائل باب رحمۃ صلی اللہ علیہ وسلم للصبیان)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج مجھے ایک لڑکا عطا کیا گیا ہے۔ میں نے اس کا نام اپنے باپ ابراہیم کے نام پر رکھا ہے۔ پھر آپؐ نے بچہ کو پرورش کے لئے اُمّ سیف کے سپرد کیا جو کہ ایک لوہار ابوسیف نامی کی بیوی تھی۔ ایک روز آپ اُمّ سیف کے گھر آئے۔ میں بھی آپؐ کے ساتھ ہولیا۔ اس وقت ابوسیف بھٹی تپا رہا تھا اور گھر دھوئیں سے بھرا ہوا تھا۔ میں جلدی سے حضورؐ سے پہلے وہاں پہنچ گیا اور ابوسیف سے کہا۔ بھٹی تپانا چھوڑ دو کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں۔ چنانچہ وہ رک گیا۔ حضورؐ اندر تشریف لائے اور بچے کو منگوایا۔ اپنے گلے لگایا اور بہت پیار کیا اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق کے موافق بہت دعائیں دیں۔ انسؓ کہتے ہیں کہ بعد میں جب ابراہیم بیمار ہوئے اور جان کندنی کی حالت ان پر طاری ہوئی تو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ بچہ آپؐ کے سامنے آخری سانس لے رہا تھا۔ حضورؐ کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ آپؐ نے فرمایا آنکھیں آنسو بہاتی ہیں

دل غمگین ہے مگر ہم وہی کہیں گے جس پر ہمارا رب راضی ہے۔ اے ابراہیم! ہم تیرے جانے کی وجہ سے غمگین ہیں۔

۸۴۴۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اشْتَكٰى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ شَكْوٰى لَهٗ فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهٗ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ فَوَجَدَهٗ فِيْ غَاشِيَةِ اَهْلِهٖ فَقَالَ: قَدْ قَضٰى؟ قَالُوْا: لَا۔ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: فَبَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَى الْقَوْمُ بُكَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَوْا فَقَالَ: اَلَا تَسْمَعُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ وَلٰكِنْ يُعَذِّبُ بِهٰذَا وَاَشَارَ اِلٰى لِسَانِهٖ اَوْ يَرْحَمُ۔ (بخاری کتاب الجنائز باب البکاء عند المریض)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سعد بن عبادہ کی عیادت کے لئے ان کے گھر تشریف لے گئے۔ حضورؐ کے ہمراہ عبدالرحمٰن بن عوفؓ، سعد بن ابی وقاصؓ اور عبداللہ بن مسعودؓ بھی تھے۔ جب حضورؐ وہاں پہنچے تو دیکھا کہ ان کے اہل و عیال انکو گھیرے ہوئے ہیں۔ حضورؐ نے اہل خانہ سے دریافت فرمایا کہ کیا سعد فوت ہو گئے ہیں؟ ان لوگوں نے عرض کیا۔ حضور ابھی نہیں لیکن حالت نازک ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کی تکلیف کو دیکھ کر رو پڑے اور حضور علیہ السلام کو روتا دیکھ کر دوسرے لوگ بھی رونے لگے۔ پھر آپؐ نے فرمایا کیا تم نے

نہیں سُنا کہ اللہ تعالیٰ آنکھوں سے آنسو بہاتے اور دل غمگین ہونے کی وجہ سے عذاب نہیں دے گا۔ بلکہ واویلا کرتے اور بے صبری کی باتیں کرنے کی وجہ سے عذاب دیگا۔ ہاں اگر چاہے تو رحم کردے۔

۸۴۵ــــ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: اِنَّ رَجُلاً شَتَمَ أَبَا بَکْرٍ وَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ یَتَعَجَّبُ وَیَتَبَسَّمُ فَلَمَّا اَکْثَرَ رَدَّ عَلَیْہِ بَعْضَ قَوْلِہٖ فَغَضِبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ قَامَ فَلَحِقَہٗ اَبُوْ بَکْرٍ وَ قَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَانَ یَشْتُمُنِیْ وَ اَنْتَ جَالِسٌ فَلَمَّا رَدَدْتُّ عَلَیْہِ بَعْضَ قَوْلِہٖ غَضِبْتَ وَ قُمْتَ، قَالَ: اِنَّہٗ کَانَ مَعَکَ مَلَکٌ یَرُدُّ عَنْکَ فَلَمَّا رَدَدْتَّ عَلَیْہِ قَوْلَہٗ وَقَعَ الشَّیْطَانُ فَلَمْ اَکُنْ اَقْعُدُ مَعَ الشَّیْطَانِ، ثُمَّ قَالَ: یَا اَبَا بَکْرٍ! کُلُّھُنَّ حَقٌّ، مَا مِنْ عَبْدٍ ظُلِمَ بِمَظْلِمَۃٍ فَیُغْضِیْ عَنْھَا لِلّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ اِلاَّ اَعَزَّہُ اللّٰہُ بِھَا وَ نَصَرَہٗ وَمَا فَتَحَ رَجُلٌ بَابَ عَطِیَّۃٍ یُرِیْدُ بِھَا صِلَۃً اِلاَّ زَادَہُ اللّٰہُ بِھَا کَثْرَۃً وَمَا فَتَحَ رَجُلٌ بَابَ مَسْئَلَۃٍ یُرِیْدُ بِھَا کَثْرَۃً اِلاَّ زَادَہُ اللّٰہُ بِھَا قِلَّۃً۔ (مسند احمد ص۴۳۶ ج۲)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ابوبکرؓ کو بُرا بھلا کہہ رہا تھا اور ابوبکر چُپ تھے حضورؐ بیٹھے مسکراتے رہے اور تعجب کرتے رہے جب اس شخص نے گالیاں دینے میں حد کردی تو ابوبکرؓ نے بھی جواباً کچھ الفاظ کہے۔ اس پر حضور ناراضگی کے انداز میں کھڑے ہوگئے اور چل پڑے۔ ابوبکرؓ نے جاکر حضورؐ سے عرض

کیا کہ حضور جب تک وہ مجھے گالیاں دیتا رہا آپ سُنتے رہے اور بیٹھے رہے لیکن جب میں نے اس کا جواب دیا تو آپ ناراض ہو کر اُٹھ آئے اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا اے ابوبکر جب تک تم خاموش تھے فرشتے تمہاری طرف سے اسے جواب دے رہے تھے لیکن جب تم نے خود جواب دینا شروع کیا تو فرشتے چلے گئے اور شیطان آگیا۔ میں شیطان کے ساتھ کس طرح بیٹھ سکتا تھا۔ پھر فرمایا۔ اے ابوبکر تین باتیں برحق ہیں۔ اوّل یہ کہ اگر کسی انسان سے زیادتی ہو اور وہ اللہ کی خاطر درگزر سے کام لے تو اللہ تعالیٰ اُسے عزّت کا مقام عطاء کرتا ہے اور اسکی مدد کرتا ہے۔ دوسری یہ کہ جس شخص نے بخشش کا دروازہ کھولا اور اسکا مقصد صرف صلہ رحمی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے مال کو زیادہ کرے گا اور اسے بہت دے گا۔ تیسری یہ کہ جس شخص نے اس غرض سے مانگنا شروع کیا ہے کہ اس کا مال زیادہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے مال کو بڑھانے کی بجائے کم کر دیگا۔ یعنی تنگدستی اس کا پیچھا کرے گی۔

۸۴۶ــــ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ رَجُلَانِ يَسْتَبَّانِ وَ اَحَدُهُمَا قَدِ احْمَرَّ وَجْهُهُ، وَانْتَفَخَتْ اَوْدَاجُهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّيْ لَاَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ، لَوْ قَالَ: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ۔ فَقَالُوْا لَهُ: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَوَّذْ

بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ۔

(بخاری کتاب الادب باب ماینھی عن السّباب واللّعنِ)

حضرت سلیمان بن صُرَدؓ بیان کرتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور دو آدمی قریب ہی جھگڑ رہے تھے۔ ان میں سے ایک کا چہرہ سرخ تھا، رگیں پھُولی ہوئی تھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں ایسی بات جانتا ہوں کہ اگر وہ اس بات کو کہے تو اسکی یہ کیفیت جاتی رہے یعنی اگر وہ کہے مَیں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں دھتکارے ہوئے شیطان سے تو اسکا غصّہ جاتا رہے گا۔ اس پر لوگوں نے اس جھگڑنے والے شخص کو کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تُو شیطان مردُود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ۔

۸۴۷۔ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَاَةٍ تَبْكِيْ عِنْدَ قَبْرٍ فَقَالَ: اِتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِيْ فَقَالَتْ: اِلَيْكَ عَنِّيْ: فَاِنَّكَ لَمْ تُصَبْ بِمُصِيْبَتِيْ وَلَمْ تَعْرِفْهُ فَقِيْلَ لَهَا اِنَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَتَتْ بَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدَهٗ بَوَّابِيْنَ فَقَالَتْ لَمْ اَعْرِفْكَ فَقَالَ: اِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰى ۔ (بخاری کتاب الجنائز باب زیارۃ القبور)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت کے پاس سے گزرے جو ایک قبر کے پاس بیٹھی رو رہی تھی۔ آپؐ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور صبر کرو۔ اس عورت نے کہا۔ چلو دُور

ہو اور اپنی راہ لو جو مصیبت مجھ پر آئی ہے وہ تم پر نہیں آئی ۔ دراصل اس عورت نے آپؐ کو پہچانا نہیں تھا (تبھی اس کے منہ سے ایسے گستاخانہ کلمات نکلے) جب اسے بتایا گیا کہ یہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے تو وہ گھبرا کر آپؐ کے دروازہ پر آئی ۔ وہاں کوئی دربان روکنے والا تو تھا نہیں اس لئے سیدھی اندر چلی گئی اور عرض کیا ۔حضور میں نے آپؐ کو پہچانا نہیں تھا ۔آپؐ نے فرمایا اصل صبر تو صدمہ کے آغاز کے وقت ہی ہوتا ہے ۔ (ورنہ انجام کار تو سب لوگ ہی رو دھو کر صبر کر لیتے ہیں)

---

# اخلاقِ سیّئہ
## اِثم اور گناہ

۸۴۸ــ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَمِّهِ، وَهُوَ قُطْبَةُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْاَخْلَاقِ، وَالْاَعْمَالِ وَالْاَهْوَاءِ

(ترمذی کتاب الدعوات باب جامع الدعوات)

حضرت زیاد اپنے چچا قطبہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے : اے میرے اللہ ! میں بُرے

اخلاق اور بُرے اعمال سے اور بُری خواہشات سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

۸۴۹۔ عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْاِثْمُ مَاحَاکَ فِیْ نَفْسِکَ وَکَرِھْتَ اَنْ یَّطَّلِعَ عَلَیْہِ النَّاسُ۔

(مسلم کتاب البر والصلۃ باب تفسیر البر والاثم و ترمذی)

حضرت نواس بن سمعانؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نیکی اچھے اخلاق کا نام ہے اور گناہ وہ ہے جو تیرے دِل میں کھٹکے اور تجھے ناپسند ہو کہ لوگوں کو اس کا پتہ چلے اور تیری اس کمزوری سے وہ واقف ہوں۔

۸۵۰۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْکَبَائِرُ الْاِشْرَاکُ بِاللّٰہِ، وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْیَمِیْنُ الْغَمُوْسُ۔

(بخاری کتاب الشہادت باب شہادت الزور)

حضرت عبد اللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بڑے گناہ یہ ہیں: اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا، ناحق قتل کرنا اور جھوٹی قسم کھانا۔

۸۵۱۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: ثَلَاثٌ ھُنَّ اَصْلُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ فَاتَّقُوْھُنَّ وَاحْذَرُوْھُنَّ اِیَّاکُمْ وَالْکِبْرَ فَاِنَّ اِبْلِیْسَ حَمَلَہُ الْکِبْرُ عَلٰی اَنْ

لَا یَسْجُدَ لِاٰدَمَ وَ اِیَّاکُمْ وَالْحِرْصَ فَاِنَّ اٰدَمَ حَمَلَهُ الْحِرْصُ عَلٰی اَنْ اُکُلَ مِنَ الشَّجَرَةِ وَاِیَّاکُمْ وَالْحَسَدَ فَاِنَّ ابْنَیْ اٰدَمَ اِنَّمَا قَتَلَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ حَسَدًا۔ (قشیریہ باب الحسد ص۹۲)

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین باتیں ہر گناہ کی جڑ ہیں ان سے بچنا چاہیئے۔ تکبّر سے بچو کیونکہ تکبّر نے ہی شیطان کو اس بات پر اُکسایا کہ وہ آدم کو سجدہ نہ کرے۔ دوسرے حرص سے بچو کیونکہ حرص نے ہی آدم کو درخت کھانے پر اُکسایا۔ تیسرے حسد سے بچو کیونکہ حسد کی وجہ سے ہی آدم کے دو بیٹوں میں سے ایک نے اپنے دوسرے بھائی کو قتل کر دیا تھا۔

**۸۵۲**۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مِنَ الْکَبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَیْهِ قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: وَهَلْ یَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَیْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، یَسُبُّ اَبَا الرَّجُلِ فَیَسُبُّ اَبَاهُ وَ یَسُبُّ اُمَّهُ فَیَسُبُّ اُمَّهُ۔

(بخاری کتاب الادب باب لا یسب الرجل والدہ)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بڑے گناہوں میں شمار ہوتا ہے یہ گناہ کہ انسان اپنے والدین کو گالی دے۔ صحابہؓ نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول! کیا کوئی اپنے والدین کو بھی گالی دیتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا۔ ہاں جب ایک شخص دوسرے کے باپ کو گالی دیتا ہے اور پھر وہ جواب میں اس کے باپ کو گالی دیتا ہے۔ اسی

طرح جب وہ کسی کی ماں کو گالی دیتا ہے اور وہ اس کے جواب میں اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔ (تو گویا اس طرح اس نے اپنے ماں باپ کو گالی دی)

۸۵۳ــ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اٰکِلَ الرِّبٰو وَمُوْکِلَہٗ۔

(مسلم کتاب البیوع باب لعن آکل الربوا و موکلہ)

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے اور سود دینے والے دونوں پر لعنت کی ہے۔

۸۵۴ــ عَنْ سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِمَّا یُکْثِرُ اَنْ یَقُوْلَ لِاَصْحَابِہٖ: ھَلْ رَاٰی اَحَدٌ مِّنْکُمْ مِنْ رُؤْیَا قَالَ فَیَقُصُّ عَلَیْہِ مَنْ شَآءَ اللّٰہُ اَنْ یَقُصَّ وَاِنَّہٗ قَالَ ذَاتَ غَدَاۃٍ، اِنَّہٗ اَتَانِی اللَّیْلَۃَ اٰتِیَانِ وَاِنَّھُمَا ابْتَعَثَانِیْ وَاِنَّھُمَا قَالَا لِیْ: اِنْطَلِقْ، وَاِنِّیْ انْطَلَقْتُ مَعَھُمَا وَاِنَّا اَتَیْنَا عَلٰی رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ، وَاِذَا اٰخَرُ قَائِمٌ عَلَیْہِ بِصَخْرَۃٍ، وَاِذَا ھُوَ یَھْوِیْ بِالصَّخْرَۃِ لِرَأْسِہٖ، فَیَثْلَغُ رَأْسَہٗ فَیَتَھَدْھَدُ الْحَجَرُ ھٰھُنَا، فَیَتْبَعُ الْحَجَرَ فَیَأْخُذُہٗ فَلَا یَرْجِعُ اِلَیْہِ حَتّٰی یَصِحَّ رَأْسُہٗ کَمَا کَانَ ثُمَّ یَعُوْدُ عَلَیْہِ فَیَفْعَلُ بِہٖ مِثْلَ مَا فَعَلَ الْمَرَّۃَ الْاُوْلٰی ۔ قَالَ: قُلْتُ لَھُمَا: سُبْحَانَ اللّٰہِ! مَا ھٰذَانِ؟ قَالَا لِیْ: اِنْطَلِقْ اِنْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا فَاَتَیْنَا عَلٰی رَجُلٍ مُسْتَلْقٍ لِقَفَاہُ وَاِذَا اٰخَرُ قَائِمٌ عَلَیْہِ بِکَلُّوْبٍ مِّنْ حَدِیْدٍ، وَاِذَا ھُوَ یَأْتِیْ اَحَدَ شِقَّیْ وَجْھِہٖ فَیُشَرْشِرُ شِدْقَہٗ اِلٰی قَفَاہُ، وَمَنْخِرَہٗ

إِلَىٰ قَفَاهُ وَعَيْنَهُ إِلَىٰ قَفَاهُ قَالَ وَرُبَّمَا قَالَ أَبُو رَجَاءٍ فَيَشُقُّ قَالَ ثُمَّ يَتَحَوَّلُ إِلَى الْجَانِبِ
الْآخَرِ فَيَفْعَلُ بِهِ مِثْلَ مَا فَعَلَ بِالْجَانِبِ الْأَوَّلِ فَمَا يَفْرُغُ مِنْ ذٰلِكَ الْجَانِبِ حَتّٰى
يَصِحَّ ذٰلِكَ الْجَانِبُ كَمَا كَانَ ثُمَّ يَعُوْدُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ مِثْلَ مَا فَعَلَ
الْمَرَّةَ الْأُوْلٰى قَالَ: قُلْتُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ! مَا هٰذَانِ؟ قَالَا لِيْ: اِنْطَلِقْ،
اِنْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَا عَلٰى مِثْلِ التَّنُّوْرِ، فَأَحْسِبُ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: فَإِذَا
فِيْهِ لَغَطٌ وَأَصْوَاتٌ فَاطَّلَعْنَا فِيْهِ فَإِذَا فِيْهِ رِجَالٌ وَنِسَاءٌ عُرَاةٌ
وَإِذَا هُمْ يَأْتِيْهِمْ لَهَبٌ مِنْ أَسْفَلَ مِنْهُمْ فَإِذَا أَتَاهُمْ ذٰلِكَ اللَّهَبُ
ضَوْضَوْا، قُلْتُ: مَا هٰؤُلَاءِ؟ قَالَا لِيْ: اِنْطَلِقْ، اِنْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَا
عَلٰى نَهَرٍ حَسِبْتُ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ أَحْمَرَ مِثْلَ الدَّمِ، وَإِذَا فِي النَّهَرِ
رَجُلٌ سَابِحٌ يَسْبَحُ وَإِذَا عَلٰى شَطِّ النَّهَرِ رَجُلٌ قَدْ جَمَعَ عِنْدَهُ حِجَارَةً
كَثِيْرَةً وَإِذَا ذٰلِكَ السَّابِحُ يَسْبَحُ مَا يَسْبَحُ ثُمَّ يَأْتِيْ ذٰلِكَ الَّذِيْ قَدْ جَمَعَ
عِنْدَهُ الْحِجَارَةَ فَيَفْغَرُ لَهُ فَاهُ فَيُلْقِمُهُ حَجَرًا، فَيَنْطَلِقُ يَسْبَحُ
ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَيْهِ كُلَّمَا رَجَعَ إِلَيْهِ فَغَرَ لَهُ فَاهُ فَأَلْقَمَهُ حَجَرًا، قُلْتُ
لَهُمَا: مَا هٰذَانِ؟ قَالَا لِيْ: اِنْطَلِقْ، اِنْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ
كَرِيْهِ الْمَرْآةِ كَأَكْرَهِ مَا أَنْتَ رَاءٍ رَجُلًا مَرْآةً وَإِذَا عِنْدَهُ
نَارٌ يَحُشُّهَا وَيَسْعٰى حَوْلَهَا، قُلْتُ لَهُمَا: مَا هٰذَا؟ قَالَا لِيْ: اِنْطَلِقْ،
اِنْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَا عَلٰى رَوْضَةٍ مُعْتَمَّةٍ فِيْهَا مِنْ كُلِّ لَوْنِ الرَّبِيْعِ
وَإِذَا بَيْنَ ظَهْرَيِ الرَّوْضَةِ رَجُلٌ طَوِيْلٌ لَا أَكَادُ أَرٰى رَأْسَهُ طُوْلًا
فِي السَّمَاءِ وَإِذَا حَوْلَ الرَّجُلِ مِنْ أَكْثَرِ وِلْدَانٍ مَا رَأَيْتُهُمْ قَطُّ

قَالَ قُلْتُ لَهُمَا: مَا هٰذَا؟ وَمَا هٰؤُلَاۤءِ؟ قَالَا لِيْ: اِنْطَلِقْ، اِنْطَلِقْ. فَانْطَلَقْنَا
فَانْتَهَيْنَا اِلٰى رَوْضَةٍ عَظِيْمَةٍ لَمْ اَرَ رَوْضَةً قَطُّ اَعْظَمَ مِنْهَا وَلَا اَحْسَنَ
قَالَ قَالَا لِيْ: اِرْقَ فِيْهَا. قَالَ فَارْتَقَيْنَا فِيْهَا فَانْتَهَيْنَا اِلٰى مَدِيْنَةٍ مَبْنِيَّةٍ بِلَبِنِ
ذَهَبٍ وَلَبِنِ فِضَّةٍ فَاَتَيْنَا بَابَ الْمَدِيْنَةِ فَاسْتَفْتَحْنَا فَفُتِحَ لَنَا
فَدَخَلْنَاهَا فَتَلَقَّانَا فِيْهَا رِجَالٌ شَطْرٌ مِّنْ خَلْقِهِمْ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ
رَاۤءٍ! وَ شَطْرٌ كَاَقْبَحِ مَا اَنْتَ رَاۤءٍ! قَالَ لَهُمْ: اِذْهَبُوْا فَقَعُوْا فِيْ
ذٰلِكَ النَّهَرِ، قَالَ: وَاِذَا نَهَرٌ مُعْتَرِضٌ يَجْرِيْ كَاَنَّ مَاۤءَهُ الْمَحْضُ
فِي الْبَيَاضِ، فَذَهَبُوْا فَوَقَعُوْا فِيْهِ. ثُمَّ رَجَعُوْا اِلَيْنَا قَدْ ذَهَبَ ذٰلِكَ
السُّوْۤءُ عَنْهُمْ فَصَارُوْا فِيْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ قَالَ: قَالَا لِيْ: هٰذِهٖ جَنَّةُ
عَدْنٍ وَهٰذَاكَ مَنْزِلُكَ فَسَمَا بَصَرِيْ صُعُدًا فَاِذَا قَصْرٌ مِّثْلُ
الرَّبَابَةِ الْبَيْضَاۤءِ قَالَا لِيْ: هٰذَاكَ مَنْزِلُكَ، قُلْتُ لَهُمَا: بَارَكَ اللّٰهُ
فِيْكُمَا ذَرَانِيْ فَاَدْخُلَهٗ: قَالَا: اَمَّا الْاٰنَ فَلَا وَاَنْتَ دَاخِلُهٗ. قُلْتُ
لَهُمَا: فَاِنِّيْ قَدْ رَاَيْتُ مُنْذُ اللَّيْلَةِ عَجَبًا فَمَا هٰذَا الَّذِيْ رَاَيْتُ؟
قَالَا لِيْ: اَمَا اِنَّا سَنُخْبِرُكَ: اَمَّا الرَّجُلُ الْاَوَّلُ الَّذِيْ اَتَيْتَ عَلَيْهِ
يُثْلَغُ رَاْسُهٗ بِالْحَجَرِ فَاِنَّهُ الرَّجُلُ يَاْخُذُ الْقُرْاٰنَ فَيَرْفُضُهٗ. وَيَنَامُ
عَنِ الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ. وَاَمَّا الرَّجُلُ الَّذِيْ اَتَيْتَ عَلَيْهِ يُشَرْشَرُ
شِدْقُهٗ اِلٰى قَفَاهُ وَمَنْخِرُهٗ اِلٰى قَفَاهُ وَعَيْنُهٗ اِلٰى قَفَاهُ فَاِنَّهُ الرَّجُلُ
يَغْدُوْ مِنْ بَيْتِهٖ فَيَكْذِبُ الْكَذْبَةَ تَبْلُغُ الْاٰفَاقَ وَاَمَّا الرِّجَالُ وَالنِّسَاۤءُ
الْعُرَاةُ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ مِثْلِ بِنَاۤءِ التَّنُّوْرِ فَاِنَّهُمُ الزُّنَاةُ وَالزَّوَانِيْ،

وَاَمَّا الرَّجُلُ الَّذِیْ اَتَیْتَ عَلَیْهِ یَسْبَحُ فِی النَّهَرِ وَیُلْقَمُ الْحَجَرَ فَاِنَّهٗ اٰکِلُ الرِّبَا ۔ وَاَمَّا الرَّجُلُ الْکَرِیْهُ الْمَرْاٰةِ الَّذِیْ عِنْدَ النَّارِ یَحُشُّهَا وَیَسْعٰی حَوْلَهَا فَاِنَّهٗ مَالِكٌ خَازِنُ جَهَنَّمَ ۔ وَاَمَّا الرَّجُلُ الطَّوِیْلُ الَّذِیْ فِی الرَّوْضَةِ فَاِنَّهٗ اِبْرَاهِیْمُ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَاَمَّا الْوِلْدَانُ الَّذِیْنَ حَوْلَهٗ فَکُلُّ مَوْلُوْدٍ مَاتَ عَلَی الْفِطْرَةِ ۔ وَفِیْ رِوَایَةِ الْبَرْقَانِیْ: وُلِدَ عَلَی الْفِطْرَةِ ، فَقَالَ بَعْضُ الْمُسْلِمِیْنَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَاَوْلَادُ الْمُشْرِکِیْنَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: وَاَوْلَادُ الْمُشْرِکِیْنَ ۔ وَاَمَّا الْقَوْمُ الَّذِیْنَ کَانُوْا شَطْرٌ مِّنْهُمْ حَسَنًا وَّشَطْرٌ مِّنْهُمْ قَبِیْحًا فَاِنَّهُمْ قَوْمٌ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَیِّئًا تَجَاوَزَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ۔ وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهٗ رَاَیْتُ اللَّیْلَةَ رَجُلَیْنِ اَتَیَانِیْ فَاَخْرَجَانِیْ اِلٰی اَرْضٍ مُقَدَّسَةٍ ثُمَّ ذَکَرَهٗ وَقَالَ: فَانْطَلَقْنَا اِلٰی نَقْبٍ مِّثْلَ التَّنُّوْرِ اَعْلَاهُ ضَیِّقٌ وَّاَسْفَلُهٗ وَاسِعٌ یَتَوَقَّدُ تَحْتَهٗ نَارًا فَاِذَا ارْتَفَعَتِ ارْتَفَعُوْا حَتّٰی کَادُوْا اَنْ یَّخْرُجُوْا ، وَاِذَا خَمَدَتْ رَجَعُوْا فِیْهَا ، وَفِیْهَا رِجَالٌ وَّنِسَآءٌ عُرَاةٌ ۔ وَفِیْهَا حَتّٰی اَتَیْنَا عَلٰی نَهَرٍ مِّنْ دَمٍ وَلَمْ یَشُكَّ فِیْهِ رَجُلٌ عَلٰی وَسَطِ النَّهَرِ وَعَلٰی شَطِّ النَّهَرِ رَجُلٌ وَبَیْنَ یَدَیْهِ حِجَارَةٌ ، فَاَقْبَلَ الرَّجُلُ الَّذِیْ فِی النَّهَرِ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ یَّخْرُجَ رَمَی الرَّجُلُ بِحَجَرٍ فِیْ فِیْهِ فَرَدَّهٗ حَیْثُ کَانَ فَجَعَلَ یَرْمِیْ فِیْ فِیْهِ بِحَجَرٍ فَیَرْجِعُ کَمَا کَانَ ، وَفِیْهَا ، فَصَعِدَا بِیَ الشَّجَرَةَ فَاَدْخَلَانِیْ دَارًا لَمْ اَرَ قَطُّ اَحْسَنَ مِنْهَا ، فِیْهَا رِجَالٌ شُیُوْخٌ وَشَبَابٌ ، وَفِیْهَا: الَّذِیْ رَاَیْتَهٗ یُشَقُّ شِدْقُهٗ فَکَذَّابٌ یُحَدِّثُ

بِالْكِذْبَةِ فَتُحْمَلُ عَنْهُ حَتّٰى تَبْلُغَ الْاٰفَاقَ فَيُصْنَعُ بِهٖ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَفِيْهَا الَّذِىْ رَاَيْتَهٗ يُشْدَخُ رَأْسُهٗ فَرَجُلٌ عَلَّمَهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَنَامَ عَنْهُ بِاللَّيْلِ وَلَمْ يَعْمَلْ فِيْهِ بِالنَّهَارِ فَيُفْعَلُ بِهٖ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَالدَّارُ الْاُوْلٰى الَّتِىْ دَخَلْتَ دَارُ عَامَّةِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَمَّا هٰذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَآءِ ۔ وَاَنَا جِبْرِيْلُ ۔ وَهٰذَا مِيْكَائِيْلُ، فَارْفَعْ رَأْسَكَ فَرَفَعْتُ رَأْسِىْ فَاِذَا فَوْقِىْ مِثْلُ السَّحَابِ، قَالَا: ذَاكَ مَنْزِلُكَ قُلْتُ: دَعَانِىْ اَدْخُلْ مَنْزِلِىْ، قَالَا: اِنَّهٗ بَقِىَ لَكَ عُمُرٌ لَمْ تَسْتَكْمِلْهُ فَلَوِاسْتَكْمَلْتَهٗ اَتَيْتَ مَنْزِلَكَ ۔

(بخاری کتاب تعبیر الرؤیاء ۔ باب تعبیر الرؤیا بعد صلوٰۃ الصبح)

حضرت سمرہ بن جندبؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز کے بعد عموماً اپنے صحابہؓ سے پوچھا کرتے کہ کسی نے خواب دیکھا ہو جس شخص نے کوئی خواب دیکھا ہوتا وہ بیان کر دیتا ۔ ایک صبح آپؐ نے اپنا خواب سنایا کہ آج رات میرے پاس دو آدمی آئے اور کہا چلئے ہم آپ کو لینے آئے ہیں ۔ چنانچہ میں انکے ساتھ چل پڑا ۔ چلتے چلتے ہم ایک ایسے آدمی کے پاس سے گزرے جو چت لیٹا ہوا تھا اور ایک آدمی پتھر لئے اسکے پاس کھڑا تھا وہ اس کے سر پر پتھر دے مارتا اور اس کے سر کو کچل دیتا، پتھر لڑھک کر دُور جا گرتا ۔ وہ آدمی اس پتھر کو لینے جاتا اتنے میں لیٹے ہوئے آدمی کا سر ٹھیک ہو جاتا ۔ پھر وہ اسے پتھر مارتا اور اس کا سر کچل دیتا ۔ غرض اسی طرح یہ سلسلہ جاری رہا ۔ میں نے سبحان اللہ پڑھا اور حیران ہو کر پوچھا

یہ کیا ہو رہا ہے؟ میرے ساتھیوں نے کہا آگے چلئے یعنی اس وقت اس نظارہ کی تشریح کی اجازت نہیں۔ چنانچہ ہم آگے چل پڑے اور ایک ایسے آدمی کے پاس پہنچے جو گُدّی کے بَل لیٹا ہوا تھا اور ایک اَور آدمی لوہے کے آنکڑ لئے ہوئے اسکے پاس کھڑا اُسکے جبڑے چیر رہا تھا۔ وہ لیٹے ہوئے آدمی کے ایک طرف کے جبڑے میں وہ آنکڑ ڈال کر اُسکو کھینچتا اور گدّی تک چیر دیتا اسی طرح اس کے ناک کے نتھنوں اور آنکھوں کو بھی پیچھے تک چیر دیتا۔ پھر وہ دوسری طرف بھی اسی طرح کرتا اور وہ اس دوسری طرف سے ابھی فارغ نہ ہوا ہوتا کہ اس کی پہلی طرف ٹھیک ہوگئی ہوتی پھر وہ اس کو چیرنے لگتا۔ مَیں نے یہ سلسلہ جب وہاں دیکھا تو سبحان اللہ پڑھا اور حیران ہو کر پوچھا یہ کیا ہو رہا ہے؟ میرے ساتھیوں نے کہا چلئے چلئے۔ چنانچہ ہم آگے چل پڑے ایک جگہ پہنچ کر ہم نے ایک بہت بڑا تنور دیکھا جس میں سے آگ کے شعلوں کی وجہ سے خوفناک دھماکوں کی آوازیں آرہی تھیں ہم نے اس میں جھانک کر دیکھا تو عجب نظارہ نظر آیا۔ اس میں بہت سے مرد اور عورتیں ننگے موجود ہیں۔ آگ کے شعلے جب ان کے نیچے سے اٹھتے ہیں تو وہ بھی انکے زور سے اوپر اُٹھ آتے ہیں اور بے پناہ چیخنے چلّانے لگتے ہیں اور شور کرتے ہیں۔ مَیں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ میرے ساتھیوں نے کہا چلئے چلئے۔ چنانچہ ہم چل پڑے اور ایک نہر کے پاس پہنچے جو خون کی طرح سُرخ تھی۔ اس نہر میں ایک آدمی تیر رہا تھا اور ایک آدمی نہر کے کنارے کھڑا تھا جس نے بہت سے پتھر جمع کر رکھے تھے جب وہ آدمی تیرتے تیرتے ہانپتے کانپتے مُنہ

کھولے کنارے کے پاس پہنچتا تو کنارے پر کھڑا ہُوا آدمی زور سے پتھر اس کے منہ میں دے مارتا اور وہ اس کے دھکّے سے وہیں جا پہنچتا جہاں سے وہ چلا تھا۔ یہ سلسلہ اسی طرح جاری تھا مَیں نے حیران ہو کر پوچھا۔ یہ کیا؟ میرے ساتھیوں نے کہا چلئے چلئے۔ چنانچہ ہم چل پڑے اور ایک انتہائی بدصورت آدمی کے پاس سے گزرے۔ کیا دیکھتے ہیں اس کے پاس آگ جل رہی ہے ایندھن رکھا ہے اور وہ اس آگ کے ارد گرد چکّر کاٹتا جاتا ہے اور اس میں ایندھن جھونکتا جاتا ہے میں نے حیران ہو کر اپنے ساتھیوں سے پوچھا یہ کیا ہو رہا ہے؟ انہوں نے کہا چلئے چلئے۔ ہم چل پڑے اور ایک گھنے باغ میں پہنچے جس میں فصلِ بہار کے ہر قسم کے پھول کِھلے ہوئے تھے اور باغ کے درمیان ایک لمبے قد کا آدمی موجود تھا جو اپنے لمبے قد کی وجہ سے یوں لگتا جیسے آسمان سے چھُو رہا ہو۔ اس آدمی کے چاروں طرف اتنے بچّے جمع تھے کہ اتنی کثرت میں نے کبھی نہیں دیکھی۔ مَیں نے پوچھا یہ بزرگ کون ہے اور یہ بچے کیسے ہیں؟ میرے ساتھیوں نے کہا چلئے چلئے۔ ہم آگے چل پڑے اور ایک بہت بڑے باغ میں پہنچے اتنا بڑا اور خوبصورت باغ میں نے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ میرے ساتھیوں نے کہا آگے چلئے! چلتے چلتے ہم ایک ایسے شہر کے پاس پہنچے جو سونے اور چاندی کی اینٹوں کا بنا ہوا تھا۔ جب ہم اس شہر کے دروازے پر آئے تو ہم نے دروازہ کھولنے کیلئے کہا چنانچہ دروازہ کھول دیا گیا اور ہم شہر میں داخل ہو گئے۔ ہم نے وہاں ایسے آدمی بھی دیکھے جن کا آدھا جسم انتہائی خوبصورت اور آدھا انتہائی بدصورت

تھا۔ میرے ساتھیوں میں سے ایک نے ان لوگوں کو ایک نہر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اس نہر میں کُود جاؤ۔ وہ نہر بڑی چوڑی تیز رفتار تھی۔ پانی انتہائی سفید اور شفاف تھا چنانچہ وہ سب اس میں کود گئے اور جب واپس نکلے تو ان کے آدھے جسم کی بدصورتی جا چکی تھی۔ اور اب ہر لحاظ سے وہ بڑے خوبصورت لگ رہے تھے۔ میرے ساتھیوں نے مجھے یہ بھی بتایا کہ یہ جنّتِ عدن ہے یہیں آپ کی رہائش گاہ بھی ہے وہ آپؐ کا محل ہے۔ میری نظر اوپر اٹھی تو دیکھا کہ ابرِ سفید کی طرح ایک چمکتا ہوا محل ہے۔ میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا اللہ تعالیٰ تمہارا بھلا کرے! مجھے اس کے اندر جانے کی اجازت دو۔ انہوں نے کہا ابھی نہیں، البتّہ کچھ مدّت بعد آپ اس میں ضرور جائیں گے اس کے بعد میں نے اپنے دونوں ساتھیوں سے کہا آج رات تو مَیں نے عجیب وغریب نظارے دیکھے ہیں لیکن ان کا مطلب سمجھ میں نہیں آیا۔ میرے ساتھیوں نے کہا۔ پہلا آدمی جو آپؐ نے دیکھا کہ اسکے سر کو پتھّر سے کچلا جارہا ہے وہ ایسا ہے جس نے قرآن پڑھا لیکن اس کو بُھلا دیا۔ وہ سوتا رہتا اور اس پر عمل نہ کرتا تھا۔ دوسرا آدمی جسے آپؐ نے دیکھا کہ اس کے جبڑوں نتھنوں اور آنکھوں کو چیرا جارہا ہے۔ وہ آدمی صبح گھر سے نکلتا، سخت جھُوٹی افواہیں پھیلاتا اور وہ دنیا بھر میں پھیل جاتیں۔ اور وہ ننگے مَرد اور عورتیں آپؐ نے تنور میں دیکھے وہ زنا کا ارتکاب کرنے والے تھے۔ اور وہ آدمی جو نہر میں تَیر رہا تھا اور کنارے پر کھڑا آدمی اسکے منہ پر پتھّر مارتا تھا، وہ سُود خور تھا۔ اور بدشکل آدمی جو آگ کے اردگرد گھومتا تھا اور اس میں

ایندھن جھونکتا جاتا وہ جہنم کا داروغہ مالک تھا اور وہ لمبے قد کا آدمی جسے
آپؐ نے باغ میں دیکھا وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے اور بچے جو ان کے
اردگرد تھے وہ وہ بچے تھے جو بچپن میں فوت ہو گئے اور دینِ فطرت پر رہے
(اب ان بچوں کی تربیت ابوالانبیاء حضرت ابراہیمؑ کے سپرد ہے) اس موقعہ
پر بعض صحابہؓ نے پوچھا۔ یا رسول اللہ! کیا مشرکین کے بچے بھی ان میں شامل
ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا۔ ہاں وہ بھی ان میں شامل ہیں۔ میرے ساتھی فرشتوں
نے (جن میں سے ایک جبریلؑ اور دوسرے میکائیلؑ تھے) کہا اور وہ لوگ جو
آپؐ نے شہر میں دیکھے کہ ان کا آدھا حصہ خوبصورت اور آدھا بدصورت ہے
تو یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے کچھ نیک کام کئے اور کچھ بد۔ اللہ تعالیٰ نے ان
کی نیکیوں کے طفیل انکی برائیوں سے درگزر فرمایا اور ان کو دھو دیا اور وہ
بخشے گئے۔ اگلی روایت وَفِیْ رِوَایَةٍ لَه رَأَیْتُ اللَّیْلَةَ رَجُلَیْنِ....الخ
میں انہی باتوں کو بانداز دِگر دہرایا گیا ہے۔

---

# تکبّر اور غرور

۸۵۵ــ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ
ذَرَّةٍ مِّنْ کِبْرٍ، فَقَالَ رَجُلٌ: اِنَّ الرَّجُلَ یُحِبُّ اَنْ یَکُوْنَ ثَوْبُهٗ حَسَنًا

وَّ نَعْلُهُ حَسَنَةً ، قَالَ : اِنَّ اللّٰهَ جَمِيْلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ، اَلْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ ۔ (مسلم کتاب الایمان تحریم الکبر و بیانہ)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس کے دل میں ذرہ بھر بھی تکبر ہوگا اللہ تعالیٰ اسکو جنت میں نہیں داخل ہونے دیگا۔ ایک شخص نے عرض کیا۔ یارسول اللہ! انسان چاہتا ہے کہ اسکا کپڑا اچھا ہو، جوتی اچھی ہو، وہ خوبصورت لگے۔ آپؐ نے فرمایا یہ تکبر نہیں۔ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ جمیل ہے جمال کو پسند کرتا ہے۔ تکبر دراصل یہ ہے کہ انسان حق کا انکار کرے لوگوں کو ذلیل سمجھے انکو حقارت کی نظر سے دیکھے اور ان سے بُری طرح پیش آئے۔

---

# ظلم و ستم ایذا رسانی اور حق تلفی

**٨٥٦** ــ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اَتَدْرُوْنَ مَنِ الْمُفْلِسُ ؟ قَالُوْا : اَلْمُفْلِسُ فِيْنَا مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهٗ وَ لَا مَتَاعَ ،فَقَالَ : اِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ اُمَّتِىْ مَنْ يَّاتِىْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلٰوةٍ هٰذَا وَ اَكَلَ مَالَ هٰذَا وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا وَ ضَرَبَ هٰذَا فَيُعْطٰى هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ، فَاِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهٗ قَبْلَ اَنْ يُقْضٰى مَا عَلَيْهِ اُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ

عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ۔ (مسلم کتاب البر والصلۃ باب تحریم الظلم)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جانتے ہو مفلس کون ہے؟ ہم نے عرض کیا جس کے پاس نہ روپیہ ہو نہ سامان۔ حضورؐ نے فرمایا۔ میری امّت کا مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن نماز، روزہ زکوٰۃ وغیرہ جیسے اعمال لے کر آئے گا لیکن اس نے کسی کو گالی دی ہوگی اور کسی پر تہمت لگائی ہوگی کسی کا مال کھایا ہوگا۔ اور کسی کا ناحق خون بہایا ہوگا یا کسی کو مارا ہوگا۔ پس ان مظلوموں کو اسکی نیکیاں دے دی جائیں گی یہاں تک کہ اگر انکے حقوق ادا ہونے سے پہلے اسکی نیکیاں ختم ہوگئیں تو انکے گناہ اس کے ذمّہ ڈال دیئیے جائیں گے۔ اور اس طرح جنّت کی بجائے اسے دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔ یہی شخص دراصل مفلس ہے۔

۸۵۷ــ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِيَّاكُمْ وَالظُّلْمَ فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَاتَّقُوا الشُّحَّ فَإِنَّ الشُّحَّ اَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَمَلَهُمْ عَلٰى اَنْ سَفَكُوْا دِمَآءَهُمْ وَاسْتَحَلُّوْا مَحَارِمَهُمْ۔ (مسند احمد ص۳۲۳)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظلم سے بچو، کیونکہ ظلم قیامت کے دن تاریکیاں بن کر سامنے آئے گا حرص، بخل اور کینہ سے بچو کیونکہ حرص بخل اور کینہ نے پہلوں کو ہلاک کیا، اس نے ان کو خونریزی پر آمادہ کیا اور ان سے قابلِ احترام چیزوں کی بے حرمتی کرائی۔

۸۵۸ــ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا فَقَالَ رَجُلٌ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَنْصُرُهٗ اِذَا كَانَ مَظْلُوْمًا اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ ظَالِمًا كَيْفَ اَنْصُرُهٗ ؟ قَالَ : تَحْجُزُهٗ اَوْ تَمْنَعُهٗ مِنَ الظُّلْمِ فَاِنَّ ذٰلِكَ نَصْرُهٗ۔

(بخاری کتاب الاکراہ باب یمین الرجل لصاحبه انه اخوہ)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ! میں اپنے مظلوم بھائی کی مدد کا مطلب تو سمجھتا ہوں۔لیکن ظالم بھائی کی کس طرح مدد کروں؟ آپؐ نے فرمایا۔اس کو ظلم سے روکو اور اس سے اسکو منع کرو، یہی اس کی مدد ہے۔

**۸۵۹** — عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا يُشِيْرُ اَحَدُكُمْ اِلٰی اَخِيْهِ بِالسِّلَاحِ فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِیْ لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ فِیْ يَدِهٖ فَيَقَعُ فِیْ حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ۔

(مسلم کتاب البر والصلة باب النهی عن الاشارة بالسلاح إلی المسلم)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی آدمی اپنے بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ نہ کرے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ شیطان اسکے ہاتھ سے یہ ہتھیار بے قابو کر دے اور دوسرے کو لگ جائے اور اس طرح سے وہ آگ کے گڑھے میں جا گرے۔

# حسد اور بغض وکینہ اور قطع تعلّق

۸۶۰۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِیَّاکُمْ وَالْحَسَدَ ؛ فَاِنَّ الْحَسَدَ یَاْکُلُ الْحَسَنَاتِ کَمَا تَاْکُلُ النَّارُ الْحَطَبَ اَوْقَالَ الْعُشْبَ۔

(ابوداؤد کتاب الادب باب فی الحسد و ابن ماجہ ابواب الزھد باب الحسد)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسد سے بچو کیونکہ حسد نیکیوں کو اس طرح بھسم کردیتا ہے جس طرح آگ ایندھن اور گھاس کو بھسم کردیتی ہے۔

۸۶۱۔ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: کَادَ الْفَقْرُ اَنْ یَکُوْنَ کُفْرًا وَکَادَ الْحَسَدُ اَنْ یَغْلِبَ الْقَدَرَ۔ (بیہقی فی شعب الایمان و مشکوٰۃ باب ما ینھیٰ عنہ من التھاجر)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قریب ہے کہ فقر اور احتیاج کفر کا باعث بن جائے ، حسد مقدّر پر غالب آجائے یعنی محرومی اسکا مقدّر بن جائے۔

۸۶۲۔ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا تَبَاغَضُوْا ، وَلَا تَحَاسَدُوْا ، وَلَا تَدَابَرُوْا ، وَلَا تَقَاطَعُوْا

وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا ، وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ۔

(بخاری کتاب الادب باب ما ینہی عن التحاسد و مسلم)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو، حسد نہ کرو، بے رخی اور بے تعلقی اختیار نہ کرو، باہمی تعلقات نہ توڑو بلکہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور بھائی بھائی بن کر رہو۔ کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ ناراض رہے اور اس سے قطع تعلق رکھے۔

۸۶۳۔ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هٰذَا وَيُعْرِضُ هٰذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِیْ يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ۔ (ابوداؤد کتاب الادب باب فیمن یہجر أخاہ المسلم. وبخاری

کتاب الاستیذان باب السلام للمعرفۃ وغیر المعرفۃ)

حضرت ابوایوب انصاریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی مسلمان کیلئے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ ناراض رہے اور اس وجہ سے اس سے ملنا جلنا چھوڑ دے اور جب ایکدوسرے سے سامنا ہو تو ایک اِدھر منہ موڑ لے اور دوسرا اُدھر اور ان دونوں میں سے بہتر وہ ہے جو سلام میں پہل کرے۔

---

# جھوٹ اور کذب بیانی ۔ احسان جتانا

۸۶۴ــــ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: عَلَیْکُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّ الصِّدْقَ یَھْدِیْ اِلَی الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ یَھْدِیْ اِلَی الْجَنَّۃِ وَمَا یَزَالُ الرَّجُلُ یَصْدُقُ وَیَتَحَرَّی الصِّدْقَ حَتّٰی یُکْتَبَ عِنْدَ اللّٰہِ صِدِّیْقًا وَاِیَّاکُمْ وَالْکَذِبَ فَاِنَّ الْکَذِبَ یَھْدِیْ اِلَی الْفُجُوْرِ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ یَھْدِیْ اِلَی النَّارِ وَمَا یَزَالُ الرَّجُلُ یَکْذِبُ وَیَتَحَرَّی الْکَذِبَ حَتّٰی یُکْتَبَ عِنْدَ اللّٰہِ کَذَّابًا ۔

(مسلم کتاب البر والصلۃ باب قبح الکذب وحسن الصدق وفضلہ)

حضرت عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں سچ اختیار کرنا چاہیئے کیونکہ سچ نیکی کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور نیکی جنّت میں لے جاتی ہے ۔ انسان سچ بولتا ہے اور سچ بولنے کی کوشش کرتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ کے ہاں صدیق لکھا جاتا ہے ۔ تمہیں جھوٹ سے بچنا چاہیئے کیونکہ جھوٹ فسق وفجور کا باعث بن جاتا ہے اور فسق و فجور سیدھا آگ کی طرف لے جاتے ہیں ۔ ایک شخص جھوٹ بولتا ہے اور جھوٹ کا عادی ہو جاتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے ہاں کذاب یعنی جھوٹا لکھا جاتا ہے ۔

۸۶۵ــــ عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِاَکْبَرِ الْکَبَائِرِ ؟ قُلْنَا : بَلٰی یَا رَسُوْلَ

اللّٰہِ! قَالَ : اَلْاِشْرَاکُ بِاللّٰہِ، وَ عُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ، وَکَانَ مُتَّکِأً فَجَلَسَ فَقَالَ : اَلَا وَقَوْلَ الزُّوْرِ! فَمَا زَالَ یُکَرِّرُھَا حَتّٰی قُلْنَا : لَیْتَہٗ سَکَتَ

(بخاری کتاب الادب باب عقوق الوالدین)

حضرت ابوبکرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں سب سے بڑے گناہ نہ بتاؤں۔ ہم نے عرض کیا جی حضور ضرور بتائیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ اللہ کا شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا۔ آپؐ تکیئے کا سہارا لئے ہوئے تھے، جوش میں آکر بیٹھ گئے اور بڑے زور سے فرمایا دیکھو! تیسرا بڑا گناہ جھوٹ بولنا اور جھوٹی گواہی دینا ہے۔ آپؐ نے اس بات کو اتنی دفعہ دہرایا کہ ہم نے چاہا کاش حضور خاموش ہو جائیں۔

۸۶۶۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: کَفٰی بِالْمَرْءِ کَذِبًا اَنْ یُّحَدِّثَ بِکُلِّ مَا سَمِعَ۔ (مسلم باب النھی عن الحدیث بکل ما سمع)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان کے جھوٹے ہونے کیلئے یہی علامت کافی ہے کہ وہ ہر سُنی سنائی بات لوگوں میں بیان کرتا پھرے۔

---

# زبان کی حفاظت، غیبت اور چُغلخوری

۸۶۷۔ عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! مَا النَّجَاۃُ؟ قَالَ: اَمْسِکْ عَلَیْکَ لِسَانَکَ وَلْیَسَعْکَ بَیْتُکَ

وَابْكِ عَلٰى خَطِيْئَتِكَ۔ (ترمذی ابواب الزهد باب حفظ اللسان)

حضرت عقبہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ نجات کیسے حاصل ہو؟ آپؐ نے فرمایا۔ اپنی زبان روک کر رکھو۔ تیرا گھر تیرے لئے کافی ہو یعنی حرص سے بچو۔ اگر کوئی غلطی ہو جائے تو نادم ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑا کر معافی طلب کرو۔

۸۶۸۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ تَعَالٰى مَا يُلْقِيْ لَهَا بَالًا يَرْفَعُهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَاتٍ، وَاِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَا يُلْقِيْ لَهَا بَالًا يَهْوِيْ بِهَا فِيْ جَهَنَّمَ۔ (بخاری کتاب الرقاق باب حفظ اللسان)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان بعض اوقات بے خیالی میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی کوئی بات کہہ دیتا ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اسکے بے انتہاء درجات بلند کر دیتا ہے اور بعض اوقات وہ لاپرواہی میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی کوئی بات کر بیٹھتا ہے جس کی وجہ سے وہ جہنم میں جا گرتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ سے ہر وقت رہنمائی اور ہدایت کی توفیق مانگتے رہنا چاہئیے کہ وہ ہمیشہ بھلی اور نیک بات ہی منہ سے نکلوائے۔

۸۶۹۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ، وَلَا اللَّعَّانِ، وَ

لَا الْفَاحِشِ، وَلَا الْبَذِيِّ۔ (ترمذی کتاب البر والصلۃ باب فی اللعنۃ)

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طعنہ زنی کرنیوالا، دوسرے پر لعنت کرنیوالا، فحش کلامی کرنیوالا، یاوہ گو زبان دراز مومن نہیں ہوسکتا۔

۸۷۰۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِاَخِيْهِ يَا كَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِهَا اَحَدُهُمَا، فَاِنْ كَانَ كَمَا قَالَ وَاِلَّا رَجَعَتْ عَلَيْهِ۔

(مسلم کتاب الایمان باب حال ایمان من قال لاخیہ المسلم یا کافر)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص اپنے بھائی کو کافر کہتا ہے تو یہ کفر ان میں سے کسی ایک پر ضرور آپڑتا ہے اگر تو وہ شخص جسے کافر کہا گیا ہے واقعہ میں کافر ہے تو خیر ورنہ یہ کفر اس پر لوٹ آئے گا جس نے اپنے مسلمان بھائی کو کافر کہا ہے۔

۸۷۱۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَتَدْرُوْنَ مَا الْغِيْبَةُ؟ قَالُوْا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، قَالَ: ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ، قِيْلَ: أَفَرَأَيْتَ اِنْ كَانَ فِيْ اَخِيْ مَا اَقُوْلُ؟ قَالَ: اِنْ كَانَ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَهُ، وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدْ بَهَتَّهُ۔ (مسلم کتاب البر والصلۃ باب تحریم الغیبۃ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں معلوم ہے غیبت کیا ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا اللہ اور اسکا رسولؐ

بہتر جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: اپنے بھائی کا اس کی پیٹھ پیچھے اس رنگ میں ذکر کرنا جسے وہ پسند نہیں کرتا۔ عرض کیا گیا کہ اگر وہ بات جو کہی گئی ہے سچ ہو اور میرے بھائی میں وہ موجود ہو تب بھی یہ غیبت ہوگی؟ آپؐ نے فرمایا اگر وہ عیب اس میں پایا جاتا ہے جس کا تُو نے اس کی پیٹھ پیچھے ذکر کیا ہے تو یہ غیبت ہے اور اگر وہ بات جو تو نے کہی ہے اس میں پائی ہی نہیں جاتی تو یہ اس پر بہتان ہے۔

۸۷۲ــ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: تَجِدُوْنَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذَاالْوَجْهَیْنِ الَّذِیْ یَأْتِیْ هٰٓؤُلَآءِ بِوَجْهٍ وَ هٰٓؤُلَآءِ بِوَجْهٍ۔

(مسلم کتاب البر والصلۃ باب ذم ذی الوجھین)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بدترین آدمی تم اسے پاؤ گے جو دو منہ رکھتا ہے۔ ان کے پاس آکر کچھ کہتا ہے، دوسروں کے پاس جا کر کچھ کہتا ہے یعنی بڑا منافق اور چغلخور ہے۔

۸۷۳ــ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَمَّا عُرِجَ بِیْ مَرَرْتُ بِقَوْمٍ لَهُمْ اَظْفَارٌ مِنْ نُحَاسٍ یَخْمِشُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَصُدُوْرَهُمْ، فَقُلْتُ: مَنْ هٰٓؤُلَآءِ یَاجِبْرِیْلُ؟ قَالَ: هٰٓؤُلَآءِ الَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ لُحُوْمَ النَّاسِ، وَیَقَعُوْنَ فِیْ اَعْرَاضِهِمْ۔

(ابوداؤد کتاب الادب باب فی الغیبۃ)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

جب مجھے معراج ہوا تو حالتِ کشف میں میں ایک ایسی قوم کے پاس سے گزرا جن کے ناخن تانبے کے تھے اور وہ ان سے اپنے چہروں اور سینوں کو نوچ رہے تھے ۔ میں نے پوچھا ۔ اے جبرائیل! یہ کون ہیں تو انہوں نے بتایا کہ یہ لوگوں کا گوشت نوچ نوچ کر کھایا کرتے تھے اور انکی عزّت و آبرو سے کھیلتے تھے یعنی انکی غیبت کرتے اور انکو حقارت کی نظر سے دیکھتے تھے۔

۸۷۴ ـ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ نَمَّامٌ۔

(بخاری کتاب الادب باب ما یکرہ من النمیمۃ)

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چغل خور جنّت میں نہیں جا سکے گا۔

۸۷۵ ـ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ۔

(بخاری کتاب الادب باب ما یکرہ من نمیمۃ)

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چغلخور جنّت میں داخل نہیں ہوگا۔

# زمانے اور دوسرے سماوی حوادث کو بُرا بھلا کہنا

۸۷۶ — عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ اللّٰهُ: يُؤْذِيْنِي ابْنُ آدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ، بِيَدِيَ الْأَمْرُ أُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ۔

(مسلم کتاب الالفاظ و بخاری کتاب الادب باب لا تسبوا الدھر، و اللفظ لمسند احمد ص۲۳۸ ج۲)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے زمانہ کو بُرا بھلا کہہ کر انسان مجھے دُکھ دیتا ہے کیونکہ میں ہی زمانہ ہوں یعنی میرے ہاتھ میں ہی زمانے کے تغیّرات ہیں۔ مَیں ہی دن رات کو بدلتا ہوں اور زمانہ میری قدرتوں کا ہی مظہر ہے۔

---

# اِحسان جتانا

۸۷۷ — عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ۔ قَالَ: فَقَرَأَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مِرَارٍ۔ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ: خَابُوْا وَخَسِرُوْا مَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ

اللّٰہِ ؟ قَالَ : اَلْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ، وَالْمُنْفِقُ سِلْعَتَہٗ بِالْحَلْفِ الْکَاذِبِ۔

(مسلم کتاب الایمان باب بیان غلظ تحریم اسبال الازار والمن بالعطیۃ)

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بات نہیں کرے گا اور نہ انکی طرف نظرِ رحمت کریگا اور نہ ان کا تزکیہ فرمائے گا بلکہ انہیں دردناک عذاب دیگا۔ حضورؐ نے یہ کلمات تین دفعہ دہرائے اس پر حضرت ابوذرؓ نے عرض کیا۔ تو یہ لوگ سخت ناکام اور گھاٹے میں ہوں گے۔ حضور! یہ کون ہیں؟ آپؐ نے فرمایا وہ جو تکبر سے کپڑے گھسیٹتے ہیں، بات بات پر احسان جتاتے ہیں اور جھوٹی قسمیں کھا کھا کر سامان فروخت کرتے ہیں۔

---

# تجسّس، عیب جوئی اور دوسروں کی تحقیر

۸۷۸ــــ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِیَّاکُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَکْذَبُ الْحَدِیْثِ، وَلَا تَحَسَّسُوْا، وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَنَافَسُوْا، وَلَا تَحَاسَدُوْا، وَلَا تَبَاغَضُوْا، وَلَا تَدَابَرُوْا وَکُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰہِ اِخْوَانًا کَمَا اَمَرَکُمْ، اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ : لَا یَظْلِمُہٗ وَلَا یَخْذُلُہٗ وَلَا یَحْقِرُہٗ، اَلتَّقْوٰی ھٰھُنَا اَلتَّقْوٰی ھٰھُنَا وَیُشِیْرُ اِلٰی صَدْرِہٖ۔ بِحَسْبِ امْرِئٍ مِّنَ الشَّرِّ اَنْ یَّحْقِرَ اَخَاہُ الْمُسْلِمَ، کُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُہٗ وَعِرْضُہٗ وَمَالُہٗ، اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی اَجْسَادِکُمْ

وَ لَا اِلٰی صُوَرِکُمْ وَ اَمْوَالِکُمْ وَلٰکِنْ یَنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَ اَعْمَالِکُمْ۔ وَ فِیْ رِوَایَۃٍ ۔ لَا تَحَاسَدُوْا، وَلَا تَبَاغَضُوْا، وَلَا تَجَسَّسُوْا، وَ لَا تَحَسَّسُوْا وَلَا تَنَاجَشُوْا وَ کُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰہِ اِخْوَانًا۔

(مسلم باب تحریم الظن وبخاری کتاب الادب)

حضرت ابوہریرہ رضؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بدظنی سے بچو کیونکہ بدظنی سخت قسم کا جھوٹ ہے۔ ایکدوسرے کے عیب کی ٹوہ میں نہ رہو، اپنے بھائی کے خلاف تجسس نہ کرو، اچھی چیز ہتھیانے کی حرص نہ کرو، حسد نہ کرو، دشمنی نہ رکھو، بے رُخی نہ برتو۔ جس طرح اس نے حکم دیا ہے اللہ کے بندے اور بھائی بھائی بن کر رہو۔ مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اور وہ اس پر ظلم نہیں کرتا، اسے رسوا نہیں کرتا، اسے حقیر نہیں جانتا۔ اپنے سینے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آپؐ نے فرمایا: تقویٰ یہاں ہے تقویٰ یہاں ہے یعنی مقامِ تقویٰ دِل ہے۔ ایک انسان کیلئے یہی برائی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کی تحقیر کرے۔ ہر مسلمان کی تین چیزیں دوسرے مسلمان پر حرام ہیں، اس کا خون اس کی آبرو اور اس کا مال۔ اللہ تعالیٰ تمہارے جسموں کی خوبصورتی کو نہیں دیکھتا اور نہ تمہاری صورتوں کو اور نہ تمہارے اموال کو، بلکہ اس کی نظر تمہارے دلوں پر ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ حضورؐ نے فرمایا ایک دوسرے سے حسد نہ کرو، اپنے بھائی کے خلاف جاسوسی نہ کرو، دوسروں کے عیبوں کی ٹوہ میں نہ لگے رہو، ایک دوسرے کے سودے نہ بگاڑو، اللہ تعالیٰ کے مخلص بندے اور بھائی بھائی بن کر رہو۔

۸۷۹ــــ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ: صَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ فَنَادٰی بِصَوْتٍ رَفِیْعٍ فَقَالَ: یَا مَعْشَرَ مَنْ اَسْلَمَ بِلِسَانِہٖ وَلَمْ یُفْضِ الْاِیْمَانُ اِلٰی قَلْبِہٖ لَا تُؤْذُوا الْمُسْلِمِیْنَ وَ لَا تُعَیِّرُوْھُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا عَوْرَاتِہِمْ فَاِنَّہٗ مَنْ یَّتَّبِعُ عَوْرَۃَ اَخِیْہِ الْمُسْلِمِ یَتَّبِعُ اللّٰہُ عَوْرَتَہٗ وَمَنْ یَّتَّبِعِ اللّٰہُ عَوْرَتَہٗ یَفْضَحْہُ وَلَوْ فِیْ جَوْفِ رَحْلِہٖ۔ (ترمذی ابواب البر والصلۃ باب ماجاء فی تعظیم المؤمن)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ منبر پر کھڑے ہوکر بآوازِ بلند فرمایا کہ اے لوگو! تم میں سے بعض بظاہر مسلمان ہیں لیکن ان کے دلوں میں ابھی ایمان راسخ نہیں ہوا انہیں میں متنبہ کرتا ہوں کہ وہ مسلمانوں کو طعن وتشنیع کے ذریعہ تکلیف نہ دیں اور نہ ان کے عیبوں کا کھوج لگاتے پھریں ورنہ یاد رکھیں کہ جو شخص کسی کے عیب کی جستجو میں ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اسکے اندر چھپے عیوب کو لوگوں پر ظاہر کر کے اس کو ذلیل و رسوا کردیتا ہے۔

۸۸۰ــــ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: یُبْصِرُ اَحَدُکُمُ الْقَذَاۃَ فِیْ عَیْنِ اَخِیْہِ وَ یَنْسَی الْجِذْعَ فِیْ عَیْنِہٖ۔ (الترغیب والترھیب باب الترھیب من ان یأمر بمعروف و ینھی عن المنکر وینسٰی نفسہ ص۱۲۵ بحوالہ ابن حبان فی صحیح۔)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بھائی کی آنکھ کا تنکا تو اس کو نظر آتا ہے لیکن اپنی آنکھ میں پڑا ہوا

شہتیر وہ بھول جاتا ہے

(بدی پر غیر کی ہر دم نظر ہے ؎ مگر اپنی بدی سے بے خبر ہے)

(کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

---

# بدنظری اور جنسی بے راہ روی

۸۸۱۔ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: أَلَا لَا یَبِیْتَنَّ رَجُلٌ عِنْدَ امْرَأَۃٍ ثَیِّبٍ إِلَّا أَنْ یَکُوْنَ نَاکِحًا أَوْذَا مَحْرَمٍ۔ (مسلم کتاب السلام باب تحرم الخلوۃ بالاجنبیۃ)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انسان کسی اجنبی عورت کے پاس اکیلا رات نہ بسر کرے سوائے اس کے کہ اس نے اس سے نکاح کیا ہو یا وہ محرم رشتہ دار ہو۔

۸۸۲۔ عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِیَّاکُمْ وَالدُّخُوْلَ عَلَی النِّسَآءِ۔ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! أَفَرَأَیْتَ الْحَمْوَ قَالَ: اَلْحَمْوُ الْمَوْتُ۔

(مسلم کتاب الاسلام باب ایضاً)

حضرت عقبہ بن عامرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں اجنبی اور پردہ دار عورتوں کے پاس جانے سے بچنا چاہیئے۔ ایک

انصاری نے عرض کیا۔ حضورؐ! دیور کے بارے میں کیا ارشاد ہے۔ حضورؐ نے فرمایا دیور تو موت ہوتا ہے۔ یعنی اسکا آنا بھی ناگزیر ہے لیکن احتیاط بھی ضروری ہے۔

۸۰۳۔ عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حُرْمَةُ نِسَآءِ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ كَحُرْمَةِ أُمَّهَاتِهِمْ، مَا مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْقَاعِدِيْنَ يَخْلُفُ رَجُلًا مِنَ الْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ اَهْلِهٖ فَيَخُوْنُهٗ فِيْهِمْ اِلَّا وُقِفَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَأْخُذُ مِنْ حَسَنَاتِهٖ مَا شَاءَ حَتّٰى يَرْضٰى، ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا ظَنُّكُمْ؟

(مسلم کتاب الامارۃ باب حرمۃ نسآء المجاهدین و اثم من خانهم فیهن)

حضرت بریدہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجاہدین کی بیویوں کا احترام اور انکی آبرو کا ایسا خیال رکھنا چاہیئے جیسے اپنی ماں کی عزت اور آبرو کا خیال رکھا جاتا ہے اور جو نگرانی کی آڑ میں کسی مجاہد بھائی کی بیوی پر بُری نظر رکھتا اور خیانت کا مرتکب ہوتا ہے وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے حضور اس رنگ میں کھڑا ہوگا کہ مجاہد اپنی مرضی کے مطابق اسکی نیکیاں لے لیگا اور اس بدکار کو انتہائی خفت اٹھانا پڑے گی۔ یہ بات کہہ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تمہارا کیا خیال ہے؟ (کون ایسی بدبختی کے سودے کی جرأت کرسکتا ہے اور بدبخت بدکردار کو ذلیل و خوار ہونا ہی چاہیئے تھا۔)

# اسراف اور فضول خرچی

۸۸۴ـــ عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيْرَةِ رضؓ قَالَ : اَمْلٰى عَلَيَّ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فِيْ كِتَابٍ اِلٰى مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ مَكْتُوْبَةٍ: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ ، وَلَا يَنْفَعُ ذَاالْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ۔ وَكَتَبَ اِلَيْهِ اَنَّهٗ كَانَ يَنْهٰى عَنْ قِيْلَ وَ قَالَ وَ اِضَاعَةِ الْمَالِ وَكَثْرَةِ السُّؤَالِ وَكَانَ يَنْهٰى عَنْ عُقُوْقِ الْاُمَّهَاتِ وَ وَأْدِ الْبَنَاتِ وَ مَنْعٍ وَهَاتِ ۔ ( بخاری کتاب الرقاق رواہ معناً )

حضرت ورّاد جو حضرت مغیرہ رضؓ کے میر منشی تھے بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت مغیرہ رضؓ نے حضرت امیر معاویہ رضؓ کی خدمت میں یہ خط لکھوایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر فرض نماز کے بعد یہ ذکر کرتے تھے :

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں وہ سلطنت کا مالک ہے ، وہی سزاوارِ حمد و ثناء ہے ، وہ ہر چیز پر قادر ہے اے ہمارے خدا ! جو تُو ہمیں دے اسے کوئی روک نہیں سکتا اور جو تُو روکے اسے کوئی دے نہیں سکتا اور کوئی صاحبِ مجد تیری بجائے بزرگی اور بڑائی نہیں دے سکتا ۔ حضرت مغیرہ رضؓ نے یہ بھی لکھوایا کہ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم قیل وقال اور کثرتِ سوال سے منع فرمایا کرتے تھے۔ اسی طرح ماں کی نافرمانی سے، بیٹیوں کو زندہ درگور کرنے سے، حق دار کے حق کو مار لینے سے، ظلم سے کسی کی چیز ہتھیا لینے سے اور بخل وحرص سے منع فرماتے تھے۔

---

# حرص اور بُخل

**۸۸۵**۔۔۔ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْرَأُ: اَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ. قَالَ: يَقُوْلُ ابْنُ اٰدَمَ: مَالِيْ مَالِيْ، قَالَ: وَهَلْ لَكَ يَا ابْنَ اٰدَمَ مِنْ مَّالِكَ اِلَّا مَا اَكَلْتَ فَاَفْنَيْتَ اَوْ لَبِسْتَ فَاَبْلَيْتَ اَوْ تَصَدَّقْتَ فَاَمْضَيْتَ؟

(مسلم کتاب الزھد والرقائق)

حضرت مطرف رضؓ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپؐ سورۂ اَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ پڑھ رہے تھے۔ آپؐ نے اسکی تلاوت کے بعد فرمایا۔ ابن آدم کہتا ہے۔ میرا مال ہائے میرا مال! اے ابن آدم کیا کوئی تیرا مال ہے بھی؟ سوائے اس مال کے جو تُو نے کھایا اور ختم ہوگیا یا جو پہن لیا اور وہ پرانا اور بوسیدہ ہوگیا یا جو تُو نے صدقہ کیا کہ وہ تمہارے لئے اگلے جہان میں فائدہ کا موجب ہوگا باقی سب مال تو دوسروں کے لئے ہے۔

۸۸۶ــ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِیَّاكُمْ وَالظُّلْمَ، فَاِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ یَوْمَ الْقِیَامَةِ، وَاِیَّاكُمْ وَالْفُحْشَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْفُحْشَ، وَاِیَّاكُمْ وَالشُّحَّ فَاِنَّهُ اَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ أَمَرَهُمْ بِالْقَطِیْعَةِ فَقَطَعُوْا وَبِالْبُخْلِ فَبَخِلُوْا وَبِالْفُجُوْرِ فَفَجَرُوْا۔ (مسند احمد ص۱۹۵ ج۲)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظلم سے بچو کیونکہ ظلم قیامت کے دن اندھیرے بن کر سامنے آئے گا۔ بے حیائی اور یاوہ گوئی سے بچو کیونکہ اللہ تعالیٰ اسے ناپسند کرتا ہے بُخل، حرص اور کینہ سے بچو کیونکہ اسی عیب نے پہلوں کو برباد کیا۔ اس نے انہیں قطع رحمی پر آمادہ کیا اس لئے انہوں نے اپنوں سے قطع تعلق کرلیا۔ اس نے ان کو بُخل پر آمادہ کیا اور وہ بخیل بن گئے اس نے ان کو فسق و فجور پر آمادہ کیا اور وہ فاسق و فاجر بن گئے۔

۸۸۷ــ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَثَلُ الْبَخِیْلِ وَالْمُنْفِقِ كَمَثَلِ رَجُلَیْنِ عَلَیْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِیْدٍ مِنْ لَدُنْ ثَدْیِهِمَا اِلٰی تَرَاقِیْهِمَا فَاَمَّا الْمُنْفِقُ فَلَا یُنْفِقُ مِنْهَا اِلَّا اتَّسَعَتْ حَلْقَةٌ مَكَانَهَا فَهُوَ یُوَسِّعُهَا عَلَیْهِ وَاَمَّا الْبَخِیْلُ فَاِنَّهَا لَا تَزْدَادُ عَلَیْهِ اِلَّا اسْتِحْكَامًا۔ (مسند احمد ص۲۵۶ ج۲)

حضرت ابو ہریرہ رضؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخیل اور سخی کی مثال ان دو آدمیوں کی سی ہے جنہوں نے سینے تک لوہے کی

قمیص پہنی ہوئی ہے جس میں وہ جکڑے ہوئے ہیں۔ سخی جب کچھ خرچ کرتا ہے تو اسکی آہنی قمیص کا حلقہ کھل جاتا ہے اور اس طرح آہستہ آہستہ وہ قمیص کھل جاتی ہے اور آخرکار وہ اسکی جکڑ سے آزاد ہوجاتا ہے لیکن بخیل کو وہ قمیص جکڑتی چلی جاتی ہے اور اس طرح اس کی گرفت بڑھتی جاتی ہے۔

---

# خیانت اور بددیانتی

۸۸۸ـــ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّہٗ بِئْسَ الضَّجِیْعُ وَمِنَ الْخِیَانَۃِ فَاِنَّھَا بِئْسَتِ الْبِطَانَۃُ۔

(نسائی کتاب الاستعاذۃ من الخیانۃ ص۳۱۳)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ اے میرے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں بھوک ننگ سے جس کا ساتھ اوڑھنا بچھونا بہت برا ہے اور میں پناہ مانگتا ہوں خیانت سے کیونکہ یہ اندرونے کو خراب کر دیتی ہے یا اسکی چاہت برے نتائج پیدا کرتی ہے۔

۸۸۹ـــ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُطْبَعُ الْمُؤْمِنُ عَلَی الْخِلَالِ کُلِّھَا اِلَّا الْخِیَانَۃَ وَ

اَلْكَذِبَ ۔ (مسند احمد ص ۲۵۲ ج ۵)

حضرت ابو امامہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن میں جھوٹ اور خیانت کے سوا تمام بُری عادتیں ہوسکتی ہیں

۸۹۰ — عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا ، وَمَنْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنْهُنَّ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا ؛ اِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ ، وَاِذَا حَدَّثَ كَذَبَ ، وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ ، وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ ۔ (مسند کتاب الایمان باب بیان خصال المنافق، نسائی)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ چار ایسی علامتیں ہیں کہ جسمیں وہ ہوں وہ پکا منافق ہوگا اور جس میں ان میں سے ایک ہو اسمیں ایک خصلت نفاق کی ہوگی سوائے اسکے کہ وہ اسے چھوڑ دے ۔ وہ چار باتیں یہ ہیں :۔ جب اسے امین بنایا جائے تو وہ خیانت کرتا ہے، جب بات کرے تو جھوٹ بولتا ہے، جب کسی سے معاہدہ کرے تو بے وفائی کرتا ہے اور جب کسی سے جھگڑ پڑے تو گالی گلوچ پر اُتر آتا ہے ۔

---

# شہرت کی طلب اور ریاکاری

۸۹۱ — عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ ، وَ

مَنْ يُرَائِيْ يُرَائِي اللّٰهُ بِهٖ ۔ (بخاری کتاب الرقاق باب الریاء والسمعة)

حضرت جندبؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص محض شہرت کی خاطر کوئی کام کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو اس رنگ میں شہرت دیگا کہ آخرکار اسکے عیب لوگوں پر ظاہر ہو جائیں گے ان میں وہ رُسوا اور بدنام ہو جائے گا۔ اور جو شخص ریا کاری سے کام لے گا اللہ تعالیٰ اس کی ریا کاری سب پر ظاہر کر دے گا۔

۸۹۲ــ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِيَّاكُمْ وَشِرْكَ السَّرَائِرِ۔ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: وَمَا شِرْكُ السَّرَائِرِ؟ قَالَ: يَقُوْمُ الرَّجُلُ فَيُصَلِّيْ فَيُزَيِّنُ صَلَاتَهُ جَاهِدًا لِمَا يَرَى مِنْ نَظَرِ النَّاسِ إِلَيْهِ ۔ فَذٰلِكَ شِرْكُ السَّرَائِرِ۔

(الترغیب والترهیب ص۳۴ الترهیب من الریاء بحواله ابن خزیمه فی الصحیح)

حضرت محمود بن لبیدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ باہر نکل کر فرمایا۔ اے لوگو! شرکِ خفی سے بچو۔ صحابہؓ نے عرض کیا حضور شرکِ خفی کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا۔ ایک شخص سنوار کر نماز پڑھتا ہے اور اس کی خواہش و کوشش یہ ہوتی ہے کہ لوگ مجھے اس طرح نماز پڑھتے دیکھیں اور بزرگ سمجھیں یہی دِکھاوے کی خواہش شرکِ خفی ہے۔

۸۹۳ــ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرَأَيْتَ الرَّجُلَ الَّذِيْ يَعْمَلُ الْعَمَلَ مِنَ الْخَيْرِ وَيَحْمَدُهُ

النَّاسُ عَلَيْهِ؟ قَالَ تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ۔

(مسلم کتاب البر والصلة باب اذا اثنى على الصالح)

حضرت ابو ذرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا۔ آپ کا اس آدمی کے متعلق کیا خیال ہے جو نیک عمل کرتا ہے اور لوگ اس وجہ سے اسکی تعریف کرتے ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا یہ ایک فوری بدلہ ہے جو اسی دنیا میں مومن کو بشارت کے رنگ میں عطا ہوتا ہے۔ (اور اس بات کی علامت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے نیک عمل کو قبول فرما لیا ہے)

---

# تکلّف اور بناوٹ، نقّالی اور تشبّہ بالغیر

۸۹۴۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُوْنَ، قَالَهَا ثَلَاثًا۔

(مسلم کتاب العلم باب هلك المتنطعون)

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مبالغہ کرنیوالے اپنے آپ کو تکلیف میں ڈالنے والے تکلّف سے کام لینے والے ہلاک ہو گئے۔ یعنی ایسے لوگ خدا تعالیٰ کی گرفت سے بچ نہیں سکتے۔

۸۹۵۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صِنْفَانِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَمْ اَرَهُمَا: قَوْمٌ مَعَهُمْ

سِيَاطٌ كَاَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُوْنَ بِهَا النَّاسَ، وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيْلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُؤُسُهُنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيْحَهَا، وَاِنَّ رِيْحَهَا لَيُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ كَذَا وَكَذَا۔

(مسلم کتاب اللباس باب النساء الکاسیات العاریات المائلات الممیلات)

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخیوں کے دو گروہ ایسے ہیں کہ ان جیسا میں نے کسی گروہ کو نہیں دیکھا ایک وہ جن کے پاس بیل کی دُموں کی طرح کوڑے ہوتے ہیں جن سے وہ لوگوں کو مارتے پھرتے ہیں اور دوسرے وہ عورتیں جو کپڑے تو پہنتی ہیں لیکن حقیقت میں وہ ننگی ہوتی ہیں۔ ناز سے لچکیلی چال چلتی ہیں، لوگوں کو اپنی طرف مائل کرنے کے جتن کرتی پھرتی ہیں، بختی اُونٹوں کی لچادار کوہانوں کی طرح انکے سر ہوتے ہیں ان میں سے کوئی جنت میں داخل نہیں ہوگی اور اسکی خوشبو تک نہ پائے گی حالانکہ اسکی خوشبو بہت دُور کے فاصلہ سے بھی آسکتی ہے۔

**۸۹۶**۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ۔

(ابوداؤد کتاب اللباس باب فی لبس الشہرۃ، مسند احمد ص۵۰)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی قوم کی نقالی کرے اور اسکی چال ڈھال رکھے وہ انہی میں سے شمار ہوگا۔

# وہم پرستی اور بدفالی

۸۹۷ــ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : لَاعَدْوٰی وَلَاطِیَرَۃَ وَیُعْجِبُنِی الْفَالُ۔ قَالُوْا : وَمَا الْفَالُ ؟ قَالَ : کَلِمَۃٌ طَیِّبَۃٌ۔

(بخاری کتاب الطب باب الفال)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : بنیادی طور پر دوسرے سے بیماری کا لگ جانے اور بدفالی لینے کا خیال وہم کے سوا کچھ نہیں یعنی اس بارہ میں خواہ مخواہ کے وہم سے بچنا چاہیئے۔ حضور علیہ الصّلوٰۃ والسلام نے یہ بھی فرمایا کہ نیک فال مجھے پسند ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا نیک فال کیا ہے ؟ آپؐ نے فرمایا۔ پاکیزہ کلمہ۔ یعنی اچھی بات کہنا اور اچھی بات سے اچھا نتیجہ نکالنا۔

۸۹۸ــ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اَلطِّیَرَۃُ مِنَ الشِّرْکِ وَمَامِنَّا وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یُذْہِبُہٗ بِالتَّوَکُّلِ۔ (ترمذی ابواب السیر باب ماجاء فی الطیرۃ)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بُرا فال لینا شرک اور اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے۔ آنیوالی مصیبت اور تکلیف کو اللہ تعالیٰ ہی صبر اور توکّل کرنیوالے سے دُور کرتا ہے۔

۸۹۹۔ عَنْ اَبِیْ حَسَّانٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: دَخَلَ رَجُلَانِ مِنْ بَنِیْ عَامِرٍ عَلٰی عَآئِشَۃَ فَاَخْبَرَاھَا اَنَّ اَبَا ھُرَیْرَۃَ یُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ: اَلطِّیَرَۃُ مِنَ الدَّارِ وَالْمَرْاَۃِ وَالْفَرَسِ فَغَضِبَتْ فَطَارَتْ شَقَّۃٌ مِنْھَا فِی السَّمَآءِ وَشَقَّۃٌ فِی الْاَرْضِ وَ قَالَتْ: وَالَّذِیْ اَنْزَلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی مُحَمَّدٍ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) مَا قَالَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَطُّ اِنَّمَا قَالَ: کَانَ اَھْلُ الْجَاھِلِیَّۃِ یَتَطَیَّرُوْنَ مِنْ ذٰلِکَ۔ (مسند احمد ص۲۴۶)

حضرت ابو حسان رضؓ بیان کرتے ہیں کہ بنی عامر کے دو شخص حضرت عائشہ رضؓ کی خدمت میں آئے اور کہا کہ حضرت ابو ہریرہ رضؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت بیان کرتے ہیں کہ گھر، عورت اور گھوڑے سے نحوست کا تعلق ہوتا ہے یہ سنکر حضرت عائشہ رضؓ غصہ سے آگ بگولہ ہوگئیں اور کہنے لگیں خدا کی قسم جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن اُتارا ہے حضورؐ نے اسطرح ہرگز نہیں فرمایا تھا بلکہ آپؐ نے تو فرمایا تھا کہ اہلِ جاہلیت ان تین چیزوں کے متعلق نحوست اور بدشگونی کے قائل تھے۔

---

# نعماءِ جنت اور مصائبِ دوزخ

# ثواب اور عقاب

۹۰۰۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : اَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِيْنَ مَالَا عَيْنٌ رَأَتْ ، وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: وَاقْرَؤُا اِنْ شِئْتُمْ. فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا اُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ۔ (بخاری کتاب التفسیر سورۃ تنزیل السجدہ فلا تعلم نفس ما اخفی)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ بتایا : اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی ایسی نعمتیں تیار کی ہوئی ہیں کہ جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا بلکہ کسی انسان کے دل میں بھی انکا خیال نہیں گزرا اس کی تصدیق کے لئے اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو : فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا اُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ۔ یعنی کوئی انسان آنکھ کو ٹھنڈک پہنچانے والی اُن نعمتوں کو نہیں جانتا جو نیک لوگوں کے لئے اس کے خزانۂ غیب میں مخفی ہیں۔

۱۰۱ — عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ: يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ . فَيَقُوْلُوْنَ لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ ! وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ. فَيَقُوْلُ: هَلْ رَضِيْتُمْ ؟ فَيَقُوْلُوْنَ : مَا لَنَا لَا نَرْضٰى يَا رَبِّ! وَقَدْ اَعْطَيْتَنَا مَالَمْ تُعْطِ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ . فَيَقُوْلُ: اَلَا اُعْطِيْكُمْ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ ؟ فَيَقُوْلُوْنَ : يَا رَبِّ! وَاَيُّ شَيْئٍ اَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ ؟ فَيَقُوْلُ: اُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِيْ فَلَا اَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهٗ اَبَدًا۔

(مسلم کتاب الجنۃ ، صفۃ نعیمہا باب احلال الرضوان علی اھل الجنۃ)

حضرت ابوسعید الخدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اہلِ جنّت کو کہے گا۔ اے جنّت کے رہنے والو! وہ جواب دیں گے۔ اے ہمارے ربّ! ہم حاضر ہیں تمام سعادتیں تیرے پاس ہیں اور سب بھلائیاں تیرے قبضے میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ کیا تم خوش ہو؟ جنّت میں رہنے والے عرض کریں گے۔ اے ہمارے ربّ! ہم کیوں نہ خوش ہوں تُو نے ہمیں وہ کچھ دیا جو اپنی مخلوقات میں سے کسی کو نہیں دیا۔ پھر اللہ تعالےٰ فرمائے گا کیا میں تمہیں ان نعمتوں سے بہتر ایک اور نعمت نہ دوں؟ جنّت والے کہیں گے ان سے بہتر اور کونسی نعمت ہوسکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں تم پر اپنی رضا نازل کروں گا یعنی تم سے ہمیشہ کے لئے خوش ہوجاؤں گا اور اسکے بعد کبھی بھی تم سے ناراض نہ ہوں گا۔

۹۰۲ـــ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْيٌ فَإِذَا امْرَأَةٌ مِنَ السَّبْيِ قَدْ تَحْلُبُ ثَدْيُهَا تَسْقِيْ إِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبْيِ أَخَذَتْهُ فَأَلْصَقَتْهُ بِبَطْنِهَا وَأَرْضَعَتْهُ، فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَرَوْنَ هٰذِهِ طَارِحَةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ؟ قُلْنَا: لَا، وَهِيَ تَقْدِرُ عَلٰى أَنْ لَّا تَطْرَحَهُ، فَقَالَ اللّٰهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ هٰذِهِ بِوَلَدِهَا۔ (بخاری کتاب الادب باب رحمۃ الولد وتقبیلہ)

حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے کچھ قیدی آئے۔ اُن میں ایک عورت تھی اس کے سینہ سے دودھ نکل رہا تھا (جیسے بچہ دودھ نہ پیئے تو دودھ پستانوں میں بھر جاتا ہے) تب وہ کوئی بچہ

دیکھتی اسے اپنے سینہ سے لگا لیتی اور دودھ پلاتی ۔ (یہاں تک کہ اس تلاش میں اسے اپنا بچہ مل گیا وہ اطمینان سے بیٹھ کر اسے دودھ پلانے لگی۔) اس پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کیا تم خیال کر سکتے ہو کہ یہ اپنے بچہ کو آگ میں پھینک دے گی؟ صحابہؓ نے عرض کیا جب تک اسکے لئے ممکن ہوا یہ اپنے بچہ کو آگ میں نہیں جانے دے گی ۔ اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اس سے بھی زیادہ رحم کرتا ہے اور نہیں چاہتا کہ وہ دوزخ میں جائیں۔

۹۰۳۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : کُنْتُ رِدْفَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی حِمَارٍ فَقَالَ: یَا مُعَاذُ ہَلْ تَدْرِیْ مَا حَقُّ اللّٰہِ عَلٰی عِبَادِہٖ وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَی اللّٰہِ؟ قُلْتُ : اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ۔ قَالَ: فَاِنَّ حَقَّ اللّٰہِ عَلَی الْعِبَادِ اَنْ یَعْبُدُوْہُ وَلَا یُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا وَحَقُّ الْعِبَادِ عَلَی اللّٰہِ اَنْ لَا یُعَذِّبَ مَنْ لَّا یُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ، اَفَلَا اُبَشِّرُ النَّاسَ؟ قَالَ: لَا تُبَشِّرْہُمْ فَیَتَّکِلُوْا۔

(مسلم کتاب الایمان باب من لقی اللّٰہ بالایمان وھو غیر شاک فیہ دخل الجنۃ وحرم علی النار)

حضرت معاذ بن جبلؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ سواری کے گدھے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوار تھے اور میں پیچھے بیٹھا ہوا تھا حضورؐ نے فرمایا معاذ! کیا تُو جانتا ہے کہ بندوں پر اللہ تعالیٰ کا کیا حق ہے اور اللہ تعالیٰ پر بندوں کا کیا؟ میں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ اور اسکا رسولؐ بہتر جانتے ہیں ۔ آپؐ نے فرمایا بندوں پر اللہ تعالیٰ کا حق یہ ہے کہ وہ اسی کی عبادت کریں ۔ اس کے ساتھ کسی

کو شریک نہ ٹھہرائیں۔ اور اللہ تعالیٰ پر بندوں کا حق یہ ہے کہ بندوں میں سے جو شرک کا مرتکب نہ ہوا سے سزا نہ دے۔ میں نے یہ سن کر عرض کیا میں لوگوں کو یہ خوشخبری نہ سناؤں۔ آپؐ نے فرمایا رہنے دو وہ یہ بات سن کر اس پر تکیہ کر کے بیٹھ جائیں گے اور نا سمجھی سے عمل چھوڑ دیں گے۔

۹۰۴ــــ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: آخِرُ مَنْ یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ رَجُلٌ فَھُوَ یَمْشِیْ مَرَّۃً وَیَکْبُوْ مَرَّۃً وَتَسْفَعُہُ النَّارُ مَرَّۃً فَاِذَا مَاجَاوَزَھَا الْتَفَتَ اِلَیْھَا فَقَالَ: تَبَارَکَ الَّذِیْ نَجَّانِیْ مِنْکِ لَقَدْ اَعْطَانِیَ اللّٰہُ شَیْئًا مَا اَعْطَاہُ اَحَدًا مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ فَتُرْفَعُ لَہٗ شَجَرَۃٌ فَیَقُوْلُ: أَیْ رَبِّ! أَدْنِنِیْ مِنْ ھٰذِہِ الشَّجَرَۃِ فَلِاَسْتَظِلَّ بِظِلِّھَا وَاَشْرَبَ مِنْ مَائِھَا: فَیَقُوْلُ عَزَّ وَجَلَّ: یَا ابْنَ آدَمَ! لَعَلِّیْ اِنْ اَعْطَیْتُکَھَا سَأَلْتَنِیْ غَیْرَھَا فَیَقُوْلُ: لَا، یَا رَبِّ! وَیُعَاھِدُہٗ أَنْ لَّا یَسْأَلَہٗ غَیْرَھَا وَرَبُّہٗ یَعْذِرُہٗ لِاَنَّہٗ یَرٰی مَا لَا صَبْرَ لَہٗ عَلَیْہِ فَیُدْنِیْہِ مِنْھَا فَیَسْتَظِلُّ بِظِلِّھَا وَیَشْرَبُ مِنْ مَائِھَا ثُمَّ تُرْفَعُ لَہٗ شَجَرَۃٌ ھِیَ اَحْسَنُ مِنَ الْاُوْلٰی، فَیَقُوْلُ: أَیْ رَبِّ أَدْنِنِیْ مِنْ ھٰذِہِ لِأَشْرَبَ مِنْ مَائِھَا وَاَسْتَظِلَّ بِظِلِّھَا لَا اَسْأَلُکَ غَیْرَھَا: فَیَقُوْلُ: یَا ابْنَ آدَمَ! اَلَمْ تُعَاھِدْنِیْ أَنْ لَا تَسْأَلَنِیْ غَیْرَھَا. فَیَقُوْلُ: لَعَلِّیْ اِنْ اَدْنَیْتُکَ مِنْھَا تَسْأَلُنِیْ غَیْرَھَا فَیُعَاھِدُہٗ اَنْ لَّا یَسْأَلَہٗ غَیْرَھَا وَرَبُّہٗ یَعْذِرُہٗ لِاَنَّہٗ یَرٰی مَا لَا صَبْرَ لَہٗ عَلَیْہِ فَیُدْنِیْہِ مِنْھَا فَیَسْتَظِلُّ بِظِلِّھَا وَیَشْرَبُ مِنْ مَائِھَا ثُمَّ تُرْفَعُ لَہٗ شَجَرَۃٌ عِنْدَ بَابِ الْجَنَّۃِ ھِیَ أَحْسَنُ مِنَ الْاُوْلَیَیْنِ، فَیَقُوْلُ: أَیْ رَبِّ اَدْنِنِیْ

مِنْ هٰذِهِ لِأَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا وَأَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا۔
فَيَقُوْلُ: يَا ابْنَ آدَمَ! أَلَمْ تُعَاهِدْنِيْ أَنْ لَّا تَسْأَلَنِيْ غَيْرَهَا؟ قَالَ: بَلٰى يَارَبِّ
هٰذِهِ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا وَرَبُّهٗ يَعْذِرُهٗ لِاَنَّهٗ يَرٰى مَا لَا صَبْرَ لَهٗ عَلَيْهَا
فَيُدْنِيْهِ مِنْهَا فَإِذَا أَدْنَاهُ مِنْهَا فَيَسْمَعُ أَصْوَاتَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ:
أَيْ رَبِّ! أَدْخِلْنِيْهَا، فَيَقُوْلُ: يَا ابْنَ آدَمَ! مَا يَصْرِيْنِيْ مِنْكَ أَيُرْضِيْكَ
أَنْ أُعْطِيَكَ الدُّنْيَا وَمِثْلَهَا مَعَهَا قَالَ: يَارَبِّ! أَتَسْتَهْزِئُ مِنِّيْ وَأَنْتَ
رَبُّ الْعَالَمِيْنَ؟ فَضَحِكَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ: أَلَا تَسْأَلُوْنِيْ مِمَّ أَضْحَكُ
فَقَالُوْا: مِمَّ تَضْحَكُ؟ قَالَ: هٰكَذَا ضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ، فَقَالُوْا: مِمَّ تَضْحَكُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: مِنْ ضِحْكِ رَبِّ
الْعَالَمِيْنَ حِيْنَ قَالَ: أَتَسْتَهْزِئُ مِنِّيْ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ فَيَقُوْلُ: إِنِّيْ
لَا أَسْتَهْزِئُ مِنْكَ وَلٰكِنِّيْ عَلٰى مَا أَشَاءُ قَادِرٌ۔

(مسلم کتاب الایمان باب آخر اھل النار خروجًا)

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آخری آدمی جو جنت میں داخل ہوگا اسکی کچھ یُوں کیفیت ہوگی کہ وہ گرتا پڑتا چل رہا ہوگا آگ اسے جھلس رہی ہوگی۔ جب وہ اس آگ سے آگے گزر جائے گا تو آگ کی طرف مڑ کر دیکھے گا اور کہے گا: برکت والی ہے وہ ذات جس نے مجھے تم سے نجات دی ہے مجھے اللہ تعالیٰ نے وہ نعمت عطا کی ہے جو نہ پہلوں کو ملی اور نہ بعد والوں کو۔ اس دوران اسے دُور ایک باغیچہ نظر آئے گا۔ وہ کہے گا: اے میرے ربّ! مجھے اس باغیچہ کے قریب

کر دے تاکہ میں اس کے درختوں کے سائے میں آرام پا سکوں اور اسکے اندر جو
پانی بہہ رہا ہے وہ پی سکوں۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے ابن آدم! اگر میں
تیری یہ بات مان لوں اور تمہارا سوال پورا کر دوں تو تُو اور مانگے گا۔ وہ بندہ کہے گا
اے میرے رب میں اب کچھ نہیں مانگوں گا۔ چنانچہ وہ اللہ تعالیٰ سے کچھ اور نہ مانگنے کا
پکّا عہد کرے گا اور اللہ تعالیٰ اس کی معذوریوں کو جانتا ہے اور اسے پتہ ہے
کہ انسان ایک حالت پر صبر نہیں کر سکتا۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ اسے اس باغیچہ کے
قریب کر دے گا اور وہ اس کے سائے سے لطف اندوز ہوگا اور اسکے اندر بہنے
والا پانی پئے گا۔ پھر اسے ایک اور باغیچہ دُور سے دکھایا جائے گا جو پہلے سے بھی زیادہ
خوبصورت نظر آرہا ہوگا۔ اس باغیچہ کو دیکھ کر وہ بندہ کہے گا۔ اے میرے ربّ
مجھے اس باغیچہ کے قریب کر دے تاکہ میں اس کے اندر سے بہنے والا پانی پی
سکوں اور اس کے درختوں کے سائے سے لطف اندوز ہو سکوں، میں اسکے علاوہ
اور کچھ نہیں مانگوں گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ اے ابن آدم! تُو نے مجھ سے پکّا
وعدہ نہیں کیا تھا کہ تُو مجھ سے اور کچھ نہیں مانگے گا؟ اگر اب میں تجھے اسکے قریب
کر دوں تو تُو اور سوال کرنے لگے گا اس پر بندہ اللہ تعالیٰ سے اور کچھ نہ مانگنے
کا پھر پکّا وعدہ کریگا۔ حالانکہ اس کا ربّ جانتا ہے کہ وہ معذور اور بے صبرا ہے
بہرحال اللہ تعالیٰ اسے اس باغیچہ کے بھی قریب کر دے گا اور وہ اسکے سائے
سے لطف اندوز ہوگا اور اس کا پانی پئے گا۔ پھر اسے دُور جنّت کے دروازے
کے پاس ایک اور باغیچہ دکھایا جائے گا جو پہلے دو باغیچوں سے زیادہ خوبصورت
ہوگا۔ اس پر وہ بندہ کہے گا کہ اے میرے ربّ! مجھے اس باغیچہ کے قریب

کر دے، میں اسکے درختوں کے سائے سے لطف اندوز ہونا اور اسکا پانی پینا چاہتا ہوں اب تو میں اسکے بعد کچھ نہیں مانگوں گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ کیا تم نے مجھ سے پہلے پکّا وعدہ نہیں کیا تھا کہ تُو مجھ سے اور کچھ نہیں مانگے گا؟ بندہ کہے گا۔ ہاں میرے ربّ! یہ آخری سوال ہے، اس کے بعد میں کچھ نہیں مانگوں گا۔ حالانکہ خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ یہ فطرتاً معذور ہے اسمیں صبر اور حوصلہ نہیں ہے۔ بہرحال خدا تعالیٰ اسے اس باغیچہ کے قریب کر دے گا۔ جب وہ اسکے قریب آئے گا تو اہلِ جنّت کی آوازیں اسے آرہی ہونگی۔ وہ کہے گا۔ اے میرے ربّ! مجھے جنّت میں داخل ہونے کی اجازت دے۔ اللہ تعالیٰ کہے گا تمہارا صبر کہاں گیا؟ پھر اپنی رحمتِ عامہ کے تحت فرمائے گا کیا تجھے یہ پسند ہے کہ میں تجھے ساری دنیا اور اس جیسی اَور دنیا دے دوں۔ اس پر وہ بندہ کہے گا۔ اے میرے ربّ! مذاق تو نہ کیجئے تُو تو ربّ العالمین ہے۔ اس پر حضرت ابن مسعودؓ ہنس پڑے، پھر کہا اے لوگو! تم مجھ سے کیوں نہیں پوچھتے کہ میں کیوں ہنسا ہوں؟ لوگوں نے کہا ہاں بتائیے، آپ کیوں ہنسے ہیں۔ ابن مسعودؓ نے جواب دیا میں اس لئے ہنسا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح اس فقرے پر ہنسے تھے۔ اس وقت صحابہؓ نے حضورؐ سے پوچھا تھا آپؐ کیوں ہنسے ہیں؟ تو حضورؐ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ بھی بندے کی اس معصومانہ حیرت پر ہنسا تھا۔ جب اس نے کہا میرے ربّ مجھ سے مذاق تو نہ کیجئے تو اس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ میں تجھ سے مذاق نہیں کرتا بلکہ میں جو کچھ کہتا ہوں اس پر قادر ہوں اور تجھے اتنی بڑی نعمت دے سکتا ہوں۔

۹۰۵ — عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ : حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّھَوٰتِ، وَحُجِبَتِ الْجَنَّۃُ بِالْمَکَارِہِ ۔

(مسلم کتاب الجنۃ وصفۃ نعیمھا واھلھا و ترمذی)

حضرت ابوہریرہ رضؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ خواہشات سے گھری ہوئی اور جنّت مشکلات سے۔ یعنی دوزخ کے اردگرد خواہشات کی پھلواڑی ہے اور جنّت کے اردگرد مشکلات و مصائب کا خارزار ہے۔

۹۰۶ — عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : یَجْمَعُ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی النَّاسَ فَیَقُوْمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی تُزْلَفَ لَھُمُ الْجَنَّۃُ ... فَیَاْتُوْنَ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیَقُوْمُ فَیُؤْذَنُ لَہٗ وَتُرْسَلُ الْاَمَانَۃُ وَالرَّحِمُ فَیَقُوْمَانِ جَنْبَتَیِ الصِّرَاطِ یَمِیْنًا وَ شِمَالًا فَیَمُرُّ اَوَّلُکُمْ کَالْبَرْقِ، قُلْتُ : بِاَبِیْ وَاُمِّیْ اَیُّ شَیْءٍ کَمَرِّ الْبَرْقِ ؟ قَالَ اَلَمْ تَرَوْا اِلَی الْبَرْقِ کَیْفَ یَمُرُّ وَ یَرْجِعُ فِیْ طَرْفَۃِ عَیْنٍ ثُمَّ کَمَرِّ الرِّیْحِ ثُمَّ کَمَرِّ الطَّیْرِ وَشَدِّ الرِّجَالِ تَجْرِیْ بِھِمْ اَعْمَالُھُمْ وَنَبِیُّکُمْ قَائِمٌ عَلَی الصِّرَاطِ یَقُوْلُ : رَبِّ سَلِّمْ! سَلِّمْ! حَتّٰی تَعْجِزَ اَعْمَالُ الْعِبَادِ حَتّٰی یَجِیْءَ الرَّجُلُ لَا یَسْتَطِیْعُ السَّیْرَ اِلَّا زَحْفًا وَفِیْ حَافَتَیِ الصِّرَاطِ کَلَالِیْبُ مُعَلَّقَۃٌ مَاْمُوْرَۃٌ بِاَخْذِ مَنْ اُمِرَتْ بِہٖ، فَمَخْدُوْشٌ نَاجٍ وَمُکَرْدَسٌ فِی النَّارِ وَالَّذِیْ نَفْسُ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ

بِيَدِهٖ اِنَّ قَعْرَ جَهَنَّمَ لَسَبْعُوْنَ خَرِيْفًا ۔

(مسلم کتاب الایمان باب ادنی اهل الجنة منزلة)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ لوگوں کو اکٹھا کرے گا۔ مومن اپنے فرائض کی بجا آوری میں لگ جائیں گے اور اللہ تعالیٰ جنّت کو انکے قریب کردے گا.... سب لوگ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئیں گے کہ وہ اصلی اور دائمی راہِ نجات بتائیں چنانچہ آپؐ اس کے لئے کوشش کریں گے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپؐ کو اِذن ملے گا۔ امانت اور انسانی تعلقات کو بھیجا جائے گا۔ یعنی انہیں نشانِ نجات قرار دیا جائے گا۔ اور یہ دونوں صفات پُل صراط کے دونوں جانب دائیں بائیں کھڑی ہو جائیں گی۔ پہلا گروہ اس راستہ سے یُوں گزرے گا جیسے بجلی کوند جاتی ہے طرفۃ العین میں آتی ہے اور چلی جاتی ہے۔ پھر دوسرا گروہ تیز ہوا کی طرح گزرے گا۔ اس کے بعد پرندے کی سی تیزی سے لوگوں کو ان کے اعمال لئے جارہے ہوں گے۔ تمہارے مقتداءِ نبی راستہ پر کھڑے نگرانی کر رہے ہوں گے اور دُعا میں مشغول ہوں گے کہ۔ اے میرے ربّ! سلامت رکھ، سلامت رکھ۔ ایک وقت ایسا بھی آئے گا کہ اعمال سے کام نہیں چلے گا وہ رہ جائیں گے۔ ایک آدمی گھسٹتے گھسٹتے آرہا ہوگا۔ اس پُل صراط کے دونوں طرف لوہے کے ہُک یا کُنڈے اور کرین لگے ہوئے ہوں گے جس کے بارہ میں انہیں حکم ہوگا کہ اُسے دوزخ میں کھینچ پھینکو اس کو وہ اپنی گرفت میں لے لیں گے پس جو اپنی کوشش سے ان کی گرفت سے بچ نکلا اور صرف اسے خراشیں

آئیں اسے نجات یافتہ سمجھو اور جو اس کی جکڑ میں آگیا۔ وہ سیدھا آگ میں جا گرا۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ اس دوزخ کی گہرائی ستّر سال کی مسافت کے برابر ہے۔

---

# فتنے اور آخری زمانہ کی علامات

۹۰۷۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَیْنَمَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مَجْلِسٍ یُحَدِّثُ الْقَوْمَ جَاءَهٗ اَعْرَابِیٌّ فَقَالَ: مَتَی السَّاعَةُ؟ فَمَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُحَدِّثُ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: سَمِعَ مَاقَالَ فَكَرِهَ مَا قَالَ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ: بَلْ لَمْ یَسْمَعْ. حَتّٰی اِذَا قَضٰی حَدِیْثَهٗ قَالَ: اَیْنَ السَّائِلُ عَنِ السَّاعَةِ؟ قَالَ: هَا اَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: اِذَا ضُیِّعَتِ الْاَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ قَالَ كَیْفَ اِضَاعَتُهَا؟ قَالَ: اِذَا وُسِّدَ الْاَمْرُ اِلٰی غَیْرِ اَهْلِهٖ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ۔ (بخاری کتاب العلم باب من سئل علماً وھو مشتغل فی حدیثه)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مجلس میں لوگوں سے باتیں کر رہے تھے کہ آپؐ کے پاس ایک دیہاتی آیا اور پوچھا قیامت کی گھڑی کب آئے گی؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسکی طرف متوجہ نہ ہوئے اور باتوں میں مصروف رہے۔ کچھ لوگوں نے دل میں خیال کیا کہ

حضورؐ نے اس دیہاتی کی بات سُنی تو بے مگر پسند نہیں فرمائی اور کچھ لوگوں نے خیال کیا کہ آپؐ نے اس کی بات سنی ہی نہیں ۔ غرض جب آپؐ نے اپنی بات ختم کرلی تو دیہاتی کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا ۔ قیامت کے متعلق سوال کرنے والا کہاں ہے؟ دیہاتی نے عرض کیا ۔ یارسول اللہ! میں حاضر ہوں ۔ آپؐ نے فرمایا جب امانتیں ضائع کی جائیں گی تو قیامت کی گھڑی (یا زوالِ امت کے وقت کا انتظار کرنا) اس نے پوچھا ۔ امانتیں کس طرح ضائع ہوں گی ۔ آپؐ نے فرمایا جب نااہل اور غیر مستحق لوگوں کے سپرد اہم کام کئے جائیں گے یعنی اقتدار بددیانت اور نااہل لوگوں کے ہاتھ آجائے گا اور وہ اپنی بددیانتی اور فرض ناشناسیوں کی وجہ سے قوم کو برباد کردیں گے ۔

۹۰۸ ـــ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَلَا اُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحَدِّثُكُمْ بِهٖ اَحَدٌ بَعْدِيْ ۔ سَمِعْتُ مِنْهُ: اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يُّرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ وَيَفْشُوَ الزِّنَا وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَذْهَبَ الرِّجَالُ وَيَبْقَى النِّسَاءُ حَتّٰى يَكُوْنَ لِخَمْسِيْنَ امْرَأَةً قَيِّمٌ وَّاحِدٌ ۔

(سنن ابن ماجه كتاب الفتن باب اشراط الساعة)

حضرت انسؓ نے ایک مرتبہ بیان کیا کہ کیا میں تمہیں ایک ایسی حدیث نہ سناؤں جسے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے اور جسے میرے بعد تمہیں کوئی اور نہیں بتائے گا ۔ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ علم ختم ہو

جائے گا۔جہالت کا دور دورہ ہوگا۔ زنا بکثرت پھیل جائے گا۔شراب عام پی جائےگی مرد کم ہوجائیں گے اور عورتیں باقی بچ رہیں گی جسکی وجہ سے پچاس پچاس عورتوں کا ایک ہی نگران اور سرپرست ہوگا۔

۹۰۹۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِیْمَتَانِ یَكُوْنُ بَیْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِیْمَةٌ دَعْوَتُهُمَا وَاحِدَةٌ وَحَتّٰی یُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ قَرِیْبًا مِنْ ثَلَاثِیْنَ كُلُّهُمْ یَزْعُمُ اَنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَحَتّٰی یُقْبَضَ الْعِلْمُ وَتَكْثُرَ الزَّلَازِلُ وَیَتَقَارَبَ الزَّمَانُ وَتَظْهَرَ الْفِتَنُ وَیَكْثُرَ الْهَرْجُ وَ هُوَ الْقَتْلُ، وَحَتّٰی یَكْثُرَ فِیْكُمُ الْمَالُ فَیَفِیْضَ حَتّٰی یُهِمَّ رَبُّ الْمَالِ مَنْ یَقْبَلُ صَدَقَتَهٗ وَحَتّٰی یَعْرِضَهٗ فَیَقُوْلَ الَّذِیْ یَعْرِضُهٗ عَلَیْهِ لَا اِرَبَ لِیْ بِهٖ وَحَتّٰی یَتَطَاوَلَ النَّاسُ فِی الْبُنْیَانِ وَحَتّٰی یَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَیَقُوْلُ: یَا لَیْتَنِیْ مَكَانَهٗ، وَحَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَاِذَا طَلَعَتْ وَرَاٰهَا النَّاسُ یَعْنِیْ اٰمَنُوْا اَجْمَعُوْنَ فَذٰلِكَ حِیْنَ لَا یَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِیْ اِیْمَانِهَا خَیْرًا وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ نَشَرَ الرَّجُلَانِ ثَوْبَهُمَا بَیْنَهُمَا فَلَا یَتَبَایَعَانِهٖ وَلَا یَطْوِیَانِهٖ، وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَقَدِ انْصَرَفَ الرَّجُلُ بِلَبَنِ لِقْحَتِهٖ فَلَا یَطْعَمُهٗ، وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَ هُوَ یَلِیْطُ حَوْضَهٗ فَلَا یَسْقِیْ فِیْهِ، وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ رَفَعَ اُكْلَتَهٗ اِلٰی فِیْهِ فَلَا یَطْعَمُهَا۔ (بخاری کتاب الفتن باب خروج النار)

حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت آئے گی جب دو بہت بڑے گروہ آپس میں جنگ عظیم کی طرح ڈالینگے درآں حالیکہ دونوں گروہوں کا ایک ہی دعویٰ ہوگا۔ اسی طرح تیس ۳۰ کے قریب جھوٹے دجّال پیدا ہوں گے ۔ ان میں سے ہرایک رسولِ خدا ہونے کا مدعی ہوگا۔ علم چھین جائے گا۔ زلازل کی کثرت ہوگی (تیز رفتاری کی وجہ سے) وقت قریب ہوتا محسوس ہوگا (یعنی یہ آمد و رفت کے تیز رفتار ذرائع کی طرف اشارہ ہے) بڑے گھمبیر فتنوں کا ظہور ہوگا۔ قتل و غارت عام ہوگی ۔ مال کی فراوانی ہوگی حتّٰی کہ مالدار آدمی سوچے گا کہ کون اس کا صدقہ قبول کرے ۔ جسے وہ صدقہ دے گا وہ کہے مجھے ضرورت نہیں۔ لوگ بلند تر عمارات بنانے میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کریں گے حالات اس قدر خراب ہوں گے کہ انسان کسی قبر کے پاس سے گزرتے ہوئے تمنا کریگا کہ کاش میں مرکر اس قبر میں دفن ہوچکا ہوتا اور سورج مغرب سے طلوع ہوا کرے گا جسے دیکھ کر سب لوگ ایمان لے آئیں گے ۔ مگر یہ وقت ایسا ہوگا کہ اس وقت ایمان لانا کوئی فائدہ نہ دے گا سوائے اس شخص کے جو اس سے پہلے ایمان لا چکا ہوگا اور ایمان کی حالت میں نیکی کرچکا ہوگا ۔ اور قیامت اتنی فوری اور اچانک آئے گی کہ دو آدمیوں نے خرید و فروخت کیلئے اپنے درمیان کپڑا پھیلا رکھا ہوگا مگر نہ وہ سودا طے کرسکیں گے اور نہ ہی وہ کپڑا لپیٹ سکیں گے اور جو آدمی اپنی اونٹنی کا دودھ دھو رہا ہوگا وہ اسے پینے کا موقع نہ پا سکے گا ۔ اور جو آدمی اپنے حوض کو لیپ رہا ہوگا وہ اس میں پانی نہ بھر سکے گا اور جس آدمی

نے لقمہ منہ کی طرف اٹھایا ہوا ہوگا اسے کھانے کا موقعہ نہ مل سکے گا۔

۹۱۰ — عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ الْاٰيَاتِ خُرُوْجًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَخُرُوْجُ الدَّابَّةِ عَلَى النَّاسِ ضُحًى۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الفتن باب طلوع الشمس من مغربہا)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علاماتِ قیامت کے اعتبار سے یہ نشان پہلے ہوں گے۔ مغرب کی طرف سے سورج کا طلوع ہونا اور چاشت کے وقت ایک عجیب و غریب کیڑے کا لوگوں پر مسلط ہوجانا (یہ غالباً طاعون اور دوسری وبائی بیماریوں اور جراثیمی جنگوں کی کثرت کی طرف اشارہ ہے)۔

۹۱۱ — عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ يَقْتَتِلُ النَّاسُ عَلَيْهِ فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ فَيَقُوْلُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ لَعَلِّیْ اَكُوْنُ اَنَا الَّذِیْ اَنْجُوْ. وَفِیْ رِوَايَةٍ يُوْشِكُ اَنْ يَحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ كَنْزٍ مِنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَهٗ فَلَا يَاْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا۔

(مسلم کتاب الفتن باب لا تقوم الساعة حتى يحسر الفرات عن جبل من ذهب)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت آنے سے پیشتر یہ واقعہ بھی ظہور پذیر ہوگا کہ وادئ فرات سے ایک سونے کا

پہاڑ ظاہر ہوگا[1] جس کے حصول کے لئے خونریز جنگ ہوگی۔ فریقین کے سَو میں سے ننانوے ۹۹ مارے جائیں گے۔ ان میں سے ہر ایک یہی کہے گا شاید میں بچ جاؤں۔ ایک اور روایت میں ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا عنقریب فرات سے سونے کا خزانہ ظاہر ہوگا لیکن جو وہاں جائے گا وہ اس سونے میں سے کچھ نہ لے سکے گا (یعنی اس سے استفادہ وہاں کے رہنے والوں کے نصیب میں نہیں ہوگا۔)

---

# مسلمانوں کا تنزّل اور اُنکا بگڑ جانا

۹۱۲۔ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: یُوْشِکُ اَنْ یَّاْتِیَ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ لَا یَبْقٰی مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اسْمُہٗ وَلَا یَبْقٰی مِنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا رَسْمُہٗ مَسَاجِدُھُمْ عَامِرَۃٌ وَ ھِیَ خَرَابٌ مِنَ الْھُدٰی عُلَمَآءُھُمْ شَرٌّ مَنْ تَحْتَ اَدِیْمِ السَّمَآءِ مِنْ عِنْدِھِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَۃُ وَ فِیْھِمْ تَعُوْدُ۔ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیْ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ۔

(مشکوٰۃ کتاب العلم الفصل الثالث صفحہ ۳۸، کنز العمال صفحہ ۴۳)

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

[1] شاید اس سے مُراد تیل کی دولت ہو جسے عُرفِ عام میں BLACK GOLD کہا جاتا ہے۔

عنقریب ایسا زمانہ آئے گا کہ نام کے سوا اسلام کا کچھ باقی نہیں رہے گا۔ الفاظ کے سوا قرآن کا کچھ باقی نہیں رہے گا۔ اس زمانہ کے لوگوں کی مسجدیں بظاہر تو آباد نظر آئیں گی لیکن ہدایت سے خالی ہوں گی ان کے علماء آسمان کے نیچے بسنے والی مخلوق میں سے بدترین مخلوق ہوں گے۔ ان میں سے ہی فتنے اُٹھیں گے اور ان میں ہی لوٹ جائیں گے یعنی تمام خرابیوں کا وہی سرچشمہ ہوں گے۔

۹۱۳۔ تَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِيْ فَزْعَةٌ فَيَصِيْرُ النَّاسُ اِلٰى عُلَمَائِهِمْ فَاِذَا هُمْ قِرَدَةٌ وَخَنَازِيْرُ۔ (کنز العمال صفحہ ۱۹۰)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اُمت پر ایک زمانہ اضطراب اور انتشار کا آئے گا۔ لوگ اپنے علماء کے پاس رہنمائی کی اُمید سے جائیں گے تو وہ انہیں بندروں اور سؤروں کی طرح پائیں گے یعنی ان علماء کا اپنا کردار انتہائی خراب اور قابلِ شرم ہوگا۔

۹۱۴۔ عَنْ ثَعْلَبَةَ الْبَهْرَانِيِّ رضؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُوْشِكُ الْعِلْمُ اَنْ يُخْتَلَسَ مِنَ الْعَالَمِ حَتّٰى لَا يَقْدِرُوْا مِنْهُ عَلٰى شَيْءٍ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ يُخْتَلَسُ وَكِتَابُ اللّٰهِ بَيْنَنَا نُعَلِّمُهُ اَبْنَاءَنَا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلتَّوْرَاةُ وَالْاِنْجِيْلُ عِنْدَ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى فَمَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ۔ (اسد الغابہ صفحہ ۲۳۰ جلد اوّل)

حضرت ثعلبہ بہرانی رضؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب دنیا سے علم چھین لیا جائے گا یہاں تک کہ علم و ہدایت اور عقل و فہم کی کوئی بات انہیں سجھائی نہ دیگی۔ صحابہ رضؓ نے عرض کیا حضورؐ علم کس طرح

ختم ہو جائے گا جبکہ اللہ کی کتاب ہم میں موجود ہے اور ہم اسے آگے اپنی اولادوں کو پڑھائیں گے۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تورات اور انجیل یہودیوں اور عیسائیوں کے پاس موجود نہیں ہے لیکن وہ انہیں کیا فائدہ پہنچا رہی ہے۔

**۹۱۵** ـــ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ الْعِبَادِ وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتّٰى إِذَا لَمْ يَبْقَ عَالِمٌ اِتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوْسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوْا فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَأَضَلُّوْا۔ (بخاری کتاب العلم باب کیف یقبض العلم)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ علم کو لوگوں سے یکدم نہیں چھینے گا بلکہ عالموں کی وفات کے ذریعہ علم ختم ہوگا۔ جب کوئی عالم نہیں رہے گا تو لوگ انتہائی جاہل اشخاص کو اپنا سردار بنالیں گے اور ان سے جا کر مسائل پوچھیں گے اور وہ بغیر علم کے فتویٰ دیں گے۔ پس خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔

**۹۱۶** ـــ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيَأْتِيَنَّ عَلٰى أُمَّتِيْ مَا أَتٰى عَلٰى بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ حَتّٰى إِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ أَتٰى أُمَّهُ عَلَانِيَةً لَكَانَ فِيْ أُمَّتِيْ مَنْ يَصْنَعُ ذٰلِكَ وَإِنَّ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ

تَفَرَّقَتْ عَلٰى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ مِلَّةً وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِيْ عَلٰى ثَلَاثٍ وَ سَبْعِيْنَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً، قَالُوْا: مَنْ هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِيْ۔ (ترمذی کتاب الایمان باب افتراق هذه

الامة صفحہ ۹۶ جامع الصغیر صفحہ ۳ مصری، ابن ماجہ کتاب الفتن باب افتراق الامم صفحہ ۲۹۶)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت پر بھی وہ حالات آئیں گے جو بنی اسرائیل پر آئے تھے جن میں ایسی مطابقت ہوگی جیسے ایک پاؤں کے جوتے کی دوسرے پاؤں کے جوتے سے ہوتی ہے یہاں تک کہ اگر ان میں سے کوئی اپنی ماں سے بدکاری کا مرتکب ہوا تو میری امت میں سے بھی کوئی ایسا بدبخت نکل آئے گا۔ بنی اسرائیل بہتّر فرقوں میں بٹ گئے تھے اور میری امت تہتّر فرقوں میں بٹ جائے گی۔ لیکن ایک فرقے کے سوا باقی سب جہنم میں جائیں گے۔ صحابہؓ نے پوچھا یہ ناجی فرقہ کونسا ہے تو حضورؐ نے فرمایا وہ فرقہ جو میری اور میرے صحابہؓ کی سنّت پر عمل پیرا ہوگا۔

۹۱۷۔ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ مَنْ قَبْلَكُمْ شِبْرًا شِبْرًا وَ ذِرَاعًا ذِرَاعًا حَتّٰى لَوْ دَخَلُوْا جُحْرَ ضَبٍّ تَبِعْتُمُوْهُمْ. قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَلْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى، قَالَ: فَمَنْ؟ (بخاری کتاب الاعتصام والسنة

باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لتتبعن سنن من کان قبلکم)

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ اپنے سے پہلی اقوام کے طور طریقوں کی اس طرح پیروی کرو گے کہ سرمُو فرق نہ ہوگا۔ اس طرح جس طرح ایک بالشت دوسری بالشت کی طرح اور ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ کی طرح ہوتا ہے اور ان میں کوئی فرق نہیں ہوتا یہاں تک کہ اگر بالفرض وہ کسی گوہ کے سوراخ میں داخل ہوئے تو تم بھی گوہ کے سوراخ میں داخل ہونے کی کوشش کرو گے ہم نے عرض کیا حضورؐ آپ کی مراد یہود و نصارٰی سے ہے؟ آپؐ نے فرمایا اور کس سے یعنی مسلمان یہود و نصارٰی کی طرح بے غیرت اور اخلاقی اقدار سے دور ہو جائیں گے۔

---

# حضرت عیسٰی علیہ السلام کی وفات

**۹۱۸۔** عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: تُحْشَرُوْنَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا ثُمَّ قَرَأَ: كَمَا بَدَأْنَآ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ وَعْدًا عَلَيْنَا اِنَّا كُنَّا فَاعِلِيْنَ، فَاَوَّلُ مَنْ يُكْسٰى اِبْرَاهِيْمُ ثُمَّ يُؤْخَذُ بِرِجَالٍ مِنْ اَصْحَابِيْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُوْلُ: اَصْحَابِيْ، فَيُقَالُ: اِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوْا مُرْتَدِّيْنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ، فَاَقُوْلُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ عِيْسَى بْنُ

مَرْيَمَ: وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ[1] كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ

(بخاری کتاب الانبیاء باب قول اللہ واذکر فی الکتاب مریم اذا انتبذت من اھلھا)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔تمہارا حشر ننگے پاؤں ننگے جسم ہوگا ۔ جیسے ابھی تمہارا ختنہ بھی نہ ہوا ہو۔پھر حضور علیہ السلام نے یہ آیت پڑھی "جس طرح ہم نے شروع میں پیدا کیا ۔ اسی طرح ہم انسان کو لوٹائیں گے یہ ہمارا وعدہ ہے ہم اسے ضرور پورا کریں گے"۔سب سے پہلے جسے لباس پہنایا جائے گا وہ ابراہیمؑ ہوں گے ۔ (انہی ہنگاموں میں جب حساب کتاب کا وقت آئے گا تو میرے صحابہؓ میں سے بعض کے دائیں ہاتھ میں اور بعض کے بائیں ہاتھ میں اعمال نامے دیئے جائیں گے۔ بائیں ہاتھ میں اعمال نامے لینے والوں کے متعلق میں کہوں گا یہ بھی تو میرے

---

[1] (۱) تَمَسَّكَ ابْنُ حَزْمٍ بِظَاهِرِ الْآيَةِ فَقَالَ بِمَوْتِهٖ (حاشیہ تفسیر جلالین زیر آیت فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ صـــ۱۰۹ ، حاشیہ تفسیر جلالین زیر آیت اِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ صـــ۵)

قَالَ مَالِكٌ مَاتَ ۔یعنی امام مالک کا مسلک یہ ہے کہ عیسٰی علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں (تکملہ مجمع البحار صـــ۲۸۶) ۔ (۳) قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مُتَوَفِّيْكَ مُمِيْتُكَ یعنی حضرت ابن عباس آیت اِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے تھے کہ مُتَوَفِّيْكَ کے معنے مُمِيْتُكَ کے ہیں یعنی میں تجھے وفات دینے والا ہوں ۔ (بخاری صـــ۶۶۵ ج۲)

صحابہ ہیں انہیں کیوں بائیں ہاتھ میں اعمال نامے ملے ہیں) تو جواب ملے گا یہ آپؐ کے بعد اپنی ایڑیوں کے بل پھر گئے تھے۔ تو اس پر میں ایسا ہی کہوں گا۔ جیسا کہ اللہ کے نیک بندے عیسیٰ بن مریمؑ نے کہا تھا۔ میں ان کا نگران رہا جب تک کہ میں ان میں موجود رہا۔ پھر جب تُو نے مجھے وفات دے دی تو تُو ہی اُن کا نگران تھا اور تُو ہر چیز پر شاہد اور نگران ہے اگر تُو ان کو سزا دے تو یہ تیرے قصوروار بندے ہیں اور اگر ان کو بخش دے تو تُو غالب اور حکمت والا ہے۔

۹۱۹ــــ اِنَّهٗ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ كَانَ بَعْدَهٗ نَبِيٌّ اِلَّا عَاشَ نِصْفَ عُمُرِ الَّذِيْ كَانَ قَبْلَهٗ وَ اِنَّ عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ عَاشَ عِشْرِيْنَ وَ مِائَةً وَ اِنِّيْ لَا اُرَانِيْ اِلَّا ذَاهِبًا عَلٰى رَأْسِ سِتِّيْنَ۔

(کنز العمال ص۱۲۰ ج۱۲ و مستدرک حاکم ص۱۴۰ ج۱۱)

روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سنّتِ الٰہی کے مطابق (سلسلہ کے بانی) نبی کی عمر اس سے پہلے (سلسلہ کے آخری) نبی کی عمر سے نصف ہوتی ہے۔ (اس سنّت کے مطابق) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر چونکہ ایک سو بیس ۱۲۰ سال تھی اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ میری عمر ساٹھ سال کے قریب ہوگی۔[1]

---

[1] (یہ سنّت الٰہی اور قاعدۂ ربانی غالباً پرانی شریعت کے آخری نبی اور نئی شریعت کے بانی نبی کے بارہ میں ہے۔ فتفکر)

۹۲۰۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ مَرَضِهِ الَّذِیْ تُوُفِّیَ فِیْهِ لِفَاطِمَةَ: اِنَّ جِبْرِیْلَ کَانَ یُعَارِضُنِی الْقُرْاٰنَ فِیْ کُلِّ عَامٍ مَرَّةً وَاِنَّهٗ عَارَضَنِی الْقُرْاٰنَ الْعَامَ مَرَّتَیْنِ وَ اَخْبَرَنِیْ اَنَّهٗ لَمْ یَکُنْ نَبِیٌّ اِلَّا عَاشَ نِصْفَ الَّذِیْ قَبْلَهٗ وَاَخْبَرَنِیْ اَنَّ عِیْسَی بْنَ مَرْیَمَ عَاشَ مِائَةً وَعِشْرِیْنَ سَنَةً وَلَا اُرَانِیْ اِلَّا ذَاهِبًا عَلٰی رَاْسِ السِّتِّیْنَ۔ (۱۔ المواهب المدنیة امام قسطلانی جلد اوّل ص۴۲

۲۔ شرح المواهب اللدنیة از علامه محمد بن عبد الباقی مالکی جلد اوّل ص۲۲)

حضرت عائشہ رضؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اس بیماری میں جس میں آپؐ کی وفات ہوئی، اپنی بیٹی حضرت فاطمہ رضؓ سے فرمایا۔ جبرائیلؑ ہر سال مجھ سے ایک بار قرآن کریم کا دَور کرتا تھا لیکن اس سال اس نے دو دفعہ دَور کیا اور مجھے خبر دی کہ ہر نبی نے اپنے سے پہلے نبی سے نصف عمر پائی ہے۔ عیسٰی ابن مریمؑ ایک سو بیس سال زندہ رہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ میں ساٹھ سال کی عمر میں اس دنیا سے جاؤں گا۔

۹۲۱۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُوْلُ: کُنْتُ کَثِیْرًا مَا اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: مَا مِنْ نَبِیٍّ اِلَّا وَقَدْ عَاشَ نِصْفَ الَّذِیْ کَانَ قَبْلَهٗ وَاِنَّ عِیْسَی بْنَ مَرْیَمَ عَاشَ عِشْرِیْنَ وَمِائَةً وَلَا اَرَانِیْ اِلَّا ذَاهِبًا عَلٰی سِتِّیْنَ سَنَةً فَکَانَ کَمَا قَالَ وَقَدْ مَکَثَ عِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ فِیْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً۔

(کشف الغمة کتاب الامان والصلح باب قسم الفیٔ و الغنیمة ص۲/۳۱۷)

حضرت عائشہ رضؓ بیان کرتی ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اکثر سنا کرتی تھی کہ آپ فرمایا کرتے کہ ہر نبی نے اپنے سے پہلے نبی سے نصف عمر پائی ہے اور عیسیٰ بن مریمؑ ایک سو بیس سال زندہ رہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ساٹھ سال کی عمر میں میں اس دنیا سے جاؤں گا چنانچہ ایسا ہی ہوا جیسا کہ آپؐ فرمایا کرتے تھے۔ یہ بھی مشہور ہے کہ عیسیٰ بن مریم بنی اسرائیل میں چالیس سال رہے (اور اس کے بعد آپ دوسرے علاقوں کی طرف ہجرت کر گئے۔)

۹۲۲۔ اَمَّا عِیْسٰی رُفِعَ وَھُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّثَلَاثِیْنَ ھُوَ قَوْلُ النَّصَارٰی اَمَّا حَدِیْثُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَاشَ عِیْسٰی عِشْرِیْنَ وَمِائَۃَ سَنَۃٍ۔ (زرقانی جلد ۵ ص۴۲۱)

یہ روایت جو مشہور ہے کہ عیسیٰؑ تنتیس ۳۳ سال کی عمر میں اٹھائے گئے۔ یہ عیسائیوں کا عقیدہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث تو یہ ہے حضرت عیسیٰؑ ایک سو بیس سال زندہ رہے۔

۹۲۳۔ لَوْ کَانَ مُوْسٰی وَ عِیْسٰی حَیَّیْنِ لَمَا وَسِعَھُمَا اِلَّا اتِّبَاعِیْ

(الیواقیت والجواھر مرتبہ امام شعرانی ص۲۴۔ تفسیر ابن کثیر برحاشیہ تفسیر فتح البیان ص۲۴۶)

روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر موسیٰؑ اور عیسیٰؑ رہتے تو مجھ پر ایمان لانے اور میری پیروی کرنے کے سوا ان کے لئے کوئی چارہ نہ ہوتا۔ یعنی وہ بھی میری پیروی کرتے۔

۹۲۴ــ اَوْحَى اللّٰہُ تَعَالٰی اِلٰی عِیْسٰی اَنْ یَا عِیْسٰی اِنْتَقِلْ مِنْ مَکَانٍ اِلٰی مَکَانٍ لِئَلَّا تُعْرَفَ فَتُؤْذٰی فَوَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ لَاُزَوِّجَنَّکَ اَلْفَ حَوْرَاءَ وَلَاُوْلِمَنَّ عَلَیْکَ اَرْبَعَمِائَۃِ عَامٍ۔ (کنز العمال صفحہ ۳۴)

روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ اے عیسیٰ ایک جگہ سے دوسری جگہ نقل مکانی کرتے رہو تاکہ تم پہچانے نہ جاسکو، بصورتِ دیگر تجھے لوگ دُکھ دیں گے۔ مجھے اپنی عزّت اور جلال کی قسم میں ہزار حُوروں سے تیری شادی کراؤں گا اور تیرا ولیمہ چار سو سال تک کراتا رہوں گا یعنی ہزاروں حُسنِ باطنی رکھنے والی قومیں تیری اطاعت اور پیروی کا دم بھریں گی اور چار سو سال تک تیرے ماننے والے صحیح راستہ پر گامزن رہیں گے اور تیرے ذریعہ نازل ہونے والی روحانی برکات سے حصہ پائیں گی۔

۹۲۵ــ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ ذٰلِکَ قَبْلَ مَوْتِہٖ بِشَھْرٍ اَوْ نَحْوَ ذٰلِکَ: مَامِنْ نَفْسٍ مَنْفُوْسَۃٍ اَلْیَوْمَ تَاْتِیْ عَلَیْھَا مِائَۃُ سَنَۃٍ وَھِیَ حَیَّۃٌ یَوْمَئِذٍ۔

(مسلم کتاب فضائل الصحابۃ، بخاری کتاب العلم)

حضرت جابر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات سے قریباً ایک مہینہ قبل فرمایا کہ اس وقت جو بھی زندہ ہے اس پر ایک سو سال بھی نہیں گزرے گا کہ وہ فنا ہو جائے گا یعنی زندہ نہیں رہے گا۔

۹۲۶ــ إِذَا تَوَاضَعَ الْعَبْدُ رَفَعَهُ اللّٰهُ إِلَى السَّمَآءِ السَّابِعَةِ۔

(کنز العمال ص۲۵)

روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب اللہ تعالیٰ کا بندہ خاکساری اور انکساری اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ساتویں آسمان کی طرف اٹھا لیتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ اسے بلندی رفعت اور بڑا اعزاز بخشتا ہے۔

---

# دجّال کا خروج اور یاجوج ماجوج کا ظہور

۹۲۷ــ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ: سَمِعْتُ نِدَاءَ الْمُنَادِيْ مُنَادِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَادِيْ: اَلصَّلَاةُ جَامِعَةٌ فَخَرَجْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَصَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ فِيْ صَفِّ النِّسَآءِ الَّتِيْ تَلِيْ ظُهُوْرَ الْقَوْمِ فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ: لِيَلْزَمْ كُلُّ إِنْسَانٍ مُصَلَّاهُ، ثُمَّ قَالَ: أَتَدْرُوْنَ لِمَ جَمَعْتُكُمْ؟ قَالُوْا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: إِنِّيْ وَاللّٰهِ مَا جَمَعْتُكُمْ لِرَغْبَةٍ وَلَا لِرَهْبَةٍ وَلٰكِنْ جَمَعْتُكُمْ لِأَنَّ تَمِيْمًا الدَّارِيَّ كَانَ رَجُلًا نَصْرَانِيًّا فَجَاءَ فَبَايَعَ وَأَسْلَمَ وَحَدَّثَنِيْ حَدِيْثًا وَافَقَ الَّذِيْ كُنْتُ أُحَدِّثُكُمْ عَنْ مَسِيْحِ الدَّجَّالِ

حَدَّثَنِیْ اَنَّهٗ رَكِبَ فِیْ سَفِیْنَةٍ بَحْرِیَّةٍ مَعَ ثَلَاثِیْنَ رَجُلًا مِنْ لَخْمٍ وَجُذَامَ فَلَعِبَ بِهِمُ الْمَوْجُ شَهْرًا فِی الْبَحْرِ ثُمَّ اَرْفَئُوْا اِلٰی جَزِیْرَةٍ فِی الْبَحْرِ حَتّٰی مَغْرِبَ الشَّمْسِ فَجَلَسُوْا فِیْ اَقْرُبِ السَّفِیْنَةِ فَدَخَلُوْا الْجَزِیْرَةَ فَلَقِیَتْهُمْ دَابَّةٌ اَهْلَبُ كَثِیْرُ الشَّعَرِ لَا یَدْرُوْنَ مَا قُبُلُهٗ مِنْ دُبُرِهٖ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعَرِ فَقَالُوْا: وَیْلَكِ! مَا اَنْتِ؟ فَقَالَتْ اَنَا الْجَسَّاسَةُ قَالُوْا: وَمَا الْجَسَّاسَةُ؟ قَالَتْ: اَیُّهَا الْقَوْمُ! اِنْطَلِقُوْا اِلٰی هٰذَا الرَّجُلِ فِی الدَّیْرِ فَاِنَّهٗ اِلٰی خَبَرِكُمْ بِالْاَشْوَاقِ، قَالَ: لَمَّا سَمَّتْ لَنَا رَجُلًا فَرِقْنَا مِنْهَا اَنْ تَكُوْنَ شَیْطَانَةً، قَالَ: فَانْطَلَقْنَا سِرَاعًا حَتّٰی دَخَلْنَا الدَّیْرَ فَاِذَا فِیْهِ اَعْظَمُ اِنْسَانٍ رَأَیْنَاهُ قَطُّ خَلْقًا وَاَشَدُّهٗ وِثَاقًا مَجْمُوْعَةٌ یَدَاهُ اِلٰی عُنُقِهٖ مَا بَیْنَ رُكْبَتَیْهِ اِلٰی كَعْبَیْهِ بِالْحَدِیْدِ، قُلْنَا: وَیْلَكَ! مَا اَنْتَ؟ قَالَ: قَدْ قَدَرْتُمْ عَلٰی خَبَرِیْ فَاَخْبِرُوْنِیْ مَا اَنْتُمْ؟ قَالُوْا: نَحْنُ اُنَاسٌ مِنَ الْعَرَبِ رَكِبْنَا فِیْ سَفِیْنَةٍ بَحْرِیَّةٍ فَصَادَفْنَا الْبَحْرَ حِیْنَ اغْتَلَمَ فَلَعِبَ بِنَا الْمَوْجُ شَهْرًا ثُمَّ اَرْفَأْنَا اِلٰی جَزِیْرَتِكَ هٰذِهٖ فَجَلَسْنَا فِیْ اَقْرُبِهَا فَدَخَلْنَا الْجَزِیْرَةَ فَلَقِیَتْنَا دَابَّةٌ اَهْلَبُ كَثِیْرُ الشَّعَرِ لَا یُدْرٰی مَا قُبُلُهٗ مِنْ دُبُرِهٖ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعَرِ فَقُلْنَا: وَیْلَكِ! مَا اَنْتِ؟ فَقَالَتْ: اَنَا الْجَسَّاسَةُ، قُلْنَا: وَمَا الْجَسَّاسَةُ؟ قَالَتْ: اِعْمِدُوْا اِلٰی هٰذَا الرَّجُلِ فِی الدَّیْرِ فَاِنَّهٗ اِلٰی خَبَرِكُمْ بِالْاَشْوَاقِ، فَاَقْبَلْنَا اِلَیْكَ سِرَاعًا وَفَزِعْنَا مِنْهَا وَلَمْ نَاْمَنْ اَنْ تَكُوْنَ شَیْطَانَةً۔ فَقَالَ: اَخْبِرُوْنِیْ عَنْ نَخْلِ بَیْسَانَ، قُلْنَا: عَنْ اَیِّ شَاْنِهَا تَسْتَخْبِرُ؟ قَالَ: اَسْاَلُكُمْ عَنْ نَخْلِهَا هَلْ یُثْمِرُ؟ قُلْنَا لَهٗ: نَعَمْ!

قَالَ: اَمَا اِنَّهٗ يُوشِكُ اَنْ لَا تُثْمِرَ، قَالَ: اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ بُحَيْرَةِ الطَّبَرِيَّةِ،
قُلْنَا: عَنْ اَيِّ شَأْنِهَا تَسْتَخْبِرُ؟ قَالَ: هَلْ فِيْهَا مَاءٌ؟ قَالُوْا: هِيَ كَثِيْرَةُ الْمَاءِ،
قَالَ: اَمَا اِنَّ مَاءَهَا يُوشِكُ اَنْ يَّذْهَبَ، قَالَ: اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ عَيْنِ زُغَرَ.
قَالُوْا: عَنْ اَيِّ شَأْنِهَا تَسْتَخْبِرُ؟ قَالَ: هَلْ فِي الْعَيْنِ مَاءٌ؟ وَهَلْ يَزْرَعُ
اَهْلُهَا بِمَاءِ الْعَيْنِ؟ قُلْنَا لَهٗ: نَعَمْ هِيَ كَثِيْرَةُ الْمَاءِ وَاَهْلُهَا يَزْرَعُوْنَ مِنْ
مَائِهَا، قَالَ: اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ نَبِيِّ الْاُمِّيِّيْنَ مَا فَعَلَ؟ قَالُوْا: قَدْ خَرَجَ مِنْ
مَكَّةَ وَنَزَلَ يَثْرِبَ قَالَ: أَ قَاتَلَهُ الْعَرَبُ؟ قُلْنَا: نَعَمْ! قَالَ: كَيْفَ صَنَعَ
بِهِمْ؟ فَاَخْبَرْنَاهُ اَنَّهٗ قَدْ ظَهَرَ عَلٰى مَنْ يَلِيْهِ مِنَ الْعَرَبِ وَاَطَاعُوْهُ
قَالَ لَهُمْ قَدْ كَانَ ذٰلِكَ؟ قُلْنَا: نَعَمْ! قَالَ: اَمَا اِنَّ ذَاكَ خَيْرٌ لَهُمْ اَنْ
يُطِيْعُوْهُ وَاِنِّيْ مُخْبِرُكُمْ عَنِّيْ اِنِّيْ اَنَا الْمَسِيْحُ وَاِنِّيْ اُوْشِكُ اَنْ يُّؤْذَنَ
لِيْ فِي الْخُرُوْجِ فَاَخْرُجُ فَاَسِيْرُ فِي الْاَرْضِ فَلَا اَدَعُ قَرْيَةً اِلَّا
هَبَطْتُهَا فِيْ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً غَيْرَ مَكَّةَ وَطَيْبَةَ فَهُمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلَيَّ
كِلْتَاهُمَا كُلَّمَا اَرَدْتُ اَنْ اَدْخُلَ وَاحِدَةً اَوْ وَاحِدًا مِنْهُمَا اسْتَقْبَلَنِيْ
مَلَكٌ بِيَدِهِ السَّيْفُ صَلْتًا يَصُدُّنِيْ عَنْهَا وَاِنَّ عَلٰى كُلِّ نَقْبٍ مِنْهَا
مَلَائِكَةً يَحْرُسُوْنَهَا: قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَطَعَنَ بِمَخْصَرَةٍ فِي الْمِنْبَرِ: هٰذِهٖ طَيْبَةُ هٰذِهٖ طَيْبَةُ هٰذِهٖ طَيْبَةُ
يَعْنِي الْمَدِيْنَةَ، اَلَا هَلْ كُنْتُ اُحَدِّثُكُمْ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَاِنَّهٗ
اَعْجَبَنِيْ حَدِيْثُ تَمِيْمٍ اَنَّهٗ وَافَقَ الَّذِيْ كُنْتُ اُحَدِّثُكُمْ عَنْهُ وَ
عَنِ الْمَدِيْنَةِ وَمَكَّةَ اَلَا اِنَّهٗ فِيْ بَحْرِ الشَّامِ اَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ لَا بَلْ

مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ، وَاَوْمَأَ بِيَدِهِ اِلَى الْمَشْرِقِ قَالَتْ، فَحَفِظْتُ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(صحیح مسلم کتاب الفتن باب فی خروج الدجال ومکثہ فی الارض ... الخ)

حضرت فاطمہ بنت قیسؓ بیان کرتی ہیں کہ ایک دفعہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے منادی کی آواز سنی کہ نماز کے لئے لوگ آ جائیں۔ میں بھی مسجد جا پہنچی اور آپؐ کے ساتھ نماز پڑھی۔ جب آپؐ نماز پڑھا چکے تو منبر پر آ بیٹھے اسوقت آپؐ کے چہرہ مبارک پر تبسم تھا۔ آپؐ نے فرمایا۔ ہر شخص اپنی جگہ پر بیٹھا رہے پھر آپؐ نے کہا میں نے تمہیں ایک واقعہ سنانے کیلئے یہاں ٹھہرنے کے لئے کہا ہے۔ تمیم داری جو پہلے عیسائی تھے اور اب مسلمان ہوئے ہیں انہوں نے مجھے یہ واقعہ سنایا ہے جو بالکل اُن باتوں کے مطابق ہے جو مسیح الدجّال کے بارہ میں اس سے پہلے میں آپ کو بتا چکا ہوں۔ تمیم داری نے بیان کیا کہ وہ قبیلہ لخم اور جذام کے تیس ۳۰ ساتھیوں کے ساتھ ایک بحری بادبانی کشتی میں سوار ہو کر سمندری سفر پر گئے (غالباً یہ ان کا کوئی کشف تھا) طوفان کی وجہ سے ہماری کشتی لہروں میں گھر گئی اور ایک ماہ تک ہم سمندر میں بھٹکتے رہے پھر مغرب کے وقت (یا مغرب میں دُور کے) ایک جزیرے کے کنارے ہماری کشتی جا لگی۔ ہم جزیرے پر اُتر آئے وہاں ہمیں سخت غلیظ اور گھنے بالوں والی خوفناک چلتی پھرتی ایک بَلا (یا عورت) نظر آئی۔ اس کے بال اتنے لمبے اور گھنے تھے کہ ہمیں یہ پتہ نہیں

چلتا تھا کہ اس کا منہ کدھر ہے اور دبر کدھر۔ ہم نے اس سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ اس نے کہا میرا نام جسّاسہ ہے۔ ہم نے تشریح پوچھی کہ جسّاسہ کسے کہتے ہیں اس نے (ہمارے اس سوال کا کوئی جواب نہ دیا اور) کہا سامنے گرجا ہے اس میں جاؤ۔ وہاں تمہیں ایسا آدمی ملے گا جو تمہاری باتیں سننے کا شوقین ہے۔

تمیم کہتے ہیں کہ ہم اس عورت نما جانور کو دیو سمجھ کر ڈر رہے اور جلد ہی گرجے کی طرف چل پڑے۔ جب گرجا میں پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہاں ایک خوفناک شکل کا ایسا انسان ہے کہ ہم نے اس قسم کی خوفناک شکل والا بہت بڑے جسم کا انسان کبھی نہیں دیکھا تھا وہ لوہے کی مضبوط زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا۔ اسکے ہاتھ پاؤں بندھے ہوئے تھے۔ ہم نے اس سے پوچھا تو کون ہے؟ اُس نے جواب دیا کہ ابھی تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ میں کون ہوں۔ پہلے تم بتاؤ کہ تم کون ہو۔ ہم نے جواب دیا ہم عرب ہیں۔ سمندری سفر کے دوران طوفان کی لہروں کی وجہ سے ہم ایک ماہ تک بھٹکتے رہے اور اب اس جزیرے میں اُترے ہیں۔ یہاں ہمیں تم سے پہلے ایک خوفناک عورت نما جانور ملا جس نے اپنا نام جسّاسہ بتایا۔ ہم اسے دیو سمجھے اور بہت ڈرے بہرحال اس نے ہمیں تمہارے پاس بھیجا اور اسی کے کہنے کے مطابق ہم ادھر آئے ہیں اس خوفناک بہت بڑے قد و قامت کے انسان نے ہم سے پوچھا بیسان کے نخلستانوں کا کیا حال ہے۔ ہم نے پوچھا۔ اس کے بارہ میں تم کیا معلوم کرنا چاہتے ہو اس نے کہا کہ مَیں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کیا اب بھی اُن

نخلستانوں کی کھجوروں پر پھل آتے ہیں۔ ہم نے جواب دیا ہاں خوب پھل لگتے ہیں۔ اُس نے کہا عنقریب یہ نخلستان اُجڑ جائیں گے۔ اس نے پوچھا بحیرہ طبریہ کے بارہ میں کچھ بتاؤ کیا اس میں پانی ہے ہم نے جواب دیا کہ وہ پانی سے بھرا ہوا ہے اس نے کہا اس کا پانی بہت جلد خشک ہو جائے گا پھر اس نے پوچھا زُغَر کے چشمہ کے متعلق کچھ بتاؤ۔ کیا یہ اب بھی چلتا ہے اور لوگ اس چشمہ سے اپنے کھیت سیراب کرتے ہیں ہم نے جواب دیا ہاں بہت پانی ہے اور اسکے پانی سے خوب کام لیا جاتا ہے۔ پھر اُس نے پوچھا اُمیّین (عربوں) کے نبی کے متعلق کچھ بتاؤ۔ ہم نے جواب دیا وہ نبی مکّہ میں مبعوث ہوا ہے۔ اب یثرب یعنی مدینہ میں قیام پذیر ہے۔ اس نے پوچھا کیا عربوں نے اس نبی سے جنگ لڑی۔ ہم نے جواب دیا۔ ہاں۔ جنگیں ہوئیں لیکن عربوں کو شکست ہوئی اور اب وہ عرب کے قریباً سارے علاقے پر قابض ہے۔ اور سب عرب اسکے مطیع ہیں۔ اس پر اس نے کہا اطاعت میں ہی عربوں کی بھلائی ہے۔ پھر اس نے کہا۔ اب میں تمہیں اپنے متعلق کچھ بتاتا ہوں۔

میں ہی دراصل المسیح (الدجّال) ہوں اور عنقریب مجھے اس جزیرہ سے نکلنے کی اجازت مل جائے گی جب میں جزیرہ سے نکلوں گا تو ساری دنیا میں گھوم جاؤں گا۔ مکّہ اور مدینہ کے سوا کوئی شہر کوئی بستی میرے تصرّف اور قبضہ سے باہر نہیں رہے گی۔ مکّہ اور مدینہ میں داخل ہونے سے مجھے فرشتے روک دیں گے جو انکی حفاظت پر مامور ہیں اور اس وجہ سے یہ دونوں شہر ان کی حفاظت میں ہیں۔ فاطمہ بنت قیس رضؓ بیان کرتی ہیں کہ یہ واقعہ بیان کرتے

کے بعد حضورؐ نے اپنا عصا زور سے منبر پر مارا اور فرمایا یہ ہے طیبہ یہ ہے طیبہ یہ ہے طیبہ یعنی یہ ہے مدینہ اور کیا اس سے پہلے میں دجّال کے بارہ میں یہی باتیں تمہیں بتا نہیں چکا۔ لوگوں نے عرض کیا ہاں حضور آپؐ نے یہ سب باتیں پہلے بھی بتائی تھیں۔ آپؐ نے فرمایا یاد رکھو وہ دجّال شام اور یمن کے سمندر میں ہے یعنی بحیرہ احمر کی طرف سے ظاہر ہوگا۔ نہیں بلکہ مشرق کی طرف سے (اس کا رسوخ) بڑھے گا۔ پھر آپؐ نے اپنے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا لیکن (دراصل) وہ اس مشرق کی طرف کا رہنے والا نہیں ہوگا

(یہ حدیث فاطمہ بنت قیسؓ کے علاوہ ابوہریرہؓ، عائشہؓ اور جابرؓ سے بھی مروی ہے اور ابوداؤدؒ کی روایت میں جسّاسہ کے ذکر میں دَابَّة کے لفظ کی بجائے اِمْرَءَةٌ کا لفظ ہے)

٩٢٨ــ عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالَ ذَاتَ غَدَاةٍ فَخَفَّضَ فِيْهِ وَرَفَّعَ حَتّٰى ظَنَنَّاهُ فِيْ طَآئِفَةِ النَّخْلِ، فَلَمَّا رُحْنَا اِلَيْهِ عَرَفَ ذٰلِكَ فِيْنَا، فَقَالَ: مَا شَاْنُكُمْ ؟ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَكَرْتَ الدَّجَّالَ غَدَاةً فَخَفَّضْتَ فِيْهِ وَرَفَّعْتَ حَتّٰى ظَنَنَّاهُ فِيْ طَآئِفَةِ النَّخْلِ فَقَالَ: غَيْرُ الدَّجَّالِ اَخْوَفُنِيْ عَلَيْكُمْ اِنْ يَّخْرُجْ وَاَنَا فِيْكُمْ فَاَنَا حَجِيْجُهٗ دُوْنَكُمْ، وَاِنْ يَّخْرُجْ وَلَسْتُ فِيْكُمْ فَامْرُؤٌ حَجِيْجُ نَفْسِهٖ، وَاللّٰهُ خَلِيْفَتِيْ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ، اِنَّهٗ شَابٌّ قَطَطٌ عَيْنُهٗ طَافِيَةٌ كَاَنِّيْ اُشَبِّهُهٗ بِعَبْدِ الْعُزّٰى بْنِ قَطَنٍ، فَمَنْ اَدْرَكَهٗ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَاْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُوْرَةِ

الْكَهْفِ، إِنَّهُ خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ يَمِيْنًا وَعَاثَ شِمَالًا، يَا عِبَادَ اللّٰهِ فَاثْبُتُوْا قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَمَا لَبْثُهُ فِي الْأَرْضِ؟ قَالَ: أَرْبَعُوْنَ يَوْمًا، يَوْمٌ كَسَنَةٍ، وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ، وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ، وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِيْ كَسَنَةٍ أَتَكْفِيْنَا فِيْهِ صَلٰوةُ يَوْمٍ؟ قَالَ: لَا، اُقْدُرُوْا لَهُ قَدْرَهُ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا إِسْرَاعُهُ فِي الْأَرْضِ؟ قَالَ: كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيْحُ فَيَأْتِيْ عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوْهُمْ فَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَجِيْبُوْنَ لَهٗ فَيَأْمُرُ السَّمَآءَ فَتُمْطِرُ وَالْأَرْضَ فَتُنْبِتُ فَتَرُوْحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ أَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرًا وَأَسْبَغَهُ ضُرُوْعًا وَأَمَدَّهُ خَوَاصِرَ ثُمَّ يَأْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوْهُمْ فَيَرُدُّوْنَ عَلَيْهِ قَوْلَهٗ فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ فَيُصْبِحُوْنَ مُمْحِلِيْنَ لَيْسَ بِأَيْدِيْهِمْ شَيْءٌ مِّنْ أَمْوَالِهِمْ وَيَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُوْلُ لَهَا: أَخْرِجِيْ كُنُوْزَكِ فَتَتْبَعُهٗ كُنُوْزُهَا كَيَعَاسِيْبِ النَّحْلِ، ثُمَّ يَدْعُوْ رَجُلًا مُمْتَلِئًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهٗ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهٗ جِزْلَتَيْنِ رَمْيَةَ الْغَرَضِ ثُمَّ يَدْعُوْهُ فَيُقْبِلُ وَيَتَهَلَّلُ وَجْهُهٗ يَضْحَكُ، فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذْ بَعَثَ اللّٰهُ تَعَالَى الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ[1] فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَآءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ

---

[1] ریاض الصالحین میں جو حضرت امام نوویؒ شارح مسلم کا ایک مشہور انتخاب ہے اس میں المسیح ابن مریمؑ کے ساتھ صلی اللہ علیہ وسلم کے دعائیہ کلمات ہیں اور آپؐ کے صحابہ کے ساتھ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے۔ (ریاض الصالحین صفحہ ۶۲۲ مطبوعہ المکتبۃ المیسریۃ الکائنۃ بمکۃ المحمیۃ الطبعۃ الثانیۃ۔ نیز دیکھیں ریاض الصالحین صفحہ ۶۳۴ صفحہ ۶۳۵ مطبوعہ امجد اکیڈمی لاہور پاکستان)

بَيْنَ مَهْرُوْدَتَيْنِ، وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلٰى اَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ إِذَا طَأْطَأَ رَأْسَهُ
قَطَرَ وَإِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ، فَلَا يَحِلُّ بِكَافِرٍ
يَجِدُ رِيْحَ نَفَسِهِ إِلَّا مَاتَ وَنَفَسُهُ يَنْتَهِيْ حَيْثُ يَنْتَهِيْ طَرْفُهُ
فَيَطْلُبُهُ حَتّٰى يُدْرِكَهُ بِبَابِ لُدٍّ[1] فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يَأْتِيْ عِيْسٰى قَوْمًا
قَدْ عَصَمَهُمُ اللّٰهُ مِنْهُ فَيَمْسَحُ عَنْ وُجُوْهِهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ
بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذْ اَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى إِلٰى
عِيْسٰى إِنِّيْ قَدْ اَخْرَجْتُ عِبَادًا لِيْ لَا يَدَانِ لِاَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ فَحَرِّزْ
عِبَادِيْ إِلَى الطُّوْرِ، وَيَبْعَثُ اللّٰهُ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ
حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ، فَيَمُرُّ اَوَائِلُهُمْ عَلٰى بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ فَيَشْرَبُوْنَ مَا
فِيْهَا وَيَمُرُّ اٰخِرُهُمْ فَيَقُوْلُوْنَ لَقَدْ كَانَ بِهٰذِهٖ مَرَّةً مَاءٌ، وَيُحْصَرُ
نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى وَاَصْحَابُهُ حَتّٰى يَكُوْنَ رَأْسُ الثَّوْرِ لِاَحَدِهِمْ خَيْرًا
مِنْ مِّائَةِ دِيْنَارٍ لِاَحَدِكُمُ الْيَوْمَ، فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى وَاَصْحَابُهُ
إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى فَيُرْسِلُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِيْ رِقَابِهِمْ فَيُصْبِحُوْنَ
فَرْسٰى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى وَاَصْحَابُهُ إِلَى
الْاَرْضِ فَلَا يَجِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ إِلَّا مَلَأَهُ زَهَمُهُمْ وَ
نَتْنُهُمْ، فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى وَاَصْحَابُهُ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى فَيُرْسِلُ
اللّٰهُ تَعَالٰى طَيْرًا كَاَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ

---

[1] موارد الظمآن الی زوائد ابن حبان کتاب الفتن باب فی الکذابین والدجال۔

اللّٰہُ، ثُمَّ یُرْسِلُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ مَطَرًا لَا یَکُنُّ مِنْہُ بَیْتُ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ فَیَغْسِلُ الْاَرْضَ حَتّٰی یَتْرُکَھَا کَالزَّلَفَۃِ، ثُمَّ یُقَالُ لِلْاَرْضِ اَنْبِتِیْ ثَمَرَتَکِ، وَرُدِّیْ بَرَکَتَکِ، فَیَوْمَئِذٍ تَاْکُلُ الْعِصَابَۃُ مِنَ الرُّمَّانَۃِ وَ یَسْتَظِلُّوْنَ بِقِحْفِھَا وَیُبَارَکُ فِی الرِّسْلِ حَتّٰی اَنَّ اللِّقْحَۃَ مِنَ الْاِبِلِ لَتَکْفِی الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ، وَاللِّقْحَۃَ مِنَ الْبَقَرِ لَتَکْفِی الْقَبِیْلَۃَ مِنَ النَّاسِ، وَاللِّقْحَۃَ مِنَ الْغَنَمِ لَتَکْفِی الْفَخِذَ مِنَ النَّاسِ فَبَیْنَمَا ھُمْ کَذٰلِکَ اِذْ بَعَثَ اللّٰہُ تَعَالٰی رِیْحًا طَیِّبَۃً فَتَاْخُذُھُمْ تَحْتَ اٰبَاطِھِمْ فَتَقْبِضُ رُوْحَ کُلِّ مُؤْمِنٍ وَ کُلِّ مُسْلِمٍ، وَیَبْقٰی شِرَارُ النَّاسِ یَتَھَارَجُوْنَ فِیْھَا تَھَارُجَ الْحُمُرِ فَعَلَیْھِمْ تَقُوْمُ السَّاعَۃُ۔

(مسلم کتاب الفتن باب ذکر الدجال وصفتہ ومامعہ وابوداؤد ص۵۹۳)

حضرت نواس بن سمعانؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صبح دجّال کے حالات بیان کئے آپؐ کی آواز کبھی آہستہ ہوجاتی اور کبھی بلند۔ آپؐ اس انداز میں حالات بیان فرمارہے تھے کہ ہم نے سمجھا شاید دجّال شاید ہمارے قریب ہی کے نخلستان میں موجود ہے جب ہم شام کو حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ہمارے اس تاثر کا اندازہ لگا کر آپؐ نے فرمایا۔ تمہاری یہ پریشان حالی کیوں؟ ہم نے عرض کیا آپؐ نے صبح دجّال کے حالات بیان کئے تھے آپؐ کی آواز کبھی آہستہ ہوجاتی اور کبھی بلند، اس خاص انداز سے ہم نے یوں محسوس کیا جیسے دجّال اس نخلستان کے کسی حصہ میں اس وقت موجود ہے۔ حضورؐ نے فرمایا تمہارے متعلق مجھے دجّال

کے کسی فتنہ کا ڈر نہیں اگر وہ اب ظاہر ہوا جبکہ میں تم میں موجود ہوں تو اللہ تعالیٰ کی توفیق سے میں اس کا مقابلہ کروں گا اور تم تک اسکا اثر نہیں پہنچنے دوں گا اور اگر وہ میرے بعد ظاہر ہوا تو انسان کو خود اپنے بچاؤ کی تدبیر کرنی چاہیئے اگرچہ اللہ تعالیٰ ہی میری بجائے ہر مسلمان کا نگران ہے وہی حفاظت کے سامان کرے گا یعنی جہاں تک ممکن ہو ہر شخص کو اس کے مقابلہ کیلئے تیار رہنا چاہیئے (کیونکہ انسان کی کوشش ہی نصرتِ الٰہی کو جذب کرنے کا حقیقی ذریعہ ہے)۔ بہرحال مجھے دجّال کا نظارہ اس رنگ میں دکھایا گیا جیسے وہ ایک گھنگریالے بالوں والا نوجوان ہے جس کی ایک آنکھ کا ڈیلا ابھرا ہوا ہے اسکی شکل عبدالعزّیٰ بن قطن سے بہت ملتی ہے اس مشابہت کو یاد رکھو اور جس سے کبھی اسکی مٹھ بھیڑ ہو وہ اس کے شر سے بچنے کیلئے سورۃ کہف کی ابتدائی آیتیں پڑھے (ان آیات میں دجّال کی سحرکاریوں کا جواب موجود ہے) وہ شام اور عراق کے درمیان کے علاقہ سے ظاہر ہوگا دائیں بائیں جدھر رُخ کرے گا قتل و غارت اور فتنہ و فساد کا بازار گرم کرتا چلا جائے گا (ہر طرف ہاہا کار مچا دے گا) سوائے خدا کے بندو، تم ثابت قدم رہنا۔ ہم نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! وہ دنیا میں کتنا عرصہ رہے گا۔ آپؐ نے فرمایا چالیس دن۔ کہیں ایک دن سال کے برابر ہوگا کہیں ایک دن مہینہ کے برابر اور کسی جگہ ایک ہفتہ کے برابر ہوگا اور باقی علاقوں میں ایسے ہی دن ہوں گے جیسے تمہارے دن ہوتے ہیں۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! جہاں دن سال کے برابر ہوگا وہاں کیا اس ایک دن کی نمازیں کافی ہوں گی؟ آپؐ نے فرمایا نہیں، بلکہ اسکے لئے تمہیں اندازہ سے کام لینا ہوگا۔ ہم نے

عرض کیا یارسول اللہ! وہ دجال زمین میں کتنی جلدی ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچے گا؟ آپؐ نے فرمایا اسمیں ایسے ابرِ باراں کی سی تیزی ہوگی جیسے پیچھے سے تیز ہوا دھکیل رہی ہو۔ وہ ایک قوم کے پاس آئے گا اور انہیں اپنی طرف بلائے گا وہ لوگ اس پر ایمان لے آئیں گے اور اس کا ہر حکم مانیں گے اس پر وہ بادل کو حکم دے گا کہ وہ ان پر بارش برسائے اور زمین کو کہے گا وہ انکی فصلیں اُگائے اور انکے کھُلے چرنے والے جانور جب شام کو واپس آئیں گے تو انکی کوہانیں اونچی اور کھیریاں دودھ سے بھری ہوئی ہونگی اور انکی کوکھیں خوب بھری تنی نظر آئیں گی (غرض ان کیلئے خوب فارغ البالی کے دن ہوں گے۔) پھر دجّال کچھ اور لوگوں کے پاس جائے گا اور انہیں اپنی طرف بلائے گا لیکن وہ اس کی دعوت کو ردّ کر دیں گے اور اُس کا کہا نہیں مانیں گے۔ دجّال ان سے ناراض ہو کر واپس ہوگا تو وہ سخت قحط کی مصیبت سے دوچار ہو جائیں گے اور ان کے ہاتھ میں کچھ نہیں رہے گا (ان کا سب کچھ لُٹ جائے گا) ادھر دجّال ویران مقامات سے گزرے گا تو اُن سے کہے گا اے ویرانو! اپنے خزانے اُگل دو تب ان جگہوں کے خزانے اس طرح اُس کے پیچھے بھاگیں گے جس طرح شہد کی مکھیاں اپنی ملکہ کے پیچھے اُڑتی ہیں۔ پھر وہ ایک جوانِ رعنا کو بلائے گا اور اُسے تلوار مار کر دو ٹکڑے کر دے گا اور ان دونوں ٹکڑوں کو ایک تیر کی مسافت پر علیحدہ علیحدہ رکھ کر ان کو آواز دے گا تو وہ دونوں ٹکڑے تیزی سے آکر آپس میں جُڑ جائیں گے اور وہ نوجوان ہنستا ہوا شاداں و فرحاں دجّال کے سامنے آکھڑا ہوگا۔ ابھی دجّال اس قسم کے شعبدے دکھا رہا ہوگا کہ اسی اثناء میں اللہ تعالےٰ

مسیح بن مریم کو مبعوث کرے گا جو دمشق کے مشرقی سفید منارے کے پاس دو[2] زرد رنگ کی چادریں پہنے دو فرشتوں کے بازوؤں پر ہاتھ رکھے نزول فرما ہوں گے۔ وہ جب اپنا سر جھکائیں گے تو اس سے قطرے گریں گے جب وہ سر اٹھائیں گے تو وہ قطرے موتیوں کی طرح سفید نظر آئیں گے۔ جس کافر تک ان کے سانس کی گرمی پہنچے گی وہ وہیں ڈھیر ہو جائے گا اور ان کے سانس کی گرمی اتنی دُور تک پہنچے گی جہاں تک انکی نظر جائے گی پھر وہ دجّال کی تلاش میں نکلیں گے اور باب لُد پر اس کو جا لیں گے اور اس کو قتل کر دیں گے پھر عیسیٰ ایسے لوگوں کے پاس آئیں گے جن کو اللہ تعالیٰ نے دجّال کے اثر سے محفوظ رکھا تھا آپ ان لوگوں کے چہروں سے غبار صاف کریں گے۔ اور جنّت میں اِن کے جو درجات ہیں انکی انہیں اطلاع دیں گے۔ اسی اثناء میں اللہ تعالیٰ عیسیٰؑ کو وحی کے ذریعہ خبر دے گا کہ میں نے اب کچھ ایسے لوگ بھی برپا کئے ہیں جن سے جنگ کی کسی میں طاقت نہیں۔ اس لئے تم میرے بندوں کو پہاڑ کی طرف محفوظ طریق سے لے جاؤ۔ غرض ان حالات میں اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کو برپا کریگا۔ وہ ہر بلندی سے تیزی کے ساتھ اترتے دکھائی دیں گے۔ یاجوج ماجوج کی اس ٹڈّی دل فوج کے اگلے حصے جب بحیرہ طبریہ کے پاس سے گزریں گے تو اس کا سارا پانی پی جائیں گے اور جب اس فوج کا آخری حصہ وہاں پہنچے گا تو کہے گا یہاں کبھی پانی ہوا کرتا تھا وہ کہاں گیا۔ ان رُوح فرسا حالات میں اللہ تعالیٰ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اپنے ساتھیوں سمیت محصور ہو جائیں گے۔ خوراک کی اس قدر قلت ہو جائے گی کہ بیل کا ایک سر آج کے سَو دینار کے

مقابلے میں سمٹتا اور اچھا لگے گا۔ پس اللہ تعالیٰ کے نبی عیسیٰؑ اور آپ کے ساتھی
اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کریں گے اور اللہ تعالیٰ انکی دعاؤں کو قبول کرتے
ہوئے یاجوج ماجوج کو ہلاک کرنے کیلئے انکی گردنوں میں طاعون پیدا کر دے
گا جن کی وجہ سے وہ یکدم ہلاک ہو جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے نبی عیسیٰؑ اور آپ
کے ساتھی ہموار میدانوں کی طرف اتریں گے لیکن تمام زمین میں ایک بالشت
جگہ بھی یاجوج ماجوج کی لاشوں اور انکی بدبُو سے خالی نہیں ملے گی۔ اس پر
اللہ تعالیٰ کے نبی عیسیٰؑ اور آپ کے ساتھی دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ ایسے پرندے
بھیجے گا جن کی گردنیں بختی اونٹوں کی طرح ہوں گی وہ پرندے ان لاشوں کو
اٹھا کر وہاں پھینک آئیں گے جہاں پھینکنے کا اللہ تعالیٰ ان کو حکم دے گا۔ پھر
اللہ تعالیٰ بارش برسائے گا یہاں تک کہ نہ کوئی مکان بچے گا اور نہ کوئی خیمہ
سب کے سب اور ساری کی ساری زمین دُھل جائے گی اور آئینہ کی طرح
صاف ہو جائے گی۔ پھر زمین کو کہا جائے گا اپنے پھل اُگا اور اپنی برکت کو
واپس لا۔ ایسے بابرکت زمانے میں ایک انار سے ایک پوری جماعت سیر ہو گی
اور انار کا آدھا چھلکا اتنا بڑا ہو گا کہ اس کے نیچے ایک پوری جماعت آرام کر
سکے گی اور دودھ میں اتنی برکت ہو جائے گی کہ دودھ دینے والی ایک اونٹنی
کئی بڑی جماعتوں کیلئے کافی ہو گی اور دودھ دینے والی ایک گائے پورے قبیلہ
اور بکری پورے گھرانے کو کفایت کرے گی۔ پس ایسی خوشحالی اور آرام و آسائش
کے حالات میں لوگ رہ رہے ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ اور لطیف ہوا
چلائے گا جو بغلوں میں سے گزرے گی اور مومنوں کی روح قبض کرتی چلی جائے

گی۔ صرف شریر لوگ باقی رہ جائیں گے جو گدھوں کی طرح علی الاعلان بدفعلی اور بے حیائی کے مرتکب ہوں گے اور ایسے ہی بدکار اخلاق باختہ لوگوں پر قیامت قائم ہو گی۔

۹۲۹ــ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الدَّجَّالَ بَيْنَ ظَهْرَانِي النَّاسِ فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِاَعْوَرَ اَلَا اِنَّ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ اَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى كَاَنَّ عَيْنَهٗ عِنَبَةٌ طَافِئَةٌ۔ (مسلم کتاب الفتن باب ذکر الدجّال وصفة وما معه)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے سامنے دجّال کے حالات بیان کئے اور فرمایا اللہ تعالیٰ یک چشم نہیں ہے۔ یاد رکھو مسیح الدجال دائیں آنکھ سے کانا ہے۔ اسکی اس آنکھ کا ڈیلا اس طرح پھولا ہوا ہو گا جیسے انگور کا دانہ ہوتا ہے۔

۹۳۰ــ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلدَّجَّالُ اَعْوَرُ بِعَيْنِ الشِّمَالِ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْتُوْبٌ كَافِرٌ يَقْرَؤُهُ الْاُمِّيُّ وَالْكَاتِبُ۔ (مسند احمد ص۵ ج۵)

حضرت ابو بکرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دجّال دائیں آنکھ سے کانا ہو گا۔ اسکی دونوں آنکھوں کے درمیان (پیشانی پر) کافر لکھا ہو گا جسے ان پڑھ اور پڑھا ہوا دونوں پڑھ سکیں گے۔

۹۳۱ــ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَخْرُجُ الدَّجَّالُ عَلٰى حِمَارٍ اَقْمَرَ مَا بَيْنَ اُذُنَيْهِ سَبْعُوْنَ

باغا ۓ (مشکوٰۃ کتاب الفتن صفحہ ۴۷۷ بحوالہ بیہقی)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجّال ایک ایسے گدھے پر سوار ہو کر نکلے گا جو چاند کی طرح چمکے گا اس کے دونوں کانوں کے درمیان ستّر باع کا فاصلہ ہوگا۔ (انسان کے دونوں پھیلے

---

ۓ ا۔ وَفِیْ رِوَایَۃٍ ۔ اُذُنُ حِمَارِ الدَّجَّالِ لَتَظِلُّ سَبْعِیْنَ اَلْفًا۔ (تفسیر درّمنثور صفحہ ۳۵۵ جلد ۵)

ترجمہ: دجّال کے گدھے کا کان ستّر ہزار لوگوں پر سایہ کریگا۔

ب۔ مَا بَیْنَ حَافِرِ حِمَارِہٖ اِلَی الْحَافِرِ الْاٰخَرِ مَسِیْرَۃُ یَوْمٍ وَّ لَیْلَۃٍ

(کنزالعمال صفحہ ۲۹۸)

ترجمہ: اسکے گدھے کے ایک سُم سے دوسرے سُم تک کا فاصلہ ایک دن اور رات کے سفر جتنا ہوگا۔

ج۔ کُلُّ خُطْوَۃٍ مِنْ خُطَاہُ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ وَّ تُطْوٰی لَہُ الْاَرْضُ حَتّٰی یَسْبِقَ الشَّمْسَ اِذَا طَلَعَتْ اِلٰی مَغْرِبِہَا یَخُوْضُ الْبَحْرَ بِحِمَارِہٖ (نُزْہَۃُ المجالس صفحہ ۹۰)

ترجمہ: اسکے قدموں میں سے ہر قدم (کا فاصلہ) تین دن کا ہوگا۔ اسکے لئے زمین لپیٹ دی جائے گی حتّٰی کہ وہ مغرب کی طرف جاتے ہوئے سورج سے آگے نکل جائے گا۔ دجّال اپنے گدھے سمیت سمندر میں غوطہ لگائے گا۔ (تیز رفتار ہوائی جہازوں نے عملاً یہی صورت پیدا کی ہے کہ وہ دو ملکوں کے درمیان وقت کے فرق کے اندر اندر بلکہ پہلے وہاں پہنچ جاتے ہیں۔)

د۔ اَمَامَہٗ جَبَلُ دُخَانٍ (کنزالعمال صفحہ ۲۹۸)

ترجمہ: اس کے آگے آگے دھوئیں کا پہاڑ ہوگا۔

ھ۔ ذَوَاتُ السُّرُوْجِ وَالْفُرُوْجِ (بحار الانوار صفحہ ۶۴ جلد ۳)

ترجمہ: دجّال کی سواری کے اندر روشنیاں ہوں گی اور اس کے بہت سے در اور کھڑکیاں ہوں گی۔

ہوئے ہاتھوں کے درمیان جو فاصلہ ہوتا ہے اسے "باع" کہتے ہیں)

۹۳۲ــ عَنْ سُبَيْعٍ قَالَ: أَرْسَلُوْنِيْ مِنْ مَاءٍ إِلَى الْكُوْفَةِ أَشْتَرِي الدَّوَابَّ فَأَتَيْنَا الْكُنَاسَةَ فَإِذَا رَجُلٌ عَلَيْهِ جَمْعٌ، قَالَ: فَأَمَّا صَاحِبِيْ فَانْطَلَقَ إِلَى الدَّوَابِّ وَأَمَّا أَنَا فَأَتَيْتُهُ فَإِذَا هُوَ حُذَيْفَةُ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: كَانَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُوْنَهُ عَنِ الْخَيْرِ وَأَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌّ كَمَا كَانَ قَبْلَهُ شَرٌّ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ فَمَا الْعِصْمَةُ مِنْهُ؟ قَالَ: السَّيْفُ أَحْسِبُ ..... قَالَ قُلْتُ: ثُمَّ مَاذَا قَالَ: ثُمَّ تَكُوْنُ دُعَاةُ الضَّلَالَةِ. قَالَ: فَإِنْ رَأَيْتَ يَوْمَئِذٍ خَلِيْفَةَ اللّٰهِ فِي الْأَرْضِ فَالْزَمْهُ وَإِنْ نَهِكَ جِسْمُكَ وَأُخِذَ مَالُكَ فَإِنْ لَمْ تَرَهُ فَاهْرُبْ فِي الْأَرْضِ وَلَوْ أَنْ تَمُوْتَ وَأَنْتَ عَاضٌّ بِجِذْلِ شَجَرَةٍ قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ثُمَّ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ قَالَ: قُلْتُ: فَبِمَا يَجِيْءُ بِهِ مَعَهُ؟ قَالَ: بِنَهْرٍ أَوْ قَالَ: مَاءٌ وَنَارٌ[1] فَمَنْ دَخَلَ نَهْرَهُ حُطَّ أَجْرُهُ وَوَجَبَ وِزْرُهُ وَمَنْ دَخَلَ نَارَهُ وَجَبَ أَجْرُهُ وَحُطَّ وِزْرُهُ، قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: لَوْ أَنْتَجْتَ فَرَسًا لَمْ تَرْكَبْ فَلُوَّهَا حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا هُدْنَةٌ عَلٰى دُخْنٍ؟ قَالَ: قُلُوْبٌ لَا تَعُوْدُ عَلٰى مَا كَانَتْ۔ (مسند احمد بن حنبل ص۴۰۳ ج۵)

---

[1] إِنَّ مَعَهُ جَبَلَ خُبْزٍ وَنَهَرَ مَاءٍ (بخاری کتاب الفتن باب ذکر الدجال)

ترجمہ: روٹیوں کا پہاڑ اور پانی کا دریا اسکے ساتھ ہوں گے۔

حضرت سبیعؓ بیان کرتے ہیں کہ چند لوگوں کے ساتھ مجھے ایک آباد چشمہ سے کوفہ کی طرف بھیجا گیا تا کہ وہاں سے کچھ جانور خرید لاؤں۔ جب ہم کناسہ کے مقام پر ایک خانقاہ پر پہنچے تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک آدمی کے ارد گرد لوگ جمع ہیں۔ میرے ساتھی تو جانوروں کی طرف چلے گئے اور میں اس آدمی کی طرف آ گیا وہاں جا کر معلوم ہوا کہ وہ شخص حضرت حذیفہؓ ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے صحابہؓ ہمیشہ اچھی' بھلائی اور خوشخبری والی باتیں آپؐ سے پوچھا کرتے تھے لیکن میں مستقبل میں پیدا ہونے والے فتنہ و فساد کے متعلق پوچھتا رہتا تھا۔ ایک دن میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! کیا ان بھلے دنوں کے بعد بُرے دن بھی آئیں گے جس طرح پہلے بُرے دن تھے؟ آپؐ نے فرمایا۔ ہاں' میں نے عرض کیا اس فتنہ سے بچنے کی کیا صورت اختیار کی جائے گی؟ آپؐ نے فرمایا تلوار' یعنی جنگ کا حربہ استعمال کیا جائے گا۔ میں نے عرض کیا نتیجہ کیا ہوگا؟ دلی کدورت کے باوجود صلح کی سطحی کوششیں کی جائیں گی۔ میں نے عرض کیا پھر کیا ہوگا؟ آپؐ نے فرمایا گمراہی کی طرف بلانے والے لوگ کھڑے ہوں گے' ایسے حالات میں اگر زمین میں اللہ کا کوئی خلیفہ دیکھو تو تم اسکی متابعت و مصاحبت اختیار کرو۔ اگرچہ اس وجہ سے تمہارا جسم لہولہان کر دیا جائے اور تمہارا مال لُوٹ لیا جائے اور اگر تمہیں ایسے خلیفۃ اللہ کا قُرب میسّر نہ آئے تو زمین کے کسی کونے میں چلے جاؤ اگرچہ تم اکیلے درخت کے تنے کو پکڑے مر جاؤ۔ حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا۔ اس نازک صورتِ حال کے اور کیا نتائج برآمد ہوں گے؟ آپؐ نے فرمایا۔ پھر دجّال کا غلبہ

ہوگا۔ اس پر میں نے پوچھا وہ کیا شعبدے دکھائے گا؟ آپؐ نے فرمایا وہ نہریں جاری کرے گا، آگ سے کام لے گا۔ جو شخص اسکی نہر میں داخل ہوا یعنی اس نے دنیا کو ترجیح دی اسے ثواب سے محروم کردیا جائے گا اور گناہوں کی سزا پائے گا اور جو شخص اس کی آگ میں داخل ہوا یعنی اس کی پیدا کردہ مشکلات کا اس نے سامنا کیا اس کو اللہ تعالیٰ کے حضور سے ثواب ملے گا اور اسکے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔ حذیفہؓ کہتے ہیں میں نے عرض کیا اس کے بعد پھر کیا ہوگا؟ تو آپؐ نے فرمایا گھوڑی بچہ جنے گی تو اس کا بچہ سواری کے قابل نہیں ہوگا کہ قیامت آجائے گی۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول هُدْنَةٌ عَلٰى دُخْنٍ کے معنی کیا ہیں آپؐ نے فرمایا ایسے دل جو پہلی بھائی چارہ کی حالت پر واپس نہیں آئیں گے یعنی ان میں دشمنی اور کھوٹ کی آگ سلگتی رہے گی۔

۹۲۳ — عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ يَهُوْدِ اَصْبَهَانَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ۔[1] (مسلم کتاب الفتن باب فی بقیۃ من احادیث الدجال)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اصبہان کے ستر ہزار طیلسان پوش یہودی دجال کا ساتھ دیں گے۔

۹۲۴ — عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

---

[1] اَلَا اِنَّ الدَّجَّالَ اَكْثَرُ اَتْبَاعِهٖ وَاَتْبَاعِهِ الْيَهُوْدُ وَ اَوْلَادُ الزِّنَا۔ (کنز العمال ص۲۶۶)

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُوْنَ الْيَهُوْدَ فَيَقْتُلُهُمُ الْمُسْلِمُوْنَ حَتّٰى يَخْتَبِئَ الْيَهُوْدِيُّ مِنْ وَّرَآءِ الْحَجَرِ وَالشَّجَرِ فَيَقُوْلُ الْحَجَرُ اَوِ الشَّجَرُ : يَامُسْلِمُ هٰذَا يَهُوْدِيٌّ خَلْفِيْ تَعَالَ فَاقْتُلْهُ اِلَّا الْغَرْقَدَ فَاِنَّهٗ مِنْ شَجَرِ الْيَهُوْدِ۔

(مسلم کتاب الفتن باب لا تقوم الساعۃ حتی یمر الرجل بقبر الرجل)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے آنے سے پہلے پہلے مسلمانوں کی یہودیوں سے ایک شدید جنگ ہوگی اس جنگ میں یوں ہوگا کہ اگر یہودی پتھر یا درخت کے پیچھے چھپ جائے گا تو وہ پتھر یا درخت بھی کہے گا۔ اے مسلم! یہ میرے پیچھے یہودی چھپا ہے، آؤ اور اسے قتل کرو۔ لیکن غرقد نامی درخت اس خلوص کا مظاہرہ نہیں کرے گا کیونکہ وہ یہودیوں کا خاص درخت ہے اس لئے مسلمانوں سے اسکی ہمدردی کی امید نہیں کی جاسکتی۔ (یہ بھی غالباً ایک تعبیر طلب کشفی نظارے کا ذکر ہے)

۹۳۵ — عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَخْرُجُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالٌ يَخْتَلُوْنَ الدُّنْيَا بِالدِّيْنِ يَلْبَسُوْنَ لِلنَّاسِ جُلُوْدَ الضَّأْنِ مِنَ اللِّيْنِ اَلْسِنَتُهُمْ اَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ وَ قُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ الذِّيَابِ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ : اَبِیْ يَغْتَرُّوْنَ اَمْ عَلَیَّ يَجْتَرِءُوْنَ حَتّٰى حَلَفْتُ لَاَبْعَثَنَّ عَلٰى اُولٰٓئِكَ مِنْهُمْ فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِيْمَ مِنْهُمْ حَيْرَانَ - (کنز العمال کتاب القیامۃ من القسم الاول ... مطبعہ حیدرآباد دکن)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

آخری زمانہ میں کچھ دجّال ظاہر ہوں گے جو دنیا اور پیسہ کے زور پر دین پھیلائیں گے اور لالچ کے ذریعہ لوگوں کے ضمیر خرید لیں گے۔ دنیا کے سامنے وہ بھیڑوں کا لباس پہن کر آئیں گے یعنی بظاہر بڑے نرم مزاج اور ٹھنڈی طبیعت کے ہونگے۔ انکی زبانیں شہد سے بھی زیادہ میٹھی ہوں گی اور اپنی چکنی چپڑی اور میٹھی باتوں سے لوگوں کا دین بدلنے کی کوشش کریں گے لیکن ان کے دل بھیڑیوں کے سے ہونگے یعنی اندر سے انکی نیتیں سخت خراب اور ان کے ارادے بڑے خطرناک ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے حلم کی وجہ سے انکو دھوکا لگا ہے اور میرے خلاف ایسی ناروا جرأت کی ہے میں اپنی ذات کی قسم کھاتا ہوں کہ میں انہی میں سے اور انکے اندر سے ہی ایسے فتنہ گر پیدا کروں گا کہ انکے فتنوں اور کارستانیوں کو دیکھ کر عقلمند اور دانا حیران و ششدر رہ جائیں گے۔

۹۳۶ــ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَنْزِلَ الرُّوْمُ بِالْاَعْمَاقِ اَوْ بِدَابِقَ فَيَخْرُجُ اِلَيْهِمْ جَيْشٌ مِنَ الْمَدِيْنَةِ مِنْ خِيَارِ اَهْلِ الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ فَاِذَا تَصَافُّوْا قَالَتِ الرُّوْمُ خَلُّوْا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الَّذِيْنَ سُبُوْا مِنَّا نُقَاتِلْهُمْ فَيَقُوْلُ الْمُسْلِمُوْنَ: لَا، وَاللّٰهِ! لَا نُخَلِّیْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ اِخْوَانِنَا فَيُقَاتِلُوْنَهُمْ فَيَنْهَزِمُ ثُلُثٌ لَا يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ اَبَدًا وَيُقْتَلُ ثُلُثٌ هُمْ اَفْضَلُ الشُّهَدَاۤءِ عِنْدَ اللّٰهِ وَيَفْتَتِحُ الثُّلُثُ لَا يُفْتَنُوْنَ اَبَدًا فَيَفْتَتِحُوْنَ قُسْطَنْطِيْنِيَّةَ فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُوْنَ الْغَنَاۤئِمَ قَدْ عَلَّقُوْا سُيُوْفَهُمْ بِالزَّيْتُوْنِ اِذْ صَاحَ فِيْهِمُ الشَّيْطَانُ اِنَّ الْمَسِيْحَ قَدْ خَلَفَكُمْ

فِیْ اَھْلِیْکُمْ فَیَخْرُجُوْنَ وَ ذٰلِکَ بَاطِلٌ فَاِذَا جَاءُوا الشَّامَ خَرَجَ فَبَیْنَمَا یُعِدُّوْنَ لِلْقِتَالِ یُسَوُّوْنَ الصُّفُوْفَ اِذْ اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَیَنْزِلُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ فَاَمَّھُمْ فَاِذَا رَاٰہُ عَدُوُّ اللّٰہِ ذَابَ کَمَا یَذُوْبُ الْمِلْحُ فِی الْمَاءِ فَلَوْ تَرَکَہٗ لَانْذَابَ حَتّٰی یَھْلِکَ وَلٰکِنْ یَقْتُلُہُ اللّٰہُ بِیَدِہٖ فَیُرِیْھِمْ دَمَہٗ فِیْ حَرْبَتِہٖ۔ (مسلم کتاب الفتن باب فی فتح قسطنطینیۃ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم ہونے سے پہلے اعماق اور دابق میں روم یعنی عیسائیوں کی فوجیں اتریں گی مدینہ سے ایک لشکر انکے مقابلے کیلئے جائے گا یہ لشکر زمین کے بہترین لوگوں پر مشتمل ہوگا ۔جب مقابلہ شروع ہوگا تو رومی قومیں کہیں گی تم ہمارے مقابلہ سے ہٹ جاؤ اور ان لوگوں سے مقابلہ کرتے دو' جو ہمارے دین کو چھوڑ گئے ہیں لیکن مسلمان کہیں گے ہم اپنے بھائیوں کو تمہارے سپرد نہیں کریں گے جب جنگ شروع ہوگی تو مسلمانوں کے لشکر کا تیسرا حصّہ بھاگ جائے گا ۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی توبہ قبول نہیں کرے گا ۔اس فوج کا دوسرا ثلث شہید ہوجائے گا۔ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہترین شہیدوں میں شمار ہوں گے بقیہ تیسرا حصّہ فتح حاصل کریگا ۔جو پھر کبھی آزمائش میں نہیں ڈالا جائے گا۔ یہ لشکر قسطنطنیہ فتح کرے گا اسی اثناء میں یہ فوج اس فتح کی غنیمتیں تقسیم کر رہی ہوگی اور اس نے اپنی تلواریں زیتون کے درختوں کے ساتھ لٹکائی ہوئی ہوں گی کہ شیطان چیخ کر کہے گا کہ مسیح الدجال تمہارے پیچھے علاقہ میں گھس آیا ہے جب وہ وہاں سے نکلیں گے تو معلوم ہوگا کہ خبر غلط ہے لیکن شام میں پہنچتے پہنچتے

دجّال کا خروج حقیقت نظر آنے لگے گا۔ مسلمان بھی مقابلہ میں آجائیں گے۔ اسی دوران میں جب وہ صفیں ٹھیک کر رہے ہوں گے۔ اور نماز کے لئے اقامت ہو رہی ہوگی کہ عیسٰی بن مریم نزول فرما ہوں گے جو مسلمانوں کی امامت فرمائیں گے جب دجّال مسیحؑ کو دیکھے گا تو اس طرح گھل جائے گا جس طرح نمک پانی میں گھل جاتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کے ہاتھ سے دجّال کو ہلاک کرائے گا۔ اور وہ لوگوں کو اپنے خنجر میں دجّال کا خون بھی دکھائے گا۔ (یہ سارا واقعہ دراصل تعبیر طلب کشفی نظارہ ہے جو حضورؐ نے اپنے صحابہ کے سامنے بیان فرمایا۔)

۹۳۷ــــ قَالَ الْمُسْتَوْرِدُ الْقُرَشِيُّ عِنْدَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تَقُوْمُ السَّاعَةُ وَالرُّوْمُ أَكْثَرُ النَّاسِ، فَقَالَ لَهُ عَمْرٌو: أَبْصِرْ مَا تَقُوْلُ قَالَ: أَقُوْلُ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَئِنْ قُلْتَ ذٰلِكَ إِنَّ فِيْهِمْ لَخِصَالًا أَرْبَعًا إِنَّهُمْ لَأَحْلَمُ النَّاسِ عِنْدَ فِتْنَةٍ وَأَسْرَعُهُمْ إِفَاقَةً بَعْدَ مُصِيْبَةٍ وَأَوْشَكُهُمْ كَرَّةً بَعْدَ فَرَّةٍ وَ خَيْرُهُمْ لِمِسْكِيْنٍ وَيَتِيْمٍ وَضَعِيْفٍ وَخَامِسَةٌ حَسَنَةٌ جَمِيْلَةٌ وَأَمْنَعُهُمْ مِّنْ ظُلْمِ الْمُلُوْكِ۔

(مسلم کتاب الفتن باب تقوم الساعۃ والروم اکثر الناس)

مستورد قرشیؓ نے حضرت عمرو بن عاصؓ کے سامنے یہ روایت بیان کی کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ جب قیامت قائم ہوگی اس وقت دنیا میں اکثریت رومیوں یعنی عیسائیوں کی ہوگی

اور انکو غلبہ حاصل ہوگا۔ اس پر حضرت عمروؓ نے مستورد سے کہا خوب سوچ سمجھ لو کہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ اس پر مستورد نے کہا جو کچھ میں نے کہا ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خود سُنا ہے۔ اس پر حضرت عمروؓ نے فرمایا کہ اگر یہ بات درست ہے تو یاد رکھو کہ اسکی وجہ یہ ہوگی کہ ان عیسائیوں میں چار باتیں امتیازی ہوں گی۔ فتنہ وفساد کے زمانہ میں وہ لوگوں کے ساتھ زیادہ بُردباری اور عقلمندی کا ثبوت دیں گے۔ زیادہ جلدی اپنی تباہی اور بربادی کا تدارک کرنے کی کوشش کریں گے۔ (انکے پیشوا) یتیموں، مسکینوں اور کمزوروں کے ساتھ (ان کو اپنے مذہب کی طرف مائل کرنے کیلئے) اچھا سلوک کریں گے اور ان کی بظاہر پانچویں خصوصیت یہ ہوگی کہ شخصی بادشاہت کے ظلموں سے وہ عوام کو محفوظ کرنے کا دعویٰ کریں گے۔

۹۳۸۔ عَنْ يُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ هَاجَتْ رِيْحٌ حَمْرَاءُ بِالْكُوْفَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ لَيْسَ لَهُ هِجِّيْرَى إِلَّا يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ جَاءَتِ السَّاعَةُ؟ قَالَ: فَقَعَدَ وَكَانَ مُتَّكِئًا، فَقَالَ إِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُوْمُ حَتّٰى لَا يُقْسَمَ مِيْرَاثٌ وَلَا يُفْرَحَ بِغَنِيْمَةٍ ثُمَّ قَالَ بِيَدِهٖ هٰكَذَا وَنَحَّاهَا نَحْوَ الشَّامِ فَقَالَ عَدُوٌّ يَجْمَعُوْنَ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ وَيَجْمَعُ لَهُمْ أَهْلُ الْإِسْلَامِ قُلْتُ: اَلرُّوْمَ تَعْنِيْ؟ قَالَ نَعَمْ۔ (مسلم کتاب الفتن باب قتال الروم)

حضرت یسیر بن جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ کوفہ میں ایک دن سُرخ آندھی چلی۔ ایک آدمی گھبرایا ہوا پریشان حال آیا اُسکی زبان سے صرف یا عبداللہ نکلا اور کہا اے عبداللہ بن مسعودؓ قیامت آگئی ہے؟ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ

ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے، سیدھے اُٹھ بیٹھے اور فرمایا۔ جب قیامت قائم ہوگی تو اس وقت میراث تقسیم کرنے کا سوال پیدا نہیں ہوگا اور نہ غنیمت حاصل ہونے پر کوئی خوش ہوگا۔ یعنی سخت اضطراب اور مایوسی کے دن ہوں گے۔ پھر اپنے ہاتھ سے شام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: دشمن مسلمانوں سے جنگ کرنے کیلئے ادھر سے نکلیں گے۔ میں نے پوچھا دشمن سے مراد رومی یعنی عیسائی ہیں تو آپ نے فرمایا۔ ہاں۔

۹۳۹ — عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ صَیَّادٍ اِلٰی مَکَّۃَ فَقَالَ لِیْ مَا قَدْ لَقِیْتُ مِنَ النَّاسِ یَزْعُمُوْنَ اَنِّی الدَّجَّالُ اَلَسْتَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّہٗ لَا یُوْلَدُ لَہٗ وَقَدْ وُلِدَ لِیْ اَلَیْسَ قَدْ قَالَ ھُوَ کَافِرٌ وَاَنَا مُسْلِمٌ اَوَ لَیْسَ قَدْ قَالَ لَا یَدْخُلُ الْمَدِیْنَۃَ وَلَا مَکَّۃَ وَقَدْ اَقْبَلْتُ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ وَاَنَا اُرِیْدُ مَکَّۃَ ثُمَّ قَالَ لِیْ فِیْ اٰخِرِ قَوْلِہٖ اَمَا وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ مَوْلِدَہٗ وَمَکَانَہٗ وَاَیْنَ ھُوَ وَاَعْرِفُ اَبَاہُ وَاُمَّہٗ قَالَ: فَلَبَسَنِیْ قَالَ قُلْتُ لَہٗ تَبًّا لَکَ سَائِرَ الْیَوْمِ قَالَ وَقِیْلَ لَہٗ: اَیَسُرُّکَ اَنَّکَ ذٰلِکَ الرَّجُلُ قَالَ فَقَالَ لَوْ عُرِضَ عَلَیَّ مَا کَرِھْتُ۔

(مسلم کتاب الفتن باب ذکر ابن صیاد و مشکوٰۃ ص۴۷۸)

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ مکّہ کی طرف جاتے ہوئے میں ابنِ صیّاد کے ساتھ تھا (اس شخص کے متعلق اسکی بعض عجیب وغریب حرکات کی وجہ سے لوگوں کا خیال تھا کہ یہ دجّال ہے) ابن صیّاد نے شکوہ کے

رنگ میں مجھ سے کہا۔ میں لوگوں سے بڑا دکھی ہوں۔ وہ سمجھتے ہیں میں دجال ہوں
لیکن کیا تُو نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہیں سُنا کہ دجال کی اولاد نہیں
ہوگی اور میری اولاد ہے۔ آپؐ نے فرمایا تھا کہ دجال کافر ہوگا اور میں مسلمان
ہوں۔ آپؐ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ دجال مکہ اور مدینہ میں داخل نہیں ہو سکے گا
اور میں مدینہ سے آرہا ہوں اور مکہ کا ارادہ رکھتا ہوں۔ پھر اس نے مجھ سے کہا
البتہ (کچھ نسبت تو میری دجال سے ضرور ہے) مجھے معلوم ہے کہ وہ کب اور
کہاں پیدا ہوا کہاں سے اٹھے گا، اس کے ماں باپ کو بھی میں جانتا ہوں۔ ابوسعیدؓ
کہتے ہیں کہ میں نے کہا خدا تجھے سمجھے! کیا تجھے اچھا لگتا ہے کہ تُو ہی دجال ہو۔ اس
پر ابن صیاد نے کہا اگر مجھے دجال بننے کی پیشکش کی جائے تو میں اسے ردّ نہیں
کروں گا اور نہ دجال کہلانا ناپسند کروں گا۔

۹۴۰۔ عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ زَیْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا
اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَیْہَا فَزِعًا یَقُوْلُ: لَآ اِلٰہَ
اِلَّا اللّٰہُ وَیْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْیَوْمَ مِنْ رَدْمِ یَاْجُوْجَ
وَمَاجُوْجَ مِثْلُ ھٰذِہٖ۔ وَحَلَّقَ بِاِصْبَعَیْہِ الْاِبْھَامِ وَالَّتِیْ تَلِیْھَا فَقُلْتُ
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنَھْلِکُ وَفِیْنَا الصَّالِحُوْنَ: قَالَ: نَعَمْ اِذَا کَثُرَ الْخَبَثُ۔

(بخاری کتاب الفتن باب قول النبیؐ ویل للعرب من شر قد اقترب صفحہ ۱۰۴۶)

حضرت زینب بنت جحشؓ بیان کرتی ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم گھبرائے ہوئے ان کے پاس تشریف لائے اور فرمانے لگے کہ اللہ تعالیٰ
کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ہلاکت اور بربادی ہو عرب کے لئے اس شر اور برائی

کی وجہ سے جو قریب آگئی ہے آج یاجوج ماجوج کی دیوار سے اتنا سا سوراخ کھل گیا ہے آپؐ نے (وضاحت کیلئے) اپنی دو انگلیوں یعنی انگوٹھے اور اس سے ملی ہوئی انگلی کا حلقہ بنایا۔ میں نے عرض کی۔ اے اللہ کے رسول! کیا ہم ہلاک ہوجائیں جبکہ ہم میں نیک لوگ بھی موجود ہونگے آپؐ نے فرمایا ہاں اس صورت میں کہ خُبث اور بُرائی بڑھ جائے اور وہ نیکی پر غالب آجائے۔

---

# دجّال اور یاجوج ماجوج کے ظہور سے تعلّق رکھنے والی احادیث پر تبصرہ

یہ اصول مسلمہ ہے کہ صُحفِ آسمانی اور کلامِ الٰہی میں پیشگوئیوں کی زبان تمثیل، مجاز اور استعارہ پر مشتمل ہوتی ہے اور اس انداز سے بکثرت کام لیا جاتا ہے۔ دجّال کی پیشگوئی میں بھی یہی اندازِ بیان اختیار کیا گیا ہے۔ چنانچہ خروجِ دجّال کے باب میں جو احادیث درج ہیں ان پر مجموعی نظر ڈالنے سے یہ حقیقت ظاہر ہوتی ہے کہ دجّال اور یورپی عیسائی طاقتیں اسی طرح یاجوج ماجوج اور دہریہ قوتیں ایک ہی گروہِ انسانی کے مختلف صفاتی نام ہیں۔ کیونکہ بعض احادیث میں آخری زمانہ میں دجّال اور یاجوج ماجوج کے غلبہ کا ذکر ہے کہ وہ ساری دنیا پر مسلّط ہو جائیں گے اور بعض دوسری احادیث میں اسی دَور میں رومیوں یعنی یورپی اور روسی عیسائیوں اور دہریوں کے تسلّط اور غلبہ کا ذکر ہے اور وہ احادیث جن میں حضرت عیسیٰؑ اور مہدیؑ کے کارناموں کا بیان ہے ان میں اگر ایک طرف دجّال کے قتل کا ذکر ہے تو دوسری طرف عیسائیوں کے عقائد صلیب و کفّارہ کے بطلان اور ان کے مٹانے کا اظہار ہے جس سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ دجّالیت اور عیسائیت ایک ہی فتنہ کے دو نام ہیں۔

غرض ایک ہی وقت میں ایک طرف دجّال اور یاجوج ماجوج کا غلبہ اور دوسری طرف یورپین اقوام کا غلبہ خواہ وہ یورپین عیسائیت کے عقائد رکھنے والے ہوں یا دہریہ صفت اشتراکی ہوں اور ان فتنوں کے استیصال کیلئے مسیح و مہدی کا ظہور اس بات کو ثابت کرتا ہے کہ ان پیشگوئیوں میں ایسی قوموں کی طرف ہی اشارہ ہے جن کو بعض صفات کے لحاظ سے کبھی دجّال یا یاجوج ماجوج کہا گیا ہے اور کبھی روم کا نام دیا گیا ہے۔

لُغت میں دجّال کے معنی تاجروں کا وہ گروہ جو اپنا تجارتی سامان اِدھر سے اُدھر دنیا کے کونے کونے میں بڑی تیزی کے ساتھ پہنچانے کا ماہر ہو نیز دجل و فریب کا شاہکار ہو اور یہ تمام صفات

یورپی عیسائی اقوام میں بھی بطریق اتم موجود ہیں۔

یاجوج ماجوج کے معنے ہیں وہ قومیں جو آگ اور حرارت سے حیرت انگیز کام لینے میں ماہر ہوں اور انکی ساری ترقیات اور صنعت و حرفت کا دارومدار آگ اور حرارت پر ہو یا بھوک اور پیٹ کی آگ بھڑکا کر اقتصادی مساوات کے کرنے کے زور پر برسر اقتدار آئیں یہ اوصاف بھی انہی اقوام کا خاصہ ہیں۔

پس سیاسی اور اقتصادی نظریات کی آگ بھڑکانے کی طرف بھی اس نام میں اشارہ ہے جس کی وجہ سے قوموں کی اجتماعی اور انفرادی زندگی بھسم ہو کر رہ گئی ہے۔

دجّال کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ یہودی اسکی حمایت کریں گے اور اسکی ترقی کی بنیاد یہودی نظریات اور انکی ایجادات پر ہوگی اس طرح تمام دنیا پر تسلط قائم رکھنے کیلئے یہ ایکدوسرے کی مدد کریں گے۔

دجّال کے فتنہ سے بچنے کیلئے سورۃ کہف کی ابتدائی آیات بکثرت تلاوت کرنے کی ہدایت ہے دیکھیں حدیث نمبر ۹۲۸۔ جب ہم اس ہدایت پر غور کرتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ سورۃ کہف کی ان آیات باتفاق مفسّرین عیسائیوں اور انکے باطل عقائد اور انکی دنیاوی ترقی کا ہی ذکر ہے۔ پس اس ہدایت میں اسی طرف اشارہ ہے کہ دجّال اور عیسائی اقوام ایک ہی طاقت کے دو مختلف صفاتی نام ہیں اور انکے شر سے بچنے کا علاج ان آیات میں بتایا گیا ہے۔

حدیث نمبر ۹۲۷ سے ظاہر ہے کہ دجّال مغرب کے کسی سمندر کے کسی جزیرہ یا جزیرہ نما علاقوں کے گرجے میں قید ہے اور اپنے وقت پر وہاں سے اسے نکلنے اور دنیا پر مسلط ہو جانے کی اجازت ملے گی۔ اور اسکے خطرناک نظامِ جاسوسی میں عورتوں کا بکثرت عمل دخل ہوگا۔ پس اس حدیث میں بھی اسی طرف اشارہ ہے کہ دجّال اور کلیسا کا آپسمیں گہرا تعلق ہے اور عیسائیت کی موجودہ شکل وصورت کو ہی دجّالیت کا نام دیا گیا ہے۔

حدیث نمبر ۹۴۴ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک کشف کا ذکر ہے جس میں آپؐ

کو دکھایا گیا ہے کہ دجّال اور مسیحؑ دونوں بیت اللہ کے ارد گرد چکر لگا رہے ہیں اور اس کا طواف کر رہے ہیں یہ اس طرف اشارہ ہے کہ اس وقت دجّال بیت اللہ یعنی اسلام کو مٹانے میں کوشاں ہوگا اور مسیحؑ اسکی ان کوششوں کو ناکام بنانے اور اسلام کی حفاظت کرنے پر مامور ہوں گے۔

حدیث نمبر ۹۳۱ اور اسکے حاشیہ میں درج کئے گئے مختلف احادیث کے اقتباسات سے ظاہر ہے کہ دجّال کے گدھے سے مراد دجّالی اقوام کے ایجاد کردہ انتہائی تیز رفتار ذرائع آمد و رفت ہیں اسی طرح مختلف احادیث میں انکی دوسری حیرت انگیز ایجادات اور نظامِ صنعت کی طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے۔

حدیث نمبر ۹۲۸ و ۹۴۰ قابلِ غور ہیں جن میں ان آیاتِ قرآنی کی مختصر تفسیر ہے جو سورۃ کہف کی آیت نمبر ۸۴ تا ۱۰۱ ہیں اور جن میں ذوالقرنین اس کی بنا کردہ دیوار اور یاجوج و ماجوج کے حملوں کی روک تھام کا ذکر ہے اسی طرح سورۃ انبیاء کی آیات نمبر ۹۶ تا ۹۸ جو یاجوج و ماجوج کے خروج اور ان کے بلندیوں اور پستیوں (بحر و بر) پر تسلط کے مضمون کو بیان کرتی ہیں اکثر محققین جن میں البیرونی کے علاوہ مولانا حفظ الرحمٰن سہواروی۔ دارالعلوم دیوبند کے سابق شیخ الحدیث مولانا انور شاہ کاشمیری اور ترجمان القرآن کے مصنف مولانا ابو الکلام آزاد بھی شامل ہیں۔ اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ یاجوج ماجوج سے مراد وہ قدیم منگولین اور آرین قبائل ہیں جو قدیم زمانہ میں منگولیا اور چینی ترکستان سے ہجرت کر کے یورپ کے علاقوں میں جا بسے۔ موجودہ روسی، انگریز اور بعض دوسری یورپین اقوام انہی قدیم قبائل کی نسل سے تعلق رکھتی ہیں۔[1]

---

[1] ۱۔ الآثار الباقیہ صفحہ ۴۱ مطبوعہ برلن ۱۸۷۸ء ۲۔ جواہر القرآن صفحہ ۱۹۸/۹ ۳۔ فیض الباری شرح صحیح بخاری صفحہ ۴۳۷/۴ مطبوعہ دار المامون ۱۹۳۸ء ۴۔ ترجمان القرآن صفحہ ۴۲۳/۲ ۵۔ تفصیل کے لئے دیکھئے "مسیح دجّال اور یاجوج ماجوج کا ظہور" مصنف مولانا محمد اسد اللہ قریشی کاشمیری مطبوعہ ۱۹۰۲ء

# عیسیٰ بن مریم

## یعنی

# مسیح موعود اور مہدی معہود علیہ السلام کا ظہور

۹۴۱ ـــ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ فَلَمَّا قَرَأَ: وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ، قَالَ رَجُلٌ مَّنْ هٰٓؤُلَآءِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَلَمْ يُرَاجِعْهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى سَأَلَهُ مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا قَالَ وَفِيْنَا سَلْمَانُ الْفَارِسِیُّ قَالَ: فَوَضَعَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ عَلٰى سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ: لَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهٗ رِجَالٌ[1] مِّنْ هٰٓؤُلَآءِ - (بخاری کتاب التفسیر سورۃ جمعۃ و مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ آپؐ پر سورۃ جمعہ نازل ہوئی۔ جب آپؐ نے اسکی آیت وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ۔ پڑھی جس کے معنے یہ ہیں کہ" کچھ بعد میں آنے

---

[1] ایک روایت میں رجلٌ کا لفظ بھی آیا ہے اس حدیث سے ظاہر ہے کہ آخری زمانہ میں جس رہنما کے متبعین صحابہ کا درجہ پائیں گے وہ فارسی الاصل ہوگا اور مثیلِ عیسیٰ۔

والے لوگ بھی ان صحابہ میں شامل ہوں گے جو ابھی ان کے ساتھ نہیں ملے۔" تو ایک آدمی نے پوچھا یا رسول اللہ! یہ کون لوگ ہیں جو درجہ تو صحابہ کا رکھتے ہیں لیکن ابھی ان میں شامل نہیں ہوئے۔ حضورؐ نے اس سوال کا کوئی جواب نہ دیا۔ اس آدمی نے تین دفعہ یہی سوال دہرایا۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت سلمان فارسیؓ ہم میں بیٹھے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ ان کے کندھے پر رکھا اور فرمایا اگر ایمان ثریا کے پاس بھی پہنچ گیا یعنی زمین سے اُٹھ گیا تو ان لوگوں میں سے کچھ لوگ اسکو واپس لے آئیں گے (یعنی آخرین سے مراد ابنائے فارس ہیں جن میں سے مسیح موعود ہوں گے اور ان پر ایمان لانے والے صحابہؓ کا درجہ پائیں گے۔

۹۴۲ — عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْاٰیَاتُ بَعْدَ الْمِاْئَتَیْنِ۔ (سنن ابن ماجہ کتاب الفتن باب الآیات)

حضرت ابو قتادہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کی علامات کا ظہور ۲۰۰ دو سو سال بعد ہوگا۔[1]

۹۴۳ — عَنْ حُذَیْفَةَ بْنِ یَمَانٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا مَضَتْ اَلْفٌ وَمِائَتَانِ وَاَرْبَعُوْنَ سَنَةً یَبْعَثُ اللّٰہُ الْمَھْدِیَّ۔

(النجم الثاقب جلد ۲ صفحہ ۲۰۹)

حضرت حذیفہ بن یمانؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] مراد یہ ہے کہ ہجری سنہ کے ایک ہزار پر جب دو سو سال اور گزریں گے تو علامات قیامت کے ظہور کا آغاز ہوگا۔

نے فرمایا ۱۲۴۰ کے بعد اللہ تعالیٰ مہدی کو مبعوث فرمائے گا۔

٩٤٤ ـــ عَنْ نَافِعٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَيْنَ ظَهْرَانِي النَّاسِ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ أَلَا إِنَّ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِئَةٌ وَأَرَانِي اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فِي الْمَنَامِ فَإِذَا رَجُلٌ آدَمُ كَأَحْسَنِ مَا يُرٰى مِنْ أُدْمِ الرِّجَالِ تَضْرِبُ لِمَّتُهُ بَيْنَ مَنْكِبَيْهِ رَجِلُ الشَّعَرِ يَقْطُرُ رَأْسُهُ مَاءً وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلٰى مَنْكِبَيْ رَجُلَيْنِ وَهُوَ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالُوْا هٰذَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ثُمَّ رَأَيْتُ رَجُلًا وَرَاءَهُ جَعْدًا قِطَطًا أَعْوَرَ عَيْنِ الْيُمْنٰى كَأَشْبَهِ مَنْ رَأَيْتُ بِابْنِ قَطَنٍ وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلٰى مَنْكِبَيْ رَجُلٍ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالُوْا هٰذَا الْمَسِيْحُ الدَّجَّالُ۔

(بخاری کتاب الانبیاء باب واذکر فی الکتاب مریم اذ انتبذت من اھلھا و مسند احمد ص۳۹ ج۲)

حضرت نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بتایا ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے سامنے مسیح دجّال کا ذکر کیا اور فرمایا اللہ تعالیٰ یک چشم نہیں لیکن مسیح دجّال کانا ہوگا۔ مسیح دجال کی دائیں آنکھ کانی اور یوں اُبھری ہوئی ہوگی جیسے انگور کا دانہ ہوتا ہے۔ ایک رات میں نے خواب میں دیکھا کہ میں کعبہ مکرّمہ کے پاس ہوں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک گندمی رنگ کا خوبصورت آدمی ہے زلفیں کندھوں تک پہنچ رہی ہیں، بال سیدھے شفاف ہیں جن سے پانی کے قطرے ٹپکتے نظر آتے ہیں وہ اپنے ہاتھ دو آدمیوں کے

کندھوں پر رکھے بیت اللہ کا طواف کر رہا ہے میں نے پوچھا یہ کون ہے ۔ لوگوں نے بتایا مسیح ابن مریم ہے[1] ۔ پھر میں نے ان کے پیچھے ایک اور آدمی دیکھا ۔ گھنگھریالے بال، سخت جلد، دائیں آنکھ کانی، ابن قطن سے ملتی جلتی شکل ہے اور ایک آدمی کے دونوں کندھوں پر اپنے ہاتھ رکھے کعبہ کے گرد گھوم رہا ہے ۔ میں نے پوچھا یہ کون ہے ؟ لوگوں نے کہا یہ مسیح الدجال ہے ۔ (خواب میں حضورؐ کو جو نظارہ دکھایا گیا اس میں طوافِ کعبہ سے مراد یہ ہے کہ مسیح بیت اللہ کی حفاظت اور اس کی شان کو بلند کرنے کیلئے کوشاں ہوں گے اور دجّال کعبہ کی تخریب کے درپے ہوگا )

۹۴۵ ــ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْاَنْبِیَاءُ اِخْوَةٌ الْعَلَّاتِ اَبُوْهُمْ وَاحِدٌ وَاُمَّهَاتُهُمْ شَتّٰی وَاَنَا اَوْلَی النَّاسِ بِعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ لِاَنَّهٗ لَمْ یَکُنْ بَیْنِیْ وَبَیْنَهٗ نَبِیٌّ وَ اِنَّهٗ نَازِلٌ فَاِذَا رَاَیْتُمُوْهُ فَاعْرِفُوْهُ فَاِنَّهٗ رَجُلٌ مَرْبُوْعٌ اِلَی الْحُمْرَةِ وَ الْبَیَاضِ سَبْطٌ کَاَنَّ رَأْسَهٗ یَقْطُرُ وَاِنْ لَمْ یُصِبْهُ بَلَلٌ بَیْنَ مُمَصَّرَتَیْنِ فَیَکْسِرُ الصَّلِیْبَ وَیَقْتُلُ الْخِنْزِیْرَ وَیَضَعُ الْجِزْیَةَ وَیُعَطِّلُ الْمِلَلَ حَتّٰی

---

[1] نیز دیکھیں حدیث ۹۴۵، ۹۴۶ و ۹۴۸ ان احادیث پر مجموعی نظر ڈالنے سے ثابت ہوتا ہے کہ بنی اسرائیل کے نبی عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام اور اُمّت محمدیہ میں آنیوالے مسیح موعود علیہ السلام کے حلیہ اور شکل میں اختلاف ہے اس لئے دونوں کی شخصیتیں بھی الگ الگ ہونی چاہئیں کیونکہ ایک شخص کے دو[2] حلیے نہیں ہوسکتے ۔

يُهْلِكُ اللّٰهُ فِيْ زَمَانِهِ الْمِلَلَ كُلَّهَا غَيْرَ الْإِسْلَامِ وَيُهْلِكُ اللّٰهُ فِيْ زَمَانِهِ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ الْكَذَّابَ وَتَقَعُ الْاَمَنَةُ فِي الْاَرْضِ حَتّٰى تَرْتَعَ الْاِبِلُ مَعَ الْاُسُدِ جَمِيْعًا وَالنُّمُوْرُ مَعَ الْبَقَرِ وَالذِّئَابُ مَعَ الْغَنَمِ وَيَلْعَبَ الصِّبْيَانُ وَالْغِلْمَانُ بِالْحَيَّاتِ لَا يَضُرُّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَيَمْكُثُ مَاشَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّمْكُثَ ثُمَّ يُتَوَفّٰى فَيُصَلِّيْ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ وَيَدْفِنُوْنَهُ۔

(ابوداؤد کتاب الملاحم باب خروج الدجال ص۵۹۴ ۔ مسند احمد بن حنبل ص۴۳۷)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انبیاء کا باہمی تعلق علاتی بھائیوں کا سا ہے جن کا باپ ایک اور مائیں الگ الگ ہوں میرا لوگوں میں سے عیسیٰ بن مریمؑ سے سب سے قریبی تعلق ہے کیونکہ میرے اور اس کے درمیان کوئی نبی نہیں (اس قرب رُوحانی کی وجہ سے میرا مثیل بن کر وہ ضرور نازل[1] ہوگا) جب تم دیکھو تو اس حُلیے سے اسے پہچان لینا کہ وہ

---

[1] قَالَ الشَّيْخُ مُحْيِ الدِّيْنِ ابْنُ الْعَرَبِيِّ الْمُلَقَّبُ بِالشَّيْخِ الْاَكْبَرِ وَجَبَ نُزُوْلُهُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ بِتَعَلُّقِهٖ بِبَدَنٍ اٰخَرَ (حاشیہ تفسیر عرائس البیان ص۲۶۲)

ترجمہ: حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی نے فرمایا ہے کہ عیسیٰ ابن مریم کا آخری زمانہ میں نزول ان کے دوسرے بدن سے تعلق کی صورت میں واجب ہے۔

قَالَتْ فِرْقَةٌ اَلْمُرَادُ مِنْ نُزُوْلِ عِيْسٰى خُرُوْجُ رَجُلٍ يُشْبِهُ عِيْسٰى فِي الْفَضْلِ وَالشَّرَفِ كَمَا يُقَالُ لِلرَّجُلِ الْخَيْرِ اَلْمَلَكُ وَلِلشِّرِّيْرِ الشَّيْطَانُ تَشْبِيْهًا بِهِمَا وَلَا يُرَادُ الْاَعْيَانُ۔

(خریدۃ العجائب ص۲۱۴ مصنفہ امام سراج الدین ابن الوردی)

ترجمہ: ایک گروہ نے کہا ہے کہ عیسیٰ کے نزول سے مراد یہ ہے کہ ایک شخص مبعوث ہوگا جو عیسیٰ علیہ السلام سے فضل اور شرف میں مشابہ ہوگا جس طرح نیک آدمی کو فرشتہ اور شریر کو شیطان کہہ دیا جاتا ہے تشبیہ کی وجہ سے حقیقی شخصیات مُراد نہیں ہوتیں۔

درمیانے قد کا ہوگا۔ سرخ و سفید رنگ، سیدھے بال اس کے سر سے بغیر پانی استعمال کئے قطرے گر رہے ہوں گے یعنی اسکے بال چمک کی وجہ سے تر تر لگتے ہوں گے۔ وہ مبعوث ہوکر صلیب کو توڑے گا یعنی صلیبی عقیدے کا ابطال کریگا خنزیر قتل کرے گا یعنی خبیث النفس لوگوں کی ہلاکت کا موجب ہوگا پس اسکے ذریعہ صلیبی غلبے کا انسداد اور خنزیر صفت لوگوں کا قلع قمع ہوگا۔ جزیہ ختم کریگا یعنی اسکا زمانہ مذہبی جنگوں کے خاتمہ کا زمانہ ہوگا۔ اس کے زمانے میں اسلام کے سوا اللہ تعالیٰ باقی ادیان کو روحانی لحاظ سے بھی اور شوکت کے لحاظ سے بھی مٹا دے گا اور جھوٹے مسیح دجال کو ہلاک کرے گا اور ایسا امن و امان کا زمانہ ہوگا کہ اُونٹ شیر کے ساتھ، چیتے گائیوں کے ساتھ، بھیڑیئے بکریوں کے ساتھ اکٹھے چریں گے۔ بچے اور بڑی عمر کے لڑکے سانپوں کے ساتھ کھیلیں گے۔ پس اللہ تعالےٰ کے حکم کے مطابق جتنا عرصہ اللہ چاہے گا مسیح دنیا میں رہیں گے۔ پھر وفات پائیں گے مسلمان اُن کا جنازہ پڑھیں گے اور انکی تدفین عمل میں لائیں گے۔

۹۴۶ــ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَأَيْتُ عِيْسٰى وَمُوْسٰى وَاِبْرَاهِيْمَ: فَأَمَّا عِيْسٰى فَاَحْمَرُ جَعْدٌ عَرِيْضُ الصَّدْرِ وَاَمَّا مُوْسٰى فَاٰدَمُ جَسِيْمٌ سَبْطٌ كَاَنَّهُ مِنْ رِجَالِ الزُّطِّ۔

(بخاری کتاب الانبیاء باب واذکر فی الکتاب مریم اذ انتبذت من اھلھا)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے ایک کشفی نظارہ میں عیسیٰ، موسیٰ اور ابراہیم کو دیکھا۔ عیسیٰ سُرخ رنگ کے گھنگھرالے بالوں والے چوڑے سینے والے تھے۔ لیکن موسیٰ گندمی رنگ والے

اور بھاری جسم کے تھے ان کے بال سیدھے تھے جیسے زط قبیلہ کے لوگ ہوتے ہیں۔

۹۴۷ — عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: کَیْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْیَمَ فِیْکُمْ وَاِمَامُکُمْ مِنْکُمْ وَفِیْ رِوَایَةٍ فَاَمَّکُمْ مِنْکُمْ۔

(بخاری کتاب الانبیاء باب نزول عیسیٰ بن مریمؑ و مسلم و مسند احمد ص۳۳۶ ج۲)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری حالت کیسی نازک ہوگی جب ابن مریم یعنی مثیلِ مسیح مبعوث ہوگا جو تمہارا امام اور تم میں سے ہوگا۔ اور ایک اور روایت میں ہے کہ تم میں سے ہونے کی وجہ سے وہ تمہاری امامت کے فرائض انجام دے گا۔

۹۴۸ — یُوْشِکُ مَنْ عَاشَ مِنْکُمْ اَنْ یَّلْقٰی عِیْسَی بْنَ مَرْیَمَ اِمَامًا مَهْدِیًّا حَکَمًا عَدْلًا یَکْسِرُ الصَّلِیْبَ وَیَقْتُلُ الْخِنْزِیْرَ۔ (مسند احمد ص۵۲)

تم میں سے جو زندہ رہے گا وہ (انشاء اللہ تعالیٰ) عیسیٰ بن مریم کا زمانہ پائے گا وہی امام مہدی اور حکم و عدل ہوگا جو صلیب کو توڑے گا اور خنزیر کو قتل کرے گا۔

۹۴۹ — عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَنْزِلَ عِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ حَکَمًا مُقْسِطًا وَاِمَامًا عَدْلًا فَیَکْسِرُ الصَّلِیْبَ وَیَقْتُلُ الْخِنْزِیْرَ وَیَضَعُ الْجِزْیَةَ وَیَفِیْضُ الْمَالَ حَتّٰی لَا یَقْبَلَهٗ اَحَدٌ۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الفتن باب فتنۃ الدجال و خروج عیسیٰ بن مریمؑ و خروج یاجوج و ماجوج)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک عیسیٰ بن مریم جو منصف مزاج حاکم اور امام عادل ہوں گے مبعوث ہوکر نہیں آتے قیامت نہیں آئے گی۔ (جب وہ مبعوث ہوں گے تو) وہ صلیب کو توڑیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ کے دستور کو ختم کریں گے اور ایسا مال تقسیم کریں گے جسے لوگ قبول کرنے کیلئے تیار نہیں ہوں گے۔

۹۵۰۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَیُوْشِکَنَّ اَنْ یَّنْزِلَ فِیْکُمُ ابْنُ مَرْیَمَ حَکَمًا عَدْلًا فَیَکْسِرَ الصَّلِیْبَ وَیَقْتُلَ الْخِنْزِیْرَ وَیَضَعَ الْحَرْبَ وَیُفِیْضُ الْمَالَ حَتّٰی لَا یَقْبَلَهٗ اَحَدٌ حَتّٰی تَکُوْنَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَیْرًا مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا، ثُمَّ یَقُوْلُ اَبُوْ هُرَیْرَةَ وَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ. وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْکِتٰبِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَکُوْنُ عَلَیْهِمْ شَهِیْدًا۔ (النساء : ۱۵۹)

(بخاری کتاب الانبیاء باب نزول عیسیٰ بن مریم)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے عنقریب تم میں ابن مریم نازل ہوں گے صحیح فیصلہ کرنیوالے، عدل سے کام لینے والے ہونگے وہ صلیب کو توڑیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے۔ لڑائی کو ختم کریں گے یعنی اس کا زمانہ مذہبی جنگوں کے خاتمہ کا زمانہ ہوگا۔ اسی طرح وہ مال بھی لٹائیں گے لیکن کوئی اسے قبول نہیں کرے گا۔ ایسے وقت میں ایک سجدہ دنیا و مافیہا سے بہتر

ہوگا یعنی مادیت کے فروغ کا زمانہ ہوگا۔ یہ روایت بیان کرتے ہوئے ابوہریرہؓ کہتے ہیں اگر تم چاہو تو یہ آیت اِنْ مِّنْ اَھْلِ الْکِتَابِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِہٖ قَبْلَ مَوْتِہٖ وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَکُوْنُ عَلَیْھِمْ شَھِیْدًا پڑھ کر اس سے سمجھ سکتے ہو کہ اہلِ کتاب میں سے کوئی نہیں مگر وہ اپنی موت سے پہلے اس مسیح پر ایمان لائے گا۔ اور وہ قیامت کے دن ان پر گواہ ہوگا۔

۹۵۱ــ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: یَنْزِلُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ فَیَقْتُلُ الْخِنْزِیْرَ وَیَمْحُو الصَّلِیْبَ وَتُجْمَعُ لَہُ الصَّلٰوةُ وَیُعْطِی الْمَالَ حَتّٰی لَا یُقْبَلَ وَیَضَعُ الْخِرَاجَ وَیَنْزِلُ الرَّوْحَا فَیَحُجُّ مِنْھَا اَوْ یَعْتَمِرُ اَوْ یَجْمَعُھُمَا۔

(مسند احمد ص۲۹۰ مصری)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عیسیٰؑ اتریں گے خنزیر کو قتل کریں گے۔ صلیب کو توڑیں گے یعنی عیسائیت کا ابطال کریں گے انکی خاطر نمازیں جمع کی جائیں گی۔ وہ مال دیں گے لیکن کوئی قبول نہیں کرے گا، خراج ختم کر دیں گے۔ الروحاء نامی مقام پر اتریں گے اور وہاں سے حج اور عمرہ کا احرام باندھیں گے۔ (یعنی آپ کا مقصدِ بعثت اور قبلۂ توجہ کعبہ کی عظمت اور اسکی حفاظت ہوگا۔)

۹۵۲ــ اَلَا اِنَّ عِیْسَی بْنَ مَرْیَمَ لَیْسَ بَیْنِیْ وَبَیْنَہٗ نَبِیٌّ وَلَا رَسُوْلٌ، اَلَا اِنَّہٗ خَلِیْفَتِیْ فِیْ اُمَّتِیْ مِنْ بَعْدِیْ، اَلَا اِنَّہٗ یَقْتُلُ الدَّجَّالَ وَیَکْسِرُ الصَّلِیْبَ وَیَضَعُ الْجِزْیَةَ، وَتَضَعُ الْحَرْبُ اَوْزَارَھَا، اَلَا مَنْ اَدْرَکَہٗ فَلْیَقْرَأْ

عَلَيْهِ السَّلَامُ۔ (طبرانی الاوسط والصغیر)

خبردار رہو کہ عیسیٰ بن مریم (مسیح موعود) اور میرے درمیان کوئی نبی یا رسول نہیں ہوگا۔ خوب سن لو کہ وہ میرے بعد امت میں میرا خلیفہ ہوگا۔ وہ ضرور دجال کو قتل کرے گا۔ صلیب (یعنی صلیبی عقیدہ) کو پاش پاش کر دے گا اور جزیہ ختم کر دے گا (یعنی اسکا رواج اُٹھ جائے گا کیونکہ) اس وقت میں (مذہبی) جنگوں کا خاتمہ ہو جائے گا۔ یاد رکھو جسے بھی اُن سے ملاقات کا شرف حاصل ہو وہ انہیں میرا سلام ضرور پہنچائے۔

۹۵۳ــــ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَنْزِلُ[1] عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ اِلَى الْاَرْضِ فَيَتَزَوَّجُ وَيُوْلَدُ لَهٗ وَيَمْكُثُ خَمْسًا وَّاَرْبَعِيْنَ سَنَةً ثُمَّ يَمُوْتُ فَيُدْفَنُ مَعِيَ فِيْ قَبْرِيْ فَاَقُوْمُ اَنَا وَعِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ فِيْ قَبْرٍ وَّاحِدٍ بَيْنَ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ۔

(مشکوٰۃ باب نزول عیسیٰ ص۴۸۰)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسیح جب نزول فرما ہوں گے تو شادی کریں گے، انکی (بشارتوں کی حامل) اولاد ہوگی، (دعویٰ ماموریت کے بعد) ۴۵ سال کے قریب رہیں گے پھر فوت

---

[1] عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَنْزِلُ فِيْنَا مِنْ غَيْرِ تَشْرِيْعٍ وَهُوَ نَبِيٌّ بِلَا شَكٍّ

(فتوحات مکیہ ص۵۷۰ ج۱ و مسلم ج۱ص۱۰۱ و مسند احمد ص۳۴۵ ج۳)

ترجمہ: عیسیٰ علیہ السلام ہم میں نازل ہوں گے بغیر کسی شریعت کے۔ لیکن وہ بلاشک نبی ہیں۔

ہوں گے اور میرے ساتھ میری قبر میں دفن ہوں گے۔ پس میں اور مسیح ابوبکرؓ اور عمرؓ کے درمیان ایک قبر سے اٹھیں گے (یعنی روحانیت اور مقصدِ بعثت کے لحاظ سے ہم چاروں کا وجود متّحد الصفات اور ایک ہوگا۔)

**۹۵۴** — عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَزْدَادُ الْاَمْرُ اِلَّا شِدَّةً وَلَا الدُّنْيَا اِلَّا اِدْبَارًا وَلَا النَّاسُ اِلَّا شُحًّا وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰى شِرَارِ النَّاسِ وَلَا الْمَهْدِيُّ اِلَّا عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ۔ (ابن ماجہ باب شدۃ الزمان صفحہ ۲۵۷ مصری طبع علمیہ ۱۳۱۳ھ کنز العمال صفحہ ۱۸۶)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
معاملات شدّت اختیار کرتے جائیں گے دنیا پر ادبار چھا جائے گا لوگ بخیل ہو جائیں گے شریر لوگ قیامت کا منظر دیکھیں گے۔ ایسے ہی نازک حالات میں اللہ تعالیٰ کا مامور ظاہر ہوگا۔ عیسیٰؑ کے سوا اور کوئی مہدی نہیں (یعنی مسیحؑ ہی مہدی ہوں گے کیونکہ مہدی کا کوئی الگ وجود نہیں ہے۔)

**۹۵۵** — عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْمَهْدِيُّ مِنِّيْ أَجْلَى الْجَبْهَةِ أَقْنَى الْاَنْفِ يَمْلَأُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَّعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَّجَوْرًا يَمْلِكُ سَبْعَ سِنِيْنَ۔ (سنن ابوداؤد کتاب المهدی)

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہدی کا مجھ سے قریبی تعلق ہوگا اسکی پیشانی روشن اور ناک بلند ہوگی (یعنی کشادہ پیشانی اور کھڑی ناک والا ہوگا) وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر

دے گا جس طرح کہ وہ اس سے پہلے ظلم و تعدی سے اَٹی پڑی تھی۔ وہ سات برس مالک رہے گا۔[1]

۹۵۶ — عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحٰرِثِ بْنِ حَزْءِ الزُّبَيْدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَخْرُجُ نَاسٌ مِنَ الْمَشْرِقِ فَيُوَطِّئُوْنَ لِلْمَهْدِيِّ يَعْنِيْ سُلْطَانَهٗ۔ (ابن ماجه باب خروج المهدى)

حضرت عبداللہ بن حارث رضؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مشرق سے کچھ لوگ ظاہر ہوں گے جو مہدی علیہ السلام کی راہ ہموار کریں گے یعنی اسکی ترقی اور اسکے تسلط کیلئے کوشش کریں گے۔

۹۵۷ — عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ لِمَهْدِيِّنَا اٰيَتَيْنِ لَمْ تَكُوْنَا مُنْذُ خَلْقِ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ يَنْكَسِفُ الْقَمَرُ لِاَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ وَتَنْكَسِفُ الشَّمْسُ فِي النِّصْفِ مِنْهُ وَلَمْ تَكُوْنَا مُنْذُ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ۔

(سنن دار قطنی باب صفة صلوٰة الخسوف والکسوف وھیئتھما صفحہ ۱۸۸ مطبع انصاری دہلی ۱۳۱۰ھ)

حضرت محمد بن علیؓ (یعنی حضرت امام باقرؓ) نے فرمایا پیشگوئی کے مطابق ہمارے مہدی کی صداقت کے دو نشان ایسے ہیں کہ جب سے زمین و آسمان پیدا ہوئے وہ کسی کی صداقت کے لئے اس طرح ظاہر نہیں ہوئے۔ اوّل یہ کہ اسکی

---

[1] غالباً رسالہ "ایک غلطی کا ازالہ" کی اشاعت کی طرف اشارہ ہے جس میں حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے دعویٰ کی وضاحت کی ہے اور ایک نیا موقف پیش کیا ہے۔ یہ رسالہ ۱۹۰۱ء میں شائع ہوا تھا۔

بعثت کے وقت رمضان میں چاند گرہن کی تاریخوں میں سے پہلی تاریخ یعنی تیرہ[۱۳] رمضان کو چاند گرہن لگے گا اور سورج گرہن کی تاریخوں میں سے درمیانی تاریخ یعنی اٹھائیس[۲۸] رمضان کو سورج گرہن لگے گا اور یہ دو نشان اس رنگ میں پہلے کبھی ظاہر نہیں ہوئے۔[۱]

۹۵۸ــ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: یَخْرُجُ الْمَھْدِیُّ مِنْ قَرْیَۃٍ یُقَالُ لَھَا کَدْعَۃُ وَیُصَدِّقُہُ اللّٰہُ تَعَالٰی وَ یَجْمَعُ اَصْحَابَہٗ مِنْ اَقْصَی الْبِلَادِ عَلٰی عِدَّۃِ اَھْلِ بَدْرٍ بِثَلَاثِ مِائَۃٍ وَ ثَلَاثَۃَ عَشَرَ رَجُلاً وَمَعَہٗ صَحِیْفَۃٌ مَخْتُوْمَۃٌ فِیْھَا عَدَدُ اَصْحَابِہٖ بِاَسْمَائِھِمْ وَبِلَادِھِمْ وَخِلَالِھِمْ۔

(کذا فی الاربعین) جواہر الاسرار قلمی مصنفہ حضرت شیخ علی حمزہ بن علی الملک الطوسی ۸۴۰ھ

ارشادات فریدی جلد ۳ مطبوعہ مفید عام پریس آگرہ ۱۳۲۰ھ)

صاحب جواہر الاسرار لکھتے ہیں کہ اربعین میں یہ روایت بیان ہوئی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مہدی ایک ایسے گاؤں سے مبعوث ہوگا جس کا نام "کدعہ[۲]" ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس کی تصدیق میں نشان دکھائے گا۔ اور بدری صحابہ کی طرح مختلف علاقوں کے رہنے والے تین سو تیرہ[۳۱۳] جلیل القدر صحابہ اسے عنایت فرمائے گا۔ جن کے نام اور پتے ایک مستند کتاب میں درج ہوں گے۔

۹۵۹ (۳) عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: یَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ وَرَاءِ النَّھْرِ یُقَالُ لَہُ الْحَارِثُ بْنُ

---

[۱] یہ دونوں نشان ۱۸۹۴ء میں ظاہر ہو چکے ہیں۔ [۲] غالباً قادیان کی طرف اشارہ ہے۔

حَرَّاثٍ عَلٰی مُقَدِّمَتِهٖ رَجُلٌ يُقَالُ لَهٗ مَنْصُوْرٌ يُوطِئُ اَوْ يُمَكِّنُ لِاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا مَكَّنَتْ قُرَيْشٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَ عَلٰی كُلِّ مُؤْمِنٍ نَصْرُهٗ اَوْ قَالَ اِجَابَتُهٗ۔ (ابو داؤد کتاب المھدی)

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ماوراء النہر (ترکستان) کے علاقہ سے ایک شخص مبعوث ہوگا جسے الحارث بن حراث کے لقب سے پکارا جائے گا اسکے مقدمۃ الجیش کے سردار کا نام منصور ہوگا۔ وہ آلِ محمدؐ کے لئے تمکنت حاصل کرنے کا ذریعہ ہوگا۔ جس طرح قریش کے ذریعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمکنت حاصل ہوئی۔ ہر مومن پر اسکی مدد کرنا یا اس کی پکار کا جواب دینا فرض ہے۔

۹۵۹ (ب) عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ: اَيُّ شَهْرٍ تَأْمُرُنِيْ اَنْ اَصُوْمَ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ اِنْ كُنْتَ صَائِمًا بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ فَصُمِ الْمُحَرَّمَ فَاِنَّهٗ شَهْرُ اللّٰهِ فِيْهِ يَوْمٌ تَابَ اللّٰهُ فِيْهِ عَلٰی قَوْمٍ وَيَتُوْبُ فِيْهِ عَلٰی قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ[1] (ترمذی ابواب الصوم باب صوم المحرم)

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ رمضان کے بعد میں کس مہینہ میں روزے رکھا کروں؟ حضورؐ

---

[1] ۔ يَوْمٌ تَابَ اللّٰهُ فِيْهِ عَلٰی قَوْمٍ هُمْ قَوْمُ مُوْسٰی بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ نَجَّاهُمْ [illegible] مِنْ فِرْعَوْنَ وَاَغْرَقَهٗ۔

ترجمہ: جس دن اللہ تعالیٰ ایک قوم پر رجوع برحمت ہوا یعنی موسیٰ علیہ السلام کی قوم تھی ... اللہ تعالیٰ نے فرعون سے نجات دی اور فرعون کو غرق کیا۔

نے فرمایا اگر ماہِ رمضان کے بعد تم روزے رکھنا چاہو تو محرم کے مہینہ میں رکھا کرو کیونکہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا ایک بابرکت مہینہ ہے اس میں ایک دن ایسا ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے ایک قوم (یعنی بنی اسرائیل) کو ظالم حکمران سے نجات دی اور آئندہ بھی اسی ماہ ایک دوسری قوم (یعنی مسیح موعود پر ایمان لانیوالوں) کو ایسے ہی ظالم حکمران سے نجات دے گا۔

۹۶۰ ـ عَنْ ثُوْبَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِصَابَتَانِ مِنْ اُمَّتِیْ اَحْرَزَھُمَا اللّٰہُ تَعَالٰی مِنَ النَّارِ عِصَابَۃٌ تَغْزُو الْھِنْدَ وَعِصَابَۃٌ تَکُوْنُ مَعَ عِیْسَی بْنِ مَرْیَمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ۔ (نسائی کتاب الجہاد - مسند احمد ص۲۷۸ج۵ - کنز العمال ص۲۰۰ج۲)

حضرت ثوبانؓ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام تھے بیان کرتے ہیں کہ حضورؐ نے ایک دفعہ فرمایا۔ میری اُمّت کی دو جماعتیں ایسی ہیں جنکو اللہ تعالیٰ فتنہ و فساد کی آگ سے محفوظ رکھے گا۔ ایک وہ جماعت ہے جو ملک ہند میں جنگ لڑے گی اور دوسری جماعت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے مددگاروں کی ہوگی۔

۹۶۱ ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اُمَّتِیْ اُمَّۃٌ مُّبَارَکَۃٌ لَا یُدْرٰی اَوَّلُھَا خَیْرٌ اَوْ اٰخِرُھَا۔ (جامع الصغیر ص۵۴ج۱ مصری - کنز العمال ص۲۰۰ج۶)

روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اُمّت ایک مبارک اُمّت ہے۔ یہ نہیں معلوم ہو سکے گا کہ اس کا اوّل زمانہ بہتر ہے یا آخری یعنی دونوں زمانے شان و شوکت والے ہوں گے۔

---

# نزولِ مسیحؑ اور ظہورِ مہدیؑ سے متعلق احادیث پر تبصرہ

(۱) حدیث نمبر ۹۱۸، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳ سے ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو بنی اسرائیل کے رسول تھے ایک سو بیس سال کی عمر پا کر فوت ہو گئے۔ حضرت ابن عباسؓ، حضرت امام مالکؒ امام ابن حزم اور بعض اور علماء کا بھی مسلک ہے کہ حضرت عیسیٰ کی وفات ہو چکی ہے۔

اور جو فوت ہو جائے وہ قیامت سے پہلے دوبارہ نہیں اٹھایا جائے گا۔ پس اسکے لازمی معنے یہ ہیں کہ آنیوالے ابنِ مریم سے مراد خود عیسیٰ نہیں بلکہ انکا مثیل ہے۔ جو اپنی صفات اور اپنے کام کے لحاظ سے عیسیٰ ابن مریمؑ سے مشابہ ہوگا۔ اور اس وجہ سے اس کا نام پا کر مسیح موعود کہلائے گا۔ امام سراج الدین نے بھی اپنی کتاب خریدۃ العجائب صفحہ ۲۱۴ پر لکھا ہے کہ آنے والا موعود خود عیسیٰ نہ ہوگا بلکہ اسکا مثیل اور ظل ہوگا۔ شیخ محی الدین ابنِ عربیؒ نے بھی یہی لکھا ہے۔ دیکھیں حاشیہ حدیث ۹۴۴، ۹۴۵

(۲) حدیث ۹۲۸ میں اس بات کا ذکر ہے کہ جب مسیحؑ مبعوث ہوگا تو وہ دجّال کو قتل کریگا اور اقوام یاجوج ماجوج اسکی دُعا سے ہلاک ہونگی۔ دوسری طرف حدیث ۹۴۵ تا ۹۶۰ سے ظاہر ہے کہ مسیحؑ صلیب کو توڑے گا۔ صلیب عیسائی مذہب کا بنیادی نشان ہے اسکے صاف معنے ہیں کہ وہ عیسائیت کے مذہبی غلبہ کا خاتمہ کرے گا۔ اس سے جہاں یہ ظاہر ہے کہ عیسائی۔ دجّال اور یاجوج ماجوج ایک ہی طاقت کے صفاتی نام ہیں وہاں یہ بھی واضح ہے کہ مسیح اور مہدی ایک ہی وجود کے دو مختلف صفاتی نام ہیں۔

(۳) حدیث ۹۴۰، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵ سے ظاہر ہے کہ عیسیٰ ہی مسلمانوں کا امام اور مہدی ہے اور مہدی کے متعلق مسلّم ہے کہ وہ اُمتِ محمدیہ کا فرد ہے اس لئے عیسیٰ سے مراد بھی ایسا ہی شخص ہے جو اُمّتِ محمدیہ میں پیدا ہوگا۔ اس سے عیسیٰ رسول الیٰ بنی اسرائیل مراد نہیں گویا عیسائیوں کی اصلاح

کے لئے مبعوث ہونے کی وجہ سے آنے والے موعود کو عیسیٰ کہا گیا ہے اور مسلمانوں کی اصلاح کی ذمہ داری سنبھالنے کی وجہ سے اسکا نام مہدی رکھا گیا ہے۔

(۴) حدیث ۹۵۳ سے ظاہر ہے کہ مسیح موعودؑ بعثت کے بعد پینتالیس[۴۵] سال رہیں گے لیکن اگر غیر احمدیوں کے عقیدہ کے مطابق یہ مانا جائے کہ عیسیٰ علیہ السلام ہی آسمان سے نازل ہوں گے تو اس مسئلہ کے مطابق کہ رفع کے وقت انکی عمر ۳۰ سال تھی، وفات کے وقت انکی عمر پچھتر سال کے قریب بنتی ہے حالانکہ حدیث کی رُو سے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی عمر ایک سو بیس ہے۔ دیکھیں حدیث ۹۲۳ پس ثابت ہوا کہ آنیوالا مسیح خود اُمت محمدیہ میں پیدا ہوگا اور الہام پانے کے بعد ۴۵ سال کے قریب عمر پائے گا۔ بعثت کے بعد شادی کرے گا۔ اسکے بشر اولاد ہوگی اور فنافی الرسول ہونے کی وجہ سے اسے اپنے آقا کے ساتھ اتحادِ کامل ہوگا اور اس کا دعویٰ ہوگا۔ مَنْ فَرَّقَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ الْمُصْطَفٰی فَمَا عَرَفَنِیْ وَمَارَاٰی اسی طرح حدیث ۹۶۰ سے ظاہر ہے کہ مسیح موعود کا ہندوستان سے خاص تعلق ہوگا۔

(۵) آنے والا مسیح موعود جہاں امام مہدی ہوگا وہاں امتی نبی بھی ہوگا یعنی وہ کمالاتِ نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور اطاعتِ کامل کی برکت سے حاصل کرے گا۔ آپؐ کا ظل اور بروز ہوگا اور آپ کے دین کی خدمت اور تبلیغ کے لئے مبعوث ہوگا۔ نیز دیکھیں حدیث ۹۲۰، ۹۵۲، ۹۵۵ مستدرک حاکم ص۸۷ ج۱، مسند احمد ص۲۴۵ ج۳

(۶) لَامُنَافَاةَ بَیْنَ اَنْ یَّکُوْنَ نَبِیًّا وَّاَنْ یَّکُوْنَ مُتَابِعًا لِّنَبِیِّنَا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَیَانِ اَحْکَامِ شَرِیْعَتِہٖ وَاِتْقَانِ طَرِیْقَتِہٖ وَلَوْ بِالْوَحْیِ اِلَیْہِ۔ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ص۵۶۴ ج۵)

ترجمہ : ان دونوں باتوں میں کوئی تضاد نہیں ہے کہ وہ نبی بھی ہو اور اسکے ساتھ ہی وہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پیروکار بھی ہو، احکامِ شریعت کے بیان کرنے اور حضورؐ کی طریقت کی مضبوطی کیلئے۔ خواہ ان مقاصد کیلئے اس طرف وحی

بھی ہو۔

(۷) فَهُوَ (اَیِ الْمَسِيْحُ الْمَوْعُوْدُ عَلَيْهِ السَّلَامُ) وَاِنْ كَانَ خَلِيْفَةً فِى الْاُمَّةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ فَهُوَ رَسُوْلٌ وَنَبِىٌّ كَرِيْمٌ عَلٰى حَالِهٖ۔ (حجج الکرامہ صفحہ ۴۲۶ مصنفہ نواب صدیق حسن خان)

ترجمہ: پس وہ (مسیح علیہ السلام) اگر امتِ محمدیہ میں خلیفہ بن جائے تو بھی وہ رسول اور نبی رہے گا۔

(۸) قَالَ الشَّيْخُ الْاَكْبَرُ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَنْزِلُ فِيْنَا مِنْ غَيْرِ تَشْرِيْعٍ وَهُوَ نَبِىٌّ بِلَا شَكٍّ (فتوحات مکیہ صفحہ ۵)

ترجمہ: شیخ اکبر محی الدین ابن عربی نے فرمایا کہ عیسٰی علیہ السلام ہم میں بغیر شریعت کے نازل ہوں گے لیکن وہ بلاشبہ نبی ہوں گے۔

---

# رؤیا اور کشوف کی اہمیت

۹۶۲ ـــ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ اِلْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: اِذَا رَاٰی اَحَدُکُمْ رُؤْیَا یُحِبُّھَا فَاِنَّمَا ھِیَ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی فَلْیَحْمَدِ اللّٰہَ عَلَیْھَا وَلْیُحَدِّثْ بِھَا۔ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَلَا یُحَدِّثْ بِھَا اِلَّا مَنْ یُّحِبُّ۔ وَاِذَا رَاٰی غَیْرَ ذٰلِکَ مِمَّا یَکْرَہُ فَاِنَّمَا ھِیَ مِنَ الشَّیْطَانِ فَلْیَسْتَعِذْ مِنْ شَرِّھَا وَلَا یَذْکُرْھَا لِاَحَدٍ فَاِنَّھَا لَا تَضُرُّہٗ۔

(بخاری کتاب التعبیر باب الرؤیا من اللّٰہ)

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا۔ جب تم میں سے کوئی ایسی خواب دیکھے جو اسکو اچھی لگے تو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک خوشخبری ہے اسلئے وہ اس خواب کو دیکھنے پر اللہ تعالیٰ کی حمد کرے اور لوگوں کو اپنا خواب بتائے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ ایسی خواب صرف اپنے دوستوں کے پاس بیان کرے اور جب وہ کوئی بُرا خواب دیکھے تو وہ شیطانی خواب ہوگا۔ اسکے شر سے خدا تعالیٰ کی پناہ مانگے اور کسی کے سامنے اسے بیان نہ کرے اگر وہ ایسا کرے گا تو اس کے شر سے محفوظ رہے گا۔

۹۶۳ ـ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اُرَاہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: رَاَیْتُ فِی الْمَنَامِ اَنِّیْ اُھَاجِرُ مِنْ مَکَّۃَ اِلٰی اَرْضٍ بِھَا نَخْلٌ فَذَھَبَ وَھْلِیْ اِلٰی اَنَّھَا الْیَمَامَۃُ اَوِالْحَجَرُ فَاِذَا ھِیَ الْمَدِیْنَۃُ یَثْرِبُ

وَرَأَيْتُ فِي رُؤْيَايَ أَنِّي هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهُ فَإِذَا هُوَ مَا أُصِيبَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ ثُمَّ هَزَزْتُهُ بِأُخْرَى فَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللّٰهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ وَرَأَيْتُ فِيهَا بَقَرًا وَاللّٰهُ خَيْرٌ فَإِذَا هُمُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ أُحُدٍ وَإِذَا الْخَيْرُ مَا جَاءَ اللّٰهُ بِهِ مِنَ الْخَيْرِ وَثَوَابِ الصِّدْقِ الَّذِي آتَانَا اللّٰهُ بَعْدَ يَوْمِ بَدْرٍ۔

(بخاری کتاب المناقب باب علامات النبوۃ فی الاسلام و مسلم کتاب الرؤیا باب رؤیا النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مکہ سے ایک ایسے علاقہ کی طرف ہجرت کر گیا ہوں جس میں بکثرت کھجوروں کے درخت ہیں۔ میرے خیال میں اس کی تعبیر یہ آئی کہ یہ یمامہ یا ہجر کا علاقہ ہے۔ لیکن بعد کے واقعات سے معلوم ہوا کہ اس سے مراد یثرب یعنی مدینہ منورہ تھا۔ پھر میں نے اپنے خواب میں دیکھا کہ میں نے اپنی تلوار ہلائی ہے اور اس کا اگلا حصہ ٹوٹ گیا ہے۔ اسکی تعبیر یہ ظاہر ہوئی کہ جنگِ اُحد میں بہت سے مسلمان شہید ہوگئے۔ میں نے خواب میں یہ بھی دیکھا کہ میں نے دوبارہ تلوار کو ہلایا تو وہ پہلے سے زیادہ اچھی ہوگئی۔ اسکی تعبیر یہ ظاہر ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح مکہ کی عظیم الشان نعمت عطا کی اور تمام مسلمانوں کو اپنے فضل سے اکٹھا کر دیا میں نے خواب میں کچھ گائیں دیکھیں اور ساتھ کچھ خیر بھی نظر آئی۔ ان گائیوں سے مراد تو وہ مومن تھے جو جنگِ اُحد میں شہید ہوئے اور بھلائی اور خیر سے مراد وہ سچائی کا بدلہ تھا جو اللہ تعالیٰ نے جنگ بدر کے بعد مختلف صورتوں میں عطا کیا۔

۹۶۴ـــ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ اُسْرِیَ بِیْ لَقِیْتُ مُوْسٰی قَالَ: فَنَعَتَّہٗ فَاِذَا رَجُلٌ قَالَ: حَسِبْتُہٗ، قَالَ مُضْطَرِبٌ رَجِلُ الرَّأْسِ کَاَنَّہٗ مِنْ رِجَالِ شُنُوْءَۃَ، قَالَ: وَلَقِیْتُ عِیْسٰی قَالَ فَنَعَتَّہٗ قَالَ: رَبْعَۃٌ اَحْمَرُ کَاَنَّہٗ خَرَجَ مِنْ دِیْمَاسٍ یَعْنِی الْحَمَّامَ وَرَاَیْتُ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ: وَاَنَا اَشْبَہُ وَلَدِہٖ بِہٖ قَالَ وَاُتِیْتُ بِاِنَائَیْنِ اَحَدُھُمَا لَبَنٌ وَالْاٰخَرُ فِیْہِ خَمْرٌ فَقِیْلَ لِیْ خُذْ اَیَّھُمَا شِئْتَ فَاَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُہٗ فَقِیْلَ لِیْ ھُدِیْتَ الْفِطْرَۃَ اَوْاَصَبْتَ الْفِطْرَۃَ اَمَا اِنَّکَ لَوْ اَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ اُمَّتُکَ۔

(ترمذی کتاب التفسیر تفسیر سورۃ بنی اسرائیل)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ معراج کے موقع پر میری ملاقات حضرت موسیٰؑ سے ہوئی جن کے بال لمبے اور بکھرے ہوئے تھے۔ میں نے انکی شکل کا جائزہ لیا تو مجھے ایسا لگا کہ جیسے شنوءہ کے قبیلہ کا کوئی فرد ہو۔ اسی طرح میری ملاقات حضرت عیسیٰؑ سے بھی ہوئی میں نے ان کی شکل کا جائزہ لیا وہ درمیانہ قد سُرخی مائل رنگ۔ یوں لگتا جیسے ابھی ابھی حمام سے نکلے ہوں۔ میں نے حضرت ابراہیمؑ کو بھی دیکھا میری شکل وصورت اُن سے بے حد ملتی تھی۔ پھر حضورؐ نے فرمایا کہ میرے سامنے دو۲ برتن لائے گئے۔ ایک میں دودھ اور دوسرے میں شراب تھی اور مجھ سے کہا گیا کہ جو پسند ہے وہ لے لیں۔ میں نے دودھ لیا اور اسے پی لیا۔ اس پر مجھے بتایا گیا کہ تمہاری صحیح فطرت کی طرف رہنمائی ہوئی ہے اگر آپؐ شراب پسند کرتے تو عیسائیوں کی طرح آپکی امت بھی گمراہ

ہوجاتی اور بھٹکتی پھرتی ۔

۹۶۵ — عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلٰى اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ وَكَانَتْ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَاَطْعَمَتْهُ وَجَعَلَتْ تَفْلِيْ رَأْسَهُ فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ: فَقُلْتُ: مَا يُضْحِكُكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: نَاسٌ مِنْ اُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَرْكَبُوْنَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوْكًا عَلَى الْاَسِرَّةِ اَوْ مِثْلَ الْمُلُوْكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ، شَكَّ اِسْحٰقُ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ، فَدَعَا لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ: مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: نَاسٌ مِنْ اُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَا قَالَ فِي الْاُوْلٰى قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ، قَالَ: اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ فَرَكِبَتِ الْبَحْرَ فِيْ زَمَانِ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِيْنَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ ۔ (بخاری کتاب التعبیر باب الرؤیا بالنہار)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اُمّ حرام بنت ملحانؓ کے گھر جایا کرتے تھے ۔ یہ حضرت عبادہ ابن صامتؓ کی بیوی تھیں ۔ ایک دن جب آپؐ وہاں تشریف لے گئے تو حضرت اُمّ حرامؓ نے کھانا پیش کیا ۔ اس کے بعد آرام سے لیٹ گئے اور حضورؐ کی آنکھ لگ گئی ۔ اُمّ حرامؓ

حضورؐ کا سر سہلانے لگیں۔ کچھ دیر کے بعد حضورؐ ہنستے ہوئے بیدار ہوئے۔ حضرت اُمِّ حرام نے پوچھا حضورؐ کیوں ہنس رہے ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا میں نے خواب میں اپنی اُمّت کے کچھ لوگ دیکھے ہیں جو اللہ کے راستے میں جہاد کے لئے نکلے ہیں اور بحری جہازوں میں سوار تختوں پر بیٹھے یوں لگتے ہیں جیسے بادشاہ۔ حضرت اُمِّ حرامؓ نے عرض کیا حضور دُعا کریں کہ خدا تعالیٰ مجھے بھی اس گروہ میں شامل کرے۔ چنانچہ حضورؐ نے ان کے لئے دُعا کی پھر آپؐ سو گئے۔ پھر ہنستے ہوئے بیدار ہوئے تو اُمِّ حرامؓ نے پوچھا حضورؐ اب کیوں ہنس رہے ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا اب پھر میں نے اُمّت کے کچھ مجاہد دیکھے ہیں جو بحری مہم کیلئے جا رہے ہیں حضرت اُمِّ حرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپؐ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان غازیوں میں بھی مجھے شامل کرے حضورؐ نے فرمایا نہیں تم پہلے گروپ میں شامل ہو گی۔ چنانچہ امیر معاویہؓ کے زمانہ میں (یہ خواب حرف بحرف پوری ہوئی) حضرت اُمِّ حرامؓ (قبرص کی بحری مہم میں شامل تھیں لیکن) جب جہاز سے اُتر کر جزیرہ میں داخل ہوئیں اور سواری پر سوار ہونے لگیں تو گر گئیں اور ایسی چوٹ آئی کہ شہید ہو گئیں۔

۹۶۶ــــ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: مَنْ رَآنِیْ فِی الْمَنَامِ فَسَیَرَانِیْ فِی الْیَقْظَةِ اَوْ لَکَاَنَّمَا رَآنِیْ فِی الْیَقْظَةِ لَا یَتَمَثَّلُ الشَّیْطَانُ بِیْ۔ (مسلم کتاب الرؤیا)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا جس نے مجھے خواب میں دیکھا ایسا ہی ہے جیسے اُس نے مجھے بیداری میں دیکھا کیونکہ شیطان میرا تمثل اختیار نہیں کر سکتا۔

۹۶۷ ــــ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: کَانَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ رضی یُحَدِّثُ اَنَّ رَجُلًا اَتٰی اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنِّیْ اَرَی اللَّیْلَۃَ ظُلَّۃً یَنْطِفُ مِنْھَا السَّمَنَ وَالْعَسَلَ فَاَرَی النَّاسَ یَتَکَفَّفُوْنَ بِاَیْدِیْھِمْ فَالْمُسْتَکْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ وَاَرٰی سَبَبًا وَّاصِلًا مِنَ السَّمَاءِ اِلَی الْاَرْضِ فَاَرَاکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَخَذْتَ بِہٖ فَعَلَوْتَ بِہٖ ثُمَّ اَخَذَ بِہٖ رَجُلٌ اٰخَرُ فَعَلَا بِہٖ ثُمَّ اَخَذَ بِہٖ رَجُلٌ اٰخَرُ فَعَلَا بِہٖ ثُمَّ اَخَذَ بِہٖ رَجُلٌ اٰخَرُ فَانْقَطَعَ ثُمَّ وَصَلَ فَعَلَا بِہٖ۔

قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بِاَبِیْ وَاُمِّیْ لَتَدَعَنِّیْ فَلَاُعَبِّرَنَّھَا فَقَالَ: عَبِّرْھَا، فَقَالَ: اَمَّا الظُّلَّۃُ فَظُلَّۃُ الْاِسْلَامِ وَاَمَّا مَا یَنْطِفُ مِنَ السَّمَنِ وَالْعَسَلِ فَھُوَ الْقُرْاٰنُ لِیْنُہٗ وَحَلَاوَتُہٗ وَاَمَّا الْمُسْتَکْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ فَھُوَ الْمُسْتَکْثِرُ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَالْمُسْتَقِلُّ مِنْہُ وَاَمَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ مِنَ السَّمَاءِ اِلَی الْاَرْضِ فَھُوَ الْحَقُّ الَّذِیْ اَنْتَ عَلَیْہِ تَاْخُذُ بِہٖ فَیُعْلِیْکَ اللّٰہُ ثُمَّ یَاْخُذُ بِہٖ بَعْدَکَ رَجُلٌ فَیَعْلُوْ بِہٖ ثُمَّ یَاْخُذُ بِہٖ رَجُلٌ اٰخَرُ فَیَعْلُوْ بِہٖ ثُمَّ یَاْخُذُ بِہٖ رَجُلٌ فَیَنْقَطِعُ ثُمَّ یُوْصَلُ لَہٗ فَیَعْلُوْ بِہٖ اَیْ رَسُوْلَ اللّٰہِ لَتُحَدِّثَنِّیْ اَصَبْتُ اَمْ اَخْطَاْتُ، فَقَالَ: اَصَبْتَ بَعْضًا وَاَخْطَاْتَ بَعْضًا، فَقَالَ: اَقْسَمْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَتُحَدِّثَنِّیْ مَا الَّذِیْ اَخْطَاْتُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُقْسِمْ۔ (ابوداؤد، ابواب السنۃ باب فی الخلفاء)

حضرت عبداللہ بن عباس رضؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہؓ بیان کیا کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور اپنا خواب بیان

کیا کہ میں نے ایک بادل کا ٹکڑا دیکھا اس میں سے گھی اور شہد برس رہا ہے اور لوگوں کو دیکھا کہ وہ ہاتھوں میں بھر رہے ہیں کوئی زیادہ لے رہا ہے اور کوئی کم' پھر میں نے دیکھا کہ آسمان سے زمین تک ایک رسّی نما سیڑھی ہے اور حضور اس پر اوپر کی طرف چڑھ گئے ہیں پھر ایک اور شخص نے اُسکو پکڑ لیا ہے اور وہ بھی اوپر چڑھ گیا ہے اسکے بعد ایک اور شخص نے اس کو پکڑا ہے اور اوپر چڑھ گیا ہے پھر تیسرے شخص نے اسے پکڑا لیکن وہ ٹوٹ گئی پھر رسّی جُڑ گئی اور وہ شخص بھی اوپر چڑھ گیا۔

حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا کہ حضورؐ مجھے اجازت دیں کہ مَیں اسکی تعبیر بیان کروں۔ حضورؐ نے فرمایا۔ اچھا بتاؤ۔ ابوبکرؓ نے کہا کہ بادل سے مراد اسلام ہے۔ سمن اور عسل سے مُراد قرآن کریم اور اسکی تلاوت ہے اور مستکثر سے مراد وہ ہے جو قرآن کریم کثرت سے پڑھتا ہے اور مستقل سے مراد وہ ہے جو کم پڑھتا ہے اور کم فائدہ اٹھاتا ہے اور وہ سیڑھی جو آسمان سے زمین کو ملاتی ہے وہ حق و صداقت کی سیڑھی ہے جس پر آپ ہیں پھر اللہ تعالیٰ آپؐ کو اس کے ذریعہ بلند کرے گا اور آپ کی وفات کے بعد ایک اور شخص کے ذریعہ یہ سلسلہ ترقی کریگا۔ پھر ایک اور شخص اس رسّی کو پکڑ کر اوپر چڑھ جائے گا اس کے بعد ایک اور شخص اس کو پکڑے گا تو رسّی ٹوٹ جائے گی لیکن پھر جُڑ جائے گی اور وہ بھی اوپر جانے میں کامیاب ہو جائے گا۔ پھر پوچھا حضور کیا مَیں نے صحیح تعبیر کی ہے؟ آپؐ نے فرمایا تعبیر کا ایک حصّہ درست ہے اور ایک غلط ہے۔ ابوبکرؓ نے حضورؐ کو قسم دیتے ہوئے عرض کیا کہ غلط کون سا حصّہ ہے۔ آپؐ نے فرمایا قسم نہ دو۔

۹۶۸ــــ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ: اِذَا رَاٰی اَحَدُکُمُ الرُّؤْیَا یَکْرَھُھَا فَلْیَبْصُقْ عَنْ یَسَارِہٖ ثَلَاثًا وَلْیَسْتَعِذْ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ ثَلَاثًا، وَلْیَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِہِ الَّذِیْ کَانَ عَلَیْہِ۔

(مسلم کتاب الرؤیا)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی بُری خواب دیکھے تو اپنی بائیں جانب تین بار تھوک دے اور شیطان سے اللہ تعالیٰ کی تین بار پناہ چاہے اور جس پہلو پر لیٹا ہو وہ بدل لے۔

---

# وحی والہام اور اُمّتِ محمدیہ

۹۶۹ــــ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: لَمْ یَبْقَ مِنَ النُّبُوَّۃِ اِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ. قَالُوْا: وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ؟ قَالَ: الرُّؤْیَا الصَّالِحَۃُ۔

(بخاری کتاب التعبیر باب المبشرات صفحہ ۱۰۳۵/۲ - ترمذی کتاب الرؤیا)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ نبوّت کا صرف مبشّرات والا حصّہ باقی رہ گیا ہے لوگوں نے پوچھا۔ مبشّرات کیا ہیں؟ آپؐ نے فرمایا اچھا اور سچا خواب (بھی مبشّرات کا حصّہ ہے)۔

۹۷۰ـــ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَکَدْ رُؤْیَا الْمُؤْمِنِ تَکْذِبُ وَ رُؤْیَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّۃٍ وَّاَرْبَعِیْنَ جُزْءً مِنَ النُّبُوَّۃِ۔

(مسلم کتاب الرؤیا صفحہ ۲۴۲)

حضرت ابوہریرہ رضؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب زمانہ ختم ہونے کے قریب ہوگا یا فاصلوں کے سمٹ آنے کی وجہ سے قُرب کا تصور بدل جائے گا۔ تو مومن کا خواب بہت کم غلط ثابت ہوگا۔ یعنی مومن کو سچی خوابیں آئیں گی۔ مومن کا خواب نبوّت کا چھیالیسواں حصّہ ہے [حضور علیہ السلام دعوئ نبوّت کے بعد ۲۳ سال زندہ رہے اور وحی کا آغاز بصورت رؤیا چھ ماہ کا عرصہ رہا۔ گویا چھیالیس ششماہیاں نبوّت کی ہوئیں اس طرح رؤیا چھیالیسواں نبوّت کا بنا۔]

# وحی والہام سے متعلق احادیث پر تبصرہ

(۱) حَدِیْثُ "لَا وَحْیَ بَعْدَ مَوْتِیْ بَاطِلٌ وَمَا اشْتَهَرَ اَنَّ جِبْرِیْلَ لَا یَنْزِلُ اِلَی الْاَرْضِ بَعْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ لَا اَصْلَ لَهٗ۔ (روح المعانی ص۶۵)

ترجمہ : حدیث " لَا وَحْیَ بَعْدَ مَوْتِیْ " باطل ہے اور یہ جو مشہور ہے کہ جبرئیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد زمین پر نازل نہیں ہوگا۔ اسکی بھی کوئی اصل بنیاد نہیں ہے۔

(۲) اِنَّ کَلَامَهٗ سُبْحَانَهٗ (وَتَعَالٰی) مَعَ الْبَشَرِ قَدْ یَکُوْنُ شِفَاهًا وَذٰلِكَ الْاَفْرَادُ مِنَ الْاَنْبِیَاءِ وَقَدْ یَکُوْنُ ذٰلِكَ لِبَعْضِ الْکُمَّلِ مِنْ مُّتَابِعِیْهِمْ ...... وَاِذَا کَثُرَ هٰذَا الْقِسْمُ مِنَ الْکَلَامِ مَعَ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ سُمِّیَ مُحَدَّثًا۔ (مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی مکتوب ۵۱ ص۹۹)

ترجمہ : اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا بشر سے کلام کرنا کبھی تو رُوبرو ہوتا ہے اور یہ افراد انبیاء میں سے ہوتے ہیں اور کبھی یہ انبیاء کے متبعین میں سے کامل افراد کے ساتھ ہوتا ہے۔ اور جب کسی شخص کے ساتھ اس نوعیت کے کلام میں کثرت پیدا ہو تو وہ محدث کہلاتا ہے۔

(۳) اَلنَّبِیُّ الَّذِیْ لَا شَرْعَ لَهٗ فِیْمَا یُوْحٰی اِلَیْهِ بِهٖ هُوَ رَأْسُ الْاَوْلِیَاءِ ...... وَ هٰؤُلَآءِ هُمُ الْاَنْبِیَاءُ الْاَوْلِیَاءُ وَاَمَّا الْاَنْبِیَاءُ الَّذِیْنَ لَهُمُ الشَّرَائِعُ فَلَابُدَّ مِنْ تَنَزُّلِ الْاَرْوَاحِ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ بِالْاَمْرِ وَالنَّهْیِ۔ (فتوحاتِ مکیہ باب ۷۳، سوال نمبر ۵۷)

ترجمہ : اور وہ نبی جن کے ساتھ انکے الہامات میں شریعت نہیں ہوتی وہ رأس الاولیاء ہوتے ہیں .... یہ لوگ انبیاء الاولیاء ہوتے ہیں۔ اور جن انبیاء کے ساتھ شریعت ہوتی ہے۔ ضروری ہے کہ ان کے قلوب پہ جبریل اور فرشتے امر و نہی لے کر نازل ہوں۔

(۴) یَسْتَحِیْلُ اَنْ یَّنْقَطِعَ خَبَرُ اللّٰهِ وَاَخْبَارُهٗ مِنَ الْعَالَمِ اِذْ لَوِ انْقَطَعَ لَمْ

يَبْقَ لِلْعَالَمِ غِذَاءٌ يَتَغَذّٰى بِهٖ بَقَاءُ وُجُوْدِهٖ۔ (فتوحاتِ مکیہ باب ۳، صفحہ)

ترجمہ : یہ ناممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عالم کیلئے اخبار منقطع ہوجائیں۔ کیونکہ اگر یہ منقطع ہوجائیں تو کائنات کے وجود کی بقاء کیلئے (رُوحانی) غذا باقی نہیں رہے گی۔

(۵) اَلْمُرَادُ مِنْ حَدِیْثِ لَمْ یَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ اِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ اَنَّھَا لَمْ تَبْقَ عَلَی الْعُمُوْمِ وَاِلَّا فَالْاِلْھَامُ وَکَشْفُ الْاَوْلِیَاءِ مَوْجُوْدٌ۔ (حاشیہ علامہ سندھی بر ابن ماجہ صفحہ مصری)

ترجمہ : حدیث لَمْ یَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ اِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ سے مُراد یہ ہے کہ نبوت عمومی طور پر باقی نہ رہے ورنہ الہام اور کشف الاولیاء تو موجود رہتے ہیں۔

(۶) مَا ارْتَفَعَتِ النُّبُوَّةُ بِالْکُلِّیَّةِ وَلِھٰذَا قُلْنَا اِنَّمَا ارْتَفَعَتْ نُبُوَّةُ التَّشْرِیْعِ۔

(فتوحاتِ مکیہ باب ۳، صفحہ ۲۴)

ترجمہ : نبوت مکمل طور پر نہیں اُٹھی۔ اسی لئے ہم نے کہا ہے کہ صرف نبوتِ تشریعی ہی اُٹھ گئی ہے۔

(۷) فَاِنَّ النُّبُوَّةَ الَّتِیْ انْقَطَعَتْ بِوُجُوْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا ھِیَ نُبُوَّةُ التَّشْرِیْعِ۔ (فتوحاتِ مکیہ باب ۳، صفحہ)

ترجمہ : جو نبوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود کی وجہ سے منقطع ہوئی ہے وہ تشریعی نبوت ہے۔

(۸) فَالنُّبُوَّةُ سَارِیَةٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ فِی الْخَلْقِ وَاِنْ کَانَ التَّشْرِیْعُ قَدِ انْقَطَعَ فَالتَّشْرِیْعُ جُزْءٌ مِنْ اَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ (فتوحاتِ مکیہ باب ۳، صفحہ)

ترجمہ : نبوت قیامت کے دن تک مخلوق میں جاری ہے اگرچہ تشریعی نبوت منقطع ہوگئی ہے۔ تشریعی نبوت نبوت کا ایک جزء ہے۔

(۹) پس حدیث ۹۶۹ کا مطلب یہ ہے کہ نبوت کے دو حصے ہوتے ہیں ایک حصہ احکام اور شریعت پر مشتمل ہوتا ہے جو ختم ہو چکا ہے اور دوسرا حصہ مبشرات اور اخبارِ غیبیہ پر مشتمل ہوتا ہے جو قیامت

تک امتِ محمدیہؐ میں جاری ہے ۔ حدیث میں رؤیا کا ذکر بطور مثال ہے اور صرف سمجھانے کیلئے ہے کیونکہ یہ عام ہے پس اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ صرف رؤیاء صالحہ ہی باقی رہ گئے ہیں اور اخبارِ غیبیہ اور مبشرات کی دوسری اقسام اب باقی نہیں رہیں الہام، کشف، وحی، فرشتوں کا نزول اور بالمشافہ کلام یہ سب قسمیں اب بھی باقی ہیں جو خواص امت کا نصیبہ ہیں۔ شیخ ابن عربی نے ایسے خواصِ امت کا نام انبیاء اولیاء رکھا ہے ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے امتی نبی کی اصطلاح استعمال فرمائی ہے نیز حدیث ۹۶۹ سے بھی یہ ثابت ہے کہ رؤیا صالحہ کے علاوہ مبشرات اور وحی کی دوسری اقسام بھی باقی ہیں ۔ اسی طرح حدیث نمبر ۹۲۸ میں بھی یہ وضاحت موجود ہے کہ آنے والے مسیح کو وحی ہوگی اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے امورِ غیبیہ کا علم دیا جائے گا ۔ پس وحی کا صرف تشریعت والا حصہ ختم ہوا ہے ۔ باقی اقسام حسبِ سابق ہیں ۔

---

# اُمّتِ محمدیہ اور اُمّتی نبی

۹۷۱ــــ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَاَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ الْاَغَرِّ مَوْلَی الْجُهَنِیِّیْنَ وَکَانَ مِنْ اَصْحَابِ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ اَنَّهُمَا سَمِعَا اَبَا هُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ: صَلٰوۃٌ فِیْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاۃٍ فِیْمَا سِوَاہُ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اٰخِرُ الْاَنْبِیَآءِ وَاِنَّ مَسْجِدَہٗ اٰخِرُ الْمَسَاجِدِ، قَالَ اَبُوْ سَلَمَۃَ وَاَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ: لَمْ نَشُکَّ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَۃَ کَانَ یَقُوْلُ عَنْ حَدِیْثِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَمَنَعَنَا ذٰلِکَ أَنْ نَسْتَثْبِتَ اَبَا هُرَیْرَۃَ عَنْ ذٰلِکَ الْحَدِیْثِ حَتّٰی اِذَا تُوُفِّیَ اَبُوْ هُرَیْرَۃَ تَذَاکَرْنَا ذٰلِکَ وَتَلَاوَمْنَا أَنْ لَا نَکُوْنَ کَلَّمْنَا أَبَا هُرَیْرَۃَ فِیْ ذٰلِکَ حَتّٰی یُسْنِدَہٗ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنْ کَانَ سَمِعَهٗ مِنْهُ فَبَیْنَا نَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ جَالَسَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ قَارِظٍ فَذَکَرْنَا ذٰلِکَ الْحَدِیْثَ وَالَّذِیْ فَرَّطْنَا فِیْهِ مِنْ نَصِّ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ عَنْهُ فَقَالَ لَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ: أَشْهَدُ أَنِّیْ سَمِعْتُ أَبَا هُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: فَاِنِّیْ اٰخِرُ الْاَنْبِیَآءِ وَاِنَّ مَسْجِدِیْ اٰخِرُ الْمَسَاجِدِ۔

(مسلم کتاب الحج باب فضل الصلوٰۃ بمسجدی مکۃ والمدینۃ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں نماز پڑھنا مسجد الحرام کے سوا باقی مساجد میں ہزار نماز پڑھنے سے افضل ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انبیاء میں سے آخری نبی ہیں اور آپؐ کی مسجد تمام مساجد میں سے آخری مسجد ہے یعنی آئندہ تمام مساجد آپؐ کی مسجد کے تابع ہوں گی۔

۹۷۲ (۷) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَثَلِیْ وَمَثَلُ الْاَنْبِیَاءِ كَمَثَلِ قَصْرٍ اُحْسِنَ بُنْيَانُهٗ تُرِكَ مِنْهُ مَوْضِعُ لَبِنَةٍ فَطَافَ بِهِ النُّظَّارُ يَتَعَجَّبُوْنَ مِنْ حُسْنِ بُنْيَانِهٖ اِلَّا مَوْضِعَ تِلْكَ اللَّبِنَةِ فَكُنْتُ اَنَا سَدَدْتُ مَوْضِعَ اللَّبِنَةِ خُتِمَ بِيَ الْبُنْيَانُ وَخُتِمَ بِيَ الرُّسُلُ وَفِیْ رِوَايَةٍ: فَاَنَا اللَّبِنَةُ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ۔

(بخاری کتاب المناقب باب خاتم النبیین - مسلم ص۲۲۸ ج۲ - ترمذی ص۵۴۴ ج۲ مشکوۃ ص۵۱۱)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اور سابقہ نبیوں کی مثال اس محل کی طرح ہے جس کی تعمیر بڑے خوبصورت انداز میں ہوئی لیکن اسمیں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی گئی۔ لوگ اس محل کو گھوم پھر کر دیکھتے اور اسکی خوبصورتی پر حیران ہوتے لیکن دل میں کہتے یہ اینٹ کی جگہ کیوں چھوڑ دی گئی پس میں ہوں جس نے اس اینٹ کی جگہ کو پُر کیا۔ میرے ذریعہ یہ عمارت تکمیل میں اعلیٰ اور حُسن میں بے مثال ہو گئی ہے اسی لئے مجھے رسولوں کا خاتم بنایا گیا ہے۔ ایک اور روایت ہے کہ حضور نے فرمایا وہ اینٹ میں ہوں اور نبیوں کا خاتم ہوں۔

۹۷۲ (ب) كُنْتُ مَكْتُوبًا عِنْدَ اللهِ خَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَاِنَّ آدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِيْ طِيْنَتِهٖ۔ (مسند احمد ص۱۲۷، کنزالعمال ص۱۱۲)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار فرمایا میں اللہ تعالیٰ کے حضور اسوقت سے خاتم النبیین لکھا گیا ہوں جبکہ ابھی آدم کو گارے اور پانی سے ٹھوس شکل دی جارہی تھی یعنی اس کی ساخت کی تیاریاں ہو رہی تھیں۔

۹۷۳ — عَنْ ثُوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاِنَّهٗ سَيَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِيْ كَذَّابُوْنَ ثَلَاثُوْنَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَلَا نَبِيَّ بَعْدِيْ۔ (ابو داؤد کتاب الفتن)

حضرت ثوبانؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں تیس۳۰ جھوٹے خروج کریں گے وہ سب کے سب دعویٰ کریں گے کہ وہ نبی ہیں حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں (میرے بعد میری پیروی سے آزاد مستقل یا نئی شریعت لانے والا) کوئی نبی نہیں۔

۹۷۴ — فِيْ اُمَّتِيْ كَذَّابُوْنَ وَدَجَّالُوْنَ سَبْعَةٌ وَعِشْرُوْنَ مِنْهُمْ اَرْبَعَةٌ نِسْوَةٌ وَاِنِّيْ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ۔ (کنزالعمال ص۔۔)

میری امت میں ستائیس ۲۷ جھوٹے دجال ہوں گے جن میں سے چار ۴ عورتیں ہوں گی حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

۹۷۵ — عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمَ مُسَيْلَمَةُ الْكَذَّابُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَجَعَلَ يَقُوْلُ اِنْ

جَعَلَ لِيْ مُحَمَّدٌ الْأَمْرَ مِنْ بَعْدِهِ تَبِعْتُهُ فَقَدِمَهَا فِيْ بَشَرٍ كَثِيْرٍ مِنْ قَوْمِهِ فَاَقْبَلَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَفِيْ يَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِطْعَةُ جَرِيْدَةٍ حَتّٰى وَقَفَ عَلٰى مُسَيْلَمَةَ فِيْ اَصْحَابِهِ قَالَ: لَوْ سَأَلْتَنِيْ هٰذِهِ الْقِطْعَةَ مَا أَعْطَيْتُكَهَا وَلَنْ أَتَعَدّٰى أَمْرَ اللّٰهِ فِيْكَ وَلَئِنْ اَدْبَرْتَ لَيَغْفِرَنَّكَ اللّٰهُ وَ اِنِّيْ لَأَرَاكَ الَّذِيْ اُرِيْتُ فِيْكَ مَا اُرِيْتُ وَهٰذَا ثَابِتٌ يُجِيْبُكَ عَنِّيْ ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَسَأَلْتُ عَنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكَ أُرَى الَّذِيْ اُرِيْتُ فِيْكَ مَا اُرِيْتُ فَاَخْبَرَنِيْ اَبُوْهُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ فِيْ يَدَيَّ سُوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَأَهَمَّنِيْ شَأْنُهُمَا فَأُوْحِيَ اِلَيَّ فِي الْمَنَامِ أَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا فَاَوَّلْتُهُمَا كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ مِنْ بَعْدِيْ فَكَانَ أَحَدُهُمَا الْعَنْسِيَّ صَاحِبَ صَنْعَاءَ وَالْاٰخَرُ مُسَيْلَمَةَ صَاحِبَ الْيَمَامَةِ۔ (مسلم کتاب الرؤیا باب الرؤیا النبی ﷺ و بخاری)

حضرت ابن عباس رضؓ بیان کرتے ہیں کہ مسیلمہ کذاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں مدینہ آیا اور آکر کہا اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے بعد مجھے حکومت سونپ جائیں تو میں آپکی متابعت کرونگا۔ اس کے قبیلے کے کافی لوگ اسکے ساتھ تھے (اور بڑے رُعب داب سے وہ مدینہ میں ٹھہرا ہوا تھا)۔
ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس گئے۔ ثابت بن قیس بن شماس آپؐ کے ساتھ تھے۔ حضورؐ کے ہاتھ میں کھجور کی ایک پتلی سی چھڑی تھی اسوقت

مسیلمہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ حضورؐ نے مسیلمہ سے کہا اگر تو مجھ سے یہ پتلی سی چھڑی مانگے تو یہ بھی میں تجھے نہیں دوں گا۔ تو اللہ تعالیٰ کے فیصلے سے بچ نہیں سکے گا اور اگر پیچھے ہٹے گا تو اللہ تعالیٰ تیری کونچیں کاٹ ڈالے گا۔ مجھے تیرے انجام کے بارہ میں بہت کچھ دکھایا گیا ہے۔ یہ ثابتؓ میری طرف سے تیرے سوالوں کا جواب دیں گے۔ اس کے بعد آپؐ واپس چلے گئے ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ میں نے ابوہریرہؓ سے حضورؐ کے اس ارشاد کے بارہ میں پوچھا کہ "مجھے تیرے بارہ میں بہت کچھ دکھایا گیا ہے" اسکے کیا معنی ہیں۔ ابوہریرہؓ نے مجھے جواب دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا یہ خواب بیان کیا تھا کہ ایک دفعہ جب میں سویا ہوا تھا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن ہیں۔ مجھے اسکی فکر ہوئی تو میری طرف خواب میں ہی وحی کی گئی کہ ان پر پھونک مارو۔ میں نے ان پر پھونک ماری تو وہ اُڑ گئے۔ میں نے اسکی یہ تعبیر کی کہ میرے بعد دو۲ جھوٹے کذّاب بغاوت کریں گے۔ چنانچہ راوی وضاحت کرتے ہیں کہ بعد میں یہ حقیقت کھلی کہ ان میں سے ایک اَسودعنسی تھا جس نے صنعاء یمن میں خروج کیا اور دوسرا مسیلمہ کذّاب جس نے یمامہ میں بغاوت کی طرح ڈالی۔

۹۷۶ـــ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيْهِ رضؓ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ: اَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى اِلَّا اَنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ. وَ فِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيْ اِلَّا اَنَّهٗ لَيْسَ نَبِيٌّ بَعْدِيْ وَ فِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْنَدٍ اِلَّا

اَنَّکَ لَسْتَ بِنَبِیٍّ۔

(بخاری کتاب الفضائل باب فضائل علی بن ابی طالب - مسلم کتاب الفضائل باب من فضائل علی بن ابی طالب، کتاب المغازی باب غزوۃ تبوک - مسند احمد ص۳۳ - طبقات ابن سعد ص۱۵)

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ سے فرمایا۔ میرے ہاں تیری منزلت وہی ہے جو موسیٰؑ کے ہاں ہارون کی تھی لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ ایک اور روایت میں ہے البتہ تُو نبی نہیں ہے۔

۹۷۷ـــ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَانَتْ بَنُوْ اِسْرَآئِیْلَ تَسُوْسُهُمُ الْاَنْبِیَآءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِیٌّ خَلَفَهٗ نَبِیٌّ وَاِنَّهٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ وَسَیَكُوْنُ خُلَفَاءُ فَیَكْثُرُوْنَ قَالُوْا فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ اَوْفُوْا بِبَیْعَةِ الْاَوَّلِ فَالْاَوَّلِ اَعْطُوْهُمْ حَقَّهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ سَآئِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ۔ (بخاری کتاب المناقب باب ما ذکر عن بنی اسرائیل۔ مسلم و مسند احمد ص۲۹۷)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے بنی اسرائیل کی سرداری اور حکومت انبیاء کے سپرد ہوتی تھی۔ جب بھی کوئی نبی فوت ہوتا تو اسکا قائمقام دوسرا نبی بھیج دیا جاتا (جو اپنے احکام جاری کرتا) لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں (جو اپنے احکام جاری کرے) بلکہ میرے بعد (میرے ہی احکام کی پیروی کرنیوالے) خلفاء ہوں گے اور فساد کے زمانہ میں بعض اوقات ایک سے زیادہ لوگ خلافت کا دعویٰ کرنے والے ہوں گے صحابہؓ نے عرض کیا ایسی صورت میں آپؐ کا کیا حکم ہے۔ آپؐ نے فرمایا

جس کی پہلے بیعت کرو اسکی بیعت کے عہد کو نبھاؤ اور اُسے اُسکا حق دو۔ خود خلفاء اللہ تعالیٰ کے حضور ذمہ دار ہیں وہ ان سے انکے فرائض کے متعلق پوچھے گا کہ انہوں نے اپنی ذمہ داریوں کو کس طرح ادا کیا ہے۔

۹۷۸ــــ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُوْنُ النُّبُوَّةُ فِيْكُمْ مَاشَاءَ اللهُ اَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ مَاشَاءَ اللهُ اَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا عَاضًّا فَتَكُوْنُ مَاشَاءَ اللهُ اَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا جَبْرِيَّةً فَيَكُوْنُ مَاشَاءَ اللهُ اَنْ يَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ ثُمَّ سَكَتَ۔ (مسند احمد ج۲۷۳۔ مشکوٰۃ باب الانذار والتحذیر)

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں نبوّت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا پھر وہ اس کو اٹھا لے گا اور خلافت علیٰ منہاج النبوّۃ قائم ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھا لے گا۔ پھر اس کی تقدیر کے مطابق ایذا رساں بادشاہت قائم ہوگی (جس سے لوگ دل گرفتہ ہوں گے اور تنگی محسوس کریں گے) جب یہ دَور ختم ہوگا تو اسکی دوسری تقدیر کے مطابق اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہوگی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا اور اس ظلم وستم کے دَور کو ختم کر دے گا۔ اس کے بعد پھر خلافت علیٰ منہاج النبوّۃ قائم ہوگی۔ یہ فرما کر آپؐ خاموش ہو گئے۔

۹۷۹ــ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لَمَّا مَاتَ اِبْرَاھِیْمُ ابْنُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی عَلَیْہِ وَ قَالَ : اِنَّ لَہٗ مُرْضِعًا فِی الْجَنَّۃِ وَلَوْ عَاشَ لَکَانَ صِدِّیْقًا نَبِیًّا وَلَوْ عَاشَ لَعُتِقَتْ اَخْوَالُہُ الْقِبْطُ وَمَا اسْتُرِقَّ قِبْطِیٌّ ۔

( ابن ماجہ کتاب الجنائز باب ماجاء فی الصلوٰۃ علی ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وذکر وفاتہ ص۲۳ مطبع علمیہ ۱۳۱۳ھ )

حضرت ابن عباس رضؓ بیان کرتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند حضرت ابراہیم رضؓ فوت ہوئے تو آپؐ نے اسکی نماز جنازہ پڑھائی اور فرمایا اگر میرے بیٹے ابراہیم زندہ رہتے تو وہ صدیق ( یعنی سچ کا پرچار کرنیوالے ) نبی ہوتے اور ان کے ننھیال جو مصری قبطی ہیں ( کفر کی غلامی سے رہائی پاتے۔

۹۸۰ــ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ لَمَّا تُوُفِّیَ اِبْرَاھِیْمُ اَرْسَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی اُمِّہٖ مَارِیَۃَ فَجَآءَتْہُ وَ غَسَّلَتْہُ وَکَفَّنَتْہُ وَخَرَجَ بِہٖ وَخَرَجَ النَّاسُ مَعَہٗ فَدَفَنَہٗ وَاَدْخَلَ النَّبِیُّ یَدَہٗ فِیْ قَبْرِہٖ فَقَالَ اَمَا وَاللّٰہِ اِنَّہٗ لَنَبِیٌّ ابْنُ نَبِیٍّ۔

( تاریخ الکبیر لابن عساکر ص۲۹۵ - الفتاوی الحدیثیۃ لابن حجر الھیثمی ص۱۲۵ )

حضرت علی رضؓ بیان کرتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے ابراہیمؑ فوت ہوئے تو آپؐ نے انکی والدہ ماریہ رضؓ کو جنازہ تیار کرنے کا پیغام بھیجا۔ چنانچہ انہوں نے صاحبزادہ ابراہیمؑ کو غسل دیا، کفن پہنایا، حضور علیہ السلام اپنے صحابہ رضؓ کے ساتھ جنازہ باہر لائے۔ قبرستان میں دفن کیا اور

پھر قبر پہ ہاتھ رکھ کر فرمایا خدا کی قسم یہ نبی ہے نبی کا بیٹا ہے۔

۹۸۱ الف — اَبُوْبَکْرٍ خَیْرُ النَّاسِ بَعْدِیْ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ نَبِیٌّ۔

(جامع الصغیر ص۵ وکنوز الحقائق حاشیہ جامع الصغیر ص۷ مصری، کنز العمال ص۱۳۷، ۱۳۸ ج۶)

روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ابوبکرؓ اس اُمت میں سب سے افضل ہیں سوائے اس کے کہ کوئی نبی مبعوث ہو۔

ب — قَالَ عَلِیٌّ اِنِّیْ لَمْ اَرَ زَمَانًا خَیْرًا لِّعَامِلٍ مِنْ زَمَانِکُمْ هٰذَا اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ زَمَانٌ مَعَ نَبِیٍّ۔ (مسند احمد ص۲ ج۱)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ تمہارے اس زمانہ سے بہتر زمانہ اچھے اثرات کے لحاظ سے مجھے نظر نہیں آتا البتہ اگر کوئی نبی آئے تو اس کے زمانہ کی برکات کی اور بات ہے۔

۹۸۲ — عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْمَا اَعْلَمُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ یَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ عَلٰی رَأْسِ کُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ یُّجَدِّدُ لَهَا دِیْنَهَا۔ (ابوداؤد کتاب الملاحم)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ہر صدی کے سر پر ایسا مجدّد بھیجے گا جو اس اُمت کے دین کی تجدید کرے گا۔ یعنی امّت میں جو بگاڑ پیدا ہو گیا ہو گا اس کی اصلاح کرے گا اور دین کی رغبت اور اسکے لئے قربانی کے جذبہ کو بڑھا دے گا۔

۹۸۳ — عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ کَانَ نَبِیٌّ بَعْدِیْ لَکَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔ (ترمذی کتاب المناقب مناقب عمرؓ)

حضرت عقبہ بن عامرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میرے بعد کسی نبی کے آنے کی ضرورت ہوتی تو عمرؓ نبی ہوتے (یعنی حضرت عمرؓ میں ملکاتِ نبوّت اور فیضِ رسالت موجود ہیں۔ بعض نے بعدی کے معنے "میری بجائے" کئے ہیں)

۹۸۴ — عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ كَانَ فِيْمَا قَبْلَكُمْ مِنَ الْاُمَمِ نَاسٌ مُحَدَّثُوْنَ فَاِنْ يَّكُ فِيْ اُمَّتِيْ اَحَدٌ فَاِنَّهُ عُمَرُ۔ قَالَ ابْنُ وَهْبٍ: مُحَدَّثُوْنَ: اَيْ مُلْهَمُوْنَ۔ (بخاری کتاب المناقب باب مناقب عمرؓ صفحہ ۵۲۱)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلی اُمتوں میں محدّث ہوا کرتے تھے یعنی وہ الہامِ الٰہی سے سرفراز ہوتے تھے۔ میری امت میں جو محدّث ہوں گے ان میں حضرت عمرؓ بھی شامل ہیں ابن وہب کہتے ہیں کہ محدّث سے مراد ملہم یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام پانے والے ہیں۔

۹۸۵ — عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ كَانَ فِيْمَنْ قَبْلَكُمْ مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ رِجَالٌ يُكَلَّمُوْنَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَكُوْنُوْا اَنْبِيَاءَ فَاِنْ يَكُنْ مِنْ اُمَّتِيْ اَحَدٌ فَعُمَرُ۔

(بخاری کتاب المناقب۔ مناقب عمر صفحہ ۵۲۱)

روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے

بنی اسرائیل میں ایسے لوگ تھے جن سے اللہ تعالیٰ کلام کرتا تھا۔ بغیر اس کے کہ وہ مستقل نبی ہوتے۔ میری اُمت میں حضرت عمرؓ اسی درجہ کی شخصیت ہیں

۹۸۶ ـــ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ۔

(۱۔ المقاصد الحسنۃ فی بیان کثیر من الاحادیث المشتھرۃ علی الالسنۃ ص ۲۸۶۔

۲ مکتوبات امام ربانیؒ دفتر اول حصہ چہارم ص ۱۰ مطبع مجددی منشی نبی بخش واقع امرتسر ۱۳۲۹ھ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے علماء (جو ربّانی ہیں) بنی اسرائیل کے انبیاء کی طرح (بلند مقام رکھتے) ہیں۔

۹۸۷ ـــ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: بَیْنَمَا مُوْسٰی یَمْشِیْ ذَاتَ یَوْمٍ فِی الطَّرِیْقِ فَنَادَاهُ الْجَبَّارُ یَا مُوْسٰی! فَالْتَفَتَ یَمِیْنًا وَشِمَالًا ثُمَّ نَادَاهُ الثَّانِیَةَ یَا مُوْسَی بْنَ عِمْرَانَ! فَالْتَفَتَ فَلَمْ یَرَ اَحَدًا فَارْتَعَدَتْ فَرَائِصُهٗ ثُمَّ نُوْدِیَ الثَّالِثَةَ یَا مُوْسَی بْنَ عِمْرَانَ! اِنِّیْ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنَا فَقَالَ: لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ فَخَرَّ لِلّٰهِ سَاجِدًا فَقَالَ: اِرْفَعْ رَأْسَکَ یَا مُوْسٰی! فَرَفَعَ رَأْسَهٗ، فَقَالَ: یَا مُوْسٰی اَحْبَبْتَ اَنْ تَسْکُنَ فِیْ ظِلِّ عَرْشِیْ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلِّیْ یَا مُوْسٰی کُنْ لِلْیَتِیْمِ کَالْاَبِ الرَّحِیْمِ وَکُنْ لِلْاَرْمَلَةِ کَالزَّوْجِ الْعَطُوْفِ یَا مُوْسَی بْنَ عِمْرَانَ اِرْحَمْ تُرْحَمْ یَا مُوْسَی بْنَ عِمْرَانَ کَمَا تَدِیْنُ تُدَانُ یَا مُوْسَی بْنَ عِمْرَانَ نَبِّئْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اَنَّهٗ مَنْ لَقِیَنِیْ وَهُوَ جَاحِدٌ بِاَحْمَدَ اَدْخَلْتُهُ النَّارَ وَلَوْ کَانَ اِبْرَاهِیْمُ خَلِیْلِیْ وَمُوْسٰی کَلِیْمِیْ قَالَ وَمَنْ اَحْمَدُ قَالَ

يَا مُوْسٰى وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ مَا خَلَقْتُ خَلْقًا اَكْرَمَ عَلَيَّ مِنْهُ كَتَبْتُ اسْمَهٗ مَعَ اسْمِيْ فِي الْعَرْشِ قَبْلَ اَنْ اَخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَالشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ بِاَلْفَيْ اَلْفِ سَنَةٍ وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ اِنَّ الْجَنَّةَ لَمُحَرَّمَةٌ عَلٰى جَمِيْعِ خَلْقِيْ حَتّٰى يَدْخُلَهَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُمَّتُهٗ قَالَ مُوْسٰى: وَمَنْ اُمَّتُهٗ؟ قَالَ: اَلْحَمَّادُوْنَ يَحْمَدُوْنَ اللّٰهَ صُعُوْدًا وَهُبُوْطًا وَعَلٰى كُلِّ حَالٍ يَشُدُّوْنَ اَوْسَاطَهُمْ وَيُطَهِّرُوْنَ اَطْرَافَهُمْ صَائِمُوْنَ بِالنَّهَارِ رُهْبَانٌ بِاللَّيْلِ اَقْبَلُ مِنْهُمُ الْيَسِيْرَ وَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ بِشَهَادَةِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ قَالَ مُوْسٰى: يَا رَبِّ اجْعَلْنِيْ نَبِيَّ تِلْكَ الْاُمَّةِ، قَالَ: نَبِيُّهَا مِنْهَا، قَالَ: فَاجْعَلْنِيْ مِنْ اُمَّتِهٖ، قَالَ: اسْتَقْدَمْتَ وَاسْتَأْخَرَ، سَاَجْمَعُ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ فِيْ دَارِ الْجَلَالِ۔

(الخصائص الکبریٰ للسیوطی ص۲ بحوالہ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم المواھب اللدنیہ ص۴۲۵ المھداۃ الی من یرید العلم علی احادیث المشکوٰۃ ص۲۳۶ مؤلفہ مولوی سید نور الحسن خان ابن نواب صدیق حسن خان۔ نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب ص۲۳۶ مؤلفہ مولوی اشرف علی صاحب تھانوی۔)

حضرت انس رضؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دن حضرت موسیٰ ؑ کہیں جا رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو آواز دی۔ اے موسیٰ! حضرت موسیٰ ؑ نے آواز سن کر دائیں بائیں دیکھا انہیں کوئی نظر نہ آیا۔ پھر دوسری دفعہ ان کو آواز آئی۔ اے موسیٰ بن عمران! اس پر پھر انہوں نے دوبارہ ادھر اُدھر دیکھا لیکن کوئی نظر نہ آیا۔ اس سے موسیٰ ؑ ڈر گئے۔ کندھے کا گوشت کانپنے لگا یعنی جسم میں جھرجھری سی محسوس ہوئی کہ نہ معلوم کہاں

سے یہ آواز آرہی ہے ۔ تیسری دفعہ پھر آواز آئی ۔ اے موسیٰ! میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں ۔ اس پر موسیٰؑ لبیک لبیک کہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ میں گر گئے ۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ۔ اے موسیٰ! اپنا سر اٹھا حضرت موسیٰؑ نے سجدے سے سر اٹھایا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ۔ اے موسیٰ! میں چاہتا ہوں کہ تو میرے عرش کے سایہ کے نیچے آرام کرے جس دن میرے سایہ کے سوا کوئی اور سایہ نہ ہوگا ۔ اس لئے تم یتیم کے لئے مہربان باپ کی طرح بن جاؤ بیوہ کے لئے محبّت کرنے والے خاوند کی طرح ہو جاؤ ۔ اے موسیٰ! رحم کر تا کہ تجھ پر رحم کیا جاوے ۔ اے موسیٰ! جیسا تو کرے گا ویسا بھرے گا ۔ اے موسیٰ بنی اسرائیل کو بتادو کہ جو بھی میرے پاس اس حال میں آئے گا کہ اس نے حضرت احمد علیہ السلام کا انکار کیا ہوگا تو میں اسے دوزخ میں ڈالوں گا ۔ خواہ وہ میرے خلیل ابراہیم ہی کیوں نہ ہوں یا میرے کلیم موسیٰ ہی کیوں نہ ہوں ۔ حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا یہ احمد کون ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ۔ اے موسیٰ! مجھے اپنی عزّت اور جلال کی قسم! مخلوق میں سے مجھے اس سے زیادہ پیارا کوئی نہیں لگتا میں نے اس کا نام عرش پر اپنے نام کے ساتھ لکھ دیا ہے ۔ میں نے آسمان و زمین، شمس و قمر کے پیدا کرنے سے بیس لاکھ سال پہلے اس کا نام اپنے نام کے ساتھ لکھ دیا تھا ۔ مجھے اپنی عزّت و جلال کی قسم! محمد اور اسکی امّت سے پہلے کسی کو جنّت میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دوں گا ۔ حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا اس عظمت اور جلال والے نبی کی امّت میں کیسے لوگ ہوں گے ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ حمد کرنے والے ہوں گے ۔ وہ بلندیوں پر چڑھتے اور اترتے

اللہ تعالیٰ کی حمد کریں گے، دین کی خدمت کیلئے ہر وقت کمربستہ رہیں گے۔ ان کے پہلو پاکیزہ ہوں گے، دن کو روزہ رکھیں گے اور راتیں رہبانیت کی حالت میں گزاریں گے میں ان سے تھوڑا عمل بھی قبول کر لوں گا۔ صرف لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کی شہادت دینے پر ان کو جنّت میں لے جاؤں گا۔ حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا۔ اے میرے ربّ! مجھے اس اُمت کا نبی بنا دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس امت کا نبی اسی اُمت میں سے ہوگا۔ پھر موسیٰؑ نے کہا مجھے اس اُمت کا ایک فرد ہی بنا دیجئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ تیرا زمانہ پہلے ہے، وہ نبی بعد میں آئے گا۔ اس لئے تو اس نبی کا امتی بھی نہیں بن سکتا۔ البتہ اگلے جہان میں دار الجلال اور جنّت الفردوس میں اس نبی کی معیّت تجھے عطا کروں گا۔

۹۸۸ — عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ وَإِذَا هَلَكَ كِسْرٰى فَلَا كِسْرٰى بَعْدَهُ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتُنْفِقَنَّ كُنُوْزَهُمَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

(بخاری کتاب الایمان والنذر باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم ص۹۸۱ ج۲)

حضرت جابر بن سُمرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب یہ قیصر روم ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد اس شان کا کوئی اور قیصر نہیں ہوگا۔ اور جب یہ کسریٰ شاہِ ایران ہلاک ہوگا تو اسکے بعد اس شان کا کوئی اور کسریٰ نہیں ہو گا۔ یعنی تمہارے ذریعہ ان سلطنتوں کی شان و شوکت مٹا دی جائے گی۔ اس ذات پاک کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے تم ان بادشاہوں کے خزانوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو گے۔

# مناقبِ صحابہ وعلامات الاولیاء

۹۸۹ — عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ : خَيْرُكُمْ قَرْنِيْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، قَالَ عِمْرَانُ : فَمَا اَدْرِيْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا، ثُمَّ يَكُوْنُ بَعْدَهُمْ قَوْمٌ يَشْهَدُوْنَ وَلَا يُسْتَشْهَدُوْنَ، وَيَخُوْنُوْنَ وَلَا يُؤْتَمَنُوْنَ، وَيَنْذِرُوْنَ وَلَا يُوْفُوْنَ وَيَظْهَرُ فِيْهِمُ السِّمَنُ۔

(مسلم کتاب الفضائل باب فضل الصحابہ ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم)

حضرت عمرانؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر لوگ میرے زمانہ کے ہیں پھر وہ جو ان کے بعد آئیں گے۔ عمرانؓ کہتے ہیں کہ مجھے یاد نہیں کہ آپؐ نے دو دفعہ یا تین دفعہ فرمایا۔ بہرحال آپؐ نے اس کے بعد فرمایا ان لوگوں کے بعد ایسے لوگ آئیں گے جو بن بلائے گواہی دیں گے خیانت کے مرتکب ہوں گے دینداری چھوڑ دیں گے، نذریں مان کر پوری نہیں کریں گے عہد کے پابند نہ رہیں گے اور عیش وآرام کی وجہ سے موٹاپا ان پر چڑھ جائے گا۔ یا رہبانیت اور ترکِ فرائض کی طرف انکا رجحان بڑھ جائے گا اور آہستہ آہستہ تقاضۂ حالات سے غافل ہو جائیں گے۔

۹۹۰ — عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: سَأَلْتُ رَبِّیْ عَنِ اخْتِلَافِ اَصْحَابِیْ مِنْ بَعْدِیْ فَاَوْحٰی اِلَیَّ: یَا مُحَمَّدُ اِنَّ اَصْحَابَکَ عِنْدِیْ بِمَنْزِلَۃِ النُّجُوْمِ فِی السَّمَآءِ بَعْضُھَا اَقْوٰی مِنْ بَعْضٍ وَلِکُلٍّ نُوْرٌ فَمَنْ اَخَذَ بِشَیْءٍ مِمَّا ھُمْ عَلَیْہِ مِنِ اخْتِلَافِھِمْ فَھُوَ عِنْدِیْ عَلٰی ھُدًی، قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ فَبِاَیِّھِمُ اقْتَدَیْتُمُ اهْتَدَیْتُمْ۔ (مشکوٰۃ کتاب المناقب مناقب الصحابہ صفحہ ۵۵۴ بحوالہ رزین)

حضرت عمر بن خطابؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ حضورؐ نے فرمایا: میں نے اپنے صحابہ کے اختلاف کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی۔ اے محمد! تیرے صحابہ کا میرے نزدیک ایسا مرتبہ ہے جیسے آسمان میں تارے ہیں۔ بعض بعض سے روشن تر ہیں۔ لیکن نُور ہر ایک میں موجود ہے۔ پس جس نے تیرے کسی صحابی کی پیروی کی۔ میرے نزدیک وہ ہدایت یافتہ ہوگا۔ حضرت عمرؓ نے یہ بھی کہا کہ حضورؐ نے فرمایا کہ میرے صحابہ ستاروں کی طرح ہیں۔ ان میں سے جس کی بھی تم اقتداء کرو گے، ہدایت پا جاؤ گے۔

۹۹۱ـــ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰہَ اَللّٰہَ فِیْ اَصْحَابِیْ لَا تَتَّخِذُوْھُمْ غَرَضًا بَعْدِیْ فَمَنْ اَحَبَّھُمْ فَبِحُبِّیْ اَحَبَّھُمْ وَمَنْ اَبْغَضَھُمْ فَبِبُغْضِیْ اَبْغَضَھُمْ وَمَنْ آذَاھُمْ فَقَدْ آذَانِیْ وَمَنْ آذَانِیْ فَقَدْ آذَی اللّٰہَ وَمَنْ آذَی اللّٰہَ یُوْشِکُ اَنْ یَّاْخُذَہٗ۔ (ترمذی [illegible])

حضرت عبداللہ بن مغفلؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے صحابہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے خوف سے کام لینا، انہیں طعن وتشنیع کا نشانہ نہ بنانا۔ جو شخص ان سے محبت کرے گا تو وہ دراصل میری محبت کی وجہ سے کرے گا۔ اور جو شخص ان سے بُغض رکھے گا دراصل وہ مجھ سے بُغض کی وجہ سے اُن سے بُغض رکھے گا۔ جو شخص ان کو دُکھ دے گا اس نے مجھ کو دُکھ دیا اور جس نے مجھے دُکھ دیا اُس نے اللہ کو دکھ دیا۔ اور جس نے اللہ کو دُکھ دیا اور ناراض کیا تو ظاہر ہے وہ اللہ کی گرفت میں ہے۔

۹۹۲ــ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَوْ اَنَّ اَحَدَکُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا اَدْرَکَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِیْفَهٗ۔

(ابن ماجہ باب فضل اھل بدر ص۱۵)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے اصحاب کو بُرا بھلا مت کہنا نہ ان کے کسی اقدام پر تنقید کرنا۔ خدا کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم اُحد پہاڑ کے برابر بھی سونا خیرات کرو تو بھی تمہیں اتنا ثواب و اجر نہیں ملے گا جتنا انہیں ایک مُد یا اسکے نصف کے برابر خرچ کرنے پر ملا تھا۔

۹۹۳ــ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ نِسَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کُنَّ حِزْبَیْنِ فَحِزْبٌ فِیْهِ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ وَصَفِیَّةُ وَسَوْدَةُ وَالْحِزْبُ الْاٰخَرُ اُمُّ سَلَمَةَ وَسَائِرُ نِسَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ

سَلَّمَ وَكَانَ الْمُسْلِمُوْنَ قَدْ عَلِمُوْا حُبَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَائِشَةَ فَإِذَا كَانَتْ عِنْدَ أَحَدِهِمْ هَدِيَّةٌ يُرِيْدُ أَنْ يُهْدِيَهَا إِلٰى رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَّرَهَا حَتّٰى إِذَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِ عَائِشَةَ بَعَثَ صَاحِبُ الْهَدِيَّةِ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِ عَائِشَةَ فَكَلَّمَ حِزْبُ أُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ
لَهَا كَلِّمِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُ النَّاسَ فَيَقُوْلُ مَنْ أَرَادَ
أَنْ يُهْدِيَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً فَلْيُهْدِهِ إِلَيْهِ
حَيْثُ كَانَ مِنْ بُيُوْتِ نِسَائِهٖ فَكَلَّمَتْهُ أُمُّ سَلَمَةَ بِمَا قُلْنَ فَلَمْ يَقُلْ لَهَا
شَيْئًا فَسَأَلْنَهَا فَقَالَتْ مَا قَالَ لِيْ شَيْئًا فَقُلْنَ لَهَا فَكَلِّمِيْهِ قَالَتْ فَكَلَّمَتْهُ
حِيْنَ دَارَ إِلَيْهَا أَيْضًا فَلَمْ يَقُلْ لَهَا شَيْئًا فَسَأَلْنَهَا فَقَالَتْ مَا قَالَ لِيْ شَيْئًا
فَقُلْنَ لَهَا كَلِّمِيْهِ حَتّٰى يُكَلِّمَكِ فَدَارَ إِلَيْهَا فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ لَهَا لَا تُؤْذِيْنِيْ
فِيْ عَائِشَةَ فَإِنَّ الْوَحْيَ لَمْ يَأْتِنِيْ وَأَنَا فِيْ ثَوْبِ امْرَأَةٍ إِلَّا عَائِشَةَ قَالَتْ
فَقَالَتْ أَتُوْبُ إِلَى اللّٰهِ مِنْ أَذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ إِنَّهُنَّ دَعَوْنَ فَاطِمَةَ
بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلْنَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُ إِنَّ نِسَائَكَ يَنْشُدْنَكَ اللّٰهَ الْعَدْلَ فِيْ بِنْتِ أَبِيْ
بَكْرٍ فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ يَا بُنَيَّةُ أَلَا تُحِبِّيْنَ مَا أُحِبُّ قَالَتْ بَلٰى فَرَجَعَتْ إِلَيْهِنَّ
فَأَخْبَرَتْهُنَّ فَقُلْنَ ارْجِعِيْ إِلَيْهِ فَأَبَتْ أَنْ تَرْجِعَ فَأَرْسَلْنَ زَيْنَبَ بِنْتَ
جَحْشٍ فَأَغْلَظَتْ وَقَالَتْ إِنَّ نِسَاءَكَ يَنْشُدْنَكَ اللّٰهَ الْعَدْلَ فِيْ بِنْتِ
ابْنِ أَبِيْ قُحَافَةَ فَرَفَعَتْ صَوْتَهَا حَتّٰى تَنَاوَلَتْ عَائِشَةَ وَهِيَ قَاعِدَةٌ

فَسَبَّتْهَا حَتّٰى اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَنْظُرُ اِلٰى عَائِشَةَ هَلْ تَكَلَّمُ قَالَ فَتَكَلَّمَتْ عَائِشَةُ تَرُدُّ عَلٰى زَيْنَبَ حَتّٰى اَسْكَتَتْهَا قَالَتْ فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى عَائِشَةَ وَقَالَ اِنَّهَا بِنْتُ اَبِيْ بَكْرٍ۔

( بخاری کتاب الهبه باب من اهدی الی صاحبه وتحرّی بعض نسائه )

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کے دو گروہ تھے ایک گروہ میں مَیں۔ حفصہ۔ صفیہ اور سودہ اور دوسرے گروہ میں امّ سلمہ۔ زینب وغیرہ دوسری ساری بیویاں تھیں اور تمام مسلمانوں کو علم تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے زیادہ محبت کرتے ہیں۔ اس وجہ سے جب کسی نے حضورؐ کو تحفہ دینا ہوتا تو وہ انتظار کرتا کہ حضورؐ کی باری عائشہ کے ہاں کب ہے۔ جب آپؐ میرے گھر ہوتے تو لوگ تحفے تحائف حضورؐ کو بھیجتے یہ باتیں دوسرے گروہ کو بُری لگتیں۔ آخر انہوں نے صلاح مشورہ کر کے یہ طے کیا کہ حضورؐ سے عرض کیا جائے کہ وہ لوگوں کو تلقین کریں کہ آپ جس بیوی کے گھر میں بھی ہوں تم وہاں تحائف بھیج سکتے ہو ( عائشہ کے گھر کی کوئی خصوصیت نہیں ) حضور علیہ السلام سے بات چیت کرنے کیلئے ان سب نے اُمّ سلمہ کو منتخب کیا کہ جب تمہارے یہاں حضورؐ کی باری ہو تو عرض کرو۔ جب اُمّ سلمہ نے حضورؐ سے اس سلسلہ میں گفتگو کی تو حضورؐ خاموش رہے اور کوئی جواب نہ دیا۔ دوسرے دن اُمّ سلمہ سے سب نے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ حضورؐ سے بات ہوئی تھی۔ لیکن حضورؐ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اس پر ان سب نے کہا کہ پھر عرض کرنا۔ حضورؐ کی باری جب اُمّ سلمہ کے ہاں آئی تو انہوں نے دوبارہ عرض کیا لیکن حضورؐ نے پھر بھی

کوئی جواب نہ دیا۔ جب انہوں نے ان سب کو بتایا کہ حضورؐ نے کوئی جواب نہیں دیا تو ان سب نے مشورہ دیا کہ تم حضورؐ سے کہتی رہو جب تک کہ حضور جواب نہ دیں۔ جب اُمّ سلمہ نے یہ باتیں سہ بارہ کہیں تو حضورؐ نے فرمایا اُمّ سلمہ عائشہ کی وجہ سے تم مجھے تکلیف کیوں دیتی ہو عائشہ کی شان ایسی ہے کہ اسکے بستر کے علاوہ کسی اور بیوی کے بستر میں مجھے وحی نہیں ہوتی۔ یہ جواب سن کر اُمّ سلمہ اپنی غلطی پر پچھتائیں اور حضورؐ سے معافی مانگی۔ پھر اس گروہ نے حضرت فاطمہ کو اپنا نمائندہ بنا کر حضورؐ کے پاس بھیجا کہ جا کر کہو کہ آپؐ دوسری بیویوں کیساتھ بھی انصاف کیا کریں۔ جب فاطمہ نے یہ پیغام پہنچایا تو حضورؐ نے فرمایا۔ اے بیٹی جس سے میں محبت کرتا ہوں کیا تم اس سے محبت نہیں کرتی؟ فاطمہ کہنے لگیں کیوں نہیں۔ میں اس سے محبت کرتی ہوں جس سے آپؐ محبت کرتے ہیں۔ جب فاطمہ نے ان سب کو واپس جا کر بتایا تو انہوں نے کہا کہ تم حضورؐ کی خدمت میں دوبارہ جاؤ۔ لیکن وہ آمادہ نہ ہوئیں۔ پھر ان سب نے زینب کو اپنا نمائندہ بنا کر بھیجا۔ زینب نے حضورؐ کے سامنے پُرزور طریقے سے مطالبات پیش کئے اور کہا کہ آپؐ کی بیویاں آپ کو خدا کا واسطہ دیکر انصاف کا مطالبہ کرتی ہیں اور کہتی ہیں کہ صرف بنت ابن ابی قحافہ کو فوقیت نہ دیں اور باقیوں کے ساتھ بھی اسی طرح محبت کریں جس طرح اسکے ساتھ کرتے ہیں۔ زینب نے اتنے جوش سے گفتگو کی کہ ان کی آواز بلند ہو گئی اور انہوں نے مجھے بھی اپنی ملامت میں شامل کر لیا اور خوب بُرا بھلا کہا۔ حضور خاموشی سے یہ سب کچھ سُنتے رہے آخر میں نے زینب کو ایسا مسکت جواب دینا شروع کیا کہ وہ خاموش

ہو گئیں اور کچھ نہ بول سکیں۔ اس پر حضور نے مسکرا کر فرمایا آخر ابوبکر کی ہی تو بیٹی ہے۔ یعنی کوئی اس کے حسن فہم اور دلائل کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

۹۹۴۔ عَنْ اُمِّ هَانِیٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: یَا عَائِشَۃُ لِیَکُنْ شِعَارُكِ الْعِلْمَ وَ الْقُرْاٰنَ۔

(مسند الامام الاعظم کتاب العلم صـ۲)

حضرت اُمّ ہانیؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ تمہارا شعار قرآن کریم اور علم ہو یعنی قرآن اور علم کے ساتھ تمہیں اس قدر محبت ہونی چاہیئے کہ اس سے زیادہ قریب اور پیاری چیز تمہیں کوئی نہ ہو۔ شعار اس لباس کو کہتے ہیں جو جسم کے ساتھ لگا رہے۔

۹۹۵۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَۃَ رَبِیْبِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَۃُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا۔ (الاحزاب:۳۴) فِیْ بَیْتِ اُمِّ سَلَمَۃَ فَدَعَا فَاطِمَۃَ وَحَسَنًا وَحُسَیْنًا فَجَلَّلَهُمْ بِكِسَاءٍ وَ عَلِیٌّ خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَجَلَّلَهٗ بِكِسَاءٍ ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَیْتِیْ فَاَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِیْرًا۔

قَالَتْ اُمُّ سَلَمَۃَ وَاَنَا مَعَهُمْ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ؟ قَالَ اَنْتِ عَلٰی مَكَانِكِ وَاَنْتِ عَلٰی خَیْرٍ۔ (ترمذی ابواب التفسیر سورۃ الاحزاب صـ۱۵۲)

حضرت عمر بن ابی سلمہؓ جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ربیب ہیں بیان کرتے ہیں کہ جب آیت کریمہ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ

الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ نازل ہوئی۔ اسوقت آپ اُمّ سلمہ کے گھر تھے حضور علیہ السلام نے حضرت فاطمہ، حسن، حسین کو بلوایا اور انکو ایک چادر سے ڈھانپ دیا اور حضرت علیؓ حضور علیہ السلام کے پیچھے تھے حضورؐ نے ان کو بھی چادر کے نیچے لے لیا۔ پھر اللہ تعالیٰ کے حضور دعا فرمائی۔ اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَيْتِي فَاذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ یعنی اے میرے اللہ یہ بھی میرے اہلِ بیت ہیں ان سے بھی ہر طرح کی رجس دور فرما اور انہیں پاک وصاف فرما حضرت امّ سلمہؓ کہنے لگیں حضور میں بھی ان کے ساتھ ہولوں۔ اس پر حضور نے فرمایا تم تو پہلے ہی اس بہترین مقام پر فائز ہو (یعنی آیت کے مفہوم میں پہلے سے شامل ہو کیونکہ یہ آیت ازواج مطہرات کے ذکر کے ضمن میں ہی نازل ہوئی اور سیاق وسباق سے ظاہر ہے کہ ازواج مطہرات بطریقِ اولیٰ اور بلحاظ مفہوم بادر الی الفہم اس آیت کی مصداق ہیں۔)

**۹۹۶** — عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ آلُكَ[1] فَقَالَ: كُلُّ تَقِيٍّ، وَتَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

---

[1] قِيْلَ هُمُ الْاُمَّةُ جَمِيْعًا قَالَ النَّوَوِيُّ فِي شَرْحِ مُسْلِمٍ وَهُوَ اَظْهَرُهَا..... وَاِلَيْهِ ذَهَبَ نَشْوَانُ الْحِمْيَرِيُّ اِمَامُ اللُّغَةِ وَمِنْ شِعْرِهِ فِي ذٰلِكَ۔

اٰلُ النَّبِيِّ هُمْ اَتْبَاعُ مِلَّتِهٖ ۔۔۔ مِنَ الْاَعَاجِمِ وَالسُّوْدَانِ وَالْعَرَبِ

لَوْ لَمْ يَكُنْ اٰلُهٗ اِلَّا قَرَابَتُهٗ ۔۔۔ صَلَّى الْمُصَلِّيْ عَلَى الطَّاغِيْ اَبِيْ لَهَبِ

ويدل على ذلك ايضا قول عبد المطلب من ابيات۔

وَانْصُرْ عَلٰى اٰلِ الصَّلِيْبِ ۔۔۔ وَعَابِدِيْهِ الْيَوْمَ اٰلَكَ ۔ المراد بآل الصليب اتباعه

(۱ نيل الاوطار باب ما يستدل به على تفسير آله المصلى عليهم صفحہ ۲۹۵)

وَسَلَّمَ اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ ۔

المعجم الصغیر للطبرانی باب الجیم من اسمہ جعفر ص۱۱۵ و درمنثور ج۳ ص۱۸۳

الشفاء لقاضی عیاض، فصل فی الاختلاف فی الصلوٰۃ علی غیر النبی نیل الاوطار ج۲ ص۲۸۵، کشف الغمہ

باب الصدقۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ج۱ ص۱۹۶

حضرت انسؓ کی ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ آپؐ کی آل سے کیا مراد ہے۔ آپؐ نے فرمایا ہر نیک اور متقی آدمی میری آل میں شامل ہے۔

۹۹۷(ک) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةَ رَهْطٍ عَيْنًا سَرِيَّةً وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَاصِمَ بْنَ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِیَّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَانْطَلَقُوْا حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِالْهَدَاَةِ بَيْنَ عُسْفَانَ وَمَكَّةَ، ذُكِرُوْا لِحَیٍّ مِنْ هُذَيْلٍ يُقَالُ لَهُمْ بَنُوْ لِحْيَانَ فَنَفَرُوْا لَهُمْ بِقَرِيْبٍ مِّنْ مِائَةِ رَجُلٍ رَامٍ فَاقْتَصُّوْا اٰثَارَهُمْ۔ فَلَمَّا اَحَسَّ بِهِمْ عَاصِمٌ وَّاَصْحَابُهٗ لَجَئُوْا اِلٰى مَوْضِعٍ، فَاَحَاطَ بِهِمُ الْقَوْمُ فَقَالُوْا : اِنْزِلُوْا فَاَعْطُوْا بِاَيْدِيْكُمْ وَلَكُمُ الْعَهْدُ وَالْمِيْثَاقُ اَنْ لَا نَقْتُلَ مِنْكُمْ اَحَدًا : فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ : اَيُّهَا الْقَوْمُ اَمَّا اَنَا فَلَا اَنْزِلُ عَلٰى ذِمَّةِ كَافِرٍ۔ اَللّٰهُمَّ اَخْبِرْ عَنَّا نَبِيَّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَمَوْهُمْ بِالنَّبْلِ فَقَتَلُوْا عَاصِمًا، وَنَزَلَ اِلَيْهِمْ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ عَلَى الْعَهْدِ وَالْمِيْثَاقِ، مِنْهُمْ خُبَيْبٌ، وَزَيْدُ بْنُ الدَّثِنَةِ وَرَجُلٌ اٰخَرُ فَلَمَّا اسْتَمْكَنُوْا مِنْهُمْ اَطْلَقُوْا اَوْتَارَ قِسِيِّهِمْ فَرَبَطُوْهُمْ، قَالَ الرَّجُلُ

الثَّالِثُ: هٰذَا اَوَّلُ الْغَدْرِ وَاللّٰهِ لَا اَصْحَبُكُمْ اِنَّ لِيْ بِهٰؤُلَاۤءِ اُسْوَةً، يُرِيْدُ الْقَتْلٰى فَجَرَّوْهُ وَعَالَجُوْهُ فَاَبٰى اَنْ يَّصْحَبَهُمْ فَقَتَلُوْهُ وَانْطَلَقُوْا بِخُبَيْبٍ، وَزَيْدِ بْنِ الدَّثِنَةِ، حَتّٰى بَاعُوْهُمَا بِمَكَّةَ بَعْدَ وَقْعَةِ بَدْرٍ فَابْتَاعَ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ عَامِرِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ خُبَيْبًا، وَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ قَتَلَ الْحَارِثَ يَوْمَ بَدْرٍ فَلَبِثَ خُبَيْبٌ عِنْدَهُمْ اَسِيْرًا حَتّٰى اَجْمَعُوْا عَلٰى قَتْلِهٖ فَاسْتَعَارَ مِنْ بَعْضِ بَنَاتِ الْحَارِثِ مُوْسٰى يَسْتَحِدُّ بِهَا فَاَعَارَتْهُ فَدَرَجَ بُنَيٌّ لَهَا وَهِيَ غَافِلَةٌ حَتّٰى اَتَاهُ فَوَجَدَتْهُ مُجْلِسَهٗ فَخِذِهٖ وَالْمُوْسٰى بِيَدِهٖ فَفَزِعَتْ فَزْعَةً عَرَفَهَا خُبَيْبٌ فَقَالَ اَتَخْشَيْنَ اَنْ اَقْتُلَهٗ مَا كُنْتُ لِاَفْعَلَ ذٰلِكَ! قَالَتْ: وَاللّٰهِ مَا رَاَيْتُ اَسِيْرًا خَيْرًا مِّنْ خُبَيْبٍ فَوَاللّٰهِ لَقَدْ وَجَدْتُهٗ يَوْمًا يَاْكُلُ قِطْفًا مِنْ عِنَبٍ فِيْ يَدِهٖ وَاِنَّهٗ لَمُوْثَقٌ بِالْحَدِيْدِ وَمَا بِمَكَّةَ مِنْ ثَمَرَةٍ وَكَانَتْ تَقُوْلُ، اِنَّهٗ لَرِزْقٌ رَزَقَهُ اللّٰهُ خُبَيْبًا فَلَمَّا خَرَجُوْا بِهٖ مِنَ الْحَرَامِ لِيَقْتُلُوْهُ فِي الْحِلِّ قَالَ لَهُمْ خُبَيْبٌ: دَعُوْنِيْ اُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ فَتَرَكُوْهُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَوْلَا اَنْ تَحْسَبُوْا اَنَّ مَا بِيْ جَزَعٌ لَزِدْتُ: اَللّٰهُمَّ اَحْصِهِمْ عَدَدًا وَاقْتُلْهُمْ بِدَدًا، وَلَا تُبْقِ مِنْهُمْ اَحَدًا۔ وَقَالَ:

فَلَسْتُ اُبَالِيْ حِيْنَ اُقْتَلُ مُسْلِمًا ❊ عَلٰى اَيِّ جَنْبٍ كَانَ لِلّٰهِ مَصْرَعِيْ

وَذٰلِكَ فِيْ ذَاتِ الْاِلٰهِ وَاِنْ يَّشَاْ ❊ يُبَارِكْ عَلٰى اَوْصَالِ شِلْوٍ مُمَزَّعِ

وَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ سَنَّ بِكُلِّ مُسْلِمٍ قُتِلَ صَبْرًا الصَّلٰوةَ. وَاَخْبَرَنِيْ

النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْحَابَهٗ يَوْمَ اُصِيْبُوْا اَخْبَرَهُمْ وَبَعَثَ نَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ اِلٰى عَاصِمِ بْنِ ثَابِتٍ حِيْنَ حُدِّثُوْا اَنَّهٗ قُتِلَ اَنْ يُؤْتَوْا بِشَيْءٍ مِنْهُ يُعْرَفُ، وَكَانَ قَتَلَ رَجُلاً مِنْ عُظَمَائِهِمْ فَبَعَثَ اللهُ لِعَاصِمٍ مِثْلَ الظُّلَّةِ مِنَ الدَّبْرِ فَحَمَتْهُ مِنْ رُسُلِهِمْ فَلَمْ يَقْدِرُوْا اَنْ يَقْطَعُوْا مِنْهُ شَيْئًا۔

(بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ الرجیع ورعل وذکوان)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دس آدمیوں پر مشتمل ایک جاسوسی مہم بھیجی۔ اور عاصم بن ثابت انصاریؓ کوان کا سردار مقرر کیا۔ یہ پارٹی روانہ ہوکر جب ہداۃ نامی مقام پر جو عسفان اور مکہ کے درمیان ہے پہنچی تو بنو ہذیل کے ایک قبیلہ بنو لحیان کو اس پارٹی کی اطلاع مل گئی۔ انہوں نے ایک سو تیر انداز ان مجاہدین کے تعاقب میں بھیجے جنہوں نے قدموں کے نشانات سے راہنمائی حاصل کرتے ہوئے انکو جا لیا جب حضرت عاصمؓ اور انکے ساتھیوں کو اس تعاقب کا علم ہوا تو انہوں نے ایک اونچی پہاڑی پر پناہ لی۔ تعاقب کرنیوالوں نے اس پہاڑی کا محاصرہ کر لیا اور آواز دی کہ تم سب نیچے اتر آؤ۔ اور اپنے آپ کو ہمارے حوالے کردو۔ ہم تم سے پکا وعدہ کرتے ہیں کہ کسی کو کچھ نہیں کہیں گے۔ حضرت عاصمؓ نے کہا میرے ساتھیو! میں ان کافروں کے وعدے کا اعتبار کرکے اپنے آپ کو انکے حوالے نہیں کروں گا۔ پھر حضرت عاصمؓ نے دعا مانگی اے میرے خدا! تو ان نازک حالات کی خبر اپنے نبی پاک کو پہنچا دینا۔ بہرحال جب دشمن نے دیکھا

کہ یہ محصور انکے کہنے پر نہیں اتریں گے تو انہوں نے تیروں کی بوچھاڑ شروع کر دی۔ عاصمؓ اور انکے کچھ ساتھی شہید ہو گئے۔ صرف تین آدمی ان کے عہد و پیمان پر اعتبار کر کے نیچے اتر آئے اور اپنے آپ کو ان کے حوالے کر دیا ان میں ایک حضرت خبیبؓ دوسرے حضرت زید بن دثنہ اور ایک اور صحابی تھے جن کا نام راوی کو یاد نہیں رہا۔ جب دشمن نے ان تینوں پر قابو پا لیا تو اپنی کمانوں کی تانتوں سے ان کو باندھنے لگے تو اس تیسرے صحابی نے جس کا نام راوی کو یاد نہیں۔ دشمن سے کہا یہ تمہاری پہلی غداری اور بدعہدی ہے۔ خدا کی قسم! میں تمہارے ساتھ نہیں جاؤں گا' یہ شہید ہونے والے صحابہؓ میرے لئے نمونہ اور اسوہ ہیں' میں انہی کی راہ پر چلوں گا۔ دشمن نے اس صحابی کو گھسیٹا اور زبردستی اسے ساتھ لے جانے کی کوشش کی لیکن اس نے ان کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا۔ چنانچہ انہوں نے اسکو شہید کر دیا اور خبیبؓ اور زیدؓ کو وہ اپنے ساتھ لے گئے اور انہیں مکہ والوں کے پاس بیچ دیا۔ یہ واقعہ جنگِ بدر کے بعد کا ہے۔ حضرت خبیبؓ نے اس جنگ میں مکہ کے ایک سردار حارث کو قتل کیا تھا چنانچہ اس کا بدلہ لینے کیلئے حارث کے بیٹوں نے حضرت خبیبؓ کو خریدا۔ خبیبؓ انکے پاس کافی عرصہ قید رہے آخر انہوں نے انکو شہید کر دینے کا فیصلہ کیا۔ انہی دنوں کی بات ہے کہ حضرت خبیبؓ نے حارث کی بیٹی سے اپنی ضرورت کے لئے استرا مانگا تھا۔ استرا ان کے ہاتھ میں تھا کہ اس عورت کا دودھ پیتا بچہ گھسٹتا ہوا پاس چلا گیا اور انکی گود میں جا کر بیٹھ گیا۔ حارث کی بیٹی نے اچانک جو دیکھا کہ اسکا بیٹا خبیبؓ

کی گود میں ہے تو وہ سخت گھبرا گئی جسے حضرت خبیبؓ نے بھانپ لیا اور کہا کیا تجھے ڈر ہے کہ میں اس بچّہ کو مار ڈالوں گا۔ اس بزدلی کے فعل کی مجھ سے امید نہ رکھو۔ بعد میں حارث کی بیٹی یہ واقعہ بیان کرتے ہوئے کہتی خدا کی قسم میں نے خبیبؓ سے بہتر قیدی کوئی نہیں دیکھا۔ خدا کی قسم! میں نے ایک دن دیکھا کہ وہ انگوروں کا ایک خوشہ ہاتھ میں پکڑے کھا رہے ہیں حالانکہ وہ بیڑیوں میں جکڑے ہوئے تھے اور ان دنوں مکّہ میں اس پھل کا موسم بھی نہ تھا۔ یہ دراصل اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا ہوا رزق تھا جو خبیبؓ کو ملا۔ غرض جب حارث کے بیٹے حضرت خبیبؓ کو قتل کرنے حرم سے باہر مقتل میں لے گئے تو خبیبؓ نے کہا مجھے دو۲ رکعت نماز پڑھ لینے دو چنانچہ انہوں نے اجازت دیدی۔ خبیبؓ نے دو۲ رکعت نماز پڑھی۔ پھر کہا۔ خدا کی قسم اگر تم یہ خیال نہ کرتے کہ مجھے قتل کے خوف سے گھبراہٹ ہے تو میں اور زیادہ لمبی نماز پڑھتا۔ پھر حضرت خبیبؓ نے یہ دعا مانگی کہ اے میرے خدا ان لوگوں کو گن رکھ ان کو ایک ایک کر کے ذلت کی موت مارنا اور کسی کو باقی نہ چھوڑنا۔ پھر خبیبؓ نے یہ شعر پڑھے:

جب میں مسلمان ہونے کی حالت میں بے قصور قتل کیا
جا رہا ہوں تو مجھے اس بات کی پرواہ نہیں کہ اللہ کی راہ
میں قتل ہونے کے بعد میں کس پہلو گرتا ہوں۔ میرا مارا
جانا خدا کی راہ میں اور اس کی رضا کی خاطر ہے اور اگر میرا
خدا چاہے تو ان کٹے ہوئے اور ٹکڑے ٹکڑے کئے ہوئے

جوڑوں پر اپنی برکت نازل فرمائے۔"

حضرت خبیبؓ ہی وہ صحابی ہیں جنہوں نے گرفتار ہو کر ظلماً مارے جانے والے مسلمانوں کے لئے نماز پڑھنے کی سنّت جاری کی۔ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے اطلاع پاکر اپنے صحابہؓ کو اس دردناک واقعہ کی اسی دن خبر دے دی تھی جس دن اس مہم میں شریک صحابی شہید ہوئے تھے۔ اس واقعہ میں ایک یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ قریش کو جب معلوم ہوا کہ حضرت عاصمؓ شہید ہو گئے ہیں تو قریش کے کچھ لوگ انکی نعش یا اسکا کوئی حصہ اٹھانے کیلئے وہاں گئے۔ حضرت عاصمؓ نے قریش کے ایک بڑے سردار کو جنگ بدر میں قتل کیا تھا اور اس غصہ میں قریش حضرت عاصمؓ کی نعش کی بے حرمتی کرنا چاہتے تھے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے عاصمؓ کی حفاظت کے لئے سایہ کی مانند کثرت کے ساتھ شہد کی مکھیاں یا بھڑیں بھیج دیں جنہوں نے نعش کی بے حرمتی کی نیت سے آنے والوں کو کاٹ کھایا اور نعش کے قریب نہ پہنچنے دیا اور وہ خائب و خاسر ناکام واپس بھاگنے پر مجبور ہو گئے۔

۹۹۷ (ب) عَنْ طَارِقِ بْنِ شِہَابٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَقُوْلُ: شَہِدْتُّ مِنَ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ مَشْہَدًا لِاَنْ اَکُوْنَ صَاحِبَہٗ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا عُدِلَ بِہٖ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَدْعُوْ عَلَی الْمُشْرِکِیْنَ فَقَالَ: لَا نَقُوْلُ کَمَا قَالَ قَوْمُ مُوْسٰی اِذْھَبْ اَنْتَ وَرَبُّکَ فَقَاتِلَا وَلٰکِنَّا نُقَاتِلُ عَنْ یَمِیْنِکَ وَعَنْ شِمَالِکَ وَبَیْنَ یَدَیْکَ وَخَلْفَکَ فَرَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَشْرَقَ

وَجْهُهٗ وَسَرَّهٗ - (بخاری کتاب المغازی قصۃ غزوۃ بدر باب قول اللہ تعالیٰ اذ تستغیثون ربکم)

طارق بن شہاب بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے مقداد بن اسود کا ایک ایسا کارنامہ دیکھا ہے کہ اس کے مقابلہ میں میری ساری نیکیاں کچھ بھی وزن نہیں رکھتیں اور میری تمنا ہے کہ کاش یہ کام میں نے کیا ہوتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم (جنگ بدر کے موقع پر) مشرکین کے خلاف لڑنے کی دعوت دے رہے تھے (اور اپنے صحابہؓ سے پوچھ رہے تھے کہ وہ جنگ کیلئے تیار ہیں یا نہیں) اس وقت مقداد بن اسود اُٹھے اور حضورؐ کی خدمت میں عرض کیا کہ حضورؐ ہم ایسا نہیں کہیں گے جیسا کہ موسیٰ کی قوم نے کہا تھا کہ جا تُو اور تیرا رب لڑیں (ہم تو یہاں بیٹھیں گے اور دشمن کے مقابلہ میں نہیں جائیں گے) بلکہ حضورؐ ہم آپؐ کے دائیں بھی لڑیں گے اور آپؐ کے بائیں بھی۔ آگے بھی اور پیچھے بھی (ہر حال میں آپ کا ساتھ دیں گے یہ سن کر) حضور اس قدر خوش ہوئے کہ آپ کا چہرہ مبارک خوشی کی وجہ سے تمتما اُٹھا۔

**۹۹۸** — عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: شَكَا اَهْلُ الْكُوْفَةِ سَعْدًا، يَعْنِي بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَعَزَلَهٗ وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ عَمَّارًا فَشَكَوْا حَتّٰى ذَكَرُوْا اَنَّهٗ لَا يُحْسِنُ يُصَلِّيْ۔ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ، فَقَالَ يَا اَبَا اِسْحَاقَ، اِنَّ هٰؤُلَاءِ يَزْعَمُوْنَ اَنَّكَ لَا تُحْسِنُ تُصَلِّيْ۔ فَقَالَ اَمَّا اَنَا وَاللّٰهِ فَاِنِّيْ كُنْتُ اُصَلِّيْ بِهِمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اُخْرِمُ عَنْهَا اُصَلِّيْ

صَلٰوۃَ الْعِشَاءِ فَاَرْکُدُ فِی الْاُوْلَیَیْنِ وَاُخِفُّ فِی الْاُخْرَیَیْنِ قَالَ: ذٰلِکَ الظَّنُّ بِکَ یَا اَبَا اِسْحَاقَ وَاَرْسَلَ مَعَہٗ رَجُلًا اَوْ رِجَالًا، اِلَی الْکُوْفَۃِ، یَسْأَلُ عَنْہُ اَھْلَ الْکُوْفَۃِ فَلَمْ یَدَعْ مَسْجِدًا اِلَّا سَأَلَ عَنْہُ، وَیُثْنُوْنَ مَعْرُوْفًا حَتّٰی دَخَلَ مَسْجِدًا لِبَنِیْ عَبْسٍ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْھُمْ یُقَالُ لَہٗ اُسَامَۃُ بْنُ قَتَادَۃَ یُکْنٰی اَبَا سَعْدَۃَ، فَقَالَ اَمَّا اِذْ نَشَدْتَنَا فَاِنَّ سَعْدًا کَانَ لَا یَسِیْرُ بِالسَّرِیَّۃِ وَلَا یَقْسِمُ بِالسَّوِیَّۃِ، وَلَا یَعْدِلُ فِی الْقَضِیَّۃِ، قَالَ سَعْدٌ: اَمَا وَاللّٰہِ لَاَدْعُوَنَّ بِثَلَاثٍ اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَ عَبْدُکَ ھٰذَا کَاذِبًا قَامَ رِیَآءً وَسُمْعَۃً، فَاَطِلْ عُمْرَہٗ، وَاَطِلْ فَقْرَہٗ وَعَرِّضْہُ بِالْفِتَنِ۔ وَکَانَ بَعْدَ ذٰلِکَ اِذَا سُئِلَ یَقُوْلُ: شَیْخٌ کَبِیْرٌ مَفْتُوْنٌ: اَصَابَتْنِیْ دَعْوَۃُ سَعْدٍ قَالَ عَبْدُ الْمَلِکِ بْنُ عُمَیْرٍ الرَّاوِیْ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ: فَاَنَا رَاَیْتُہٗ بَعْدُ قَدْ سَقَطَ حَاجِبَاہُ عَلٰی عَیْنَیْہِ مِنَ الْکِبَرِ، وَاِنَّہٗ لَیَتَعَرَّضُ لِلْجَوَارِیْ فِی الطُّرُقِ فَیَغْمِزُھُنَّ۔

(بخاری کتاب الصلوٰۃ باب وجوب القرأۃ الامام)

حضرت جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے اہلِ کوفہ نے حضرت عمر بن خطاب کے پاس حضرت سعد بن ابی وقاص کی شکایت کی۔ آپ نے حضرت سعد کو معزول فرمادیا اور حضرت عمار کو ان پر والی مقرّر کر دیا۔ حضرت سعد کے خلاف انہوں نے یہاں تک شکایت کی تھی کہ وہ نماز بھی اچھی طرح نہیں پڑھا سکتے۔ اس پر آپ نے حضرت سعد کو بلایا اور مخاطب کرتے ہوئے فرمایا اے ابو اسحاق ان لوگوں کا تو خیال ہے کہ تم نماز بھی ٹھیک طرح نہیں پڑھا سکتے ہو۔ اس پر

حضرت سعد نے جواب دیا۔ امیرالمومنین! میں اسی طرح نماز پڑھاتا ہوں جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑھاتے تھے۔ اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کرتا۔ میں مغرب وعشاء کی نماز پڑھاتا ہوں، پہلی دو رکعتیں لمبی اور دوسری دو ہلکی۔ اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ میرا آپ کے متعلق یہی گمان ہے۔ پھر حضرت سعدؓ کے ساتھ کچھ اور آدمی تحقیقِ حال کے لئے کوفہ بھیجے جنہوں نے وہاں کے لوگوں سے انکی شکایات کے متعلق تحقیق کی۔ وہ کوفہ کی ہر مسجد میں گئے، حالات پوچھے۔ سب نے حضرت سعدؓ کی تعریف کی البتہ مسجد بنی عبس میں گئے تو موجود لوگوں میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا جس کا نام اسامہ بن قتادہ تھا۔ اس نے کہا جب تم ہمیں قسم دے کر پوچھتے ہو تو میں صحیح حالات بتانے پر مجبور ہوں۔ حضرت سعد کے متعلق ہمیں یہ شکایت ہے کہ وہ خود لشکروں کی قیادت نہیں کرتے، اموال کی تقسیم میں عدل ومساوات کو ملحوظ نہیں رکھتے فیصلوں میں انصاف سے کام نہیں لیتے۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے جب یہ باتیں سنیں تو آپ نے کہا میں اس شکایت کرنیوالے کے حق میں تین دعائیں کروں گا کہ اے میرے خدا! اگر تیرا یہ بندہ صرف دکھاوے اور شہرت کی غرض سے شکایت کیلئے کھڑا ہوا ہے تو اسکی عمر لمبی کر دے اس کی غربت اور احتیاج کو بڑھا دے، مصائب وبلیّات کا یہ نشانہ بنے۔ پھر خدائے قادر وتوانا نے ایسا ہی کیا اور اس شخص کی پچھلی عمر میں جبکہ وہ بہت بوڑھا ہو گیا تھا۔ جب بھی اس سے پوچھا جاتا کہ بڑے میاں کیا حال ہے، تو وہ کہتا بہت بوڑھا ہو گیا ہوں، مختلف آزمائشوں سے دوچار ہوں، لوگوں کے استہزاء

کا نشانہ بنا ہوا ہوں۔ مجھے تو حضرت سعد کی بددعا لگی ہے۔ جابر بن سمرہؓ جو اس واقعہ کے راوی ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اس بدبخت انسان کو دیکھا تھا۔ بڑھاپے کی وجہ سے ابروؤں کے بال بڑھ کر آنکھوں کے سامنے آئے ہوئے تھے۔ راستہ چلتے لڑکیوں کو چھیڑتا اور وہ اسے تنگ کرتیں یعنی بچوں کی چھیڑ چھاڑ اور ان کے مخول کا نشانہ بنا ہوا تھا اور اسکی بہت بُری حالت تھی۔

۹۹۹ — عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِشْتَرٰی رَجُلٌ مِنْ رَجُلٍ عَقَارًا فَوَجَدَ الَّذِیْ اشْتَرَی الْعَقَارَ فِیْ عَقَارِهٖ جَرَّةً فِیْهَا ذَهَبٌ فَقَالَ لَهُ الَّذِی اشْتَرَی الْعَقَارَ: خُذْ ذَهَبَكَ اِنَّمَا اشْتَرَیْتُ مِنْكَ الْاَرْضَ وَلَمْ اَشْتَرِ الذَّهَبَ وَقَالَ الَّذِیْ لَهُ الْاَرْضُ اِنَّمَا بِعْتُكَ الْاَرْضَ وَمَا فِیْهَا، فَتَحَاكَمَا اِلٰی رَجُلٍ، فَقَالَ الَّذِیْ تَحَاكَمَا اِلَیْهِ: اَلَكُمَا وَلَدٌ؟ قَالَ اَحَدُهُمَا لِیْ غُلَامٌ، وَقَالَ الْاٰخَرُ لِیْ جَارِیَةٌ قَالَ: اَنْكِحَا الْغُلَامَ الْجَارِیَةَ، وَاَنْفِقَا عَلٰی اَنْفُسِهِمَا مِنْهُ فَتَصَدَّقَا۔

(بخاری کتاب الانبیاء۔ مسلم کتاب الاقضیہ باب استحباب اصلاح الحاکم بین الخصمین)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک آدمی نے دوسرے آدمی سے کچھ جائیداد خریدی۔ خریدنے والے کو اس زمین سے سونے سے بھرا ہوا ایک گھڑا ملا۔ اس پر خریدنے والے نے بیچنے والے کے پاس جا کر کہا تم نے جو زمین میرے پاس بیچی ہے اس میں سے یہ

سونا ملا ہے اس سونے پر تمہارا حق ہے۔ کیونکہ میں نے تو صرف زمین خریدی ہے یہ سونا نہیں خریدا۔ اس لئے یہ تمہیں واپس کرنے آیا ہوں۔ جس نے جائیداد بیچی تھی اس نے جواب دیا میں نے تو تمہارے پاس زمین اور جو کچھ اس میں ہے تمام حقوق کے ساتھ بیچ دی ہے اس لئے یہ سونا واپس نہیں لوں گا۔ آخر یہ متنازعہ وہ دونوں ایک بزرگ کے پاس لے گئے۔ اس نے حالات سن کر پوچھا کیا تمہارا کوئی بچہ ہے ان میں سے ایک نے کہا میرا لڑکا ہے دوسرے نے کہا میری لڑکی ہے۔ اس پر ثالث نے تجویز کیا کہ تم ان دونوں کی آپس میں شادی کر دو اور شادی کا خرچ اس سونے سے پورا کرو۔ چنانچہ اس فیصلہ پر وہ راضی ہو گئے اور شادی کے ذریعہ اخلاق کے یہ انمول نمونے روحانی قرب کے ساتھ ساتھ دنیاوی رشتہ میں بھی ایکدوسرے کے قریب ہو گئے۔

۱۰۰۰ــــ جُبِلَتِ الْقُلُوْبُ عَلٰی حُبِّ مَنْ اَحْسَنَ اِلَیْھَا وَبُغْضِ مَنْ اَسَاءَ اِلَیْھَا۔ (جامع الصغیر صفحہ ۱۲ بحوالہ ابن عدی فی الکامل ۲۔ البیہقی فی شعب الایمان)

انسانی دل کی سرشت اور جبلت میں یہ بات شامل ہے کہ وہ محسن سے محبت اور برا سلوک کرنے والے سے نفرت کرے۔

---

# وہ احادیث جن میں لانبی بعدی کے الفاظ آئے ہیں ان کی مختصر تشریح

(۱) لانبی بعدی کے یہ معنی کسی ثقہ اور مستند عالم نے نہیں کئے کہ آپ کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آئے گا بلکہ اس کی تشریح میں مندرجہ ذیل آراء کا اظہار کیا گیا ہے۔

(۲) اَمَّا الْحَدِیْثُ لَا وَحْیَ بَعْدَ مَوْتِیْ بَاطِلٌ لَا اَصْلَ لَہٗ نَعَمْ وَرَدَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ وَ مَعْنَاہُ عِنْدَ الْعُلَمَاءِ لَا یَحْدُثُ بَعْدَہٗ نَبِیٌّ بِشَرْعٍ یَنْسَخُ شَرْعَہٗ۔

(الاشاعۃ فی اشراط الساعۃ ص۲۲۱، ص۲۲۶ مصنفہ ملا علی قاری کی)

ترجمہ : حدیث لَا وَحْیَ بَعْدَ مَوْتِیْ باطل ہے اور اسکی کوئی بنیاد نہیں۔ ہاں۔ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ آیا ہے اور علماء کے نزدیک اسکے معنی یہ ہیں کہ آپؐ کے بعد کوئی نبی شریعت کیساتھ نہیں مبعوث ہوگا جو آپؐ کی شریعت کو منسوخ کرے

(۳) اَلْمَعْنٰی لَا نَبِیَّ نُبُوَّۃَ التَّشْرِیْعِ بَعْدِیْ (حاشیہ نبراس شرح عقائد نسفی ص۴۴۵)

ترجمہ : لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ میں نبی سے مراد تشریعی نبی ہے۔

(۴) لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ وَلَا رَسُوْلَ اَیْ مَا ثَمَّ مَنْ یَشْرَعُ بَعْدِیْ شَرِیْعَۃً خَاصَّۃً۔

(الیواقیت والجواہر ص۳۹ ج۲ للشعرانی)

ترجمہ : لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ وَ لَا رَسُوْلَ کے معنی یہ ہیں کہ ایسا کوئی شخص نہیں آئے گا جو میرے بعد اپنی خاص شریعت نافذ کرے۔

(۵) اَلْمَعْنٰی لَا یَاْتِیْ بَعْدَہٗ نَبِیٌّ یَنْسَخُ مِلَّتَہٗ وَلَمْ یَکُنْ مِنْ اُمَّتِہٖ۔ (موضوعات کبیر ص۵۸)

ترجمہ : معنی یہ ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا جو آپؐ کی ملت کو منسوخ کرے

اور وہ خود آپؐ کی اُمت میں سے نہ ہو۔

(۶) لَا رَسُوْلَ بَعْدِی وَلَا نَبِیَّ اَیْ یَکُوْنُ عَلٰی شَرْعٍ یُخَالِفُ شَرْعِی اِذَا کَانَ یَکُوْنُ تَحْتَ حُکْمِ شَرِیْعَتِی۔ (فتوحات مکیہ ص۳)

ترجمہ : لَا رَسُوْلَ بَعْدِی وَلَا نَبِیَّ کے معنی یہ ہیں کہ ایسا نبی اور رسول نہیں آئے گا جو ایسی شریعت پر ہو جو میری شریعت کے مخالف ہو۔ (بلکہ) جب ہوگا تو میری شریعت کے حکم کے تحت ہوگا۔

(۷) لَا یُوْجَدُ مَنْ یَامُرُہُ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ بِالتَّشْرِیْعِ عَلَی النَّاسِ۔ (تفہیمات الٰہیہ ص۸۵)

ترجمہ : ایسا شخص نہیں پایا جائے گا جس کو اللہ سبحانہٗ لوگوں پر شریعت جاری کرنے کا حکم دے۔

(۸) چونکہ لا نبی بعدی سے غلط فہمی پیدا ہو سکتی تھی اسی لئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بطور احتیاط تنبیہ فرمایا کرتی تھیں کہ تم خاتم النبیین تو کہو لیکن لا نبی بعدہٗ نہ کہو یعنی اس سے تمہیں یہ غلط فہمی نہ ہو کہ آپؐ کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آسکتا۔ اسی قسم کی روایت حضرت مغیرہ ابن شعبہؓ سے بھی ہے

(۹) عَنْ عَائِشَۃَ رضی قُوْلُوْا خَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ وَلَا تَقُوْلُوْا لَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ (تکملہ مجمع البحار ص۸۵)

ترجمہ : حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو) خاتم الانبیاء تو کہو لیکن یہ نہ کہو کہ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

(۱۰) عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ رَجُلٌ عِنْدَ الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ خَاتَمِ الْاَنْبِیَاءِ لَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ فَقَالَ الْمُغِیْرَۃُ حَسْبُکَ اِذَا قُلْتَ خَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ فَاِنَّا کُنَّا نُحَدِّثُ اَنَّ عِیْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ خَارِجٌ فَاِنْ ھُوَ خَارِجٌ فَقَدْ کَانَ قَبْلَہٗ وَبَعْدَہٗ (تفسیر دُرِّ منثور ص۲۰۴ جلد۵)

ترجمہ : شعبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے مُغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے پاس کہا اللہ تعالیٰ محمدؐ خاتم الانبیاء جن کے بعد کوئی نبی نہیں۔ پر درود وسلام بھیجے۔ اس پر مُغیرہؓ نے کہا۔ تمہارے لئے اتنا صرف خاتم الانبیاء کہنا کافی تھا۔ کیونکہ ہم آپس میں یہ کہا کرتے تھے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے ظاہر ہونا ہے۔ پس اگر وہ آئے تو

وہ آپؐ سے پہلے بھی تھے اور بعد میں بھی ہوں گے۔

(۱۱) سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي ثَلٰثُونَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَأَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي إِلَّا مَاشَاءَ اللهُ

وَالْمَعْنٰى لَا نَبِيَّ نُبُوَّةَ التَّشْرِيْعِ بَعْدِي إِلَّا مَاشَاءَ اللهُ أَنْبِيَاءُ الْأَوْلِيَاءِ (نبراس شرح العقائد نسفی ص۴۴۵)

ترجمہ : " عنقریب میری اُمت میں تیس ۳۰ شخص ایسے ہوں گے) جن میں سے ہر شخص سمجھے گا کہ میں نبی ہوں (جبکہ) میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا سوائے اسکے کہ اللہ چاہے " یہاں نبی کے معنی تشریعی نبی کے ہیں۔ اور اِلَّا مَاشَاءَ اللہ کے تحت انبیاء الاولیاء آتے ہیں۔

(۱۲) دعویٰ نبوّت کرنے سے مراد یہ ہے کہ وہ مستقل نبی ہونے، نئی شریعت لانے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کو منسوخ کرنے کا دعویٰ کریں گے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور پیروی سے اپنے آپکو آزاد سمجھیں گے اور آپؐ کے تاقیامت نبی متبوع ہونے کا انکار کریں گے۔

(۱۳) مسیلمہ کذّاب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بالمقابل تشریعی نبوّت کا دعویٰ کیا اور شراب اور زنا کو حلال قرار دیا۔ فریضہ نماز کو ساقط کر دیا۔ قرآن مجید کے مقابلہ میں سورتیں بنائیں پس شریر اور مفسد لوگوں کا گروہ اس کے تابع ہوگیا۔ (حجج الکرامہ ص۳۳۴)

(۱۴) حدیث نمبر ۹۷۶ کا مدلول غزوۂ تبوک میں حضرت علیؓ کا مدینہ میں نائب یا مقامی امیر بنایا جانا اور حضرت ہارون سے تشبیہہ دیا جانا ہے۔ جبکہ حضرت موسیٰؑ نے طُور کی جانب سفر کیا اور بعدی کے معنی اس جگہ غیری (میرے سوا کوئی نبی نہ ہونے) کے ہیں نہ بعدیت زمانی جیسا کہ آیت فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْ بَعْدِ اللهِ میں کہتے ہیں کہ بَعْدِ اللهِ کے معنے اللہ تعالیٰ کے سوا کے ہیں۔

(قرۃ العین فی تفضیل الشیخین ص۲۰۶ مصنفہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ)

(۱۵) مسجد نبوی کے آخری مسجد ہونے کے یہ معنے نہیں کہ آئندہ کوئی مسجد ہی نہیں بنے گی بلکہ اس کے یہ معنی ہیں کہ یہ مسجد آئندہ دوسری بننے والی مساجد کے لئے مکمل اور دائمی نمونہ کے طور پر

ہوگی اور اسی کی اتباع میں دوسری مساجد تعمیر ہوں گی اور اس مسجد کے تابع ہوں گی۔ پس اسی طرح آخر الانبیاء کے معنے یہ ہیں کہ آئندہ جو بھی نبی یا ولی ہوگا وہ آپؐ کے تابع ہوگا اور آپؐ کی اتباع اور آپؐ ہی کے فیضان سے اسے یہ مقام حاصل ہوگا۔ اس کے یہ معنے نہیں کہ آئندہ کسی قسم کا کوئی نبی نہیں ہوگا۔

## وہ احادیث جن میں خاتم النبیین کے الفاظ آئے ہیں انکی مختصر تشریح

(۱) يُفَسِّرُوْنَ خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ بِاللَّبِنَةِ حَتّٰى اَكْمَلَتِ الْبُنْيَانَ وَمَعْنَاهُ النَّبِيُّ الَّذِىْ حَصَلَتْ لَهُ النُّبُوَّةُ الْكَامِلَةُ (مقدمہ ابن خلدون ص۲۷۱)

ترجمہ: خاتم النبیین کی تفسیر اس حدیث سے کی جاتی ہے جس میں ذکر ہے کہ ایک عمارت کی تعمیر ایک اینٹ کے ذریعہ مکمل ہوگئی اس سے مراد ایسا نبی ہے جس کو کامل نبوت حاصل ہوئی ہو۔

(۲) مَعْنٰى خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ اَنَّهُ لَا يَأْتِىْ بَعْدَهُ نَبِىٌّ يَنْسَخُ مِلَّتَهُ وَلَمْ يَكُنْ مِنْ اُمَّتِهِ (موضوعات کبیر ص۵۹)

ترجمہ: خاتم النبیین کے معنی یہ ہیں کہ آپ کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آئے گا جو اسکی ملت کو منسوخ قرار دے اور وہ آپکی امت میں سے نہ ہو۔

(۳) خُتِمَ بِىَ النَّبِيُّوْنَ اَىْ لَا يُوْجَدُ مَنْ يَّأْمُرُهُ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ بِالتَّشْرِيْعِ عَلَى النَّاسِ (تفہیمات الٰہیہ ص۵۳ مصنفہ شاہ ولی اللہ دہلویؒ)

ترجمہ: مجھ پر نبی ختم کئے گئے۔ کا مطلب یہ ہے کہ ایسا کوئی شخص نہیں آئے گا جس کو اللہ سبحانہٗ لوگوں کے لئے شریعت دیکر بھیجے۔

(۴) اَنْبِيَاءُ الْاَوْلِيَاءِ يُرِيْدُ بِذٰلِكَ نُبُوَّةَ الْقُرْبِ وَالْاِعْلَامِ وَالْحِكَمِ الْاِلٰهِىِّ لَا نُبُوَّةَ

التَّشْرِيعِ لِاَنَّ نُبُوَّةَ التَّشْرِيعِ اِنْقَطَعَتْ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(الانسان الکامل ص۱۰۹ سید عبدالکریم جیلیؒ)

ترجمہ : انبیاء الاولیاء سے ان کی مراد قرب واعلام وحکمت ہائے الٰہیہ پر مشتمل نبوت ہے نہ کہ تشریعی نبوت۔ کیونکہ تشریعی نبوت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر منقطع ہوگئی ہے۔

(۵) اِنَّ كَثِيْراً مِنَ الْاَنْبِيَاءِ نُبُوَّتُهُ نُبُوَّةُ الْوِلَايَةِ كَالْخَضِرِ فِي بَعْضِ الْاَقْوَالِ وَكَعِيْسٰى اِذَا نَزَلَ اِلَى الدُّنْيَا فَاِنَّهُ لَا يَكُوْنُ لَهُ نُبُوَّةُ التَّشْرِيْعِ (الانسان الکامل ص۱۱۴)

ترجمہ : نبیوں میں سے اکثر کی نبوت، نبوت ولایت ہے۔ جیسے بعض اقوال کے مطابق خضر علیہ السلام ہیں یا عیسٰی علیہ السلام جب دنیا میں نازل ہوں گے تو ان کے پاس نبوت تشریعی نہیں ہوگی۔

(۶) لَا مُنَافَاةَ بَيْنَ اَنْ يَكُوْنَ نَبِيًّا وَاَنْ يَكُوْنَ تَابِعًا لِنَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيَانِ اَحْكَامِ شَرِيْعَتِهِ وَاِتْقَانِ طَرِيْقَتِهِ وَلَوْ بِالْوَحْيِ اِلَيْهِ (مرقات شرح مشکوٰۃ ص۵۶۴)

ترجمہ : ان دو باتوں میں کوئی منافات نہیں کہ (ایک پہلو سے) وہ نبی ہوں۔ اور دوسری طرف ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع ہوں۔ حضورؐ کی شریعت کے احکام کے بیان میں اور حضورؐ کی طریقت کی مضبوطی قائم کرنے میں خواہ ان معاملات میں انکی طرف وحی ہی کیوں نہ ہو۔

(۷) اِنَّمَا النُّبُوَّةُ الَّتِي انْقَطَعَتْ بِوُجُوْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا هِيَ نُبُوَّةُ التَّشْرِيْعِ لَا مَقَامُهَا فَلَا شَرْعَ يَكُوْنُ نَاسِخًا لِشَرْعِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هٰذَا مَعْنٰى قَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِي وَلَا نَبِيَّ اَيْ لَا نَبِيَّ يَكُوْنُ عَلٰى شَرْعٍ يُخَالِفُ شَرْعِي بَلْ اِذَا كَانَ يَكُوْنُ تَحْتَ حُكْمِ شَرِيْعَتِي (فتوحات مکیہ باب ۷۳ ص۳)

ترجمہ : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول اِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُوْلَ وَلَا نَبِيَّ کے یہی معنی ہیں۔ یعنی کوئی نبی ایسی شریعت پر نہیں آئے گا جو میری شریعت کے مخالف ہو۔ جب بھی (کوئی

نبی) ہوگا تو وہ میری شریعت کے حکم کے ماتحت ہوگا۔

(۸) فَالنُّبُوَّةُ سَارِيَةٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فِى الْخَلْقِ وَاِنْ كَانَ التَّشْرِيْعُ قَدِ انْقَطَعَ فَالتَّشْرِيْعُ جُزْءٌ مِّنْ اَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ (ایضاً)

ترجمہ : نبوت قیامت کے دن تک مخلوق میں جاری ہے۔ اگرچہ شریعت منقطع ہو چکی ہے۔ کیونکہ شریعت نبوت کے اجزاء میں سے ایک جُزء ہے۔

(۹) قَالَ الْاِمَامُ مُلَّا عَلِيُّ الْقَارِى فِى تَفْسِيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ لَوْعَاشَ اِبْرَاهِيْمُ وَصَارَ نَبِيًّا وَكَذَا لَوْصَارَ عُمَرُ نَبِيًّا لَكَانَ مِنْ اَتْبَاعِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَعِيْسٰى وَخَضِرَ وَاِلْيَاسَ فَلَا يُنَاقِضُ قَوْلَهُ تَعَالٰى خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ اِذِ الْمَعْنٰى اَنَّهُ لَا يَاْتِى بَعْدَهُ نَبِيٌّ يَنْسَخُ مِلَّتَهُ وَلَمْ يَكُنْ مِنْ اُمَّتِهِ (موضوعات کبیر ص ۵۹ ،۵۸)

ترجمہ : امام مُلا علی القاری نے اس حدیث کی تفسیر میں بیان فرمایا ہے کہ اگر ابراہیمؓ زندہ رہتے اور نبی بن جاتے اور اسی طرح اگر عمرؓ نبی بن جاتے تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروکاروں میں سے ہوتے۔ جس طرح عیسیٰ، خضر اور الیاس (علیہم السلام) ہیں۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کے قول خاتم النبیین سے متناقض نہیں ہے جبکہ اسکے معنی یہ ہیں کہ آپؐ کے بعد ایسا نبی نہیں آئے گا جو آپؐ کی ملت کو منسوخ کرے اور آپؐ کی اُمت میں سے نہ ہو۔

(۱۰) انبیاء کے کامل تابعین انکی کمال فرمانبرداری اور ان سے انتہائی محبت کی بناء پر محض خدا تعالیٰ کی عنایت اور موہبت سے اپنے متبوع انبیاء کے تمام کمالات کو جذب کر لیتے ہیں اور پورے طور پر ان کے رنگ میں رنگین ہو جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ متبوع انبیاء اور ان کے کامل تابعین میں سوائے اصل اور تبعیت اور اولیت اور آخریت کے کوئی فرق نہیں رہتا۔ (مکتوبات مجدد الف ثانی جلد ۱ مکتوب ۲۴۸)

(۱۱) سو اسی طور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت کو تصور فرمائیے یعنی آپ موصوف بوصف نبوت بالذات ہیں اور سوا آپ کے اور نبی موصوف بوصف نبوت بالعرض ہیں اوروں کی نبوت آپ کا

فیض ہے پر آپ کی نبوت کسی اور کا فیض نہیں ۔ (تحذیر الناس ص۴)

(۱۲) غرض خاتمیتِ زمانی یہ ہے کہ دینِ محمدیؐ بعد ظہور منسوخ نہ ہوا اور علوم نبوت انتہا کو پہنچ جائیں۔ کسی اور نبی کے دین یا علم کی طرف بنی آدم کو احتیاج نہ رہے۔

(مناظرہ عجیبہ ص۴۰-۴۱ مصنفہ مولانا محمد قاسم نانوتوی)

(۱۳) بالفرض اگر بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہوا تو پھر بھی خاتمیتِ محمدی میں کچھ فرق نہیں آئے گا۔[1] (تحذیر الناس ص۲۸)

(۱۴) خاتم النبیین کے معنے ہیں متصف بوصف النبوۃ بالذات اور کامل نبی کے دوسرے انبیاء اسی کا نقش ہوں اور سارے فیضان اسی کے واسطہ سے حاصل کریں اور جو آپؐ کے بعد آئیں وہ آپ ہی کی پیروی اور اطاعت سے سب کچھ پائیں انبیا میں جو کچھ ہے وہ ظل اور عکس محمدی ہے کوئی ذاتی کمال نہیں

(تحذیر الناس ص۲۹)

(۱۵) کوئی مرتبہ شرف وکمال کا اور کوئی مقام عزت وقرب کا بجز سچی اور کامل متابعت اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم ہرگز حاصل کر ہی نہیں سکتے ہمیں جو کچھ ملتا ہے ظلی اور طفیلی طور پر ملتا ہے۔

(ازالہ اوہام ص۱۳۸)

---

[1] مزید تشریح کے لئے دیکھیں فتوحات مکیہ باب ۲۳ ص۔۔ الیواقیت والجواہر ص۲ ، نبراس شرح عقاید نسفی ص۴۴۵ ، بحر المحیط ص۲۸۶